Black
Moon
Season 2
E.Book
Novels
Queen
Nisha Umar

بلیک مون سیزن ٹو

نشاء عمر

شام کا اندھیرا چار سو پھیل رہا تھا پرندے سارا دن اپنی اڑانوں کے ساتھ اڑتے اپنا رزق حاصل کر کے واپس اپنے گھروں کی طرف گامزن تھے --ایسے ہی اگر زمیں زادوں کو دیکھا جائے اس میں بھی بیشتر لوگ دن کے اخری پہر اپنے موٹرسائکلوں کے اگے بہت سارے لفافے جن میں ان کے بچوں کے لیے فروٹس --یا گھر کے لیے سودا سلف ہوتا تھا لٹکائے گھروں کو جا رہے تھے --کچھ امیر طبقہ گاڑیوں میں رواں دواں تھا --لیکن ایک وہ طبقہ بھی ہے جہاں نا تو موٹر سائیکلوں پر اور نا ہی گاڑیوں پر انے جانے کی استطاعت ہے ---وہ یا تو پیدل چلتے ہیں یا پھر سو دوسو کرایہ دے کے رکشوں پہ اپنا سفر کرتے ہیں ---وہ بھی ایک ایسے ہی --بلکہ اس سے

Novels Queen

بھی کہیں نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والی لڑکی تھی وہ سولہ سال کی تھی --

--جس کی صبح کا منظر کچھ یوں تھا --

ابا ---ماچس نہیں ہے --اگ کیسے جلاؤں --میلے کپڑوں میں ملبوس

--بال اجڑی حالت میں --ہاتھوں اور پاوں پہ لپ لپ میل جمی تھی --

جا کے لے آ کہیں سے --اس کا باپ کروٹ بدلتے لاچار سا کہتا ---

ابا-- جھگی بس گل کے گرنے والی ہے --باہر نکلتے ہی روز کا دہرایا جانے

والا جملہ ---

توں جا ماچس لے آ -یہ جھگی گر گئ تو نئ بن جائے گی --میں بھوک سے

چل بسا تو واپس نہی ملوں گا --

جا رہی ہوں ابا --- وہ دوپٹہ جو جگہ جگہ سے پھٹا تھا --سر کو اچھے طرح

لپیٹتے وہ اپنے سینے کو نہیں چھپا سکتی تھی --سامنے کی طرف پھیلایا جانے

والا حصہ ٹرم ہو کے پھٹ چکا تھا --وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتی سامنے بنی

دکان پہ ائی --

Novels Queen

چاچا۔۔اج دو تیلیاں دے دے ۔۔میں پیسے تجھے کل ہی دے دوں گی ۔۔۔

دو دو کر کے توں میرے دو ڈبے مکا دیے ہیں پھتو ۔۔اب میں تجھے بنا پیسوں کے نہیں دوں گا ۔۔اسے شیطانی نظروں سے دیکھتے چاچا نظیر کمینی ہنسی ہنسا ۔۔

چاچا اج دے دے ۔۔ سچی کل شام پہلے تجھے پیسے دوں گی پھر گھر جاوں گی ۔۔بے چارگی سے اسے دیکھا ۔۔

روز توں ایسا ہی کہتی ہے ۔۔۔اور میں تیری بات سن لیتا ہوں ۔۔۔ لیکن اج نہیں ۔۔یا تو پیسے دے ۔۔یا پھر ۔۔۔اس کی نظر اس کے چاک زدہ دوپٹے سے پار نظر اتے جسم پہ تھی ۔۔

Novels Queen

یا پھر --وہ خوش ہوئی شاید وہ دوسری افر قبول کر سکتی تھی ---

یا پھر-- تم میری دکان پہ کام کر لیا کر --تجھے اچھے پیسے دوں گا --

ہیں --ہیں--توں اتنا سخی دل کیسے ہو گیا --کہ مجھ جیسی گندی ترکی (میلی) لڑکی کو اپنی اس صاف ستھری دکان پہ رکھنے لگا --

بس کیا کروں -- تیری ایسی حالت دیکھی نہیں جاتی نا --دل کرتا ہے تجھے ساری خوشیاں دوں --وہ آہستہ آہستہ اسے جھانسے میں لے رہا تھا ---

کیا تو سچ کہہ رہا ہے --پھتو --نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا --

ہاں -- سو ٹکا سچ --اج تو ایسے ہی لے جا --اور اب یہ مانگنے والا کام چھوڑ دے --ناشتہ کر کے میری دکان پہ آجا --صفائی ستھرائی کر دیا کر اور --تجھے چھوٹی موٹی چیزوں کا حساب بھی سمجھا دوں گا --اسے پوری ماچس کی ڈبیا پکڑائی --

ٹھیک ہے -- لیکن میں ابے سے پوچھوں گی پہلے --اگر اس نے اجازت دی تو میں تیرے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہوں ---

ٹھیک ہے --ویسے اس نے کون سا اس نے جھگی سے باہر نکلنا ہے جو اسے پتہ چلے گا تو کیا کر رہی ہے --

نہیں نہیں--میں پھر بھی ابے سے پوچھوں گی ---اب میں چلتی ہوں --ابا آوازیں لگا رہا ہو گا ---وہ دوپٹہ سر پہ جماتے واپس ہولی -- جھگی میں اکے پہلے ناشتہ بنایا --پھر ابے کو نیند کی گولی دے کے سلا دیا --اس کے جسم پہ زخم بنے ہوئے تھے جن میں اپ کیڑے لگ چکے تھے --اس غریب کے پاس بس نیند کی گولیاں ہی تھیں جو سکون دیتی تھیں --اب تو جیسے ان گولیوں کا نشہ سا ہونے لگ گیا تھا--جو چیز اپ کو تکلیف سے مارروا کر دے وہ پیاری ہی لگتی ہے --

ابا میں جا رہی ہوں --شا کو جلدی اجاوں گی -- جھگی کا-کپڑا گراتے اس نے اپنا پلاسٹک کا ڈبہ اٹھایا ہوا تھا--ایک طرف بڑا سا تھیلا لٹکایا--جیسے عموماً مانگنے والی عورتوں نے لٹکایا ہوتا ہے --مانگتے مانگتے وہ دور نکل جایا کرتی تھی ---گھروں سے اٹا پتی چینی --اور دکان والوں سے پیسے -- کبھی بے عزتی دھکار--لعن طعن -- کبھی دل چھلنی ہو جاتا تو کبھی خود کو بہادر کر کے وہ اپنے راستے ہو لیتی--

اس کے راستے میں ایک شاندار بلڈینگ بھی اتی تھی --جس کی دیواریں شیشے کی تھیں --جن کے سامنے اکثر--بڑے بڑے کرٹنز گرے ہوتے تو وہ مایوسی سے گزر جاتی --اور جس دن وہاں کوئی رکاوٹ نا ہوتی اس دن وہ چپکے سے ایک شخص کو دیکھتی تھی ----وہ شخص اسے اتنا پیارا لگتا تھا --دل کرتا تھا بس دیکھتی رہے ---اگر پیٹ بھرنے کا ٹنٹنا نا ہوتا تو وہ وہاں سے سرکتی ہی نا --وہ ادمی کتنا خوبصورت تھا --اسے دیکھ کے وہ مرعوب ہو جاتی --قریب سے جا کے چھونا چاہتی تھی کہ واقع اتنے سوہنے لوگ اس دنیا میں بھی ہوتے ہیں --اس نے ایسے تو بس فلموں کہانیوں

کتابوں میں ہی سنے تھے --- کہ کالے رنگ کی پینٹ جو کبھی نیلی بھی ہوتی تھی --سفید شرٹ کالا کوٹ ٹائی ---بازو فولڈ کیے -چوڑا سینا --بال خوبصورتی سے بنائے --ہلکی سفید داڑھی اور ہلکی موچھیں --سیاہ کالی گہرہ انکھیں --سفید رنگ --یہ اونچا لمبا قد --- ربا چھو نہیں سکتی --اس کے اواز ہی سنا دے -- کبھی کبھی وہ اللہ سے دعا کرتی تھی --میں بھی تو دیکھوں یہ امیر لوگ کیسے بولتے ہیں---مجھے تو ہمیشہ دھکار ہی ملی ہے سوہنے اللہ --خود سے بڑبڑاتے اسے ابا کا خیال ایا تھا--

چل نی پھتو --سارا دن ضائع کر دیتی ہے اس وڈے بندے کے لیے --تھیلا سنبھالتے وہ دوپٹہ ماتھے تک لاتی اور واپسی کی راہ لیتی --ابھی بھی وہ اسی کو تکتے واپس جا رہی تھی --شام کا اندھیرا اس کے قدموں میں تیزی لا رہا تھا --دکان-کے سامنے سے گزرتے اس نے چاچے کو دیکھا---

اے ے توں ائی نہیں ---اسے دیکھ کے تڑخا--

میرا دماغ نہیں خراب کہ تیرے پاس اوں --چیڑانے والی ہنسی ہنستے وہ اپنی جھگی کی طرف بھاگ گئ --وہ جانتی تھی اس شیطان چاچے کی نیت --کیسے وہ اس کو دیکھتا تھا --ایک بار تو اس کمینے نے حد کر دی تھی --اس کے گریبان میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتے اس کی قمیض کا گلا ادھیڑ دیا تھا --پر عین وقت پہ گاہک آگیا تو وہ بھاگ نکلی --وہ مانگنے والی تھی جسم بیچنے والی نہیں--ان فقیروں کے پاس ایک عزت ہی تو ہوتی ہے --اگر وہ بھی بیچ دیں گی تو کیا رہ جائے گا --

کیا میں اتنی سستی ہوں کہ کوئی بھی میرے بدن کو چھو لے گا -- نخوت سے سوچتے اس نے جھگی کا پردہ گرا دیا

یہ کیا تم پاگلوں کی طرح چوبیس گھنٹے سکرین کے سامنے ٹکی ہوتی ہو-- عشوے اپنے روم سے نکلی تھی اور سامنے ہی لاونج میں ایک طرف پڑے کمپیوٹر سسٹم کے سامنے ایزل -- بیٹھی کچھ کر رہی تھی --

Novels Queen

کیا مما--ہر وقت کہاں--صبح سکول جاتی ہوں ---پھر اکیڈمی --اور ابھی شام کے چھ بجے وقت ملتا ہے مجھے --

میں ایزل شیخ

عصام شیخ اور عشوے عصام کی اکلوتی لاڈلی بیٹی ---بس باہر والوں کو کہا جاتا ہے --اندر ہی اندر جتنے مجھ پہ ظلم ہوتے ہیں میں بتا نہیں سکتی --ابھی سترہ سال کی ہوں --اور گھر والے ایسے پابندیاں لگاتے ہیں خاص طور پہ ماما --جیسے کسی بیس پچیس سالہ خوبصورت نوجوان لڑکی پہ لگائی جاتی ہیں -انہیں خطرہ ہے میں کہیں خراب نا ہو جاوں ---میرے اور بھی بہت سارے دکھ ہیں --جو اپ اس کہانی میں پڑھیں گے --

تو لازمی وقت نکالنا اس کے لیے --تمہارے پیپر ہونے والے ہیں نا --وہ اس کے سر پہ پہنچ چکی تھی ---

انہیں کی تیاری کر رہی ہوں --مسکین نظروں سے دیکھا

اس پہ کون سی تیاری ہوتی ہے --مجھے بے وقوف بنا رہی ہو---

نہیں--سچ میں مما اس میں نوٹس ہیں میرے --یقین نہیں اتا تو دیکھیں لیں--

اوکے --جلدی فارغ ہو جاو-- نوٹس رٹن میں لیا کرو نہیں تو بھائی سے کہو پرینٹ نکلوا دے گا-- عشوے اس کے انداز پہ مسکرائی --ایک۔اس کا وقت تھا تب وہ بھی مما سے ایسے ہی کہتی تھی ---اس سے تو عائشہ نے لیپٹاپ لے بھی لیا تھا جب تک پیپر ختم نہیں ہو گئے --

اور بابا کے انے سے پہلے بند کر دینا---

اوکے --وہ چئر اگے گھسیٹتی کی بورڈ پہ دوبارہ انگلیاں چلانے لگی --اج کل وہ ایک نئے پنگے میں پڑی ہوئ تھی --

اسلام و علیکم مما --کیسی ہیں--ایک ہینڈسم اٹھائیس سالہ لڑکا لیونگ روم میں داخل ہوا--

Novels Queen

"میں ابان "

بچپن میں اپ سے ملاقات ہو چکی ہے --جی ہاں وہی ابان جس سے اس کے والد صاحب تنگ تھے --کیونکہ میں نے انھیں ماما کو ------ سمجھ گئے ہونگے ---

جی جی وہی ابان --خیر اب تو میں کافی سمجھدار ہوں --بقول بابا کہ تینوں میں سے ایک میں ہی کام کا نکلا ہوں --میں اٹھائیس سال کا ایک ہینڈسم --بابا کی طرح کا --پروقار بندا ہوں ---میں خود اپنی تعریف نہی کرنا چاہتا لیکن --اپ-لوگوں کو بتانا بھی تو ہے نا --

میں بزنس پڑھ رہا ہوں --جو کہ بس اپنے اخری مراحل میں ہے ---اپنے انھی بابا کا سہارا --جو مجھ سے اکتائے ہوئے رہتے تھے --اب تو باقی دونوں نمونوں کو میری مثالیں دی جاتی ہیں --بھائی کو دیکھو اور خود کو دیکھو --ایزل-تو برداشت کر لیتی ہے لیکن آذان ---

Novels Queen

واعلیکم اسلام ---ٹھیک ہوں -- وہ ابھی کچن میں ائی تھی کہ ابان بھی اگیا --اس کی یونیورسٹی کا اخری سال تھا کلاسز سیکنڈ ٹائم ہوتی تھیں --

بابا نہی ائے ابھی --- عشوے کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا --

نہیں انے میں وقت ہے --

اوکے --میں چینج کر کے اتا ہوں پانی کا خالی گلاس پکڑایا -- پھر اپنے روم میں چلا گیا ---

اج کریلے گوشت بنایا تھا جو سبھی شوق سے کھاتے تھے --اور ایک جو نہیں کھاتا تھا وہ ان سب سے بہت دور تھا --

اذان -- چوبیس گھنٹے گھر میں اسی کی بات ہوتی تھی -- عصام۔گھر اتا تو اس سے ویڈیو کال پہ بات ہوتی --ابان سے الگ عشوے الگ اس سے رابطے میں رہتی تھی --

ماما اپنا موبائل دیں --ایزل کمپیوٹر چھوڑ کے اس کے پاس ائی ---

اب اسے کیا کرنا ہے --پیڑے بناتے اسے گھورا ---

ضرورت ہے --دے دوں گی بس ایک منٹ --

روم میں پڑا ہے لے لو ---

اوکے --وہ روم میں ائی --چارج سے موبائل اتارا--ساٹھ پرسنٹ بیٹری تھی ---

ماما اپ سارا دن کیا کرتی ہیں موبائل کے ساتھ --کبھی تو یہ فل چارج ہو ---

تمہاری جتنی ضرورت ہے نا وہ پوری کرو بس --جلدی لگا دینا اسے واپس ---

ہاں پتہ ہے ---بھائی کو کبھی اپنے کام بھی کرنے دیا کریں چوبیس گھنٹے اپ نے انھیں تنگ کرن ہوتا ہے---

ایک دفہ دن میں کال کرتی ہوں---

Novels Queen

ہاں وہ بھی چھ گھنٹے کی۔

تمہیں کوئی مسلہ ہے ---بابا کو بتاوں گی بہت بگڑتی جا رہی ہو ---

اوکے --وہ چپ کر گئ --- کیونکہ اگر بابا کو پتہ چلتا تو پھر شامت انی تھی
--

جوں جوں بڑے ہوتے جاتے ہیں دماغ ہواوں میں اڑنا شروع کر دیتا ہے
-- روٹی توے پہ ڈالتے وہ بڑبڑا رہی تھی-- اسے اچھا نہی لگا تھا ایزل کا اذان کے لیے اس کا مذاق بنانا

ایکسکیوز می-- کین یو ---وہ سڑک کنارے واک کر رہا تھا جب اسے اپنے پیچھے نسوانی اواز سنائیں دی ---وہ اس سے راستہ مانگ رہی تھی

پلیز --وہ سائڈ پہ ہوا --اور ہاتھ پھیلاتے اشارہ کیا

تھینکس --مسکراہٹ اچھالتے اگے گزر گئی ---اذان نے پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھا --وہ تیزی سے چل رہی تھی --

ہا۔۔۔ہیلو ۔۔اس نے پیچھے سے اواز لگا کے اسے روکا۔۔۔

کین یوٹیل می یور نیم ۔۔اس نے پیچھے مڑ کے اسے دیکھا۔۔

انجا۔۔مائے نیم۔۔وہ پھر مسکرائی۔۔

ازان نے بمشکل اپنا ایکسپریشن کنٹرول کیے ۔۔وہ اگے چلی گئ تو اس نے اپنے قہقے کو ازاد کیا۔۔۔

انجا۔۔ہاہاہا۔۔۔انجا۔۔کیسا نام ہے ۔۔یہاں سب اتنا عجیب ہے ۔۔۔وہ ہنس رہا تھا۔۔آس پاس کے لوگ اسے دیکھ کے رکتے اور پھر مسکراتے اگے چلے جاتے ۔۔پچھلے چھ ماہ سے اس کی یہی حالت تھی ۔۔جب اسے لگتا وہ بور ہو رہا ہے تو اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتا ۔۔یہاں اکے اس نے ابھی تک ایک بھی دوست نہیں بنایا تھا۔۔نوروے انے کا اس کا اپنا فیصلہ تھا ۔۔سٹڈی کے سلسے میں وہ یہاں آ تو گیا تھا لیکن مزہ نہی ارہا تھا۔۔یہاں

کے لوگ زیادہ تر کرسچن مذہب کی ایک شاخ کیتھرین کے ماننے والے تھے --وہاں پاکستانیوں کی بھی کافی تعداد پائی جاتی تھی --جس یونی ورسٹی میں اس نے ایڈمیشن لیا تھا وہاں --ہر چوتھا بچہ پاکستانی تھا --لیکن پھر بھی اس کی کسی سے نہیں بنی تھی --ایکچولی وہ کسی کو بھی اپنے ساتھ زیادہ وقت کے لیے برداشت ہی نہی کرتا تھا --گھر میں بھی اس کا یہی کام تھا --کبھی وہ عائشہ (نانو) کے پاس رہائش پزیر ہوتا تو کبھی رفاقت (جو اب عصام کا پاٹنر بھی تھا) --اسے کوئی روک نہیں سکتا تھا نا ہی وہ کسی کے کہنے پہ رکنے والوں میں سے تھا --جو اس کے دل میں ہوتا وہ کر گزرتا پھر چاہے اگلا کسی تکلیف سے دو چار کیوں نا ہو رہا ہو

ہائے --ہوسٹل میں داخل ہوتے اس نے دور جاتے بچے کو ہاتھ ہلایا ---وہ کھیسانا سا ہو کے اسے دیکھنے لگا --شاید وہ کوئی قریب کا رہنے والا تھا --جو اس وقت وہان پھر رہا تھا --

اپنے روم میں اتے اے سی اون کیا --پھر بکس نکالیں --باقی سب اپنی جگہ لیکن وہ پڑھائی میں بہت اچھا تھا --یہاں تک انے کا مقصد ہی پڑھائی

Novels Queen

تھا ۔۔یہ ملک خوبصورت تھا اور بہت ہی خوبصورت تھا۔اس کے کچھ علاوقوں میں چھ ماہ رات اور چھ ماہ دن رہتا تھا ۔۔اسی ملک میں دنیا کا اختتام ہوتا تھا ۔۔

بابا ۔۔میں واپس ارہا ہوں ۔۔اس نے عصام کو واٹس پہ میسج کیا ۔۔اس کا دل نہی لگ رہا تھا شاید یہاں ۔۔۔

پھر اپنا کورس دیکھنے لگا ۔۔تین سال کے لیے اسے یہیں رہنا تھا ۔۔پھر اس کے بعد اگر وہ چاہتا تو یہیں جاب کر لیتا اگر نہیں تو پاکستان چلا جاتا ۔۔

ایک چکر لگا لو ۔۔پھر دیکھتے ہیں۔۔وہ کافی دنوں سے ان سے کہہ رہا تھا ۔۔عصام نے اخر اجازت دے ہی دی ۔۔

یاہووووو میسج پڑھتے وہ خوشی سے چلایا۔۔پھر بہت سارے سرخ دل والے ایموجی سینڈ کر کے پیکنگ کرنے لگا ۔۔اگلے دو دن میں وہ پاکستان لینڈ کر چکا تھا ۔۔۔

بھائی---- ایزل نے سب سے پہلے اسے دیکھا تھا -- بھاگ کے اس کے گلے لگی --

واپس اگئے --دل نہی لگا نا وہاں --

ہاں --تمہاری شرارتوں کے بنا لگ سکتا تھا --اس کے گال پہ پیار کرتے صاف کیا --

مما --دیکھیں کون ایا ہے--- عشوے اسے دیکھ چکی تھی عصام نے اسے بتایا تھا --اچانک پتہ چلتا کہیں ہارٹ اٹیک ہی نا اجاتا --

مجھے پتہ تھا --گلے لگتے اس کے سینیے تک ہی سر پہنچا تھا عشوے کا --

کیسی ہیں--اپ دونوں --

ہم لوگ ٹھیک تم سناو --کیسا رہا سفر ---پانی کا گلاس اسے پکڑایا --

سب زبردست تھا --بس اپ لوگوں کی یاد ارہی تھی ---

ہاں --وہ تو انی تھی --ایزل اس کا بازو پکڑ کے بیٹھی تھی -- عشوے ریفریشمنٹ لے ائی --

Novels Queen

اتنے دن گھر نا رہو تو ہی قدر ہوتی ہے بندے کی -- سکوائش اٹھاتے دونوں کو دیکھا--

بلکل -- عشوے اور ایزل دونوں نے ساتھ کہا تھا ---

کچھ دیر بیٹھ کے وہ لوگ باتیں کرتے رہے --پھر ازان فریش ہو کے عصام کے افس کی طرف چلا ایا -- اپنی فیملی میں سب سے زیادہ قریب وہ عصام سے ہی تھا --

----

صاحب اللہ کے نام پہ دے دو --اسی پھٹی کالے رنگ کی چادر میں خود کو چھپائے ٹوٹی چپل کے ساتھ وہ ایک دکان کے کاونٹر کے سامنے کھڑی تھی --

معاف کرو -- دکان دار نے ہاتھ اٹھا کے اس نے جانے کا اشارہ کیا --

اللہ بھلا کرے --دعا دیتی اگلی دکان کی طرف چل دی --وہاں سے اسے دس روپے ملے تھے جنہیں اپنی سائڈ پاکٹ میں ڈالا --یہ اس کی ہر قمیض میں بنی تھیں -- جوڑے بھی تو بس تین ہی تھے --

اوئے --اللہ کے نام پہ ---ابھی وہ بولنے لگی تھی کہ دکان دار نے ڈانٹ دیا --

او بی بی --اتنی ہٹی کٹی ہو --کوئی محنت مزدوری کر کے کما لو --دکان دار نے غصے سے اسے دیکھا ۔

صاحب تم کام پہ رکھ لو نا -- ازیت سے اسے دیکھا --ان دس رپوں کے لیے کبھی کبھی کتنا زلیل ہونا پڑتا تھا --

چل دفہ ہو --رکھ لو نا -- تھوکتا ہوں تم جیسی فقیرنیوں پہ -- تھوک کی پچکاری اس کے پاوں پہ گراتے نخوت سے کہا ۔

باقی سب بھی ایسے ہی کرتے ہیں --- تو پھر مانگنا تو بنتا ہے نا --اس کے منہ پہ جیسے جوتا لگا تھا دل تڑپ ہی تو گیا تھا---اتنی زلت کبھی تم اٹھاو تو تمہیں پتہ لگے یہ مانگنا کتنا اوکھا ہوتا ہے -- تم۔ جیسے لوگوں کی گالیاں بھی سنتے ہیں اور نظریں بھی جھکائے رکھتے ہیں --انکھوں میں پانی لیے گلا رندھ گیا --

اگلے پچھلے دکان داروں نے طنزیہ اس دکان دار کو دیکھا --

چل چل --دفہ ہو یہاں سے تماشہ لگا رہی ہے --دکان دار نے شرمندہ ہونے کے بجائے اسے وہاں سے بھگایا --

سر جھٹکتے پھتو نے اگے قدم بڑھا دیے --ابھی وہ کچھ ہی اگے ائی تھی کہ ایک دم کوئی چیز اس کے سامنے اکے گری --وہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی --

ہا--

اک لڑکے کا سر اس کی انکھوں کے سامنے تھا --جلدی سے جھک کے اس نے ہیلمٹ اتارا-- سر تو سلامت تھا لیکن ہونٹ پہ کٹ ایا ---- کندھے اور گھٹنے سے اہستہ آہستہ خون رسنا شروع ہوا-- کراہتے اس لڑکے نے اٹھنے کی کوشش کی --لیکن اٹھ نہیں سکا -----لوگوں کا جم غفیر اکٹھا ہو رہا تھا --اس نے اپنی میلی چادر کا کونا پکڑ کے اس کے ہونٹ پہ رکھا --کہ خون نا نکلے --وہ بہت اشتیاق سے اس لڑکے کو دیکھ رہی تھی --- بند ہوتی انکھوں سے وہ شاید بے حوش ہونے والا تھا ---کوئی --ایمبلبو

لنس بلاو --اس نے اس پاس دیکھا ---کسی نے پہلے ہی کال کر دی تھی --چند منٹ میں ریسکیو والے اگئے ---اذان نے بند ہوتی انکھوں سے اس میل زدہ چہرے کو دیکھا تھا ----وہ پر عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ---ایمبولنس کے جانے کے بعد اہستہ اہستہ رش کم ہو گیا تو وہ بھی اپنا سامان اٹھاتی سامنے کی طرف بڑھ گئی --

کتنا سوہنا لڑکا تھا نا --چیٹا سفید -- نیلی انکھیں -- داڑھی بھی چھوٹی چھوٹی تھی جیسے ابھی نکل رہی ہو --اللہ توں نے میری دعا قبول کر لی --اج میں نے ایک امیر بندے کو چھو لیا --وہ اب خوش ہو رہی تھی ---اتنے قریب سے دیکھا نا --وہ-کتنا سوہنا تھا --اس بڑی عمارت والے سے بھی -اللہ اس کو زندگی بخش دے --انجانے میں دعا دی ---چلتے ہوئے وہ اس بڑی عمارت کے سامنے ارکی---اج وہاں پردے گرے ہوئے تھے---

لگتا ہے اج پھر چلے گئے --مایوسی کے ساتھ ساتھ اج ایک عجیب سی خوشی بھی تھی --ہم غریب بھی نا اللہ سوہنیاں---کتنے شودے ہوتے ہیں

۔ہمیں ان اسائیشوں اور اسانیوں کا پتہ ہی نہی ہوتا ۔۔ہمیں محسوس ہی نہیں کیا کبھی کہ اے سی کی ٹھنڈ میں کتنا سکون ملتا ہے ۔۔ہم تو بس ۔۔ جھگی کی گرمی میں ہر دن گزار دیتے ہیں ۔۔وہ مایوسی سے عمارت پہ نظریں گاڑے کھڑی تھی ۔۔جب اسے کسی نے پکارا

اوئے ۔۔میرے نال آ۔۔اس بلڈنگ کے گارڈ نے اسے آواز لگائی تھی ۔۔

ہاں۔۔پیچھے مڑ کے دیکھا ۔۔۔

یہ لے ۔۔صدقہ ہے ۔۔بڑے صاحب کے بیٹے کے لیے دعا کرنا ۔۔گارڈ اسے پانچ پانچ ہزار والے کئی نوٹ پکڑا کے اندر چلا گیا ۔۔وہ حیرانی سے وہ نوٹ دیکھ رہی تھی ۔۔وہ نہیں جانتی تھی یہ صدقہ کس کا ہے ۔۔ وہ تو بس ایک امیر کو دیکھ کے ہی امیر ہو گئ تھی ۔۔۔

ابا کا علاج کرواوں گی ۔۔خوشی سے پیسے جیب میں رکھے ۔۔پھر قدم واپسی کے راستے پہ ڈال دیے ۔۔

Novels Queen

بس اتنے ہی شروع کر دیے اپنے کام --عصام نے اسے سہارا دیتے بیڈ پہ لٹایا تھا--

سوری بابا--مجھے کیا پتہ تھا--

ہوا کیسے --عشوے بیڈ پہ بیٹھتے اس کے قریب ائی --ٹانگ اور کندھے پہ سٹیچز لگے تھے ہونٹ پہ بھی ایک سٹچ لگا تھا--

لڑکی سامنے اگئ تھی --کوئی مانگنے والی تھی --ذہن میں ایک دم وہ لڑکی ائی --جو اس کے ہونٹ پہ کپڑا رکھے بیٹھی تھی--

تم دھیان سے چلاتے --چھ ماہ بعد بائک پہ بیٹھے ہو --ہونا تو تھا ایسا--

اب ایسی بھی بات نہی ہے --انکھیں بند کر کے چلا لیتا ہوں--

ہاں لیکن کھلی ہوں تو نظر نہیں اتا --ابان نے ٹکڑا لگایا--

اپ کے پاس تو گاڑی ہے --اپ کو کیا پتہ بائک والوں کا دکھ--

سارا قصور بائک کا ہے --میرا بھائی اچھا ڈرائیور ہے --ایزل نے سب کو گھورا--سب سے زیادہ وہ پریشان تھی --

ہاں -- جیسا ایزل کہہ رہی ہے ویسا ہی ہے --اذان تو مسکرا بھی نہیں سکتا تھا --

میں سوپ بنا کے لاتی ہوں --اپ بھی چینج کر لیں -- عشوے نے عصام کو دیکھا --کانوں کے قریب سے بال سفید ہو رہے تھے --

ٹھیک ہے --وہ افس میں تھا جب اسے ہوسپٹل سے کال ائی تھی --پھر اس نے راستے میں ابان کو بتایا تھا--- عشوے ابان کے ساتھ ہوسپٹل گئ تھی ایزل گھر ہی رکی تھی --بابا کے پیچھے ابان بھی باہر چلا گیا--ایزل وہیں بیٹھی رہی --

ابان بھائی --اندر ائیں --وہ اذان کے پاس بیٹھی کب سے اسے دیکھ رہی تھی --ازان ہوسپٹل سے گھر آ گیا تھا --ماما کچن میں سوپ بنا رہی تھی -- بابا اپنے روم میں چینج کرنے گئے تھے اور ابان باہر صوفے پہ نیم دراز

تھا --اس کی ٹانگ رگڑ کہ وجہ سے کافی زخمی تھی --جس سے اسے اٹھنے میں پروبلم ہوتی تھی --

کیا ہوا --اٹھ کے اندر ایا --

یہ --ایسے کیوں لیٹے ہیں--ابان منہ کھولے انکھیں ایک طرف موڑے کب سے ایک ہی حالت میں پڑا تھا پہلے تو کچھ دیر ایزل نے برداشت کیا کہ شاید مزاق کر رہا ہے --لیکن پورے پانچ منٹ وہ ایک ہی سٹائل --

کیا ہوا اسے --وہ قریب ایا --پھر اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ اس کا منہ بن کیا --

کچن سے چھری لے کے او--مجھے لگتا ہے یہ کھسک گیا ہے اوپر کی طرف--- وہ بلکل سیریس تھا ---ایسے تو اس کی انکھیں سیدھی نہیں ہوں

گی -- چھری سے ہی ہوں گی --جانچتے اس نے ایزل کو دیکھا جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی ---

میں نے کچھ کہا ہے --اسے ایک جگہ بت بنے دیکھ کے ابان نے ہلایا--

ہ--ہاں جاتی ہوں--جلدی سے کچن میں ائی اور چھری اٹھائی --

یہ لیں بھائی--اذان ابھی تک اسی حالت میں تھا--

ب--بھائی --بابا کو بلائیں--کیا پتہ مرگی کا دورہ پڑا ہو --

تم سے زیادہ جانتا ہوں --اس طرح کے دورے اسے پڑتے رہتے ہیں--چھری کی نوک پہ پھونک مارتے --قریب ہوا --پھر دونوں انگلیوں میں چھری ایسے پکڑی جیسے پن پکڑتے ہیں---نوک اس کی انکھ کے قریب پہنچی ---

بھائی میں ٹھیک ہوں--ناک پھلاتے اذان نے چہرا موڑا--

بس اتنا سا کام تھا اور تم پریشان ہو رہی تھی --ابان پیچھے ہوتے سکون سے ایزل کو دیکھا ---وہ غصے سے اذان کو دیکھ رہی تھی ---

Novels Queen

مسکرا لو یار۔۔دو گھنٹے سے سڑی ہوئی شکل بنائی ہوئی ہے ۔۔زندہ ہوں ابھی مرا نہی ہوں ۔۔سوگ زدہ ہو گئ ہو ساری ۔۔وہ اسے نارمل کرنا چاہ رہا تھا ۔۔اذان سے زیادہ تو ایزل کی حالت پتلی ہو رہی تھی ۔۔۔

تنگ مت کیا کریں بھائی ۔۔موٹے موٹے انسو انکھوں میں لیے اسے گھورا۔۔۔

مت کیا کرو۔۔کسی دن سچ میں انکھیں نکلوا بیٹھو گے ۔۔ابان نے ٹانگ کے سٹیچز دیکھتے اسے دھمکایا۔۔۔

رونے کی بیماری مجھے تھی اسے کب سے لگ گئ ہے ۔۔بازو سے پکڑ کے ایزل کو اپنے پاس بیٹھایا۔۔

پاگل ۔۔پھر سر پہ تھپکی دیتے تسلی دی ۔۔۔

کیا ہو رہا ہے ۔۔سوپ لاتی عشوے نے ایموشنل سین چلتے دیکھا۔۔

کچھ نہیں مما ۔۔بھائی کو بلکل بھی شرم نہیں اتی ۔۔اتنا تنگ کرتے ہیں ع۔۔

ایزل نے عشوے کا شکائت لگائی

میرا بچہ اس میں پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے --وہ تمہارے بابا اور بڑے بھائی کو بھی نہیں اتی تو اذان کیوں پیچھے رہے گا --اسے بھی تو ان کے نقش قدم پہ چلنا ہے نا --

اپ کی ہمت ہے --جو اپ انہیں برداشت کرتی ہیں --ابھی تو بھائی نے میری جان نکال دی تھی --پھر سب بتایا --کہ اس نے کیا حرکت کی ہے --

اوکے تم کچن میں جاو --چولہا بند کر دینا --اسے ڈانٹتی ہوں --دودھ رکھا ہوا تھا بوائل کے لیے --اسے باہر بھیجا ایزل چلی گئ ---عشوے نے دونوں کو گھورا ---

مت رلایا کرو اسے --نیپکین اذان کے کالر میں سٹ کیا --ابان سائڈ پہ بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا --

ایک ہی بہن ہے اس کو بھی پاگل کر دو گے --- چمچ سے سوپ ہلاتے کہا۔

وہ پہلے سے ہی پاگل ہے -- بچپن سے اسے دیکھتی ارہی ہے پھر بھی اس کے نئے ڈرامے پہ اس کی جان نکل جاتی ہے --

لڑکی ہے --- لڑکیاں ایسے ہی نازک دل کی ہوتی ہیں --- عشوے نے اس کا دفاع کیا --

ٹھیک ہے بھئ -- سوری اسے کچھ نہی کہوں گا -- اذان نے ہاتھ اٹھاتے سر ہلایا -- اہ --

ارام سے -- ابان نے گھورا

پھر عشوے نے اسے خود سوپ پلایا تھا

Novels Queen

دادو میرے لیے وائٹ کلر کا باربی ڈول والا فراک بنوانا ہے اس عید پہ --سترہ سالہ زرنم نے اداسی سے عائشہ کو دیکھا -- ایزل کے پاس اتنے پیارے پیارے کپڑے ہوتے ہیں -- میرے پاس بس نارمل سے --وہ ابھی سکول سے ائی تھی --

تو بیٹا ان لوگوں میں اور ہم میں فرق بھی تو ہے نا --

کوئی فرق نہیں ہے دادو -- بس اپ جان بوجھ کے اسے کرتی ہیں-- ناراضگی سے انہیں دیکھا --میرے ماما بابا ہوتے تو وہ مجھے دیلاتے --وہ بہت اپ سٹ رہتی تھی ہمیشہ سے --

زرنم رضا سیال

ریض کی اکلوتی بیٹی -- اسی سکول میں پڑھتی ہے جس میں ایزل عصام شیخ --دونوں میں بس ڈیڑھ سال کا فرق ہے --- دونوں ایک دوسرے بہت قریب تھیں کرزنز بھی تھیں اور دوست بھی --ایزل نارمل رہتی تھی -- لیکن پھر بھی زرنم احساس کمتری کا شکار ہوتی تھی --والدین میں سے کوئی ایک

Novels Queen

بھی نا ہو تو بچہ اس طرح سے پرورش نہیں پا سکتا جیسے کسی بچے کو پانی چاہیے --اس کے تو نا بابا تھے اور نا ہی مما -- بس دادو --اس کے اندر یہ کمی کا احساس شاید تمام زندگی رہتا --

اچھا --ٹھیک ہے اس بار میں اپنی بیٹی کو ضرور دیلاوں گی --اب جا کے منہ ہاتھ دھو لو --پھر ہم مل کے کھانا کھائیں گے --ہر بار کی طرح بہلایا

ٹھیک ہے دادو ---وہ بیگ اٹھا کے اندر چلی گئ --نائنن کلاس کی وہ ایک برلینٹ سٹوڈینٹ تھیں --چینج کر کے پھر دادو کے ساتھ اس نے کھانا کھایا ---- پھر کچھ دیر کے لیے سو گئ --چھ بجے وہ اپی رابی کے پاس پڑھنے جاتی تھی --عائشہ اس کے سونے کے بعد اوپر چلی ائیں --وہاں ایک بیوہ عورت اپنے شادی شدہ بیٹے اور بہو کے ساتھ رہائش پذیر تھی ----اوپر والا پورشن ویسے ہی خالی پڑا تھا گھر چلانے کے لیے امدنی کا زریہ بھی کوئی نہ تھا تو انہیں یہی سہی لگا --چلو ساتھ کا سہارا بھی تھا -- مشکل میں ضرورت پڑ جائے --ان کی بہو اسما بھی دل کی اچھی لڑکی تھی ---اوپر بیٹھے انہیں کافی ٹائم ہو گیا تو نیچے ائیں --پھر زرنم کو اٹھایا --

اٹھ جاو --ٹائم ہو گیا ہے --وہ ایک ہی اواز پہ اٹھ جایا کرتی تھی --

جی دادو --سلیپرز پہنتے باتھروم میں چلی گئ --نہا کے کپڑے چینج کیے --پھر بیگ اٹھایا --اور پڑوس می۔ اگئ ---

پڑوس

اپ جانتے ہی ہونگے -- پلوشہ بیگم کو --اور ان کے خاندان کو بھی جیہناں --رابی یعنی رابیل -- پلوشہ کی پوتی ہیں --رابیل کی ایک چھوٹی بہن جو بہت چھوٹی سی ہے حمنہ --رابیل اور حمنہ میں اٹھ سال کا ڈیفرینس تھا --

ماہ بیر اور بنش کی بس دو بیٹیاں ہی تھیں جو ان کے انگن میں خوبصورتی کس سبب تھیں --رابیل انگلش لٹیچر میں ماسٹرز کر چکی تھی --اور اب یونیورسٹی میں لیکچرار تھی --زرنم اسی کے پاس پڑھنے جاتی تھی --ایک تو فری اف کوسٹ --کہ سہولت --قریب بھی اور نانو کا گھر --

عزت اور ریض کہاں تھے --یہ اج تک کوئی نہیں جان سکا تھا۔

رابیل آپی -- حمنہ تنگ کر رہی ہے --وہ رابیل کا دیا ہوا مضمون لکھ رہی تھی سائڈ پہ حمنہ بھی بیٹھی پڑھ رہی تھی --

ماڑا تنگ نہی کرو -- پڑنے دو اسے -- پلوشہ نے چشمش کا دانہ منہ میں ڈالتے حمنہ کو عینک سے جھانک کے دیکھا --

دادووو -- زرنم تنگ کر رہی ہے وہ بارہ سال کی تھی اور سیون کلاس کی سٹوڈینٹ تھی --

وہ دیکھو کتنے آرام سے کام کر رہا ہے اور تم اسے کبھی ادھر سے ہلاتا ہے کبھی ادھر سے --

کیا ہوا کیوں ڈانٹ رہی ہیں--- میری شہزادی کو -- ماہ بیر ابھی اپنے انسیٹیوٹ سے ابھی واپس ایا تھا --اس نے اپنا الگ سے کام شروع کیا تھا --

پاپا -- وہ بکس چھوڑ کے اس کے گلے لگی -- یہ زرنم اپی مجھے تنگ کرتی ہیں --زرنم سر جھکائے لکھ رہی تھی --بظاہر تو وہ مصروف تھی -- لیکن اس سے یہ سب برداشت نہی ہوتا تھا --جب حمنہ ماہ بیر کے گلے لگتی اور ماہ بیر اس سے پیار کرتا --یہ ہر روز وہ دیکھتی تھی اور سہتی تھی خاموشی سے --یہ نہیں تھا کہ وہ سب اس سے پیار نہیں کرتے تھے ماہ بیر زرنم سے ویسے ہی پیار کرتا تھا جیسے اپنی بیٹیوں سے -- لیکن اس کے دل میں جو خلش تھی ماں باپ کی کمی کی وہ تو ختم نہی ہو سکتی تھی نا ---

حمنہ --بیٹھ جاو -- بینش چھت سے کپڑے اتار کے لائی تو حمنہ ماہ بیر کے ساتھ چپکی بیٹھی تھی --پلوشہ اور ماہ بیر اپس میں کوئی بات کر رہے تھے --

پتہ نہیں رابیل بھی کیا کرتی ہے --بندا اپنے سٹوڈینٹس کے ساتھ بیٹھے --پر ان محترمہ کو اپنے دوسرے کاموں سے فرست ملے تو نا --رابیل --وہ کپڑے استری ٹیبل کے پاس نیچے کالین پہ پھینکتے اس کے کمرے میں گیئں ---

جی مما وہ کسی سے فون پہ بات کر رہی تھی سپیکر پہ ہاتھ رکھتے انہیں دیکھا --بمشکل تھائیز تک اتی شرٹ اور تنگ ٹراوزر میں بالوں کا جوڑا بنائے ایک ہاتھ میں پن پکڑے شاید ساتھ کچھ لکھ بھی رہی تھی --

جلدی اجاو--اسے اشارہ کر کے واپس اگیئں --وہ ٹیسٹ چک کر رہی تھی --

زرنم ہنوز سر جھکائے لکھنے میں مصروف تھی -- اسے وہاں بیٹھنا عذاب لگتا تھا جب ان کی پوری فیملی ایک ساتھ اکٹھی ہو جاتی تھی --یہ ساری چیزیں یہ کمیاں ہی اسے احساس کمتری کا شیکار کر رہی تھیں --لیکن وہاں موجود

لوگوں نے کبھی یہ سوچا ہی نہی تھا ان کے ایسے رویے سے کسی کا دل چھلنی ہوتا ہے --

ٹیسٹ لکھ کے وہیں کشن کے نیچے رکھا اور چپکے سے اپنے گھر واپس اگئی

دادو مجھے اندہ وہاں نہیں جانا-- اکے بیگ پھینکا --

کیوں -- وہ اٹا گوندھ رہی تھیں --

بس نہی جانا -- میں گھر میں ہی پڑھ لوں گی --اس کا بس چلتا تو وہ پوری دنیا سے چھپ جاتی --

عائشہ اسے دیکھ کے رہ گئیں پھر اٹا گوندھ کے فرج میں رکھا --

کسی نے کچھ کہا ہے میری بیٹی کو --اس کے پاس اتے پیار سے اپنے ساتھ لگایا --

www.kitabnagri.xyz

نہیں۔۔لیکن مجھے اچھا نہی لگتا دادو ۔۔ان کی کمر کے گرد بازو باندھتے وہ سسکی ۔۔ پھر اتنی شدت سے روئی کے عائشہ کے ہاتھ پاوں پھول گئے ۔۔

کیا ہو گیا ہے زرنم ۔۔میری جان ۔۔اسے خود میں بھینچتے ان کا دل دہل گیا تھا ۔۔

ہم کہیں اور چلیں ۔۔ پلیز دادو۔۔جہان کوئی ۔۔بھ۔۔ی نا ہو ۔۔ہچکیوں کے درمیان سر اٹھا کے انہیں دیکھا ۔۔

ٹھیک ہے ۔۔ہم چلیں گے ۔۔ تم۔پریشان نہی ہو۔۔اس کے انسو چنتے سر پہ پیار دیا ۔۔

کاش رضا تم لوگوں نے اپنی بیٹی کا سوچا ہوتا ۔۔ نفرت کا بیج اب تناور درخت بن چکا تھا ۔۔زرنم کو خود سے لگائے وہ کتنی دیر اس کی سسکیوں کو سنتی رہی تھیں ۔۔وہ اتنی حساس تھی کہ کسی کی محبت پہ بھی رونے لگتی تھی ۔۔یہ تو پھر ساری زندگی کا روگ تھا جو اس کے ساتھ چمٹ گیا تھا ۔۔

Novels Queen

ابا میں جا رہی ہوں --دوپٹہ جھاڑتے سر پہ رکھا -- پھر تھیلا اٹھا کے کندھے پہ لٹکایا --

جلدی اجایا کر --میرا پانی گرم ہو جاتا ہے --پاس پڑی پانی کی بوتل جو سبز رنگ سے اب سفید پڑتی جا رہی تھی ٹھنڈے پانی سے بھری ہوئی رکھی تھی --

ابا --کوشش کروں گی --پتہ تو ہے مہنگائی کتنی ہے -- منہ پہ پانی کے چھپیٹے مارے --صابن تو تھا نہیں جو سہی کر کے دھو لیتی --

اچھا جا -- کھانستے اسے جانے دیا -- میرے پتہ نہیں کتنے ساہ بچے ہیں -- پتہ نہیں میرے بعد تیرا کیا ہو گا -- وہ بڑبڑا رہا تھا --

وہی ہو گا جو میرا رب سوہنا چاہے گا --تو میری فکر نا کیا کر ابا -- چادر کو ایک کونے سے گیلا کرتے ابا کے منہ پہ رگڑ کے منہ صاف کیا --پھر بال جو چند ہی رہ گئے تھے ان کو انگلیوں سے سیدھا کیا --

ابا ایک گل دس --جاتے جاتے پھر بیٹھ گئ --

پوچھ -- اس کی طرف دیکھا --

ابا میں چاچے کے پاس کام کر لوں --اگر--

نہی --کدی وی نیی -- خبر دار جے توں سوچیا بھی تو --

بس جو کر رہی ہے وہی کر --اور کسی کی دکان کے اندر نا جایا کر بس باہر باہر سے مانگا کر اگر کوئی دے دے تو ٹھیک ورنہ اگے لنگ جایا کر --تجھے نہیں پتہ یہ دنیاں کیسی کتی چیز ہے --نوچ کے کھا جاتے ہیں انسان کو --ساہ بھی نہی لینے دیتے --کانپتے ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑا --

ت --توں مجھ سے وعدہ کر تو کسی دکان پہ کام نہی کرے گی --

نہیں کروں گی ابا --میرا بھی من نہیں مانتا --اپنے دل کی لالچ کر روکنے کے لیے تجھ سے پوچھا ہے -- اس کے ہاتھ کی سوکھی ہڈیوں کو دباتے کہا

شاباش میری دھی --جا اب --

وہ اٹھ کے باہر اگئ --وہ شاید سولہ سترہ سال کی تھی --اسے تو اپنی عمر بھی نہیں یاد تھی --- اس کی ماں کو مرے بھی کچھ اتنے ہی سال ہو گئے تھے --وہ لوگ جدی پشتی مانگنے کا کام کرتے تھے --ایسے ہی ایک دن اس کی ماں روڈ کراس کرتے ٹرک کے نیچے اگئ --فقیرنی تھی کسی نے ویسی توجہ نہی دی جیسے کسی منسیٹر کی بیٹی بیوی یا بہن کو دی جاتی ہے --وہ چھوٹی سی تھی اس نے کچھ نہی سمجھا نا کچھ یاد تھا --بس بڑے ہونے پہ جب ابا سے پوچھتی تو ابا روتے ہوئے بتانے لگتا --ماں کے بغیر لڑکی کی زندگی بہت ساری مشکلات کا شکار ہوتی ہے --اس کے باپ نے

اسے وہ سب سمجھایا تھا جو ایک ماں ہی اپنی بیٹی کو بتا سکتی ہے ہر مہنے کے کچھ مخصوص دن وہ اپنے ابا کے رحم و کرم پہ گزارتی تھی -- لیکن پھر تھوڑی بہت سمجھ انے پہ اس نے اپنا نظام خود چلایا ساتھ اپنے ابا کو بھی سنبھالا اب تو وہ بہت لاچار ہو گیا تھا --چلتے چلتے وہ چاچے کی دکان سے کافی اگے نکل ائی تھی --

اے اللہ کے نام پہ دے دے --ایک ریڑھی والے کے پاس رک کے مالٹا مانگا --

چل بھاگ صبح صبح آجاتی ہیں --اس نے ڈپٹ کے بھگایا --

ہونہہ سر جھٹکتے وہ اگے چل دی ---

مانگتے مانگتے اسے بارہ بج گئے تھے --اب سورج سر پہ پہنچ چکا تھا اور وہ اس بڑی بلڈینگ کے سامنے --

چادر سے چہرے پہ آیا پسینہ صاف کیا اور ایک دیوار کی اوٹ پہ بیٹھ کے اس عمارت کے اندر دیکھنے لگی --یہاں سے اسے اس دن پانچ پانچ ہزار والے چار نوٹ ملے تھے --جو اس نے سنبھال کے رکھ لیے تھے --ابے کے علاج کے لیے --

دیکھتے دیکھتے اس نے اپنے تھیلے سے روٹی نکال کے سامنے رکھی دو تین قسم کے سالن تھے جو وہ گھروں سے مانگ کے لائی تھی -- ساتھ وہ عمارت کے اندر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے --بس ایک کمرہ جو شاید بڑے صاحب کا تھا وہی نظر اتا تھا --

اخری نوالہ لیتے وہ اٹھنے لگی کہ ایک دم واپس بیٹھ گئی۔ بہت غور سے دیکھنے پر اسے ایک اور شخص بھی نظر ایا اور یہ وہی تھا جو اس دن اس کے سامنے اکے گرا تھا۔

Novels Queen

۔اشتیاق کے مارے وہ سڑک پار کر کے گلاس وال کے قریب ائی --پھر چہرے کو ڈھانپتے بس ایک انکھ سے سے دیکھا --وہ واقع وہی تھا ---

مطلب اس دن جو مجھے صدقہ ملا تھا وہ اسی لڑکے کا تھا --ذہن میں ایک دم خیال ایا --دل برا ہوا پر پھر اس برے کو ایکسیپٹ کر لیا --

یہ شاید --اس کا بیٹا ہے یا بھائی -- خود ہی دماغ چلایا ---

اے بی بی --کیا دیکھ رہی ہے -- گارڈ نے اسے دیکھ لیا تھا -- شرمندگی سے ہنستے وہ پیچھے ہوئی --پھر کچھ دیر ٹھہر کے گارڈ کو دیکھا ---

یہ جو لڑکا اندر بیٹھا ہے یہ بڑے صاحب کا کیا لگتا ہے ---

گارڈ سے ایسے پوچھا جیسے وہ اسے بتا دے گا --

چل جا کام کر اپنا -- اسے بھگانا چاہا --

چلی جاوں گی بس بتا دے ایک بار۔۔ مسکین سی شکل بنا۔کے اسے دیکھا

۔۔

ہاں بیٹا ہے ۔۔اب جا۔۔۔

نا۔۔نام بھی بتا دو ۔۔ وہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہی ۔۔

نہیں بتانا نام ۔۔ بھاگو یہاں سے نہیں تو۔۔

نہیں تو کیا ۔۔ ہاں ۔۔مارے گا مجھے ۔۔اسے گارڈ پہ غصہ آگیا ۔۔نام ہی تو

پوچھ رہی تھی ۔۔وہ کون سا کھانے لگی تھی اسے ۔۔

اوئے ۔۔کیا ہو رہا ہے۔۔۔ پاس والے بزرگ دکان دار نے گارڈ کو گھورا جو

اسے دھکا دینے کے لیے ہاتھ بڑھا رہا تھا۔۔

یہاں کھڑی ہے فالتو میں ۔۔بس بھگا رہا ہوں ۔۔

چلی جائے گی ۔۔مت ڈانٹ بچاری کو ۔۔

Novels Queen

نہیں جا رہی یہ بچاری --بلکہ نام پوچھ رہی ہے --کہتی ہے اندر بیٹھے لوگوں کا نام بتاو- --

جا میری دھی --بزرگ نے گارڈ کو کچھ کہنے کی بجائے اسی کو جانے کا کہہ دیا --

اچھا -- وہ منہ بسورتے دور ہو گئ -- دفعہ ہوں سارے مجھے کیا کام ان امیروں سے --کیا فائدہ ایسی امیری کا جب بندا دوسرے کو عزت ہی نا دے سکے --دکھی دل کے ساتھ وہ واپس دیوار کی اوٹ میں جا کے بیٹھ گئ --اسے بس اس چھاوں کا ہی سہارا تھا جو کسی اور کی دیوار سے مل رہی تھی --

----

اذان کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا اج کتنے دنوں کے بعد عصام کے ساتھ افس ایا --اس کے واپس جانے کے دن بھی قریب ہی تھے --

کوئی کام دیکھ لو -- عصام کب سے نوٹ کر رہا تھا وہ باہر دیکھ رہا ہے --

بابا اپ کے بال سفید ہو گئے ہیں لیکن انداز نہیں ہوا -- بے اختار کہا --

ہاں تم جیسے بچوں کے لیے باپ کبھی بوڑھا نہی ہوتا -- عصام نے بھی چوٹ کی --

تم جیسے بچوں سے کیا مراد ہے اپ کی --وہ سیدھا ہوا --

اس سے مراد یہ ہے کہ مجھے فارغ رہنے والے لوگ بلکل بھی پسند نہی ہیں --اٹھو اور باہر جاکے دیکھو کسی کو کوئی ہلپ چاہیے ہو --

میں ان کی ہلپ کیسے کر سکتا ہوں --میں تو خود ہلپ لس ہو --کندھے اچکاتے زخموں کی طرف اشارہ کیا

Novels Queen

تم نے کون سا کندھوں پہ بوجھ اٹھانا پے ٹ --پر رہنے دو --تمہارے پاس دماغ بھی نہی ہے --

بس بابا --میرے دماغ پہ مت جایا کریں-- جتنا تیز یہ چلتا ہے نا اتنا تو اپ کا بزنس نہی چلتا ---

گڈ --اب اسے سیدھے راستے پہ لے او --تاکہ تیز دماغ کا ہمیں بھی کوئی فائدہ ہو --

دے تو رہا ہوں --اور کسی کا بیٹا نوروے گیا ہے --اپ کا ہی بیٹا گیا ہے نا --کالر جھاڑتے کہا --

ہاں --اور جا کے واپس بھی اگیا ہے --

بابا --وہاں دل نہی لگتا یار -- خود کو ڈھیلا چھوڑتے صوفے کی بیک سے ٹیک لگائی --

دل لگانا پڑتا ہے --گھر میں بھی نہیں لگتا تمہارا دل لیکن رہ لیتے ہو نا --

گھر تو گھر ہے یہاں اپ ہیں --اور ماما ابان بھائی --اپنوں کے ساتھ تو ویسے ہی بندا ریلیکس رہتا ہے --

باتیں بنانا کوئی تم سے سیکھے --

بے شک --ایک نظر پھر باہر ڈالی --کچھ دیر پہلے جو لڑکی اندر جھانک رہی تھی وہ اب نہی تھی --اچھا میں چلتا ہوں --وہ اٹھ کھڑا ہوا --

کیسے جاو گے -- ایا وہ عصام کے ساتھ تھا --

ڈرائیور سے کہوں چھوڑ دے --دوبارہ پوچھا --

نہیں بابا-- میں خود ڈرائیو کر لیتا ہوں-- عصام کو گھورتے وہ باہر نکل گیا --لیکن عصام نے ڈرائیور کو کال کر کے گاڑی نکالنے کا کہہ دیا تھا --پچھلی چوٹیں ابھی ٹھیک نہی ہوئی تھیں اور اگلی لگوانے کا ارادہ تھا --

Novels Queen

وہ باہر آکے سیدھا گارڈ کے پاس ایا --

یہاں جو لڑکی تھی ابھی کالی چادر والی --وہ کہاں ہے --

ک--کیوں سر-- وہ گھبرا گیا کہیں اس سے بتمیزی کرتے اذان نے اسے دیکھ تو نہی لیا--

بتاو تو سہی مجھے --کام ہے---

و--وہ وہاں اس طرف گئ ہے --ایک دکان کی طرف اشارہ کرتے بتایا--

اوکے-- قدم اس طرف موڑتے وہاں ایا -- لیکن وہان کوئی نہیں تھا شاید وہ کہیں چلی گئ تھی --آس پاس دیکھتے اسے تلاشنا چاہا-- لیکن وہ اسی دیوار کے پیچھے چھپی بیٹھی تھی اس خوف سے کہ --کہیں یہ لڑکا اس کی بے عزتی تو نہیں کرنے والا تھا --اذان۔کچھ دیر وہاں رکا پھر ڈرائور کے ساتھ گھر اگیا--

Novels Queen

اج پھر زرنم سکول نہی ائی --بیگ صوفے پہ پھینکا--

کیوں --ملک شیک کا گلاس ایزل کو پکڑاتے وہ پاس بیٹھی --

پتہ نہیں سک لیو ائی تھی --پتہ نہیں کیوں وہ اتنی چھٹیاں کرتی ہے مما -- حلانکہ میمز کی فیورٹ ہے وہ -- پھر بھی --

پتہ نہیں --اس کی زندگی ہم سے بہت مختلف ہے --میں مما سے بات کروں گی-- -بلکہ شام کو چلیں گے --ساتھ طبعیت بھی پوچھ لیں گے -- عشوے نے بیٹھے بیٹھے پلین بنایا --

ٹھیک ہے --پھر میں بھی ہوم ورک کر لوں --کل پھر ٹیسٹ ہے اس کی بھی تیاری کرنی ہے --بیگ اٹھاتے عشوے کو بتایا --

www.kitabnagri.xyz

چلو ۔۔کر لو تم۔۔ میں بھی کام کر لوں ۔۔

شام تک وہ لوگ جانے کے لیے تیار تھے جن میں اذان ایزل اور عشوے جا رہے تھے ڈرائیور کے ساتھ ابان لیٹ اتا تھا عصام سے اجازت کے لی تھی ۔۔

ویسے مما ایسے نہی ہو سکتا کہ ہم زرنم کو اپنے گھر لے آئیں ۔۔ اذان نے عشوے دیکھتے پوچھا ۔۔

ہو سکتا ہے ۔۔ کیوں نہی ہو سکتا ۔۔لیکن اس کے لیے تمہیں اس سے شادی کرنی پڑے گی ۔۔

یہ کیا بات ہوئی ۔۔ شادی کرنی ہڑے گی ۔۔ہم لوگ ایسے ایزل کی طرح رکھیں گے ۔۔

Novels Queen

بیٹا رکھنے میں مسلہ نہیں ہے --اپ لوگ جوان ہیں اور وہ بھی چھوٹی بچی نہی ہے --ہمارا معاشرہ یہ چیز قبول نہی کرتا ---

جوائنٹ فیملیز بھی تو ہوتی ہیں نا --اذان نے کنوینس کرنا چاہا --

ان کے ماں باپ بھی ہوتے ہیں ساتھ -- جو ان کے نگران ہوتے ہیں -- اور ہمیں اپ لوگوں پہ اعتبار ہے --لیکن لوگوں پہ نہی ہے --- کچھ نا ہو کے بھی لوگ بنا دیتے ہیں --تفصیلا سمجھایا --

کیا ماما --لوگوں کی باتوں کی اتنی پرواہ کیوں -- کبھی انھوں نے اکے یہ پوچھا ہے کہ اج ہم نے کھانا کھایا ہے یا بھوکے سو گئے ہیں --بس باتیں کرنی اتی ہیں --

یہی دستور زندگی ہے--- ایک تلخ معاشرہ جو ہم نے ہی بنایا ہے --

Novels Queen

باقی راستہ خاموشی میں کٹا تھا --وہاں جا کے پتہ چلا کہ زرنم کو ایک سو دو پہ بخار ہے --ابھی وہ دوائی لے کے سو رہی تھی --اذان اور ایزل وہیں اس کے روم میں بیٹھے تھے --

مما مجھے اپ سے بات کرنی ہے --اگر اپ مانیں تو --

ہاں --کہو --وہ اب بہت بوڑھی ہو گیئں تھی --اپنا بوجھ بمشکل اٹھا سکتی تھی --ایک اور وجود کا کیسے اٹھاتیں --

اپ زرنم مجھے دے دیں -- اذان کے لیے -- اذان کی اور اس کی عمر میں تین چار سال کا ہی فرق تھا --

دل سے کہہ رہی ہو یا ہمدردی کر رہی ہو --

دل سے کہہ رہی ہوں --ان کا ہاتھ تھامتے مضبوط لہجے میں کہا --

عصام سے پوچھا ہے --انہیں ابھی بھی خدشہ تھا --

ان کو کیا مسلہ ہو سکتا ہے --انکی فکر نا کریں اپ ---

ٹھیک ہے--میں زرنم سے پوچھوں گی --ابھی تو وہ بہت اپ سیٹ ہے --

اسے اس ماحول نے ایسا بنا دیا ہے -- شروع میں ہی اپ اسے ہمیں سونپ دیتیں تو اب بہت مختلف ہوتی -- شکوہ کیا --

جب رضا اور عزت گئے تھے تب عشوے نے دو سال کی ننھی سی پری کو مانگا تھا --لیکن عائشہ نے انکار کر دیا --انہیں بھی تو جینے کی وجہ چاہیے تھی نا --وقت تو گزر گیا لیکن زرنم کا دل اور دماغ وہیں ٹھہر گیا تھا --

نانو زرنم بلا رہی ہے -- ایزل عائشہ کو بلانے ائی --شاید وہ جاگ گئ تھی -- عشوے بھی ان کے ساتھ اندر ائی تھی --

دادو۔۔پانی دیں ۔۔ بند انکھوں سے اس نے عائشہ سے کہا ۔۔گرم سانسیں سرخ چہرہ ۔۔وہ جوں جوں بڑی ہوتی جا رہی تھی زیادہ حساس ہوتی جا رہی تھی ۔۔

ایزل ۔۔اپ ہمارے گھر ائیں گی ۔۔ عشوے نے اسے سہارا دے کے بیٹھایا ۔۔بخار کچھ نارمل تھا۔۔

نہیں۔۔اس نے نفی میں سر ہلایا ۔۔

کیوں ۔۔ عشوے نے اس کے بال سمیٹ کے پیچھے کیے ۔۔اتنی نازک سی تھی وہ اس کی نسبت ایزل کا جسم بھرا بھرا تھا ۔۔

م۔۔مجھے نہیں جانا۔۔ہونٹ گیلے ہوئے تو بمشکل بول پائی ۔۔

ہم کچھ دن وہاں رہیں گے ۔۔پھر واپس جائیں گے ۔۔

ن-- نہیں پھپو --اس نے سختی سے انکار کیا --پہلے ہی وہ حمنہ اور ماہ بیر کا ریلیشن دیکھ کے اس حالت تک پہنچی تھی ---وہاں جاتی تو جو بیس گھنٹے سب ساتھ ہوتے --

اچھا ٹھیک ہے پریشان نہی ہوں -- عشوے نے چھوڑ دیا --اذان دور بیٹھا بس اسے دیکھ رہا تھا -- انکھوں کی جلد رونے کی وجہ سے سیاہ ہوئی تھی اور اندر سے انکھیں سرخ تھیں شاید بخار کی وجہ سے -- چھوٹی سی ناک سرخی زدہ --کپکپاتے ہونٹ --اس کے ٹھوڑی پہ ابھرا ہوا کالا سیاہ تل تھا --جو بہت پیارا لگتا تھا --

عشوے نے اذان کو دیکھا جو اسے بغور دیکھ رہا تھا --

شاید اذان مان جائے --پہلے عصام سے بات کرنی تھی

Novels Queen

مسز --اب تو وقت ہی نہیں ہے آپ کے پاس --جب وہ لوگ گھر آئے تو آبان اور عصام دونوں کچن میں کھڑے کچھ بنا رہے تھے ---اسے دیکھتے ہی عصام نے کہا --

میں نے کھانا بنا دیا تھا -- عشوے انہیں دیکھتے تیزی سے اگے آئی --پھر دونوں کو باہر نکالا --کچن کا بیڑا غرق کر دیتے ہیں --ابھی بھی شیلف پہ انڈوں کے چھلکے --اور بریڈ کا ریپر کھلا ہوا--اس میں سے آدھی باہر تھیں اور کچھ ہی اندر بچی تھیں ---

ہمیں تو کہیں نظر نہیں آیا -- عصام چھری ہاتھ میں لیے ہی باہر نکلا تھا --

یہ --اس میں ہے--سائڈ پہ پڑی کڑاہی کا ڈھکن کھول کے انہیں دیکھایا --

آپ کو کس نے کہا تھا --پیاز کے چھلکے سبز مرچوں کے بیچ ٹماٹر کا پانی --

آپ لوگوں کو آخر کس نے کہا تھا -- عشوے چیخ ہی پڑی --

۔ہم تو بس--

مما ہم لوگوں نے سوچا روز آپ بناتی ہیں آج ہم بناتے ہیں ---

مہربانی آپ لوگوں کی --اس نے ہاتھ جوڑے --آزان اور ایزل سائڈ پہ کھڑے مزے سے ان کی شامت دیکھ رہے تھے----

میں مر بھی جاؤں نا تو آپ لوگ کچن میں نا گھسنا --آپ لوگوں کا بڑا احسان ہو گا --وہ ایزل کو بھی کم ہی آنے دیتی تھی --

توبہ استغفار --کیسی باتیں کر رہی ہیں ماما -- آزان نے بے ساختہ کہا --

ٹھیک کہہ رہی ہوں --اسے گھورتے چادر سائڈ پہ اتار کے رکھی -گلے میں جھولتا دوپٹہ سیدھا کیا --

آرام سے جا کے بیٹھ جائیں -- میں خود کر لوں گی -- بوڑھی نہیں ہوئی ابھی ---

www.kitabnagri.xyz

اب بھوئیں لانے کی عمر ہے آپ کی آزان نے کن اکھیوں سے عصام کو دیکھا --جس نے پلٹ کے اسے دیکھا تھا --پھر آئی برو اچکا کے اسے داد دی ---

آپ کے بیٹے شادی کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اب --بڑا تو بوڑھا ہو رہا ہے آبان کو دیکھا --جو دونوں ہاتھوں کہ انگلیاں کھولے معصومیت سے عشوے کو دیکھ رہا تھا جس نے اسے ہاتھ دھونے کی مہلت بھی نہیں دی تھی --

بیٹھ جائیں وہاں --میں جب تک کچن صاف نہیں کر لیتی کھانا نہی ملے گا آپ کو --ان کی باتوں کو اگنور کرتے وہ کچن کی صفائی کرنے لگی --

اٹھ کے مما کی ہلپ کرواؤ --آزان نے پاس بیٹھی ایزل کو چٹکی کاٹی --

کوئی ضرورت نہیں ہے --اسے سمجھاتے آدھا دماغ خراب ہو جاتا ہے ---اور آپ کیا یہ ہاتھ پھیلا کے کھڑے ہیں --باہر دیکھتے عشوے کی نگاہ آبان پہ پڑی تھی ---

یہ دھوئے ہیں- --ہاتھوں پہ ٹماٹر کا پانی لگا تھا--

دھونے ہیں --کندھے اچکاتے انگلیوں کو ہلایا --

روم میں جا کے دھو لیں --

اوکے -- آبان انہیں چھوڑ کے کمرے میں چلا گیا --پیچھے عصام بھی چینج کرنے اپنے روم میں چلا گیا --آزان اور ایزل وہیں بیٹھے عشوے کی بڑبڑاہٹ سن رہے تھے

اپنے روم میں آکے آبان نے پہلے ہاتھ دھوئے --پھر موبائل نکال لیا --ای میلز آئی ہوئی تھیں --وہ فلحال جاب تو نہیں کرتا تھا --لیکن اس کا ارادہ تھا بابا کے ساتھ ہی سیٹ ہونے کا --آزان کے ڈیفرنٹ پلینز تھے اس نے کبھی پولیس میں جانا تھا کبھی سیکریٹ ایجنٹ بننا تھا اور کبھی نیوی میں جانے کا سوچتا تھا --انہیں اپنے فیوچر کی فل آزادی تھی جیسے چاہے کریں بس --کرنا ضرور ہے یہ نہیں کہ ویلے ہی بیٹھ کے کھاتے رہو --

سکول کی طرف سے میلز آئی ہوئی تھیں --جس میں عموماً نوٹس ہی ہوتے تھے جو فرہاد آبان کا دوست --اسے بھیجتا تھا --یہ نوٹس نائنتھ اور ٹینتھ کلاس کے ہوتے تھے زیادہ تر --فرہاد اسے چیک کروانے کے لیے بھیجتا تھا -- ایک دو بار اس نے خود بنا کے بھی دیئے تھے -- کبھی پرنٹ بھی کروا دیتا تھا --فرہاد اور اس نے اکٹھے ایم بی بی ایس سٹارٹ کیا تھا لیکن اس نے بیچ میں ہی چھوڑ دیا --اس کے والد کا اپنا سکول تھا جس میں انہیں فرہاد کی ضرورت تھی --

انہوں نے آبان کو بھی سکول ٹیچر کے لیے آفر کی تھی لیکن اس نے ریجکٹ کر دی -- جیسے فرہاد کے والد چاہتے تھے ان کا بیٹا ان کا بازو بنے ویسے ہی اس کے بابا بھی تو سوچتے ہونگے --اس لیے اس نے انکار کر دیا تھا --ابھی اس کے فائنلز ایگزامز ہونے والے تھے --پھر وہ بابا کے ساتھ ہی جوائن کر لیتا ---

بھائی --آجائیں -- وہ ریڈ کر رہا تھا جب ایزل نے جھانکا ---

آتا ہوں -- موبائل سکرین آف کر کے اٹھا --پھر چارج پہ لگا کے سلیپرز ڈھونڈھے جو دوسری طرف بیڈ کے نیچے پڑے تھے --پہن کے باہر آیا تو سب اچھے بچوں کی طرح بیٹھے کھانے کا انتظار کر رہے تھے --

آجائیے آپ بھی -- عشوے کا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا --تناول فرمائیں --ہاٹ پاٹ ٹیبل پہ رکھتے خود بھی بیٹھ گئیں --پھر تنیوں کو خود ڈال کے دیا البتہ ایزل اپنے لیے خود نکال لیتی تھی --وہ۔لوگ بھی نکال لیتے تھے لیکن جب عشوے کا موڈ خراب ہوتا تھا تو وہ خود ہی کرتی تھی سب --

جو ہم نے بنایا تھا وہ کہاں ہے --عصام نے ڈھکن اٹھاتے ڈھونڈھنا چاہا --

آپ نے جو بنایا تھا وہ ویسٹڈ میل باکس میں ٹرانسفر کر دیا ہے میں نے -- وجہ -- آبان نوالہ توڑتے توڑتے رکا ---

کیا بنایا تھا آپ لوگوں نے -- کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا --

www.kitabnagri.xyz

ماما ہم نے بس آملیٹ بنایا تھا یار -- سہی بنا تھا --

دیکھا تھا میں نے کیسا بنا ہے -- عشوے کھانا شروع کر چکی تھی عصام اور آبان صدمے میں تھے جبکہ ایزل مسکراتے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی --آزان پانی کا گلاس اٹھائے نازک صورتحال کو انجوائے کر رہا تھا ---

اب کھا لیں-- میں خود ڈالوں نوالہ -- عشوے ایسے ری ایکٹ کر رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے --

نہیں --- مجھے بھوک نہیں ہے -- عصام نے وہ بھی چھوڑ دیا

تو مت کھائیں -- دل کو مضبوط کرتے وہ کھانے میں مصروف رہی --عصام کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا --بچے بھی پریشان ہو چکے تھے کیونکہ مذاق مذاق میں حالات سیریس ہو گئے تھے --

بابا --- عصام اٹھ کے واقع چلا گیا --آبان نے روکنا چاہا لیکن وہ رکا نہیں

آپ لوگ کھا لیں -- عشوے نے ان تینوں کو گھورا جو اب اسے دیکھ رہے تھے --

ناراض کر دیا ہے نا -- بابا کو --آزان نے شکوہ کیا --

راضی کر لوں گی میں --آپ لوگ تو کھاؤ --پہلے ہی اتنا لیٹ ہو گیا ہے --اس کا اپنا دل بھی کھانے سے اچاٹ ہو گیا تھا پر زبان کا کیا کرتی --سب نے بے دلی سے ہی سہی پر کھا لیا تھا --ایزل نے برتن سمیٹے تھے --

عشوے نے ٹرے میں عصام کے لیے کھانا نکالا --پھر اس کا بنایا ہوا املیٹ بھی ساتھ رکھا --

یہی کھائیں گے اب --پھر اپنا بنایا ہوا سالن ٹرے سے اٹھا لیا -- لے کے اپنے کمرے میں آئی تو عصام سٹڈی روم میں تھا ---دروازہ کھولتے اندر جھانکا --

کھانا کھا لیں --

مجھے بھوک نہیں ہے -- ناراضگی سے وہ کام میں مصروف رہا --

لیکن مجھے تو ہے نا --اندر آتے لپ ٹاپ بند کر دیا --

تو کھا لیں ویسے بھی آپ نے بہت بہترین بنایا ہو گا --

www.kitabnagri.xyz

میں اپ کا بد مزا بھی کھا لوں گی --اسے بازو سے کھینچتے اٹھانے کی کوشش کی --

میں پہلے ہی ناراض ہوں --عصام نے اس کے انداز پہ گھورا --

پھر --کیا ہو گا --اس نے بازو چھوڑ دیا ---

کچھ نہیں --آپ کھا لیں --

میں نہیں کھا رہی -- حالانکہ اسے اب بھوک نہیں تھی --بس عصام کے لیے ضد کر رہی تھی --

نا کھائیں --اس نے بھی عشوے کے انداز میں کہا --

سوچ لیں ---وارن کیا --

سوچ لیا ہے --عصام نے دوبارہ لیپ ٹاپ کھول لیا --عشوے غصے سے باہر نکل آئی --پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ اندر گئ ---گلے میں بازو ڈال کے گال پہ ہونٹ رکھے --چلیں اب آجائیں --گال صاف کرتے ناراضگی سے اسے دیکھا --وہ مسکرا رہا تھا ---

اوکے -- پھر وہ لپ ٹاپ بند کر کے اس کے ساتھ باہر ایا --ہمدونوں نے ملنکے املیٹ کھایانتھا زایقہ گزارے لائق تھا لیکن کلر بہت خراب تھا --

----

دادو میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے --ساری رات اس نے جاگ کے گزاری تھی اور عائشہ بھی اس کے ساتھ جاگی تھیں --رات کو پھر بخار تیز ہو گیا تھا اب کچھ بہتر تھا --

ابھی یہ کھا لو پھر میں دوائی دیتی ہوں اپنی بیٹی کو --اس کے منہ میں بسکٹ چائے میں بھگو کے ڈالا --

نہیں کھایا جا رہا --الٹی آرہی ہے --

بس یہ دو کھا لو --پھر لیٹ جانا -- عائشہ نے زبردستی اسے کھلایا تھا --

بھوک رکھنے سے بھی پیٹ خراب ہو جاتا ہے -- پھر دوائی دے کے خود اس کے ساتھ ہی لیٹ گئی تھیں --

کچھ دیر بعد پلوشہ بھی آگئیں --

Novels Queen

کیسی طبعیت ہے اب -- کرسی جو پاس ہی پڑی تھی -- بیٹھتے زرنم کو دیکھا --

بس ٹھیک ہے کل سے --

ہوا کیا تھا-- بچی ایک دم سے اتنی بیمار کیسے ہو گئی --وہ اسے چھو کے دیکھ رہی تھیں --ابھی بھی جسم گرم تھا --

آپ لوگوں کے گھر سے واپس آئی تھی تو اپ سیٹ تھی --اس کے بعد رات کو اتنا تیز بخار ہوا ہے کہ کیا بتاوں --دو دن میں اتنی سی شکل نکل آئی ہے ---

ماں باپ خود عیاشیاں کر رہے ہیں اور بیٹی کی یہ حالت ہے -- پلوشہ نے نخوت سے سر ہلایا --- زرنم جو آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی ایک بار پھر اس کمی کا احساس شدت سے ہوا تھا --اگر نا ہوں تو پھر شاید صبر آجاتا ہے --لیکن دنیا میں موجود ہوں اور آپ سے بے خبر رہیں --یہ بات اندر ہی اندر اسے کھا رہی تھی --

عائشہ پلوشہ کو باہر لے گئیں --کیونکہ وہ نہیں چاہتیں تھی پھر سے وہی سب سوچے --

ان کے جانے کے بعد کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی --دادو بتاتی تھیں جب وہ چھوٹی سی تھی ڈیڑھ دو سال کی تب ریض کی جاب لگی تھی ہانگ کانگ میں --ریض پہلے اکیلا گیا تھا --اگلی بار جب آیا تو عزت اور زرنم کو بھی ساتھ لے جانا چاہتا تھا لیکن زرنم کا ویزہ نہیں لگا --اور عزت کو اس کے ساتھ جانا تھا --وہ چلے گئے --اور زرنم اکیلی رہ گئ --انہوں نے واپس مڑ کے بھی نہیں دیکھا اس کے بعد ایک دو بار عائشہ کو ریض کا فون آیا تھا جس میں انہوں نے اسے حمید صاحب کی وفات کی خبر دی تھی --عصام نے ان کی بہت مدد کی تھی وہ لوگ چاہتے تھے کہ عائشہ اور زرنم کے ساتھ آ کے رہیں -- لیکن عائشہ اپنا گھر نہیں چھوڑنا چاہتی تھیں اور پھر بیٹی کے گھر رہنا مشکل کام ہوتا ہے --گھر کا اوپری پوشن حمید صاحب نے اپنی زندگی میں بنوا دیا تھا ریض اور عزت کے لیے وہ لوگ تو تھے نہیں تو عائشہ نے شریف سی فیملی ڈھونڈھ کے کرائے پہ دے دیا---- پورشن کا کرایہ پچیس

ہزار تھا --جس سے ان دونوں کا گزرا چل جاتا تھا اگر مشکل ہو بھی جاتی تو عصام دیکھ لیتا تھا --آزان زیادہ تر ان کے پاس رہتا تھا --انہیں برا بھی نہیں لگتا تھا زرنم بھی مصروف ہو جاتی تھی کیونکہ وہ اسے آرام سے بیٹھنے ہی نہیں دیتا تھا -- کبھی یہ کر دو کبھی وہ کر دو -اب جب سے وہ نوروے گیا تھا تب سے وہ کچھ زیادہ ہی بور ہو رہی تھی ساتھ حساس بھی --

ٹھیک ہے --ہم چلتا ہے --پھر آئے گا --پلوشہ شاید جا رہی تھی --تھوڑی دیر بعد عائشہ اندر آئیں

سو رہی ہو --اس کے پاس آتے ماتھے پہ ہاتھ رکھا --

نہیں --ذرا سے ہونٹ ہلے --

کھیر کھاؤ گی --وہ اسے کچھ کھلانا چاہتی تھیں صرف چند بسکٹس سے پیٹ نہیں بھرتا--

نہیں دل نہیں کر رہا

Novels Queen

دل نا کرے تو بھی کھاتے ہیں --اٹھو شاباش --اور باہر چلو --کمرے میں لیٹ لیٹ کے بھی بخار نہیں اترتا--کچھ چلو پھرو --زبردستی عائشہ نے اسے کھلایا پھر باہر نکالا --دوپہر تک وہ کچھ ٹھیک ہو ہی گئی تھی --دو دن اور سکول سے چھٹی کرنی پڑی تھی عشوے نے بھی چکر لگایا تھا دوبارہ ازان کے ساتھ --اس نے ابھی عصام سے بات نہیں کی تھی --

----

مجھے آپ سے بات کرنی ہے --موقع ملتے ہی عصام کو متوجہ کیا

جی جی بولیں --

کیا ہم ازان کے لیے زرنم --

آبان کے لیے --عصام-نے درمیان میں ہی بات کاٹی --

کیوں --ازان میں کیا برائی ہے آبان اس سے بہت بڑا ہے --

آبان سمجھدار ہے --زرنم کو تحفظ چاہیے جو آزان نہیں دے سکتا --وہ کبھی یہاں تو کبھی وہاں والا بندا ہے --اور اس کے لیے ازان پہ بھروسا کرنا سراسر بے وقوفی ہے --

پر آبان بہت بڑا ہے --

بڑے چھوٹے سے کچھ نہیں ہوتا --آپ بھی چھوٹی تھیں دس سال --

میری تو زبردستی ہوئی نا ---

نہیں -- محبت سے ہوئی تھی --وہ۔مسکرایا --اج تک عشوے کا یہ شکوہ تھا کہ اسے بینک اکاونٹ سمجھ کے یوز کیا گیا تھا --

عصام کے بابا کو جب علی کی نیت کا پتہ چلا تھا تو انہوں نے عشوے کا نکاح پہلے عصام سے کروایا تھا پھر سب کچھ اس شرط پہ حمید صاحب کے نام کیا تھا کہ اٹھارہ سال کے ہوتے ہی سب کچھ عشوے کے نام پہ ہو جائے گا --اور عصام عشوے سے شادی کے بعد دوبارہ سب کچھ حاصل کرے گا۔ایک تو اس وقت سب کچھ عصام کے نام پہ ہو نہیں سکتا تھا اگر کر بھی دیتے تو اس کی جان کو بھی ویسے ہی خطرہ تھا جیسے اسفند اور اس کی بیوی کی جان کو ---

اب بتائیں -- عشوے نے اسے ہلایا --

کہا تو ہے --آبان کے ساتھ ٹھیک ہے --آزان کے ساتھ نہیں --

Novels Queen

اوکے --پھر آپ آبان سے خود بات کر لینا --

ٹھیک ہے --میں کر لوں گا ---لیکن آزان کے زہن میں یہ بات مت ڈال دینا اب --

اوکے --میں کیوں کہوں گی -- ویسے اگر ان کی ہوتی تو زیادہ اچھا تھا ایک تو دونوں نے وقت گزارا ہے ساتھ اور پھر عمروں میں بھی ---

ابھی اپ کو یہ سب ٹھیک لگ رہا ہے -- لیکن کل کو اگر محترم کو کہیں اور جانا ہوا تو وہ تو چلے جائیں گے پیچھے پھر سے زرنم اکیلی --اب اگر وہ رفاقت کے پاس جا کے رہتا ہے تو زرنم کو بھی ساتھ لے کے جائے گا -- شادی کے بعد سدھر جائے گا--

کوئی نہیں سدھرتا --انے وقت پہ ہی عقل اتی ہے --

ٹھیک ہے --ٹھیک ہے-- ٹھیک ہے---

میں اندر آجاؤں --ایزل نے اندر جھانکا --

آجاؤ-- عشوے نے اس کے ہاتھ میں موجود کپڑوں کو دیکھا ---کیا کرنا ہے انکا --وہ پھلا کے ان کے سامنے کھڑی تھی ---

بھائی کے نکاح میں کون سا پہنوں -- معصومیت سے انکھیں پٹپٹائیں --پہلے تو عصام نے عشوے کو دیکھا --پھر ایزل کو --اور پھر تینوں ہنسے تھے --

تم چھپ کے باتیں سن رہی تھی ---

نہیں -- میں نے نانو کے گھر سنا تھا --اپ نے آزان بھائی --

آزان نہیں آبان --عصام نے تصیح کی --

کیا --

جی --آبان کا ہو گا ---

بھائی کو پتہ ہے --

فلحال تو نہیں پتہ -- کل بات کروں گا ---آفس میں --

اوکے مجھے بتائیں تو میں کون سے پہنو ---

Novels Queen

نیو لیں گے بیٹا ---بھائی کی شادی ہے کوئی عام بات تھوڑی ہے
-- عشوے نے چور نظروں سے عصام کو دیکھا --جو ہر فنکشن میں سب
سے پہلے عشوے کو کپڑے دلانے کے لیے تیار رہتا تھا --

اگلے دن سنڈے تھا --اور سب گھر پہ ہی تھے --ایزل کمپیوٹر پہ بیٹھی کچھ
کر رہی تھی ---جونہی اپنا جی میل اکاونٹ کھولا تو وہ فارگیٹن پاسورڈ انے لگا
ایک دو بار چک کیا کہ شید غلط لکھ رہی ہو --لیکن وہ ٹھیک لکھ رہی تھی
پیچھے مڑ کے دیکھا ---اذان اور ابان دونوں وہیں موجود تھے --اذان اسی کو
دیکھ رہا تھا ساتھ دانت بھی نکال رہا تھا --

بھائی --اسے کہیں میرا جی میل اکاونٹ واپس کرے --اس نے پاسورڈ
چینج کر لیا ہے --- ایزل روہانسی سی ابان کے پاس ائی تھی ---دور صوفے
پہ بیٹھا آذان ٹیب پہ گیم کھیل رہا تھا اب --

تم بابا کو جا کے کیوں نہیں بتاتی ---میں بھائی سے نہیں ڈرتا --مزے
سے ان دونوں کو دیکھا --

آذان --بتمزی نہیں کرو --چھوٹی ہے تم سے --ابان نے ٹوکا --

بھائی --اپ کو نہی پتہ یہ چھپکلی کیا کیا دیکھتی ہے --ابھی اس کی ایج ہی کیا ہے --اور ایسی چیزیں دیکھتی ہے ---ایزل منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی ---

واٹ بھائی --میں کیا دیکھتی ہوں --مجھے دیکھائیں---وہ۔کمر پہ ہاتھ رکھتے اس کی طرف بڑھی --

سوری --میرے پاس فالتو وقت نہی ہے --اذان چِل بندہ تھا --اسے کوئی پرواہ نہی تھی اس کی حرکتوں پہ کسی کو کتنی تکلیف ہو رہی ہے یا کوئی مشکل میں ہے --اسے بس خود سے مطلب تھا --صرف خود سے پیار --ابان کی عزت کرتا تھا --لیکن اس کا روعب نہیں جھیلتا تھا --ماما سے بھی کوئی ڈر نہیں ہاں --عصام۔کے سامنے وہ دم بھی نہی مار سکتا تھا اور اس سے بنا کے بھی رکھتا تھا --جس۔نے ابان کو ہینڈل کر لیا تھا اذان کیا چیز تھی --لیکن ابان سدھر گیا تھا اور اذان بگڑ گیا تھابگڑا ایسے بھی

نہیں تھا کہ اوٹ اوف کنٹرول تھا --یہ تھا کہ کرتا وہ اپنی مرضی تھا --چاہے جو بھی ہو جائے --ایزل بھائیوں کی لاڈلی تھی لیکن اذان سے چڑتی بھی تھی کبھی کبھی --

اسے واپس کرو اس کا اکاونٹ ----

میں نہیں دے رہا --اپ دیکھیں --میں اپ کو فارورڈ کر رہا ہوں --اس نے ابان کو جی میل اور پاسورڈ فارورڈ کیا --

میں نے کچھ نہیں دیکھا سچ میں بھائی --اب وہ ابان کے پاس ائی وہ لپ ٹاپ پہ میچ دیکھ رہا تھا ---

موبائل نکال کے جی میل اپنے موبائل میں اوپن کی --پھر ہسٹری چک کی ---جوں جوں وہ نیچے جا رہا تھا اس کے ائیبشرو اوپر جا رہے تھے ---

یہ سب --

کیا ہے --اب ایزل پریشانی سے اس کے پاس کے بیٹھی ---

Novels Queen

م--میں نے یہ -- نہیں دیکھے -- سچ میں--- مما کا موبائل ہے یہ --وہ ہکلائی وہ واقع یہ سب نہیں دیکھتی تھی اسے تو پتہ ہی نہی تھا ان چیزوں کے بارے میں --افففف بھائیوں کے سامنے -- شرمندگی سے دونوں کو دیکھا --

ابان نے ازان کو گھورا---

اوکے تم جاو --ایزل کو بھیجا--

ویسے شرم انی چاہیے آذان -- کتنی چھوٹی ہے تم سے --

بس چار سال --مزے سے اسے دیکھا--

اور پھر بھی عقل نہیں ہے کہ اسے کیسے ٹریٹ کرنا ہے الٹا جو اس نے نہیں دیکھا تم اسے دیکھانے کی کوشش کر رہے ہو--

میں نے کب دیکھایا ہے --ہو سکتا ہے مما نے دیکھا ہو -- ٹیب سائڈ پہ رکھ دیا ---

بہت افسوس ہے یار --وہ چھوٹی سی ہے --اسے پروٹیکٹ کرو ان چیزوں سے الٹا اس کی نظروں کے سامنے یہ چیزیں لا رہے ہو -- وہ کوئی ڈارک

ویب سائٹ تھی جیسے سرچ کیا گیا تھا --اور یہ کام کس نے کیا تھا --یہ کوئی نہی جانتا تھا --- عشوے اور ایزل ایک ہی موبائل یوز کرتی تھیں --ایزل تو چھوٹی تھی پھر یقیناً مما نے ہی کیا ہو گا --ابان سوچ رہا تھا --اگر مما نے کیا ہے تو کیوں --ڈارک ویب سائٹز تو بڑی خطر ناک ہوتی ہیں --

----

ابان روم میں آئیں بات کرنی ہے اپ سے بابا نے -- عشوے اسے بلانے ائیں تھی ---

جی --اتا ہوں --وہ لپ ٹاپ بند کر کے ان کے پیچھے ایا --خیریت مما --عصام باتھ روم تھا شاید --

ہاں --عصام نے بات کرنی ہے --بیٹھو--- صوفے کی طرف اشارہ کیا --

سیریس بات ہے -- عشوے سے پوچھا

ہاں --بہت -- عشوے مسکرائی --وہ ڈرتا نہی تھا لیکن اب اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی ان ایسپیکٹیڈ چیز کے کیے ہوتا ہے --تھا بھی ایسا ہیں---

تھوڑی دیر میں ہی عصام باہر آگیا تھا

اگئے --وہ سامنے بیڈ پہ بیٹھا --

زرنم کو جانتے ہیں-- تمہید باندھی

جی --اچھی طرح --

ہم چاہتے ہیں کہ وہ یہاں اجائے-- اپ کی نانو بھی ٹھیک نہی رہتیں --

یہ تو اچھی بات ہے -- مجھ سے پوچھنے والی کیا بات ہے ---

اچھی بات ہے لیکن ہم --اسے ایسے ہی نہیں رکھ سکتے اور نا ہی اچھا لگتا ہے --

مطلب -- مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا اپ کیا کہنا چاہتے ہیں --وہ انہیں سمجھ نہیں پا رہا تھا

مطلب یہ کہ میں اور تمہاری مما چاہتے ہیں کہ ان سے نکاح کرلیں --

ک--کیا--عصام نے اس کے سر پہ بمب ھھوڑا تھا جیسے --

اپنے سے دس سال چھوٹی لڑکی کے ساتھ نکاح --جبکہ وہ خود ابھی اٹھائیس سال کا تھا تو وہ سترہ سال کی ہو گی ہر گز نہیں--

بابا اپ اسے دیکھیں ابھی وہ خود کو سنبھال نہی سکتی شادی کو کیسے --وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور نا ہی اس نے کبھی زرنم کو اس نظر سے دیکھا تھا--بلکہ اس نے کبھی زرنم کو غور سے دیکھا ہی نہی تھا ہلکا سا سراپہ جیسے ایزل تھی ویسی ہی زرنم --

بیٹا ہم بس نکاح کر رہے ہیں --تاکہ لوگ باتیں نا کریں --

www.kitabnagri.xyz

اس میں باتیں کرنے والی کوئی وجہ بنتی ہی نہی ہے بابا۔۔اپ اسے ایزل کی طرح رکھیں ۔۔لوگ کہیں گے تو کہہ دیجیے گا بیٹی ہے ہماری ۔۔اس نے سلوشن پیش کیا۔۔

صرف کہنے سے فرق پڑتا تو ہمارے لیے مشکل نہی تھا ۔۔عصام نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔

اپ اذان سے کہیں ۔۔۔ وہ کر لے گا۔۔

اذان اس قابل نہیں ہے ۔۔وہ خود ابھی بچہ ہے۔۔۔ریجکٹ میا

تو وہ بھی بچی ہے ۔۔دونوں مل کے بڑے ہونگے ۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کہیں غائب ہو جائے۔۔

بات نہیں مانیں گے میری ۔۔عصام نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اسے سپاٹ نظروں سے دیکھا۔۔

Novels Queen

نہیں ۔ائی ایم سوری --میں یہ نہیں کر سکتا --میں ابھی اپنا کیرئیر بنانا چاہتا ہوں پھر --

ٹھیک ہے --اج سے تم اپنا کرئیر خود بناو --اپنا بزنس جو بھی کرنا ہے --میری طرف سے تم فا --

عصام --پلیز کچھ بھی بولنے سے پہلے سوچیے گا --بیٹا ہے اپ کا --حق رکھتا ہے --عشئے نے اسے بے ساختہ روکا

میں بھی کچھ حق رکھتا ہوں اس پہ کہ نہیں عشوے --میری بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے تو کم سے کم اپ کے لیے مان لے --اپ کی ماما کتنی مشکل میں ہے --اسے لے کے --نا پی وہ سکون سے جی پا رہی ہیں اور نا ---

Novels Queen

بابا---میں نکاح کروں گا--ابان نے عشوے کو دیکھا جو بجھ گئ تھی اور اپنا فیصلہ بدلا -- عشوے کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا--وہ اس کی پہلی محبت تھی --اس کی ماں --جس کے ساتھ اس نے اپنا زندگی کا بہترین وقت گزارا تھا---

لیکن میری ایک شرط ہے-- دونوں کو دیکھا---

کیسی شرط--منظور ہے---عشوے جلدی سے بولی

اگر کہیں --مجھے لگے کہ میں کسی کو پسند کرنے لگا ہوں تو مجھے اس چیز کا رائٹ ہو گا--کہ میں اسے عزت سے اس گھر میں لاوں --دونوں جو دیکھتے اٹل لہجے میں کہا

نا--عصام نے نفی میں سر ہلایا--

ہاں--ٹھیک ہے منضور ہے --عشوے نے حامی بھر لی عصام نے حیرانگی سے اسے دیکھا---

----

وہ لائبریری سے بکس ایشو کروا رہی تھی جب ایزل نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا --

نانو کی کال آئی تھی واپسی پہ میرے ساتھ جانا ہے تم نے --آہستہ سے کہتے وہ اس کے ساتھ دو قدم چلی --

دادو وہیں گئی ہیں -- بالوں کو سکاف کے اندر کیا ---

ہاں -- شاید -- آزان بھائی لے گئے ہونگے -- پیپر ہونے والے ہیں ویسے تمہارے لڑکی -- غزل والی بک اٹھاتے اسے ٹوکا --

یہ کورس کے لیے شعر لینے ہیں یار --سب سے خشک چیز مجھے تشریح میں شعر ایڈ کرنا لگتا ہے -- منہ بناتے وہ بکس اٹھا کے لائبریرین کے پاس آئی پھر کارڈ پہ سائین کروا کے وہ دونوں باہر نکل آئیں --اسے ابھی اپنے نکاح

کا نہیں پتہ تھا --نا ہی عائشہ نے اس سے کوئی رشتے کے متعلق بات کی تھی --پہلے ان کی طرف سے کنفرم ہوتا کہ کس کے لیے کرنا ہے --پھر وہ ایک ہی بار اسے بتاتیں --اسی لیے اج وہ آزان کے ساتھ وہاں گئی تھیں --

موبائل مجھے دیں دادو سے بات کرنی ہے --باہر نکلتے زرنم نے ایزل سے موبائل مانگا--

کیوں -- ایزل اس کا جواب جانتی تھی پھر بھی پوچھ لیا

دیں نا-- منہ بنایا--

یہ لو --لیکن-یہ نہی کہنا کہ اپنے گھر جاؤ گی ---پہلے ہی وارن کر دیا --

کیوں --مجھے کہیں نہیں جانا --بس اپنے گھر --

Novels Queen

وہ بھی تمہارا ہی گھر ہے اور آرام سے بیٹھی رہو --ایزل نے اسے موبائل نہیں دیا ---زرنم ناراض ہو گئی --لیکن پھر بھی وہ ایزل کے ساتھ آگئی تھی ---

شکنجبین جو آزان نے بنائی تھی --ان دونوں کو پیش کرتے کچھ اشارہ کیا -- عصام عشوے اور عائشہ ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے --

ایزل تو سمجھ گئی لیکن زرنم نہیں سمجھی ہونکوں کی طرح دونوں کو دیکھا --

تم کچھ کھاؤ گی --- آزان نے بات چینج کی ---

نہیں -- سکارف سیدھا کرتے انکار کیا --دادو لوگ کیا کر رہے ہیں --

کیا پتہ --مسکراہٹ چھپاتے آزان نے گلاس کچن میں رکھے --

پوچھا نہیں آپ نے -- ہم نے گھر بھی جانا ہے --

Novels Queen

ابھی تو آئی ہو --گھر جانے کی جلدی پڑ جاتی ہے -- عشوے پہلے باہر نکلی تو زرنم کے الفاظ کانوں میں پڑے --

اسلام و علیکم پھپھو وہ شرمندہ سی اس کے گلے ملی --

کیسا رہا دن --پاس بیٹھتے پوچھا- --

اچھا تھا --

کھانا لگاؤں -- بھوک لگی ہے تو --دونوں کو دیکھا --

گھر جا کے کھائیں گے نا --

یہاں کیا ہے -- عشوے نے گھورا --

اچھا کھا لوں گی --دادو سے کہیں میں آگئی ہوں--اس نے عائشہ کو ہی کہنا تھا جانے کا ورنہ وہ لوگ تو نہیں جانے دیتے --

تم ایزل کے ساتھ جاؤ --فریش ہو جاؤ --پھر کھانا کھا کے چلے جانا -- وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

ایزل اور زرنم جب تک۔منہ ہاتھ دھو کے آئیں سب باہر ٹیبل پہ بیٹھے تھے آبان کے علاوہ سبھی موجود تھے --

کھانا کھا کے عصام نے ہی انہیں ڈراپ کیا تھا---

زرنم

رات کو عائشہ نے سوتے زرنم کو پکارا

جی دادو -- وہ ابھی سوئی نہیں تھی---

ایک بات پوچھنی تھی --وہ دونوں ایک بیڈ پہ سوتی تھیں --

جی --ذرنم نے رخ ان کی طرف کیا

میری ایک بات مانو گی --

جی بولیں تو سہی --وہ پریشان ہوئی --

آبان کیسا لگتا ہے تمہیں --

آبان بھائی اچھے ہیں --اسے سمجھ نہیں آئی کیوں پوچھا گیا

اگر میں تمہاری شادی اس سے کروں تو وہ اندھیرے میں اس کے ایکسپریشن

نہیں دیکھ پا رہی تھیں --

ن-- نہیں -- وہ بھائیوں کی طرح ہیں میں ان سے شادی نہی کروں گی

--وہ اٹھ کے بیٹھ گئی ---

بیٹا وہ بہت اچھا ہے تمہیں --

سب ٹھیک ہے --لیکن میں نہیں کروں گی ان سے شادی --وہ بھائی

ہیں میرے پلیز دادو --مجھے سونا ہے --- واپس لیٹتے اس نے سختی سے

کہا پھر کمفرٹر میں خود کو چھپا لیا --

Novels Queen

بھائی ۔۔ہم نے آپ کے لیے لڑکی ڈھونڈی ہے ۔۔وہ لوگ میچ دیکھ رہے تھے جب آزان آبان کے کان میں گھسا ۔۔آبان نے پیچھے ہوتے اسے گھورا ۔۔

آپ سے دس اور مجھ سے چار سال چھوٹی ہے ۔۔ آواز آہستہ کرتے اس کی انفارمیشن میں اضافہ کیا گیا ۔۔

اور اس کا نام ہے زرنم سیال ۔۔۔اب کی بار عصام نے اسے گھورا ۔۔ جو دوسرے صوفے پہ نیم دراز تھا ۔۔

نیکسٹ اسے بھابھی کہو گے یا مسز آبان ۔۔اس کا نام صرف میں لوں گا۔۔۔انڈر سٹینڈ ۔۔آئی برو اچکاتے آبان نے ہلکی آواز میں کہا

اہمم اہمم لوگ تو ابھی سے پوزیسیو ہو گئے ہیں ۔۔

تم جو بھی سمجھو ۔۔پاس پڑا موبائل اٹھایا۔۔۔

Novels Queen

تمہاری واپسی کب ہے-- اس کے پھیلتے ہونٹ اور آنکھوں کی شرارت غصہ دلا رہی تھی --

آپ کے نکاح کے بعد ہی جاوں گا--

تمہیں اس بات کے علاوہ اور کچھ نہیں سوجھ رہا--

نہیں بھائی --ابھی تو مجھے یہ سوچ سوچ کے مزا ارہا ہے کہ اپ کی آزادی ختم ہونے والی ہے----

یہ تو وقت ہی بتائے گا کون آزاد ہے اور کون قید--- وہ بڑبڑایا--

کیا کہا-- سمجھ نہیں آیا--آزان نے آواز اور آہستہ کی---

کچھ نہیں سکون سے میچ دیکھنے دو --بنگلہ دیش اور پاکستان کا ایشیا کپ چل رہا تھا--

فرائی ڈے کو ڈیٹ دی تھی عصام نے عائشہ کو لیکن ابھی انہوں نے زرنم کا جواب نہی بتایا تھا سب کچھ اب زرنم پہ تھا--اسے راضی تو ہونا ہی تھا چاہے آسانی سے یا مشکل سے--

بابا ۔۔میں اپ کے آفس دوبارہ کب تک آ سکتا ہوں ۔۔ آزان کچھ دیر تو

خاموش رہا پھر عصام کو متوجہ کیا

جب دل کرے آجانا ۔۔

ویسے آپ کے افس میں لڑکیاں کیوں نہیں ہیں ۔۔عصام کے آفس میں

کوئی فی میل ایمپولائی نہیں تھی ۔۔۔

کیونکہ میرا چھچھورا سپوت وہاں ہر دوسرے دن منہ اٹھائے آجاتا ہے اور

میں نہیں چاہتا کہ وہ میری عزت ۔۔۔

استغفر اللہ ۔۔ آپ ۔میرے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔۔وہ

تڑپ ہی تو گیا

Novels Queen

بیٹا جس طرح کہ تمہاری حرکتیں ہیں نا تو تم ایسا ہی کرتے ہو۔۔اس دن بھی تم باہر جاتی ایک مانگنے والی کو گھور رہے تھے۔۔کیا یہی میری تربیت تھی۔۔۔ عصام نے شکوہ کیا۔۔۔

یار وہ لڑکی تو باہر گارڈ کے ساتھ لڑ رہی تھی۔۔میں بس انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔

دیکھتے دیکھتے اس کے چکر میں باہر نکل گئے ہے نا۔۔۔ عصام نے اسے طنزیہ دیکھا۔۔

افففف۔۔ بابا اپ اتنا زیادہ نوٹ کرتے ہیں۔۔

جی بیٹا جی آپ پر تو میری سب سے زیادہ نظر ہوتی ہے۔۔عصام نے اسے جتایا۔۔

سہی ہے ۔۔۔ پھر میں نوروے ہی ٹھیک ہوں ۔۔ کم سے کم وہاں کوئی ایسے نظر رکھنے والا تو نہی ہے نا۔۔۔

Novels Queen

ابان کو کبھی دیکھا ہے ایسے کسی بھی لڑکی کے اگے پیچھے گھومتے ---

میں کبھی بھی ان کی طرح نہی ہوسکتا -- وہ کشن ابان کی طرف اچھالتا کھڑا ہوا --

جا رہا ہوں -- جینٹل۔مینز --اپ لوگوں جتنا مضبوط نہی ہوں -- ہاتھ ہلاتے میچ چھوڑ کے چلا گیا --عصام تعاسف سے گردن ہلا کے رہ گیا --اس دن بھی اسی لیے اسے نہی ٹوکا تھا وہ بات کو الٹے طریقے سے سمجھ لیتا تھا ---اج کی تو بھی وہی رئیکٹ --

----

سڑک عبور کرتے وہ بھاگ کے دوسری طرف کھڑے ریڑھی والے کے پاس آئی --اس میں سے پانی پی لوں --مالٹے رنگ کے پانی والے کولر کی طرف اشارہ کرتے ریڑھی والے سے پوچھا --چھوٹا سا کولر تھا --

Novels Queen

اس نے خود ہی تھوڑا سا پانی اسے ڈال دیا --جسے پی کے اس سے پیسے مانگے اس نے جیب سے دس روپے نکال کے دیئے --اج کل وہ جلدی گھر جا رہی تھی --ابا بہت بیمار رہنے لگا تھا اس کے زخموں سے اب پیپ بہتی تھی --ڈاکٹر سے وہ دوائیاں لے کے آئی ائی تو تھی لیکن ان سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا---

چاچا آدھی روٹی دے دے --ہوٹل کے سامنے رکتے چاچے کو دیکھا جو تازی تازی تندور میں روٹی بنا رہا تھا --اس نے پہلے اسے گھور کے دیکھا --پھر ایک پوری روٹی اسے پکڑائی --جسے جلدی سے اس نے اپنی چادر کے کونے میں لپیٹ لیا --اب اگے کچھ گھر تھے تھوڑی سی بستی پھر اگے بڑا شہر شروع ہو جاتا تھا --وہاں کے لوگ بھی بڑے بڑے تھے درمیان میں تھوڑی سنسان جگہ آتی تھی --بس ایک گھر تھا جس کا بڑا سا گیٹ بند ہوتا تھا کبھی تو وہاں سے اسے بھیک مل جاتی تھی کبھی گالیاں کھا کے گزارا

کر لیتی تھیں۔گھر کے آس پاس کھیت تھے ---- وہ روز وہاں سے گزرتی تھی --آج بھی تیز تیز چلتے اس نے دروازہ بجایا---

کون --اندر سے عورت کی اواز آئی --لیکن وہ خاموشی سے کھڑی رہی --مجبورا اس عورت نے دروازہ کھولا تو پھتو آگے کھڑی دانت دیکھا رہی تھی --

باجی سالن دے دو --شاپر جھاڑ کے سامنے کیا--اس نے نخوت سے اسے دیکھا پھر ایک کٹوری میں بھنڈی کا سالن ڈال کے لے آئی --جسے اس نے اپنے شاپر میں انڈیل کے واپس کر دیا--پھر اپنے تھیلے میں رکھتی دوبارہ تیز تیز چلنے لگی --- تھوڑی ہی دور گئی تو اسے لگا پیچھے کوئی اور بھی ہے عموماً وہاں سے لوگ آجا رہے ہوتے تھے --شاید وہ بھی کوئی ایسا ہی تھا --اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا -- سینتیس اڑتیس سالہ کوئی مرد اس کے پیچھے آرہا تھا -- دانستہ طور پہ اس کے قدم تیز ہوئے ---ایک عجیب سا

خوف محسوس ہوا ۔ وہ آدمی اسے دیکھ کے ہنسا ۔۔ لیکن اپنی نارمل چال چلتا رہا ۔۔ پھتو تھیلے کو مضبوطی سے تھامے بھاگنا شروع ہو چکی تھی ۔۔ شہر نظر آرہا تھا لیکن دوپہر کے وقت زیادہ تر لوگ اپنی دکانوں کے اندر ہی بیٹھے ہوتے تھے بھاگتے بھاگتے وہ اس آدمی کو بہت پیچھے چھوڑ آئی ۔۔ پھر یہ سلسلہ ہر دوسرے دن ہونے لگا ۔۔ اسے وہ ادمی کہیں نا کہیں نظر آہی جاتا تھا ۔۔ کبھی واپسی پہ کبھی شہر کے بیچو بیچ بھی ۔۔ اکثر جھگی سے نکل رہی ہوتی تو چاچے کی دکان پہ بیٹھا ہوتا تھا ۔۔ اسے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ اسی کے لیے آس پاس پھرتا ہے ۔۔۔ پھر ایک شام اس پہ قیامت بن کے ٹوٹیں ۔۔۔ معمول کی طرح اس نے اکے تھیلا ٹوٹی چار پائی پہ رکھا ۔۔ ابے کے پاس آئی ۔۔

ابا ۔۔ توں نے آج پانی ختم نہیں کیا ۔۔ پانی ۔ کی بوتل روز خالی ہوتی تھی لیکن آج ویسی ہی بھری ہوئی تھی ۔۔ پاس پڑا گلاس البتہ خالی تھا جو جاتے ہوئے بھر جاتی تھی ۔۔

ابا -- روٹی -- اس کی چار پائی کے پاس آتے ہلایا --وہ وجود ساکت تھا --بے جان -- ابا --ابا -- اٹھ --اس کی آواز اونچی ہوئی ---

ابا --اٹھ نا --ڈرامے نا کر --زور زور سے ہلایا --اسے تو کوئی تکلیف بھی نہیں ہوئی تھی --ورنہ ذرا سی کروٹ لیتے زخم درد کرنا شروع کر دیتے تھے --پھتو حیرانی سے دیکھ رہی تھی ---پھر باہر بھاگی ---

چاچا ---ابا---

دیکھ نا ابا کو کیا ہوا ہے --وہ --بول نہیں رہا --

کیا ہو گیا آج تجھے وہ اپنا صافہ کندھے پہ رکھتا باہر آیا --

جھگی میں ابا --دیکھ اسے --

وہ اسے لیے اندر آئی ---

بابا --اٹھ --چاچے نے اسے ہلایا لیکن اس کا بازو ڈھلک گیا --

یہ مر گیا ہے --

بکواس نا کر -- مرے توں --اس نے چاچے کو دھکا دیا --

ابا اٹھ جا نا --دیکھ تیری دھی کلی (بیٹی اکیلی) کیا کرے گی -- لیکن وہ زندہ ہوتا تو اٹھتا ---

ابا --اس کا ہاتھ پکڑتے چوما --ابا کھا جائیں گے سب -- ابا مجھے بھی ساتھ لے جاتا -- وہ رو رہی تھی ---

مرا ہوا تھا پہلے کون سا کسی قابل تھا --چاچے نظرے کا تو راستہ صاف ہو گیا تھا -- اسے کیا پتہ وہ کتنی تکلیف میں تھی ایک زرا سا احساس تھا --وہ بھی آج ختم ہو گیا---

توں دفعہ ہو جا یہاں سے --

www.kitabnagri.xyz

تو کیا کرے گی ۔۔اکیلی ۔۔باہر لوگوں کو بتاتا ہوں کھانے دفنانے کا انتظام کریں گے ۔۔وہ باہر۔نکل گیا ۔۔اندر وہ اکیلی ابا کی چارپائی پکڑ کے روتی رہی ۔۔غریبوں کے ساتھ بین کرنے والا بھی کوئی نہیں تھا ۔۔۔۔

ابا ۔۔میں بھی تیرے ساتھ آرہی ہوں ۔۔میں اکیلی کیا کروں گی ۔۔ پاس پڑی چھری اٹھائی ۔۔ جس کا پچھلا حصہ غائب تھا ۔۔اپنی گردن پہ رکھتے چلا دی ۔۔وہ واقع ہوش میں نہیں تھی۔۔شاید اس کا مر جانا ہی بہتر تھا ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوئے ۔۔ وہی آدمی جو اسے دیکھتا تھا وہ باہر چاچے سے سن کے وہاں پہنچا ہی تھا کہ پھتو خود کو مارنے کی کوشش کر رہی تھی ۔۔اس نے بھاگ کے اس کے ہاتھ سے چھری چھینی ۔۔ لیکن وہ اس کے گلے پہ لگ چکی تھی ۔۔

Novels Queen

کوئی جلدی آؤ--اس نے جلدی سے اسی کا دوپٹہ اس کی گردن پہ رکھا --پاگل ہو گئی ہو-- اٹھا کے باہر لایا-- پاس ہی چھوٹے شہر میں کلینک تھا جہاں ڈاکٹر نے اس کی ٹریٹمنٹ کی تھی--

----

دادو میرا ٹیسٹ ہے دعا کیجئے گا میں نے کچھ بھی یاد نہیں کیا----وہ سکول کی تیاری کر رہی تھی--ناشتہ تیار ہونے کے بعد کرنا تھا--- رات والی بات وہ بلکل بھول چکی تھی شاید--عائشہ نے اسے دیکھا--

دعا ہے میری---کہ اللہ میری بیٹی کو ہر امتحان میں کامیاب کرے-- وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل تک آئیں--سامنے زرنم کنگھی کر رہی تھی بال کمر تک اتے تھے پھر نیچے سے تھوڑے تھوڑے مڑے ہوئے گھنگھریالے سے تھے--وہ بہت پیاری تھی عزت کی طرح--پٹھان خاندان کی خوبصورتی بھی تو شامل تھی اس میں-- سرخ و سفید رنگ ذرا سا اپ سیٹ ہوتی تو آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں--سفید اور سبز یونی فارم کے اوپر سبز پٹی والا سکارف اس کی معصومیت میں اضافہ کرتا تھا--

تھینکیو دادو -- اس نے ٹیبل پہ پڑی گھڑی اٹھائی --

ناشتہ کر لو --وین آنے والی ہے --ٹائم دیکھتے عائشہ نے اسے بلایا --گھڑی باندھتے بیگ اٹھا کے دوسری چئیر پہ رکھا پھر ناشتہ کرنے لگی ---

تھوڑی ہی دیر میں وین آگئی ----

ٹھیک ہے اللہ حافظ -- عائشہ سے سلام کرتے وہ باہر آگئی --اگے سے تین چار اور بچیاں بھی اسی وین میں جاتی تھیں اس لیے اس کے پاس جلدی پہنچ جاتی تھی --سکول پہنچ کے معمول کے مطابق دن گزارا --ٹیسٹ آج ہوا ہی نہیں تھا میم کو کوئی کام تھا وہ وہیں مصروف تھیں اس کی بچت ہو گئی -- ایزل سے اس کی ملاقات بریک ٹائم ہوئی تھی --وہ بھی محض تین چار منٹ کی --وہ اپنی کلاس میں چلی گئی کیونکہ اسے اپنے ٹیسٹ کی تیاری کرنی تھی جو بریک کے بعد نیکسٹ لیکچر میں تھا --

واپسی پہ آبان ایزل کو لینے کے لیے آتا تھا پہلے اذان ہی زرنم کو پک اینڈ ڈراپ کرتا تھا --پھر وہ نوروے چلا گی تو یہ زمہ داری ابان کے سر پہ اگئ --اب دونوں ہی کبھی کبھی لے اتے تھے --

جب کہ زرنم اپنی وین پہ ہی واپس جاتی تھی۔۔دور سے زرنم نے گاڑی کو دیکھا ۔۔ایزل بیٹھ رہی تھی ۔۔واپس مڑتے گاڑی اس کے پاس سے گزری۔۔۔اندر بیٹھے شخص نے اسے دیکھا جو بہت کچھ یاد دلا گیا تھا۔۔رات کو دادو نے آبان کے بارے میں بات کی تھی جو اسے دیکھتے ہی دوبارہ ذہن میں آگئی۔۔۔

کیا دادو واقعی سچ کہہ رہی تھیں۔۔ نہیں نہیں ایسا کیسے ہوسکتا ہے آبان بھائی مجھ سے شادی کے لیے کبھی بھی نہیں مانیں گے۔۔۔وہ مجھ سے اتنے بڑے ہیں پتہ نہیں دادو نے ایسا کیوں سوچا۔۔ پر سوچ نظروں سے وہ دھول اڑاتی گاڑی کو دیکھ رہی تھی اگر یہ سچ ہوا تو پھر۔۔۔ نہیں نہیں اس نے جھرجھری لی۔۔

پہلی بات تو ابان بھائی ہی نہی مانیں گے ۔۔ اگر مان بھی گئے تو میں انکار کر دوں گی۔۔کیونکہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی بلکہ بہت سارا پڑھنا ہے۔۔کب گاڑی میں بیٹھی اور گھر پہنچ گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔گھر

آکے سب سے پہلے چینج کیا۔۔ پھر کھانا کھا کے سو گئی۔۔ تین بجے اسے رابیل آپی کے پاس پڑھنے کے لیے جانا ہوتا تھا۔۔

تقریبا ڈھائی بجے اس کی آنکھ کھلی تھی پہلے اٹھ کے ہاتھ منہ دھویا پھر بیگ اٹھائے باہر آئی سامنے ہی ٹی وی لاؤنج میں دادو بیٹھی شاید بھنڈیاں کاٹ رہی تھیں۔۔

آج جلدی اٹھ گئی ۔۔۔اسے دیکھتے ہی عائشہ بیگم نے کہا

جی بس وہ آنکھ کھل گئی۔۔آپ کیا کر رہی ہیں آج بھنڈیاں بنائیں گی۔۔ریموٹ اٹھا کے ٹی وی کا چینل بدلتے ہوئے پوچھا۔۔

ارادہ تو یہی ہے تم سناؤ تمہارا ٹیسٹ کیسا ہوا اج۔۔

نہیں ہوا میم کو کوئی کام تھا۔۔

دوبارہ کب ہوگا۔۔۔ عائشہ نے پوچھا۔۔

کیا پتہ شاید کل ہو جائے۔۔ایسا ہوتا تو کم ہی ہے کہ میم ٹیسٹ دیں اور وہ نہ لیں ۔۔۔لیکن آج میری قسمت اچھی تھی بچت ہو گئی

نہیں میری دعاؤں کا نتیجہ ہے۔۔۔عائشہ اسے پرسکون دیکھ کے مسکرائیں۔۔

Novels Queen

بالکل بالکل ایسا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔اس نے عائشہ کو اسی مسکراتی نظروں سے دیکھا۔۔

عائشہ بیگم سوچ رہی تھی کہ دوبارہ اس سے آبان کے بارے میں بات کریں لیکن اسے یوں سکون میں دیکھ کر ان کا دل نہیں کیا اس لیے رات تک کے لیے بات ٹال دی۔۔۔رات کو سوتے وقت بات کریں گی۔۔

لیکن رات کو بھی انہیں موقع نہ مل سکا۔۔۔کیونکہ زرنم ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔اور وہ اسے پڑھائی کے ٹائم پہ ڈسٹرب نہیں کرتی تھیں۔۔

زرنم سے بات کی عائشہ بیگم نے ان کا فون وغیرہ نہیں آیا آپ کی طرف کوئی۔۔عصام جو سونے کے لیے لیٹ رہا تھا عشوے کو اپنی طرف گھسیٹتے پوچھا۔۔

فلحال تو کوئی کال وغیرہ نہیں آئی مما سے بات ہی نہیں ہوئی آج میری ۔۔۔کل صبح انشاءاللہ میں خود فون کروں گی۔۔ویسے اگر زرنم نا مانی تو۔۔؟

کیوں نہیں مانے گی --وہ شریف بچی ہے --آپ کی طرح نہیں ہے

--اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے مسکراہٹ چھپائی --

آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں -- سر اٹھا کے عصام کو گھورا --

بس یہی کہ وہ بہت پیاری بچی ہے --

ہمم بات تو آپ کی بھی ٹھیک ہے۔ عشوے نے اس کے سینے پہ سر رکھتے کہا---

اگلے دن عشوے نے عائشہ سے بات کی تھی انہوں نے کہا تھا کہ آج بات کریں گی ---

شام کو پھر عائشہ نے ٹیوشن جانے سے پہلے ہی زرنم کو روک لیا --

میں چاہتی ہوں کہ تم آبان سے شادی کر لو ---اسے دیکھتے ڈائریکٹ ٹاپک پہ آئیں --

کیوں دادو --آپ کو میری شادی کی جلدی کیوں ہے--- ابھی تو میں نے کالج میں جانا ہے --

بس نکاح کر لو --باقی جب تم کہو گی --

پھر کیا فائدہ -- نکاح اور شادی ایک ہی باری میں کر لیں گے نا --ابھی میرا۔مائنڈ ڈسٹرب ہو جائے گا --پہلے ہی اتنی ٹینشنیں ہیں مجھے --ناراضگی سے انہیں دیکھا --

دیکھو مجھے سکون مل جائے گا --کیا پتہ میں کب تک ہوں --- میرے بعد کم سے کم تم محفوظ تو ہو گی نا --وہ ایموشنل ہو گئیں --

اچھا آبان بھائی سے نہی کسی اور سے کروا دیں -- وہ انہیں پریشان بھی نہی دیکھ سکتی تھی --

کسی اور پہ بھروسہ نہیں ہے ---پھر وہاں عشوے ہے خدا نخواستہ کچھ بھی ہوتا ہے تو وہ تمہارے ساتھ ہو گی --

پھر بھی دادو --میں سیکنڈ ائیر کر لوں اس کے بعد --

نہیں یہی پیپر دے کے تمہاری ذمیداری اتاروں گی --پھر تم اور تمہارا شوہر جانے ---

بس پھر مجھے ابھی نہیں کرنا -- بیگ اٹھاتے بات ختم کی --

ہاں تمہاری وجہ سے میری سانس اٹکی ہوئی ہے ابھی تک -- تمہاری کہیں شادی ہو گی تو سکون سے مروں گی --اب چاہتی ہو میں مرنے کے بعد بھی --بات ادھوری چھوڑ دی --ایک تو یہ سب کا یہی رونا کہ میرے بعد تمہارا کیا ہو گا--

اوکے -- گہری سانس لیتے اس نے ہامی بھری --- بس نکاح -- شادی جب میں ایم ایس سی کر لوں گی پھر کروں گی --وارن کیا --

اوکے --جب تم کہو گی --انہوں نے اس فرط مسرت سے اس کا ماتھا چوما وہی آنکھیں جہاں ابھی آنسو انے والے تھے اب مسکراہٹ سے پھیلیں--- جیسے ان کی جان ہلکی ہو گئی تھی --اس کے جانے کے بعد اسی وقت ہی انہوں نے عشوے کو بتا دیا تھا---

----

بابا --کیا کر رہے ہیں --آبان نے سٹڈی روم میں جھانکا --یہ ایک الگ سٹڈی روم تھا جو سبھی یوز کرتے تھے

کچھ نہیں -- تم آو-- بک رکھتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا--

بابا ارحم کو تو جانتے ہونگے آپ --صوفے پہ بیٹھتے تمہید باندھی--

ہاں --کیوں --عصام نے اچنبھے سے اسے دیکھا--

وہ شادی کرنا چاہتا ہے لیکن --وہ رکا--

لیکن --عصام کو اس کی بات کا مطلب سمجھ نہیں آرہا تھا

لیکن اسے لڑکی نہیں مل رہی --اور میں شادی نہیں کرنا چاہتا --اور مجھے زبردستی لڑکی مل رہی ہے --کیوں نہ آپ زرنم کی شادی ارحم سے کر دیں وہ اچھا لڑکا ہے --اپنا بزنس سنبھال رہا ہے -- اپنی بات کا مقصد بیان

کرتے وہ عصام کے تاثرات بھی نوٹ کر رہا تھا جو اچھے تو بلکل بھی نہیں تھے --

نہیں -- تم ۔نے کیا سوچ کے یہ بات کی ہے -- عصام ۔اپنی جگہ سے کھڑا ہوا --

زرنم کا بھلا سوچ کے --وہ تھوڑی سی بے عزتی برداشت کر سکتا تھا لیکن ساری زندگی کا عزاب نہیں۔

تو اس دن عشوے کے سامنے کیوں مانے تھے -- عصام ۔کو غصہ آنے لگا

--یہ اچھا تماشا ہے دل کیا تو قبول ہے نہیں تو بھاڑ میں جائیں سب --

بابا اس وقت ماما ساتھ تھیں ان کے سامنے میں ان کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا --

ہاں وہ تو اب بھی ٹوٹے گا نا --

Novels Queen

آپ ہینڈل کر لیں گے --پلیز --مجھے زرنم سے شادی نہیں کرنی --وہ میرے ٹائپ کی نہیں ہے --

آپ کی ٹائپ کیا ہے مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے آبان بیٹا --اور خاموشی سے دولہا بننے کی تیاری کرو --اب تو بات فائنل بھی ہو گئی ہے --

آذان کا کر دیں یار --وہ اکتا گیا --میرے ساتھ زبردستی مت کریں --میں نے انکار کر دینا ہے -- ہٹ دھرمی سے کہتے باہر چلا گیا --جب سے عائشہ نے زرنم کا جواب بتایا تھا وہ بے چین تھا --اسے پہلے امید تھی کہ زرنم نہیں مانے گی --لیکن وہ یہ بھول رہا تھا وہ لڑکا ہو کے مان رہا تھا --زرنم تو پھر لڑکی تھی وہ بھی چھوٹی سی --

----

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب باہر سے شور کی آواز آئی مغرب کا وقت تھا--

شاید کوئی آیا ہے --اس وقت کون آیا ہو گا --دیکھنے کے لیے دروازے سے باہر جھانکا--

پھپو اور آبان بھائی --دل زور سے دھڑکا--یہ کیوں آئے ہیں ----

زرنم ---باہر آؤ--ابھی وہ واپس آکے بیٹھی تھی کہ دادو کی آواز آئی ---

مجھے کیوں بلا رہی ہیں -- ہتھیلیاں نم ہوئی --پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا --- پریشانی سے دوپٹہ اٹھا کے سر پہ لیا--

زرنم --دوبارہ آواز ائی ---

ج-جی دادو --وہیں سے جواب دیتے سلیپر پہنے --

باہر آو--پھپھو آئی ہیں --

آ رہی ہوں--آخر دروازے سے باہر قدم رکھ ہی دیئے -- عشوے نے پیچھے دیکھا --پھر اٹھ کے اس سے ملی --گال پہ پیار کرتے صاف کیا فیملی کس --یہ اکثر بیشتر اسے ملتا ہی رہتا تھا اب تو عادت ہو گئی تھی --

عشوے سے ملنے کے بعد آبان کو دیکھا -- جو ٹی وی پہ نظریں ساکت کیے بیٹھا تھا --لگتا تھا زبردستی عشوے لے کے آئی ہے --

زرنم اسے بلائے بنا ہی کچن میں آگئی -- دل جو دھڑک تھا وہ آبان کو دیکھ کے سہم گیا تھا --

چائے بناؤ --اور ساتھ کباب تل لو-- عائشہ اسے بتا کے باہر چلی گئی --

اچھا --زرنم نے فریج سے کباب نکالے --ساتھ دودھ بھی پہلے گھی گرم ہونے کے لیے رکھا --پھر چائے بنائی ---اتنی دیر میں گھی بھی گرم ہو گیا تھا کباب اور چائے ساتھ ساتھ بنانے میں پندرہ سے بیس منٹ لگے تھے --

پھر ٹرے میں نکال کے وہ باہر آئی --

یہ لیں پھپھو ---ناراض نظر ساتھ بیٹھے وجود پہ ڈالی -- جو کسی قسم کا رسپانس نہیں دے رہا تھا ---

ڈال دو -- عشوے نے اسے آبان کو دیکھتے دیکھا تو کہا --

جی ۔۔پھر چائے ڈال کے دی ساتھ پلیٹ میں کباب رکھے ۔۔ایسے آبان کے لیے ڈال کے اگے بڑھائے ۔۔لیکن اس نے زرنم کے ہاتھ سے لینے کی بجائے خود اگے ہو کے اپنے لیے نکال لیے ۔۔

عشوے اور عائشہ نے بھی یہ حرکت دیکھی تھی ۔۔زرنم شرمندہ ہوتے پیچھے ہٹ گئی ۔۔

بیٹھو تم بھی ۔۔ عشوے نے اسے اپنے پاس بیٹھا لیا ۔۔اب ایک طرف زرنم تھی اور دوسری طرف آبان ۔۔

پڑھائی کیسی جا رہی ہے ۔۔ عشوے نے اسے شرمندگی سے نکالنے کے لیے پوچھا ۔۔

اچھی ۔۔ایک۔لفظ جواب دے کے اس نے اپنا لال بھبوکا ہوتا چہرہ جھکایا ۔۔

تم سے آبان بات کرنا چاہتا تھا ۔۔اس کے ساتھ چلی جاؤ ۔۔

آبان نے سر اٹھا کے عشوے کو دیکھ ۔۔وہ کب بات کرنا چاہتا تھا وہ تو یہاں آنا ہی نہیں چاہ رہا تھا ۔۔اگر عشوے زبردستی نا لے آتیں تو وہ تو آتا ہی نا ۔۔

جاؤ ۔۔ باہر لان میں چلے جاؤ ۔۔عائشہ نے زرنم کو اٹھایا ۔۔

م۔۔میں ۔۔زرنم پہلے ہی شرمندہ سی تھی اب یہ الگ سچوئیشن ۔۔

ن۔۔نہیں جانا مجھے ۔۔وہ منمنائی ۔۔

چلیں ۔۔آبان ایک دم کھڑا ہوا ۔۔۔ چلو اسی بہانے وہ زرنم کے کان میں یہ بات تو ڈال ہی دے گا کہ وہ اس تعلق کو نہیں بنانا چاہتا ۔۔۔

وہ جان بوجھ کے کر رہا تھا زرنم کو سب سمجھ آرہا تھا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

جاؤ بیٹا --کچھ دیر کی ہی بات ہے -- عشوے بمشکل ہی مسکرائی تھی --ورنہ جو حرکتیں آبان کی تھیں نا انہوں نے اسے شرمندہ کروا دیا تھا --

آبان باہر جا چکا تو زرنم بھی ناچار پیچھے آئی --وہ چلتا ہوا پچھلی طرف آیا -- وہاں کیوں جا رہے ہیں --زرنم سوچتے ہوئے وہیں رک گئی -- لیکن آبان نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کے نہیں دیکھا -- چند سیکنڈ رکنے کے بعد زرنم بھی چلی آئی --

اسلام و علیکم -- کچھ لمحے خاموشی سے گزرے تو زرنم نے ہی سلام کیا -- اپ نے انکار کیوں نہیں کیا -- آبان نے جواب دینے کی بجائے سوال کیا --

Novels Queen

ک--کیا مطلب -- اس کا دل پہلے ہی ڈرا ہوا تھا اور آبان یہ کیا کہہ رہا تھا

--اسے لگا شاید وہ راضی تھا --

اپ یہ سب سوچ بھی کیسے سکتی ہیں-- اپنی اور میری عمر میں فرق دیکھا

ہے -- اپ شادی کے قابل ہیں سہی -- وہ اس کی ذات کے پرخچے اڑا رہا

تھا --

آپ کو لگا ہو گا آپ دادو اور بابا کو بیچ میں لائیں گی اور آپ کا کام آسان

ہو جائے گا ---اپ تو معصوم بنی رہیں گی --اس کا حلیہ دیکھ کے اسے

اور غصہ آرہا تھا --اسے ایسی لڑکی نہیں چاہیے تھے --- اتنی نازک سی تو ہر

گز بھی نہیں --

م--میں نے تو بس -دادو--

Novels Queen

وہی --میں بھی وہی کہہ رہا ہوں --اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسے بازو سے پکڑا --زرنم کا پورا جسم ہل گیا تھا --

آپ نے بس دادو سے کہا --دادو نے مما سے اور مما نے بابا سے --- یوں ہو گئی آپ کی خواہش پوری --اور میں یہاں ساری زندگی جھک مارتا رہا ہوں نا --اس کی کنپٹیاں ابھری ہوئی تھی --زرنم خوف سے اسے دیکھ رہی تھی --

شرافت سے انکار کر دیں --اسے زرنم کا یہ خوف بھی نہیں بھا رہا تھا --ورنہ ساری زندگی پچھتائیں گی -- جھٹکے سے اسے چھوڑتے وارن کیا --
م--میں کیسے انکار--

جیسے مرضی --اور ساری بات اپ کے سر آئے --میرا نام بھی آیا نا تو --اچھا نہی ہو گا --وہ اسے بات بھی پوری نہیں کرنے دے رہا تھا --

ابھی ماما خود پوچھیں گیں آپ سے --اور آپ نے انکار کرنا ہے --کوٹ کا بٹن بند کرتے وہ دو قدم پیچھے ہوا --پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے چلا گیا --زرنم نے سرخ ہوتی انکھوں سے نمی صاف کی --م--میں کیسے انکار کر دوں --ڈھلکا ہوا دوپٹہ سر پہ جمایا --خ--خود بڑا روب جھاڑ کے گئے --خود کریں --میں کیوں نام کروں اپنا --- دماغ اسے ضدی بنا رہا تھا --چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے وہ کرسی پہ آکے بیٹھ گئی --

پھپھو نے پوچھا تو میں انکار نہیں کروں گی --خود مرد ہیں تو مرد بن کے دیکھائیں نا --میں کیوں بری بنو --سوچتے کرسی کی بیک سے ٹیک لگائی ---یہ تو طے تھا --خوشیاں اسے راس ہی نہیں آتی تھیں

Novels Queen

واپس آتے ہوئے آبان نے عشوے سے زرنم کا پوچھا تھا -- عشوے نے مثبت جواب بتایا تو آبان گہرا سانس لے کے رہ گیا -- بہت شوق ہے مجھ سے شادی کرنے کا -- دیکھتا ہوں میں بھی ---

----

اتوار والے دن عصام مینشن میں الگ ہی شور تھا -- ہلکا پھلکا عشوے اور ایزل تیار ہوئی تھیں -- مرد تو بس منہ دھو لیں تو لش پش لگتے ہیں -- بقول آذان -- وہ واقع فلحال منہ دھو کے بیٹھا تھا -- دس بجے نکاح خواں کے ساتھ انہوں نے عائشہ بیگم کے پاس پہنچنا تھا -- بس گھر کے ہی لوگ تھے یا آبان کے دو تین یونیورسٹی فیلوز وہ بھی رات کو نکاح کی خوشی میں ڈنر رکھا تھا اسی میں شامل ہوتے --

آبان اپنے روم میں ہی تھا -- بلیک کلر کے شاندار سوٹ میں ٹائی باندھتے خود کو آئینے میں دیکھا جم کرنے کی وجہ سے اس کا جسم فٹ تھا -- ہائٹ

www.kitabnagri.xyz

چھ فٹ سے نکلتی ہوئی ہلکی ہلکی داڑھی -- کالی آنکھوں میں ہلکورے لیتا غصہ --ناچاہتے ہوئے بھی رگیں تنی ہوئی تھیں --گھڑی باندھتے اس نے اپنے ہاتھوں کی پشت کو دیکھا --- پھر پرفیوم کا چھڑکاو کرتے بھینچے ہونٹوں سے آئنے میں خود کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں --

الٹی گنتی گننا شروع کر دو زرنم رضا سیال -- یہاں سے آپ کی زندگی بدلنے والی ہے -- بلکہ جہنم بننے والی ہے -- لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ اکے معدوم ہوئی --

تیار نہیں ہوئے بھائی --آزان نے کمرے میں جھانکا --

آرہا ہوں--ائنے کے سامنے سے ہٹتے اس نے جوتے اٹھائے -- پھر پہن کے آذان کو گھورا جو اسے ستائیشی نظروں سے دیکھ رہا تھا ---

واہ بھائی --آپ تو بڑے دل سے تیار ہوئے ہیں --آزان نے آگے بڑھتے گھوم کے دیکھا--

اور تم نے ابھی تک منہ بھی نہیں دھویا-- سیدھے ہوتے آبان نے اسے گھورا--

جیسے آپ تیار ہوئے ہیں --مجھے لگتا ہے مجھے بھی اب ہونا ہی پڑے گا-- ورنہ بھابھی کیا سمجھیں گی --ایک ہی دیور ہے اور وہ بھی ---

باتیں مت بناؤ --اور جا کے تیار ہو--پہلے ہی دیر ہو رہی ہے --ٹائم دیکھتے اسے ٹوکا--

ہاں ہاں --بڑی جلدی ہے آپ کو --وہ ہاتھ ہوا میں لہراتا باہر چلا گیا --ساڑھے نو بجے و سب لوگ گاڑی میں سوار ہو چکے تھے

ڈرائیونگ سیٹ پہ عصام تھا ساتھ عشوے تھے پیچھے درمیان میں ایزل اور دائیں بائیں آبان اور آزان --

نو بج کے ستاون منٹ میں وہ لوگ عائشہ کے گھر کے سامنے رکے تھے

ساڑھے دس بجے سب لوگ عائشہ کے لان میں جمع ہو چکے تھے --جن میں زرنم پلوشہ بیگم ماہ بیر کی فیملی اور ان کی فیملی شامل تھی --نکاح خواں نے پہلے آبان سے ایجاب و قبول کروائے تھے --

میں نے پچاس ہزار مقدار مہر کے عوض زرنم رضا سیال بنت رضا سیال (ریض) کے ساتھ آپ کا نکاح کرادیا ہے، کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے

Novels Queen

(آپ کی زندگی میں آنے والی ہر خوشی کا قتل میں خود کروں گا) یہ وعدہ تھا جو اس نے خود سے کیا--

میں نے پچاس ہزار مقدار مہر کے عوض زرنم رضا سیال بنت رضا سیال کے ساتھ آپ کا نکاح کرادیا ہے، کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے

(آپ کے بچے کھچے رشتے بھی آپ سے چھین لوں گا) اس نے عزم کیا

میں نے پچاس ہزار مقدار مہر کے عوض زرنم رضا سیال بنت رضا سیال کے ساتھ آپ کا نکاح کرادیا ہے، کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے

(اتنا درد دوں گا کہ آپ کی روح تک کانپ جائے گی)-- ایک نظر دور بیٹھی زرنم کو دیکھا جس پہ سفید رنگ کی چادر ڈالی گئی تھی --

ماہ بیر نکاح کے پیپرز اور نکاح خواں کے ساتھ زرنم کے پاس آیا تھا --

میں نے زرنم بنت رضا سیال کا نکاح پچاس ہزار مقدار مہر کے عوض آبان شیخ ابن عصام شیخ سے کردیا ہے، کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے

(میں دادو کے اس فیصلے کو خوشی خوشی نبھاؤں گی)--دھڑکتے دل کے ساتھ پاس بیٹھی عائشہ کو دیکھا

میں نے زرنم بنت رضا سیال کا نکاح پچاس ہزار مقدار مہر کے عوض آبان شیخ ابن عصام شیخ سے کردیا ہے، کیا آپ کو قبول ہے؟

Novels Queen

قبول ہے

(میری زندگی میں ماں باپ کی کمی پوری ہونے والی ہے)-- عشوے اور عصام اس سے محبت کرتے تھے --آبان نا سہی وہ ان کی محبت تو حاصل کرے گی نا--

میں نے زرنم بنت رضا سیال کا نکاح پچاس ہزار مقدار مہر کے عوض ابان شیخ ابن عصام شیخ سے کردیا ہے، کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے

(میری زندگی کے تمام ناسور اب ختم ہو جائیں گے) --آزان اور ایزل کو دیکھتے جو خوشی سے اسے اپنی فیملی کا حصہ بنا رہے تھے --پھر ماہ بیر کی بتائی ہوئی جگھوں پہ سائین کرتے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے --

www.kitabnagri.xyz

دعا کے بعد مرد حضرات گلے ملے تھے عائشہ نے زرنم کا ماتھا چوما تھا --ان کی جان ہلکی ہو ہی گئی تھی -- عشوے نے بھی گال پہ پیار کیا اور اپنے ساتھ لگایا --سب سے مل کے نکاح خواں چلے گئے تو زرنم کو بھی کمرے میں بھیج دیا --باقی سب باہر بیٹھے خوش گپیاں لگاتے رہے --اور زرنم کمرے میں پریشانی سے ٹہل رہی تھی --وہ آبان کو دیکھنا چاہتی تھی --آیا اس کا موڈ اچھا ہے یا برا -- پتہ نہی آگے کیا ہونے والا تھا --اسے کچھ اچھے وائیبز نہیں مل رہے تھے آبان کے حوالے سے --

----

شام کے سائے پھیلتے ہولناکی کا منظر بنا رہے تھے --دور کہیں کوئی چکی ٹک ٹک کرتی چل رہی تھی -- ہر طرف خاموشی کا بسیرا تھا وہاں کہیں آس پاس کسی ذی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا وہ بے قراری سے اپنے ہاتھ پاؤں چھڑوانے کی کوشش کرتے چیخ رہی تھی --

ی۔۔یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو۔۔مجھے واپس چھوڑ کے آؤ۔۔ تم ۔۔کون ہو۔۔ وہ سنسان کمرہ جس میں سوائے ایک لوہے کے مضبوط دروازے کے اور ایک واش روم کے اور کچھ بھی نا تھا۔۔بس ایک کرسی پڑی تھی ۔۔ پھتو کے ہاتھ پاؤں باندھ کے منہ پہ ٹیپ لگائی گئی تھی جو اس نے انتھک کوششوں کے بعد نکالی تھی ۔۔گردن پہ سفید رنگ کی پٹی بندھی زخم زدہ ہونے کی نشان دہی کر رہی تھی ۔۔

اللہ کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دو ۔۔پتہ نہیں کتنے گھنٹوں سے وہ وہاں بندھی تھی ۔۔۔پتہ نہیں کون لوگ تھے جو اسے وہاں لائے تھے ۔۔مجھے پانی تو دے دو ۔۔۔بے وقوف ۔۔ مر جا کمینہ ۔۔آخر اس نے گالیاں دینا شروع کر دیں ۔۔تیرا کچھ نا رہے ۔۔ایک لڑکی کو یوں باندھ کے رکھا ہے ۔۔ میرا تو باپ بھی مر گیا ہے ۔۔ابے کو بھی وہ رو چکی تھی ۔۔تین دن تو اسے ہسپتال میں ہی رکھا تھا وہ آدمی ہر وقت اس کے ساتھ تھا ۔۔پھر اس کے بعد اب

وہ یہاں تھی --چھری زیادہ گہری نہیں لگی تھی سو بچت ہو گئی--لیکن اب جہاں پھنسی تھی اسے نہیں لگتا تھا کہ وہ وہاں سے نکل پائے گی --ایک آدمی آتا تھا بلکل اندھیرے میں اسے پانی کی بوتل اور دال روٹی دے جاتا -- نا کوئی بات کرتا نا ہی شکل دیکھاتا تھا جیسے کوئی روبوٹ ہو -- دن میں بس تین دفعہ --زمین پہ بیٹھ بیٹھ کے اس کی کمر بھی اب اکڑ چکی تھی ---

مجھے جانے دو --میں نے کیا بگاڑا ہے --غصے سے چلائی --لیکن کوئی ہوتا تو سنتا نا

میں جا رہا ہوں دو دن بعد --ناشتہ کرتے آزان نے سب کو بتایا --اتنے جلدی --سب سے پہلے عشوے کی سانسیں اٹکی تھیں --

Novels Queen

دو ماہ ہو گئے ہیں --مجھے واپس جا کے سٹڈی کمپلیٹ کرنی ہے --آزان نے انہیں گھورا ---

تم یہیں کر لو جو کرنا ہے کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی --

میری پیاری مما جی --میں نے وہاں اپنا آدھے سے زیادہ دماغ لگا لیا ہے صرف ایڈمیشن کے لیے --اور اب آپ کہہ رہی ہیں میں نا جاؤں --بابا آپ ہی انہیں سمجھائیں ----

جانے دو --دو تین سال کی تو بات ہے --ابھی گزر جائیں گے --عصام نے نیپکین سے ہاتھ صاف کرتے عشوے کو دیکھا--بڑی کرسی پہ عشوے بیٹھتی تھی پھر بائیں طرف عصام اس کے ساتھ آبان --اسی طرح دوسری طرف ایزل اور آزان بیٹھتے تھے --

یہ دو تین سال ابھی نہیں گزریں گے ھے بلکہ بہت ٹائم لگائیں گے --وہ ناشتہ چھوڑ کے بیٹھی تھی --آبان خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا اسے کوئی

سروکار نہیں تھا کون آرہا ہے اور کون جا رہا ہے --اس کے ایگزمز ہو رہے تھے فلحال وہیں دماغ حاضر رکھتا تھا --

ماما آپ بھی ساتھ ہی چلی جائیں -- ایزل نے مشورہ دیا --

ہاں --مجھے بھی ساتھ لے جاو --اسے ایزل کا مشورہ اچھا لگا جبکہ عصام نے ایزل کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو اپنا منہ بند ہی رکھو تو اچھا ہے --

کوئی ضرورت نہیں ہے -- آرام سے بیٹھی رہیں --اسے بھی کوئی زندگی گزارنے دیں --اتنی بھی کیا محبت کے ایک بیٹے کے لیے باقی فیملی کو چھوڑ کے جانا ہے --

سیدھا کہیں اپ کو چھوڑ کے جانا ہے --آبان نے آہستہ سے کہا --جو بس عصام نے ہی سنا تھا --

کتنے بجے نکلو گے -- پھر آزان سے پوچھا --

شام کو ہی جاوں گا --ابھی کچھ کام ہیں پینڈنگ --وہ بھی ناشتہ کر چکا تھا --

بھائی آپ بھی کام کرتے ہیں --ایزل نے اس کے ویلے پن پہ چوٹ کی -- عشوے کا منہ اترا ہوا تھا --باقی سب ویسے ہی تھے --

چلو اٹھو اب --ایزل کو چھوڑ کے آزان کو دوست کے پاس جانا تھا --

اوکے --بس بیگ لے لوں -- عصام آزان اور ایزل آگے پیچھے نکلے تھے -- عشوے کچن میں تھی کچھ دیر بعد میڈ آئی تو اس سے کام کروانے لگی --آبان اپنے کمرے میں آگیا ---اس کا کمرہ بلکل آخر میں تھا --زرنم سے نکاح کے بعد اب تک اس کی بات نہیں ہوئی تھی --نا ہی اس نے کرنے کی کوشش کی تھی --اس کا ارداہ ایک بار ہی رخصتی کروانے کا تھا بس

دو دن اور اس کے ایگزامز ختم ہونے والے تھے --اس کے بعد زرنم یہاں اس کمرے میں ہوتی -- لیپ ٹاپ کھولتے یونیورسٹی کی سائٹ کھولی --پھر ٹینتھ کے پیپرز کا شیڈول چیک کیا --وہ بھی قریب ہی تھے --یعنی مزہ آئے گا --ٹاپر سٹوڈنٹ کو فیل کروا کے --ڈیٹیلز دیکھتے وہ مسکرایا --

آہا -- مسکرایا جا رہا ہے -- عشوے اسے دودھ کا مگ دینے آئی تو وہ سکرین دیکھتے مسکرا رہا تھا --دانستہ طور پہ اس نے سکرین نیچے کی --

نہیں دیکھ رہی --اگر بات کر بھی رہے ہو تو --آنکھ مارتے وہ اس کے سامنے بیٹھی --

ایسی کوئی بات نہی ہے --دودھ پکڑتے ان کی غلط فہمی دور کرنی چاہی --

جیسی بھی بات ہے بس تم مسکرا رہے تھے وہ بھی لیپ ٹاپ کی سکرین کو گھورتے ہوئے --- وہ مزے سے اسے تنگ کر رہی تھی --

www.kitabnagri.xyz

ماما ۔۔اپ کو۔کیا لگتا ہے اپ کی اس ننھی سی بھانجی سے بات کرتے میں مسکرا سکتا ہوں ۔۔

کیوں ۔۔ نہیں مسکرا سکتے ۔۔ عشوے کو برا لگا

پتہ نہیں ۔۔ فلحال میں پڑھ رہا ہوں ۔۔

پہلا سٹوڈنٹ دیکھا ہے جو پڑھتے ہوئے خوش ہو رہا ہو ۔۔

اوکے ۔۔بس ایک۔لفظ کہہ کے مگ عشوے کو پکڑایا

مجھے نانو کے گھر چھوڑ دو گے ۔۔جاتے جاتے پوچھا ۔۔

نہیں ۔۔اپنے ہزبینڈ سے کہیں ۔۔

ٹھیک ہے وہ جب تمہیں کہیں گے تو شرافت سے باہر آ جانا ۔۔۔

www.kitabnagri.xyz

ممممما--یار--مجھے نہیں جانا--بس دو پیپر رہ گئے ہیں وہ-ہو-جائیں پھر رخصتی کروا لوں گا--نانو کی بھی ساتھ--وہ چیخ ہی تو گیا--

ہاہاہا--حد آداب لڑکے--سکون سے پڑھو--شاباش-- عشوے نے واپس آتے اس کا-کندھا سہلایا--

پلیز آپ بابا کو کچھ نا کہا کریں--اچھا بلیک میل کر لیتی ہیں--

ماں کی باتیں بلیک میلنگ لگتی ہے جب بیوی کہے گی تو میں دیکھوں گی--چوٹ کرتے باہر چلی گئ---

بیوی-- مائے فٹ-- سارا موڈ خراب کر دیا تھا--

Novels Queen

رابیل آپی اور میں --شام-کو ائیس کریم کھانے جائیں گے آپ بھی ہمارے ساتھ انا --وہ پلوشہ بیگم کے پاس بیٹھی پڑھ رہی تھی --رابیل بھی دوسرے صوفے پہ ٹانگیں اوپر کیے موبائل پہ لگی تھی --اس کا کام بس زرنم کو ٹیسٹ دینا اور چیک کرنا تھا --ورنہ باقی کا کام وہ خود ہی کرتی تھی --زرنم نے سر اٹھا کے رابیل کو دیکھا --جو ہنوز موبائل میں ہی مصروف تھی پھر حمنہ کو دیکھا --وہ ہوم ورک کررہی تھی ساتھ ساتھ --

اچھا --کہہ تو دیا لیکن جانے کا ارادہ نہیں تھا --ریوائیز کر کے ٹیسٹ لکھا پھر رابیل کو چیک کروایا-- نیکسٹ لے کے وہ گھر آگئی تو دادو فون پہ پھپو سے بات کر رہی تھیں ---

شام کو جب حمنہ اسے لینے آئی تو وہ سو چکی تھی

Novels Queen

دو دن بعد آذان بھائی نے جانا تھا اور دادو نے اسے ملنے کے لیے جانا تھا ب اسے بھی ساتھ لے کے ہی جاتیں ۔۔ زرنم کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اس کے ارادوں پہ اج کل خوب اچھی طرح پانی پھر رہا تھا

دو دن بعد سکول میں اسے ایزل نے ہی بتایا تھا کہ واپسی پہ وہ اس کے ساتھ جا رہی ہے مہینے کے دس دن تو وہ اس کے ساتھ ہی جاتی تھی ۔۔

کون لینے آئے گا ۔۔آزان کو تو پھپو نے اپنے ساتھ چپکا کے رکھا ہو گا ۔۔عصام ویسے گھر نہیں ہو گا ۔۔پیچھے بچا آبان ۔۔مطلب آبان ہی لینے ائے گا ۔۔یہ زرنم کی دماغ کی دوڑیں تھیں ۔۔۔

بھائی ہی آئیں گے اور کون ائے گا ۔۔

کون سے ۔۔

تمہارے میاں جی ۔۔ اس کی تفشیش پہ ایزل کو ہنسی ائی ۔۔

Novels Queen

کوئی اور نہیں آ سکتا ۔۔وہ اسے دیکھ نہیں رہی تھی ۔۔ورنہ ضرور غصہ کرتی ۔۔

نہیں ۔۔کیونکہ ابھی سب بزی ہونگے ۔۔

اچھا ۔۔ ناچار ہامی بھر ہی لی ۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا ہم لوگ کیب سے چلے جائیں ۔۔آبان بھائی کو کیوں مشکل میں ڈالنا ۔۔

لڑکی ۔۔وہ تمہارے بھائی نہیں ہیں اب ۔۔ایزل نے اسے گھورا ۔۔

اچھا جو بھی ہیں ۔۔ہم لوگ کیب سے چلے جاتے ہیں ۔۔۔

جانے میں مسلہ نہیں ہے ۔۔بھائی نے غصہ کرنا ہے ۔۔اور تمہیں کیا پرابلم ہے ان کے ساتھ جانے میں پہلے بھی تو جاتی تھی ۔۔

پہلے وہ میرے --زبان دانتوں تلے دبائی --

ہاں -- پہلے تمہارے کیا --

کچھ نہیں --بس کیب سے جائیں گے تم انہیں میسج کر دو --

اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو مجھے مت پھنسانا --- مجھ سے پوچھا تو میں نے پھر تمہارا ہی کہنا ہے --

اوکے ---بے شک میرا نام لے دینا --وہ چلتی ہوئی زرنم کی کلاس کے سامنے پہنچ چکی تھیں ---

ٹھیک تم پھر جلدی پہنچ جانا گیٹ تک -- اسے کہتے ایزل دوسری طرف مڑ گئی

گاڑی سلو کرتے اس نے موبائل نکالا جس میں ابھی ابھی نوٹیفیکشن آیا تھا۔

ایزل کا واٹس اپ میسج تھا --جس میں لکھا تھا --

Novels Queen

بھائی میری دوست کے گھر میں کوئی مسلہ ہو گیا ہے جس وجہ سے وہ کیب سے جائے گی اکیلی نہیں جا سکتی اس لیے میں اور زرنم اس کے ساتھ جا رہے ہیں --واپسی پہ خود گھر آجائیں گے اپ ہمیں لینے مت آئیے گا"

میسج پڑھتے ماتھے پہ شکنیں ابھریں --پھر ایزل کو کال کی

اپنی اس دوست کو لے کے بھی باہر نکلو--میں ڈراپ کر دوں گا -- کال پک ہوتے ہی کہا --اور ایزل کا جواب سنے بنا ہی کال بند --

یہ کیا --اب -- حیرانگی سے فون کو دیکھا جیسے آبان نظر آرہا ہو ---

-- اب کیا کروں میں --واپس مڑی اور زرنم کو بلایا --

تم کیوں نہیں جانا چاہتی بھائی کے ساتھ -- میم ابھی کلاس میں نہیں آئیں تھیں --- زرنم اس کے بلانے پہ باہر آئی --

مجھے ان سے شرم آتی ہے -- معصوم سی شکل بنائی --

پیچھے بیٹھ کے شرما لینا --ان کی کال آئی تھی کہ دونوں باہر نکلو --

ابھی -- گھڑی پہ ٹائم دیکھا -- جو ابھی بارہ کا ہندسہ بجا رہی تھی --

ہاں--

ابھی تو چھٹی میں کافی وقت ہے نا --زرنم کی ہوائیاں اڑیں --

مجھے کیا پتہ یار --بات کی ہو گی پرنسپل سے ویسے بھی ان کے دوست کے فادر ہیں --اتنی تو مان ہی لیں گے --

تم جان بوجھ کے کر رہی ہو نا ایزل --وہ-روہانسی ہوئی --

نہیں --میں سچ کہہ رہی ہوں --چلو شاباش --بیگ بند کر لو --ابھی بلاوا آ جائے گا --ابھی وہ-لوگ وہیں تھیں اور گارڈ نوٹ لیے وہاں پہنچا تھا --

جیسے ایزل نے پکڑتے زرنم کے سامنے لہرایا --

چلیے --میں آتی ہوں --پھر مسکراہٹ چھپاتے زرنم کو دیکھا جو بس رو دینے والی تھی --

میں نہیں آرہی تم جاو--پاؤں پٹختے اندر چلی گئی --

بھائی اٹھا کے لے جائیں گے --وارن کرتے وہ اپنی کلاس میں بیگ لینے چلی گئی --

کچھ ہی دیر میں دونوں گیٹ پہ پہنچ چکی تھیں اور ابان انکا ویٹ کر رہا تھا --

بیس منٹ پہلے کہا تھا میں نے باہر نکلنے کا--گھڑی پہ ٹائم دیکھتے ایزل کو سنائی --

سوری -- میم سے بھی ہوچھنا تھا --زرنم کو گھورتے ہوئے پیچھے بیٹھی --زرنم بھی اس کی تقلید کرتے بیٹھنے لگی تھی جب آبان کی آواز پہ رکی

Novels Queen

میں ڈرائیور نہیں ہوں -- مڑ سے دیکھ وہ ایزل کو رہا تھا لیکن چوٹ زرنم پہ کی --

زرنم نے دانت پیستے فرنٹ ڈور کھولا اور بیٹھ گئی --

تیسری کہاں ہے --ان دنوں کو تسلی سے بیٹھتے دیکھ کے بھی آبان نے گاڑی سٹارٹ نہیں کی تھی --

کون تیسری---زرنم کو دیکھتے ایزل بھول چکی تھی اس نے میسج میں کیا لکھا ہے --

مجھے کیا پتہ -- وہ خود نہیں جانتی تھی --

ہا--ہاں بھائی وہ --وہ چلی گئی اس کا بھائی آگیا تھا --جلدی سے سوچ کے بتایا --

ہمم ---نیکسٹ کسی اور کی وجہ سے کوئی بھی بہانہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے --اب ڈائرکٹ زرنم کو دیکھا تھا جو نظریں اس کے ہاتھوں پہ مرکوز کیے تھی جو سٹیرنگ پہ رکھے تھے --اسے پتہ نہیں چلا کہ آبان نے اسے دیکھ کے کہا ہے --

باقی راستہ ایزل ہی آبان سے باتیں کرتی رہی زرنم باہر سڑک کنارے لگے درختوں کو گننے میں لگی تھی جو اس کی کلیکشن کے مطابق ایک سو اٹھارہ ہو چکے تھے --اسے امید تھی کہ ابان نے اسے ایک نظر بھی نہی دیکھا تھا --

نا دیکھیں مجھے کیا --سوچتے سوچتے کہیں اور نکل گئی--

اتریں - -- گاڑی روکتے اترنے کا کہا --زرنم وہیں کسی اور دنیا میں کھوئی تھی ایزل تو اتر گئی تھی

ٹی ٹی۔ --- ابان نے ہارن پہ ہتھیلی رکھتے اسے دیکھا --وہ ایک دم ہلکا سا جھٹکا کھاتے ہوش میں آئی --پھر پیچھے مڑ کے دیکھا --

ا۔ایزل۔کہاں گئی ہے --اسے ابھی بھی سمجھ نہیں تھا

وہ اندر چلی گئی ہے --آبان کی آنکھوں میں اکتاہٹ تھی --

ک۔کیوں -- حیرت سے آبان کو دیکھا

کیا مطلب کیوں--آپ نے نہیں جانا اندر گھر آگیا ہے --ہم نے اترنا ہے یہاں --لب بھینچے اگے ہوکے اس کی طرف کا دروازہ کھولا--

وہ ایک دم پیچھے ہوئی--اسے لگا ابان اسے چھونے لگا ہے --گلہ تر کرتے دوبارہ سیدھی ہوئی --

اوہ--و۔پہلے ہونٹ سکڑے --پھر دماغ نے کام کیا --ہونٹ پھیلے --یعنی وہ خود اپنا مزاق بنوا چکی تھی اپنے بونگے پن کی وجہ سے -- پھر

Novels Queen

بیلٹ کھولتے شرمندہ سی مسکرائی --دروازہ کھول کے باہر نکلی پھر اندر جھانکا --

تھینکیو--ہاتھ ہلاتے پیچھے ہوئی --پھر سر جھکائے واپس مڑی اور اندر کی طرف دوڑ لگا دی جیسے پیچھے کوئی بھوت کھڑا ہو اور آبان نے گاڑی کے شیشے اوپر کرتے --سیٹ پہ سر ٹکایا --شکل سے جتنی کیوٹ اور معصوم تھی عقل سے اتنی ہی پیدل تھی وہ لڑکی --پتہ نہیں کیا بنے گا میرا---

----

اوئے اللہ کے بندو --مجھے جانے دو --میں یہیں مر جاؤں گی -- اسے وہاں پتہ نہیں کتنے دن ہو گئے تھے --رسیوں کے نشان اسکی کلائیوں اور ٹخنوں پہ اب نظر آتے تھے --بس تین وقت کا کھانا اسے پورے ٹائم پہ مل جاتا اور پانی بھی ایک آدمی اسے دے جاتا --اسی کمرے میں ایک طرف واشروم بھی بنا تھا جس کے آگے --کپڑے کا پردہ بنا ہوا تھا --وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی باہر گھنا جنگل ہے اور وہ وہاں زیادہ تر اکیلی ہی ہوتی ہے --رات

کب ہوتی دن کب چڑھتا --یہ بھی بمشکل ہی سے پتہ چلتا تھا --روشنی تو وہ بھول بھی چکی تھی --

اے --سیدھی ہو --ابھی تیرے پاس ایک عورت آئے گی --توں تیار ہو جانا --آدمی اسے بتا کے چلا گیا --

تیار --لیکن کیوں --چلو شکر ہے جانے تو دیں گے --م--میں باہر تو نکلوں گی --وہ ابھی سے شکر ادا کر رہی تھی --- حلانکہ اس کے بعد وہ بہت بڑی مصیبت میں پھنسنے والی تھی --

کچھ دیر بعد وہاں ایک نوجوان لڑکی آئی --

اٹھیں --میم --اسے دیکھ کے میم کہنے کا دل تو نہیں کیا پر اوپر سے آڈر آئے تھے --

Novels Queen

پھر اس کی رسیاں کھولیں اور کپڑے دیئے --کپڑے بہت کام والے نہیں تھے --لیکن بہت پیارے تھے سبز رنگ کے --اس نے پہلے کبھی ایسے کپڑے نہیں پہنے تھے --

کپڑے اٹھائے وہ دیکھنے لگی --

جاؤ اور چینج کرو --اس لڑکی نے اسے نخوت سے دیکھا --

ہی--ہیں --کیا کروں --پھتو نے حیرانگی سے اسے دیکھا --

جا کے کپڑے بدلو --

اح--اچھا اچھا --وہ جلدی سے کپڑے لیے واش روم میں گئی --

میں نہا لوں ---اندر پانی کا انتظام اچھا تھا --باہر سر نکالتے پوچھا --

ہاں--پھر شیمپو اور صابن اسے دیا جو اس کے بیگ میں تھا --کچھ دیر بعد جب وہ نہا دھو کے باہر ائی تو الگ ہی لڑکی لگ رہی تھی --صابن سے

Novels Queen

نہائی بھی وہ کتنے عرصے بعد تھی --اس نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا
--

پھر اس کے بال سکھائے --ہلکا ہلکا میک اپ کیا --جوتے دوسرے دیے
--اب وہ دیکھنے میں کافی حد تک معقول لگ رہی تھی --

چلو میرے ساتھ --یہ سارا کام دو سے تین گھنٹوں میں ہوا تھا ---

ک--کہاں جانا ہے --ایک لمحے کے لیے پھتو سٹپٹائی

چلو میرے ساتھ --لڑکی پہلے ہی بہت تھک چکی تھی سختی سے اس کا بازو پکڑتے باہر آئی --وہاں گاڑی کھڑی تھی --

بیٹھو --اتنے دن بعد تیز روشنی میں اس کی آنکھیں چندھائیں --میک اپ بھی اس نے موبائل کی ٹارچ لگا کے کیا تھا ---

گاڑی میں اس کے ساتھ بیٹھتے وہ اگلی منزل کی طرف روانہ ہوئے --انہیں اپنے باس کے آڈر کے مطابق پورے وقت پہ پہنچنا تھا --

----

وہاں جا کے اپنا خیال رکھنا --کھانا ٹائم پہ کھانا --اور --

مما کو ہر دومنٹ بعد کال کرنا--ایزل نے نوالہ لیتے عشوے پہ چوٹ کی --

ساڑھے بارہ بجے سے دو بج رہے تھے اور عشوے بار بار یہی باتیں اذان کو سمجھا رہی تھیں --اذان بھی اچھے بچوں کی طرح سر ہلاتے

ٹھیک ہے --اچھا --کروں گا --جیسا اپ کہیں --لگا ہوا تھا --اج سارے کھانے اذان کی پسند کے بنے تھے جو ادھے سے زیادہ پیک ہوئے تھے -- حالانکہ پلین میں ان کی کوئی ضرورت نہی تھی --

Novels Queen

عائشہ بھی عشوے کی تائید کر رہی تھیں جبکہ ابان اور زرنم الگ سوچوں میں تھے --ابان ریلیکس ہو کے کھا رہا تھا جبکہ زرنم تین چار منٹ بعد ایک چمچ لگا لیتی ریزرو سی بیٹھی تھی --ابان نے ایک نظر بھی زرنم کو نہیں دیکھا تھا وہ اسے ایسے اوائیڈ کر رہا تھا جیسے وہاں موجود ہی نا ہو --

تمہیں کیاپتہ ماں کا دل کیا ہوتا ہے --ایک بچہ بھی پاس نا ہو تو جان حلق میں اٹکی رہتی ہے ---

ماما اپ میری فکر نا کریں یار پہلے بھی تو کئی مہینے رہا ہوں نا اب بھی رہ لوں گا --اذان نے تسلی دی

Novels Queen

اوکے ۔۔ابھی کھانا کھاو ۔۔وہ اس کے لیے کچھ زیادہ ہی پوزیسیو تھی ۔۔اذان نے ادھا بچپن روتے ہوئے گزارا تھا ۔۔اور عشوے نے اسے چپ کرواتے ہوئے ۔۔

کھا لیا ہے ۔۔ سبھی تقریباً کھا چکے تھے ۔۔بس زرنم تھی جس کی پلیٹ ابھی ادھی بھی نہیں ہوئی تھیں ۔۔

برتن اٹھا لو ۔۔میڈ کو آواز دیتے عشوے لوگ اٹھنے لگے تو ابان نے کباب کی ٹرے اپنی طرف کھسکائی ۔۔

میں ابھی کھا رہا ہوں ۔۔ چار کباب اور ایک پلیٹ بریانی سے فل کی ۔۔اس نے زرنم کی پلیٹ کو دیکھا ۔۔

Novels Queen

اپ لوگ کھائیں -- ہم لوگ تو جا رہے ہیں -- اپنی سیٹ سے اٹھتے اذان نے ابان کا کندھا دبایا --

م-- میں کھا چکی ہوں -- پلیٹ دور کرتے زرنم بھی اٹھی -- باقی سب بھی اٹھ گئے تھے --

ایزل اور عشوے میڈ کے ساتھ برتن سمیٹ رہی تھیں عائشہ اٹھ کے جا چکی تھیں --

ابان نے نظر اٹھا کے زرنم کو دیکھا --

میں کھا چکی ہوں -- مجھے اور بھوک نہیں ہے --

کمپنی تو دے سکتی ہیں نا --- اذان نے دور سے ہی کہا --- ابان کھانا کھاتا رہا -- کچھ دیر بعد زرنم نے بھی کھانا شروع کر دیا تھا -- وہ نادانستہ طور پہ اس کا خیال رکھ رہا تھا -- اس کا اپنا پیٹ فل تھا -- جونہی زرنم کی پلیٹ

ختم ہوئی تو ابان نے بھی نیپکین سے چہرا صاف کیا --زرنم کا دماغ سنسانا اٹھا تھا ابان کی اس حرکت پہ --یعنی وہ اسے نوٹس کر رہا تھا --

پھر ابان خود ہی اس کی اور اپنی پلیٹ اٹھا کے کچن میں رکھ ایا --زرنم اسے دیکھ رہی تھی --واقع وہ اس جیسی لڑکی کو ڈیزرو نہیں کرتا تھا --اتنا ہینڈسم بندا --افففف دادو --کہاں پھنسا دیا ہے --

اٹھ جائیں اب یہاں سے -- ابان نے وہاں سے گزرتے اسے دیکھا جو ابھی تک انگلیاں چٹخاتے وہیں ہرپشان سی بیٹھی تھی --

مجھے نہیں رہنا ان کے ساتھ -- جھجری لیتے وہ اٹھ گئ

اذان کو سی اوف کرنے کے لیے عصام آبان اور عشوے گئے تھے --

عائشہ زرنم اور ایزل گھر ہی رکے تھے --

ویسے تم بھائی سے اتنا ڈر کیوں رہی ہو --وہ تمہیں کھا تو نہیں جائیں گے
-- عائشہ نماز پڑھنے گئیں تو ایزل نے زرنم کی کلاس لینا شروع کی --

ن-- نہیں ڈرتی -- میں کیوں ڈروں گی ان سے --وہ-کون سا کوئی بھوت
ہیں --کہہ کے ساتھ خود ہنسی --

ایزل سیریس انداز سے اسے دیکھ رہی تھی --ہا ہا اہا-- ویری فنی --میں نے
تمہیں کھانا کھاتے ہوئے بھی دیکھا تھا جیسے تم میسنا سا منہ بنا کے کھا رہی
تھی اور چور انکھوں سے بھائی کو دیکھ بھی رہی تھی --اتنا پیارا اور ہینڈسم
بھائی تمہیں دیا ہے --- اور تم ہو کے --

اسی وجہ سے گبھراہٹ ہوتی ہے مجھے --انہیں دیکھ کے ایک عجیب سا سحر
حاوی ہو جاتا ہے مجھ پہ -- پتہ نہیں کیوں --اسے الفاظ نہیں مل رہے

تھے اسے کیسے سمجھائے ۔۔نکاح کے بعد اس کی فیلنگز ابان کے لیے چینج ہوئی تھیں ۔۔۔ لیکن وہ انہیں قبول نہیں کر پا رہی تھی ۔۔

اور انہوں نے مجھے کہا تھا میں انکار کر دوں ۔۔۔لیکن نہیں کیا ۔۔اسی وجہ سے وہ مجھ سے خفا ہیں شاید ۔۔مجھے ان سے ڈر لگ رہا ہے کہیں وہ ۔۔

بھائی نے تو بابا سے بھی کہا تھا لیکن بابا نے زبردستی کروایا سب ۔۔ ایزل نے اسے اور پریشانی میں ڈالا ۔۔ماما لوگ چاہتے تھے کہ تمہارا نکاح ابان بھائی سے ہو ورنہ اذان بھائی کا اوپشن بھی تھا ۔۔بہت مشکل سے مانے ہیں بھائی ۔۔

مجھے بھی کوئی شوق نہی تھا ۔۔۔وہ ایک دم اکھڑی ۔۔۔دادو کو کئی بار انکار کیا تھا لیکن وہ مانی ہی نہیں ۔۔ اس کھڑوس بندے سے نکاح کرنا کون سا میرے لیے اسان تھا ۔۔ لیکن نہیں ان کو میری ہی غلطی نظر اتی ہے

جیسے مجھے ان سے کوئی شدید والی محبت ہے اور ان سے شادی کے لیے مری جا رہی ہوں۔۔مجھے نکاح سے پہلے بھی اتنا ہریس کیا تھا انھوں نے ۔۔اور اندر اتے ابان نے یہ تمام الفاظ بخوبی سنے تھے ۔۔ہریس۔۔۔وہ جو راستے سے ہی واپس ایا تھا ۔

اسے یونیورسٹی جانا تھا سر کی ارجینٹ کال ائی تھی ۔۔لیکن یہاں پہنچ کے جو کچھ سنا تھا۔۔وہ اسے حیران کر گیا۔۔۔ہریس ۔۔کب کیا ہے میں نے انہیں ۔۔۔۔گلاس ڈور دھکیلتے اندر داخل ہوا ان دونوں کی اس کی طرف پیٹھ تھی سو دیکھ نہیں پائیں ۔۔

گاڑی میں بھی جب تم چلی گئیں تھیں ۔۔انھوں نے مجھے ٹچ کرنے ۔۔۔ ایزل ۔۔ اس سے پہلے کہ کوئی عناب شناب بولے ابان نے ایزل کو متوجہ کیا ۔۔

آ---ابا--ن بھائی -- ایزل ایک دم کھڑی ہوئی --

ا--اپ کب ائے ---

ابھی --جب اپ میری برائیاں کر رہی تھیں --اسے اپنے پیچھے انے کا اشارہ کرتے وہ اگے چلا گیا --

جبکہ زرنم انکھیں سختی سے بھینچے سانس روک گئی --اللہ کرے ابان بھائی نے زیادہ نا سنا ہو --دل ہی دل میں ورد کرتے خود کے بچ جانے کی دعا کی --ایزل ابان کے پیچھے جا چکی تھی ---

----

بابا مجھے اپ سے بات کرنی ہے --افس اتے اسے تیسرا دن تھا اذان کو گئے دو ہفتے ہو چکے تھے --

Novels Queen

ہوں ۔۔ کہو۔۔عصام میگزین دیکھتے ساتھ کافی پی رہا تھا۔۔

میں چاہتا ہوں کہ زرنم کو اب ہمارے گھر آجانا چاہیے ۔۔ڈائرکٹ مقصد بیان کیا۔۔۔

ابان نے میگزن رکھتے اسے دیکھا ۔۔اس کی سٹڈی کمپلیٹ ہو جائے پھر ۔۔۔

میں خود پڑھا دوں گا ۔۔اپ بس نانو سے بات کریں ۔۔ اس نے پہلے ہی یہ دن گن گن کے گزارے تھے ۔۔

اس کے پیپرز ہو جائیں پھر بات کروں گا ۔۔عصام ابھی نہیں چاہتا تھا ۔۔۔

ٹھیک ہے ۔۔میں نانو سے خود ہی بات کر لوں گا ۔۔کہہ کے واپس مڑا ۔۔

Novels Queen

عصام اسے پرسوچ نظروں سے دیکھ رہا تھا --جب سے نکاح ہوا تھا تب سے اس کے انداز جارحانہ تھے --

اچھا --- سنو --دروازہ کھولتے ابان کو روکا --

جی --وہ پلٹا --

میں خود بات کروں گا ابھی کچھ وقت دو --اور ویسے بھی اذان کی غیر موجودگی میں تمہاری شادی تو نہیں ہو سکے گی --

اس کا ہونا ضروری نہی ہے --میں کافی ہوں -- اور لمبا چوڑا فنکشن کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے --بس سمپل طریقے سے میں اور ماما جائیں گے اور زرنم کو لے ائیں گے --

واہ --اچھی پلیننگ ہے --لے جاو پھر اپنی مما کو --ویسے بھی مجھ سے زیادہ تو وہ تمہارے لیے ایمپورٹینٹ ہیں --وہ پہ زور دیتے غصے سے کہا --

Novels Queen

بے شک --اپ سے پہلے عشوے -- جیلس مت ہوا کریں --اپ کی بیوی سے ہی پیار کرتا ہوں کسی اور سے نہی -- تسلی سے کہتے باہر نکل گیا --

خبیث --- اپنی بیوی بھی مل گئ ہے پھر بھی میری بیوی کی جان نہیں چھوڑتا --کروا ہی دینی چاہیے اب شادی تمہاری -- موبائل نکالتے بڑبڑایا --پھر عائشہ کو کال کر کے ابان کے خیالات سے اگاہ کیا --

----

ٹرین اپنی رفتار پکڑتے ہل (hell) نامی شہر میں داخل ہوئی تھی --یہ شہر جانا تو جہنم کے نام سے جاتا تھا لیکن یہاں آکے جنت والی فیلنگز ملتی تھیں --اس پاس سرخ-- مہرون نیلی سبز بڑی بڑی بلڈنگز اور گھر بنے ہوئے تھے

Novels Queen

جو اس برف باری والے شہر کو سفید رنگ پہ اور رنگ بکھیرتے خوبصورت بناتے تھے ---

ہلّ کی سر زمین پہ قدم رکھتے اس نے اپنی بائیں جانب دیکھا تھا --دور سیاہ رنگ کی گاڑی کھڑی اسی کا انتظار کر رہی تھی --آس پاس اتے جاتے لوگوں کو دیکھتے اس نے گریبان میں لٹکے گلاسسکالے اور ناک پہ ٹکائے --

جوگرز کے اوپر بلو جینز اور وائٹ شرٹ جو تھوڑی سی جینز کے اندر تھی اور تھوڑی سی باہر اس کی وجاہت میں اضافہ کر رہی تھی --ہلکی سی بئیر تھی --جو اس نے انے سے دو دن پہلے کلین کی تھی --وہاں چھوٹے چھوٹے بال نمودار ہو رہے تھے -- گاڑی تن پہنچنے کیں اسے پانچ منٹ لگے --فرنٹ ڈور جو ڈرائیور کھول کے کھڑا تھا سے اندر بیٹھتے بلٹ باندھا --

دوسری طرف سے ڈرائیور آکے بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کی ---اگلے پندرہ منٹ میں ایک بہت بڑے بنگلے کے سامنے گاڑی رکی --دو سیکنڈ میں گیٹ کھلا اور گاڑی اندر داخل ہوئی راہداری پہ گاڑی روکتے اس کے لیے دوبارہ ڈرائیور نے دروازہ کھولا --اترتے اسے ہاتھ ہلایا اور اندر چلا ایا---

آو آو ---

اج کافی دن بعد شکل دیکھائی ہے میرے بیٹے نے -- محمد شفع صاحب جو لیونگ روم میں بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے اٹھ کے اس سے گلے ملے ---

سوری ڈیڈ -- تھوڑا لیٹ ہو گیا گھڑی پہ ٹائم دیکھتے کان کی لو کو چھوا ---

کوئی بات نہیں --کام ہو جائے تو دیر سویر چلتی ہے --اس کی کمر تھپتھپاتے اپنے قریب بیٹھایا --

Novels Queen

پہنچ گیا اپ کا پارسل --اس نے ادھر ادھر دیکھتے پوچھا --

ہاں --ابھی کچھ دیر پہلے ہی پہنچا ہے --ملازمہ جو ریفریشمنٹ لے ائی جس میں سر فہرست وائین تھی -- محمد شفیع نے اسے گلاس میں تھوڑی سی نکال کے دی --

ڈیڈ --لوگ پانی پیتے ہیں اور اپ یہ پلاتے ہیں --- چھوٹا سا گلاس دو انگلیوں میں پکڑتے داد دی --

ہم اور بھی بہت کچھ پیلاتے ہیں میری جان --انکھ بند کرتے وہ ہنسے --بس ہمارے بن کے رہو --سب تمہارے قدموں میں --

ان کے انداز پہ وہ مسکرایا -- کیوں نہیں --اپ-کے لیے تو جان بھی حاضر ہے -- گھونٹ بھرتے ہونٹوں پہ زبان پھیری --

Novels Queen

اچھا میں فریش ہو لوں --پھر پارسل دیکھیں گے -- گلاس ختم-کر-کے اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنے روم میں چلا گیا --پیچھے محمد شفیع اسے ہرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا--کیا ہیرا اس کے ہاتھ ایا تھا -- جو کام اس نے اتنی آسانی سے کر لیا تھا وہ کام وہ پچھلے دس سال سے نہیں کر پائے تھے ---

----

اسلام و علیکم --دروازہ-کھول کے اندر داخل ہوئی سامنے عائشہ بیٹھی دال صاف کر رہی تھیں --

وعلیکم السلام -- عینک کے اوپر سے اسے دیکھا --یہاں بیٹھو تم سے بات کرنی ہے ---

اوکے --پانی پی لوں --سکارف اتار کے سائڈ پہ رکھا --اور کچن سے پانی کا گلاس لیے ان کے پاس ائی ---

آج عصام کا فون ایا تھا --اسے دیکھتے کہا-

اچھا --پھر -- اسے لگا کوئی عام سی ہی بات ہو گی۔ --

وہ چاہتے ہیں آبان کی شادی ہو جائے --وہ اسے دیکھتے ہوئے بات کر رہی تھیں --

ہاں تو کر دیں مزہ آئے گا--سپیڈ میں بولتے یاد ہی نہیں رہا اسی سے آبان کی شادی ہونی ہے --

مطلب تمہیں کوئی مسلہ نہیں ہے --وہ کب سے اسی ٹینشن میں تھیں کہ زرنم نہیں مانے گی --

مجھے کیا اعتراض---ہاں --مجھے اعتراض ہے --یاد آتے ہی چہکتی آواز دھیمی ہوئی --

کیا --دادو آپ مذاق کر رہی ہیں نا --

عائشہ کو جانچتے دیکھا --

Novels Queen

نہیں۔۔سچ کہہ رہیں ۔۔آبان چاہتا ہے ۔۔

میں ابھی شادی نہیں کرنی ۔آپ پلیز منع کریں۔۔۔۔ ابھی سکول سے واپس آئی تھی اور دادو نے اسے یہ ہولناک خبر سنا دی ۔۔

تمہارا شوہر چاہتا ہے ایسا میں کیا کہہ سکتی ہوں ۔۔پریشان تو وہ بھی تھیں ۔۔۔یوں اچانک عصام سے تو ان کی یہی بات طے ہوئی تھی جب تک زرنم کی پڑھائی مکمل نہیں ہو جاتی وہ شادی نہیں کریں گی اس کی۔۔۔ لیکن آج صبح گیارہ بجے ہی اس کی کال آئی تھی اور اس نے آبان کا حوالہ دے کے کہا تھا کہ وہ زرنم کو یہاں لانا چاہتا ہے ۔۔

مجھے نہیں پتہ کون کیا چاہتا ہے ۔۔مجھے بس ابھی کچھ بھی نہیں کرنا سوائے پڑھائی کے ۔۔ پلیز دادو ۔۔وہ تڑپ ہی تو گئی تھی ان کا ہاتھ تھامتے پاس بیٹھی۔۔۔

وہ کہتا ہے وہیں سے سکول آئے گی بلکہ آبان خود پک اینڈ ڈراپ کرے گا

تم دونوں کو --

دادو --آپ -- وہ اب کیسے انہیں روکتی -- بے بسی سے دیکھ کے رہ گئی

--جو بھی ہے آپ پلیز منع کر دیں -- میں آپ کو چھوڑ کے نہیں جانا چاہتی

--

کبھی تو جانا ہے --ابھی ہو جائے گی شادی تو --

یار یہ کیا طریقہ ہے --آپ نے پہلے بلیک میل کر کے نکاح کروا دیا ہے

اب شادی بھی -- میں خود بات کر لوں گی آبان بھائی سے وہ نہیں کریں

گے ایسا ---

Novels Queen

پہلے تو اسے بھائی کہنا بند کرو --دوبارہ نا سنوں تمہارے منہ سے --اور دوسری بات کوئی ضرورت نہیں ہے کسی سے بھی کچھ کہنے کی ---

کیوں نہیں ہے ضرورت --اس نے دوسری طرف پڑا موبائل اٹھایا ---انہوں نے پہلے وعدہ کیا تھا --اب کیسے کر سکتے ہیں وہ --بے چینی سے اس کا نمبر ڈھونڈھا جو جلدی ہی مل گیا--دوسری بل پہ ہی کال رسیو کرلی گئی تھی ---

اسلام و علیکم --مردانہ آواز سپیکر پہ گونجی --زرنم کی سٹی گم ہوئی --ابھی جو ترم خان بنی تھی واپس اپنے خول میں بند ہوئی --

ہیلو --نانو --سب ٹھیک ہے --آبان پریشان ہوا --کہیں کوئی مسلہ نا ہو --ایسا کبھی ہوا نہیں تھا کہ کال کر کے بولیں نا---

www.kitabnagri.xyz

ن-- نہیں-- بمشکل ہی زرنم نے زبان تر کرتے کہا --پتہ نہیں ایک دم سے یہ گھبراہٹ کہاں سے آجاتی تھی --اس نے جلدی سے سرخ بٹن کو ٹچ کیا--

کیا ہوا--وہ جو لیپ ٹاپ پہ کام سمجھ رہا تھا سکرین بند کرتے کھڑا ہوا -- پھر گاڑی کی چابی اٹھاتے عصام کے آفس میں آیا--

ہیلو --ہیلو --فون-بند ہو گیا تو عصام نے اسے دیکھا--کیا ہوا --- پتہ نہیں--نانو کے فون سے زرنم کی کال تھی --پریشان لگ رہی تھیں --کہیں نانو کی طبعیت نا خراب ہو--

تم فون کر کے دیکھو --دوبارہ --

www.kitabnagri.xyz

آبان نے دوبارہ کال ملائی تو نمبر بند تھا --

مجھے لگتا ہے -- ہمیں جانا چاہیے --

اوکے تم نکلو میں آتا ہوں --آبان کو بھیج کے اس نے خود عائشہ کا نمبر ٹرائے کیا --دو تین بار نہیں لگا اس کے گاڑی میں بیٹھنے تک عائشہ نے فون پک کر ہی لیا --

آپ کی کال ائی تھی آبان کو --پھر بات نہیں ہو سکی سب خیریت ہے --

ہاں-- وہ بیٹا زرنم نے آبان سے بات کرنی تھی --پھر شاید نیٹورک پرابلم تھی --تو نہیں ہو سکی---

چلیں اب یہ پرابلم نہیں ہو گی -- مسکراہٹ ہونٹوں پہ آئی --انہیں آبان کا نہیں بتایا کہ وہ وہیں آرہا ہے --ایک بار اس کی بیوی سے چھترول ہو تو مزہ آئے -- ساری زندگی میری بیوی پہ قبضہ کیے رکھا نوب صاحب نے --

----

ٹنگ ٹنگ -- باہر بل بجی --زرنم جلے پیر کی بلی کی ماند لیونگ روم میں چکر لگا رہی تھی --سکارف ایک سائڈ پہ صوفے سے آدھا نیچے لٹکا ہوا پڑا تھا --اور پاس بیٹھی عائشہ اسے دکھ سے دیکھ رہی تھیں --انہیں خود کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرتی --شادی ہو ہی جائے تو اچھا تھا لیکن زرنم کا ری ایکشن انہیں پریشان کر رہا تھا --بیل کی آواز پہ وہ اٹھ کے باہر آئیں --

تم --یہاں --

آپ ٹھیک ہیں نانو --اندر داخل ہوتے ہی عائشہ کو دیکھا جو دیکھنے میں تو ٹھیک لگ رہی تھیں---

ہاں --میں ٹھیک ہوں --کیوں --

فون آیا تھا -- زرنم نے بتایا تھا آپ ٹھیک نہیں ہیں --

نہیں -- ایسی تو کوئی بات نہیں ہے -- عصام سے بات ہوئی ہے میری --

پھر --

اچھا چلو تم اندر تو آؤ -- وہ اسے لیے اندر آئیں

میں آپ کو بتا رہی ہوں -- مجھے ابھی شادی -- زرنم جونہی واپس مڑی سامنے آبان کھڑا تھا --

ش -- شا -- دی -- ایک ہاتھ ہوا میں رکا --

آبان اسے دیکھتے ٹھٹکا -- وہ بنا دوپٹے کے غصے سے سرخ ہو رہی تھی -- چٹیا سے نکلتے بال دائیں بائیں گالوں کے گرد ہالہ بناتے الجھے ہوئے تھے --

Novels Queen

ا--اپ --ک--کیسے اندر ائے --پیچھے جھانکا کوئی بھی نہیں تھا--

دروازے سے --آبان نے آگے ہو کے اس کا سکارف اٹھایا--کہیں وہ خود ہی نا بہک جائے اس کے تو ہوش و حواس آج کل کام نہی کر رہے تھے --کم سے کم آبان کو تو ایسا ہی لگتا تھا--

دادو--کہاں ہیں --دو قدم چلتے سائڈ سے ہو کے اس کے پاس سے گزری --اس کی سانس پھول چکی تھی --کیوں یہ وہ خود نہیں جانتی تھی --ہلکی سرخی مائل آنکھیں --نا سمجھی سے آبان کو اور دروازے کو دیکھ رہی تھیں جب اس نے سکارف اس کے سر پہ رکھتے سیٹ کیا--

ا--آپ کیوں ائے ہیں --وہ خود اپنا سکارف سیدھا کرتے پیچھے ہوئی --آبان نے ائی برو اچکائے --

اپ کی کال آئی تھی اور آپ نے کہا تھا کہ نانو ٹھیک نہیں۔۔جبکہ ۔۔۔وہ تو بلکل ٹھیک ہیں۔۔

ایں۔۔میں نے کب کہا نانو ٹھیک نہیں ہیں ۔۔ سکارف ٹھوڑی سے نیچے کھینچتے حیرانی سے دیکھا۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ۔۔

یہ پانی ۔۔عائشہ کچن سے باہر آئیں اور گلاس آبان کو دیا۔۔

تھینکیو ۔۔جو اس نے کھڑے کھڑے دو بڑے گھونٹ لیے اور واپس کر دیا۔

تم لوگ بات کرو ۔۔میں نماز پڑھ لوں ۔ ظہر کا وقت جا رہا تھا ۔۔ وہ وہاں سے چلی گئیں تو زرنم کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا کہ اخر ہو کیا رہا

ہے --مطلب آبان وہاں عائشہ کو دیکھنے آیا تھا --اور غلطی اسی کی تھی --اس نے پوری بات نہیں بتائی تھی --

ہمممم--وہ-- گلا کھنکھارتے اپنے پاوں دیکھے --سفید ہلکے گلابی --بنا جوتوں کے سرخ ہو رہے تھے --پھر نظر پھسلتی ہوئی ابان کے شوز پہ گئی ---پھر اوپر کی طرف جیبوں سے آدھے نظر آتے ہاتھوں تک رکیں

م--مجھے ابھی شادی نہیں کرنی --خود کو مضبوط کرتے اس کے ہاتھوں پہ نظریں جمائیں --کف فولڈ ہوئے تھے --چمکتی ہوئی کالی گھڑی ہلکی سی ڈھیلی تھی --

کیوں --وجہ --وہ ابھی تک کھڑا تھا --چلتا ہوا اس تک آیا --وہ دو قدم پیچھے ہٹی --

مجھے پڑھنا ہے ابھی ---منمنائی

میں خود پڑھا دیا کروں گا -- لیکن شادی ابھی کرنی ہے --ہاتھ جیب میں ڈالتے ابھی پہ زور دیا --

پ--پلیز --زرنم نے اس کی گردن کو دیکھا جہاں کالر کے گرد ٹائی لپٹی تھی --

مجھے آپ کے ہاں یا نا سے کوئی سروکار نہیں ہے --کل شام تک اپ اس وقت میرے بیڈ پہ ہونگی -- اس کے بعد کیا ہو گا --وہ آپ خود ہی دیکھ لیجیے گا --

اتنی جلدی بھی کیا ہے --ہاں--مجھے نہیں کرنی ابھی شادی وہ چیخ پڑی --

Novels Queen

آواز نیچی رکھیں -- جھٹکے سے بازو پکڑتے اسے قریب کیا ---

آپ کے معاملے میں میں کسی کی بھی نہیں سنوں گا --آپ کی بھی نہیں --اس کی گرم سانسیں زرنم کو اپنے ماتھے پہ محسوس ہوئی تو خود کو چھڑوانے کی کوشش کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی --

کل کے لیے ریڈی رہیئے گا -- اگر کوئی گڑ بڑ کی تو اپنا انجام دیکھ لیجیے گا --آنکھیں اس کے معصوم چہرے پہ گاڑھتے اسے دیکھا زرنم کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی --

ج--جی -- سر جھکائے ہونٹ پھڑپھڑائے --آبان نے اس کی ٹھوڑی اوپر کرتے اس کے آنسو لبوں سے چنے --یہ بہت قیمتی ہیں -- بلا وجہ نا بہائیں --پھر اسے چھوڑتے وہ واپس مڑ گیا --زرنم کتنی دیر ساکت سی اس فسوں خیز لمحے میں کھڑی رہی --

Novels Queen

زرنم کی کیا مجال تھی کہ وہ پر بھی مار سکتی ابان کے سامنے --اپنے کہے کے مطابق اس نے کر کے دیکھایا تھا --سب نے بہت روکا -- لیکن نہیں وہ اگلے دن افس جانے سے پہلے اسے سکول کے پاس رکتی وین سے نکال کے لے گیا تھا --کسی نے اتنی جرت نہی کی تھی کہ اسے روکتے --

پارلر ڈراپ کرتے اسے تیار ہونے کے لیے چھوڑ گیا --زرنم اپنے یونیفارم کو اور کبھی اس سرخ رنگ کے جوڑے کو دیکھتی --

اپ یہ چینج کر لیں پلیز --پارلر والی نے اسے ہوش دیلایا

نہیں--وہ دور ہوئی --میں نہیں پہنوں گی --اورتیزی سے دروازہ کھولتے باہر نکلی --ابان کی گاڑی دور چلی گئ تھی --لیکن کچھ دیر بعد ہی وہ اسے واپس اتا نظر ایا---

کیا تماشہ لگایا ہوا ہے---اسے کلائی سے پکڑتے ہوئے پارلر کے اندر ایا --باہر اتنے مرد تھے --اسے زرنم پہ شدید غصہ ایا تھا

مجھ--جھے نہی کرنا--پلیز ابان بھائی---

بھائی نہی ہوں اپ کا --اگر دوبارہ کہا تو ہونٹ سی دوں گا اپ کے --انکھوں میں بے تحاشہ غصہ لیے اسے دیکھا--

ارام سے چینج کریں ورنہ میں خود کرواوں گا--

ا--اپ کو ہو کیا گیا ہے اچانک --پہلے تو اپ نے کہا تھا میں جب تک

---

www.kitabnagri.xyz

اب وہ سب بھول جائیں --جو کہہ رہا ہوں وہ یاد رکھیں -- جلدی جائیں مجھے اور بھی کام کرنے ہیں --اسے چینجینگ روم میں دھکیلتے خود باہر ہی رک گیا --

کتنی دیر وہ باہر نا نکلی تو ابان۔نے دروازہ بجایا --میں اندر اوں ؟--

دو سیکنڈ میں زرنم باہر تھی -- انکھیں سرخ اور گیلی --شاید وہ اندر رو رہی تھی --

ابان ایک لمحے کے لیے مبہوت رہ گیا --کوئی اتنا بھی پیارا ہو سکتا ہے --

پلیز --ابان بھ--اس کی خاموشی سے فائدہ اٹھاتے وہ اسے کنوینس کرنے لگی تھی کہ اس نے بات کاٹ دی --

Novels Queen

نہیں کہنا بھائی --اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھی --کون کافر اپ کا بھائی بنے گا --نظریں پھیرتے بڑبڑایا -- شاید پہلی بار اتنے قریب سے اسے ایسے لباس میں دیکھا تھا --چلیں --پھر کلائی سے پکڑتے میک اپ روم میں ایا --اور منزہ (پارلروالی) کے حوالے کیا --

میں ایک گھنٹے بعد انہیں پک کروں گا -- سمپل سا میک اپ کرنا --اس کے چیئر پہ بیٹھنے تک ابان رکا رہا --

اور ہاں --أئی بروز نہی بنانے --تاکید کرتے چلا گیا --زرنم نے بے بسی سے لب کاٹتے خود کو اس کے رحم و کرم پہ چھوڑ دیا

ابان سیدھا افس ایا تھا کسی کو کچھ بھی نہیں پتہ تھا -- لیکن اب سب کو پتہ چلنے والا تھا ---

بابا ---اج میری بارات جائے گی --کارڈ جو اس نے کل زرنم سے ملنے کے بعد واپسی پہ ارجینٹ تیار کروائے تھے --عصام کو دیا --

Novels Queen

عصام نے حیرت سے کارڈ پکڑ کے کھولا --جس پہ بڑا بڑاب ابان ویڈز زرنم سیال لکھا تھا --

یہ اچھا مزاق تھا --واپس بند کرتے ٹیبل پہ رکھا --

This is not a joke, I'm getting married for real

بازو سینے پہ باندھتے انہیں دیکھا ---

And I want you to attend my wedding

انہیں دیکھا--

تم یہ سب کیا کر رہے ہو ابان --کچھ صبر تو کرو --

میں نے اپ سے کہا تھا --اپ بات کریں --لیکن اپ نے کچھ نہیں کیا --مجھے خود کرنا پڑا سب --کندھے اچکائے --

میں نے بات کی تھی اپ کی نانو سے ۔۔عصام نے افسوس سے اسے دیکھا ۔۔

جو بھی ہے ۔۔اب اپ شام چار بجے ۔۔اس ایڈریس پہ پہنچ جانا ۔۔ماما کو میں خود لے اوں گا ۔۔

جیبوں میں انگلیاں ڈالتے مزے سے باہر نکل ایا ۔۔اندر عصام سوچ رہا تھا اخر کیا چیز تھی یہ ۔۔اچانک سے اسے کون سی انرجی ملی تھی جو انتہائی قدم اٹھا رہا تھا ۔۔یہ۔یا تو محبت کی کارستانی تھی یا کسی جنگ کی ۔۔یہ تو وقت نے ثابت کرنا تھا ابان محبت کا قیدی ہے یا جنگ کا غازی

پتہ نہیں عائشہ بیگم کو پتہ ہو گا یا نہیں ۔۔اور زرنم ۔۔وہ تو سکول ہو گی اس وقت ۔۔کارڈ دیکھتے قہ بہت کچھ سوچ رہا تھا ۔۔

----

www.kitabnagri.xyz

صرف فیملی اور کچھ قریبی دوست تھے جو شادی میں شرکت کر رہے تھے حمنہ اداسی سے زرنم کو دیکھ رہی تھی البتہ رابیل اپنے پسندیدہ مشغلے میں مصروف تھی --عائشہ بیگم بھی شادی میں ایسے شامل ہوئی تھیں جیسے کسی اور کی شادی پہ جا رہی ہوں -- آزان کی کالز پہ کالز آرہی تھیں --کہ میرا انتظار کر لو--

عصام بس آبان کو دیکھ رہا تھا--روک نہیں رہا تھا-- عشوے حواس باختگی میں جوڑا بھی سہی سے نہیں بنا سکی تھی اور ایزل -- غصے میں سکول کے یونی فارم میں ہی حاضر ہو گئی تھی --

آبان دلہا بنا بیٹھا تھا اور پاس روتی ہوئی زرنم --اس کا ہاتھ تھامے وہ بلکل بھی شرمندہ نہیں تھا--کچھ لوگ ہنس رہے تھے اور کچھ لوگ بس فنکشن ختم ہونے کے انتظار میں تھے تاکہ اکیلے میں وہ اس سے پوچھ سکیں کے

آخر وجہ کیا ہے --کچھ کے ذہن میں یہی کھٹک رہا تھا کہ شاید زرنم کے ساتھ کچھ ہوا ہے جو اتنی جلدی جلدی سب ہو رہا ہے --

ان سب میں البتہ عشوے اور عائشہ دونوں کافی حد تک مطمئن تھیں عصام کو بھی کوئی مسلہ نہیں تھا بس اسے یوں جلد بازی پہ غصہ آرہا تھا --رخصتی ہوتے ہوتے ساڑھے اٹھ ہو گئے تھے --- گھر پہنچتے ہی عشوے نے زرنم کو گرفت میں لیا---اور آبان کو دور رہنے کا کہہ دیا --

یہ تمہارے روم میں نہیں رہے گی --اتنی مرضی کافی تھی --

ماما --یہ کیا تک بنتی ہے --اتنا سب کچھ میں نے اس لیے کیا ہے کہ اسے آپ کے ساتھ سلا دوں --وہ تپ ہی گیا --

جس وجہ سے بھی کیا ہو۔۔زرنم آپ کے روم میں نہیں سوئے گی ۔۔اور اب تم کوئی سوال جواب نہیں کرو گے ۔۔ سختی سے ڈانٹتے زرنم کو ایزل کے کمرے میں چھوڑا ۔۔

واوو۔۔مطلب میں ایسے یہ سب ۔۔بال مٹھی میں دباتے وہ ہنسا ۔۔ سہی ہے ۔۔آپ کو کیا لگتا ہے میں ایسا ہونے دوں گا ۔۔واپس مڑتے وہ اپنے روم کی طرف چل دیا ۔۔ عشوے اسے گھورتی رہی جب تک کہ وہ اپنے کمرے میں نا چلا گیا ۔۔

رات کے تین بجے آبان ایزل کے روم کا دروازہ بجا رہا تھا ۔۔

کیا ہوا ۔۔۔ وہ ہڑبڑاتے دوپٹہ سیٹ کرتے باہر نکلی ۔۔۔آبان نے اسے سائڈ پہ کیا اور اندر آ کے زرنم کے پاس رکا ۔۔وہ کروٹ لیے کمفرٹر کے اندر

Novels Queen

چھپی سو رہی تھی بس ماتھا اور ایک آئی برو نظر آرہا تھا۔۔۔کمفرٹر ہٹاتے جھک کے اسے باہوں میں اٹھایا۔۔اور ایزل کے پاس سے گزر گیا۔۔۔

ب۔۔بھائی۔۔ایزل منہ کھولے اس کی حرکت دیکھ رہی تھی۔۔ مجھے لگتا ہے بھائی پاگل ہو گئے ہیں۔۔

آبان نے روم میں آکے احتیاط سے اسے بیڈ پہ ڈالا۔۔

نیکسٹ اپ کا یہی روم ہے۔۔ جینا مرنا یہیں پہ ہے۔۔ کمفرٹر ٹھیک کرتے سوئی زرنم کو دیکھا۔۔۔

وہ جو پہلے ایزل کے روم میں بیٹھی روتی رہی تھی۔۔پھر وہیں سو گئی۔۔اب جب آنکھ کھلی تو خود کو دوسرے بیڈ پہ پایا۔۔

اسلام و علیکم ابان وہ مزے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔پورے دو گھنٹے بعد اس کی انکھ کھلی تھی۔۔یہ دو گھنٹے ابان نے اس کا تفصیلی جائزہ لیا تھا مٹا مٹا میک اپ۔۔براون بال جو شاید منزہ نے کیے تھے۔۔۔ بند بڑی بڑی

انکھیں ائی شیڈز سے مزین --ٹھوڑی کا تل --ہونٹوں پہ چھوٹی چھوٹی لائیں تک اس نے گن لیں ---

بڑی پرسکون نیند سوتی ہیں--اپنا اکڑا ہوا بازا سیدھا کرتے اسے دیکھا --ابان کو اتنے قریب دیکھ کے وہ تیزی سے اٹھ کے بیٹھی --دوپٹہ ایزل کے روم میں ہی رہ گیا تھا --چولی کا گہرا گلا تھا لیکن اس کے اوپر بڑا سا ہار پہنے ہونے کی وجہ سے ڈھکا ہوا تھا --

ا--اپ یہاں کیا کر رہے ہیں --پیچھے ہوتے وہ بیڈ سے اترنے لگی --

کہاں جا رہی ہیں ابان نے اسے پکڑتے واپس کھینچا --وہ اسکی گود میں آ کے گری تھی--

ک--کیا بتمیزی ہے یہ--

ابان نے نے اسے اپنے شکنجے میں جکڑتے بال کھول دیے تو زرنم نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی --لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑا --

ا--ابان بھ--

خبر دار --خبر دار جو بھائی کہا تو --ٹھوڑی کو دبوچتے سختی سے کہا--کتنی بار بتا چکا ہوں یہ بات لیکن اپ کی الٹی کھوپڑی میں فٹ ہی نہیں ہو رہی --اس کی کمر کے گرد بازو کی سختی بڑھاتے گھورا --وہ سر جھکائے کراہ کے رہ گئی ---

چھوڑیں مجھے -- کچھ لمحے یونہی گزرے تو زرنم کسمسائی -- پسینے سے سے اس کی کمر اور ابان کا سینا بھیگ رہا تھا --لمس کی حدت سے زرنم کا دل بے لگام گھوڑے کی طرح دوڑتا ہی جا رہا تھا ---

پہلے واعدہ کریں بھاگیں گی نہیں -- وہ اسے تنگ کر رہا تھا --

ن-- نہیں بھاگوں گی --کانپتا ہاتھ اس کی کلائی سے ٹکرایا تو ابان نے اسے اپنے حصار سے نکالا --

م--میں نے چینج کرنا ہے --کپڑے ایزل کے روم سے ---

میں دیتا ہوں --ابان نے اسے اپنی شرٹ نکال کے دی --اگر اہزل کے روم میں جاتا تو پھنس سکتا تھا --

صرف یہی پہنوں --؟ معصومیت سے اسے دیکھا --

ن--نہیں --لہنگے کا یہ بھاری والا اوپر سے اتار دیں اور یہ شرٹ پہن لیں --مسکراہٹ چھپاتے اس نے رخ بدل لیا --وہ واقع اتنی بھولی تھی --ابان کا دل پھسل رہا تھا لیکن کنٹرول کرنا تھا --اسے تو زرنم کو ابھی ناکوں چنے چبوانے تھے --

کچھ دیر بعد جب وہ چینج کر کے باہر ائی تو ابان نے اس کے بازو فولڈ کرتے کلائیوں تک چھوڑ دیے --سرخ لہنگے کے اوپر وائٹ ڈریس شرٹ پہنے وہ

گڑیا لگ رہی تھی کچھ بال پیچھے جھول رہے تھے اور کچھ کندھوں سے اگے مستیاں کرتے گالوں سے چپک رہے تھے --

سو جاوں --میں --ابان کی نظروں کے ارتکاز سے بچنے کے لیے وہ بیڈ پہ بیٹھی --

نہیں-- میں سوچ رہا ہوں --کہ اپ کی ایج کیا ہو گی --اس لک میں وہ اور بھی چھوٹی لگ رہی تھی --

میں اپ سے بہت چھوٹی ہوں --اٹھارہ سال کی شاید --بیٹھتے بیٹھتے اٹھی ---

مطلب اپ اٹھارہ کی ہیں اور میں اٹھائیس کا --

جی --گردن ہلاتے ایسے تصدیق کی جیسے چھوٹے بچے کرتے ہیں--

Novels Queen

اب میں سو جاؤں -- پھر پوچھا --

نہیں--اج ہماری فرسٹ نائٹ ہے --تو اپ کیسے سو سکتی ہیں ---

ک--کیا مطلب ---وہ اس کے اوسان خطا کر گیا --

مطلب کہ شادی کے بعد فرسٹ نائٹ بہت حسین ہوتی ہے نا دلہا دلہن کی --اپ کو پتہ ہو شاید ---

ن--نہیں پتہ--- نظریں چراتے اپنے کانپتے ہاتھوں کو مضبوطی سے ایک دوسرے میں پیوست کیا -- سانس حلق میں اٹک رہی تھی --کہاں سے کہاں پہنچا دیا تھا اس کی قسمت نے اسے ----

ابان اس کے پاس اتے بیڈ پہ بیٹھا --پھر اسے کہنیوں سے پکڑتے اپنے سامنے کھڑا کیا --گردن اٹھا کے دیکھتے اس کے ہاتھ کھولے ---

اپ کی بے بسی دیکھنے میں بہت مزاہ ارہا ہے مجھے --

چھناکے کی اواز سے جیسے سب کچھ ٹوٹ گیا -- خواب کی سی کیفیت تھی زرنم کی جس سے وہ جاگی تھی --بے شک وہ اسے پریشان کر رہا تھا لیکن اس پریشانی میں بھی اسے اچھا لگ رہا تھا ---بس اس ایک لفظ نے اس کے دل کے ٹکڑے کر دیے--- بے اختیار جھکی پلکیں اٹھا کے ابان کو دیکھا جو اس کے ہاتھوں کو ہاتھ میں لیے دیکھ رہا تھا --پلکیں لرزیں اور ٹپ سے انسو ان ہاتھوں پہ گرا --ایک لمحے کے لیے ابان کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا -- جیسے کوئی سیال مادہ ہاتھ پہ گرا ہو --اس کے ہاتھ چھوڑتے اپنے ہاتھ کی پشت پہ گرا قطرہ دیکھا --- زرنم پیچھے ہوتے رخ موڑ گئ تھی ---اس کا دل دکھا تھا ---ابان بس مجھے پریشان کرنا چاہتے ہیں -- انھیں کوئی پرواہ نہیں ہے میرے دل پہ کیا گزر رہی ہے ---انکھوں کو رگڑتے سوچا --

ابان ابھی تک اس انسو کو دیکھ رہا تھا --پھر اٹھ کے باہر نکل گیا --دروازہ بند ہونے کی اواز پہ زرنم نے مڑ کے دیکھا تھا

وہ سر گھٹنوں پہ رکھے زمین پہ بیٹھی تھی --دور سے کسی کے چلنے کی آواز کمرے کی طرف آتی سنائی دی پھر کچھ لمحوں میں ٹھک کی آواز سے دروازہ کھلا --اس نے سر اٹھا کے سامنے دیکھا --اندھیرے میں ڈوبی آنکھوں کو روشنی سے مانوس ہونے میں چند سیکنڈ لگے ---

دیکھنے میں تو اچھی خاصی ہے --اور ہمارے کام کے قابل بھی لگ رہی ہے ---کہاں سے لائے ہو اسے --- محمد شفیع نے اپنے ساتھ آئے نوجوان کو دیکھا --

بس لے آیا ہوں ---یہ آپ کو ناامید نہیں کرے گی -- آنکھوں میں سرد مہری لیے اس لڑکی کو دیکھا --

Novels Queen

نام کیا ہے تمہارا --- پھر ایک گھٹنہ زمین پہ ٹکاتے اس کے سامنے بیٹھا

وہ سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کے ایک لمحے کے کیے ساکت رہ گئ تھی --

بھرے بھرے ہونٹ اور ہلکی براؤن مونچھیں ہلکی براؤن ہی داڑھی تھی

--بالوں کو پراپر طریقے سے سیٹ کیا گیا تھا -- کہیں تو دیکھا تھا اسے

پ--پھتو -- اٹکتے ہوئے بمشکل بتایا ---

کیا ---اسے سمجھ نہیں آیا --

پھتو --ایک باری سنائی نہیں دیتا --تڑخ کے کہتے اس نے نفرت سے

گردن پھیر لی --ایسی امیری سے غریبی سو گنا اچھی تھی-- اس سے وہ

سامنے بیٹھا نوجوان ہضم نہیں ہو رہا تھا --

پورا اور سہی نام بتاو-- مسٹر رولف بارڈ (رولف نارویجن نام ہے جس کا مطلب بھیڑیا 🐺 ہے) چلایا--

ف--فاطمہ نور--سہم کے پھتو سرکی --وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی وہ کہاں تھی اس وقت--

گڈ--فاطمہ نور--اج سے تمہارا نام نورا ہے --اس نے کھڑے ہوتے جیبوں میں ہاتھ ڈالے --جو اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا--تمہاری لک نورا جیسی ہونی چاہیے --

Dad I send the hairdresser to cut her hair --Norwegian style

وہ اس کا حلیہ سیدھا کرے گی --اسے نارویجن گرل لگنا چاہیے --وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا--پھر کچھ دیر ٹھہر کے وہاں سے چلا گیا--

Novels Queen

نورا (پھتو) کو انگلش تو سمجھ آتی نہیں تھی بس انہیں دیکھتی رہی --اسے ڈر لگ بھی رہا تھا اور نہیں بھی --

کچھ دیر بعد شفیع بھی چلا گیا تو ایک ہیئر ڈریسر آئی --جس نے اس کے بال کانوں تک کاٹ کے انہیں گھنگھریالا کر دیا --چہرے پہ اتنے مساج کیے کہ اس کا سفید رنگ نکل آیا جو کافی حد تک گلابی بھی تھا --پھر پرپل کلر کی لپسٹک لگائی --

یہ پہن لو --ایک سکرٹ دی جو اس کے تھائیز تک آتی تھی --

یہ پہنوں --وہ پہلے اپنے بالوں کی وجہ سے صدمے میں تھی اب اتنے چھوٹے کپڑے دیکھ کے تو اس کے ہوش ہی گم ہوئے --پر وہ لڑکی بھی بڑی سخت مزاج تھی --جب اس نے نا اتارے تو اس لڑکی نے خود ہی کھینچ کھینچ کے اتارنے شروع کر دیے --ناچار نورا (پھتو / فاطمہ) نے خود ہی تبدیل کر لیے --

Novels Queen

کم ود می --اسے کندھے سے پکڑتے اپنے ساتھ باہر لے گئی --اصل ہوش تو اب اڑے تھے اس کے --جب باہر نکلتے ہی وہ ایک محل میں کھڑی تھی -- حیران پریشان نظروں سے چاروں طرف دیکھا ہئیر ڈریسر اسے کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نورا تو اپنی جگہ جم چکی تھی --وہ تو حیران تھی --کہاں جھگی سے اٹھ کے محل میں پہنچ گئی تھی --اگر اسے پتہ ہوتا کہ ابے کے مرنے کے بعد اس کی قسمت ایسے بدلے گی --وہ تو کب کا اسے مار چکی ہوتی --

ہے --کم اون --نورا

ہیں-- ناک چڑھاتے نورا نے اسے دیکھا --

وہ اسے جواب کیا دیتی اسے کون سا اردو آتی تھی --وہ اسے لیے آگے کی طرف بنی سیڑھیاں چڑھنے لگی --کچھ دیر بعد وہ ایک بہت بڑے کمرے میں تھی --جہاں بے شمار کمپیوٹرز لیپ ٹاپ موبائل --اور کئی قسم کی مشینیں رکھی تھیں --اتنا سب کچھ پہلی بار اسے دیکھنا نصیب ہو رہا تھا---

سٹ ڈاون --ایک کرسی پہ زبردستی اسے بٹھایا --اور خود باہر چلی گئی --وہاں اور کوئی بھی نہیں تھا --نورا ٹائروں والی کرسی کو گھما کے دیکھتے اگے ہوئی اور کی بورڈ پہ انگلیاں ماریں --سارا سسٹم بند پڑا تھا --دس سے پندرہ منٹ وہ وہاں اکیلی بیٹھی رہی --پھر مسٹر رولف بارڈ بلیک سوٹ میں ٹپ ٹاپ سا اندر داخل ہوا --

واو--اسے دیکھ کے ہونٹ گول ہوئے -- لکس پریٹی --اس کے پاس آتے اس والا کمپیوٹر سسٹم اون کیا --

تمہیں ہمارے لیے ایک کام کرنا ہے --اس کے قریب جھکتے کی بورڈ پہ انگلیاں چلائیں --پھر سیدھے ہوتے دوسری کرسی گھسیٹی اور بیٹھ گیا --

یہ --پاکستان کی ایجینسی ہے ---جس سے تم نے کانٹیکٹ کرنا ہے --

وہ اسے کام سمجھا رہا تھا ---

م۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی بھائی ۔۔ وہ کیا سمجھتی اس نے تو سکول کو بس باہر باہر سے دیکھا تھا ۔۔

فرسٹ ۔۔یو ڈونٹ کال می بھائی ۔۔۔آئی ایم مسٹر رولف بارڈ ۔۔

کیا ۔۔چہرہ اٹھا کے اسے دیکھا ۔۔

میں تمہارا بھائی نہیں ہوں ۔۔میرا نام مسٹر رولف بارڈ ہے ۔۔اوکے تم مجھے مسٹر رولف کہو گی ۔۔۔یا مسٹر بارڈ بھی کہہ سکتی ہو ۔۔اٹس یور چوائس ۔

اچھا اچھا ۔۔مسٹر رو۔۔۔لوف ۔۔زبان ٹیڑھی کرتے کہا تو مسٹر رولف نے اسے گھورا۔۔پھر اسے کام سمجھانے لگا۔۔نورا سر ہلا ہلا کے ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے اسے سب سمجھ آرہا ہے

صبح دس بجے عشوے سب سے پہلے اُٹھی ۔۔اٹھ کے فریش ہوئی پھر ایزل کے روم میں آئی زرنم کو دیکھنے ۔۔وہ دونوں سو رہی تھیں ۔۔

(رات آبان کی نیند کی شدت سے آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں جب وہ چھ بجے دوبارہ روم میں آیا--- زرنم بیڈ پہ اوندھی ہو کے سو رہی تھی --کمر تک کمفرٹر سے ڈھکا وجود سانس لینے سے ہلکا سا اوپر ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ---آبان نے اگے ہو کے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا---پھر ایزل کے روم میں آکے بیڈ پہ لٹایا اور کمفرٹر ڈال کے واپس اپنے روم میں آکے سو گیا--)

عشوے بنا ڈسٹرب کیے کچن میں آئی --میڈ ناشتہ بنا رہی تھی --

اسلام و علیکم باجی جان --اسے دیکھتے سلام کیا

وعلیکم السلام --ناشتہ بنا رہی ہو --

جی باجی جان --

Novels Queen

پراٹھے بھی بنانا --بلکہ ہٹو میں خود بناتی ہوں -- تم سب کے دروزے بجا کے آؤ ---اسے وہاں سے بھگایا --ان کے گھر ابھی بھی یہی حال تھا کوئی میڈ ٹکتی ہی نہیں تھی ہر دو ماہ بعد نیو آرہی ہوتی وجہ آزان اور آبان تھے --

ساڑھے دس بجے تک سب ناشتے کہ ٹیبل پہ تھے سوائے زرنم کے --

روہ کیوں نہیں آئیں---آبان نے ایزل کو دیکھتے پوچھا---

اسے بھوک نہیں ہے --ایزل نے واپس آبان کو دیکھا --

ہمم --میں لے کے آتا ہوں --کرسی پیچھے کرتا اٹھنے لگا جب عشوے نے روک دیا ۔

نہیں--میں دیکھتی ہوں ----

اچھا -- واپس بیٹھ گیا --وہ جب ایزل کے روم میں آئیں تو زرنم بیک کراؤن سے ٹیک لگائے سور رہی تھی --شرٹ کا ایک بازو کھل کے انگلیوں

Novels Queen

تک پہنچ چکا تھا --اسے آبان کی شرٹ میں دیکھ کے پہلے تو عشوے کر کرنٹ لگا--یہ اس نے کیوں پہنی ہے -- کہیں یہ لوگ رات کو---؟

زرنم --پھر اسے آواز دی --اس کے اٹھنے پہ ہی اب پتہ چل سکتا تھا--

ج--جی پھپو--وہ شاید کچی نیند میں تھی --تیزی سے سیدھی ہوئی-

ٹھیک ہو تم --پاس بیٹھتے بال سیدھے کیے جو گالوں سے چپک رہے تھے --

ج--جی--نظریں چراتے وہ تھوڑا سا پیچھے ہوئی--

نیند اچھی آئی --اس کے ہاتھوں کو تھاما--

جی --گردن ہلاتے عشوے کے ہاتھوں کو دیکھا--

آبان کی شرٹ کہاں سے آئی تمہارے پاس --مدے پہ آئی

جی۔۔ سر اٹھا کے حیرت سے عشوے کو دیکھا۔۔اسے امید نہیں تھی اس سے اس بارے میں بھی سوال ہو گا ورنہ وہ کسی کے دیکھنے سے پہلے چینج کر لیتی ۔۔ لیکن اب اسے شرمندگی ہو رہی تھی ۔۔

کچھ نہیں۔۔ میں کپڑے دیتی ہوں ۔۔ فریش ہو جاو۔۔ عشوے کو اپنا سوال بہت بے تکا لگا ۔۔پھر اسے پیار سے باتھروم بھیجا۔۔۔کپڑے نکالے ۔۔اور خود وہیں ۔۔بیڈ شیٹ سیدھی کرنے لگی کچھ دیر بعد جب وہ چینج کر کے نکلی تو خود اس کے بال سیٹ کیے ۔۔پھر اسے لیے نیچے آئی ۔۔اپنے والی جگہ پہ زرنم کو بیٹھاتے آبان کو دیکھا ۔۔وہ سر جھکائے ناشتہ کرنے میں مصروف تھا ۔۔ عشوے نے خود ہی زرنم کو پلیٹ میں کھانا نکال کے دیا ۔۔

عصام ناشتہ کر کے اٹھ گیا اسے آفس جانا تھا۔۔۔ عشوے نے اس کی جگہ سنبھالی عشوے بس چائے پیتی تھیں ۔۔یا کیک وغیرہ کھا لیتیں

--ایزل بھی چائے کا مگ لیے اپنے کمرے میں جا چکی تھی --اس کی یونیورسٹی سٹارٹ ہونے والی تھی بس انہیں چکروں میں لگی ہوتی تھی --

زرنم کے پاس آپ کی شرٹ کہاں سے آئی ہے --یہ سوال اسے آبان سے ہی پوچھنا چاہیے تھا--نوالہ توڑتے آبان کو مخاطب کیا آواز بس اتنی ہی تھی کہ زرنم اور آبان نے سنا--

آبان جو پانی گلاس میں انڈیل رہا تھا رکا--پھر ایک نظر زرنم کو دیکھا جس کے بالوں سے پانی کے ننھے قطرے گر رہے تھے--

میں نے کبھی اپ سے پوچھا تھا آپ نے بابا کے کپڑے کیوں پہنے ہیں --گھونٹ لیتے جتاتی نظروں سے دیکھا--

www.kitabnagri.xyz

آبان ---پیچھے سے آتے عصام نے اسے ٹوکا --وہ آفس کے لیے نکل رہا تھا--

میں پوچھ سکتی ہوں --زرنم تم بتاؤ مجھے --کہیں رات کو اس نے تمہارے ساتھ بتمیزی تو نہیں کی --اب زرنم کی طرف رخ کیا--

اسے بتمیزی نہیں پیار کہتے ہیں ---ابان نے جتایا--

زرنم --آپ بولو --- عشوے نے اسے اگنور کرتے زرنم کو اکسایا--

و--وہ رات کو مجھے اٹھا کے لے گئے تھے زبردستی --ہاتھ گود میں رکھے وہ عشوے کو دیکھ رہی تھی جب آبان نے اس کا ہاتھ پکڑتے خاموش رہنے کا اشارہ دیا---

پھر-- عشوے توجہ سے سن رہی تھی--

پھر سب کچھ ڈیٹل میں نہیں بتاتے مما آپ کو پتہ ہے ---آپ اسے ڈیسٹریکٹ مت کریں ---اس کا ہاتھ پکڑتے کھڑا ہوا --ساتھ زرنم کو بھی کھڑا کیا --

ہم لوگ اپنے کمرے میں جا رہے ہیں ---ساری رات سو نہیں سکے --- پیچھے سے ہو کے گزرتے عشوے کے کان میں کہا۔

کیوں ایسا کیا کیا ہے ساری رات جو سو نہیں سکے --ذرا بھی سینس نہیں ہے اپنی عمر دیکھو اور اس کی دیکھو -- عشوے کو شدید غصہ آیا --بابا کو بتاتی ہوں

بابا کی دھمکی نا دیا کریں --اور عمر تب دیکھنی تھی جب نکاح کروایا تھا --تب آپ لوگوں کو ایج سے کوئی پرابلم نہیں تھی تو اب ہماری کسی بھی

Novels Queen

پرائیویٹ ایکٹیوٹی سے بھی نہیں ہونی چاہیے --- زرنم کو ساتھ لیتے وہ عشوے کے سامنے ہی اپنی روم میں چلا گیا

جب تک زرنم بائیس سال کی نہیں ہو جاتی آبان کے روم میں نہیں رہے گی--- عشوے نے تلملا کے سوچا--ایزل ناشتہ کر کے جا چکی تھی بس اکیلی عشوے بیٹھی کھا رہی تھی --

کیا ضرورت تھی شرٹ مما کو دیکھانے کی --کمرے میں آتے ہی آبان نے اس کا بازو چھوڑا--

میں نے نہیں بتایا انہوں نے خود دیکھ لیا تھا--گھبراتے اسے دیکھا---پہلے ہی وہ باہر والی سیچوئیشن پہ شرمندہ تھی --

ہاں دیکھ لیا تھا --آپ تو چھوٹی سی بچی ہیں-- سمجھ ہی نہیں آتا کچھ آپ کو تو --بیڈ پہ بیٹھتے لپ ٹاپ اٹھایا --

تو آپ اپنی شرٹ دیتے ہی نا --میں نے کہا بھی تھا ایزل کے روم سے کپڑے لا دیں --ناراضگی سے کہا---میں ویسے بھی سو رہی تھی تب جب انہوں نے دیکھا --

ہاں ساری رات تو جیسے کھیتی باڑی کرتی رہی ہیں --وہ ساتھ اپنا موبائل بھی چیک کر رہا تھا --

آپ کو تو میں ہی غلط لگوں گی --منہ پھلاتے وہ باہر جانے لگی ---
کس نے کہا ہے جانے کے لیے۔ ایک سیکنڈ میں آبان نے اس کی کلائی پکڑی --

میں یہاں کیا کروں گی --آپ انسلٹ کر رہے ہیں حلانکہ میری غلطی نہیں ہے

کچھ بھی نا کریں بس یہاں بیٹھ جائیں --

مما پھر شک کریں گی -- پہلے بھی شرٹ کی وجہ سے ناراض ہیں --اوپر سے آپ نے ان سے اتنی گندی باتیں کی ہیں --

کون سی گندی بات کی ہے --آبان نے حیرت سے اسے دیکھا --

آپ نے مما سے کہا تھا وہاں جو --وہ کتنا غلط تھا وہ شرمندہ ہو گئی تھی --

نہیں --ایسی باتیں میں بچپن سے کرتا آرہا ہوں اپ کو ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے -- وہ اسے دیکھ ہی نہیں رہا تھا --زرنم کو برا لگا --پتہ نہیں وہ اسے کب دیکھتا تھا --

اچھا اب میں جاوں --کافی دیر بعد دوبارہ پوچھا --

نہیں --یہیں رہیں --

آپ خود پتہ نہیں کیا کر رہے ہیں--- میں جا رہی ہوں- -- ضدی انداز میں کہتی وہ اٹھ کے باہر چلی گئ --

----

ناروے جہاں ہر چیز پرسکون ہے --جہاں کے لوگ ہمیشہ تحمل مزاجی اور خوش کن حالت میں پائے جاتے ہیں --

وہاں ایک بھیڑیا --راج کرتا ہے ---جس کا ماننا ہے کہ ہمشہ تحمل مزاجی انسان کو برباد کر دیتی ہے --انسان کو خوش اخلاق ہونے کے ساتھ ساتھ غصیل بھی ہونا چاہیے -- لیکن اسے دیکھ خوش اخلاق کہنا سراسر بے وقوفی

تھا --جس ملک کی پولیس نے پچھلے سات سال سے ایک شوٹ بھی نہیں کیا وہاں ایک ٹیررسٹ ہر روز کئی لوگ اڑاتا ہے ---

مجھے صرف دو چیزیں عزیز ہیں --ایک میں --اور دوسری میری "میں" (انا) --مجھے ہر اس چیز سے نفرت ہے جو مجھ سے خوف نہیں کھاتی --میرا نام ولف بارڈ ہے --ایک ایسے شہر کا رہائشی ہوں جہاں جگہ جگہ نائٹ قلب ہیں --جہاں ہر دو قدم پہ دو لوگ ایک دوسرے کے جسم میں غرق پائے جاتے ہیں --جہاں ہر سال کئی عورتیں بناء شادی کے پریگنٹ ہوتی ہیں ---جہاں کئی بچوں کو کو اپنے باپ کا نہیں پتہ وہاں میں خود کو اس گندگی سے بچائے ہوئے ہوں ---میں اپنے اپ کو عیاشی میں ڈوبنے نہیں دیتا --- لیکن مجھ سے برا شخص تمہیں ناروے میں نہیں ملے گا نورا ---

میں نے عورت کو بہت قریب سے دیکھتا ہوں --بنا چھوئے --اس کی آنکھوں میں ایک جہان بسا تھا جو فاطمہ اس وقت دیکھ رہی تھی --

سبز رنگ کی آنکھیں ۔۔سبز آنکھیں دو رنگوں پر مشتمل ہوتی ہیں ۔۔۔ دوسرا رنگ بھورا سبز رنگ ہوتا ہے ۔۔جو شخصیت کی عدم مطابقت کی بات کرتا ہے۔ یہ بے کار نہیں تھا کہ قدرت نے مسٹر رولف بارڈ کو سبز رنگ کی خصوصیات سے نوازا تھا۔ سڑک پر سورج چمک رہا ہو تو رولف بارڈ کی آنکھیں سبز ہو جاتی تھیں اور اگر شام ہو گئی تو بھوری ہو جاتی تھیں۔ ایک طرف، وہ دنیا کو بہتر سے بدلنے اور ہر اس شخص کی مدد کرنے کے قابل تھا دوسری طرف، وہ ایک ایسا شخص تھا جو انتہائی نامناسب کام کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا یہ سب اس بات پر منحصر ہے کہ اس کی آنکھوں کا رنگ اس کا رخ کس طرف کرتا تھا۔۔

وہ اپنے بہت قریبی چاہنے والوں کے لیے کسی امتحان سے کم نا تھا۔ لیکن اگر کوئی اس پہ مکمل بھروسہ کر کے چلتا تو اسے مایوس کبھی نا ہونا پڑتا۔۔

تم ہمیشہ سے یہیں رہتے ہو تمہارا گھر کہاں ہے ---- وہ مکمل اس سے ایمپریس ہو چکی تھی --

نہیں --نا میں ہمیشہ سے یہاں رہتا ہوں نا ہی میرا کوئی گھر ہے --

پھر یہ جو بندہ ہے وہ کون ہے ---

وہ میرے ڈیڈ --

ڈیڈ پیو کو ہی کہتے ہیں پاگل --وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہنسی --

جانتا ہوں-- لیکن وہ میرا اصلی باپ نہیں ہے - بلکہ وہ میرے ساتھ کام کرتا ہے

اچھا-- تم مجھے یہاں کیوں لے کے آئے ہو --مجھے تو ان سب کا کچھ پتہ ہی نہیں ہے -- سکرینز دیکھتے کہا

میں بتاوں گا تم کرتی جاؤ --اگے ہو کے مائکرو فون اس کے کانوں پہ لگائے جیسے نورا نے اپنے ہاتھوں سے سیدھا کیا --پھر اس کی کرسی گھسیٹ کے کیمرے کے سامنے کی --خود سائڈ پہ ہوا --

ایک مائکرو فون سیٹ اپنے کانوں پہ لگایا --انگلیاں چلاتے اس نے انڈین ایمبیسی میں کال کنیکٹ کی --دو منٹ میں کال رسیو ہوئی ---

ہیلو -- نمستے --انڈین ایمبسی سے بات کر رہے ہیں آپ کو کس سے بات کرنی ہے --

وہ اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے خود بولا --

Can you disconnect your phone from all the other phones, I have a very important thing to say to you.

یس اف کورس ۔۔اس لڑکی نے اپنا فون باقی سب سے ڈیسکنیکٹ کیا ۔۔جس کا نوٹی فیکیشن مسٹر رولف بار کو اپنی سکرین پہ مل گیا تھا ۔۔۔

In New Delhi today at 2.30 pm the biggest temple there will be attacked. If you want to save this temple, please inform the government there.

وہ انگلش میں بات کر رہا تھا ۔۔اگے سے کوئی جواب نا پا کے اس نے کال کاٹ دی ۔۔ وہاں انڈین سکرین پہ جس کا چہرا سامنے آیا تھا وہ نورا تھی

شادی کو پورا ہفتہ گزر چکا تھا منڈے کو صبح صبح زرنم سکول کے لیے تیار ہو کے نیچے آئی تو ایزل اور عصام ناشتہ کر رہے تھے ۔۔زرنم ایزل کے روم

www.kitabnagri.xyz

میں ہی تھی فلحال --یہ بھی عشوے نے عصام سے کہہ کے ذبردستی ابان سے کروایا تھا ورنہ وہ اس حق میں تھا ہی نہیں کے زرنم اس کے ہوتے کسی اور کے روم میں رہے

اسلام و علیکم --سلام کرتے وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئی --

اج اپ نے بھی سکول جانا ہے -- عصام نے چائے کا سپ لیتے اسے دیکھا --

جی انکل --کتنے دن بعد وہ جا رہی تھی --الگ ہی چمک تھی اس کے چہرے پہ --

ٹھیک ہے آبان ہی اپ دونوں کو چھوڑے گا --

جی بابا --اب کی بار ایزل نے جواب دیا --پھر خاموشی سے ان لوگوں نے ناشتہ کیا ابان ایزل کو چھوڑ کے واپس اتا تو ناشتہ کرتا تھا --ابھی ایزل ناشتہ

Novels Queen

کر کے اسے بلانے چلی گئی -- عصام بھی روم میں اگیا --- عشوے البتہ کچن میں ہی تھی --زرنم وہیں بیٹھی بیگ میں بکس دیکھنے لگی --

بھائی بلا رہے ہیں--ایزل نیچے ائی تو زرنم کو اوپر بھیجا --
مجھے کیوں بلایا--نا سمجھی سے دیکھتے وہ اٹھی --

کیا پتہ -- خود دیکھ لو -- کوئی کام ہو گا --وہ وہیں انتظار کرنے لگی زرنم اوپر ائی تو ابان ابھی تک بیڈ پہ ہی لیٹا تھا --

جی --دروازہ بند کرتے اسے متوجہ کیا --
ابان نے انکھیں کھول کے اسے دیکھا تو دماغ شاٹ کر گیا --

اپ کو سکول جانے کا کس نے کہا ہے --بیڈ سے اترتے اس کے پاس ایا --

Novels Queen

ک--کیا مطلب --اتنے دن سے نہیں جا رہی پڑھائی ڈسٹرب ہو رہی ہے ساری --

تو --اپ نے کون سا پیپر دینے ہیں ---سکول جانے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے اب ارام سے گھر بیٹھیں --سکارف جو وہ اچھی طرح سیٹ کر چکی تھی ابان نے پنیں اتارتے سیریس انداز سے دیکھا --

پلیز --میں نے پڑھنا ہے اور سکول بھی جانا ہے ---

اج سے سکول جانا بند --درشتگی سے کہتے اسے بیڈ کی طرف دھکیلا --پھر دروازہ لاک کر دیا

پ--پر کیوں --- دروازہ بند ہوتے دیکھ کے وہ گھبرائی --

Novels Queen

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ اپ کو میرے علاوہ کوئی بھی مرد دیکھے --ڈریسنگ روم کی طرف جاتے اسے سرد نگاہوں سے دیکھا--

میں عبایا پہن لوں گی --وہ سسکی --سکول نہیں چھوڑ سکتی تھی وہ --اس نے تو اگے پڑھنا تھا بہت سارا--

بس --ایک چیز سے میں نے منع کر دیا ہے تو بات ختم کریں --

میٹرک تو پورا کرنے دیں پلیز --وہ اٹھ کے اس کے پیچھے ائی --
سٹڈی کی بجائے ابھی اپ مجھ پہ توجہ دیں --شرٹ ڈھونڈتے اسے کبڈ کے سامنے پکڑ کے کھڑا کیا --میرے کپڑے نکالیں میں فریش ہو کے اتا ہوں--

سب کچھ لے لیں بس پڑھنے دیں مجھے --میں کام بھی کر دوں گی سارے اپ کے --

سب کچھ دے دوں گا پر اگے پڑھائی ناممکن ہے --- اس کا رخ اپنی طرف موڑتے سختی سے باور کروایا ---

میں فریش ہونے جا رہا ہوں --اپ بھی چینج کریں جا کے --اور اگر کسی سے کچھ کہا تو مجھ سے برا نہیں ہو گا --انگلی اٹھاتے وارن کیا --زرنم خاموشی سے اسے دیکھتی رہی --اس کے واشروم میں جاتے ہی آنسوؤں کا ریلا امڈ کر انکھوں سے بر آمد ہوا تھا --

ابان نے اسے سکول جانے ہی نہیں دیا تھا --بس ایزل کو چھوڑ کے واپس اگیا --عشوے نے وجہ پوچھی تو زرنم کی طبعیت خرابی کا بہانہ بنا دیا --ساتھ اسے سختی سے خاموش رہنے کی بھی تائید کر دی --

کچھ دن یہی سب چلتا رہا --- زرنم نے ہر ممکن کوشش کر لی ابان کو منانے کی -- لیکن ابان ٹس سے مس نہیں ہوا -- ناچار زرنم نے ہی خاموشی اختیار کر لی ---

----

میں یہ کپڑے پہن کے جاوں -- لمبی شرٹ جو اس کے گھٹنوں کے نیچے تک آرہی تھی ساتھ کھلا ٹراوزر -- شرٹ پہ کافی کام ہوا تھا -- بڑا سا دوپٹہ عشوے نے اس کے کندھے پہ رکھا --

ہاں کیا ہے اسے -- اتنا پیارا لگ رہا ہے -- اسے دیکھتے کہا ---

ماما اس نے دو قدم پہ گر جانا ہے -- ایزل میک اپ کا سامان سیٹ کر رہی تھی -- اسے کوئی سمپل سے کپڑے دیں --

ایسے ہی سنپل سے کپڑے --اتنے اچھے لگ رہے ہیں --سلور کلر کی شرٹ تھی جس پہ بلیک کلر کا کام تھا ٹراوزر بھی سلور کلر کا تھا دوپٹہ جو شال نما تھا وہ بلیک کلر میں تھا اس پہ سلور کلر کا کام ہوا تھا

چلیں --ابان اسے لینے کے لیے اندر ایا --

یہ بھائی نے لا کے دئیے ہونگے کپڑے -- ابان کو سلور پینٹ اور کوٹ کے ساتھ بلیک شرٹ میں دیکھ کے ایزل نے فوراً کہا --

نہیں --میرے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں ہے --اگے ہو کے زرنم کے قریب ایا ---

ان کا سکول والا سکارف کہاں ہے فارغ ہی رکھا ہے مجھے دیں ابھی یوز ہو گا --- کھلے بالوں کو پیچھے کر کے عشوے سے پوچھا --وہ اسے گھور رہی تھی ---

اس کا کیا کرنا ہے --پھر حیرت سے پوچھا --

وہ کیچر پکڑاو --ایزل سے کہا --پھر عشوے کو دیکھا --اپ لوگوں نے کیسے تیار کیا ہے ایسے جائیں گی --کھلے بال کھلا سر ---پہلے سکارف لے گی پھر یہ گلے میں ڈالیں یا جہاں بھی --

واہ واہ --کتنا دماغ چلتا ہے نا اپنی بیوی کے لیے --

بابا کی بیوی پہ تو چلا نہیں ہے انھی پہ چلانا ہے نا --مسکراہٹ چھپاتے وہ اس کا جوڑا بنانے کی کوشش کر رہا تھا جو بار بار گر رہا تھا

میں خود کر لیتی ہوں -- زرنم نے کیچر پکڑتے خود سیٹ کیا --پھر وہی دوپٹہ پیچھے کی طرف سے گھما کے کندھوں پہ ڈالا --

www.kitabnagri.xyz

ایسے نہیں ایسے --کندھوں سے اٹھا کے سر پہ رکھتے عشوے کو ابان اس وقت بہت پوزیسیو لگا تھا --

ایسے بھی نہیں بھائی --سلور کلر کا ایک دوپٹہ جو ایزل کا تھا --وہ پہلے زرنم کو دیا --پھر سوٹ کے ساتھ کا کندھوں پہ ڈالا --

ہاں --یہ میری بہن والا کام کیا ہے --اب وہ سیٹیسفائے تھا --
اب چلیں -- اس کا ہاتھ پکڑا --

جی نہیں - --- یہ چوڑیاں پہننی ہیں--- سلور کلر کی تین چار چوڑیاں کلائیوں میں ڈالیں --پھر بلیک کلر کا چھوٹا سا کلچ اسے پکڑایا ---

وہاں اسے پریشان نہیں کرنا اور اکیلا بھی نہیں چھوڑنا باقی سب کے ساتھ لگ کے --جاتے جاتے عشوے نے اسے سمجھایا --

فکر نا کریں --اپ سے زیادہ خیال رکھوں گا --زرنم ابان کے کندھوں تک بھی نہیں ارہی تھی --

چلیں -- گاڑی کا ڈور کھول کے پہلے اسے بیٹھایا --پھر خود گھوم کے دوسری طرف ایا --

دعوت ہوٹل میں ہی تھی جہاں سب جمع ہوئے تھے --پورا ہوٹل بک کروایا تھا سب دوستوں نے مل کے --پچاس ساٹھ لوگ تھے ---

سب کو ہی زرنم اچھی لگی تھی --لیکں زرنم ریزرو ہی رہی --ابان۔ کچھ دیر تو اس کے ساتھ رہا پھر اسے ایک طرف بیٹھا کے خود دوستوں کے ساتھ مصروف ہو گیا --لڑکیاں لڑکے سب انجوائے کر رہے تھے --باتوں باتوں میں سب کی توجہ زرنم کی طرف ہوئی تو وہ گھبرا گئی ----

ہم اپ کو بھابھی کہیں یا۔۔

بھابھی ۔۔۔زرنم کے بولنے سے پہلے ابان بول پڑا ۔۔ساتھ لو دیتی نظروں سے زرنم کو دیکھا جو سرخ ہوتے ہتھیلاں مسل رہی تھی ۔۔وہ اتنی کنفیوز ہو رہی تھی۔۔ اسے کچھ سمجھ نہی ارہا تھا ۔۔

اوکے بھابھی ۔۔۔اپ کو ہمارے ابان سے محبت کیسے ہوئی ۔۔۔ معاذ نے زرنم سے سوال کیا۔۔۔

زرنم نے ابان کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا ۔۔اسے ابان سے محبت کب ہوئی تھی ۔۔ہونکوں کی طرح سب کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ بتائیں بھی۔۔۔

م۔۔مجھے محبت ۔۔۔ نہیں ہے ۔۔ سچ بول دیا۔۔۔

Novels Queen

اووووو ---ابان کا جھوٹ پکڑا گیا -- سب کا رخ ابان کی طرف ہوا --زرنم نے روہانسی نظروں سے ابان کو دیکھا وہ اسے ان سب کے سامنے کیوں ایسے انسلٹ کر رہا تھا --

وہ بس شرما رہی ہیں --ابان کو زرنم کا یہ انکار بہت چبا --

انہیں مجھ سے عشق ہے --ابھی ثابت ہو گا --ان سب کو دیکھتے ابان مسکرایا --میرے پاوں بھی چوم لیتی ہیں یہ تو --اتنی محبت ہے ---انکھ دباتے وہ زرنم کو بنا دیکھے کہہ رہا تھا --

ابھی ان سب کے سامنے میرے پاؤں ---کرسی گھسیٹ کے بیٹھتے پاوں پھیلائے --زرنم کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑا ---

میں اپ کے پاوں چوموں؟--اسے لگا شاید سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے --

جی--سفاکیت اس کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی --

www.kitabnagri.xyz

یوں سب کے سامنے ؟--اس کا وجود کانپ گیا--

ہاں سب کے سامنے --نظریں اس پہ گاڑھتے دیکھا---آخر مجازی خدا ہوں اپ کا----

ہمم---اس نے ایک لمحہ لگایا تھا اٹھنے میں --پھر وہ اس کے قدموں میں بیٹھی اور شوز اتار کے پاوں پہ اپنی کانپتی ہوئی انگلیاں جمائیں تھوڑا جھکتے اس نے اپنے ہونٹوں کو ابان کے پاوں پہ رکھا---ساتھ ہی انسو بھی اس کے پاوں پہ گر تھا--آبان کا پورا وجود کپکپا اٹھا--وہ لڑکی اسے روز حیران کرتی تھی--

لیکن اج --بے اختیار ہوتے اس نے اس کا چھرا اوپر اٹھایا

Novels Queen

سرخ ہوتے چہرے کو یوں سب کے سامنے چومنے میں اسے زرا بھی قباحت محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔اس شدت پہ آس پاس کھڑے سب لڑکوں نے ہوٹینگ کرتے اپنی انکھوں پہ ہاتھ رکھے۔۔

ابان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے لے کے کہیں غائب ہو جاتا۔۔اس کا دوپٹہ سیدھا کرتے۔۔وہ سب کے بیچ میں سے اسے لیے گاڑی تک ایا۔۔زرنم ہچکیوں سے رو رہی تھی

وہ مسلسل رو رہی تھی اور آبان کو اب اس پہ شدید غصہ آرہا تھا۔۔

گاڑی مین سڑک پہ ڈالتے اس نے دوبارہ زرنم کو دیکھا۔۔

زرنم۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اسے چپ کیسے کروائے اب۔۔۔

Novels Queen

چپ ہو جائیں -- نہیں تو یہیں اتار کے چلا جاوں گا --

وہ کچھ بھی ری ایکٹ کیے بنا دوسری طرف رخ کیے بہتی آنکھوں سے گزرتے منظر دیکھتی رہی ۔ہر دو سیکنڈ کے بعد اس کا وجود ہلتا تھا --

آپ آنسو کا دریا بہانہ بند کریں گی زرنم --- گاڑی ایک طرف روکتے وہ اس کی طرف گھوما --

نہیں---گردن نفی میں ہلاتے معصومیت سے اسے دیکھا --

وجہ --بمشکل مسکراہٹ کنٹرول کی --

اوکے ٹھیک ہے --اپنا یہ شغل کنٹینیو کریں---کیونکہ مجھے اس سے ذرا بھی فرق نہی پڑ رہا ---

Novels Queen

ہاں --اگر آپ کو فرق پڑتا تو یوں سب کے سامنے نا کرتے --ماما نے آپ سے کہا بھی تھا میرا خیال رکھیں آپ --لیکن آپ نے مجھے وہاں سب کے سامنے ---اس سے بمشکل بات مکمل ہوئی ---

تو آپ کہہ دیتیں مجھ سے محبت کرتی ہیں --آپ کی ہی غلطی تھی ---

ہاں میری ہی غلطی تھی --پھر سسکی لی ---

یار ایک تو آپ کا رونا جلدی سٹارٹ ہو جاتا ہے --یہ آپ کی ہچکیاں میرے کانوں میں ہتھوڑے بن کے لگ رہی ہیں --پتہ نہیں گھر جا کے کیا ہو گا --اللہ کرے کوئی سامنے نا ہو--گیٹ کے سامنے گاڑی روکی ---

سب کے سامنے سے گزر کے جاؤں گی سب سے آپ کی انسلٹ کرواؤں گی دیکھنا-- اسے دھمکاتے زرنم وہیں پہ ہی نیچے اتر گئی -- گاڑی اندر آنے تک وہ لان عبور کر چکی تھی --

عشوے جو لان میں پودے سیٹ کروا رہی تھی اس نے زرنم کو تیزی سے وہاں سے جاتے ہوئے دیکھا -- اسے کیا ہوا --
پریشانی سے بند ہوتے گلاس ڈور کو دیکھا --

کیا ہوا ہے --وہ-ایسے کیوں گئی ہے اندر --کچھ دیر میں آبان گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے آرہا تھا تو عشوے نے اسے روکا ---

کچھ نہیں-- اس کا چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا -- ایک سیکنڈ رکتے وہ بھی اندر چلا گیا --

اگر اسے کچھ کیا نا تو مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا -- عشوے نے اونچی آواز میں اسے کہا --

زرنم جو اوپر آ تو گئی تھی لیکن اب اسے احساس ہوا تھا اس کا تو روم بھی نہیں ہے جہاں بیٹھ کے وہ رو سکے --ایزل کے روم میں وہ اپنے دکھ نہیں رو سکتی تھی--

رکیں --پیچھے آبان بھی پہنچ چکا تھا --وہ جو دروازہ کھولنے لگی تھی رک گئی--آبان اس کے قریب آیا ایا--

مجھے ہاتھ مت لگائیں --اس کا ہاتھ جھٹکتے پیچھے ہوئی --لیکن آبان نے زبردستی اسے پکڑا --اور اپنے روم میں لے ایا---

یہاں بیٹھیں ---یہ آپ کا کمرہ ہے --دوبارہ ایسی کسی بھی سیچوئشن میں ایزل کے روم میں جانے کی سوچنا بھی مت ---زبردستی بیڈ پہ بیٹھایا--

Novels Queen

آپ جائیں یہاں سے مجھے بات بھی نہیں کرنی آپ سے اب-- غصے سے کہتے آنکھیں رگڑیں --جو مسلسل رونے سے سرخ ہو چکی تھیں --دوپٹہ اتار کے بیڈ پہ پھینکا---

اوکے --میں جا رہا ہوں --آپ سکون سے رو لیں --

ہاں آپ کو خوشی ہو رہی ہو گی میری انسلٹ کر کے یوں سب کے سامنے --ایک بار نہیں دو دو بار---

دو دو بار کب کی ہے --اور اس میں انسلٹ والی کوئی بھی بات نہیں تھی -- بیویاں تو شوہروں کے لیے جان بھی قربان کر دیتی ہیں آپ نے تو بس --

ہاں تو جان مانگ لیتے نا سیدھی آپ--- سوں سوں کرتے اسے دیکھا --

وہ دے سکتی تھیں --آئی برو اچکاتے پوچھا---

ہاں --آنکھیں بند کر کے -- بھیگی آنکھوں سے ایک بار پھر سوں کیا --

Novels Queen

گریٹ ۔۔جان دی جا سکتی ہے ۔۔ لیکن محبت نہیں ہے

ہاں ۔۔آپ خوش ہوں ۔۔ بہت زیادہ ۔۔مجھے تکلیف دے کے آپ نے اچھا نہیں کیا ۔۔میں جب بتاوں گی دادو کو تو وہ مجھے یہاں نہیں رہنے دیں گی ۔۔۔ ڈرایا۔۔مجھے اتنا ہرٹ ہوا ہے ۔وہ سب کیا سوچیں گے میرے بارے میں ۔۔پھر آپ نے سب کے سامنے پیار کیوں کیا ۔۔اب اگلی بات پہ اس کی سوئی اٹکی ۔۔

کہاں خوشی ہو رہی ہے یار ۔۔آپ سے زیادہ مجھے تکلیف ہو رہی ہے ۔۔ اس کے پاس قالین پہ بیٹھتے اس کے ہاتھ تھامے ۔۔آئی ایم رئیلی سوری ۔۔آئندہ آپ کو بلکل بھی ہرٹ نہیں کروں گا ۔۔کان پکڑتے اسے دیکھا ۔۔اور کوئی کچھ بھی نہیں سوچے گا ۔۔

نہیں۔۔ میں پھر بھی آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی ۔۔گردن دوسری طرف پھیرتے ہاتھ چھڑوائے ۔۔

ہاااـ اوکے --گہری سانس لیتے وہ پیچھے ہٹ گیا-- کھڑے ہوتے اپنا کوٹ اتارا--

آنسو صاف کریں --ایک دم وہ سیریس ہوا --زرنم ان سنا کرتے آنسو بہاتی رہی --

میں نے کہا ہے آنسو صاف کریں -- جھٹکے سے اسے اپنے سامنے کھڑا کیا --

میری بات سمجھ نہیں آتی ایک بار ---چہرہ اوپرکرتے خود اس کی آنکھیں صاف کیں ---اب ایک بھی آنسو نکلا نا تو آنکھوں میں جمسا ڈال دوں گا --- سختی سے کہتے پانی کا گلاس بھرا اور اس کے ہونٹوں سے لگایا---

چپ کر کے یہاں لیٹ جائیں اب -- پانی پلا کے بیڈ پہ سیدھا ہونے کو کہا--وہ اس بدلتے انداز سے سہمی--- جلدی سے سیدھی ہوئی اور لیٹ گئی --

www.kitabnagri.xyz

اب یہاں سے ہلنا نہیں ہے ---انسو بھی نا نکلیں -- سختی سے باور کرواتے خود دروازہ لاک کرتے باہر نکل آیا --ابھی تو عشوے کے سوالوں کے جواب بھی دینے تھے

نیو دہلی

سفید سنگ مرمر سے بنے ہوئے چھتر پور مندر میں اس وقت ہر طرف گہما گہمی تھی ---یہ بھارت کو دوسرا بڑا مندر ہے جہاں آس پاس بیس کے قریب اور بھی چھوٹے موٹے مندر بنائے گئے ہیں --- اس وقت چھتر پور مندر میں تین سے چار لوگ الگ الگ جگہوں پہ خاموشی سے عبادت میں مصروف تھے --

اس مندر کو ستر ایکڑ زمین پہ بنایا گیا ہے جس کے آس پاس باغیچے بھی لگے ہوئے ہیں -- سفید دھوتی اور سفید ہی کرتے میں ملبوس ہاتھ میں اوریج

Novels Queen

کلر کی تسبیح بڑے بڑے موتیوں والی تھامے ایک شخص چلتا ہوا مندر میں داخل ہوا --پھر بت -- جن کی ہندو پوجا کرتے ہیں ان کے سامنے ماتھا ٹیکتے وہ مسکرایا --

جے ماتا کی --ہاتھ اٹھاتے سر کے برابر کیے --پھر الٹے قدموں واپس ہو لیا --دروازے کے پاس رکتے اس نے جھک کے کچھ رکھا اور دس سیکنڈ میں تیز تیز قدموں سے چلتے کافی دور نکل آیا ---وہ ابھی مندر کی حدود میں ہی تھا جب ہر طرف سفید دھواں اٹھنا شروع ہوا ---

سفید دھواں پھیلتا اتنا ہو گیا کہ کسی کو دوسرا نظر نا آتا --- بہت تیزی سے وہاں ہلچل ہو رہی تھی --- دو منٹ میں وہ دھواں چھٹا تو لوگ کھانستے اپنے پیاروں کو ڈھونڈھنے لگے --وہ شخص ہاتھ ویس کوٹ کی جیبوں میں ڈالتے سر جھکائے چلتا رہا --

اپنی بائک تک آتے دو اور لوگ دائیں اور بائیں --اپنی اپنی بائکس سنبھالتے نظر آئے --وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کے مسکرائے اور زن سے بھارت کی سڑکوں پہ بائکس اڑاتے ائیر پورٹ پہنچے ---اگلے کچھ گھنٹوں میں وہ ناروے کے ایک چھوٹے سے قصبے جس کا نام ہل تھا میں موجود تھے --

آپ کی امانت ڈیڈ --باقی دو وہیں باہر ہی رک گئے --مسٹر رولف بارڈ اکیلا اندر داخل ہوا تو سامنے ہی محمد شفیع بیٹھا تھا --اس کا کام ہی رولف بارڈ کا انتظار کرنا تھا --

واہ---میرا شیر خوشی سے اس نے وہ باکس پکڑا --جس کے اندر بلیک پیرل تھا--- اسی شام انڈین نیوز میں ہر طرف یہی خبر چل رہی تھی چھترپور مندر سے وہ قیمتی موتی چرا لیا گیا ہے جو اج سے کئی صدیاں پہلے وہاں کے دیوتا نے انہیں تحفے میں دیا تھا

Novels Queen

ایک دوسری خبر بھی تھی --جو فلحال وہاں کے لوگوں سے پوشیدہ تھی --
کچھ دن بعد ایک اور پارسل ملا تھا محمد شفع کو --

اسلام و علیکم مما --آزان جو پچھلے کچھ دن سے مصروف تھا آج ٹائم نکالتے سب سے پہلے عشوے کو کال کی کچھ وہ ان سے ناراض بھی تھا کہ انہوں نے اس کے بنا ہی آبان کی شادی کر دی تھی --

وعلیکم السلام--شکر ہے فون تو کیا تم نے --شکوے سے بھرا لہجا--

آپ لوگوں نے کون سا میرا خیال کیا ہے --جو میں آپ کا کرتا --گیٹ عبور کرتے وہ سڑک پہ آیا --

تمہارے بھائی کو جلدی تھی ۔۔ہم تو خود سرپرائز ہی ہوئے ہیں۔۔ بلکہ ماں باپ ہونے کے باواجود ہمیں ایسے انویٹیشن کارڈ ملے ہیں جیسے کسی اوٹ اوف فیملی میمبر کو ۔۔

سہی ہے ۔۔جیب میں ہاتھ ڈالتے دوسرے سے فون پکڑا ہوا تھا ۔۔اس کا رخ قریبی بار کی طرف تھا جہاں اس نے کسی سے ملنا تھا ۔۔

پڑھائی کیسی جا رہی ہے ۔۔ عشوے لیونگ روم میں صوفے پہ دراز تھی ۔۔

بہت زبردست ۔۔بس مصروفیت زیادہ ہے اسائمنٹ اور پتہ نہیں کیا کیا چاہیے ہوتا ہے پروفیسرز کو ۔۔ چھوٹے سے پتھر کو پاوں مارتے ۔۔پتھر کو دیکھا جو دور جا کے رک گیا تھا۔۔۔

جب تک وہ بار میں پہنچا عشوے سے بات کرتا رہا --پھر کال کاٹ کے اندر داخل ہوا --اندر الگ ہی رنگ تھے وہیں دور وہ شخص بیٹھا تھا جس سے اس نے ملنا تھا ---

واہ --یار توں تو سچ میں ہی آگیا --اگے ہوتے حسنین نے آزان کو گلے لگایا --کتنی دیر دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے رہے -- آذان اس کا سکول فیلو تھا --کچھ دن پہلے ہی اسے علم ہوا کے اذان شیخ بھی نوروے ہی ایا ہوا ہے --کوشش کر کے اس سے کانٹیکٹ کیا اور مطلوبہ جگہ انے کا کہہ دیا --جہاں اب وہ دونوں بغل گیر تھے --

سنا کیسا ہے --الگ ہوتے آذان کرسی پہ جمپ کرتے بیٹھا --

ٹھیک --فرسٹ کلاس -- تم سناو---انے کا بتایا بھی نہیں --بئیر کا آرڈر کرتے اسے دیکھا --دونوں باتوں میں مصروف ہوئے --

Novels Queen

بس یار ۔۔۔۔پہلے کچھ ماہ تو میں نے خود ہی کسی سے بات کرنے کی کوشش نہی کی ۔۔پھر اب ایک بار پاکستان کا چکر لگا کے ایا تو پیچھے کفی سارا کام تھا جو پڑا ہوا تھا وہ کرتے دن گرز گئے ۔۔

ہمم چلو ۔۔اب تو ملاقات ہو گئ ہے ۔۔دوبارہ بھی ہوتی رہے گی ۔۔مجھے اپنا ایڈریس تو دو۔۔۔ حسینین سے اس کا ایڈریس مانگا۔۔

ایک دوسرے کے ایڈریس ایکسچینج کرتے آنے کے دعوت بھی دے ڈالی ۔۔دو سے تین گھنٹے ان دونوں نے وہاں گپ شپ کی اور رات کے گیارہ بجے وہ دونوں اپنے ٹھکانوں کی طرف واپس چل دیے ۔۔ نوروے میں دن کی نسبت رات کو زیادہ ہنگاما ہوتا ہے ۔۔وہ بھی سر جھکائے جیبوں میں ہاتھ ڈالے جا رہا تھا جب کسی سے ٹکرایا ۔۔

ا۔۔آئی ایم سوری ۔۔ہاتھ باہر نکالتے وہ دو قدم الٹا چلا اور اس ٹکرانے والی ہستی کو دیکھا۔۔

ت۔۔توں ۔۔ نورا آزان کو دیکھ کے وہیں پتھر ہو چکی تھی۔۔۔وہ سامنے کھڑے مسٹر رولف کی طرف جا رہی تھی جو اسے رقستے سمجھا رہا تھا۔۔

ایکسکیوز می آپ کون ۔۔آزان بھی رک گیا۔۔۔

م۔۔میں وہ ۔۔نورا رکی ۔۔اب اسے کیسے بتاتی کہ وہ فقیرنی تھی پہلے ۔۔اسے سمجھ نہیں آیا وہ اسے دیکھ کے خوش ہوتی یا ماتم کرتی ۔۔

ہاں۔۔۔مجھے یاد آیا۔۔آزان نے دماغ پہ زور ڈالتے یاد کیا ۔۔ تم مجھے تب نظر آئی تھی جب میں بائک سے گرا تھا پاکستان میں ۔۔ تم نے ہی میرے ہونٹ صاف کیے تھے ۔۔یاد ہے ۔۔انگلی گھماتے یاد کیا۔۔

ہ--ہاں--میں ہی تھی --نورا بمشکل مسکرائی --پتہ نہیں اسے خوشی کیوں نہیں ہوئی تھی آزان کو دیکھ کے --

تم یہاں کیسے آگئی ---ازان نے وہ سوال پوچھا جس کا جواب نورا کے پاس نہیں تھا --

م--میں اپنے مامے کے پتر کے ساتھ ---اس کا حلیہ بلکل بدلا ہوا تھا لیکن لہجہ اور زبان نہیں بدلی تھی --

سچ بتاو --آزان کو ناگوار لگا --

سچ کہہ رہی ہوں --ملاؤں گی تمہیں --

تمہارے ماموں کا بیٹا اتنا امیر ہے تو تم --

ابھی مجھے جانا ہے --دور کھڑے مسٹر رولف کو دیکھا --جو دوسری طرف رخ کیے اس کا انتظار کر رہا تھا--

ت--تم مجھے اپنا نمبر دے دو -- جلدی سے نمبر مانگا کہیں غائب ہی نا ہو جائے --میں فون پہ بات کروں گی تم سے ---

آزان نے اسے اپنا نمبر فون میں لکھ کے دیا--نورا کو مسٹر رولف نے موبائل بھی دیا تھا تاکہ وہ اس سے رابطے میں رہے --

مہربانی --جلدی سے کہتے واپس مڑ گئی --

واپس مڑتے آزان نے گردن گھما کے ایک بار پھر جاتی نورا کو دیکھا --جو چھوٹی سکرٹ میں ہیل پہنے ٹک ٹک کرتی جا رہی تھی --

----

رات کو جب اس کی آنکھ کھلی تو ساڑھے بارہ ہو رہے تھے --پہلے تو نیند میں اسے سمجھ نہیں آیا وہ کہاں ہے --پھر جب احساس ہوا تو اٹھ کے بیٹھ گئی -- پاس ہی آبان اسی کی طرف رخ کیے سو رہا تھا --اسے دیکھ کے دوبارہ سب یاد آ گیا---

کتنے مزے سے سو رہے ہیں--- ٹی شرٹ سے مضبوط پھولے ہوئے بازو جھانک رہے تھے --

وہ آرام سے اٹھی --جوتے ہاتھوں میں اٹھائے اور خاموشی سے اے سی اوف کرتے باہر نکل آئی --پھر ایزل کے روم میں اکے سو گئی --پیچھے آبان کچھ دیر تو اسی حالت میں سوتا رہا --جب گرمی کا احساس ہوا تو آنکھ کھلی ---

اٹھ کے پہلے پانی پیا-- بارہ بیالیس ہو رہے تھے --ٹائم دیکھتے اے سی کو دیکھا جس کی بتی بجھی ہوئی تھی --پھر یاد آتے ہی بیڈ کی دوسری سائڈ دیکھی جہاں زرنم اب نہیں تھی ---

خود جانا تھا تو چلی جاتیں میری نیند کیوں خراب کی ہے --دوبارہ اے سی اون کرتے واپس لیٹ گیا --

صبح چھ بجے اٹھ کے وہ سب سے اوپر والے پورشن میں آیا جہاں جم بنایا گیا تھا --ایکسرسائیز کرتے بوفرز کو موبائل سے کنیکٹ کیا اور سونگ لگایا -- پینتالیس منٹ یا ایک گھنٹہ وہ روز ایکسر سائیز کرتا تھا --

تقریبا سات بجنے والے تھے جب وہ واپس نیچے آیا -- کچھ دیر سانس لیا اور پھر نہا کے کپڑے چینج کیے -- جب تک وہ نیچے آیا ایزل سکول کے لیے تیار ہو کے ناشتہ فنش کر رہی تھی --

اسلام و علیکم -- سلام کرتے چور آنکھوں سے عشوے کو دیکھا جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں ساتھ عصام بھی چائے پی رہا تھا --

چلیں بھائی -- ناشتہ کر کے اٹھتے آبان کو بلایا --

چلو -- گاڑی کی چابی پاکٹ سے نکالتے وہ اس سے پہلے باہر نکلا ---

میں نے بھی جانا ہے -- زرنم کی اواز آبان کے کانوں سے ٹکرائی تو اس کے قدم رکے -- پھر انھیں قدموں سے واپس گھوما -- زرنم بیگ ایک کندھے پہ پیچھے کی طرف لٹکائے سکارف کیے اسے دیکھ رہی تھی --

لے جائیں اسے بھی کتنے دنوں سے نہیں جا رہی ہیں -- عصام نے اٹھتے ہوئے حیران پریشان آبان کو دیکھا --

آپ کی طبعیت نہیں خراب تھی --چھوٹے چھوٹے قدم لیتے وہ اس کے پاس آیا --

ن-- نہیں زرنم نے اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کیا --وہ جانتی تھی وہاں اسے انکار کرنے کی تنبیہ کی جائے گی --

رات کو تو کافی خراب حالت تھی اپ کی -- بیگ اس سے لیا جیسے وہ مشکل سے مسلسل کندھے پہ ٹکائے ہوئے تھی --

اب ٹھیک ہوں میں-- اس کے جوتوں پہ نظریں گاڑھے سر جھکائے کہا --

لے جاو۔۔جب اسے پرابلم نہیں ہے تو آپ کو کیا مسلہ ہے ۔۔ عشوے نے آبان کو ٹوکا ۔۔

ہم۔۔ اسے بازو سے پکڑا۔۔گرفت اتنی سخت تھی کہ گھڑی کا لاک جس کے تھوڑے تھوڑے کونے نکلے ہوئے تھے وہ اس کی کلائی میں چبھے ۔۔۔ پر زرنم کچھ بھی کہے بنا گھسیٹتی ہوئی اس کے ساتھ باہر آئی تھی ۔۔

آپ کو لے کے جاتا ہوں میں آج سکول ۔۔ فرنٹ ڈور کھولتے اسے گاڑی میں دھکیلا ۔۔۔

بھائی کیا ہوا ۔۔ کیوں ڈانٹ رہے ہیں۔۔ایزل پہلے ہی بیٹھی ہوئی تھی گاڑی میں ۔۔

www.kitabnagri.xyz

چپ رہو ---ایک سخت نظر سے اسے دیکھتے گاڑی سٹارٹ کی --پھر گیٹ سے باہر نکلاتے زرنم کو ایک نظر دیکھا --جو خوف زدہ سی کلائی تھامے بیٹھی تھی --ہمت کر تو لی تھی عصام کے سامنے سکول جانے کی --اب اس کے بعد آبان اس کا کیا حشر کرتا وہ نہیں جانتی تھی --ایک سو اسی کی سپیڈ سے وہ مین سڑک پہ آیا --

صبح صبح سکول آنے جانے والے بچوں کی وینز رکشے اور بائکس کا کافی رش ہوتا ہے ---اور اس کی سپیڈ کسی بھی حادثے کا شکار کروا سکتی تھی --پیچھے ایزل دونوں سیٹوں کو پکڑے بمشکل سنبھالے ہوئے تھی اور زرنم بیلٹ باندھے ہونے کے باوجود ہچکولے کھا رہی تھی ---

بھائی --پلیز-گاڑی سلو کریں --مارنا ہے کیا --

اگر تمہاری آواز دوبارہ آئی تو میں نے سچ میں کسی چیز میں مار دینی ہے --

سامنے ٹرک آرہا تھا --جس پہ زرنم کی نظر پڑی ---

آبان کا سارا دھیان زرنم کی طرف تھا اس نے سفید ہوتی زرنم کو دیکھا ---گاڑی بلکل ٹرک کے قریب پہنچ چکی تھی جب ایک جھٹکے سے گاڑی کا رخ دوسری طرف ہوا --زرنم اور ایزل ایک ساتھ چیخیں تھیں ---

کچھ نہیں ہوا -- گاڑی کی سپیڈ سلو کرتے ابان نے کانپتی زرنم کا ہاتھ پکڑا ---ایک تو فرنٹ پہ بیٹھے بندے کا ویسے ہی قریب اتی گاڑی کو دیکھ کے حال برا ہو جاتا ہے --ان کی گاڑی کی پھر تو سپیڈ بھی بہت ہائی تھی --

م--مجھے نہیں پڑھنا--- کبھی بھی نہی پڑھنا پلیز--اپ مجھے اتار دیں یہاں --وہ-زور زور سے چیخ رہی تھی --ساتھ ماتھے پہ پسینے کے قطرے چمکے ---جیسے اوسان خطا ہو جائیں--

گاڑی کی سپیڈ کم محسوس ہوتے ہی آنکھیں کھول کے سامنے دیکھا سڑک تقریبا خالی تھی سامنے--- پھر آبان کو دیکھا---جو چہرے پہ سخت تناؤ لیے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا ساتھ ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑے جیسے یقین دلا رہا ہو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اتنے جلدی نہی مرنے دوں گا-- ایزل شاید بے ہوش ہو چکی تھی --زرنم نے نظریں پھیرتے پیچھے دیکھا--وہ بھی خوف زدہ بلکل خاموش تھی---

کچھ دی بعد ابان نے ایزل کو سکول گیٹ پہ اتارا--پھر خود بھی اترا ---گاڑی لاک کرتے وہ گارڈ کے پاس آیا اور اندر جانے کی پرمیشن لی

--گارڈ نے اندر پرنسپل سے بات کرتے اسے اندر جانے کا کہا--گیٹ سے انٹر ہوتے ہی لفٹ سائڈ پہ پرنسپل کا آفس تھا--

اسلام و علیکم--اندر داخل ہوتے پہلے سلام کرتے مصافحہ کیا--انہوں نے بھی اٹھ کے اسے ویلکم کیا تھا--

پھر کچھ دیر ان سے زرنم کے حوالے سے بات کی اور باہر آیا--

گاڑی کا دروازہ کھول کے بیٹھا---لیکن اب رنگ سفید ہونے کی باری آبان کی تھی---

----

ہمارا نیکسٹ ٹارگٹ بنگہ دیش ہے--کوٹ کا بٹن کھولتے وہ تین اور لڑکوں کے ساتھ اس روم میں داخل ہوا--

Novels Queen

ان تینو لڑکوں نے اپنی اپنی کرسیوں پے بیٹھتے سسٹم اون کیے --سامنے ایک بڑی سکرین تھی جیسے مسٹر رولف نے ٹچ کرتے روشن کیا---

پھر ایک طرف بنے گلوبل کو پریس کیا پوری دنیاں کا نقشہ سامنے ایا --انہیں چھ اور لوگوں کی ضرورت تھی جو الگ الگ ممالک سے تعلق رکھنے والے ہوں ---دو مل چکے تھے چار باقی رہتے تھے --انہیں ان چھ ممالک کی سب سے قیمتی اور نایاب چیز چرانی تھی --

بنگلادیش کو زوم کرتے وہاں کی سب سے فیمس جگہ سندر بن فوریسٹ سامنے کیا-- سندر بن جنگل بھارت اور بنگلہ دیش کے رقبے میں اتا ہے --یہ جنگل سدا بہار جنگل ہے اور یہاں پایا جانے والا نایاب ٹائیگر جس کی نسل اب دنیاں سے ختم ہو رہی ہے --روئیل بینگال ٹائگر --جو ان کا اگلا شکار تھا --

یہ جنگل --ہمیں یہاں جانا ہے --اور یہ ٹائیگر --ساتھ ساتھ سکرین پہ دیکھا رہا تھا --یہ یہاں ہمارے پاس ہو گا -- اس کی نیلی انکھوں میں الگ ہی روشنی چمکتی تھی سب کچھ چھین لینے کی روشنی --

اس ملک میں انٹر ہونے کے لیے جس جس چیز کی ضرورت ہے وہ تم لوگوں نے ریڈی کرنی ہے --وہاں میں ، نورا اور ایرک جائیں گے --ایرک ان تینوں میں سے ہوشیار لڑکا تھا ---

اوکے مسٹر رولف بارڈ --تینوں نے یک زبان ہو کے کہا ---

ہم وہاں پاکستانی بن کے اینٹرینس لیں گے --پیپرز تیار کرواو --صرف دو دن ہیں -اڈر دیتے سکرین پہ انگلیاں چلائیں --- اب وہ راستے دیکھ رہا تھا

اگلے دو دن میں نورا اور ایرک اس کے سامنے تھے ---

اسے پہلے ڈریس اپ تو کرو -- نورا کو وہی شورٹ سکرٹ اور فضول سی لپسٹک میں دیکھ کے الجھن ہوئی ---

پھر میک اپ ارٹیسٹ کو بلایا گیا -- بلیک کلر کے کورٹ گاون کے ساتھ بلیک ہی ہیل -- بلیک حجاب -- بلیک گلاسسز اور ریڈ لپسٹک -- اس کا حلیہ نارویجن سے پاکستانی ماڈل میں چینج کیا گیا --

اردو تو اتی ہو گی -- فائل کرتے مسٹر رولف نے اسے دیکھا --

جی -- کوئی ایسی ویسی -- خود کو آئنے میں دیکھتے وہ ہنسی -- اس کی تو لاٹری لگی ہوئی تھی اج کل -- کیا پتہ کب تک سانسیں ہیں -- جب تک ہیں تب تک وہ خوب مزے کر رہی تھی ---

نورا اور ایرک ہزبینڈ وائیف کے طور پہ وہاں جانے والے تھے --اور مسٹر رولف بارڈ --ہمیشہ کی طرح ان لیگل رستے سے جانے والا تھا --

کیا پچھلی دو دفعہ کہ طرح اس بار بھی وہ کامیاب ہو جاتا یا --کسی ٹائیگر کا نشانہ بن جاتا --محمد شفع ایک بار پھر انتظار کی سولی پہ لٹک گیا تھا

ابان گاڑی کا دروازہ کھول کے بیٹھا ---لیکن اب رنگ سفید ہونے کی باری اس کی تھی ---

زرنم ---وہاں نہیں تھی -- دروازہ کھولتے وہ واپس باہر نکلا --

گاڑی میں لڑکی تھی یہاں -- تیزی سے گارڈ کے پاس آیا جو وہیں کھڑا تھا

---

www.kitabnagri.xyz

وہ تو رکشے میں بیٹھ کے چلی گئی ہے سر --

کس طرف گئی ہے -- پریشانی اس کے چہرے سے عیاں ہوئی--

اس راستے سے --سامنے کی طرف اشارہ کرتے گارڈ نے بتایا --

کہاں جا سکتی ہیں --آپ نے کچھ سنا -- ماتھا مسلتے آس پاس دیکھا

نہیں -- سر ---پیسے پکڑاتے ہوئے دیکھا تھا --پھر رکشے پہ بیٹھ کے اس طرف کو چلی گئی--

اچھا --

وہ واپس آ کے گاڑی میں بیٹھا ---پتہ نہیں کہاں گئی ہو گی -- موبائل بھی اس کے پاس نہیں تھا جو رابطہ کرتا --اتنے ٹائم میں وہ گھر بھی نہیں پہنچ سکتی تھی ورنہ اما کو ہی کال کر لیتا --- گاڑی سٹارٹ کرتے گارڈ کے بتائے ہوئے راستے کی طرف ڈال دی ---

Novels Queen

سپیڈ نارمل ہی رکھی کہیں آس پاس ہی نا ہو ---تھوڑا سا اگے جا کے اسے رکشہ جاتا ہوا دیکھائی دیا ---وہ رکشہ کافی سپیڈ میں تھا پھر بھی کار کی سپیڈ رکشے سے زیادہ تھی ---

پر اس کے قریب جا کے اسے پتہ چلا اس میں زرنم نہیں تھی -- سٹیرنگ پہ زور سے ہاتھ مارتے وہین رک گیا ---

کیا کروں اب میں --کہاں دھونڈھوں اپ-کو-زرنم --- افففف بالوں کو مٹھیوں میں دباتے بہت الجھا ہوا تھا

پھر ایک دم کلک ہوا --زیادہ سے زیادہ اسے نانو کے گھر کا ہی راستہ یاد ہو سکتا تھا --گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرتے وہ بے چین بھی تھا

وہ آبان کے اندر جاتے ہی گاڑی سے اتری اور سامنے سے آتے رکشے کو روکا
-- رکشہ بھی خالی تھا -- سواری کو دیکھ کے رک گیا --اسے پیسے پکڑاتے
دادو کے گھر کا ایڈریس دیا ---اگلے آدھے گھنٹے میں وہ عائشہ کے پاس تھی
---پہلے تو ان کے گلے لگ کے خوب روئی --

ہوا کیا ہے اس کی ڈری ڈری آنکھیں دیکھ کے ٹینشن ہوئی انہیں ---

کچھ نہیں--بس آپ کسی کو مت بتائیے گا میں یہاں ہوں ---ان کے
ہاتھ تھامتے منت سے کہا --

سکول سے نکلنے کیسے دیا تمہیں--اسے یونی فارم میں دیکھ کے انہیں یہی
لگا کے وہ سکول سے آئی ہے --مجھے پوری بات بتاو --- سچ سچ -- پھر پانی
کی بوتل فریج سے نکال کے لائیں --

Novels Queen

پہلے وعدہ کریں کسی کو بتائیں گی نہیں --وہ ڈری ہوئی تھی بہت زیادہ --

تم بتاؤ -- مجھے --اسے پانی پلاتے زبردستی پوچھا --زرنم نے ساری بات بتا دی -- انہیں آبان پہ بہت غصہ آیا اب وہ بھی یہی سوچ رہی تھی کہ کسی کو نا بتائیں --اچھا تھا احساس ہوتا ایسے بھی کوئی کرتا ہے --انہیں علم ہی نہیں تھا وہاں زرنم کے ساتھ ایسا کچھ ہو رہا ہو گا ورنہ وہ عشوے سے عصام سے ضرور بات کرتیں ---

غصے سے سوچتے زرنم کو کپڑے نکال کے دیے --

وہ باتھ روم میں تھی جب اسے باہر سے ابان کے بولنے کی آوازیں آئیں --جلدی سے چینج کر کے باہر آئی اور کمرے کے دروازے سے ٹیوی لاونج میں جھانکا --سامنے ہی آبان کھڑا تھا --

دوبارہ دروازہ لاک کیا ---

آپ کو کم سے کم مجھے بتانا تو چاہیے تھا ---وہ ان سے لڑ رہا تھا --میں کتنا خوار ہوا ہوں ان کے لیے -- اپ کو علم بھی نہیں ہے --

وہ کیوں آئی ہے یہاں --یہ نہیں پوچھا --بس اپنی پریشانی یاد ہے --طنزیہ اسے گھورا--

وہ کتنا ڈری ہوئی ہے یہ نہیں سوچا -- اور اپنی پریشانی کی فکر ہو رہی ہے --

بتا دیا ہے سب آپ کو -- سانس لیتے ہونٹ بھینچے --گھر واپس چلیں پھر بتاتا ہوں -- وہ کسی شیر کی ماند تاک میں کھڑا ہوا تھا --- کافی دیر تک زرنم نا نکلی تو وہ خود ہی اندر ایا --

دروازہ دوسری چابی سے کھولا جو باہر شیشے کے پاس لٹک رہی تھی --

Novels Queen

زرنم بیڈ پہ ٹانگیں لٹکائے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی کھلتے ہی سیدھی کھڑی ہوئی --

ا--اپ کیوں ائے ہیں - -- خوف زدہ نظروں سے دیکھا --

اپ نے گھر نہی جانا جو یہاں تشریف لے ائی ہیں-- اگے ہو کے اسے شدید تپتے ہوئے دیکھا

نہیں-- میں یہیں دادو کے گھر رہوں گی --وہ پیچھے ہوئی تو ابان نے اسے پکڑا ---

پہلے مشکل سے وہاں لے کے گیا ہوں اب رہنے دیتا ہوں اپ کو یہاں --تڑپٹی زرنم کو قابو کیا -- وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتے رونے لگی --

مجھے اپ کے ساتھ نہی جانا اب --اس کے پاوں پہ اپنا پاوں رگڑتے ایک جگہ جمنے کی کوشش کی لیکن ابان توانا مرد تھا زبردستی اسے اٹھا کے لے گیا ---عائشہ بھی اسے روک نہیں سکیں--

----

ایرک اور نورا دونوں بائے ائیر بنگلہ دیش گئے تھے لیکن رولف بارڈ کیسے گیا تھا یہ کوئی بھی نہیں جان سکتا تھا--

بنگہ دیش کی حدود میں داخل ہوتے ہیں ایرک اور نورا نے ایک دوسرے کے بازوؤں میں بازو ڈالے --پہلے تین دن انکا ہوٹل میں قیام تھا تب تک رولف بارڈ نے وہاں پہنچنا تھا تین دن ان لوگوں نے سندر بن فوریسٹ کو جانچنا تھا اور راستے نکالنے تھے جہاں سے وہ گھس سکیں --

پہلا دن --

چونکہ وہ دونوں میاں بیوی کا رول ادا کر رہے تھے تو انہیں وہاں رہنا بھی ایک ہی روم میں تھا --نورا نے اعتراض کیا تو ایرک کو ہنسی آئی --وہ نورو تیجن تھا جہاں لڑکیاں اور لڑکے سرے عام سب کچھ کرتے تھے اسے نورا کا کہنا عجیب لگا --ناچار نورا اس کے ساتھ رکنے کے لیے تیار ہو ہی گئی --

پہلی صبح وہ دونوں جب روم سے باہر نکلے تو ایرک شلوار قمیض میں تھا اور نورا سیم کل والے حلیے میں ہی تھی --وہاں کی زبان ایرک کو آتی تھی --لوگوں سے بات چیت کرتے اس نے کہیں سے گاڑی بھی ارینج کر لی --دس بجے وہ لوگ اپنے مشن کے لیے نکلے --

Novels Queen

بنگہ دیش کی سڑکوں کو اچھی طرح دیکھتے وہ لوگ تین گھنٹوں میں سندر بن جنگل تک پہنچے ۔۔۔دس ہزار کلو میٹر کا وہ رقبہ جہاں صرف اور صرف جنگل تھا ۔۔۔یہ وہ جنگل تھا جہاں سے زندہ لوٹ جانا بہت بڑی بات تھی ۔۔ہر طرف گھومتے ٹائگرز انسانوں کو ایسے چیر پھاڑ دیتے کے دیکھنے والے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں ۔۔

پچھلے دو سو سال سے وہاں روئل بنگال ٹائگرز کی بادشاہت تھی جو اپنی دنیا میں آنے والے ہر انسان کا شکار کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے ۔۔

براعظم ایشیا کے اس جنگل سے ٹائگرز کی جتنی داستانیں سنی گئی ہیں اتنی کہیں سے بھی نہیں سنی گئی ہوں گی ۔۔گاڑی ایک جگہ روکتے وہ دونوں اترے ۔۔۔

Novels Queen

دور ایک قصبہ تھا --جہاں ہر طرف عورتیں ہی نظر آرہی تھیں --قریب پہنچنے پہ پتہ چلا کہ وہاں چار سو سے زائد ایسی عورتیں رہائش پزیر ہیں جن کے شوہر اس جنگل میں گئے اور واپس کبھی نا لوٹے --

ہیلو --- ایرک نے دور سے ایک چھوٹی بچی کو ہاتھ ہلایا --وہ انہیں دیکھ کے رک گئی ---

کیا یہاں کوئی رہنے کی جگہ ہے -- بنگالی زبان میں اس سے پوچھا ---اس نے ایک گھر کی طرف اشارہ کر دیا --اس کے گال پہ ہاتھ پھیرتے وہ لوگ اگے چل دیے --

وہ ایک چھوٹا سا گھر تھا جیسے ہوٹل کی طرح استعمال میں لایا جاتا تھا --وہاں کی عورتیں ساڑھی پہنتی تھیں --کچھ دیر ہوٹل میں رکنے کے بعد نورا باہر نکلی --دور جنگل کے قریب ایک عورت کشتی کے اندر بیٹھی تھی ---

اس جنگل میں پانی ہی پانی تھا -- کچھ پل بھی بنائے گئے تھے جو لوگوں کو کافی اگے تک لے جاتے تھے -- کشتیاں بھی آس پاس پڑی ہوئی تھیں ---

اسلام و علیکم -- نورا چلتے ہوے اس عورت کے پاس آئی --- اس نے بس سر ہلا کے جواب دیا -- اب نورا کو بنگالی زبان آتی نہیں تھی جو زیادہ بات چیت کرتی بس اشاروں میں پوچھنے لگی کہ وہ وہاں کیوں بیٹھی ہے --

عورت کافی بوڑھی تھی اسے دیکھ کے ہنستی رہی -- سندر بن جنگل کے قریب ایک ایسی عورت بھی تھی جس نے دو شادیاں کی تھیں اور دونوں ہی اس جنگل کے ٹائگروں کا شکار ہوئے تھے -- وہ وہاں بیٹھی انتظار کرتی کہ شاید دوونوں میں سے کوئی ایک تو واپس اجائے --

لیکن مرنے کے بعد کوئی واپس آیا ہے بھلا ۔۔پہلا دن کچھ سفر اور کچھ ان لوگوں سے باتیں کرنے میں ہی گزر گیا ۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آبان زبردستی اسے گھر لے ہی آیا تھا ۔۔واپسی پہ زرنم پیچھے بیٹھی تھی ۔۔آبان نے کہا تو تھا لیکن اس نے بات نا مانی ۔۔سارے راستے ناراضگی سے باہر دیکھتی رہی ۔۔۔

گھر آکے اپنا دکھڑا عشوے کو سنایا ۔۔ عشوے نے اچھی سی آبان کی ڈانٹ لگائی اور اسے خود سکول چھوڑ کے آنے کے آرڈر جاری کر دیئے آبان کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا ۔۔ اس کے بعد آبان اور زرنم کا ایک دوسرے سے آمنا سامنا نا ہونے کے برابر ہو گیا ۔۔۔

صبح سکول اب عصام ہی انہیں ڈراپ کرتا تھا واپسی پہ بھی یا تو خود لینے آجاتا یا ڈرائیور پک کر لیتا -- آبان کو سختی سے آفس ورک پہ لگا دیا گیا تھا

وہ شام کو عصام کے ساتھ ہی واپس آتا تھا -- اس دن بھی وہ ابھی گھر آیا ہی تھا کہ زرنم کو نوٹس یاد آئے جو اسے میم۔نے دیئے تھے --نوٹس بنانے کے حوالے سے آبان کافی پاپولر تھا--یا تو وہ پورے بنا کے دیتا تھا یا چیک کر دیا کرتا کہ کچھ ایڈ کرنے والا ہے یا نہیں--

ڈنر کرنے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو زرنم نوٹس اٹھائے آبان کے روم میں آئی --

ٹھک ٹھک --دروازے پہ دستک دی --

دو سیکنڈ میں دروازہ کھلا سامنے آبان کھڑا تھا۔۔زرنم کے ذہن میں نہیں تھا کہ وہ یوں سامنے آ جائے گا۔۔

بھائی۔۔یہ نوٹس۔۔۔ تیزی سے زبان پھسلی۔۔

پلیز مجھے بھائی مت بولا کرو۔۔وہ چڑا۔۔

س۔۔سوری۔۔جب سے وہ گاڑی والا واقع ہوا تھا تب سے وہ ایسے ہی سہمی سہمی رہتی تھی آبان سے۔۔۔

بولو کیا کام ہے۔۔ بتمیزی سے کہتے وہ اندر آیا۔۔

یہ میم نے نوٹس دیئے ہیں۔۔انہوں نے کہا کے آپ سے چک کروا لوں پھر وہ بچوں میں ڈیوائڈ کریں گی۔۔۔ وہ نوٹس پہ نظریں جمائے ہوئے بولی۔۔۔

Novels Queen

رکھ دیں وہاں دیکھ لوں گا میں ---وہ ابھی آفس کے کاموں کی وجہ سے تھکا ہوا تھا --

جی --وہ ٹیبل پہ رکھ کے باہر چلی گئی ---آبان نے تعاسف سے اسے دیکھا --پھر شرٹ اتار کے دروازہ بند کرنے آیا --اس کا ہاتھ ہوا میں تھا جب وہ دوبارہ واپس آئی ---اپنے سامنے آبان کو شرٹ لیس دیکھ کے واپس مڑی ---ابان نے تیر کی تیزی سے اسے پکڑ کے اندر کرتے دروازہ بند کر دیا --

چ--چھوڑیں --- آنکھیں بند کیے خود کو چھڑوانا چاہا --ابان شرٹ لیس بلکل اس کے پاس کھڑا تھا اور زرنم کے حواس گم ہو رہے تھے ---اتنے دنوں میں پہلی بار ایسا ہوا تھا --گھبرانا تو بنتا تھا --

میری طرف دیکھو ---وہ کانپ رہی تھی --ابان نے اسے ہلکا سا جھٹکا دیا --

ن-- نہیں دیکھا جائے گا --وہ سختی سے آنکھیں میچے بولی ---وہ اسے کیسے دیکھتی --

کیوں ---میں ننگا تو نہیں ہوں ---اسے اس کا یہ رد عمل برا لگا تو بازو پہ سختی بڑھائی --

اس کے الفاظ سے زرنم کا چہرا لال ٹماٹر ہوا --وہ اسے کیسے بتاتی یہ اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا --

ش-- شرٹ پہنیں --پہلے --- بمشکل-کہا

تمہیں پتہ ہے میں تمہارا کیا لگتا ہوں --اس کا چہرا اوپر کرتے بند آنکھوں کو دیکھا --اسے لگا شاید وہ بھول چکی ہے

ش-- شوہر --- زرنم نے جلدی سے کہا

تو شوہر سے ایسی شرم --ابان نے جھکتے اس کے سرخ ہوتے گال پہ لب رکھے ---

پ--پلیز---چ-چھوڑیں--اس کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ ابان نے اس کے دل پہ ہاتھ رکھا--

یہ اتنی زور زور سے کیوں دھڑک رہا ہے -- کمر کے گرد بازو حائل کرتے اسے اپنے اور قریب کیا--

پ--پلیز چھوڑ دیں مجھے ---اس کے بازوں پہ ناخن چبوتے وہ بس رو دینے والی تھی --کرنے کیا آئی تھی اور ہو کیا رہا تھا--

پہلے پیار کرو-- گردن ایک طرف موڑتے کان کے نیچے ہاتھ لگایا--

م--مجھے کچھ نہیں کرنا--ہلکی سی آنکھیں کھول کے اسے دیکھا-- آبان بلکل سیریس کھڑا تھا--

ٹھیک ہے --پھر میں کروں گا --اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہونٹ اپنے سامنے کیے ---

ا--اچھا اچھا --کرتی ہوں --پھر سے آنکھوں میں انسو جمع ہوئے -- جو پلکوں کے کناروں پہ رکے ہوئے تھے ---

چلیں شاباش --ابان نے دوبارہ گردن ایک طرف کی --زرنم اس کے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھتے اونچی ہوئی اور گردن پہ ہونٹ رکھے --

میں مما کو بتاوں گی --نیچے ہوتے ہونٹوں کو رگڑا --

اوکے --ابان نے دوبارہ اس کے گال پہ ہونٹ رکھے --سب کچھ بتایا کریں مما کو -- دوسری طرف پیار کرتے زرنم کو ساتھ سنبھالا بھی ہوا تھا ---

انہیں پتہ ہونا چاہیے ان کے شوہر سے بھی دو ہاتھ اگے ان کا بیٹا ہے --

ا--اپ پلیز دور ہوں--زرنم نے اسے پیچھے کرنا چاہا--

اج آپ یہیں رہیں گی --دروازہ لاک کرتے اسے بتایا --اور اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی

تیسرا دن --نومینس آئی لینڈ

مغرب کا وقت تھا جب سندربن جنگل میں دور سے ایک کشتی آتی دیکھائی دی --یہ کشتی شاید بھارت کی طرف سے آرہی تھی --دور سے ہی لوگ اسے دیکھ کے کنارے پہ جمع ہونے لگے --ہر طرف پانی ہی پانی تھا وہ کشتی بہت تیزی سے ان کی طرف آرہی تھی ---تھوڑے وقت میں ہی وہ بوٹ کنارے پہ پہنچ چکی تھی ---

Novels Queen

نورا مسٹر رولف بارڈ کو دیکھ کے خوشی سے چہکی -- بوٹ سے اترتے ان کی طرف آیا --شاٹس میں نظر آتی سفید ٹانگیں جن پے بال تھے--نیچے جوگرز پہنے گلے میں گاگلز لٹکائے وہ بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا --

اسلام و علیکم سر -- نور بھاگ کے اس طرف آئی --

وعلیکم السلام --ہاتھ کے اشارے سے اسے دور رہنے کا اشارہ کیا --البتہ ایرک سے ملتے وہ ہلکا سا مسکرایا تھا --

لوگ حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے کیونکہ اس طرف سے آنا ناممکن تھا --وہ بھی بنا کسی کھروچ کے اتنا پرسکون انداز --لوگوں نے پہلے تو اس کی خوب خدمت کی پھر اس کے انے کا طریقہ پوچھا جو اس نے کسی کو بھی نہیں بتایا --

ایک چھوٹا سا بیگ جس میں شکار کے لیے تمام چیزیں موجود تھیں ساتھ دو تین شورٹس اور شرٹس بھی تھیں -- پہلے وہ نہایا --پھر کھانا کھا کے کچھ دیر آرام کیا--اگلے دن صبح ان لوگوں نے نکلنا تھا --

رات کو ایرک اور رولف بارڈ کی میٹنگ تھی جس میں نورا کو شامل نہیں کیا گیا --وہ باہر عورتوں کے ساتھ بیٹھی ان کے کھانے بنانے کے طریقے پوچھتی رہی --

دس بجے کے قریب جب وہ اندر گئی تو اپنے نام پہ قدم رکے --- کان لگا کے سنا ---وہ رولف بارڈ کی اواز تھی جس نے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکالی ---

وہ جو کب سے یہی سوچ رہی تھی اس شکار میں اس کا کیا مقصد تھا --اسے اب پتہ چلا تھا --کہ شکار کو شکار کرنے کے لیے بھی ایک شکار ڈالا

جاتا ہے ۔۔اور ان کا وہ ٹکڑا نورا تھی جو ٹائگر کو تحفے کے طور پہ پیش کی جاتی

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Novels Queen

م--میں کیوں اپ کے روم میں رہوں --زرنم نے کسمساتے خود کو اس سے دور کرنا چاہا--

کیوں کہ میں اپ کا شوہر ہوں اور بیوی شوہر کے روم میں رہتی ہے -- پیچھے ہوتے شرٹ اٹھا کے پہنی--

میں نہیں رہوں گی -- موقع دیکھ کے دروزہ کھولا اور باہر نکل گئ

انا تو ادھر ہی ہے جہاں مرضی بھاگیں --ابان نے بند ہوتے دروازے کو دیکھا

بشکل رنگ و گل بہار ہے دنیا

پر حقیقت میں خار ہے دنیا

زندگی نام رکھ دیا کس نے

موت کا انتظار ہے دنیا

نورا نے بے جان ہوتے قدموں کو گھسیٹا۔۔۔اسے وہاں عجیب سی گھٹن محسوس ہونے لگی تھی ۔۔ چھوٹے چھوٹے قدموں سے وہ باہر آئی ۔۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ایک دم اس سے ٹکرایا تو جسم کپکپا اٹھا ۔۔۔جنگل کی طرف جاتے بوندا باندی بھی ہونے لگی تھی ۔۔وہ خاموشی سے چلتی رہی ۔۔جس جگہ وہ قصبہ تھا اس سے ذرا دائیں جانب دلدل کا راستہ تھا چونکہ ہر جگہ درخت تھے۔۔۔ تو جہاں درخت ہوں اور بے شمار ہوں وہاں کی زمین کافی نرم ہوتی ہے ۔۔۔یہ جگہ بھی اسی نرمی کی وجہ سے دلدل کی شکل اختیار کر چکی تھی ۔۔۔

وہ بے دھیانی میں چلتی جا رہی تھی۔۔ میں یہ کہاں پھنس گئی ہوں ۔وہ فقیروں والی زندگی ہی کتنی اچھی تھی نا ۔۔ اسے تو بس اپنا پاکستان یاد آرہا تھا

--اگر وہاں ہوتی تو کم سے کم جان کا خطرہ تو نا ہوتا--یہاں وہ جس کے بھروسے تھی وہی اس کی جان لینے کے در پہ تھا---

اندھیرا گہرا ہونے لگا تو الووں نے اپنی آنکھیں نکالیں-- جنگل میں دور کہیں جگنو بھی چمچما رہے تھے---میں تو ابا کی منجی (چار پائی) کے پاس بھی نہیں بیٹھی--یہ اسی کی بد دعا ہے-- سینے پہ ہاتھ باندھے وہ سامنے جنگل میں دیکھ رہی تھی--بارش تیز ہونا شروع ہو چکی تھی----

اس کی وہ ساڑھی جو وہاں کی عورتوں نے دی تھی بھیگ کے جسم سے چپکنے لگی تھیں-- وہاں کا موسم بھی کافی سرد تھا اوپر سے بارش اور ٹھنڈھی ہوائیں--

Novels Queen

اگر میں بھاگ جاوں یہاں سے ---ذہن میں خیال آیا -- بھاگ جاؤں بھی تو کہاں جاؤں گی --اچھا ہی ہے کسی جانور کا شکار بن جاؤں --آنکھوں کی پتلیاں بارش کی وجہ سے بار بار چھپکنی پڑ رہی تھی --

یہ بھی تو ٹھیک نہیں ہے نا میں اپنی موت کا انتظار کروں -- میں کیوں مروں اس ادمی کے لیے --اسے ٹائگر پکڑنے ہیں تو کوئی اور طریقہ ڈھونڈھے سوچتے وہ واپس پلٹی ---

آآاا-- واپس مڑتے وہ کسی سے ٹکرائی -- اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی اسے پکڑ کے اپنے جانب کھینچا گیا ---

یہاں کیا کر رہی ہو -- وہ مردانہ آواز مسٹر رولف بارڈ کی تھی -- جو اسے کھڑکی سے دروازے کے پاس کھڑا دیکھ چکا تھا--- چند سیکنڈ بعد ہی وہ اس

کے پیچھے پیچھے وہاں پہنچا تھا۔ وہ خاموشی سے چلتی جا رہی تھی وہ بھی بنا کسی آہٹ کے اس کی تقلید کرتا رہا --

اپ کو مطلب -- خود کو چھڑاتے وہ پیچھے ہوئی --

ہاں --- مطلب تو ہے --آپ کو زندہ رکھنا فلحال بہت ضروری ہے میرے لیے ---اسے چھوڑتے پیچھے ہٹا --یہاں جنگل میں ہر وقت خون خوار جانور پھرتے ہیں --

رات کے وقت تو اور بھی خطرناک ہو جاتے ہیں --اور تم یہاں مزے سے ٹہل رہی ہو-- مرنے کا ارادہ ہے کیا --اس کے گیلے ہوتے جسم سے نظریں چراتے دوسری طرف دیکھنے لگا --چاند کی روشنی جیسے صرف ان دونوں پہ پڑ رہی تھی

www.kitabnagri.xyz

نہیں ابھی کچھ سانسیں باقی ہیں ---کیا پتہ کل تک ختم۔ہو جائیں--طنز کرتے کہا---

درختوں کا سایہ ان کے چہروں پہ پڑ رہا تھا جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی شکل واضع طور پہ نہیں دیکھ پا رہے تھے--

تمہیں موت سے خوف محسوس ہوتا ہے-- وہ نیچے زمین پہ دیکھنے لگا---

ہر انسان کو ہوتا ہے تو مجھے بھی ہو گا ہی--

مجھے نہیں ہے-- بازو پیچھے باندھے گردن اٹھا کے اسے دیکھا--تم اگر موت سے ڈرنہ چھوڑ دو گے تو موت تمہیں آسانی سے اپنے حصار میں لے گی--

موت موت ہے--وہ کبھی آسان نہیں ہو سکتی--نورا نے اسے جتایا--

تم یہ تو جانتی ہو موت ہر حال میں آنی ہے -- تم اس سے بچ نہیں سکتی --تو کیوں نا اسے مسکرا کے ویل کم کیا جائے --اس نے زمین پہ بیٹھتے کچھ اٹھایا --پھر پیچھے مڑتے نورا کے سامنے ہاتھ پھیلا --

ایہہ -- وہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی -- اس کے ہاتھ میں کالے رنگ کا کیکڑا تھا جو گیلی مٹی میں پھرتے اس کے پاوں پہ چڑھ آیا تھا --

تم تو اس ننھے سے کیکڑے سے ڈر گئی ہو --وہ طنزاً ہنسا --

تمہیں پتہ ہے یہاں کروکوڈائلز (مگرمچھ) بھی ہوتے ہیں وہ بھی بڑے خطر ناک قسم کے --

آپ سے زیادہ تو کوئی نہیں ہو گا --جو بندے کو بتا کے جان لیتا ہے --

منہ بڑبڑاتے وہ واپس مڑ ی --

ٹھہرو۔ساتھ چلتے ہیں --رولف نے پیچھے مڑ کے دیکھا --

www.kitabnagri.xyz

نہیں --مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا --میں اکیلی جا سکتی یوں--- وہیں سے کہتے اس نے اپنے قدموں کو رکنے نہیں دیا --

ڈر گئی ہو کیا-- مسکراتی آواز نورا کے کانوں سے ٹکرائی --

ہاں --ڈر گئی ہوں -- کہتے وہ تیز تیز چلتی واپس کاٹیج میں آئی --رولف وہیں رکا رہا --

واپس آکے وہ بانی (بنگالی نوجوان لڑکی جس سے نورا کی کافی حد تک دوستی ہو چکی تھی) کے روم میں بھیگے کپڑوں سمیت لیٹ گئی --اج رات اس نے وہیں گزارنی تھی --

ساری رات نیند اس کی انکھوں میں بسیرا کرنے کے لیے نہیں آئی --وہ رات موت کا خوف تھی --جو کسی زندہ انسان کو بھی موت (نیند) کے قریب بھٹکنے بھی نہیں دیتی --

نورا کے جانے کے بعد اس نے ایک لمبی رسی کھولی جو اس کی کمر کے گرد لپٹی تھی -- رسی کے آگے ایک ہک لگا ہوا تھا جیسے گھما کے درخت کی طرف اچھالا -- جو وہیں مضبوط تنے کے ساتھ اٹک گیا --پھر ایک دو بار کھینچ کے چیک کیا کہیں ڈھیلا تو نہیں -- لیکن وہ ایک ہی بار میں سخت جگہ پہ پھنسا تھا --پھر اچھل کے زور سے جمپ کیا --

رسی کی مدد سے وہ بنا زمین جو درخت کے نیچے دلدل بنی ہوئی تھی --وہاں پاوں لگائے موٹے تنے کے گرد ٹانگیں لپیٹیں پھر رسی کی مدد سے ہی اوپر کی طرف سرکتے وہ چوٹی پہ پہنچ گیا --درخت کافی اونچا تھا --

اوپر چڑھنے میں اسے کافی مشکل ہوئی -- اوپر پہنچ کے ایک مضبوط شاخ پہ بیٹھ گیا تاکہ کچھ دیر سانس لے سکے --کھردرے تنے کو پکڑنے سے اس کے ہاتھ بھی سرخ ہو چکے تھے --

Novels Queen

ہائے -- دوسری شاخ پہ بیٹھا الو اسے گھور رہا تھا جیسے دیکھ کے اس نے ہاتھ ہلایا -- ہر طرف اندھیرا تھا --اس نے درخت کے اوپر ایک اور رسی ڈالی--جو اس کی ٹانگ کے گرد ایسے لپٹی تھی کہ دیکھنے والا اسے جینز سمجھتا -- اسے کھول کے دوسرے درخت پہ پھینکا --

کچھ درختوں کی شاخیں ایک دوسرے سے الجھی ہوئی تھیں لیکن کچھ درخت فاصلے پہ تھے جن پہ رسی پھینکتے گزرنے کا راستہ بنانا تھا --پھراپنی پاکٹ سے سفید رنگ کی جھنڈیاں جو سٹیکر نما تھیں نکالیں -- ایک جھنڈی اس درخت پہ لگائی پھر ہر اس درخت پہ لگاتا گیا جہاں جہاں سے وہ گزر رہا تھا تاکہ واپسی آسان ہو سکے --

رات کے تین بجے تک مسلسل وہ ایک درخت سے دوسرے درخت کو جوڑتا رہا --پھر وہ مقام آیا جہاں روئل بنگال ٹائگرز کا بسیرا تھا --یہ ٹائگرز اتنے سمارٹ تھے کے اپنے شکار کی آہٹ بہت دور سے سن لیتے --

وہ چھپٹ کے حملہ بہت کم کرتے تھے --وہ اپنے شکار کا انتظار بوٹ کے پاس بیٹھ کے کرتے تھے کہ کب شکار واپس اپنی کشتی کے پاس آئے گا اور ان کا نوالہ بنے گا --لیکن رولف بارڈ کشتی کے ذریعے نہیں رسی کے زریعے وہاں گیا تھا --اسے صرف ایک ٹائگر چاہیے تھا --

وہ-جانتا تھا کچھ ہی عرصے میں جو بچے کھچے ٹائیگرز رہ گئے ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے --تین سو سے زائید ٹائگر جو اس جنگل پہ راج کرتے تھے وہ اب کم ہو کے بس سو یا اس سے کم ہی رہ چکے تھے --

اب جس درخت پہ وہ بیٹھا تھا اس کے نیچے چار ٹائگر لیٹے شاید سو رہے تھے --کچھ دیر تو دیکھتا رہا پھر درخت کی شاخ توڑتے نیچے پانی میں پھینکی بارش رک چکی تھی --پانی میں ہلچل ہوئی تو ایک ٹائگر نے سر اٹھا کے پانی میں تیرتی شاخ کو دیکھا --

ان میں سے کوئی بھی وہ والا ٹائگر نہیں تھا جو اسے چاہیے تھا ---کافی دیر وہ اسے وہاں تلاش کرتا رہا --دور دور تک اسے کوئی اورٹائگر نظر نا آیا تو واپس آگیا --

واپس آتے وہ سفید جھنڈیوں کو مضبوط کرتا آیا --چار بجے زمین پہ پاوں رکھتے وہ اپنے روم میں ایا جہاں ایرک خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا --کپڑے چینج کرتے وہ بھی سونے کے لیے لیٹ گیا

----

www.kitabnagri.xyz

پاکستان میں صبح کے سات بج رہے تھے جب عائشہ کچن میں ایک کپ چائے بنا رہی تھیں ۔۔ کچھ دیر میں صفائی والی آجاتی جو برتن بھی دھو جاتی تھی ۔۔ اب چائے مگ میں نکالتے اکثر چھلک جاتی تھی ۔۔ عمر کے ساتھ ساتھ ہاتھ کمزور اور بے جان ہوتے جا رہے تھے ۔۔کپ اٹھاتے باہر آئیں تو موبائل بجنے لگا ۔۔۔

اسلام و علیکم ۔۔ عینک کمرے میں رکھی تھی صاف نظر نہیں ایا تو ایسے ہی یس کر لیا ۔۔۔ عشوے ہی زیادہ تر کال کرتی تھی

وعلیکم السلام ۔۔۔ ایک جانی پہچانی آواز جو کئی سالوں بعد ان بوڑھے کانوں نے سنی تھی ۔۔

ر۔۔۔ر۔۔۔۔رضا۔۔ ان کی زبان لڑکھڑائی ۔۔وہ اسے کیسے نا پہچانتیں ۔۔

جی ۔۔ میں رضا بات کر رہا ہوں ۔۔اس کی آواز دوبارہ موبائل کے سپیکر پہ گونجی ۔۔

مما ۔۔میں آرہا ہوں ۔۔وہ جانتا تھا فون پہ بات نہیں ہو سکتی ۔۔ جو عرصہ دور رہ کے گزارا تھا اس کا مداوا ایک فون کال پہ نہیں ہو سکتا تھا ۔۔

میں انتظار کر رہی ہوں۔۔ماں تھی اولاد کی آواز سن کے ہی تڑپ گئیں ۔۔۔ ہر شکوہ اپنی جگہ اور اس کے آنے کی خبر اپنی جگہ ۔۔ دو منٹ بات کر کے فون بند کر دیا ۔۔سب سے پہلے انہوں نے عشوے کو بتایا تھا کہ اس کا اکلوتا بھائی واپس آرہا ہے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

زرنم اور ایزل سکول چلی گئی تھی آبان آفس اور عصام بھی آفس --وہ۔اکیلی گھر تھی --عصام سے اجازت لے کے وہ عائشہ کے پاس آگئی --وہ بھی خوش تھی --چلو واپس تو آرہا ہے نا اتنے عرصے بعد --

ان کے آنے تک عشوے نے عائشہ بیگم کے گھر کی صاف صفائی کروا دی -- تین بجے وہ لوگ ائیر پورٹ پہنچے تھے ---جہاں سے ماہ بیر نے انہیں رسیو کیا تھا --

عزت نے خوب آنسو بہائے تھے --ایموشنل ہوتے ریض کی بھی انکھیں بھیگ گئیں اتنے عرصے بعد اپنے پیاروں کو دیکھنے کا احساس ہی بہت پیارا تھا -- وہ اتنا عرصہ واپس کیوں نہیں ائے یہ بات کسی نے بھی نہیں پوچھی تھی فلحال --

----

نانو کے گھر کیوں جا رہے ہیں --- ایزل فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی تھی پیچھے آبان اور زرنم --ڈرائیو عصام کر رہا تھا ---

سرپرائیز ہے ایک آپ لوگوں کے لیے --مرر سے زرنم کو دیکھتے کہا --

کیسا سرپرائز --سن کے ہی جانے کی کیرئوسٹی ہونے لگی --

خود ہی دیکھ لیجیے گا --پندرہ منٹ میں گاڑی عائشہ بیگم کے گھر کے سامنے رکی -- پہلے زرنم اتری ساتھ آبان اور ایزل بھی اترے -- اندر آ کے آبان نے گیٹ کھولا --- عصام گاڑی اندر پارک کرتے اترا --

کیا ہے ایسا -- ایزل نے عصام سے پوچھا تو اس نے اندر جانے کا اشارہ کیا --

لیونگ روم میں قدم رکھتے زرنم ساکت ہوئی ---سامنے عزت بیٹھی تھی --عزت اس کی ماں -- ابان جو اس کے پیچھے اندر داخل ہوا --وہ بھی شاکڈ ہوا تھا --پھر نا محسوس طریقے سے زرنم کا ہاتھ پکڑا --جو ٹھنڈھا پڑھ رہا تھا --ہاتھ کو ہلکا سا دباتے اگے چلنے کا کہا لیکن وہ تو بس ساکت سی کھڑی دیکھ رہی تھی --

عزت اسے دیکھ کے کھڑی ہوئی -- سبھی وہاں موجود تھے ---عزت اور رضا کے دو اور بچے بھی تھے جو ساتھ آئے تھے

سبھی پریشان تھے زرنم کا ری ایکشن دیکھ کے --

عزت نے بنا کچھ کہے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا-- میری زرنم --پھر ماتھے پہ پیار کرتے ---انکھ بھر کے دیکھا --وہ ویسی ہی بے حس و حرکت کھڑی رہی -- ریض بھی اس سے ملا لیکن وہ کچھ نا بولی آبان زبردستی اسے

پکڑے وہاں سب کے درمیان بیٹھا تھا ۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی زرنم کو کمزور سمجھے ۔۔جس نے اتنا عرصہ ان کے بنا کاٹا تھا ۔۔

وہ کمزور نہیں ہو سکتی ۔۔زرنم خاموشی سے کچھ دیر وہاں بیٹھی رہی پھر اپنے روم میں آگئی ۔۔ویسے بھی سب کھانا کھانے کے لیے اٹھ رہے تھے ۔۔

کیوں ائے ہیں اب ۔۔نا آتے ۔۔ مرنے کا انتظار کر لیتے ۔۔کمرے میں آتے ہی سکارف اتار کے پھینکا ۔۔آبان جو اٹھ کے اس کے پیچھے آیا تھا اندر آتے دروزہ بند کیا ۔۔۔

وہ کیا لینے آئے ہیں اب ۔۔انہیں نہیں آنا چاہیے تھا ۔۔اس نے بڑی مشکل سے اپنی آواز دھیمی رکھی ۔۔

ان سے کہیں ابھی جائیں واپس بہت مل لیا ہے باہر کی طرف اشارہ کیا

--

اچھا اچھا ۔۔۔چلے جائیں گے آبان نے اسے پکڑا۔۔

انہیں شرم نہیں آئی اب منہ اٹھا کے آگئے ہیں ۔۔

مجھے ان کی شکل بھی نہیں دیکھنی آبان ۔۔پلیز اپ ان سے کہیں وہ یہاں سے جائیں ۔۔آنکھوں میں تیرتا غصہ اور نفرت زرنم کو حواس باختہ کر رہا تھا

--

آبان نے زبردستی اسے پکڑ کے خود سے لگایا ۔۔اسے شاک لگا تھا اچانک انہیں دیکھ کے تو زرنم کی یہ حالت لازمی بات تھی ۔۔

Novels Queen

اپ پلیز انہیں کہیں ۔۔مجھے اب ان سے کوئی تعلق نہیں بنانا۔۔روتے وہ اس کی شرٹ پکڑے پکڑے بولی ۔۔

نہیں بنائیں گے ۔۔اب کوئی چاہیے گا بھی تو بھی وہ زرنم آبان سے کوئی رشتہ نہیں بنا سکے گا۔۔اسے سختی سے خود میں بھینچتے کمر سہلائی ۔۔۔

م۔۔مجھے جب ان کی ضرورت تھی تب انہوں نے مجھے چھوڑ دیا ۔۔اب کیا لینے ائے ہیں ۔۔وہ دو بچے ہیں نا ان کے ۔۔ان۔کی فیملی مکمل ہے ۔۔ م۔۔مجھے اب ان سے نہیں ملنا ۔۔ابان ۔۔ا۔۔اپ پلیز مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔۔ وہ اسے سرخ بھیگتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی ۔۔۔

ہاں۔۔ہم۔لوگ ابھی جا رہے ہیں ۔اس کے رونے میں شدت آتی ہی جا رہی تھی ۔۔۔ابان نے بڑی مشکل سے اسے پر سکون کیا ۔۔۔کھانا کھاتے

Novels Queen

ہوئے بھی اس نے کسی سے بات نہیں کی تھی رونے کی وجہ سے آنکھوں کے پپوٹے بھیگے بھیگے تھے ۔۔کھانا کھا آبان اسے گھر لے ایا تھا

\-----------------

یہ پکڑو ۔۔ ایک بیگ رولف بارڈ نے ایرک کی طرف اچھالا جو اس نے کیچ کر لیا ۔۔ یہ موت کا سفر تھا جو شروع ہونے کو تھا ۔۔

کچھ اور سامان جو شکار کے کام آنا تھا کچھ کھانے پینے کی چیزیں اور شوز جو گھٹنوں تک لمبے تھے ۔۔ رکھتے رولف بھی چھلانگ لگاتے بوٹ میں داخل ہوا ۔۔نورا عورتوں سے مل رہی تھی ساری رات جاگنے کی وجہ سے وہ تھکی تھکی لگ رہی تھی ۔۔ رولف نے ایک نظر اسے دیکھا ۔۔

اج پیرٹ گرین چولی اور گھاگرا پہنے ہوئے تھی جس سے اس کی پنڈلیاں نظر آرہی تھیں ۔۔نیچے قینچی والے چپل جو وہاں کی عورتیں زیادہ تر پہنتی تھیں کہ گیلی مٹی پہ دوسرے جوتوں سے چلنا ذرا اسان ہوتا تھا ۔۔

وہاں دوپٹہ یا چادر لینے کا کوئی رواج نہیں تھا اس لیے وہ بھی ایسے ہی دو مردوں کے درمیان آکے بیٹھ گئی --ایک طرف ایرک تھا جو بوٹ کے سٹیرنگ کو سنبھالے ہوئے تھا --

پچھلی طرف رولف بارڈ کھڑا کشتی کے گرد مضبوط جال سیٹ کر رہا تھا کہ کوئی جنگلی جانور نا اندر گھس سکے جال کے ڈبے اتنے تھے کہ وہاں سے سانپ بھی ٹکرا کے پانی میں گر سکتا تھا --

تین گھنٹے مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ لوگ اس جگہ پہنچے جہاں ٹائگرز کا بسیرا تھا --فیری ایک جگہ روکتے انہوں نے درخت کے ساتھ باندھی --

ہر طرف بس پانی کا شور تھا یا کبھی کسی پرندے کے پھڑپھڑانے کی آواز آجاتی --پہلے ایرک اترا پھر نورا --آخر میں رولف بارڈ --

www.kitabnagri.xyz

آس پاس دیکھتے اس نے ایک موٹی شاخ توڑی --پھر جیب سے چاقو نکالتے اسے نوکیلا بنایا --جب وہ بن کے تیار ہو گئی تو اسے زمین پہ زور سے مارا جو آدھے سے زیادہ اندر دھنستا چلا گیا --نورا بلکل خاموش تھی --

دوسری طرف ایرک فیری سے پانی کی بوٹلز نکال کے لا رہا تھا ساتھ کچھ کھانے کا سامان بھی تھا --وہیں زمین پہ واٹر پروف شیٹ --بیچھائی اور تینوں بیٹھ گئے ---

اگے کیا کرنا ہے -- ایرک جے کھانا ختم کرتے پوچھا --

کچھ نہیں --بس انتظار کرنا ہے -- میں یہاں سے اگے جاوں گا -- ہاتھ دھوتے نورا کو دیکھا جو ایسے پرسکون تھی جیسے وہ لوگ کسی پارک میں بیٹھے انجوائے کر رہے ہوں --

Novels Queen

کچھ دیر وہیں ادھر ادھر پھرنے کے بعد رولف نے رسیوں کے راستے کا وہ سرا ڈھونڈھ لیا جو اس نے رات کو بنایا تھا۔۔وہاں ایک بڑی رسی نیچے لٹک رہی تھی ۔۔ درخت کے پاس اتے اس رسی کو کھینچ کے دیکھا۔۔

وہ مضبوطی سے بندھی تھی ۔۔

ایرک اور نورا باتیں کر رہے تھے ایرک کو تھوڑی بہت اردو سمجھ انے لگی تھی ۔۔۔

وہ لوگ شام تک وہیں بیٹھے رہے مغرب ہوتے ہی خطر ناک جانوروں کی آوازیں آنے لگیں تو نورا اور ایرک فیری کے اندر چلے گئے ۔۔اس کے اندر ایک کمرہ بھی تھا جہاں آرام کے لیے بیڈ لگے تھے ۔۔

رولف شہد ڈھونڈھنے کے لیے نکلا تو کافی اگے چلا ایا --دراصل وہ اپنا شکار ڈھونڈھ رہا تھا --- چلتے چلتے رکا --کہیں دور سے دھاڑنے کی اواز ارہی تھی --

مطلب ٹائگر اس پاس ہی تھا -- کہتے ہیں ٹائگر ایک ایسا جانور ہے جس سے شیر بھی گھبراتا ہے --وہ اپنے نوکیلے دانتوں سے شکار کو اپنے شکنجے میں جکڑے تب تک نہیں چھوڑتا جب تک اس کی سانسیں جدا نا ہو جائیں --

رولف دوبارہ چلنے لگا ساتھ ساتھ وہ شاخیں توڑتے انہیں نوکیلا بنا کے اپنی کمر کے گرد بندھی رسی میں اڑیستا جا رہا تھا ---

روئل بنگال ٹائگرز --- اخر اسے نظر آہی گئے --وہاں ایک نہیں --بہت بڑا جھنڈ تھا ٹائگرز کا جیسے پورے جنگل کے ٹائگر وہاں جمع ہو گئے ہوں --

Novels Queen

یہاں سے ڈھونڈھنا آسان تھا --رسی کھول کے درخت پہ پھینکی --ہک اوپر اٹکتے ہی وہ تیزی سے اوپر چڑھا --

اوپر بیٹھ کے اس نے مطلوبہ ٹائگر کی نشان دہی کی --اسے نظروں میں رکھتے اس نے ایک سرنج اس کے اوپر پھینکی جو نشانے پہ جا کے لگی -- کچھ دیر انتظار کرتا رہا ---ٹائگر ایک ایک کر کے جانے لگے تو سست ہوتے اپنے شکار کو دیکھا --

پھر اہستہ آہستہ بنا کسی آواز کے نیچے اترا اور ایک تار جو اتنی باریک تھی کہ مشکل سے اندازہ ہوتا کہ وہاں کچھ ہے --

اس کے سامنے پھینکی پھر واپس اسی راستے سے ہوتے فیری کے پاس ایا --ایرک اندر ارام کر رہا تھا --نورا فیری میں ہی باہر جنگلے کے پاس بیٹھی تھی --اسے دیکھ کے کھڑی ہوئی --

Novels Queen

ایرک کہاں ہے --اتے ہی ایرک کا پوچھا ---

وہ اندر ارام کر رہا ہے --

عجیب انسان ہے وہ ارام کرنے ایا ہے یہاں --اندر اتے اسے جگایا --وہ ڈر کے بیٹھ گیا ---

اٹھو اور چلنے کی تیاری کرو --

کہاں جانا ہے --وہ جلدی سے فرنٹ پہ گیا ---

بتاتا ہوں -- اس نے اپنی کمر کے گرد ایک اور رسی لپیٹی اور نورا کو اترنے کا اشارہ کیا --یعنی۔موت کا وقت قریب تھا --

Novels Queen

م--میں کیوں اتروں --خوف زدہ نظروں سے دونوں کو دیکھا ایک دوسری طرف منہ کیے بوٹ سٹارٹ کر رہا تھا --

مقابلہ کر لو گی ان جانوروں کا -- رولف نے اسے دیکھتے تین چار خنجر اپنی شورٹس میں اٹکائے ---

پلیز مجھے بھی ساتھ جانا ہے --

نہیں --تمہارا وہاں کوئی کام نہیں ہے --

باہر نکلتے رولف نے کھینچ کے اسے نیچے اتارا--پھر زبردستی گھسیٹتے درخت کے پاس ایا جہاں رسی لٹک رہی تھی --

یہاں ارام سے کھڑی رہو --

تم مجھے مارنا چاہتے ہو ایسے ہی مار لو پلیز ایسے مت کرو --وہ چلائی --

Novels Queen

اپنا منہ بند رکھو -- جتنا اونچا بولو گی اتنے جلدی مرو گی -- سختی سے بازو پکڑتے رسی سے باندھے --

پھر منہ پر ٹیپ چپکا کے درخت سے لٹکتی رسی اس کے پیٹ کے گرد ایسے باندھی کہ کندھوں کے گرد بھی لپیٹی گئی --

میری بات کان کھول کے سنو --اگر اب تم نے کوئی بھی حرکت کی تو وہ رسی --اوپر کی4 طرف اشارہ کیا --نیچے آئے گی --اگر وہ نیچے آئی تو شور ہو گا --اور شور کی آواز سن کے ٹائگرز دو منٹ میں پہنچیں گے اور تمہیں چیر پھاڑ دیں گے -- سمجھ رہی ہو میری بات --رسی کی مضبوطی چیک کرتے اس کے ڈر میں اضافہ کیا --منہ پہ ٹیپ لگے ہونے کی وجہ سے وہ بول نہیں سکتی تھی اب ہل بھی نہی۔ پا رہی تھی --

رولف اسے وہیں چھوڑ کے خود فیری میں آیا جو ایرک سٹاٹ کر کے کھڑا تھا --پھر اسے چلنے کا اشارہ کیا ان کا رخ ٹانگر کی طرف تھا

وہ سبز آنکھوں والا شہزادہ تھا یا کوئی بھیڑیا --

آپ کو پتہ تھا ان کے آنے کا --گھر آکے اس نے پہلے منہ دھویا پھر کپڑے چینج کیے گیلے بالوں پہ دوپٹہ جمائے --- وہ آبان کے ساتھ لیونگ روم میں بیٹھی تھی گود میں باؤل رکھا تھا جس میں انگور پڑے تھے --

نہیں --اگر پتہ ہوتا تو آپ کو ضرور بتاتا --ریموٹ سائڈ ٹیبل پہ رکھتے اس کی طرف گھوما-- آپ سے ایک بات کہوں -- گال پہ ہاتھ رکھتے آبان نے کہنی صوفے کی بیک سے ٹکائی --

جی --دوپٹے کے اندر سے بالوں کو چھوتے اسے دیکھا--

آپ کو ایسے ری ایکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا -- آپ کو ریلیکس --

آپ کے خیال میں میں انہیں ایکسیپٹ کر لوں -- زرنم نے اس کی بات کاٹی --

نہیں -- میں یہ نہیں کہہ رہا آپ انہیں ایکسیپٹ کریں --
آئی نو کہ آپ کے لیے وہ لمحہ کتنا اذیت ناک ہو گا -- مگر آپ ان کے سامنے ایسے اداس پریشان رہیں گی تو وہ سمجھیں گے آپ کو فرق پڑتا ہے -- آپ کی پریشانی انہیں امید دلائے گی --

مجھے نہیں پڑتا -- بلکہ -- مجھے ان سے شدید نفرت ہے آبان -- ان کو کیا لگتا ہے اب وہ آئیں گے دو پیار کے بول بولیں گے تو میری ساری محرمیوں کا مداوا ہو جائے گا -- اس کی آواز بھر آئی -- وہ زندہ تھے -- لیکن میں نے ہمیشہ اپنے لیے یتیمی کا لفظ سنا ہے -- کوئی بھی چیز مجھے اب ان کے

Novels Queen

قریب نہیں کر سکتی ۔۔مجھے ان سے بے تحاشا نفرت ہے ۔۔صرف نفرت ۔۔ سر سے دوپٹہ ڈھل کے نیچے گرا تو نم بال آزاد ہوئے ۔۔

پلیز آپ سب سے کہہ دیں مجھے کوئی بھی فورس نہیں کرے گا میں ان لوگوں سے بات کروں یا ملوں۔۔۔ان سے میں سلام بھی نہیں کرنا چاہتی ۔۔اگر کسی نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو میں گھر چھوڑ دوں گی یا مر جاؤں گی ۔۔ اس کے لہجے میں اتنی تلخی تھی کہ آبان بھی حیران رہ گیا ۔۔اتنی نفرت اس کے اندر پل رہی تھی اپنے ماں باپ کے لیے ۔۔

جیسا آپ کہیں گی ویسا ہی ہو گا ۔۔میں ہمیشہ آپکے ساتھ ہوں ۔۔اس کا ہاتھ تھامتے اپنے ساتھ کا یقین دلایا ۔۔
اور ایک بات بھی ۔۔ہاتھ کھینچتے اسے دیکھا ۔۔جو آبان نے سختی سے پکڑے رکھا ۔۔

کہیں -- ابان نے اس کی گود میں رکھے باول سے انگور اٹھایا--

اپ مجھے ڈرائیں گے بھی نہیں -- باول کو اپنے حصار میں لیتے ناراضگی سے اسے دیکھا --آبان کے ہونٹ بے اختیار پھیلے --

آپ کو تنگ کرنے کا ایک الگ ہی مزہ ہے --
آپ کے اس مزے سے میری جان نکل جاتی ہے --

میں اپنی جان ڈال دوں گا -- اس کی ناراض آنکھوں میں جھانکتے اس کا دل دھڑکا گیا--
مجھے تنگ کرنا ضروری ہے -- نظریں چراتے انگوروں پہ مرکوز کیں---

آپ میری بات مانیں گی تو نہیں کروں گا -- جس چیز سے میں روکوں آپ نے بھی تو جان بوجھ کے کرنا ہوتا ہے نا --

Novels Queen

بات سنیں میری ۔۔باؤل۔ایک طرف رکھ کے ذرا سا آگے سرکی ۔۔آپ سے نکاح جب ہوا تھا تب آپ نے کہا تھا میں پڑھا لوں گا ۔۔اب آپ مکر رہے ہیں ۔۔تو میں اور کیا کروں ۔۔۔ مجھے بس یہ والی کلاس تو کمپلیٹ کرنے دیں نا ۔۔

ہاں تو آپ کون سا میرے پاس پڑھ رہی ہیں ۔۔اگر میرے پاس پڑھیں گی تو پڑھاؤں گا۔۔ آپ سکول جانے کو زیادہ پریفرنس کر رہی ہیں وہ مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا ۔۔

تو آپ نے کہاں پڑھا تھا سکول میں ہی نا ۔۔وہ بچوں کی طرح لڑ رہی تھی ۔۔میں بھی وہیں پڑھوں گی اپ نے ایگزیمز لے کے ڈگری تو نہیں دینی آپ نے بس پڑھا دینا ہے۔۔

جو ڈگری میں دوں گا وہ سکول والے نہیں دے سکتے --چہرے کو فوکس کرتے معنی خیز انداز میں کہا

مجھے سکول والی ڈگری چاہیے --وہ اس کی بات سمجھی نہیں تھی شاید --

آپ رات کی ٹیوشن رکھ لیں میرے پاس پھر سکول جانے پہ بھی کوئی پابندی نہیں ہو گی --اگے ہو کے انگور اٹھایا تو زرنم پیچھے ہوئی --

ا--- آپ رات کو پڑھائیں گے یا سوئیں گے--- آبان کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تو ذرا سا سمٹی --

پہلے تھوڑا سا پڑھیں گے پھر کریں گے --فلو میں کہتے وہ اسے مسلسل نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا --

کیا --زرنم نے آنکھیں سکیڑیں پڑھنا تو بکس میں تھا کرنا کیا تھا --

www.kitabnagri.xyz

وہ جب وقت آلئے گا پھر بتاؤں گا --ابھی آپ جائیں اور یہ فریج میں رکھ کے آئیں سارے کھا گئی ہیں-- وہ دونوں گھر میں اکیلے تھے اس سے پہلے کہ یہ احساس آبان پہ حاوی ہوتا زرنم کو بھگانا چاہا --

نہیں آپ سے باتیں کر کے مزہ آتا ہے ۔آپ بس شکل سے سڑے ہوئے رہتے ہیں باتیں تو کافی اچھی کر لیتے ہیں -- ستائیش سے ٹھوڑی کے نیچے مٹھی بناتے اسے دیکھا -- پہلی باریوں کسی ہچکچاہٹ کے بنا زرنم اور وہ بات کر رہے تھے --

اہا --رومینٹک باتیں اچھی لگ رہی ہیں آپ کو آبان بھی اس کے انداز میں اس کے سامنے ہوا -- دونوں کا چہرا بلکل قریب تھا --

Novels Queen

ن-- نہیں--رومینٹک باتیں کب کییں ہم-تو پڑھ رہے تھے --گڑبڑاتے

وہ سیدھی ہوئی

کیا پڑھ رہے تھے ہم --دلچسپی سے اسے دیکھا --

مجھے نہیں پتہ-- وہ انگور اٹھا کے اٹھ گئی --

اب کہا جا رہی ہیں میں مزے مزے کی باتیں کرنے والا تھا --

آپ بہت چالاک ہیں --مجھے جان بوجھ کے ڈیسٹریکٹ کر رہے ہیں تاکہ

میں --باؤل شیلف پہ رکھتے رکی --آبان اسے دیکھ رہا تھا --

تاکہ آپ -- وہیں سے کہا --

تاکہ میں --سوچ کے بتاتی ہوں -- بال کانوں کے پیچھے اڑیسے --

www.kitabnagri.xyz

جلدی سوچیں -- جتنا آپ کا دماغ ہے میرا نہیں خیال آج ہی سوچ لیں گی -- وہ باتیں کرتے کرتے اصل ٹاپک بھول چکے تھے --

بہت سارا دماغ تو آپ نے ڈرا ڈرا کے ختم کر دیا ہے وہ وہیں کھڑے ہو کے کھا رہی تھی --

آپ اتنا ڈرتی کیوں ہوں--آبان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔اور اس کے پاس آیا --

ساری لڑکیاں ڈرتی ہیں --وہ گھوم کے شیلف کی دوسری طرف چلی گئی --جو آبان نے بخوبی نوٹ کیا تھا --

نہیں--میری فرینڈز تو نہیں ڈرتیں وہ تو اتنی بہادر ہیں --کف فولڈ کرتے شیلف سے گلاس اٹھایا

میں ان جیسی نہیں ہوں --کچھ دیر اس کا چہرا دیکھا پھر آہستہ سے کہتے باؤل اٹھا کے فریج میں رکھنے لگی -- خود لڑکیاں بھی دوست بنائی ہوئی ہیں اور میں سکول نا جاؤں کیونکہ انہیں اچھا نہی لگتا کوئی مجھے دیکھے -- اسے گھورتے سوچا--وہ پانی پی رہا تھا --

کیا سوچ رہی ہیں میرے بارے میں --خالی گلاس صاف کرتے شیلف پہ رکھا --

نہیں میں آپ کو نہیں سوچ رہی -- ہونٹوں کو رول کرتے اسے دیکھا --

اوکے --اپ-کو وہ لڑکی دیکھاتا ہوں --پھر پاکٹ سے موبائل نکالا --

Novels Queen

یہ دیکھیں --سکرین اس کی طرف کرتے لڑکی کی تصویر دیکھائی --یہ فریال --بہت ایکٹیو لڑکی ہے --گیمز میں تو ایکسپرٹ ہے کسی بھی قسم کا کھیل ہو کھیل لیتی ہے چاہیے ریسنگ ہو یا فٹ بال --

آپ کو اچھی لگتی ہے -- زرنم نے بیچ میں ٹوکا-- کبھی میری تو اتنی تعریف نہیں کی جل کے سوچا---تھا تو اس کا شوہر ہی نا---

ہاں --بہت زیادہ --شی از سو نائیس گرل -- موبائل بند کرتے دوبارہ پینٹ کی جیب میں ڈالا --

تو شادی کر لیتے اسی سے --میری-جان-کیوں عذاب میں ڈالی --وہ باہر دیکھنے لگی --

مجھے لگتا ہے بابا لوگ آگئے ہیں -- آبان نے نظروں کے تعاقب میں باہر دیکھا گیٹ کھل رہا تھا کچھ دیر میں گاڑی اندر داخل ہوئی

وہ جیلس ہوئی تھی آبان سمجھ گیا تھا

Novels Queen

ایرک فیری (چھوٹی کشتی) سٹارٹ کر چکا تو رولف جمپ کرتے اس پہ سوار ہوا --- یہ جو تار ہے اس کے ساتھ ساتھ جانا ہے -- اسے بتاتے ایک نظر نورا کو دیکھا جو خوف زدہ نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی ---- فیری آہستہ آہستہ تیز ہوتی اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی --

Sir, I am very afraid that the tiger will tear us apart

(سر مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے کہیں ٹائگر ہمیں ہی نا چیر پھاڑ دے)

We have also failed in our plane before, otherwise, trust me, nothing will happen

(پہلے ہم بھی اپنے پلین میں ناکام ہوئے ہیں نہیں نا تو اب بھی مجھ پہ بھروسا رکھو کچھ نہیں ہو گا)

وہ لوگ مطلوبہ جگہ پہنچے تو رولف نیچے اترا اور جمپ کر کے اسی درخت پہ چڑھا جس سے پہلے اس نے اپنے ٹارگٹ کی نشان دہی کی تھی --وہاں صرف وہی ٹائگر تھا جو اسے چاہیے تھا --سست سا لیٹا ہوا -- درخت پہ چڑھتے اس نے ایک رسی کے ساتھ درخت کا تنا جو ایک بازو جتنا موٹا تھا باندھا اور پانی میں زور سے پھینکا --چھینٹے ٹائگر کے جسم تک گئے تو وہ ہڑبڑا کے اٹھا --

اٹھتے ہی اپنے سامنے کشتی دیکھی جس میں ایک انسان سوار تھا --پہلے ہونٹوں پہ زبان پھیری جیسے عموماً جانور کرتے ہیں --پھر زور سے دھاڑا -- اس کی دھاڑ کے ساتھ ہی ایرک نے فیری کو گھمایا اور سپیڈ سے اس طرف آیا جہاں نورا بندھی تھی --ٹائگر پہلے تاک لگائے آہستہ آہستہ چلتا رہا --

اوپر درختوں سے کودتا رولف بارڈ کشتی کے ساتھ ساتھ تھا --ٹائگر ان کے پیچھے پیچھے آرام سے آرہا تھا جیسے اسے یقین تھا کہ اس کا شکار وہاں سے بھاگ نہیں پائے گا --

کشتی وہاں جا کے رکی جہاں نورا بندھی تھی -- لٹھے کی مانند سفید پڑتی نورا نے جب دوبارہ اپنی طرف آتی کشتی دیکھی تو امید جاگی --منہ پہ ٹیپ لگے ہونی کی وجہ سے وہ بول نہیں پا رہی تھی لیکن اس کی آنکھیں مدد مانگ رہی تھیں --

رولف بارڈ جو نورا کے درخت کے اوپر تھا --اس نے لٹکتی ہوئی رسی کو تنے کے گرد ایسے گولائی سے باندھا کہ اگر دوسری طرف کچھ بھاری باندھ دیا جائے تو نیچے والا حصہ اوپر کی طرف آ جاتا --وہاں اس نے دو پہلے سے ہی وزنی ٹھنی باندھی ہوئی تھی ---

ایک کشتی سے اترا اور بھاگ کے درخت پہ چڑھا --ٹائیگر جو۔ پہلے سکون سے چل رہا تھا اس کے بھاگنے پہ چھپٹا لیکن وہ اوپر چڑھ چکا تھا -- کچھ دیر دیکھتا رہا --پھر اس کی نظر نورا پہ پڑی --نورا بس حواس کھونے والی تھی ٹائگر اسے دیکھتے ہی دوڑتا اس طرف ایا اور اپنی سامنے والی ٹانگیں ہوا میں اچھالیں --

ایک لمحا لگا اور نورا کی رسی کھینچی گئی اسمان کی طرف اٹھتے اس کے پاوں کے ساتھ بندھی رسی جھٹکے سے ٹائیگر کے اوپر ایسے گری تھی کہ آٹو میٹکلی درخت کے ساتھ بندھ گیا اسکی دو ٹانگیں اوپر کی طرف تھیں اور دو زمین پہ لگ رہی تھی --

رولف نورا کو کمر سے پکڑے نیچے دیکھ رہا تھا --پھر تیر کی تیزی سے ایک ہاتھ سے خنجر نکالا اور تاک کے نشانہ بناتے ٹائگر کے جبڑے پہ مارا وہ سیدھا عین جگہ پہ لگا --

www.kitabnagri.xyz

ایک غراہٹ تھی جو درختوں پہ چھپے پرندھوں نے سنی تھی -- ٹائیگر تکلیف سے بے سدھ ہوتا جا رہا تھا -- کیونکہ اس خنجر پہ دوا لگی تھی --جو بڑے جانوروں کو بے ہوش کرنے کے لیے بنائی جاتی ہے --

ساری کاروائی کرنے کے بعد اس نے نورا کو دوبارہ دیکھا -- جو اس کے بازو پہ نیم مردہ حالت میں جھول رہی تھی --انکھوں کی پتلیاں ساکت ہوتیں بند ہونے والی تھی کہ رولف نے اس کے منہ پہ لگی ٹیپ اتاری --

زندگی میں پہلی بار اس کی دھڑکن تھمی تھی --اس نے بہت لڑکیوں کو دیکھا تھا -- لیکن اتنے قریب کہ سانسوں میں سانس الجھ جائے --پہلی دفعہ اسے افسوس ہوا -- گیلی پلکیں -- سفید چہرہ اور کپکپاتے ہونٹ پورا جسم پسینے سے بھیگا ہوا -- بمشکل سانس لے پا رہی تھی وہ -- جیسے کسی کو استمعا کا اٹیک ہو اور پھیپڑوں میں ہوا جانا مشکل ہو جاتی ہے --ایسے ہی نورا کے

ساتھ ہوا تھا ۔۔اور رولف بارڈ کو اس لمحے لگا تھا وہ اس لڑکی کو۔کسی قیمت پہ نہیں کھو سکے گا۔۔ رک رک۔کے دھڑکتا دل جب ایک دم تیز ہوا تو اسے احساس ہو۔۔

I think I'm in love with you, Nora

وہ اپنی سحر زدہ انکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا ۔۔اس کا سر اپنے کندھے پہ رکھتے پیچھے سے رسی کھولی ۔۔پھر کمر پہ ہاتھ رکھتے اسے ہلکا سا مس کیا۔۔پہلی دفعہ ارادی طور پہ وہ اسے چھو رہا تھا۔۔

بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان کئی ایکڑوں میں گھرے سندر بن جنگل کے اس علاقے میں جہاں روئل بنگال ٹائیگر جنہیں دنیا کے خطرناک ٹائگروں میں شمار کیا جاتا ہے کا راج تھا۔۔وہاں درخت کی اونچائی پہ رولف بارڈ کو محبت کا احساس ہوا تھا ۔۔نیچے خون خوار ٹائگر دھاڑ رہا تھا۔۔ لیکن وہ دیوانہ وار کانپتی نورا کی کمر سہلاتے خود میں بھینچتے مدہوش ہوا۔۔۔

My heart has realized it can't beat without --you

نورا اسے سن رہی تھی لیکن سمجھ نہی پا رہی تھی --اس کے کندھے پہ سر رکھے وہ بس زندہ تھی اتنا ہی کافی تھا --

Mister Rolf Bard come down, the tiger will be freed

ایرک نے رولف بارڈ کو متوجہ کیا --

Be free Tigar I have fallen in love with Nora, and when love falls, it does not imprison anyone.

(مجھے محبت ہو گئی ہے نورا سے اور جیسے محبت ہو جاتی ہے وہ کسی کو قید نہیں کرتا ۔)

وہ وہیں سے چلایا --

ایرک پریشان ہوا --

Are you in senses?

اسے لگا وہ مزاق کر رہا ہے

-- just I M IN Love

وہ خوش تھا --

بڑی مشکل سے ایرک نے رولف کو نیچے اترنے پہ مجبور کیا تھا -- نورا کو درخت کے ساتھ باندھ کے رولف اور ایرک نے مل کے ٹائیگر کو پنجرے میں قید کیا --

Novels Queen

کچھ دیر بعد ایک بڑی بوٹ وہاں آئی تھی جس کے اونر سے بات کر کے رولف بارڈ نے وہ ٹائگر کنارے تک نکالنے کا کہا تھا ۔۔۔ایرک بھی اسی بوٹ میں تھا ۔۔دوبارہ درخت پہ چڑھتے نورا کو اپنے ساتھ باندھا پھر اسی راستے سے واپس گیا جو اس نے سفید جھنڈیوں کا بنایا تھا ۔۔وہ فیری جس میں وہ لوگ ائے تھے وہ وہیں کھڑی تھی ۔۔جو کچھ دن بعد خود ہی پانی کے ساتھ بہہ جاتی ۔۔اس کا بہہ جانا ہی ضروری تھا

آپ لوگ پہلے کیوں بھاگ آئے ۔۔اندر آتے ہی سب سے پہلے ایزل نے آبان سے پوچھا

مجھے کام تھا ضروری جو چھ بجے سے پہلے سبمٹ کروانا تھا اس لیے اگیا ۔۔

تو زرنم کو کیوں لے ائے ۔۔ اس کے ماما بابا آئے تھے وہاں رہتی گھلتی ملتی ۔۔لازمی اسے ساتھ لے کے آنا تھا ۔۔

مجھے ساتھ کسی اور کی ہیلپ بھی چاہیے تھی آپ آئیں ساتھ میرے --
ایک نظر زرنم کو دیکھا جو خاموشی سے کھڑی تھی --

میں کیوں آؤں -- میرا بھائی آیا ہے اتنے عرصے بعد --اس سے باتیں کرنی تھی --

بس اسی لیے انہیں ساتھ لے ایا- --

سہی ہے بھئی میں نہیں جیت سکتی تم سے -- ہاتھ جوڑتے عشوے اندر چلی گئی عصام پہلے ہی جا چکا تھا --

وہ تمہاری بہن احلام اتنی شیطان ہے توبہ --ایزل نے وہیں بیٹھتے زرنم کو بتایا --

کل آپ لوگوں کا ٹیسٹ ہے نا -- اس سے پہلے کہ پھر سے زرنم ہرٹ ہوتی اس نے ٹاپک چینج کیا

نہیں ۔اب کچھ دن کچھ بھی نہیں ہے ایگزیمز ہیں --میرے اس کے بعد یونی جانا ہے ---

زرنم آپ کے کب ہیں پیپرز --- گم سم سی بیٹھی زرنم کو متوجہ کیا --اسے اب دوسری ٹینشن نے گھیرا ہوا تھا --

کیا پتہ -- میرے خیال میں ہمارے پیپرز نہیں ہوں گے -- وہ کسی اور ہی دنیا میں تھی --

کیا مطلب آپ کے پیپرز کیوں نہیں ہوں گے -- آبان نے گھورا --

کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ --

زرنم تم ہوش میں ہو --ایزل نے اسے ہلایا ---

نہیں -- وہ تیزی سے اٹھی --مجھے اپنا روم چاہیے -- ایزل کو دیکھا ---

Novels Queen

ہمارے روم میں چلی جائیں-- دانستہ طور پہ کہا--- کیونکہ یہ چیز پہلے بھی اس کے ذہن میں آئی تھی کہ وہاں اس کا اپنا کوئی کمرہ نہیں ہے جہاں وہ اکیلی رہ سکے --

اوکے --اپ اب مت آئیے گا وہاں -- وہ ناراض تھی اس سے

کیوں --- آبان سمجھ رہا تھا-- کیوں منہ پھلایا ہوا ہے اب--

مجھے ڈسٹرب نا کریں --مجھے سونا ہے --پھر وہ چلی گئی --ایزل کندھے اچکاتے کچن میں آگئی -- آبان کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا پھر اٹھ کے اپنے روم میں ایا--جو کہ لاک تھا--

واوو --یہ دن بھی دیکھنے تھے سوچتے بند دروازے کو دیکھا--

زرنم -- دروازہ کھولیں --ہلکا سا دروزہ بجاتے اسے آواز دی--

Novels Queen

نہیں --اج اپ باہر ہی رہیں --ویسے بھی یہ اب میرا روم ہے --وہ کمفٹر سیٹ کر رہی تھی --پھر تکیہ سیدھا کر کے لیٹ گئی --ابان کچھ دیر تو انتظار کرتا رہا پھر نیچے جا کے روم کی دوسری چابیاں ڈھونڈیں --اوپر اکے دروازہ کھولا --

ا--اپ نے کہا تھا یہ میرا روم ہے اب --زرنم سینے تک کمفرٹر لیے لیٹی تھی اسے اندر اتے دیکھ کے تیزی سے بیٹھی --

میں نے یہ تو نہیں کہا تھا --دروازہ واپس لاک کیا --میں نے کہا تھا ہمارا کمرہ ہے --اپ نے تو مجھے ہی بے کمرہ کر دیا --وہ چلتا ہوا اس کی طرف ایا--

م--مجھے الگ روم چاہیے -- وہ زرا سا سائڈ پہ سرکی کیوں کہ ابان اس کے پاس بیٹھ رہا تھا

Novels Queen

الگ روم کیا کریں گی --اس کے کندھوں کے گرد بازو پھیلاتے اسے اپنے قریب کیا اور ٹانگیں بیڈ پہ سیدھی کیں-- زرنم کے ہونٹ جو کچھ کہنے کے کیے کھلے تھے وہیں کھلے رہ گئے--- دل بے قابو ہوتا دھڑکنے لگا تو پلکوں کی چلمن گرائی --

ا--اپ پھر مجھے ڈرا رہے ہیں -- اس کے دوسرے ہاتھ کو دیکھا جو اس کے پیٹ پہ رکھا تھا --

نہیں --میں ڈرا کب رہا ہوں --میں تو بس بات کر رہا ہوں اپ اور میں اب الگ تھوڑی ہیں -- ہم لوگ زندگی شئر کر رہے ہیں تو روم شئیر کرنے میں کوئی برائی تو نہی ہے نا --

Novels Queen

اپ مجھے ڈیسٹرب کریں گے یہاں -- زرنم سے کوئی بات نہیں بن رہی تھی اس کی اتنی نزدیکی پہ ہمت ہی نہیں بن رہی تھی جو اسے کچھ کہتی ---ورنہ اس لڑکی کو پسند کرنے والی بات پہ لازمی لڑ رہی ہوتی --

اپ مجھے کر لینا --مجھے بہت اچھا لگے گا--اس کے بالوں کو گال سے ہٹاتے ہونٹوں کی لائین دیکھی---

میں مما کو بتاوں --اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے وہ دور ہٹی --کیا --ابان بھی سیدھا ہوا ---

اپ میرے ساتھ ایسے کندھا جوڑ کے بیٹھے تھے --اپنے کندھے کو ہاتھ لگاتے اس کی انکھوں میں جھانکا ابان نے بمشکل مسکراہٹ روکی --

میں اپ کے ساتھ کیا کیا کر سکتا ہوں اپ کو اندازہ نہی ہے -- سیریس ہوتے دوبارہ اسے اپنی طرف کھینچا -- وہ ٹوٹی ہوئی ڈال کی طرح اس پہ اکے گری ---

بال جو ابھی تک ہلکے ہلکے گیلے تھے ابان کے چہرے سے ٹکرائے ---

اپ اتنی پیاری کیوں ہیں -- گال پہ ہتھیلی جماتے ہونٹوں پہ انگوٹھا ہلکا سا مسلا --

ک -- کیا کر رہے ہیں -- ابھی میں نے پڑھنا ہے -- اسے پھر پڑھائی یاد ائی -- اب جو اس پہ بس جھکنے والا تھا پیچھے ہوا --

www.kitabnagri.xyz

میں اپ کو بتا رہی ہوں --اس کے سینے پہ بازو رکھتے اٹھی --کہ میں نے اب مما کو کو نہیں تو دادو کو ضرور بتانا ہے --اسے دھمکاتے وہ بیڈ سے ہی اتر گئی دوپٹہ ابان۔کے نیچے انے کی وجہ سے پھسل کے اتر گیا--

کیا بتائیں گی --ابان نے دلچسپی سے اس کی بکھری حالت دیکھی ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں تھا--

میں انہیں بتاوں گی اپ زبردستی مجھے پکڑ لیتے ہیں --اور پھر--

اور پھر --تکہ اٹھا کے اپنے سینے پہ رکھتے وہ انکھیں سکیڑ کے زرنم کو بھی دیکھ رہا تھا جو سرخ ہوتے دوپٹہ اٹھانے کے چکروں میں تھی --

پھر اپ --وہ دیکھیں -- دوسری طرف اشارہ کرتے تیزی سے دوپٹہ کھینچنا چاہا لیکن وہ اس کے نیچے سے مکمل ازاد نہیں کروا سکی --

www.kitabnagri.xyz

کیا دیکھوں --ابان نے سمجھتے اسے دیکھا پھر خود ہی دوپٹہ نکال کے اسے پکڑایا --

کچھ نہیں-- چیونٹی تھی اڑ گئ --وہ-کیا بول رہی تھی اسے خود معلوم نہیں تھا--اب میں جا رہی ہوں اپنے کمرے میں جو میرا اور ایزل کا ہے --اپ نے مجھے سانس بھی نہیں لینے دینا ---میں پتہ نہیں اپ کے روم میں ا کیوں جاتی ہوں ---جوتے ہاتھ میں اٹھاتے دوپٹہ کندھے پہ لٹکایا --ابان کی انکھیں مسکرا رہی تھیں --زرنم
باہر بھاگ گئ --

ابان نے ہلکا سا قہقہ لگاتے بند دروازے کو دیکھا --

تمہاری سمت سے آنے والی معطّر ہوا نے میرے گرد حصارِ محبت باندھ دیا
ایسا حصار جسے کسی تسلی دلاسے یا آس امید کی چاہ نہیں --

تمہارے لبوں سے میرے نام کی ادائیگی ایسی دھن ترتیب دے سکتی ہے جس پہ میں دیوانہ وار رقص کروں تو پہاڑوں کی اوٹ میں سیاہ گلاب چننے والیاں مجھ سے خار کھائیں !

میرا ہاتھ تھامو اور مجھے بتاؤ !

"میرے عکس" ہمارے رشتے کو کسی زمینی ڈھکوسلے کی ضرورت نہیں ہے،یہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا بالکل ویسے ہی جیسے ہر روح کا ایک مسکن ہے اور ہماری روحیں ایک دوسرے کا مسکن ٹھہریں!

عزیزت۔

"قد جعل اللہ لي ابتسامة بسبب فوضى يدق الخاص بك "

میرے پیارے !

"خدا تمہاری دھڑکنوں کی بے ترتیبی کی وجہ میرا مسکرانا رکھے

زوجتي الصغيرة هي هدية الله الخاصة لي

میری چھوٹی سی بیوی میرے لیے خدا کی خاص عنائت ہے--

وہ تکیہ سینے میں بھینچے اسے سوچتے ہوئے سو گیا

چار سو رات کا اندھیرا پھیلا تو گدھ درختوں سے سر نکالے اس جوڑے کو دیکھنے لگے جو اچھلتے ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف سفر کر رہا تھا---

انتھک محنت کے بعد بالا آخر وہ اپنی منزل پہ پہنچ ہی گیا--اب نیچے اترنا تھا-- جہاں دلدل تھی اگر ذرا سا بھی پاوں پھسل جاتا تو دونوں جان سے جاتے--

Novels Queen

وزن بیلنس کرنا تھا لیکن نورا کی ادھ موئی حالت یہ مشکل بنا رہی تھی --یا تو وہ اسے اوپر چھوڑ کے خود نیچے اترتا پہلے پھر کسی طریقے سے اسے اتارتا -- لیکن یہ بھی تو رسکی تھا وہ ہوش میں ہی نہیں تھی جو خود کو قابو رکھتی --

قصبے کے لوگ سونے کے لیے جا چکے تھے کسی سے مدد بھی نہیں مانگ سکتا تھا رولف بارڈ ---کچھ سوچتے نورا کو اپنے اگے کی طرف کس کے باندھا پھر چاقو نکالا چار سے پانچ چاقو اس نے اپنے جسم کے مختلف حصوں میں چھپائے ہوئے تھے --

کہ اچانک اگر کوئی جانور حملہ کرتا تو اس سے بچا جا سکے ---نورا کو سنبھالے اس نے پاوں تنے پہ جمائے --نورا کا پورا وزن رولف بارڈ پہ تھا --آہستہ آہستہ نیچے سرکتے زمین سے کچھ فاصلے پہ رک گیا --

Novels Queen

پھر ایک پاؤں نکالتے دوسرے سے زور لگا کے جھولا دیا -- جیسے کسی پینگ پہ بیٹھ کے لیا جاتا ہے --رسی جونہی ہوا میں جھولتے سائڈ پہ ہوئی اس نے چاقو سے اسے کاٹ دیا --وہ دونوں اچھل کے سائڈ پہ گرے ---

رولف بارڈ کندھے کے بل گرا تھا جو کہ کھروچ لگنے سے زخمی بھی ہو گیا تھا -- لیکن نورا کو زمین پہ نہیں لگنے دیا --کچھ دیر تو اسی حالت میں پڑے رہے --

پھر سیدھے ہوتے نورا کو الگ کیا اور اپنے بازوں میں اٹھایا --کندھے پہ ٹیس سی اٹھی جیسے اگنور کرتے وہ اپنے اور ایرک کے روم میں ایا ایرک تو تھا نہیں --

نورا کو سنگل بیڈ پہ ڈال کے اپنا زخم دیکھا جہاں سے خون رس رہا تھا --نورا کو ہوش میں لانے کے لیے پانی چاہیے تھا --اسکے لیے اسے اٹھ کے باہر آنا پڑا --

دور ایک گھڑا رکھا تھا جو پورا کا پورا ہی رولف نے اٹھا لیا ----پھر واپس کمرے میں آکے اس پہ پانی کے چھینٹے مارے --پلکیں سختی سے بند کرتے اس کے ہاتھ کپکپائے -- موسم میں خنکی بڑھتی جا رہی تھی اور نورا کو گرمی کی ضرورت تھی --

رولف بارڈ نے اپنا بستر اٹھایا جو کافی موٹا تھا --اتھا کے نورا پہ ڈالا --پھر اس کا چہرہ کپڑے کی مدد سے صاف کیا --وہ-کافی کمزور لگ رہی تھی وہاں کھانے پینے کی اشاء میں اسے صرف دودھ ہی ملا تھا جو اس نے بانی سے اسرار کر کے مانگا --پھر نورا کو خود ہی نیم-گرم-دودھ پلایا --

Novels Queen

جس سے اس کے جسم میں کچھ حرارت پیدا ہوئی تو وہ سو گئی ۔۔اگلی صبح رولف بارڈ خود ہی جنگل سے کچھ پھل اور شہد لے ایا تھا ۔۔

وہاں کے لوگ دیر سے جاگتے تھے اور نورا جلدی اٹھ گئی تھی ۔۔اسے کچھ خوراک کی ضرورت تھی ۔۔ جیسے مہیا کرنا رولف کا کام تھا ۔۔

جلدی سے کھا لو یہ ۔۔پھر ہمیں جانا بھی ہے ۔۔نورا صبح سات بجے سہی ہوش میں آئی تو ۔۔رولف بارڈ جاگ رہا تھا اس کے لیے شہد اور فروٹس کاٹ کے رکھے اسی کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا تاکہ کچھ طاقت آئے ۔۔

م ۔۔مجھے بھوک نہیں ہے ۔۔اس نے پلیٹ پرے کھسکائی ۔کسمساتے اس نے بستر کو اچھے سے لپیٹا۔

www.kitabnagri.xyz

بھوک نا بھی ہو تو کھا لیتے ہیں۔۔اتنا سفر کرنا ہے ۔۔ خود اٹھ کے چلو گی تو ہو پائے گا ۔۔اسے زبرستی بٹھایا ۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا ۔۔ اسے رولف ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا ۔۔ موت کے منہ میں چھوڑنے والا شخص بھلا دوبارہ بھروسے کے قابل تھا

میں زبردستی کھلاوں گا تو پھر آسانی رہے گی ۔۔ اس نے پلیٹ دوبارہ نورا کے سامنے رکھی ۔۔

کیا پتہ زہر ملایا ہو اس میں ۔۔ نورا نے پلیٹ کو گھورا ۔۔۔

میں کیوں ملاوں گا زہر ۔۔رولف بارڈ نے ازیت سے اسے دیکھا ۔۔

اچھا اپ جائیں میں کھا لوں گی ۔۔وہ اس کے ساتھ بحث کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی

www.kitabnagri.xyz

نہیں ۔۔جب تک کھا نہیں لو گی یہیں ہوں میں ۔۔۔وہ اٹھ کے سامان سمیٹنے لگا ۔۔

نورا نے جب دیکھا وہ ٹلنے والا نہیں ہے تو اس سے نظر بچا کے ایک ایک کر کے سائڈ پہ نیچے پھینکنے شروع کر دیے ۔۔ساتھ ساتھ منہ بھی ہلاتی رہی تاکہ شک۔نا۔ہو۔کچھ ایسے ہی پلیٹ میں رہنے دیے ۔۔

رولف بارڈ جو سائڈ پہ پڑے سٹیل کے پتیلے میں اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا پیچھے مڑا ۔۔

اب اتنے کھا لیے ہیں تو ایک میرے ہاتھ سے کھا لو ۔۔اس کی طرف آتے ناشپاتی کا ایک پیس اٹھا کے اس کے منہ میں ڈالا ۔۔اب اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا بچنے کا ۔۔

جو بچے ہوئے تھے سارے رولف بارڈ نے خود اسے کھلائے --پھر نیچے جھک کے جو اس نے پھینکے تھے اٹھا کے پلیٹ میں رکھے --

نورا بنا شرمندہ ہوئے اسے دیکھتی رہی --سامان سمیٹ کے نورا کو وہی عبایا پہنایا جو آتے ہوئے پہن کے آئی تھی --

پھر وہ لوگ ائیر پورٹ کے لیے نکل آئے --وہاں کے لوگوں کو بائے کہتے نورا کو دکھ ہو رہا تھا بانی اس کی اچھی دوست بن چکی تھی --

ساڑھے بارہ بجے وہ لوگ ناورے کی فلائیٹ میں سوار ہوئے --وہاں پھر نورا نے آرام سے خود ہی کھانا کھا لیا تھا کیونکہ وہاں تو زہر نہیں ملایا جا سکتا تھا نا --

Novels Queen

ناروے کے شہر اوسلو میں اس وقت تیز بارش ہو رہی تھی --بادلوں سے آسمان ڈھکا تو زمین بھیگنے لگی --

ایمبریلا کھولتے آذان شیخ شیڈ کے نیچے سے نکلا --آج انکی یونورسٹی میں اوپننگ سرمنی تھین--یہ پاکستان نہیں تھا کہ ذرا سی بارش ہوئی اور ہم جاب سکول یا کہیں بھی جانا سکپ کر دیں --یہاں بارش ہونا ایک عام بات تھی --

ایک ہاتھ میں ایمبریلا پکڑے دوسرے سے کتاب تھامے وہ تیز تیز نیشنل تھیٹر کی طرف جا رہا تھا جہاں سے اس نے بس پکڑنی تھی --جو اسے اوسلو حال میں اتار دیتی جو اوسلو یونورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ کے قریب تھا--

پندرہ۔منٹ۔لگے تھے اسے اپنے ڈیپارٹمنٹ تک پہنچنے میں ۔۔اندر اتے اس نے اپنا کارڈ نکال کے ڈور کے پاس لگے لاک سے ٹچ کیا پھر پن لگا کے دروازے پہ زور دیتے کھول کے اندر داخل ہوا ۔۔

تین کلاسز چھوڑ کے اس کا کلاس روم تھا جہاں کچھ سٹوڈینٹس ہی موجود تھے ۔۔اپنی جگہ پہ بیٹھتے اس نے ایک نظر سب کو دیکھا ۔۔بہت کم سٹوڈینٹ تھے ۔۔

موسٹلی نے کسی نا کسی چیز میں پارٹیسپیٹ کیا ہوا تھا جو تیاری میں لگے ہوئے تھے ۔۔ اج کنگ اوف ناروے بھی یونیورسٹی خطاب کے لیے آنے والے تھے اوپننگ سرمنی تھی اور اوسلو یونیورسٹی ناروے کی سب سے بڑی یونیورسٹی تھی اگر اس کی خوبصورتی کی بات کی جائے تو اس میں داخل ہوتے ہی ایسا لگتا ہے

Novels Queen

جیسے آپ کسی اور دنیا میں داخل ہو گئے ہیں بے شمار درخت پھولوں کے پودے اور پھلوں سے بنے ڈیزائین اور خوبصورت بلڈینگ تھی جہاں بڑی بڑی سکرین نصب تھیں کہیں سائنسدانوں کے پتلے بنائے گئے تھے --

اگر کوریڈور کی طرف آیا جائے تو وہاں دو عورتوں کا مجسمہ تھا جو باہیں پھلا کے ہر آنے والے کو خوش اسلوبی سے ویلکم کرتی تھیں--دو کیفے ایریا تھے --ایک میں عام کھانے پینے کی اشیاء تھیں اور دوسرے میں کوکیز اینڈ چائے کافی --

بہت بڑی لائبریری جہاں ہر زبان کی کتابیں رکھی گئیں تھی وہاں بھی سٹوڈنٹس کا کافی رش ہوتا تھا --ڈرامہ اور سنگینگ کا ڈیپارمنٹ لائبریری کے پاس تھا --

تین بجے سرمنی شروع ہوئی جو کہ دس بجے جا کے ختم۔ہوئی --

لیکچر حال جو کئی مرلوں پہ مشتمل تھا وہاں کنگ اوف ناروے نے سپیچ کی تھی ۔۔ میوزک ڈیپارٹمنٹ کے سامنے سے گزرتے اس نے حسان کو آواز دی ۔۔

یہ واحد پاکستانی تھا جس کے ساتھ اس کی کچھ حد تک دوستی ہو چکی تھی ۔۔وہ وہاں سنگینگ کی کلاسیز لیتا تھا جبکہ آذان میتھمیٹکس ڈیپارٹمنٹ کا سٹوڈنٹ تھا ۔۔

اس سے سرمنی کے بارے میں ڈیسکشن کرتے وہ لوگ یونیورسٹی ایریا سے باہر نکل آئے ۔۔

مجھے جاب چاہیئے ۔۔ کہیں اگر تم کوشش کر کے ڈھونڈھ دو ۔۔ سڑک پار کرتے آزان نے اسے دیکھا ۔۔حسان کو وہاں تین سال ہو گئے تھے ۔۔

Novels Queen

جاب کا کیا کرنا ہے --تمہیں تو پیرنٹس اتنا اچھا سرو کرتے ہیں --وہ-قدم سے قدم ملا کے چل رہے تھے --

ہاں --لیکن پھر بھی خرچے پورے نہیں ہوتے --مجھے جاب کرنی ہے --فرسٹ ٹائم کے لیے بس --

اچھا میں کوشش کروں گا کہیں مل جائے --یہاں اور بھی سٹوڈنٹس تھے جو پارٹ ٹائم جاب کر کے اپنے خرچ چلاتے تھے --اس کی ضرورتیں بہت زیادہ تھیں پاکستان میں تو باپ کا پیسہ ہر وقت میسر رہتا تھا اب اگر ختم ہو جائیں تو کئی بار مشکلات کا سامنا کرنا پڑ جاتا --

Novels Queen

پھر اگلے کچھ دنوں میں حسان نے اسے ایک جاب کا بتایا تھا ۔۔آزان کو میکڈونلز ریسٹورنٹ میں جاب ملی ہی گئی ۔۔اس نے بہت جلدی وہ کام سیکھ لیا اتنا مشکل بھی نہیں تھا ۔۔

ایک سو ستاسی کورون (نورے کی کرنسی کو کورون کہا جاتا ہے) ملتے تھے آٹھ گھنٹے کی شفٹ پہ جو وہ صبح کرتا تھا یونیورسٹی کے لیے اکثر لیٹ ہو جاتا لیکن مینج کر ہی لیتا تھا ۔۔وہاں کی لائف پاکستان کی لائف سے کافی ڈیفیکلٹ تھی ۔۔ ان دنوں گھر بھی کم ہی رابطہ کر پا رہا تھا

کوئی آرہا ہے آج گھر کیا ۔۔زرنم نے لیونگ روم میں قدم رکھتے ہیں اشتہا انگیز خوشبو اپنے اندر اتاری۔

آنہیں رہا بلکہ آئے ہوئے ہیں -- کچن سے عزت کی آواز پہ وہ چونکی --
پھر دو قدم پیچھے ہٹی اور واپس باہر چلی گئی --

کس نے بلایا ہے انہیں -- غصے سے سوچتے بیک لان میں پڑی چیئر پر بیٹھ گئی --

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ عشوے اسے دیکھنے وہاں آئی --یقینا عزت نے بتایا تھا

اندر اؤ یہاں کیوں بیٹھی ہو --پیار سے اس کا چہرہ اوپر کیا--

آتی ہوں --آپ جائیں---

نہیں --ساتھ آؤ میرے شاباش --اسے اندازہ تھا وہ کیوں نہیں آرہی --

اچھا آپ مجھے دو منٹ موبائل لا دیں میں نے اپنی دوست سے بات کرنی ہے پھر آتی ہوں ۔۔ کچھ سوچتے اسے دیکھا ۔۔

اندر آ کے کر لو نا ۔۔یہاں ایسے بیٹھنا اچھا نہیں لگتا ۔۔کیا سوچیں گے تمہارے مما اور بابا ۔۔یہاں زرنم نے بڑی۔ مشکل سے ضبط کیا تھا ۔۔

آتی ہوں نا پھپھو پہلے آپ موبائل لا کے دیں ۔۔ضدی انداز میں اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں۔۔ عشوے کو اس کا انداز برا لگا لیکن موبائل لا دیا ۔۔

بات کر کے فوراً اندر آو۔ سختی سے کہتے واپس اندر چلی گئی ۔۔

زرنم نے آبان کا نمبر ڈھونڈھتے اسے کال کی ۔۔۔

اسلام و علیکم تیسری بیل پہ۔کال۔ریسیو ہوئی تو وہ تیزی سے بولی ۔۔

Novels Queen

م--میں زرنم بات کر رہی ہوں --آپ پلیز مجھے یہاں سے لے جائیں اس کی روہانسی آواز آبان کے کانوں سے ٹکرائی ---

کیا ہوا ۔ سب ٹھیک ہے --

نہیں نا ٹھیک --اپ۔پلیز۔مجھے لے جائیں --آپ نے کہا تھا آپ میرے ساتھ ہیں --

ہاں --کہا تھا لیکن بتائیں تو سہی ہوا کیا ہے --وہ لیپ ٹاپ پہ نظریں مرکوز کیے ہوئے تھا

آپ--اآپ۔کی بیوی مشکل میں ہے آپ وجہ نا پوچھیں بس آجائیں --مجھے لینے --

اوکے -- دس منٹ تک پہنچتا ہوں --کام۔فنش کر کے --

نہیں --واپس جا کے کر لینا --ابھی۔اجائیں --

میں بہت مشکل میں ہوں --وہ بچوں کی طرح ری ایکٹ کر رہی تھی --آبان نے ڈرار سے گاڑی۔کی۔چابی نکالی اور فون۔کان سے لگائے باہر آیا --

عصام کی گاڑی انٹر ہو رہی تھی --اس نے اشارے سے پوچھا کہاں جا رہے ہو --

ابان نے کام کا کہہ کے اپنی گاڑی باہر نکالی --

آرہا ہوں میں --کال بند کریں ڈرائیو کرنا ہے --

نہیں--بس چلنے دیں --ماما فون لے لیں گی پھر -- باہر سے ہی اندر جھانکا گلاس ڈور کے پار عشوے عزت سے باتیں کر رہی تھی --

اوکے -- موبائل سپیکر پہ ڈال کے ڈیش بورڈ پہ رکھ دیا --تمام راستے وہ زرنم کا جلدی آئیں تیز چلائیں آپ کو گاڑی چلانی نہیں آتی -- سنتا آیا تھا --

گیٹ کے سامنے گاڑی رکی تو زرنم فوراً باہر نکلی -- موبائل وہیں گارڈ کو پکڑایا کے اندر عشوے کو دے دے اور اگر وہ پوچھیں تو کہنا آبان ائے تھے اور زبردستی لے گئے یہ سب وہ آبان کے پہنچنے سے پہلے پہلے کہہ چکی تھی --

چلیں گاڑی میں جلدی سے بیٹھتے کہا --

جانا کہاں ہے --آبان پہلے اسے یونیفارم-میں دیکھ کے حیران ہوا --پھر گاڑی ریورس کرتے موڑی --

جہاں اپ لے جائیں گے -- اب وہ پرسکوں تھی
کر کیا رہی ہیں آپ مجھے کچھ سمجھ نہی آرہا --

آبان نے گاڑی کو ریس دیتے اسے گھورا -- جس کا سکارف سر ک کے
آدھے سر تک پہنچا ہوا تھا --

آپ کو پتہ ہے گھر آپکے ماموں اور مامی آئے ہوئے ہیں -- اس کی طرف رخ
کرتے ٹانگ پہ ٹانگ رکھی --

کون --اسے پہلے سمجھ نہیں آئی -اچھا --آپ کے ماما بابا --اسے اب
ساری بات کی سمجھ آئی تھی سر ہلاتے مسکراہٹ امڈ کے آئی --یعنی وہ
ان سے ملنا نہیں چاہتی تھی اس لیے اتنی ایمرجنسی نافذ کی ہوئی تھی

وہ آپ کو کھاتے ہیں --ریلیکس ہوتے گاڑی ہوٹل کی طرف موڑی --

یہی سمجھ لیں ۔۔وہ سامنے دیکھتے کبھی ابان کو دیکھ لیتی ۔۔پتہ جیسے میں گھر آئی تو مجھے بہترین سی خوشبو آئی جیسے کوئی لذیز ڈش بنائی جا رہی ہو ۔۔

اندر جا کے پوچھا کہ کوئی آیا ہے تو آپ کی مامی صاحبہ کہتیں ہم لوگ آئے ہیں ۔۔منہ ٹیڑھا کرتے بتایا ۔۔ابان اس کا دوسری دفعہ مامی کہنے پہ مسکرایا ۔۔

اب کہاں جائیں گے ہم ۔۔پھر خود ہی پوچھا ۔۔وہ لوگ تو رات دیر تک نہیں جائیں گے ہمارے گھر سے ۔۔خدشہ بھی تھا

پہلے کھانا کھاتے ہیں پھر سوچیں گے ۔۔گاڑی پارکنگ ایریا میں روکتے کہا ۔۔پہلے خود اترا پھر اس کی طرف کا دروازہ کھولا ۔۔چابی کا بٹن دباتے کار لاک کی ۔۔

پھر زرنم کا سکارف سیدھا کیا ۔۔ چلیں ۔۔ اپنے مضبوط ہاتھ میں نرم سا ہاتھ تھامتے وہ اسے لیے ہوٹل کی طرف چلا آیا ۔۔ جہاں انہوں نے لنچ کرنا تھا ۔۔

شکر ہے میری شادی اپ سے ہو گئی ۔۔ سکارف ٹھوڑھی سے کھینچ کے سیدھا کرتے آبان کی پیچھے کی ہوئی کرسی پہ براجمان ہوئی ۔۔۔

اگر نا ہوئی ہوتی تو ابھی میں دادو کے پاس ہوتی اور یہ لوگ وہاں آتے تو میں کیسے وہاں سے جاتی ۔۔ اسے کف فولڈ کرتے دیکھتے خوشی سے کہا ۔۔ آبان نے پھر اسے مینیو بک پکڑائی ۔۔

آپ کو کیا لینا ہے ۔۔ بک دیکھتے اپنے لیے چاول اور کوکمبر رائتہ سلیکٹ کیا ۔۔ ابان نے کباب اور چاول منگوائے ۔۔ ادھا گھنٹہ انہیں ہوٹل میں لگا تھا

Novels Queen

میرے ساتھ افس چلیں گی یا گھر چھوڑ دوں -- نیپکین سے چہرا صاف کرتے اسے دیکھا --

گھر نہیں --آفس چلتے ہیں --میں بھی دیکھوں گی وہاں کیا کام کرتے ہیں--وہ گھر تب تک نہیں جانا چاہتی تھی جب تک عزت اور رضا چلے نا جاتے --

بابا نے پوچھا تو کیا کہیں گی --بل پے کرتے اس کا ہاتھ تھاما پھر باہر ائے --

بابا سے چپ کے میں اپ کے روم میں بیٹھی رہوں گی --گاڑی میں بیٹھتے کہا --

لیکن ہم لوگ آفس نہیں جائیں گے --ابان نے گاڑی سٹارٹ کرتے ٹرن لیا --پھر مینن روڈ پہ اتے اس کا رخ فارم ہاؤس کی طرف تھا --

آج اپ کو دادا ابو کا فارم ہاوس دکھاتا ہوں -- تھوڑا سا اگے ہو کے میوزک پلئیر اون کیا --

اوکے ٹھیک ہے --وہ کہیں بھی جانے کے لیے تیار تھی --آپ کو نہیں لگتا میرا یونی فارم گندا ہو جائے گا -- سوچتے اس نے یونیفارم دیکھا --

اپ کو چینج کر لینے چاہئے تھے --میرے آنے تک کر لیتیں --

مجھے ان لوگوں کی شکل بھی نہیں دیکھنی اندر جاتی تو زبردستی پکڑ کے بیٹھا لیتیں وہ -- بس مجھے نہیں ملنا ان سے --میں ان سے ملنے کے لیے تیار ہی نہیں ہوں ابھی تو وہ کیوں آگئے ہیں --

Novels Queen

اچھا اچھا --ارینج کر لوں گا کپڑے بھی --اس کی چلتی زبان کو خاموش کروایا --

کچھ دیر بعد ایک جگہ گاڑی روکتے آبان خود اتر گیا کچھ دیر بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں شاپنگ بیگز تھے --وہیں پہ جا کے چینج کر لینا پچھلی سیٹ پہ رکھتے اسے دیکھا --

جو اب ان کوششوں میں تھی کسی طرح یہیں بیٹھ کے دیکھ لے اخر آبان کی چوائیس کیسی ہے

بائیرم ورکز(ناروے کا گاؤں)میں داخل ہوتے ہی وہ لوگ ٹرنل پہ اترے ---یہ گاؤں اوسلو سے کچھ ہی فاصلے پہ تھا --رولف اس بار ہل(شہر)

Novels Queen

جانے کی بجائے اس گاوں میں آیا تھا یہاں ابادی بہت کم تھی اور کھلا علاقہ تھا ---

اسے فلحال کچھ دن صرف نورا کے ساتھ گزارنے تھے -- سڑک پہ پیدل چلتے نورا کو اپنے اگے چلنے کا کہا ---

وہ اکھڑی اکھڑی تھی رولف کے ساتھ انا ہی نہیں چاہتی تھی --

سیدھا چلو --بیگ کندھے پہ ڈالتے اسے گھورا -- کچھ اگے جا کے سائکل پارکنگ تھی --اس ملک میں لوگ زیادہ تر سائیکل کا استعمال کرتے تھے اور گھنٹی اس وجہ سے بجاتے تھے تاکہ اس آواز کے ردھم کو انجوائے کر سکیں --

یہ ایک بہترین انجوائے منٹ تھا لوگوں کے لیے -- سائکل پارکنگ سے اس نے ایک سائکل لی جس کا ایک نارویجن کورون دیا اور نورا کو اپنے اگے ڈنڈے پہ بیٹھایا --

اپ میرے ساتھ ایسی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں --نورا بڑی مشکل سے بیٹھی تھی

مجبوری ہے سامنے دیکھتے وہ سائکل چلا رہا تھا -- کچھ ہی دیر میں وہ اپنے گھر کے سامنے رکا --کالے رنگ کا چھوٹا سا گھر ڈھلوان چھت کے اوپر ایک تار سی بنی تھی --

جس کے اوپر نارویجن جھنڈا لگا ہوا تھا --نورا کو اتار کے سائیکل ایک طرف کھڑی کی --پھر اپنے گھر کا مین ڈور کھولا --

سیلن زدہ بو نتھنوں سے ٹکرائی --اندر آکے پہلے کھڑکیاں کھولیں --یہاں وہ چھ ماہ کے بعد آرہا تھا --

یہ آپ کا گھر ہے --نورا نے ستائیش سے دیکھا --چھوٹا تھا لیکن بہت پیارا تھا -- ہر چیز سیٹ تھی بس بند رہنے کی وجہ سے حبس بن گیا تھا --

ہاں --چھوٹا سا ہے لیکن پرسکون جگہ ہے -- اوپر کچن جو چھوٹا سا تھا اس کے روشن دان کھولتے ایگزاسٹ فین اون کیا --وہاں گھروں کا کوئی صحن نہیں ہوتا تھا --گھر سے نکلو تو گلی یا کھلا میدان ہوتا --

اب تم یہاں ہی رہو گی --اسے کمرہ دکھایا -- جو بھی چاہیے مجھے بتانا --میں لا کے دوں گا --

Novels Queen

میں یہاں کیوں رہوں --مجھے واپس پاکستان جانا ہے -- بیڈ پہ ہاتھ پھیرتے اسے دیکھا --

اب تم پاکستان بھول جاؤ --یہی تمہارا ملک ہے یہیں تم نے اگلی زندگی گزارنی ہے -- کیبن سے دو کپ نکالے --

ن-- نہیں مجھے واپس جانا ہے --پلیز --اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے پاس أئی --وہ کافی بنا رہا تھا --

وہاں کیا کرو گی --کچھ بھی نہیں بچا اب وہاں تمہارا --
یہاں بھی تو کچھ نہیں ہے وہاں میرا ملک ہے وہیں سکون تھا یہاں تو ہر لمحہ اب یہ خوف میرے سر پہ رہے گا کب آپ مجھے کسی کتے کے سامنے ڈال دیں --

Novels Queen

کافی پھینٹتے رولف کے ہاتھ رکے --

اگر مجھے تمہیں مارنا ہوتا تو میں اوپر کھینچتا ہی نا -- وہاں لے جانے کا مقصد تھا تو لے کے گیا تھا --

کسی اور کو لے جاتے ساتھ -- میں ہی کیوں --

مگ رکھتے اس کی طرف گھوما -- کیونکہ تمہیں بتانا تھا ہمارا کام کس حد تک خطرناک ہے --یہاں موت سے ڈرنا نہیں بلکہ اسے خوشی ویلکم کہنا ہے --

نورا ساکت رہ گئی --کیا وہ بھی ان کے گینگ کا حصہ بن چکی تھی --

Novels Queen

تمہیں پتہ ہے میں نے یہاں اپنے لیے زمین کا ٹکڑا اور پتھر خرید کے رکھا ہے --جہاں میری قبر بنے گی --جس پہ میرا نام لکھا جائے گا --واپس سیدھے ہوتے دوبارہ سے کافی پھینٹنے لگا --

میرا کیا قصور ہے -- نورا محض سوچ کے رہ گئی --واپس آکے اسی جگہ خاموشی سے بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی تھی --

کچھ دیر بعد رولف بارڈ نے اسے کافی کا مگ پکڑایا --

اگر تم ہمارے گینگ میں شامل ہونے سے بچنا چاہتی ہو تو ایک راستہ ہے --کپ کے کنارے پہ شہادت کی انگلی پھیرتے وہ اس کے پاس ٹکا --

کیا--- نورا نے دونوں ہاتھوں سے کپ کو پکڑا ہوا تھا

مجھ سے شادی کر لو --اس کی انکھوں میں دیکھتے سبز آنکھیں روشن تھیں--

Novels Queen

کیا۔؟ اسے لگا کچھ غلط سن لیا ہے۔۔

ہاں۔۔ مجھ سے شادی کر لو۔۔دیکھو میں کتنی شرافت سے پرپوز کر رہا ہوں ۔۔ورنہ۔جس۔جگہ تم۔بیٹھی۔ہو یہاں چالیس فیصد بچے اپنے باپ کو نہیں جانتے۔۔۔

ڈھکے چھپے لفظوں میں رولف اسے جو بتانا چاہ رہا تھا وہ نورا کے کورے دماغ کو سمجھ ہی نہیں ایا۔۔

مجھے شادی نہی کرنی اپ سے۔۔سر جھکاتے وہ شرمندہ تھی یا بے بس

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Novels Queen

وہ ہماری وجہ سے اب تک نہیں آئی ۔۔عزت اور ریض کب سے اس کا انتظار کر رہے تھے ۔۔عصام بھی واپس اگیا تھا اب تو ۔۔

آپ فون کر کے پوچھیں تو سہی کہاں گئے ہیں ۔۔عشوے تو خود فون کر کر کے تھک گئی تھی بل جاتی تھی لیکن کوئی اٹھاتا نہیں تھا ۔۔

عصام نے فون ملایا تو بزی کر دیا گیا ۔۔۔پھر کچھ دیر بعد عصام۔۔کے۔موبائل پہ۔آبان کا میسج ایا

"ہم لوگ فارم ہاوس آئے ہیں ہمارا انتظار مت کریں رات دیر ہو جائے گی"

میسج سناتے سب کے چہرے دیکھے عزت اور رضا کا دل ٹوٹ گیا بچے ایزل کے ساتھ تھے عشوے کو غصہ ایا لیکن عصام ریلیکس تھا اس کے خیال میں زرنم کا اتنا رد عمل بنتا تھا ۔۔

دوسری طرف زرنم چینج کر چکی تھی سفید رنگ کا باربی فراک جو کافی پھولا ہوا تھا --سفید بند ہیلز پہنے وہ خود کو گڑیا سمجھ رہی تھی --

میں کیسی لگ رہی ہوں -- آبان کے سامنے گھومتے وہ خوشی سے مسکرائی --

آبان نے اسے دیکھنے سے گریز کیا مبادا دل کہیں بہک ہی نا جائے --

باہر چلتے ہیں -- وہ موبائل پہ نظریں جمائے بولا

ایک منٹ -- میں بال کھول لوں -- سکول کے لیے جو پونی بنائی تھی اونچی کر کے وہی ابھی تک بنی ہوئی تھی --بال-کمر تک جھول رہے تھے --

نہیں۔۔ایسے ہی اچھے لگ رہے ہیں۔۔ابان نے سختی سے روکا۔۔

آجائیں اب ۔۔اس کا ہاتھ پکڑتے باہر جانے کے لیے فورس کیا ۔۔۔وہ بھی اس کی تلقید میں اپنے فراک پہ نزاکت سے ہاتھ رکھے چلنے لگی ۔۔ سیڑھیوں کے دو سٹیپس اترتے آبان نے اس کے ڈریس کو اوپر کیا۔۔

ہم لوگ موویز میں جیسے ہوتا ہے ۔۔مطلب اگر آپ گھوڑے پہ بیٹھیں اور مجھے بھی اپنے ساتھ بیٹھائیں ۔۔پھر ہم لوگ ہورس رائڈینگ کریں۔۔

وہ اس کے اگے اگے چل رہی تھی اور آبان اسے بنا پلکیں چھپکائے دیکھ رہا تھا وہ واقع گڑیا تھی ۔۔ پیچھے مڑ کے اسے دیکھتی اور پلکیں چھپکاتی ۔۔پھر ہاتھ ہلاکے بات کرتی اور ہنستی جاتی۔۔

اپ کو گھوڑے پہ بیٹھنا ہے ۔۔ اصطبل کے سامنے رکتے اسے دیکھا۔۔

جی ۔۔۔ گرد اثبات میں ہلاتے کالے رنگ کے گھوڑے کو دیکھا جسے آبان کھول رہا تھا ۔۔

پھر جمپ کر کے گھوڑے پہ بیٹھ گیا ۔۔زرنم اسے دیکھ رہی تھی ۔۔اس کے باہر اتے اپنا ہاتھ اگے کیا ۔۔ابان بے اختیار مسکرایا ۔۔

موویز میں تو اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے صرف سوچا ۔۔پھر اس کا ہاتھ پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا اور اپنے سامنے اپنی طرف رخ کرتے بیٹھایا ۔۔زرنم کھلکھلا کے ہنسی تھی ۔۔دونوں کا چہرہ ایک دوسرے کی طرف تھا ۔۔

آبان نے گھوڑے کی لگام کھینچتے چلنے کا اشارہ کیا ۔۔

Novels Queen

قابو رہیے گا ۔۔ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالتے اپنے قریب کیا ۔۔گھوڑا آہستہ آہستہ چل رہا تھا ۔۔

اوکے ۔۔زرنم ۔نے آنکھیں بند کرتے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا ۔۔ایک لمحے میں ساری شوخی غائب ہوئی ۔۔وہ اتنے قریب تھے ۔۔گھوڑا تیز ہو رہا تھا ۔۔ زرنم کی جان ہوا ہونے لگی کس کے آبان کو پکڑا ۔۔۔

م۔۔میں گرنے لگی ہوں ۔۔جب ہوا کی سرسراہٹ تیز ہوئی تو زرنم کی آواز ابان کے کانوں میں گھلی ۔۔

اپ کو شوق تھا ہورس رائڈنگ کا ۔۔اسے اور خود میں بھینچا ۔۔۔

ہم لوگ گر جائیں گے آبان ۔۔

نہیں گریں گے --اس کے گال پہ ہونٹ رکھتے وہ سامنے بھی دیکھ رہا تھا --

ا--آپ یہ کیا کر رہے ہیں --زرنم کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں --اوپر سے ابان کو رومینس سوجھ رہا تھا

ہم ہورس رائڈنگ کر رہے ہیں --

پلیز مجھے نیچے اتاریں --اس کے کان کے قریب چیخی --

ابھی تو شروع کیا ہے میری جان --گھوڑا ہوا سے باتیں کرنے لگا تو زرنم کی جان نکلی ---

میں گر جاوں گی --

میں گرنے نہیں دوں گا -- مجھ پہ بھروسہ رکھیں--بند آنکھوں کو لمحہ بھر دیکھا --

گھوڑے کی ٹک ٹک پورے فارم-ہاوس میں گھونج رہی تھی جب ایک دم اس کا پاؤں کسی گڑھے میں ایا -----------------

گھوڑا ان بیلنس ہوا ہی تھا کہ زرنم کی چیخ بلند ہوئی --

کچھ نہیں ہوا --گھوڑا گرے بنا دوبارہ سے دوڑنے لگا --

ااپ نے کہا تھا نہیں گریں گے --وہ آنکھیں بند کیے یہ ہی سمجھ رہی تھی شاید وہ گر چکی ہے --

www.kitabnagri.xyz

گھوڑے کی لگام ڈھیلی کرتے آبان نے اسے آہستہ کیا -- گھوڑا آہستہ ہوتے رک گیا تو--آبان نے خود سے چمٹی زرنم کر سیدھا کیا --

ہم لوگ گر گئے ہیں نا --اس کی آنکھوں میں خوف زدہ آنکھیں ڈالتے پوچھا --

نہیں -- ابھی نہیں گرے بس گرنے ہی والے ہیں --اس کی کمر پہ ہاتھ رکھتے مسکراہٹ دبائی --

آپ مزاق کر رہے ہیں --

نہیں ---جب گر جائیں گے تب کھولنا آنکھیں --- اس کا گال آبان کے کندھے پہ ٹکا --

ٹھیک ہے --شرٹ مضبوطی سے پکڑے وہ گرنے کا انتظار کرنے لگی --اسے لگ رہا تھا گھوڑا ایک طرف ہو گیا ہے

بس گرنے لگے ہیں گھوڑے کو واپس موڑتے لگام کھینچی ---

آپ مجھے گرنے دیں گے --زرنم حیران بھی تھی --

نہیں -- کبھی بھی نہیں ---اب گھوڑا آہستہ آہستہ چل رہا تھا---

تو ابھی انتظار کس چیز کا کر رہے ہیں --- سر اٹھاتے اسے گھورا--

میں نہیں آپ کر رہی ہیں -- سنجیدگی سے اسے دیکھا پھر سارے راستے زرنم نے آبان کو نہیں چھوڑا تھا ---واپس اصطبل کے قریب رکتے پھر سے زرنم کو دیکھا --

Novels Queen

گھوڑے نے ہمیں گرنے نہیں دیا--اصطبل دیکھتے پوچھا--دانستہ اس کا نام لینے سے گریز کیا--

جی---اور اب ہمیں اترنا ہے وہ ہنوز ویسے ہی بیٹھی تھی پرسکون انداز میں--

اوکے--پھر آبان پہلے خود اترا پھر اسے اٹھا کے اتارا--ہم لوگ گرنے سے بچ گئے--- گہری سانس لیتے اتر کے کھڑے ہوتے بے خیالی میں زرنم نے آبان کا ہاتھ پکڑا--
ورنہ ہم لوگ ابھی وہیں بے ہوش پڑے ہوتے---

اب دوسرا ہاتھ بھی اس کے ہاتھ پہ رکھا---ابان نے گھوڑا واپس اندر باندھنا تھا لیکن ذرنم اس کا ہاتھ پکڑ کے کھڑی تھی--

Novels Queen

آپ نے رائڈینگ کہاں سے سیکھی ہے --

بابا سے سیکھی تھی تھوڑی اور کچھ خود کر کر کے آئی ہے --

آپ مجھے بھی سیکھا دیں --چہرہ اوپر کر کے اسے دیکھا --وہ وائٹ والا گھوڑا بھی مجھے دے دیں -- لگے ہاتھوں باقی گھوڑوں میں سے ایک اپنے لیے بھی سلیکٹ کر لیا --

وہ تو کسی اور کا ہے --

کسی اور کو نا دیں --یہ اب سے میرا ہے --اس کا ہاتھ چھوڑتے وہ سلاخوں کے پاس گئ --ابان نے کالے گھوڑے کی رسی پکڑتے اسے اندر کیا --پھر اسطبل کا دروازہ بند کر دیا --

یہ بہت خطرناک ہے --آپ وہ براون والا لیں --

www.kitabnagri.xyz

نہیں ۔وہ پیارا نہیں ہے ۔۔میں اس والے پہ زیادہ اچھی لگوں گی ۔۔

یہ آزان کا ہے ۔۔وہ نہیں دے گا ۔۔اسے باز رکھنے کے لیے آزان کا کہہ دیا ۔۔کیونکہ وہ گھوڑا کافی بگڑا ہوا تھا ۔۔

آپ آذان سے کہیں وہ مجھے دے دے ۔۔

میں آپ کو اچھا والا لے دوں گا چلیں اندر ۔۔اس کی کلائی تھامتے پوچھا ۔۔

نہیں۔۔ہم یہ باغ دیکھ لیں۔۔رات کا اندھیرا پھیلنا شروع ہو چکا تھا ۔۔ دور جگنو ٹمٹا رہے تھے ۔۔

اس وقت نہیں ۔۔پھر کبھی آئیں گے اس کی سنے بغیر اندر لے آیا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

پھر عصام سے کال کر کے پوچھا عزت اور رضا چلے گئے ہیں یا نہیں
۔۔تسلی کر کے وہ اسے گھر لے کے آیا تھا ۔۔گھر آکے زرنم اپنے اور ایزل
کے مشترکہ روم میں چلی گئی ۔۔گھر کے کسی فرد سے ملاقات نہی ہو سکی
۔۔سو متوقع ڈانٹ سے بچت ہو گئی ۔۔

رات کا اندھیرا باہر پھیلا تو ستاروں نے اپنی خوبصورتی آسمان پہ بکھیرنا شروع
کر دی ۔۔اس کالے رنگ کے چھوٹے سے گھر میں دو نفوس اسی حالت
میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے ۔۔

اس کے انکار سے رولف بارڈ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ۔۔کافی کا خالی مگ
اٹھا کے شیلف پہ رکھتے وہ بہت پرسکون تھا وہ پہلے سے ہی جانتا تھا نورا
کبھی بھی اتنی آسانی سے مثبت جواب نہیں دے گی ۔۔

www.kitabnagri.xyz

میں ابھی باہر جا رہا ہوں --تم یہ ختم کر کے آرام کر لینا --اپنے کمرے کی طرف جاتے اسے دیکھا --

کچھ دیر بعد جب وہ باہر نکلا تو براؤن کلر کا نرم و ملائم کوٹ جو گھٹنوں تک آرہا تھا وہ خود کو سردی سے بچائے رکھنے کے لیے تیار تھا --

اسے کچھ گروسری کا سامان لینا تھا -- پردے گراتے ایک نظر اسے دیکھا وہ ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی جانے کیا سوچ رہی تھی --کافی بھی اب تک ٹھنڈی ہو چکی تھی --

نورا-- جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے قریب آیا --
تم آرام کر لینا --مجھے دیر ہو سکتی ہے --میں کوشش کروں گا جلدی واپس آنے کی -- اسے دیکھتے کہا --

ہمم --بنا ہونٹوں کو حرکت دیئے اسے جواب دیا --پھر اس نے دروازہ لاک کرتے باہر قدم رکھ دیئے تو نورا نے اس کے جاتے ہی کافی کا مگ سائڈ پہ رکھ دیا تھا --

اسے فلحال کسی چیز کی طلب نہیں تھی وہ بس وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن اس کا کوئی راستہ نہیں تھا --

سینے پہ بازو باندھے وہ لیٹ گئی --اس کی زندگی میں بہت کچھ بدل گیا تھا --حتہ کے اس کا حلیہ بھی --اپنے گاؤن کو چھوتے وہ چھت کو گھور رہی تھی --

Novels Queen

وہیں لیٹے لیٹے اس کی آنکھ لگ گئی --دوبارہ کھٹکے کی اواز پہ جاگی تو رولف ابھی تازہ دم ہو کے اپنے روم سے نکل رہا تھا --صرف وائٹ ٹراوزر پہنے بھیگے کندھوں پہ ٹاول رکھے وہ کچن کی طرف گیا --

کیا کھاؤ گی --اسے کسمساتے دیکھ کے پوچھا --

کچھ نہیں --وہ اسے بغور دیکھ رہی تھی --چوڑے کندھوں سے نیچے کمر تک پانی پھسل کے ٹراوزر میں جذب ہو رہا تھا ---

ٹھیک ہے --اگر بھوک لگے تو بتانا--او--وہ فرائنگ پین میں بٹر کی ٹکیا رکھتے گھوما --

تم کہیں اس لیے تو نہیں منع کر رہی کہیں میں نے کچھ ملایا نا ہو --نورا بس اسے دیکھ کے رہ گئی --ماتھے پہ گیلے بال چپکے اس کی سبز آنکھوں کو ڈھکنے کی کوشش کر رہے تھے --

Novels Queen

دیکھو ابھی تمہارے سامنے بنا رہا ہوں -- کچھ نہیں ملا رہا -- بتا دو کھانا ہے تو زیادہ بنا لیتا ہوں -- بالوں کو انگلیوں کی کنگھی بناتے پیچھے کیا

ٹھیک ہے -- نورا نے اس کے شک کو یقین میں بدل دیا یعنی وہ اسی لیے نہیں کھا رہی --

اہ -- ظالم -- ٹماٹر اور ہری مرچیں ڈالتے بڑبڑایا -- پھر باقی چیزیں ملا کے کچھ بنانے لگا --

اس بیگ میں تمہارے کپڑے ہیں -- تم نہا لو -- اچھا محسوس کرو گی -- کھانا بنا کے اسے دیکھا -- وہ وہیں لیٹی کب سے اسے دیکھ رہی تھی اتنی مہارت سے وہ کام کر رہا تھا جیسے وہ ایک پروفیشنل شیف ہو -- اٹھ کے بیگ کھولا -- کپڑے نکالے چار پانچ الگ الگ سوٹ تھے ---

میں یہ پہنوں گی ۔۔سکرٹس تھیں اور پجامے کے نام پہ ٹائٹس ۔۔

ہاں تو ۔۔ شیلف صاف کرتے اسے گھورا۔۔

نہی ۔۔مجھے کوئی اچھے کپڑے لا کے دو ۔۔سارے کپڑے پھیلا دیے ۔۔

رولف وائپر چھوڑ کے اس کے پاس ایا ۔پھر کپڑے دیکھے ۔۔اچھا ۔۔یہ شرٹ پہنو ۔۔جینز میں دیتا ہوں۔۔ ایک شرٹ نکال کے دی جو قدرے کھلی تھی ۔۔ پھر اپنی جینز نیچے سے کاٹی ۔۔اور اسے دی ۔۔

یہ لو ۔۔اگر کھلی ہوئی تو سیفٹی پنیں لگا لینا ۔۔ نہیں تو میں بیلٹ باندھ دوں گا ۔۔

Novels Queen

دوپٹہ -- کپڑے اٹھاتے پوچھا --

دوپٹہ کیا کرنا ہے --یہاں تم ایسے ہی رہ سکتی ہو --تمہیں کوئی نہیں ٹوکے گا

نہیں --مجھے دوپٹہ بھی چاہیے --کپڑے واپس صوفے پہ پھینک دیے --اسے یہ چست کپڑے بلکل نہیں بھا رہے تھے --ان-سے اچھا وہ پھٹے پرانے کپڑوں میں کمفرٹیبل فیل کرتی تھی

اچھا --ابھی تو یہ پہنو نا --پھر کل جائیں گے اوسلو (شہر) وہاں سے اپنی پسند کے لے لینا --

دوپٹے اور پاکستانی سٹائل میں کپڑے ملیں گے -اس سے پوچھا

نہیں ۔۔۔ مشکل ہے ۔۔۔ نا ملے تو بھی ارینج کر دوں گا فلحال تم فریش ہو جاو بہت بھوک لگی ہے ۔۔

نورا ناچار وہی اٹھا کے واش روم میں گھس گئی ۔۔ وہ وہاں دوپٹہ تلاش رہی تھی جہاں عورتیں سرے عام کپڑے اتارتے ہوئے بھی نہیں شرماتیں

زرنم بیٹا مجھے تمہارا رویہ کچھ سمجھ نہیں آیا عزت اور ریض کے لیے ۔۔ صبح ناشتے کی ٹیبل پہ ہی عشوے نے زرنم کو جا لیا ۔۔وہ۔ سکول کے لیے تیار تھی بس ناشتہ کر کے آبان اسے ڈراپ کر دیتا ۔۔

کیسا رویہ ہے ۔۔آبان جو بریڈ پہ جیم لگا رہا تھا ہاتھ روکے دونوں کو دیکھا ۔۔اج جم کرنے کی بجائے وہ ان کے ساتھ بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا

میں تم سے نہیں زرنم سے بات کر رہی ہوں -- عشوے ترخ کے کہتے دوبارہ زرنم کی طرف گھومی جو چھوٹے چھوٹے نوالے لیتی ناشتہ کر رہی تھی اس ذکر پے پہلو بدل کے رہ گئی--ایزل کے پیپر ہو رہے تھے وہ سیکنڈ ٹائم جاتی تھی --

کل شام کو کہاں گئے تھے --اتنی دیر انتظار کیا تمہارا سب نے --زرنم کا رنگ فق ہوا--تمہارے بہن بھائی پوچھ رہے تھے ان کی بڑی بہن کہاں ہے -- عشوے اس کے تاثرات سے بے خبر بول رہی تھی --

دعوت تھی دوست کے ہاں فارم ہاوس سے واپسی پہ وہیں چلے گئے تھے ----نا محسوس طریقے سے آبان نے اس کے گود میں رکھے ہاتھ کو تھاما -- جو دوسرے ہاتھ سے مسلتے اس کا حشر بگاڑ رہی تھی --

تو اتنی دیر کیوں کر دی --اتنا زیادہ کھانا تھا کہ رات تک ختم نہیں ہوا --
ٹونٹ کرتے عشوے نے اپنے لیے چائے نکالی

کیوں بلا وجہ کی ٹینشن کریئیٹ کر رہی ہیں --جب وہ نہیں چاہتی ان سے
ملنا تو ہم فورس نہی کریں گے عصام نے ہاتھ اٹھاتے عشوے کو روکا
--زرنم نے کھڑے ہوتے اپنا بیگ اٹھایا اور باہر نکل ائی --اس سے
برداشت نہیں ہو رہا تھا

آپ اسے ماں باپ سے قریب کرنے کی بجائے دور کر رہے ہیں --ادھی
زندگی اس نے ان کی وجہ سے دور گزاری ہے اب باقی کی زندگی وہ اپنی انا
کی وجہ سے دور رہے گی --یہ اچھی بات ہے --؟

Novels Queen

جس طرح آپ چاہ رہی ہیں ایسے مسلے حل نہیں ہونگے --جب تک اس کے دل میں جگہ نہیں بنے گی وہ انہیں قبول نہیں کر سکے گی --عصام اور عشوے زرنم کو لے کے بحث کر رہے تھے اب --

میں بات کر لوں گا مما --پلیز آپ یوں ہر وقت ان کے ماں باپ کو ڈسکس مت کیا کریں --

انہیں چپ کرواتے آبان اٹھ گیا --جب تک زرنم خود نہی چاہے گی اسے کوئی بھی نہیں کہے گا وہ ان سے ملے --ایک سنجیدہ نظر ان پہ ڈالتے وہ باہر نکل ایا --

ہمیں بچوں کی لائف میں انٹر فیئر نہیں کرنا چاہیے -- نیکسٹ احتیاط کیجیے گا --عصام نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے عشوے کو سمجھایا --وہ خاموش ہو گئ --

اس کا مقصد بھی کسی کو ہرٹ کرنا نہیں تھا وہ بس سب کو ایک ساتھ کرنا چاہتی تھی

زرنم گاڑی میں اس کا انتظار کر رہی تھی --دروازہ کھولتے اندر بیٹھتے اسے دیکھا --

اپنے ایموشنز کنٹرول کرنا سیکھیں --ہر دفعہ ہر بار آپ بچ نہیں سکیں گی -- گاڑی سٹارٹ کرتے گیٹ سے باہر نکالی --وہ خاموشی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہی --

یعنی یہ بات طے تھی وہ کبھی بھی اپنے ماں باپ سے پیچھا نہی چھڑوا سکتی سارا راستہ خاموشی سے کٹ گیا اسے ڈراپ کر کے آبان خود افس چلا گیا تھا --

Novels Queen

ناروے میں زیادہ تر ٹھنڈ ہی ہوتی تھی --اسلو میں بھی سردیوں کا سیزن سٹارٹ ہو رہا تھا --باہر نکلتے رولف بارڈ نے دروازہ بند کیا --نورا اس کے پیچھے کھڑی تھی --

تمہیں سائیکل چلانی آتی ہے --سائکل کے پاس اتے رولف نے اس سے پوچھا --

ہاں تھوڑی بہت سورج ڈھونڈھنے کی کوشش کرتے وہ اسمان کی طرف دیکھ رہی تھی --

بیٹھو۔۔سائکل سیدھی کرتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔اج جو سائیکل تھی اس میں پیچھے کی طرف ذرا نیچے ہو کے ایک سیٹ بنی تھی جسے سپنچ کی مدد سے کمفرٹیبل بنایا گیا تھا۔۔

سائیکل پہ وہ لوگ ٹرنل تک آئے تھے وہاں سے بس پہ سوار ہوتے رولف نے نورا کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ تم یہاں کھو جاو گی تو کیسے ڈھونڈھوں گا۔۔شہر میں داخل ہونے تک اس کا ہاتھ رولف کے ہاتھ میں رہا۔۔

بہت ساری شاپنگ جو نورا نے اپنی پسند کی کی تھی اور اس سے کہیں زیادہ رولف نے نورا کے لیے خود کی تھی۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا نیکسٹ سیزن میں کتنی زیادہ ٹھنڈ پڑنے والی ہے برف باری سے ہر چیز سفیدی میں ڈھل جاتی تھی۔۔پتہ نہی وہ اتنا سرد موسم کیسے برداشت کرے گی یہی سوچ کے بہت کچھ خرید لیا تھا

Novels Queen

شام کو واپسی پہ رولف نے گھر کی ایک چابی نورا کے حوالے کر دی

یہاں الکا (عورت کا نام) رہتی ہیں ۔۔ جن سے میں تمہیں جلد ملواوں گا ۔۔ بہت اچھی لیڈی ہیں ۔۔

تمہیں کوئی مسلہ ہو تم ان کے پاس جا سکتی ہو پیچھے بیٹھی نورا کو بتاتے ایک پیلے رنگ کے گھر کی طرف اشارہ کیا ۔۔

تمام بیگز نورا نے بمشکل سنبھالے ہوئے تھے گھر کے پاس رکتے ہی وہ اتری ۔۔

یہ خود لے کے آؤ ۔۔ وہیں زمین پہ سب پھینکتے الجھی ۔۔ بارڈ نے دروازہ کھولتے اسے دیکھا ۔۔ پھر ہلکا سا مسکرایا ۔۔

سامان تمہارا ہے اور میں اٹھاؤں --ائی برو اچکاتے پلٹ کے قریب آیا اور سب اٹھا لیا --

میں صرف اسی لڑکی کی اتنی تابعداری کروں گا جو میرے دل پہ راج کرے گی --یعنی-میری بیوی--وہ اسے جتا رہا تھا

شادی کرنے کا شوق ہے تو بیویوں کے عجیب عجیب نخرے بھی ہوتے ہیں --سب اٹھانے پڑیں گے --

تم میری بیوی تو نہیں ہو --

تم چاہتے تو ہو نا بن جاؤں -- اندر اتے بیڈ پہ بیٹھ گئی وہ بہت تھک گئی تھی --

اب نہیں چاہتا -- کیونکہ مجھے ایک قابل لڑکی چاہیے تم جیسی پھوہڑ اور ڈرپوک نہیں -- سامان اپنی جگہ پہ سیٹ کرتے چوٹ کی --

ہاں -- ٹھیک ہے -- مجھے واپس پاکستان چھوڑ آؤ -- میں وہاں بہت قابل ہوں --

ہاں -- بس مانگنا اتا ہے -- یہ تمہاری قابلیت ہے -- استہزاء انداز میں کہتے کبڈ بند کیا

نورا جو کچھ اچھا محسوس کرنے لگی تھی اس کے لیے -- لب بھینچے -- یہی تو اس کی حقیقت تھی وہ ہمیشہ مانگنے والی ہی رہے گی --

Novels Queen

سوچتے اسے دیکھا وہ اس کی طرف پیٹھ کیے کام میں مصروف تھا ۔۔اس کی خاموشی پہ مڑ کے دیکھا ۔۔

کیا ہوا ۔۔ زمین پہ پنجوں کے بل بیٹھتے اب ریک میں جوتے سیٹ کر رہا تھا ۔۔

تمہیں پتہ تھا میں مانگنے والی ہوں ۔۔ مجھ میں ایسا کچھ نہیں ہے جو۔کسی کو متاثر کر سکتا ہے ۔۔

ہاں مجھے اچھی طرح پتہ ہے ۔۔

پھر تم مجھے کیوں لے کے ائے ۔۔وہیں رہنے دیتے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

ایکچولی تمہیں میں نہیں کوئی اور لے کے آیا ہے --ہاتھ جھاڑتے وہ کھڑا ہوا
--

تم ہی تھے --جھوٹ مت بولو --

نہیں --میں نہیں تھا --تمہیں یاد ہے ایک آدمی تمہارا پیچھا کرتا تھا --

جب تمہارے فادر کی ڈیتھ ہوئی تھی تو وہی تمہیں وہاں سے لے کے گیا تھا
-- وہ تمہیں یہاں لایا ہے --

پھر تمہیں کیسے پتہ کے میں فقیرنی تھی --

ان باتوں کو چھوڑو -- مجھے کل صبح صبح نکلنا ہے --اور کوئی پتہ نہی میں واپس اوں گا یا نہیں -- تم یہاں اکیلی بھی محفوظ ہو -- اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو الکا آنٹی سے ہیلپ لے لینا وہ تمہیں سب کچھ دیں گی --

یہ تمہارا موبائل --پھر اپنی جینز کی جیب سے موبائل نکال کے اسے پکڑایا --اس میں میرا نمبر سیو ہے --

تم مجھے ناورتجن ٹائم کے مطابق بس دن میں ایک بار کال کر سکتی ہو --وہ بھی رات کے دو بجے --اسے سمجھاتے اب وہ اپنی پیکینگ کر رہا تھا --

کتنے دن بعد آو گے --موبائل پکڑتے پوچھا

کوئی پتہ نہیں ہے -- ہو سکتا ہے دو دن لگیں ہو سکتا ہے دو ماہ -- یہ کام پہ منحصر ہے --

Novels Queen

تمہاری ضرورت کی تمام چیزیں یہاں رکھ دی ہیں -- جو چیز چاہیے ہو یہاں سے لے لینا --اشارہ کرتے بتایا --

کچھ دیر اس کے پاس بیٹھا رہا پھر اپنے روم میں سونے کے لیے چلا گیا --نورا وہیں چھوٹے سے ٹی وی لاؤنج میں ہی سوتی تھی

اوسلو کا موسم کافی سرد ہو چکا تھا مارچ کا مہینہ شروع ہوتے ہی یخ بستہ ہواؤں نے اوسلو کا رخ کیا تو برف باری نے بھی اپنی جھلک دیکھانا شروع کر دی ٹھٹھرتی شام میں وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے مہرون رنگ کا لیدر کوٹ جو اس کے ٹخنوں کو چھو رہا تھا پہنے تیزی سے چلتا ہوا اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا --

اسے اسائنمنٹ تیار کرنی تھی جو صبح لازمی یونیورسٹی میں سبمٹ کروانی تھی

--

تم ٹھیک ہو --وہ جونہی اندر داخل ہوا سامنے حسان بیٹھا اسی کی راہ دیکھ رہا تھا --نیلے ہونٹوں کو سختی سے بھینچتے ایک نظر اسے دیکھا ---

ہاں --میں ٹھیک ہوں --پلیز میرے کپڑے نکال دو --جیکٹ اتارتے کچن میں آیا --گرم پانی کا گلاس اپنے اندر انڈیلتے کچھ حدت کا احساس ہوا تو اپنی نچڑتی جینز وہیں کھڑے کھڑے اتاری --پھر کپڑے لیے اندر چلا گیا

--

تین لئیرز میں کپڑے جو بھیگے ہوئے تھے اتارتے اپنا بدن صاف کیا۔۔ابھی بھی خون کے نشانات پاوں کی انگلیوں پہ نظر آرہے تھے جنہیں گرم پانی کے ٹب میں ڈالتے اپنا سر شاور کے نیچے کیا۔۔پھر شاور کھول دیا۔۔

پچھلے چھ گھنٹے مسلسل اس نے یخ سردی میں گزارے تھے۔۔اس کے اندر اتنی کیپیسٹی تھی کہ وہ برف کے اندر بھی خود کو گرم رکھے ہوئے تھا۔۔

گرم پانی سے شاور لیتے کچھ پرسکون ہوا۔۔پھر کپڑے پہن کے باہر ایا تو حسان ٹیبل لگا چکا تھا۔۔

سب ٹھیک سے ہو گیا۔۔ حسان نے انڈے کے سلائیز کرتے اس کی پلیٹ میں رکھے۔۔

Novels Queen

ہاں --بس لاسٹ میں پروبلم ہو گئی تھی -- نوالہ لیتے اپنے ہاتھ رگڑے --باہر کی نسبت کمرہ گرم تھا --ہیٹر بھی ان تھا جس سے جسم کو حرارت مل رہی تھی --

انہیں پتہ تو نہی چلا -- حسان بھی ساتھ ساتھ کھا رہا تھا- --

چل گیا پتہ --لیکن انہیں کنفرم نہیں ہے کہ کون تھا -- بس باہر نکلتے ان کی انکھ کھلی اور مجھے دبوچ لیا --

اوہ -- پھر -- تم نے کچھ کیا تو نہیں --ان کے ساتھ -- اس کی انکھوں دیکھتے پوچھا --

نہیں ---بس ان کے پیر پہ کیل ٹھوک کے آیا ہوں --اور ایک ہاتھ کو بھی دیوار کے ساتھ فٹ کر دیا تھا --سکون سے کھاتے اسے بتایا --

Novels Queen

حسان کے تاثرات ایسے تھے جیسے شرم تو نہیں آئی ہو گی یہ سب ایک بوڑھی عورت کے ساتھ کرتے ہوئے ---

کیا کرتا یار -- عین وقت پہ وہ سامنے آگئیں --ورنہ آسانی سے کام ہو جاتا -- کھانا فنش کرتے ہاتھ صاف کیے --

پھر اسائنمنٹ بنانے کے لیے لیپ ٹاپ-لے ایا--- حسان نے کافی مدد کی تھی اس کی --- دو بجے تک کام مکمل کر کے آزان نے گھر کال کی --

تھوڑی دیر عشوے سے ہی بات ہوئی تھی --زندگی اب سہی معنوں میں مصروف نظر اتی تھی ---

Novels Queen

اگلا دن بھی معمول کے مطابق تھا پہلے میکڈونلڈ میں ڈیوٹی سر انجام دی پھر یونیورسٹی میں اس کا پہلا سمیسٹر کمپلیٹ ہونے والا تھا۔۔

اس کے بعد ہی پاکستان جانے کا ارادہ تھا

وہ کمرے میں اکیلی بیٹھی ہوئی جانے کیا سوچ رہی تھی جب آبان روم میں داخل ہوا ایک ہاتھ میں لیپ ٹاپ اور دوسرے میں کافی کا مگ اٹھائے اس کے پاس بیٹھا۔۔

کافی پیئیں گے ۔۔اسے اپنے طرف متوجہ کرتے لیپ ٹاپ سائڈ پہ رکھا۔۔ سفید ٹراوزر پہ براون کلر کی ٹی شرٹ پہنے اس کے کثرتی بازو نمایاں ہو رہے تھے

Novels Queen

اوں ہوں ۔۔ نفی میں گرن ہلائی ۔۔ مجھے اپ سے کچھ کہنا ہے ۔۔ نم پلکیں اوپر اٹھاتے اسے دیکھا ۔۔وہ رو رہی تھی ۔۔ آبان نے بے ساختہ اس کا ہاتھ تھاما ۔۔

کہیں ۔۔میں سن رہا ہوں ۔۔ مگ سائڈ ٹیبل پہ رکھتے دوسرا ہاتھ بھی ہاتھ پہ رکھا ۔۔

پھپو کو برا لگتا ہے نا میرا ان لوگوں کو نا ملنا ۔۔ وہ اسے حزن زدہ انکھوں سے دیکھ رہی تھی ۔۔

مجھ سے نہیں ہو گا ابان ۔۔اگر پھپو نے مجھے کہا کے میں ان سے ملوں ۔۔ ان سے اچھا بیہیو کروں ۔۔

Novels Queen

مجھے ان سے شدید نفرت ہے مجھے ان کی باتیں کرنا اور سننا بھی اچھا نہیں لگتا -- جذبات کی شدت سے اس کا چہرا سرخ ہوا --

اپ پلیز مجھے یہاں سے کہیں اور لے جائیں --اس لمحے ابان کو وہ ایک سینڈریلا لگی جو اپنی ماں کے ظلم سے سہم کے ایک کونے میں چھپ جاتی ہے ---

میرے ہوتے آپ کو کوئی کچھ نہی کہے گا -- ماما بھی کچھ نہی کہیں گی اب -- اس کی ہتھیلی اپنے ہاتھوں میں مسلتے یقین دلایا --

آپ جب یہاں نہی ہونگے تو --وہ کل کی طرح مجھے کہیں گی --

نہیں کہیں گی ---آپ مت سوچیں اس بارے میں -- جتنا سوچیں گی اتنی ٹینشن ہو گی --نارمل رہیں --وہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا

www.kitabnagri.xyz

ایک اور بات بھی -- دوبارہ سے اسے دیکھا --

آپ پھپو سے کہہ کے مجھے اپنے روم میں شفٹ کروا لیں -- مجھے ایزل کے ساتھ رہنا اچھا نہیں لگتا --اس کی پرائویسی بھی ڈیسٹرب ہوتی ہے اور میں بھی --

ٹھیک ہے --ابھی اپ کا سامان یہاں سیٹ کروا دوں گا-- --حامی بھرتے ہاتھ تھپتھپایا---

اور بھی ایک بات ---

جی جی -- سن رہا ہوں --

مجھے موبائل بھی لے دیں --اب کے نظریں جھکی تھی --اور کوئی حکم --
اس کی ٹھوڑی اوپر کرتے آنکھوں میں جھانکا --

وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے --
نہیں -- دوسرے ہاتھ سے بال پیچھے کرتے وہ ہلکا سا بلش ہوئی --

اپ میرے ساتھ ایسے بات کرتے ہوئے بہت کیوٹ لگ رہے ہیں
--ماتھے پہ بکھرے بالوں کو دیکھتے وہ ایسے تھی جیسے بارش کے بعد دھوپ
تمام مناظر نمایاں کر دیتی ہے
آپ میری زمہ داری ہیں --

آپ پہ کوئی آنچ آئے مجھے برداشت نہیں ہو گا --ہاتھ کی پشت پہ لب
رکھتے وہ پیچھے ہوا --یہ چھوٹی چھوٹی ٹینشنز لینا چھوڑ دیں --اپ بس میرے
بارے میں سوچا کریں --

Novels Queen

اس کے پاس سے اٹھتے وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔ زرنم نے اس کی پشت دیکھتے کافی کو دیکھا جو ادھا مگ تھی۔۔

اسے ابان سے محبت ہونے لگے تھی۔۔بے اختیار دل کو دھڑکا لگا۔۔مگ اٹھا کے لبوں سے لگاتے ہونٹ کپکپائے تھے۔۔

آبان کپڑے لیے باہر ایا تو اس کے ہاتھ میں مگ دیکھتے ٹھہر گیا۔۔پھر مسکراتے باتھ روم کا دروازہ سلائٹ کرتے اندر چلا گیا۔۔زرنم نے شرمندہ ہوتے واپس کپ رکھ دیا۔۔

اوفف جانے کیا سوچیں گے اب۔۔ سر پہ ہاتھ مارتے پاس پڑا پیپر اٹھا کے کپ پہ رکھ دیا۔۔پھر وہیں سیدھی ہو کے لیٹ گئی۔۔

Novels Queen

وہ اس کمرے میں خود کو محفوظ سمجھنے لگی تھی --شاید وہاں کے مکین کا تحفظ تھا جو اسے بھرپور یقین کے ساتھ میسر تھا

بلیک ٹراوزر پہ وائٹ ٹی شرٹ پہنے وہ آتش دان کے پاس بیٹھا تھا سامنے ہی الکا آنٹی سر پہ وول کی ٹوپی جمائے ہاتھ اگ پہ رکھے سیک رہی تھیں اور کسی بات پہ ہنس رہی تھیں جب دروازہ بجا --

میں کھولتا ہوں --ہاتھوں کو رگڑتے وہ اٹھ گیا --دروازے کے ہول سے باہر جھانکا --کوئی لڑکی دوسری طرف رخ کیے کھڑی تھی --

کوئی لڑکی ہے الکا بی -- اجازت دیں میں چلتا ہوں --وہ واپس ان کے قریب اتے جھکا --

Novels Queen

انہوں نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی تو وہ باہر کی طرف چلا ایا --پھر دروازہ کھولتے اپنے چہرے کو وول ماسک سے ڈھک لیا --

ہوڈی سیٹ کرتے وہ سر جھکائے بنا لڑکی کو دیکھے باہر نکل گیا -- نورا نے جاتے ہوئے شخص کو دیکھا پھر اندر داخل ہو کے دروازہ بند کر دیا --

اوو نورا بیٹی -- الکا بی اسے دیکھ کے کھڑی ہو گئیں --وہ تین سے چار بار وہاں آ چکی تھی --

اسی شخص کی چھوڑی ہوئی جگہ پہ بیٹھتے الکا بی کا حال احوال پوچھنے لگی --وہ شاید پاکستانی تھی انہیں اردو بھی اتی تھی --اسی لیے نورا کو ان کے پاس انا اچھا لگتا تھا ---

Novels Queen

یہ اپ کا بیٹا تھا ۔۔انھوں نے ایک دو بار اپنے بیٹے کا ذکر بھی کیا تھا نورا نے باتوں باتوں میں اس شخص کی طرف اشارہ کرتے پوچھا

ہاں ۔۔یہ میرا بیٹا ہے ۔۔ابھی اپنے گھر چلا گیا ہے ۔۔اس کے ذکر سے ان کے ہونٹ مسکرائے ۔۔بہت دنوں بعد ایک چکر لگا کے مدر کا حال پوچھ لیتا ہے ۔۔
ان کے انداز میں شکوے کی رمق تھی

اپ کے پاس کیوں نہیں رہتا ۔ ہاتھوں کو مسلتے کہا۔۔
اسے اور بھی دنیا جہاں میں کام ہیں ۔۔

کہتا ہے ابھی یہ بھی کرنا ہے وہ بھی کرنا ہے ۔۔۔پتہ نہی کیا کیا کرنا ہے اسے ۔۔ عقیدت سے بتاتے وہ لکڑیاں اٹھانے لگیں ۔۔

تم چائے پیو گی --

جی --اثبات میں سر ہلاتے اٹھ گئی --وہ بس پوچھتی تھیں --بنانی خود ہی پڑتی تھی --

یہ جب چھوٹا تھا تب بہت بدمعاش تھا -- برف کے گولے بنا کے گاڑی کے سیلنسر میں ڈال دیتا تھا --

ہنستے ہوئے اسے بتایا --اور ہمارے گھر کے سامنے ایک گھر ہوا کرتا تھا --وہاں ایک لڑکی اپنے مدر اور ڈیڈی کے ساتھ رہتی تھی -- بہت کالی تھی --

Novels Queen

شاید افریقا سے تعلق رکھتے تھے وہ --یہ اس کا مزاق اڑاتا تھا --پورے ٹاون کو بتاتا تھا کہ یہ لڑکی رات کو نظر نہیں اتی بس اس کی روشن انکھیں ایسے چمکتی ہیں جیسے کوئی وچ (چڑیل) کھڑی ہو --

نورا ان کے باتیں سن کے ہنستی رہی --وہ روز ایک مخصوص شخص کے متعلق اسے بتاتی تھیں --چائے بنا کے انہیں ایک کپ دیا اور ایک کپ اپنے لیے نکال لیا --

تم پاکستان کو مس کرتی ہو --اس کے بیٹھتے ہی پوچھا

جی بہت زیادہ -- اسے کافی حد تک انگریزی کے الفاظ سمجھ انے لگے تھے --اردو بھی اچھی ہونے لگی تھی --میرا بس چلے تو ابھی چلی جاوں --لیکن --

لیکن -- سپ لیا

وہ اکڑو انسان ---اس نے مجھے قید کر لیا ہے --انکھیں سکیڑتے اگ کو دیکھا

نہیں وہ بہت اچھا لڑکا ہے دھیمے میزاج کا --

کاش وہ ہوتا --نورا نے سوچا --پھر کچھ دیر ان کے ساتھ گزار کے اپنے گھر آگئی --باہر سے کالا نظر انے والا وہ کاٹیج اندر سے روشن تھا --

پردے کئی دنوں سے برابر تھے ابھی تک رولف بارڈ پلٹ کے نہیں ایا تھا وہ اکیلے ہی وہاں رہ رہی تھی شروع شروع میں رات کو جاگتے گزار دیتی تھی لیکن اب نیند انے لگی تھی --

رات دو بجے رولف روز کال کر کے حال احوال پوچھ لیتا تھا۔۔وہ اس سے بے خبر نہیں تھا یہ بات وہ جانتی تھی

یہ ٹائیگر ہمیں کروڑوں کورون دلا سکتا ہے بنگال ٹائگر کی پیٹھ پہ ہاتھ پھیرتے محمد شفیع نے مسٹر رولف بارڈ کو دیکھا۔۔۔

ایرک دو دن پہلے ہی وہاں پہنچا تھا اور نایاب ٹائگر محمد شفیع کے حوالے کیا

۔۔

یہ کب تک یہاں رکھنے کا ارادہ ہے ۔۔اس کے بڑے بڑے نوکیلے دانت دیکھتے پیچھے مڑا۔۔

www.kitabnagri.xyz

بس دو سے تین دن --اس کی کئیر کریں گے اس کے بعد یہ اپنی آخری منزل کی طرف روانہ کر دیا جائے گا --

ہاتھ پیچھے باندھتے وہ بھی ٹائگر کو دیکھنے لگا جو شدید غصے کی حالت میں بے قرار ہو رہا تھا تمہارے اگلے مشن کی کیا پلیننگ ہے ---

اس بار اکیلا ہی جاؤں گا ---جیب میں ہاتھ ڈالتے وہ کچھ سوچ رہا تھا --

تم جانتے ہو وہاں اکیلے تم پھنس سکتے ہو دو لوگوں کا ہونا ضروری ہے --

فوریسٹ مشن میں آپ کی وجہ سے میں دو لوگوں کو لے کے گیا تھا --اگر اکیلا جاتا تو دس دن پہلے آپکے پاس ٹائگر ہوتا -- سنجیدگی سے کہتے انہیں ٹوکا اس دفعہ میں اکیلا ہی جاوں گا --

ٹھیک ہے -- لیکن مجھے اپنی ہر حرکت سے آگاہ کرتے رہنا -- وہ لوگ اب باہر نکل رہے تھے --

انڈیا کے مندر سے جو موتی چرایا تھا وہ کہاں ہے -- رولف بارڈ نے چلتے چلتے پوچھا -- سامنے اوپر کی طرف جاتی سیڑھیوں پہ دو ملازمہ کچھ لیے جا رہی تھیں

وہ تو تجوری میں ہے -- انہیں اس پہ پورا اعتبار تھا -- بس اتنا نہی تھا کہ تجوری کا کوڈ اسے بتاتے -- لیکن رولف بارڈ اس گھر کا چپہ چپہ جانتا تھا اور وہ اس کا کوڈ بھی جانتا تھا --

بھارت کے اس مندر کا جو پنڈت تھا -- اس نے خودکشی کر لی ہے -- اسے بتاتے شفیع نے لڑکیوں کو چائے لانے کا اشارہ کیا --

کب -- حیران ہوتے ایسے دیکھا جیسے کچھ پتہ ہی نا ہو --

Novels Queen

تمہارے بنگلہ دیش کی طرف جانے سے پہلے --اس کی بیٹی کا کسی نے ریپ کر دیا تھا ائی تھنک اسی بے عزتی کے خوف سے -- وہ لوگ صوفوں پہ بیٹھ چکے تھے--

اوہ --ہونٹ سکڑے --

چلو جو ہوا ہمارے لیے اچھا ہی ہے -چائے آچکی تھی --پی کے مسٹر رولف وہاں سے نکل ایا --

اگلے دو دن میں وہ سٹیٹ اوف لیبرٹی کے نیچے کھڑا تھا جو نیویارک میں موجود ہے گرے کلر کی شورٹس جو اس کے گھٹنے سے کچھ نیچے تک آرہی تھی بلیک کلر کی ٹی شرٹ-- گلے میں لیدر بیگ کا سٹیپ جو کندھا کروس

کرتے نیچے جھول رہا تھا آنکھوں پہ بلو کلر کے شیشوں والا چشمہ لگائے وہ سامنے دیکھ رہا تھا --

یہاں اس کی میٹنگ تھی تھینز سکائے سکریپر کے اونر سے -- اسے اس بلڈنگ کا ہائیسٹ اپارٹمنٹ چاہیے تھا جو بیلینز میں بکتا تھا --

موبائل پہ ٹائم دیکھتے اس نے ایک نظر اوپر کی طرف دیکھا جہاں سٹیچو ایک ہاتھ ہوا میں بلند کیے سات نوکوں والا تاج سر پہ لیے اپنی پوری شان سے کھڑا تھا --

کچھ دیر بعد ہی اونر وہاں آگیا --ادھے گھنٹے کی میٹنگ کے بعد اسے وہ اپارٹ منٹ مل گیا تھا --پیسے کچھ زیادہ لگے تھے لیکن وہ اس کی ملکیت میں آگیا تھا یہ کام کرنے کے بعد وہ اپنے حقیقی مقصد کی طرف روانہ ہو گیا--

Novels Queen

دوپہر کو اچانک عائشہ کی طبعیت خراب ہو گئی مجبوراً زرنم کو وہاں جانا پڑا تھا

--عشوے کو کال ائی تھی --انھوں نے زرنم۔

کو بتایا تو اس کا دل بھی مچلا --دادو سے زیاد ماں بن کے پالا تھا عائشہ نے

اسے ---عشوے اور زرنم دونوں کی تربیت ایک ہی عورت نے کی تھی

---وہ ان دونوں کی ماں تھی --دنیاں کی وہ پہلی ساس بہو تھیں جن کی

ماں ایک تھی --اپنے کپڑے بیگ میں رکھتے وہ باہر ائی عشوے جانے کے

لیے اس کا انتظار کر رہی تھی --

چلیں--چھوٹا سا بیگ تھا بس ایک ہی سوٹ رکھا تھا --میں دادو کے پاس

رکو گی --عشوے نے بیگ دیکھا تو زرنم نے خود ہی بتا دیا--

Novels Queen

ٹھیک ہے --ادھے گھنٹے میں وہ لوگ عائشہ بیگم کے گھر پہ تھے --ریض اور عزت ان کے ساتھ ہی تھے ابھی ڈاکٹر چک اپ کر کے گیا تھا --

کیسی ہیں دادو --ان کے پاس بیٹھتے زرنم نے ان کا ہاتھ تھاما

میں ٹھیک ہوں بیٹا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے --اس عمر میں بی پی شوٹ کر ہی جاتا ہے --اٹھ کے بیٹھتے اسے ساتھ لگایا --وہ کافی پریشان لگ رہی تھی
اپ پلیز اپنا خیال رکھا کریں --فکر مندی سے انہیں چھوا --

Dadu Big sister is very cute -
ایک چھوٹی لڑکی ان کے پاس آکے کھڑی ہوئی --زرنم جو دادو سے ابھی اچھے سے مل بھی نہی سکی تھی بدمزہ ہوئی --

یہ اپ کو دادو کہتی ہے -- ناراضگی سے عائشہ کو دیکھا --

اور کیا کہے --دادو ہی کہتی ہے --باقی سب باہر تھے --اس لیے وہ سکون سے بات کر رہی تھی

مجھے نہی پتہ اپ صرف میری دادو ہیں-- ان کا ہاتھ نرمی سے تھامتے استیاق سے کہا --

عائشہ--- مسکرائئ وہ۔لڑکی پاس کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اس کی مشابہت زرنم سے ملتی تھی

میرے پاس چند رشتوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے وہ بھی میں کسی سے بانٹ لوں --

Novels Queen

ہر ایک کی اپنی جگہ ہوتی ہے -- جہاں تم ہو وہاں کوئی بھی نہیں اسکتا -- تم تو میری شہزادی ہو میری پیاری گڑیا -- ماتھے پہ بوسہ دیا

دادو یہ ڈول ہیں -- احلام یک ٹک اس کی بڑی بڑی آنکھیں دیکھ رہی تھی جو سرخ حزن امیز تھیں --

ہاں -- بہت پیاری سی گڑیا -- اور بہادر بیٹی --

میں انہیں سسٹر کہہ سکتی ہوں -- اگے ہوتے شیک کے لیے ہاتھ اگے بڑھایا -- جیسے زرنم نے اگنور کرتے نفی میں سر ہلایا ---

میں اپ کی سسٹر نہیں ہوں --- یہ پہلی بات تھی جو ڈائرکٹ زرنم نے احلام سے کی تھی اندر داخل ہوتے ابان نے زرنم کو دیکھا وہ یہی سن کے وہاں ایا تھا کہ زرنم عائشہ بیگم کے پاس گئ ہے --

Novels Queen

اسلام و علیکم نانو --ان کے سامنے جھکتے وہ بھی ان کے پاس بیٹھ گیا --زرنم اسے دیکھتے کھل گئی تھی -- یہ واحد انسان تھا جو اس کے ساتھ کھڑا تھا --

اپ ٹھیک ہیں -- زرنم کو دیکھتے پوچھا--وہ نہیں جانتی تھی شہزادیاں کیسی ہوتی ہیں --وہ اپنے شوہر کے دل کی ملکہ تھی --

جی --اثبات میں سر ہلاتے وہ دادو کے حصار سے نکلی پھر اٹھ کے ابان کے پاس ائی --

اپ یہاں کیوں ائے -- حالانکہ اندر سے ایک ڈھارس ملی تھی اس کی موجودگی کی --

Novels Queen

نانو سے ملنے -- احلام اب خاموشی سے کھڑی تھی جیسے عموماً چھوٹے بچے کنفیوز سے کھڑے ہوتے ہیں --

کیا یہ اپ کے بڑی ہیں سسٹر -- تھوڑی دیر کے بعد پھر سے اس کی اواز ائی --ابان جو نانو سے بات کر رہا تھا رک-کے اسے دیکھا --زرنم اسے گھور رہی تھی --وہ زرنم سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن زرنم اسے لفٹ ہی نہی کروا رہی تھی

دااادوو--- باہر چلیں ہم لنچ کرنے لگے ہیں -- موسی(زرنم کا بھائی) اندر داخل ہوا -- ایکچولی موسی لینے زرنم کو ایا تھا لیکن اس کا نام معلوم نہیں تھا تو دادو کے نام پہ اسے بلایا --

شی اس اوور سسٹر -- انگلی سے اشارہ کرتے احلام نے موسی کو بتایا --

What is this girl's name?

اس نے نام پوچھا

ڈونٹ نو --اسے بھی نہیں پتہ تھا زرنم ان کی باتوں سے ایریٹیٹ ہو کے پہلو بدل رہی تھی وہ دونوں اسے اتنے اشتیاق سے دیکھ رہے تھے --

You guys go, we are coming

ابان نے انہیں وہاں سے بھیجا --

تم لوگ کھانا کھا لو پہلے --پھر میرے پاس بیٹھ جانا --عائشہ نے انہیں دیکھا

نہیں --مجھے کام ہے واپس جانا ہے --اور زرنم بھی ساتھ ائیں گی --

وہ تو رکنے کے لیے ائی ہے یہاں --عائشہ نے زرنم کو دیکھا

نہ-- نہیں تو --وہ-کپڑے میں --ویسے ہی لائی تھی گھبراتے نفی کر دی --

رک جاو ---جب سے رخصتی ہوئی ہے ایک بار بھی نہی ائی یہاں میرے پاس رکنے

ابھی فلحال ان کے ایگزیمز چل رہے ہیں--وہ ہو جائیں پھر رکنے کے لیے ائیں گی --اس کا بازو پکڑتے اٹھایا --ابھی اجازت دیں--دوبارہ چکر لگائیں گے --

چلو -- جیسی تمہاری مرضی --

اوکے اللہ حافظ ۔۔وہ لوگ روم سے باہر نکلے تو سامنے ریض اور عشوے بیٹھے تھے

زرنم ۔۔ریض کی آواز پہ اس کے قدم رکے یہاں او ۔۔میرے پاس بیٹھو ۔۔اسے اپنی طرف بلا رہے تھے دل باپ کہ اوقز پہ زور سے دھڑکا تھا ۔۔جیسے کان کب سے اس آواز میں اپنا نام سنا چاہتے ہوں ۔۔پھر سوالیہ نظروں سے ابان کو دیکھا ۔۔

اکیڈمی جانا ہے ابھی انہوں نے گھڑی پہ وقت دیکھا ۔۔پھر کبھی بیٹھیں گے ۔۔کہتے دوبارہ پیچھے مڑ کے نہیں دیکھا ۔۔

تھینکو۔۔۔ گاڑی میں بیٹھتے زرنم نے ابان کو دیکھا ۔۔ایک لمحہ لگا تھا اسے اس کیفیت سے نکلنے میں ۔۔ ابان سنجیدگی سے کچھ سوچ رہا تھا ۔۔

Novels Queen

اپ کب تک ان سے دور بھاگیں گی --- ابان سیریس تھا -- یہ انکھ مچولی کب تک چلتی

انہیں اگر میری پرواہ ہے تو مجھے سوری کہیں -- جانے کیوں زرنم کی زبان سے پھسل گیا -- شاید اس کا دل نرم ہوا تھا ریض کی آواز پہ --

ٹھیک ہے -- ابان -- نے گاڑی سٹارٹ کی -- اگلے کچھ ہی دنوں میں ریض اور عزت زرنم سے معافی مانگ رہے تھے --- زرنم نے صرف ریض کو معاف کیا تھا عزت سے پھر بھی فاصلہ ہی رکھا --

ہم لوگ صرف دو ماہ کے لیے گئے تھے -- لیکن جس کمپنی کے تھرو گئے تھے وہ ان لیگل تھی -- اس چکر میں ہم لوگ اٹھ سال جیل میں رہے --

اٹھ سال بعد جب ہم وہاں سے نکلے تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا کہ ہم واپس اتے --ویزا بھی ایکسپائیر ہو چکا تھا -- سیٹل ہوتے ہوتے مزید چار پانچ سال لگ گئے --

پھر بچوں کے ویزے نے ٹائم لیا -- ہم انا چاہتے تھے لیکن آ نہیں سکے --وہ اسے اپنی کہانی سنا رہے تھے --زرنم کو کسی چیز سے فرق نہی پڑتا تھا لیکن اب وہ ان سے بات کر رہی تھی --

----

زرنم کے پیپر سٹارٹ ہوئے تو اس کا زیادہ وقت پڑھائی کی طرف لگنے لگا --ابھی بھی وہ بک کھولے الٹی لیٹی تھی کل کمیسٹری کا پیپر تھا --دوپٹہ کمر کے اوپر سے گزرتے ادھے سے زیادہ پیٹ کے نیچے دبا ہوا تھا

--فارمولوں پہ نظر دوڑاتے پاوں جھلا رہی تھی جب آبان افس سے واپس ایا تھا

ہوا میں لہراتے پاوں پکڑ کے روکے --سیدھی ہو کے لیٹا کریں وہ ایک دم سیدھی ہوئی --

ا--اپ دروازہ نوک کر کے کیوں نہیں اتے دوپٹہ سیدھا کرتے اسے گھورا---

اپنے روم میں کون نوک کر کے اتا ہے -- کوٹ اتار کے صوفے پہ رکھا ---

اپ کو انا چاہیے -- بک گود میں رکھتے گھورنا چاہا وہ اب ٹائی کھول رہا تھا

مجھے کیوں انا چاہیے---

کیونکہ میں ہوتی ہوں کیا پتہ کیسے بیٹھی ہوں لیٹی ہوں --

اوکے --اٹدہ نوک کر کے اوں گا --جوتے ریک میں رکھتے سیدھا ہوا---
پیپر کی تیاری کیسی ہے --

اچھی ہے -- وہ اسے دیکھ رہی تھی

ٹیسٹ لے لوں --اس کا دیکھنا محسوس کرتے ابان ڈریسنگ روم کی طرف جاتے جاتے پلٹ ایا --کچھ دنوں سے زرنم ایسا ہی کر رہی تھی وہ اسے دیکھتی تو واپس نظریں پلٹنا بھول۔جاتی تھی --ابان نے ایک دو بار تو اسے ڈیسٹرب کر کے ہوش دلایا تھا اب دیکھنے دیتا تھا---

ادھر دیں بک --اس کے پاس بیٹھتے گود سے بک اٹھائی--

Novels Queen

میری تیاری مکمل ہے --نظریں پھیرتے وہ سرخ ہوئی --ابان اس کے بلکل قریب بیٹھا تھا --

رجیسٹر نکالیں --میں کوئسچن لکھواتا ہوں --ہلکی خنکی اور اوپر سے ابان کی مخصوص خشبو --زرنم پہ ہاوی ہو رہی تھی --

لکھیں --اس نے پن کھولا تو ابان نے اسے متوجہ کیا --پھر سوال لکھوایا --

میں چینج کر لوں پھر چک کروں گا --اپ اسے سولو کریں -بک بند کرتے وہیں رکھ دی --اٹھتے اٹھتے ابان کا کندھا زرنم کے کندھے سے ٹچ ہوا تو بے ساختہ پیچھے ہوئی --ابان اٹھ کے واش روم چلا گیا --

Novels Queen

کچھ دیر بعد ہی اسے خیال ایا ابان کپڑے لے کے نہیں گیا -- جلدی سے اٹھ کے اس کے کپڑے نکالے پھر دروازہ ایسے بجایا جیسے کسی کے روم کا بجاتے ہیں -- ابان ---دوپٹہ کندھے سے زمین پر لٹک رہا تھا --

جی --شاور بند ہونے کے بعد اواز ائی --

اپ کے کپڑے --وہ پریشان کھڑی تھی

ابان نے دروازا ہلکا سا سلائیڈ کیا -- بالوں پہ شیمپو لگا ہوا تھا --

اپ یہ بھول گئے تھے --کپڑے لہراتے وہ اسے دیکھ رہی تھی --

دیں --ابان نے ہاتھ اگے بڑھایا --

یہ لیں --کپڑے پکڑاتے وہ دوبارہ مراقبے میں چلی گئ --ابان واپس اندر ہو گیا زرنم دھنلے شیشے جو پیٹ کے اوپر سے شروع ہوتا تھا --سے اسے دیکھ رہی تھی --

ابان نہا کے بال ٹاول سے پونچھتے باہر نکلا تو وہ اسی جگہ کھڑی تھی --

ٹیسٹ کر لیا ہے -- ٹاول سائڈ پہ لٹکاتے اسے دیکھا --

جی --زرنم مسکراتے اپنی جگہ پہ بیٹھی --اسے پتہ نہی کس چیز کی خوشی ہو رہی تھی --

ابان اس کے سامنے بیٹھا اور رجیسٹر اٹھایا--ادھے سے بھی کم لکھا تھا

یہ بس اتنا سا--

ہاں جی --مزے سے ہتھیلی پہ ہتھیلی جماتے اسے دیکھا--

یہ مکمل تو کریں --رجیسٹر واپس اسے دیتے گھورا--

مجھے اتا ہے اپ مجھے ایک بات بتائیں --وہ اس کے داڑھی کے بال دیکھ رہی تھی

پوچھیں -- ابان مکمل طور پہ اس کی طرف متوجہ ہوا --

جب پیار ہوتا ہے تو کسی فیلنگز ہوتی ہیں --

اپ کو کس سے ہوا ہے ---بکس اور رجیسٹر درمیاں سے ہٹاتے اس کے باز کہنیوں کے اوپر سے پکڑے --

www.kitabnagri.xyz

مجھے ابھی ہوئی نہی ہے --لیکن شاید ہو جائے --وہ ایسے بتا رہی تھی جیسے نارمل سی بات ہو --

مجھے تو لگتا ہے ہو گئی ہے اسے قریب کھینچا --زرنم جو دور سے بئیر دیکھ رہی تھی اب قریب ہوئی تو دھڑکن اتھل پتھل ہوئی --

ن-- نہی تو --اس کے سینے پہ بازو رکھتے کسمسائی --

لیکن مجھے توہو گئی ہے --اس پہ جھکتے کان کی لو کو ہونٹوں سے چھوا --زرنم کی سانس مدھم ہوتے ایک دم سے تیز ہوئی --

ا--اپ کو کیسے پتہ --کپکپاتے ہونٹ ابان کی بئیر سے ٹچ ہوئے ---

میری انکھوں کو اپ کی موجودگی سکون دیتی ہے --گردن پیچھے کرتے اس کی آنکھوں میں جھانکا --پھر ہونٹوں پہ انگوٹھا رکھتے وہ اس کے گال پہ جھکا --لب رکھتے وہ زرنم کے اندر اپنی خوشبو اتار رہا تھا --

ا--اپ کو پتہ ہے -- بھیگتی ہتھیلیاں اس کے سینے پہ رکھے وہ سمٹ رہی تھی --میری انکھوں کو بھی اپ سے محبت ہے --وہ اسی کے انداز میں اظہار کرنا چاہ رہی تھی شاید --ابان مسکرایا--

ہم لوگ اپنا الگ گھر لیں گے پھر میں اپ کو بتاوں گا محبت کیسی ہوتی ہے -- عشق کیا چیز ہے --اسے گلے سے لگاتے خود میں بھینچا --وہ اسے محسوس کر رہا تھا --

Novels Queen

یہ جو اپ کا لمس ہے --میرے پورے وجود کو بے بس کر دیتا ہے ---

زرنم کی سانسیں دھونکی کی طرح چل رہی تھیں --سینے پہ حدت کی وجہ سے نمی گھل رہی تھی --ابان نے بال کھولتے پوری کمر پہ بکھیر دیے --

یہ بالوں کی سرسراہٹ گال گال سے رگڑتے وہ بے بس ہوا --میری جان لے لے گی --

پ--پیچھے ہوں --

اپ کو محبت -- اور مجھے عشق ہو رہا ہے --ٹھوڑی اوپر کرتے ہوٹوں کا نشانہ باندھا --

ہم کب ایک جسم ہوں گے --؟ہونٹ کے کونے پہ اپنا لمس چھوڑتے جزبات کرلائے --

م-- میرا کل کمیسٹری کا پیپر ہے --وہ ساکت وجود کے ساتھ اسے محسوس کرتے حواس کھو رہی تھی

اسی لیے اپ کی پڑھائی مجھے زہر لگتی ہے -- اسے چھوڑے بنا دوبارہ سے کمر کے گرد حصار باندھا --

یہ ہمارے درمیاں رکاوٹ بنی ہوئی ہے --

مجھے پڑھنا ہے بہت سارا -- اس کی پسلیاں چیخ رہی تھیں--

بہت سارا نہی --بس یہی کلاس اخری ہے -- سنجیدگی سے کہتے اسے الگ کیا --

زرنم بکھری سانسو سے نظریں جھکائے اس کے تھائز دیکھ رہی تھی --چہرا خون چھلکاتے حیا امیز تھا -------

اوسلو کی ٹھنڈک سے اس کا جسم آشنا ہونے لگا تھا --سو وہ نارمل انداز سے چلتا باہر نکلا --

ہڈی کی کیپ پیچھے جھول رہی تھی کانوں میں ہیڈ فون لگائے پاکستان کال کی --اسلام و علیکم مما --دو بیلز کے بعد کال ریسیو ہوئی تو عشوے کو سلام کیا --

وعلی کہ کہ‍‍ یکم السلام --وہ۔ کچن۔ میں میڈ کو گائڈ کر رہی تھی ساتھ ---

کیسی ہیں۔ کیا ہو رہا ہے --میکڈونلڈ کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا

کچھ نہیں بس کھانے کی تیاری --تم-بتاؤ --کہاں تھے --کوئی میسج کال نہیں کی دو دن سے --

مصروف تھا --فرسٹ سمیسٹر کی اسائنمنٹ کلیکٹ کی ہیں --بھائی نے منگوائی تھیں وہی بھیج کے آج فارغ ہوا ہوں --

اوکے --تمہاری اپنی سٹڈی کیسی جا رہی ہے --

فلحال تو زبردست --نیکسٹ ویک پاکستان آؤں گا --انشاء اللہ --

کسٹمر کا آڈر سرو کرتے آہستہ سے بات کررہا تھا پھر تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتیں کر کے فون بند کر دیا --

اٹھ گھنٹے مسلسل سروس دینے کے بعد وہ سیدھا یونیورسٹی آیا اج اس کا لاسٹ پیپر تھا --

یونیورسٹی سے واپسی پہ حسان بھی اس کے ساتھ تھا

پہلی انکم پہ مجھے کیا ٹریٹ دے رہے ہو --چلتے چلتے حسان نے فرمائش کی --

کچھ نہیں -- خود کو پیسے مل نہیں رہے اور تمہیں دوں --اسے گھورتے سڑک پار کی

مت بھولو جاب میں نے دلوائی ہے --

کر تو نہیں رہے نا -- محنت تو میری لگتی ہے --

توبہ ۔۔کتنے کنجوس انسان ہو ۔۔ایک دوست ہے اس پہ بھی خرچ نہیں کر سکتے

تم سے کس نے کہا تم۔میرے دوست ہو ۔۔

ہا ۔۔گہری سانس لی ۔۔یعنی تم میرا دل توڑ رہے ہو اب ۔۔

ہاں ۔۔اتنا کچا ہے ۔۔؟

بہت ۔۔پہلے ہی کافی بار ٹوٹ چکا ہے ۔۔

اچھا بتاو کیا کھاؤ گے ۔۔اس کی اتری شکل دیکھتے آزان نے ترس کھایا۔۔۔

جو تم کھلا دو ۔۔

Novels Queen

ٹھیک ہے --کل صبح تمہیں ریسٹورنٹ سے کھلاؤں گا --

اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ڈن کر دیا --ایک ہفتہ پر لگا کے گزرا تھا---

اسے ابھی اور بھی بہت ساری جگھوں پہ جانا تھا وقت کی کمی کی وجہ سے وہ ناروے کو انجوائے نہیں کر پا رہا تھا

آج زرنم کا لاسٹ پیپر تھا اور اسی خوشی میں آبان نے سب کو دعوت دی تھی --آبان کے پیچھے پیچھے قدم رکھتے وہ لیونگ روم میں داخل ہوئی --

واوو--- سب کو ایک ساتھ دیکھ کے خوشی سے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا یہ اس کے لیے سرپرائز تھا

یہ سب--- آپ نے انہیں کہا تھا -- آبان کو دیکھتے پوچھا

www.kitabnagri.xyz

جی -- ہاں --آپ کے آبان نے انہیں کہا تھا --

عصام جو ابھی آیا تھا --اس نے زرنم کی بات سنتے آبان کو مسکراہٹ دباتے دیکھا --آبان نے آئی برو اٹھاتے انہیں گھورا--

زرنم شرمندہ ہوتے سب کے پاس آئی --یہ ہماری خاندانی پارٹی ہے --

ود آؤٹ آزان --روتو سا بچہ جو اب اتنا بڑا ہو گیا تھا کہ بہت سوں کو تگنی کا ناچ نچا دیتا تھا --گلاس ڈور دھکیلتے اندر داخل ہوا --

لو --بھائی بھی آگئے --ایزل جو کچن سے پکوڑوں کی ٹرے لا رہی تھی آزان کو دیکھتے رکی --

یہ تو زیادہ بڑا سرپرائز ہے زرنم جو مکمل شرمندہ بھی نہیں ہوئی تھی واپس اپنی جون میں آئی --

ہاں جی --سب سے پہلے آذان آبان سے ملا تھا -- تھینکس بڑی --آپ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے---

ایک دوسرے کی پیٹھ تھپتھپاتے وہ دونوں بھائی کمال تھے -- پھر زرنم سے ہینڈ شیک کیا ایزل کے سر پہ ہاتھ رکھتے پیار دیا --

عشوے نے تو پہلے آنسو بہائے پھر چٹا چٹ پیار کیے --اس کی آذان سے محبت بہت حساس قسم کی تھی --

Novels Queen

عزت اور ریض کا اسے بتا دیا تھا پہلے ہی عشوے نے اب ان سے ملاقات کرتے سر خم کیا رابیل سے کمر تھپتھپوائی اور حمنہ کے سامنے جا کے پنجوں کے بل بیٹھا --

پھر دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بناتے اس کے پھولے گالوں سے ٹچ کیں

-- میرا ببر شیر -- زرنم آپی کو تنگ تو نہی کرتا اب --

نہیں آذان بھائی -- زرنم آپی اب ہمیں ملنے ہی نہی آتیں -- سب اگے پیچھے ہوتے اپنی جگہ تلاش رہے تھے آبان اپنے کمرے میں جا چکا تو زرنم کچن میں آئی --

عزت پکوڑوں کے لیے مزید سامان تیار کر رہی تھی --

میں ہیلپ کروں -- ہچکچاتے انہیں دیکھا۔

www.kitabnagri.xyz

نہیں۔۔میں کر لوں گی ۔۔ تم فریش ہو جاو۔۔۔ بیسن زدہ ہاتھوں سے بال پیچھے کرتے مسکرا کے اسے دیکھا ۔۔

وہ اسے مما نہیں کہتی تھی بس ایسے ہی بات کر لیتی ۔۔

جی ۔۔ واپس باہر نکلتے ایک بار پھر اسے دیکھا ۔۔

زرنم آپی ۔۔ اپنے کمرے کی طرف جاتے حمنہ نے اسے آواز دی ۔۔

جی ۔۔وہ رکی ۔۔

یہاں آئیں ۔۔آذان بھائی مجھے ناروے کے سیکرٹ بتا رہے ہیں ۔۔

میں چینج کر لوں پھر آتی ہوں ۔یونی فارم کی اشارہ کرتے انہیں دیکھا ۔۔۔

ٹھیک ہے ۔۔جلدی آئیے گا ۔۔اجازت دیتے وہ دوبارہ آذان سے باتیں کرنے لگی ۔۔رابیل ایک طرف عشوے سے کچھ ڈسکس کر رہی تھی ۔۔

اپنے کمرے میں آتے سکارف اتارا ۔۔آبان باتھروم میں تھا ۔۔ڈریسنگ روم سے کپڑے نکالنے کے لیے اس نے جونہی دروازہ کھولا سامنے آبان کھڑا تھا ۔۔۔

پہلے تو اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ واپس جائے یا وہیں کھڑی رہے ۔۔ آبان جو ابھی فریش ہو کے ڈریسنگ روم میں کپڑے لینے آیا تھا ٹاول لپیٹے پیچھے گھوما ۔۔

زرنم نے سر جھٹکتے آنکھیں بند کیں ۔۔

Novels Queen

ا--اپ کپڑے باتھ روم میں کیوں نہیں لے کے جاتے --گھبراہٹ سے کہتے وہ باہر نکل آئی ---

واپس آئیں-- آبان نے اگے ہو کے بازو پکڑتے روکا

ن-- نہیں اپ پہلے کپڑے پہن لیں --

نکال کے دیں گی تو پہنوں گا --نا میری گرے شرٹ مل رہی ہے نا ہی ہاف وائٹ --

وہ لانڈری میں دیں تھی کل پھپو نے --بازو چھڑواتے وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی --

اب اور کیا پہنوں گا میں --

اتنے ساری شرٹس ہیں ۔۔۔دل زور زور سے دھڑک رہا تھا ۔۔

کوئی بھی پہن لیں کبڑ کے سلائڈز کھلے ہوئے تھے ۔۔سامنے ہی تمام شرٹس ترتیب سے ہینگ کی ہوئی تھیں ۔۔۔

ان میں سے کوئی نہیں پہننی ۔۔دائیں طرف مڑتے دوسری کبڑ کھولی ۔۔زرنم نے بھی اس طرف دیکھا ۔۔

ہاں تو یہ پہنیں نا ۔۔۔سامنے شلوار قمیض کا ڈھیر ہینگ کیا ہوا تھا ۔۔

یہ نہیں پہن رہا میں ۔۔ اسے گھورتے وہ پیچھے ہٹا کیوں کے زرنم اب اسے کھنگالنے والی تھی ۔۔

Novels Queen

یہ والے پہنیں --گرے کلر کا ہی ہے --کاٹن کا سوٹ نکالتے اسے پکڑایا
--

واہ --- کتنی سمجھدار ہیں-- مجھے دوبارہ آفس جانا ہے اور میں دوبارہ چینج
کرنے آؤں گا--

تو ان میں ہی چلے جائیں نا کتنے پیارے لگیں گے --

وہ-اکسائٹیڈ ہو رہی تھی --اس کی خوشی کی خاطر آبان نے کپڑے پکڑ لیے
-- آپ بہت ہینڈسم لگیں گے ان میں -- اسے قائل کیا

ٹھیک ہے ---اسے دیکھا جو تسلی سے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی جو آبان کے
ہاتھ میں تھے

کریں چینج -- بنا دوپٹے کے پونی جھلاتے اسے آڈر دیا --

یہاں --اپ کے سامنے ہی کر لوں --ٹاول کی گرہ پہ ہاتھ رکھتے آبان نے مسکراہٹ دبائی --کیونکہ وہ جانتا تھا اب زرنم کا فیوز اڑ چکا ہے --

ہاں ج---جی --حیرانی سے دیکھا --پھر گردن-کو اثبات میں ہلاتے سیچویشن سمجھیں -- مطلب آبان اس کے سامنے چینج کرے گا --

کیا--اپ کو ذرا-- دوبارہ سے آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے دوسری طرف گھوم گئی --ابان نے بمشکل اپنا قہقہ روکا تھا --

پھر ناٹ ڈھیلی کرتے اس نے چینج کیا-- زرنم ویسے ہی ساکت کھڑی تھی --

Novels Queen

مجھے لگتا ہے اپ پہ واقع محبت کا حملہ ہو چکا ہے --کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے حصار میں لیا --- زرنم کا پورا وجود کپکپا اٹھا --

ا--اپ پلیز --دور ہٹیں --اپنے پیٹ پہ رکھے ہاتھ کی پشت پہ انگلیوں کے پور مس کرتے اس کی سانس اٹکیں

کیسے ہٹوں --نظریں گھما کے تل دیکھا --

اپ کا تل میرا دل ہے ---دوسرے ہاتھ سے ٹھوڑی پہ موجود تل کو چھوا

باہر سب و--ویٹ کر رہے ہیں --اس کی شرات پہ سمٹی آبان نے گلے کا ہک کھولتے قمیض کندھے سے نیچے سرکائی --

پھر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے بے بس کیا--

Novels Queen

اپ کو کھا جانے کا دل کرتا ہے -- کان کی لو دانتوں میں دبائی

اپ۔کو۔ہو۔کیا گیا ہے --اس کے ہاتھ پہ ناخن کھوبتے پیچھے کیا --

ٹاول ڈھیلا ہو رہا ہے --زرنم کی انکھیں حیرت سے بند ہوئی --وہ اسے ابھی ٹاول میں ہی سمجھ رہی تھی--

ا--اپ کپڑوں کے بنا کھڑے ہیں -- وہ اس کی انکھوں میں دیکھ رہی تھی مبادہ نظریں بھٹک ہی نا جائیں --

پھر چھوٹے چھوٹے قدم لیتی باہر نکل گئی --ابان قمیض پہنتے باہر ایا --زرنم شاک کی۔کیفیت میں بیڈ پہ بیٹھی تھی --

آبان نے پہلے اسے دیکھا --پھر خود ہی اس کے لیے کپڑے نکالے --

زرنم -- پاس بیٹھتے اس کا ہاتھ پکڑا --

زرنم-- وہ بنا پلکیں جھپکائے سامنے دیکھ رہی تھی --

زر-- نم --ابان-نے اسے ہلایا -

ہوں-- سر اٹھا کے اسے دیکھا -چہرا خون چھلکا رہا تھا جیسے---

میں اور اپ --ایک دوسرے کے محرم ہیں ---اپ-کو-معلوم ہے ؟

ہمم اثبات میں سر ہلاتے تصدیق کی --

تو آپ یوں گھبرایا نا کریں -- اسے اپنے ساتھ لگاتے ماتھے پہ ہونٹ رکھے --

م--مجھے آپ ایسے مت چھوا کریں --کندھے پہ ہاتھ رکھتے بے بسی سے اسے دیکھا--م--مجھے اچھا نہیں لگتا--

وہ جھوٹ بول رہی تھی --بس وہ اس کی شدتیں برداشت نہیں کر پاتی تھی --کان کی لو ابھی تک دہک رہی تھی --

زرنم آپی -- زرنم آپی دروازہ کھولیں -- احلام اپ کو دیکھنے آئی ہے --ابان-کے بولنے سے پہلے دروازہ ناک ہوا---حمنہ اسے بلا رہی تھی --

آبان بالوں پہ ہاتھ پھیرتے کھڑا ہوا-اپ فریش ہو جائیں --پھر ساتھ چلیں گے --

www.kitabnagri.xyz

آئنے کے سامنے کھڑے ہوتے ہئیر برش اٹھایا۔۔کچھ دیر زرنم وہیں بیٹھی رہی پھر اٹھ کے باتھ روم چلی گئی ۔۔

باہر نکلی تو ابان تیار تھا ۔۔پروفیوم سپرے کرتے اسے دیکھا ۔۔اس سے پہلے کہ وہ۔پھر سے حواس کھوتی زرنم نے انکھیں پھیریں ۔۔

کرتے پجامے میں ابان قیامت ڈھا رہا تھا بالوں کو پیچھے سیٹ کیے کف موڑے ۔۔ہلکی داڑھی ۔۔ نظریں چراتے زرنم نے اپنی جوتے نکالے ۔۔

وہ شخص اس کا دل بے قابو کرنے کا ہنر جانتا تھا شاید ۔۔ شہزادی شہزادے کی دسترس میں تھی اس کے قریب ۔۔

وہ اسے چھو سکتی تھی ۔۔جوتے پہنتے سیدھی ہوئی ۔۔

Novels Queen

پھر بالوں کھلا چھوڑتے دوپٹہ سیٹ کر کے سر پہ جمایا --ابان کے ساتھ چلتے وہ اسمانوں میں اڑ رہی تھی--

----

پورا ایک ماہ ہو گیا تھا نورا کو اس کاٹج میں اکیلے رہتے ہوئے --رولف بارڈ نے ایک چکر بھی نہیں لگایا تھا--دو ہفتوں سے اس کا فون بھی نہیں آرہا تھا--

نورا نے گروسری کا سامنا بھی خود ہی الکا بی کی ہیلپر کے ساتھ جا کے خریدا تھا--گھر کی صفائی کر کے ٹی وی آن کیا--

نورویجن زبان میں کوئی مووی چل رہی تھی کچھ دیر دیکھتی رہی پھر اٹھ کے باہر آئی--

برف باری کی شدت بڑھتی جا رہی تھی --گھر کے باہر کافی برف جمع ہو چکی تھی --

دروازہ بند کرتے دور کھڑی سائیکل دیکھی پھر چلتے وہاں آئی --وہاں کی گلیوں سے کچھ حد تک واقفیت ہو گئی تھی --آرام سے سائیکل پکڑتے وہ پیدل چلنے لگی --

ٹرنل کی طرف جاتے راستے میں ایک پل آتا تھا جس کے نیچے سے ایک ندی بہتی تھی -- ندی کے پاس سائیکل کھڑی کرتے وہیں بیٹھ گئی --

پھر موبائل کوٹ کی جیب سے نکالا اور دو تین پکچرز لیں --سامنے چھوٹے چھوٹے بچے جھولوں کے پاس کھیل رہے تھے --

کچھ دیر وہیں بیٹھی ادھر ادھر دیکھتی رہی کہ اچانک اس کی نظر ایک شخص پہ پڑی --

اسے لگا اس نے پہلے اسے دیکھا ہوا ہے -- اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے سائیکل پکڑی اور اس کے قریب آئی ---

ہیلو -- اسے متوجہ کیا -- وہ شاید اسے پہچان نہیں سکا تھا --

تم پاکستان سے ہو --نورا کو انگلش بولنی نہیں آتی تھی -- مجبورا اردو میں پوچھا وہ آدمی ٹھٹک کے رک گیا ---

تم کون ہو --

میں نے تمہیں پاکستان میں دیکھا تھا۔۔نورا کو یاد آگیا یہ وہی شخص تھا جو اسے ہوسپٹل لے کے گیا تھا۔۔

ت۔۔تم پھتو نامی فقیرنی کو جانتے ہو۔۔سامنے والے شخص کی آنکھیں کھلیں۔۔۔

نہیں۔۔میں کسی پھتو کو نہیں جانتا۔۔تیزی سے چلتے وہ اس سے جان چھڑواتا بھاگا۔۔نورا نے سائکل وہیں چھوڑی اور تیز تیز قدم۔اٹھاتے اس کے پاس آئی۔۔۔

ت۔۔م نے ہی مجھے اغوا کیا تھا۔۔

Novels Queen

نہیں --میں تمہیں نہیں جانتا --اسے پیچھے دھکا دیتے وہ ایک گھر کے اندر غائب ہو گیا --نورا غصے سے وہیں کھڑی رہی پھر واپس آگئی دو دن بعد وہ دوبارہ اسی گھر کے سامنے کھڑی تھی --

دیکھو مجھے بس اپنے باس کا بتا دو وہ کہاں رہتا ہے میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی --

مجھے نہی پتہ وہ کہاں ہے --اور کون ہے --

جھوٹ بول رہے ہو تم --اگر ناپتہ ہوتا تو تم مجھے یہاں اس کے پاس کیوں لاتے --

میری جان چھوڑو --اور جاو یہاں سے --وہ ڈر رہا تھا

تمہیں کس چیز کا خوف ہے --

میں نہیں بتا سکتا --پلیز تم یہاں سے جاؤ --اگر کسی نے دیکھ لیا تو مصیبت میں پڑ جاؤں گا---

میں چلی جاؤں گی تم مجھے بس بتا دو --رولف بارڈ کہاں ہے --

م--میں نہیں جانتا کسی رولف بارڈ نامی انسان کو -- پلیز یہاں سے دفعہ ہو جاؤ --اب کی بار وہ چلایا --

جب تک بتاو گے نہیں میں یہاں سے نہیں جاوں گی --اگر تم نے نا بتایا تو میں خود رولف بارڈ کو تمہارا بتا دوں گی تم کہاں چھپے ہو ---

ت--تم اسے نہی جانتی --وہ شخص کبھی کسی سے مخلص نہی ہوسکتا --ت--تم بھی بھاگ جاؤ --

نہیں بھاگوں گی --وہ میرا دوست ہے --

وہ کسی کا دوست نہیں ہے ---تم نہیں جانتی اسے --وہ تمہیں بھی وقت آنے پہ مار دے گا جیسے تمہارے باپ کو مارا ہے اس نے --

وہ اسے رولف بارڈ سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا نورا کے پیروں سے جیسے کسی نے زمین کھینچی ---

میرے ابے کو ---؟

ہاں --تمہارے باپ کو --اسی ظالم نے مارا تھا --

میرے سامنے --پلیز تم بھی اب یہاں سے بھاگ جاؤ --

نہیں تو تم بھی یہیں کسی ندی نالے میں بے آبرو پڑی ہوئی ملو گی ۔۔نورا کو اس کے بعد کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔۔

۔خاموشی سے من من کے بھاری پاؤں گھسیٹتے وہ وہاں سے واپس اسی کالے دل والے انسان کے کالے گھر میں داخل ہوئی ۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے ۔۔میرے باپ نے اس کا کیا بگاڑا ہو گا ۔۔۔دماغ صاف سلیٹ تھا ۔۔اسے تو ایسا کچھ بھی یاد نہیں تھا جس میں اس کے باپ کا قصور ہو ۔۔

وہ ۔۔آدمی جھوٹ بول رہا ہو گا ۔۔رولف ایسا نہیں کر سکتا ۔۔ حبس سانسوں میں بڑھنے لگی اتنی سردی میں بھی پسینے چھوٹ رہے تھے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

سست قدموں سے چلتے وہ بیڈ تک آئی اور چت لیٹ گئی ۔۔چھت کو گھورتے وہ دماغ دوڑا رہی تھی ۔۔

اس کے باپ کا تو کوئی قصور نہی تھا پھر وہ کیوں اسے مار گیا ۔۔سوچتے سوچتے انکھ لگ گئی ۔۔۔

رات کے آخری پہر آہٹ سے انکھ کھلی تو ہوش خطا ہوئے ۔۔سامنے ہی وہ شخص اس کی طرف پیٹھ کیے کھڑا تھا ۔۔

عائشہ بیگم ماہ بیر احلام موسی بینش اور پلوشہ بیگم بعد میں آئے تھے

Will you come with us to Bangkok? there are many good things we will enjoy together.

احلام کو زرنم کچھ زیادہ ہی اچھی لگ رہی تھی --جو اسے اپنے ساتھ چلنے کی آفر کی --

باقی سب دوسری طرف بیٹھے تھے --احلام موسی اور زرنم کارپیٹ پہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے ---

نہیں --مجھے اپنا گھر اچھا لگتا ہے --دور بیٹھے آبان کو دیکھا جو سب کے بیچ میں موجود ہوتے ہوئے بھی غیر حاضر سا موبائل کی طرف متوجہ تھا--وہ کب سے چھپ چھپ کے اسے دیکھ رہی تھی --

وہاں زیادہ اچھا ہے گھر پلیز ہمارے ساتھ آجائیں --اب کی بار موسی نے انسسٹ کیا انہیں بہت اچھا لگ رہا تھا اپنی بڑی بہن کا یوں ساتھ بیٹھنا

ماما --ہم سسٹر کو ساتھ لے کے جائیں گے --موسی نے پاس سے گزرتی عزت کا دوپٹہ پکڑا ---

عزت فون سننے کے لیے اٹھی تھی اب واپس بڑوں کی طرف جا رہی تھی اس کی بات پہ رکی --

پھر اسے دیکھا اس کے تینوں بچے ساتھ بیٹھے تھے وہ بھی پاس بیٹھ گئی --

اگر اپ کی آپی چاہیں گی تو ضرور ساتھ لے کے جائیں گے --پیار سے زرنم کو دیکھتے کہا --

نہیں --مجھے یہیں رہنا ہے --سب کے ساتھ --اس نے سختی سے منع کیا --

Novels Queen

آپ کو پڑھنے کا شوق ہے نا --مما نے بتایا تھا ---آپ وہاں سٹڈی کر لینا --وہاں بہت اچھے سکول ہیں --

موسی دور کی لایا --زرنم سٹڈی کے نام پہ سنبھلی --واقع یہ تو سچ تھا بنکاک میں اسے اچھی ایجوکیشن مل سکتی تھی ۔

۔ایک بار پھر آبان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا --جلدی سے نظریں پھیریں --

ن--نہی مجھے اب اور نہیں پڑھنا --انگلیاں مروڑتے عزت کو دیکھا ---

کیوں --ابھی تو میٹرک ہی ہوا ہے نا --نیکسٹ کون پڑھے گا --

نہیں پڑھا جاتا -- وہ انہیں اب کیا بتاتی اس کے کھڑوس اور رومینٹک سے ہزبینڈ کو پڑھائی عذاب لگتی تھی --

اگر آبان روک رہا ہے پڑھنے سے تو اس کی ٹینشن نہیں لو -- تم ہمارے ساتھ چلو --یہاں سب سیٹ ہو ہی جائے گا --زرنم کو برا لگا --

نہیں--آبان نے منع نہیں کیا--وہ تو کہتے ہیں جتنا پڑھنا ہے پڑھو --بس پاکستان میں رہ کہ -- لہجے میں سختی سی آئی تو عزت خاموش ہو گئی --

پہلے ہی وہ مشکل سے سیٹ ہوئی تھی اب پھر اسے ناراض نہیں کر سکتی تھیں -- کچھ دیر بعد ہی دعوت کا دور چلا سب نے باہر لان میں ہی ڈنر کیا تھا ---اتنے سارے لوگ تھے --

Novels Queen

ویسے ہمیں کبھی کبھی یوں اکٹھے ہو لینا چاہیے --ماہ بیر نے عصام کو دیکھتے کہا-

ہاں --بلکل --ایک ماہ بیر تھا جو اپنی محبت حاصل نا کر کے بھی مطمئن تھا --یوں سب کے ساتھ بیٹھ کے کتنا اچھا لگتا ہے --

نیکسٹ جب سسٹر کی یونیورسٹی کمپلیٹ ہو گی ہم ایسے ہی ڈنر کریں گے --احلام-کو-لگا شاید یہ سٹڈی کمپلیٹ ہونے پہ ہی دعوت کی جاتی ہے --سب اس کی بات پہ-مسکرائے --

آبان اور زرنم دور دور بیٹھے تھے ایک دوسرے کو دیکھا --اور آبان نے آنکھوں ہی آنکھوں میں منع کیا تھا اگے پڑھنا ہی نہیں ہے جبھی تو دعتیں کیں --

اصل مسلہ تو تب پیدا ہوا جب کچھ دن بعد ریض نے آبان سے زرنم کے ساتھ لیجانے کی بات کی --

آبان پڑھنے کی اجازت تو شاید دے ہی دیتا لیکن ساتھ لے کے جانا --یہ- کبھی گوارا نہیں تھا -- کبھی بھی نہیں -

-زرنم کا لمس اس کی زندگی تھا اور کوئی انسان کب زندگی کے بنا زندہ رہ سکتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا تھا --زندگی سے بھرپور لمس اس سے سانسیں چھیننے والا تھا --

----

بات سنیں --سب کے جانے کے بعد وہ کمرے میں آئی تو آبان لیپ ٹاپ کھولے صوفے پہ نیم دراز تھا --بیک گراونڈ پہ پنجابی گانا لگا ہوا تھا --

زرا پاس تو آجا --

ذرا تو وی پلاجا --

تھوڑی برف بھی پا جا --

مجھے سیٹ کرا جا -- ہائے بنو

ہو گئی ساری ختم بوتلیں اب میں کیا کروں

میرے یار شرابی کہتے مینو پیگ بنا دے ہور --

سونڑیے نی مینو گٹ گٹ پینے دے --

ہوں --- ایک نظر اس پہ ڈالتے سونگ بند کیا --

وہ دروزاہ بند کرتے اس کے ساتھ پڑے سنگل صوفے پہ بیٹھی --

آپ زرنم کو کہاں ایڈمیشن دلوائیں گے --پاکستان کے کسی کالج میں یا بینکاک میں --

پاؤں اوپر کرتے گھٹنوں پہ چہرہ ٹکایا --آبان کے کی بورڈ پہ چلتے ہاتھ رکے --پھر لیپ ٹاپ پاس پڑے ٹیبل پہ اور صوفے پہ دھرے پاؤں زمین پہ رکھے --

میں زرنم کا ایڈمشن اپنے دل میں کرواؤں گا -- کہنیاں تھائز پہ رکھتے بند مٹھی پہ ٹھوڑی جمائی --

زرنم جو اس کے جواب کی منتظر تھی اسکے ہونٹ کھلے --

یہ تو اوپشن ہی نہیں ہے --آپ بس ان دو کا بتائیں --پاکستان یا بینکاک --آپشن پہ زور دیتے کہا ---

کوئی بھی نہیں --سیدھے ہوتے سنجیدگی سے اسے دیکھا --اور آج کے بعد دوبارہ اس بارے میں بات نہیں ہو گی --زرنم کو دوبارہ منہ کھولتے دیکھ کے سختی سے باور کروایا --

آبان پلیز --ایسا مت کریں --ایٹ لیسٹ پاکستان میں ہی کنٹینیو کرنے دیں --

بس ---ایک بار منع کر دیا ہے تو بات ختم کریں --لیپ ٹاپ اٹھاتے بالکنی میں آگیا --سلائڈ ڈور بند کرتے اشارہ تھا ڈیسٹرب نا کیا جائے زرنم منہ بسور کے رہ گئی --

وہ جو باہر اتنے مزے سے کہہ آئی تھی کہ آبان نے منع نہیں کیا اب جب اس سے آگے نا پڑھنے کی وجہ پوچھی جائے گی تو کیا کہے گی --

----

رات کے آخری پہر آہٹ سے آنکھ کھلی تو ہوش خطا ہوئے --سامنے ہی وہ شخص اس کی طرف پیٹھ کیے کھڑا تھا --نورا تیزی سے اٹھی

اٹھ کیوں گئیں --سوئی رہتی --رات کے دو بج رہے تھے --گھڑی پہ نظر ڈالتے اپنی جیکٹ اٹھائی --

ت-- تم ایسے چوروں کی طرح کیوں آئے ہو --وہ پانی پی رہا تھا --

چوروں کی طرح نہیں --بس تمہارے ڈیسٹرب ہونے کی وجہ سے ایسے آنا پڑا --

کہاں تھے اتنے دن --اس کے ذہن سے شام والی بات نکل چکی تھی

Novels Queen

مس کر رہی تھی ۔۔؟مسکراہٹ سجاتے اپنی سبز انکھوں سے اسے دیکھا ۔۔پھر ریفریجٹر سے کیک نکال کے پلیٹ میں رکھا ۔۔

جی نہیں ۔۔مجھے کیا ضرورت تھی مس کرنے کی ۔۔ چڑتے واپس اپنی جگہ پہ بیٹھ گئی ۔۔

تم سو جاؤ ۔۔ صبح بات کریں گے ۔۔کیک۔ ختم۔ہونے تک نورا اسی حالت میں بیٹھی رہی ۔۔

نیند نہیں آئے گی اب ۔۔

اوکے ٹھیک ہے ۔۔پلیٹ شیلف پہ رکھتے نیپکین سے ہاتھ صاف کیے اور اپنے کمرے میں چلا گیا ۔۔۔

Novels Queen

اگلے دن صبح نورا اپنے لیے ناشتہ بنا کے بیڈ پہ بیٹھی تھی--جب رولف پھر کہیں جانے کے لیے تیار باہر آیا--

مجھے الکا بی کے پاس جانا ہے کیا تم چلو گی--جیکٹ کی زپ بند کرتے اس سے پوچھا--

نہیں--مجھے کام کرنے ہیں--اسے شام والی بات یاد آگئی تھی--ایسے اس سے پوچھنا ٹھیک نہیں تھا کیا پتہ اس کا ہی کباڑہ نا ہو جائے--

اس کے جانے بعد ناشتہ کرتے برتن صاف کیے گھر کی جو تھوڑی بہت صفائی کرنے والی تھی کر کے فارغ ہوئی تو وہ واپس پہنچ گیا--

اتنے جلدی آگئے--لگتا ہے دروازے کو ہاتھ لگا کے آئے ہو--

Novels Queen

یہی سمجھ لو --کچن میں جاتے جواب دیا --یہ نہیں ہوا میرے لیے ہی ناشتہ بنا دو --

نہیں--میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے --

بزی وقت میں کون سا کام سر انجام دیتی ہو --پلٹتے اسے گھورا --

جو بھی --کسی کو نقصان پہچانے کا نہیں سوچتی --موبائل سامنے کرتے فقرہ کسا --

رولف بارڈ جو فرائنگ پین پن میں آملیٹ بنا رہا تھا ان سنی کرتے کوکنگ میں مصروف رہا --

ٹیسٹ کرو گی --نورا کو متوجہ کیا--

نہیں --میں کر چکی ہوں --

ناراض ہو -- اسے لگا شاید وہ اتنے دن غائب رہنے کی وجہ سے ناراض ہے اس لیے ایسا بیہیو کر رہی ہے

نہیں--ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں تھی --

تو پھر موڈ کیوں خراب ہے --

نہیں خراب تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے --

غلط فہمی نہیں --تمہاری یہ شکل بتا رہی ہے تمہارا موڈ سخت خراب ہے --اندر سے بھری پڑی ہو --

www.kitabnagri.xyz

تم۔سوچتے رہو جو سوچنا ہے --اکتا کے موبائل سائڈ پہ رکھا پھر جوتے پہنتے باہر نکل آئی --

برفباری میں کچھ افاقہ ہوا تھا آج ڈھیر اتنا زیادہ نہیں تھا جتنا روز ہوتا تھا --

سنبھل کے قدم رکھتے ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں اڑیسے --کھلے بال کندھوں سے ذرا نیچے آرہے تھے --

صاف رنگت ٹھنڈک سے سرخ ہو رہی تھی --اکا بی کے گھر کی طرف جاتے اس نے کچھ عورتوں کو دیکھا جو کالے رنگ کے لباس میں اس ندی کی طرف جارہی تھیں ۔

۔رک کے انہیں دیکھنے لگی ۔۔پھر ایک بچے سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہی ہیں اسے سمجھ ہی نہی آئی ۔۔

نورا الکا بی کی طرف جانے کی بجائے ان کے پیچھے آئی ۔۔ بے اختیار اس کی چیخ نکلتے نکلتے بچی تھی ۔۔ہونٹوں پہ ہاتھ رکھے وہ دھندھلاتی نظروں سے برف سے جمے شخص کو دیکھ رہی تھی ۔۔

انکھیں کھلی ہوئی جسم نیلا اور وہ مردہ ایک درخت کے ساتھ بندھا ہوا تھا ۔۔یہ وہی آدمی تھا ۔۔نورا پہلی نظر میں پہچان گئی ۔۔رولف الکا بی کی طرف نہیں یہاں آیا تھا ۔۔اس نے اسے بھی مار دیا ۔۔

سن ہوتے وجود کے ساتھ وہ اس مردہ پتلے کے پاس آئی بہت سارے لوگ آگے پیچھے جمع تھے سب کا یہی کہنا تھا کہ سردی کی وجہ سے وہ مر گیا ہے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

کسی کو یہ کیوں نظر نہیں آرہا تھا وہ بندھا بھی ہوا ہے --اسے قتل کیا گیا ہے -- لوگ اسے کھول کے اب تابوت میں ڈال رہے تھے -- وہ انہیں بتانا چاہتی تھی یہ خود سے نہی مرا اسے مارا گیا ہے --لیکن اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی --

کتنی دیر وہ بھی ان سوگ کرنے والی عورتوں کے بیچ بیٹھی رہی پھر اٹھ کے واپس چل دی --دروازہ کھولتے کوئی چیز نیچے گری تو ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی --

ایک چھوٹی سی شیشے کی بوتل جو نیچے گرتے ہی چکنا چور ہوئی تھی نیچے بیٹھتے انگلی۔کی پور سے اس کے اندر سے نکلا ہوا مادہ چھوا --اور فورا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا --

Novels Queen

جہاں وہ مادہ لگا تھا وہ حصہ جم چکا تھا ۔۔انگلی کی پور دیکھتے اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی ۔۔ تصدیق ہو گئ تھی یہ رولف نے ہی کیا ہے ۔۔یہی ایسڈ اس شخص کے وجود میں داخل کیا گیا تھا جو اسے اتنی سرد موت سے روشناس کروا گیا تھا ۔۔۔

اتنے میں اندر پڑا فون بجنے لگا اٹھ کے اندر ائی رولف کا میسج تھا ۔۔

دروازے کے پاس پڑے کانچ احتیاط سے اٹھا لینا ۔۔ وہ اسے دھمکا رہا تھا ۔۔سکرین دیکھتے نورا کے پورے وجود میں خوف پھیلتا چلا گیا
کیا وہ یہ جان گیا تھا نورا سب جان گئ ہے ۔۔

اگر آپ نے مجھے پاکستان میں ایڈمیشن نا لے کے دیا تو میں ماما بابا کے ساتھ بنکاک چلی جاؤں گی بستر پر لیٹتے اسے دیکھا ۔۔ ابان گرے کرتے کے بازو فولڈ کیے گھڑی اتار رہا تھا ۔۔

پڑھنا کوئی اتنا بھی ضروری نہیں ہے جتنا آپ نے بنایا ہوا ہے --اچٹتی نگاہ ڈالتے کمفرٹر اٹھا کے سائڈ پہ کیا پھر بیٹھا -- پاوں سیدھے کرتے اس کی طرف رخ کیا وہ --سیدھی۔ لیٹی چھت کو دیکھ رہی تھی --

اگر ضروری نہیں ہے تو آپ نے کیوں پڑھا --آپ بھی نا پڑھتے بس میٹرک کرتے اور بابا کا بزنس سنبھالتے --آپ کے لیے بھی ضروری نہیں تھا --ابان اس کے پٹر پٹر کرتے ہونٹ دیکھ رہا تھا --

پھر اس کی بات کا جواب دیئے بناء ہی آنکھیں بند کر لیں --

اب سو جائیں --میری بات کی کوئی اہمیت ہی نہیں رہی --میں نے ماما بابا کے ساتھ چلے جانا ہے -- وہ انجانے میں ابان کا دل دکھا رہی تھی -- ابان نے اب بھی کوئی جواب نہیں دیا اور رخ بدل لیا ---

Novels Queen

ٹھیک ہے --پہلے پیسے نا ہونے کی وجہ سے اپنی خواہشوں کو مارنا پڑا اب اپ کی وجہ سے پوری نہیں ہونگی --زرنم نے بھی رخ بدل لیا --وہ اس سے ناراض ہو گئی تھی --

اگلے دن صبح آنکھ کھلی تو آبان وہاں موجود نہیں تھا --منہ ہاتھ دھو کے باہر آئی --سامنے کہیں نظر نہیں آیا تو اوپر جم میں آگئی --

سامنے ہی رننگ مشین پہ دوڑتا آبان کانوں میں ہینڈ فری ٹھونسے ایکسرسائز کر رہا تھا --اسے دیکھ کے مشین اور تیز کر دی --

اسے روکیں --زرنم نے سامنے آتے اشارہ کیا --اس کے خیال میں ساتھ وہ میوزک بھی سن رہا ہو گا --

باہر جائیں میں آرہا ہوں -- سلیو لیس بنیان سے سینے پہ ہلکے بالوں کو دیکھتے زرنم سائڈ پہ ہوئی ---پھر پھولی ہوئی گلے کی رگوں کو دیکھا --

باہر جائیں میں آرہا ہوں --دوبارہ سے کہا تاکہ وہ اسے دیکھنا ترک کر دے --لیکن زرنم بھی پر سکون کھڑی اسے دیکھ رہی تھی --

سنائی نہیں دے رہا --- تیسری دفعہ ذرا ڈپٹ کے کہا --

نہیں جاؤں گی -- زرنم بھی اسی کے انداز میں کہتے مشین کے قریب ہوئی --ابھی اسے بند کریں نہیں تو میں بھی اوپر آرہی ہوں --

آبان نے ہینڈل سے ہاتھ اٹھاتے بٹن پریس کیا ---وہ اور تیز ہوئی --وہ-تیزی سے ٹانگوں کو حرکت دے رہا تھا --زرنم کو اپنا اگنور ہونا برا لگا تو آگے ہو کے فٹ ایرا پہ پاوں رکھا --

اگلے ہی لمحے چلتی مشین نے اسے سر کے بل پیچھے پھینکا۔۔۔حلق سے نکلتی بلند آواز بھی اسے روک نہیں سکی تھیں۔۔۔آبان جو اسے ابھی دیکھ ہی رہا تھا۔۔ہوا میں لہراتا بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچا۔۔

پاگل ہو گئی ہیں۔۔نیچے جمپ کرتے مشکل سے بیلنس برقرا رکھا۔۔۔زرنم خوف سے آنکھیں بند کے کانپ گئی۔۔

بے وقوف۔۔اسے خود سے لگاتے سرخ آنکھوں سے دیکھا۔۔دماغ کام نہیں کرتا شاید آپ کا۔۔ابھی سر پھٹا ہوا ہوتا یہاں۔۔کہا بھی تھا آرہا ہوں باہر لیکن آپ نے کب سننی ہے میری۔۔

تو آپ اجازت دے دیں نا۔۔ سینے سے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

Novels Queen

بس یہی ایک کام رہ گیا ہے زندگی میں --زرنم سے زیادہ اس کا دل حلق میں آیا تھا --

جی بلکل --آپ مجھے اجازت دیں گے اور ایڈمیشن بھی آپ ہی کروائیں گے --

ٹھیک ہے -- لیکن دوبارہ ایسی فضول حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا -- الگ کرتے وارننگ دی --پھر پاس پڑے ٹاول سے پسینہ صاف کیا --

بہت بہت بہت شکریہ -- خوشی سے اسے دیکھا-- آپ بہت اچھے ہیں---

فلحال اس کا مسکرانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا -- ایکسٹینشن مشین کی طرف جاتے ہوئے اسے باہر بھیج دیا---

زرنم واپس خوشی خوشی نیچے آئی --اور دوبارہ سو گئی

مجھ سا محفوظ کوئی نا ہو گا

میں اک قاتل کی پناہ میں ہوں

کیا زندگی موت کا نام ہے -- نہیں-- زندگی اور موت متضاد ہیں --اگر تم زندہ ہو تو تمہیں موت سے ملنے کے لیے زندگی کو چھوڑنا پڑے گا --

اور اس کے ہاتھ سے زندگی چھوٹ رہی تھی -- لمحہ بہ لمحہ --وہ مسٹر رولف بارڈ کو جتنا جان پائی تھی وہ بہت کم تھا یا شاید وہ اسے نہیں جانتی تھی --

اس کی سبز آنکھیں کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنانے کا ہنر رکھتی تھیں --وہ سبز انکھوں والا شہزادہ ایک قاتل بھی تھا -- وہ قاتل کی پناہ میں اور کتنے دن جی سکتی تھی --

ان سبز آنکھوں کی گندگی سے نورا کو گھن آئی -- تعفن زدہ تھا وہ شخص --

وہ سبز آنکھوں والا شخص جو اس سے محبت کا دعویدار تھا --وہ ایک قاتل بھی تھا --جانے کتنے لوگوں کو اس نے مارا ہو گا --یہ سوچ ہی اس کی روح کھینچ لیتی تھی --

اس واقع کو تین دن گزر گئے -- حیرت انگیز طور پہ کسی نے بھی اس قتل کو قتل نہیں کہا --سب نے اسے ایک نارمل موت ہی سمجھا --

Novels Queen

اسے تو اب اہر آتے جاتے لوگ بھی مشکوک لگنے لگے تھے --پچھلے تین دنوں سے وہ اس کاٹیج سے باہر نہیں نکلی تھی الکا بی کے پاس جانے کی ہمت نہیں تھی اس کی سائیکل اپنی جگہ اداس کھڑی اس کی منتظر تھی --

باہر گرتی برف میں موت سا سکوت تھا --جو اسے ایک بار پھر موت کے قریب لے جا رہا تھا

احلام حمنہ اور موسی تینوں عائشہ کے گھر لان میں کھیل رہے تھے --سامنے عزت بیٹھی انہیں دیکھ رہی تھی --جب عائشہ وہاں آئیں --

ان کی واپسی کی تیاری مکمل تھی --وہ-لوگ چاہتے تھے عائشہ بھی ان کے ساتھ بنکاک چلیں --لیکن عائشہ نے جانے سے انکار کر دیا تھا ---

www.kitabnagri.xyz

تمہارے جانے کے بعد میں بچوں کو بہت مس کروں گی -- احلام اور موسی کو دیکھا جو حمنہ کے ساتھ رہ رہ کے اردو بولنا سیکھ رہے تھے --

اسی لیے تو کہہ رہی ہوں --ساتھ آجائیں -- وہاں آپ اکیلی بھی تو نہیں ہونگی --

تم لوگ یہیں رک جاو --سب کچھ یہاں بھی تو سیٹل ہو سکتا ہے --عائشہ نے بچوں کو دیکھا

میں تو چاہتی ہوں --ہم پاکستان رہیں --لیکن بچوں کا سکول اور پھر وہاں ریض کا بزنس جو بڑی مشکلوں سے کھڑا کیا ہے وہ سب بھی تو نہیں چھوڑ سکتے نا --

Novels Queen

سب کچھ یہاں بھی ہو سکتا ہے اگر تم لوگ چاہو تو --عائشہ بس سوچ ہی سکیں --وہ نہیں چاہتی تھیں ان کی وجہ سے کسی کو اب اپنا سب کچھ چھوڑنا پڑے جب وہ بڑھاپے کی بھی اخری سٹیج پہ تھیں --

زرنم ائے گی رکنے کے لیے --بچوں سے نظریں ہٹاتے عائشہ سے پوچھا --

اس نے کہا تو تھا پیپر ہو جائیں پھر ائے گی --لیکن ابھی تک ائی نہی ہے --تم خود فون کر کے پوچھ لیتی --

نہیں --پتہ نہیں میرے کہنے پہ ائے یا نہی --اپ کہہ دیں --میں بھی کچھ دن اپنی بیٹی کے ساتھ گزار لوں گی -- رقعت امیز لہجے میں کہا

پتہ نہی ابان انے دے گا یا نہی --وہ بھی تو زرنم کو دور نہیں ہونے دیتا خود سے --اس کا زکر کرتے ہونٹوں پہ مسکراہٹ ائی ---

اپ کہیں گی تو اجازت دے دے گا-- اج شام ہی لے آئیں اسے --دس پندرہ دن رہ گئے ہیں ہماری واپسی کے --کچھ دن تو رہے گی نا--

دس پندرہ دن -- کبھی نہی --ابان نے اگلے دن اسے لے جانا ہے--- اس دن بھی جب میں بیمار تھی --رکنے نہیں دیا زرنم کو--

اپ اسرار کیجیے گا--ریض سے کہوں گی وہ بھی بات کرے گا عصام بھائی سے --شاید رکنے دے--

ٹھیک ہے --پھر شام کو انھوں نے ڈائرکٹ ابان کو کال کی تھی --اور ابان نے ویسے ہی ڈائریکٹ منع کر دیا--

نہیں ابھی اس کے پیپر ختم ہوئے ہیں--ابھی اسے ارام کرنا ہے --وہ وہاں نہیں ائے گی --اپ-ایسی کوئی امید مت باندھیں--

عائشہ نے مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے موبائل سپیکر پہ ڈالا--

اس کے بہن بھائی یاد کر رہے تھے --انھوں نے چلے جانا ہے --

انہیں یہاں بھیج دیں -- وہ مل لیں گے --

کچھ دن کی تو بات ہے ---عائشہ کی آواز میں دبی دبی مسکراہٹ وہ محسوس کر سکتا تھا--

ایک لمحہ بھی نہی --جسے بھی ملنا ہے وہ خود تشریف لے ائے ---

صرف دو منٹ ملنے کا فائدہ ابان --بندا ڈھنگ سے ایک دوسرے کو دیکھے بھی تو سہی نا--

میں پکس بھیج دوں گا --دیکھ لیجیے گا --وہ افس میں بیٹھا نیکسٹ میٹنگ کی ڈیٹیل بھی دیکھ رہا تھا --

بس ایک دن کی اجازت تو دو --ہماری بیٹی ہے ہمارا بھی کوئی حق ہے --عزت بھی ان کی باتیں سن رہی تھی اب کی بار اس نے ابان سے کہا ---

أئی ایم سوری --میں اپ کو نہی جانتا --فون-بند کر دیا --عزت تلملا کے رہ گئ --

یہ کس جنونی کے حوالے کر دیا ہے میری بیٹی کو --

www.kitabnagri.xyz

وہ جنونی صرف زرنم کے لیے ہے -- ورنہ جتنا بردبار اور ڈیسنٹ بیہیویر اس کا ہے اتنا کسی کا بھی نہی ہے یہاں --وہ اس کی سائڈ لے رہی تھیں--

کل میں خود جاوں گی اور اسے لے کے اوں گی -- اپ کو ابان کی سائڈ کرنی ہے اپ بھی اس کے ساتھ مل گئ ہیں --

اگر تم اس کے ساتھ وقت گزارتی تو تم بھی اسی کی سائڈ ہوتی -- نا چاہتے ہوئے بھی عائشہ بیگم تلخ ہوئیں--- عزت خاموش ہو گئ -- بس یہ سوچ لیا تھا اب وہ خود جائے گی اور اسے کچھ دنوں کے لیے لے ائے گی

ٹھک ٹھک --

www.kitabnagri.xyz

باہر دستک ہو رہی تھی --وہ لحاف میں سر دیے سونے کی کوشش میں مشغول تھی --

ٹھک ٹھک ---

ناچار اٹھ کے دروازے کو دیکھا --پھر جوتے پہنے بنا ہی دروازہ کھولا--سامنے الکا بی کی ہیلپر کھڑی تھی --

اندر او --

نہی--اپ کو الکا بی بلا رہی ہیں--وہ ملنا چاہتی تھیں اپ سے --وہ اسے لینے ائی تھی --

میں کچھ دیر میں ان سے ملنے اوں گی --اسے بھیجتے واپس ائی --- موبائل بند پڑا تھا --اٹھا کے چارج پہ لگایا --کپڑے چینج کیے اور باہر نکل ائی --

الکا بی کے دروازے پہ دستک دی تو کھولنے والا رولف بارڈ تھا --

اسے دیکھتے جسم پہ جیسے سکتہ تاری ہوا۔۔وہ اپنی سبز انکھیں اس پہ گھاڑے خاموش کھڑا تھا۔۔پھر سائڈ پہ ہوتے راستہ دیا۔۔نورا بھاری قدموں سے چلتے الکا بی تک ائی تھی۔۔

وہ رو رہی تھیں۔۔انہیں دیکھ کے اور پریشانی لاحق ہوئی۔۔۔

کیا ہوا انہیں۔۔ان کے قریب بیٹھتے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔

ان کے کسی عزیز کی ڈیتھ ہو گئ ہے۔۔ہیلپر نے بتاتے گرین ٹی اس کے سامنے رکھی۔۔نورا نے بے ساختہ نظر اٹھا کے رولف بارڈ کو دیکھا جو اسی پہ نظروں کو ساکت کیے جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔۔

ک۔۔کیسے۔۔ لڑکھڑاتی زبان سے بس ایک لفظ نکل سکا۔۔

www.kitabnagri.xyz

طبی موت ہوئی ہے -- رولف کی اواز میں عجیب سا ٹھہراو تھا --بیمار تھا ڈیڑھ ماہ سے --

کو--ن سی بیماری تھی --الکا بی کو ساتھ لگاتے وہ ان کا کندھا بھی سہلا رہی تھی --

ٹائگر نے جسم پہ دانت گاڑھے تھے -- بس وہی زخم ٹھیک نہی ہوا -- چلتا ہوا اس کے اور الکا بی کے سامنے بیٹھا --

ن--نام --نورا کا دماغ سنسا اٹھا --

ایرک --

نورا کے سہلاتے ہاتھ بے جان ہوتے نیچے گرے تھے -- سبز انکھوں کی تفعن میں مزید اضافہ ہوا --

Novels Queen

ایرک --

نورا کے سہلاتے ہاتھ بے جان ہوتے نیچے گرے -- سبز انکھوں کی تفعن میں مزید اضافہ ہوا --

وہ اسے کیا باور کروانا چاہتا تھا اخر -- ٹھنڈی ہوتی سانسیں مشکل سے اپنا سائکل پورا کر رہی تھیں --

اگر اس کے پاس معاضی بدلنے کا اختیار ہوتا تو وہ قت بدلتی جب اس کے باپ کو زہر دیا گیا -- جب اس کا باپ اس سے جدا کر دیا گیا صرف اس کے حصول کے لیے۔

۔اس دن جب اوہ اپنی جھگی میں ائی تھی تب اسے کی پانی کی بوتل جو وہ روز بھر کے رکھ جاتی تھی وہ ویسی ہی بھری تھی ۔۔اور گلاس خالی پڑا تھا ۔۔

دینے والے نے یقیناً پانی میں چند قطرے ملا دیا ہو گا ۔۔جو انسان پہلے ہی مرنے والا تھا اسے مارنے کی کیا ضرورت تھی اس حیوان کو ۔۔کچھ دیر انتظار کر لیتا ۔۔ لیکن رولف بارڈ کی فطرت میں نہیں تھا انتظار کرنا ۔۔

کیا سوچ رہی ہو ۔۔الکا بی کے پاس بیٹھی نورا کو دیکھتے پوچھا ۔۔وہ ساتھ اتش دان میں لکڑیاں بھی سیٹ کر رہا تھا ۔۔۔

نورا کوئی جواب دیے بنا اگ دیکھتی رہی ۔۔اسے رولف بارڈ کے چنگل سے نکلنا تھا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

میں تمہارے لیے کچھ لایا تھا --یاد انے پہ رولف نے جیب میں ہاتھ ڈالا--- پھر ایک ٹشو جو مڑا ہوا تھا--

یہ دیکھو-- یہ میں نے خود ڈھونڈھا ہے ایک انگلی کی پور جتنا سبز رنگ کا ہیرا --جو مشری کی طرز میں تھا--اصلی ہیرا--سبز رنگ کا-- نورا تو اسے بس محظ پتھر ہی سمجھتی اگر الکا بی کا منہ حیرت سے نا کھلتا---

یہ تمہیں کہاں سے ملا---اس کی ہتھیلی سے اٹھاتے الکا بی نے پوچھا-- اپنے مشن کے دوران مجھے کچھ تلاش کرنا تھا--بس وہیں سے مجھے یہ سبز رنگ مل گیا-- تو سوچا کیوں نا نورا کو دے دوں--

اس کی ساکت آنکھوں میں دیکھا--شاید یہ اس نے اپنی انکھوں سے نکالا ہو گا-- وہی رنگ جو اس کی انکھوں کا تھا-- وہی رنگ ہیرے کا--

Novels Queen

کیا تم لو گی --اب الکا بی نورا کو پتھر تھماتے ہوئے پوچھ رہی تھیں--یہ ایک اصلی ہیرا ہے --

ن--نہیں --میں نہیں لوں گی -- مٹھیاں بند کرتے وہ کھڑی ہوئی --پھر رولف بارڈ کے پاس سے گزرتے باہر نکل گئ --شاید ہی کوئی اتنا خوبصورت ڈائمنڈ ریجیکٹ کرتا --لیکن وہ سائل لڑکی اسے ٹھکرا ائی تھی --وہ رولف بارڈ کی محبت کو ٹھکرا ائی تھی --

الکا بھی نے سبز ہیرا دوبارہ ٹیشو میں لپیٹا اور اسے دے دیا --رونے کی وجہ سے ان کی انکھیں سرخی مائل تھیں --

اپ ارام کریں --میں کچھ دیر بعد دوبارہ چکر لگاوں گا-- رولف بارڈ بھی جانے کے لیے اٹھا --ٹیشو اپنی جیب میں رکھتے انہیں الوداعی مصافحہ کیا

Novels Queen

اور باہر نکل ایا --نورا بلیک کاٹیج کے دروازے پہ کھڑی تھی --رولف تیز تیز قدم اٹھاتے اس کے قریب ایا --

تم نے انکار کیوں کیا --دروازہ کھولتے پہلے خود اندر داخل ہوا --اواز میں منجمد کر دینے والا سرد پن تھا --

م--مجھے تمہارا اور کوئی احسان نہیں چاہیے --نورا وہیں چوکھٹ پہ کھڑی رہی --

میں تم پہ احسان نہی کرتا یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھا لو --سپاٹ انداز میں دیکھتے وہ اس کے پاس ایا --

ہم لوگ اج کوٹ میرج کر رہے ہیں --بمب گراتے وہ اس کی انکھوں میں اپنی سبز انکھیں گاڑھتے بولا--

مجھے نہی کرنی تم سے شادی -- وہ دو قدم پیچھے ہوئی---

میں پوچھ نہیں رہا --بتا رہا ہوں --بازو سختی سے جھٹکتے حکم دیا-- الکا بی اور میرے کچھ دوست ہونگے ساتھ میں -- رات کو ہمیں نکلنا ہے --

میں منع کر رہی ہوں اور تم بولے جا رہے ہو --نا چاہتے ہوئے بھی نورا کی اواز اونچی ہوئی --مجھے کسی سے شادی نہی کرنی --مجھے پاکستان جانا ہے --نہیں تو --

نہیں تو کیا --اسے اندر کھینچتے دروازہ بند کیا -- تم انکار کرنے کی ہمت کیسے کر رہی ہو --دروازے سے لگاتے ٹھوڑی سے دبوچا -- تمہیں وہ ایسڈ پسند اگیا ہے جو جسم کو جما دیتا ہے --وہ اس پہ جھکا دبی آواز میں غرایا۔

--نورا خوف سے انکھیں بند کیے کھڑی رہی--

www.kitabnagri.xyz

چھ ہفتے پہلے میں نے ہمارے فارمز کورٹ میں سبمنٹ کروا دیے تھے

--ہمیں اج کی ڈیٹ ملی ہے --ٹائم پہ تیار ہو جانا --اسے چھوڑتے پیچھے

ہوا --

ورنہ یہاں رہتے تم اتنی بات تو جان ہی گئ ہو گی یہاں فیزیکل ریلیشن بنانے

کے لیے شادی کی کوئی خاص ضرورت نہی ہوتی --نورا کو پھر فیزیکل لفظ

کی سمجھ نہیں ائی --بس سر جھکائے انکھوں کی تپش محسوس کرتی رہی --

وہ اسے چھوڑ کے اپنے کمرے میں چلا گیا --نورا نے پیچھے مڑ کے دروازہ

کھولنا چاہا --لیکن وہ لاک ہو چکا تھا --کیسے وہ نہیں جانتی تھی

----

www.kitabnagri.xyz

شرٹ کے اوپر والے دو بٹنے کھلے ٹائی ڈھیلی کرتے --وہ-کمرے کا دروازہ ناک کر رہا تھا -- عصام جو اس کے ساتھ ایا تھا اسے اپنے کمرے کے سامنے ایسے کھڑے دیکھ کے ٹھٹکا --

ابان نے بنا شرمندہ ہوئے دوبارہ دستک دی --اس بار دروازہ کھول دیا گیا --

کیا کر رہی تھیں --اندر اتے دروازہ بند کیا--

کچھ نہیں --- کپڑے دیکھ رہی تھی --ڈریسنگ روم کا دروزہ کھلا ہوا تھا --ابان نے لیپ ٹاپ سائڈ پہ رکھتے کندھے پہ جھولتا کوٹ بیڈ پہ اچھالا -- پھر ٹائی اتار کے دوبارہ اسے دیکھا وہ واپس ڈریسنگ روم میں چلی گی تھی --

میرے کپڑے نکال دیں -- وہیں سے اسے اواز دی پھر جوتے اتار کے ریک میں رکھے --

اپ پانی ہیں گے -- زرنم یاد انے پہ باہر نکلی --

نہیں--بس کپڑے نکال دیں--دوبارہ کہا --شاید پہلی دفعہ والا سنا نہی تھا اس نے --کچھ دیر بعد کپڑے لیے باہر ائی --

وائٹ والا ٹراوز اور ٹی شرٹ نکال دیں کوئی --ابھی نہیں پہن سکتا یہ -- اس کے ہاتھ میں سکائے بلو کرتا بجامہ دیکھ کے گھورا--

نہیں نا --اپ ایسے کپڑے پہنا کریں -بہت اچھے لگتے ہیں --

ہاں مجھے پتہ ہے -- اسی لیے نہی پہنتا لوگوں کی نظریں ہی نہی ہٹتیں پھر --کل والی بات یاد کرتے اسے دیکھا --

اوکے ٹھیک ہے --منہ پھلاتے وہ واپس چلی گئ --اب کی بار ٹراوزر اور ٹی شرٹ تھی جو ابان نے پکڑ لی --

اس کے فریش ہونے تک زرنم نے اپنی پیکنگ کر لی تھی --بیگ بیڈ پہ رکھتے بند کیا --تین سوٹ رکھے تھے اور کچھ ضرورت کی چیزیں--ابان باہر نکلا تو دیکھ کے حیران ہوا --

یہ کیا ہے --بال سکھاتے بیگ کی طرف اشارہ کیا --

Novels Queen

یہ -- وہ ہتھیلیاں مسلتے پاس ائی --یہ میں اج دودو کی طرف جاوں گی ---کچھ دن رہنے کہا تھا اپ سے -- ابان کے برش کرتے ہاتھ رکے --پھر سنجیدگی سے اسے دیکھا --

میں نے اپ کو اجازت دی جانے کی --؟

میں نے ابھی اپ سے پوچھا ہی نہی ہے تو اجازت کیسے دیتے--منہ بسورا-- جیسے اس کے تاثرات تھے اس نے منع ہی کرنا تھا --

خاموشی سے انہیں اندر رکھیں --اور دوبارہ مجھے سے پوچھے بنا پیکنگ بھی نہیں کرنی --

اپ جانے نہی دیں گے --روہانسے انداز میں کہتے انکھوں میں نمی گھلی --

نہیں --- برش ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھتے خود ہی بیگ کھول کے کپڑے نکال لیے --

تین سوٹ --اپ کا ارادہ اتنے دن رہنے کا تھا --دوبارہ۔کبڈ میں رکھتے پوچھا --زرنم بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی بس انکھوں سے پانی ٹپکنے والا تھا ---

اپ منع کیوں کر رہے ہیں-- جلدی سے پھسلتا پانی استین سے صاف کیا --ابان جو ابھی مڑا تھا اس کی انکھوں کا دریا دیکھ کے ٹھٹھکا --دل جیسے ڈوب کے ابھرا ہو--

اپ کی انکھوں کا پانی میرے دل کی دھڑکن بند کر دیتا ہے ---قریب اتے اس کا چہرا اوپر اٹھایا -- دوبارہ یہ انسو۔ انکھوں کے آس پاس بھی نا دکھیں--

پھر اپ مجھے جانے کیوں نہیں دے رہے --ہونٹ کاٹتے بھیگی انکھوں سے دیکھا---

میں بھی ساتھ چلوں گا--مل کے واپس اجائیں گے --

ملنا نہی ہے نا--رہنا ہے پلیز--

ابان نے گہری سانس لیتے انگوٹھے سے انسو صاف کیے --جائیں --اجازے دیتے باہر نکل گیا---وہ اس کے لیے سب سے لڑ سکتا تھا لیکن اس کے لیے اس سے نہی لڑسکتا تھا---

زرنم نے اداسی سے بند دروازے کو دیکھا--بہت مجبور ہو کے اسے اجازت دی گئ تھی --وہ منا لے گی اسے --سوچتے دوبارہ پیکنگ کرنے لگی

---جانا تو تھا اسے وہاں---

تمہیں کچھ چاہیے تو مجھے بتا دو میں سٹی کی طرف جا رہا ہوں --رولف بارڈ نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتے اسے دیکھا جو بیڈ پہ پاوں لٹکائے بیٹھی تھی

مجھے بھی کوئی ایسڈ لا دو جو کھا کے مر جاوں -- حقارت سے اس کی انکھوں میں دیکھتے سوچا --پھر نفی میں سر ہلا دیا --

ٹھیک ہے -- وہ باہر نکل گیا تو نورا نے دوبارہ دروازہ کھولنے کی کوشش کی --وہ پھر سے لاک تھا --

میں کیا کروں -- اب تو قید بھی کر دیا ہے -- غصے سے سوچتے رولف کے روم کا دروازہ کھولنا چاہا وہ بھی لاک تھا --واپس اپنے بیڈ پہ بیٹھے موبائل اٹھایا ---

اذان کا نمبر تلاش کیا اور اسے کال کی --بیل تو جا رہی تھی لیکن کوئی اٹھا نہیں رہا تھا -- پہلے بھی ایسا ہی ہوا تھا --

تکیے پہ سر گراتے وہ وہاں سے نکلنے کا طریقہ سوچ رہی تھی --کس کی مدد لوں میں --پھر کچھ سوچتے الکا بی کا نمبر ملایا --انہوں نے کچھ دیر میں فون اٹھا لیا --

کہو بیٹا ---وہ ہمیشہ پیار سے بات کرتی تھیں ۔

مجھے اپ کے گھر انا تھا -- لیکن ---

لیکن-- ؟

Novels Queen

مجھے لگتا ہے دروازہ باہر سے لاک ہو گیا ہے --اگر اپ غنہ (ہیلپر) کو بھیج کے کھلوا دیں---

اوکے میں اسے بھیجتی ہوں--

تھوڑی دیر بعد ہیلپر ائی تو اس نے باہر سے دروازہ کھولا --

یہ کس نے بند کیا تھا --اندر اتے اس سے پوچھا --

پتہ نہیں شاید کسی بچے نے -- تھینکیو سوچ اس کا شکریہ ادا کرتے واپس بھیج دیا--

پھر خود جلدی سے سفید رنگ کا پھولا ہوا کوٹ پہنا سفید ہی ٹائٹس پہنی تھی --سر پہ سرخ رنگ کی کیپ کرتے چہرے پہ مفلر لپیٹا --بس اس کے بال کندھو پہ نظر ارہے تھے --

Novels Queen

موبائل کوٹ کی پوکٹ میں رکھتے باہر نکلی اور دروازہ بند۔کر۔دیا --تیزی سے اپنی سائکل کو گڈ بائے کہتے وہ ندی کی طرف جا رہی تھی --

پیدل اسے ٹرنل تک پہنچے پندرہ منٹ لگے --اسے یہ ڈر تھا رولف اسے دیکھ نا لے کہیں-- ٹرنل پہ اسے دس منٹ بس کا ویٹ کرنا پڑا --بس پہ سوار ہوتے اس نے ایک اردو جاننے والی عورت کے زریعے ایڈریس ڈرائور کو سمجھایا تھا ---

باہر ہلکی برف باری ہو رہی تھی --سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے گولے سڑک پہ بکھرے اس کا رنگ چھپا چکے تھے --

اذان۔کے ڈیپارٹ منٹ کے سامنے اترتے کچھ کورون دیے --جو رولف بارڈ کی پینٹ سے نکال۔کے۔لائی تھی --ریسپشن پہ اذان نامی شخص کا کمرہ پوچھا --

انہوں نے کمرے کے انٹرکام پہ کال کی جو حسان نے اٹھائی --اب وہ اس سے بات کر رہی تھی --پھر اسے فون پکڑا دیا --

مجھے اذان سے ملنا ہے --پلیز اسے کہو فاطمہ ائی ہے---اس نے دانستہ طور پہ نورا نہی کہا تھا --ویسے بھی وہ نورا کو نہی جانتا تھا --

حسان نے کال بند کرتے اذان کو کنٹیکٹ کیا وہ اس وقت میکڈونل میں تھا --اذان نے تصدیق کر دی کہ وہ جانتا ہے اسے تو حسان نے اسے اپنے روم میں انے کی اجازت دے دی --

دل زور زور سے دھڑک رہا تھا -- جب رولف بارڈ گھر جائے گا اور اسے وہاں نہیں ملے گی تو کیا ہو گا --گھبراہٹ سے دروازہ بند کرتے وہ یہ بھی فراموش کر چکی تھی کہ اندر موجود شخص اس کے لیے انجان ہے --

اذان اپنی ڈیوٹی ختم کر کے واپس ایا --اسے یونیورسٹی بھی جانا تھا ---

اپ پہلے جہاں رہ رہی تھیں وہاں سے کیوں نکل ائی ہیں ---فریش ہونے کے بعد اس کے سامنے بیٹھا تھا --

و--وہ میرے پاس پیسے ختم ہو گئے تھے --تو انہوں نے مجھے وہاں سے نکال دیا --

نہیں ---ایسا یہاں نہی ہوتا -- حسان یونی کے لیے تیار ہونے اپنے روم میں گیا ہوا تھا --یہاں کا قانون ایسا نہی ہے کہ کسی کو نکال دیا جائے --

Novels Queen

م--میں نہیں جانتی --انھوں نے مجھے نکال دیا--وہ۔ جھوٹ بھی نہی بول پا رہی تھی --

مجھے کچھ دیر ارام کرنا ہے وہ کافی ڈری ہوئی تھی --اذان نے اسے اپنے روم میں بھیج دیا--وہ وہاں ارام کر لے --پھر خود یونیورسٹی جانے کا ارادہ ترک کرتے حسان کے روم۔میں لیٹ گیا--

حسان چلا گیا تو گھر کال کی --وہ ہمیشہ عشوے کو ہی فون کرتا تھا --وہ۔جانتا تھا جتنی منتظر ماں ہوتی ہے اتنی اور کوئی ہستی نہی ہو سکتی --سلام دعا کے بعد وہی روٹین کی باتیں کی اور بند کر دیا--

پتہ نہیں اب فاطمہ کتنے دن ان کے ساتھ رہنے والی تھی --اخراجات اور بڑھ رہے تھے ---

Novels Queen

کتنی دیر ہو گئی تھی ابان کو کمرے سے گئے ہوئے --پتہ نہیں کہاں گیا تھا --

ٹیرس پہ کھڑی وہ ابان کا انتظار کر رہی تھی لیکن انتظار لمبا ہوتا جا رہا تھا --

زرنم -- بھائی کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے ہمارے ساتھ چلو --وہ ابھی وہیں کھڑی تھی جب ایزل نے اندر جھانکتے اس کی روح کھینچی --

کیا--

بازو پہ جھولتے دوپٹے کے ساتھ وہ باہر ائی تھی ---عصام پریشان کھڑا اسی کا نتظار کر رہا تھا -- عشوے اور زرنم شاید گاڑی میں بیٹھ رہی تھیں --

ک--کیا ہوا ہے --ابھی تو --یہیں تھے ٹھیک --ان --

کیا کہہ رہی ہو --عصام-نے حیران-ہو کے اسے دیکھا --زرنم بمشکل وہاں کھڑی تھی --

ا--ابان-کو کیا ہوا ہے -- بھرائی انکھوں سے وہ اسے دیکھنے کے لیے بے چین تھی ---عصام کے نکلنے سے پہلے ہی باہر نکل ائی --سامنے دو گاڑیاں کھڑی تھیں ---

ایک میں عشوے اور ایزل بیٹھیں عصام کا ویٹ کر رہی تھی دوسری میں شاید ڈرائیور تھا --وہ-ایزل کی طرف بڑھی اس نے اشارہ کیا دوسری گاڑی میں او----

اچھا --دوسری گاڑی کا دروازہ کھولتے ابان پہ نظر پڑی جو ڈرائیونگ سیٹ پہ براجمان تھا -- اسے دیکھ کے اٹکا ہوا انسو پھسلا --

ا۔۔اپ ۔۔بے اختیار وہ اس کے گلے لگی تھی ۔۔ م۔۔کہیں نہیں جاوں گی کہیں بھی ۔۔ سسکی لیتے وہ اس سے چمٹی ہوئی تھی ۔۔ابان۔نے حیرت سے اسے دیکھا ۔۔۔

ہوا کیا ہے ۔۔وہ۔کانپ رہی تھی شاید ۔۔

زرنم ۔۔ اسے سر سے پکڑ کے چہرا اوپر کیا ۔۔نہیں ہوں ناراض پریشان نا ہوں۔۔اسے لگا شاید ناراضگی کے خوف سے پریشان ہے ۔۔

اپ ٹھیک ہیں ۔۔ سمٹتے پیچھے ہوئی ۔۔اپنی بے اختیاری پہ چہرا گلال ہوا۔۔

میں تو ٹھیک ہوں اپ ٹھیک نہیں لگ رہیں مجھے ۔۔اس کا ہاتھ تھامتے گاڑی سٹارٹ کی ۔۔عصام کی گاڑی جا چکی تھی ۔۔۔

Novels Queen

نہیں میں ٹھیک ہوں --چہرے پہ ہاتھ پھیرتے اسے تسلی سے دیکھا --

کہاں جا رہے ہیں-- بھگتی ہتھیلی ابان کے ہاتھ سے نکالتے پوچھا--

اپ کی نانو کے گھر--وہ انھی ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں تھا -- مضبوط کلائی میں گھڑی باندھے سٹیرنگ پہ ہاتھ رکھے وہ سامنے دیکھ رہا تھا --

کیوں---زرنم کچھ سنبھل چکی تھی --اسے ایزل پہ غصہ ایا جان بوجھ کے جھوٹ بولا اس نے -- جان ہی نکال دی تھی --

دعوت کی ہے سب کی --مجھے بھی نہی پتا تھا --اپ نے بھی نہیں بتایا ---

مجھے تو خود ابھی پتہ چلا ہے --- دوپٹہ دیکھا -- میں انہیں کپڑوں میں جاوں گی -- اب کپڑوں کی فکر لاحق ہوئی --

Novels Queen

اپ سے زیادہ میری حالت بری ہے --

کہا تھا نا وہ بلو والے پہن لیں ۔اب مزاہ ائے گا --ابان کی شکل دیکھتے وہ مسکرائی -- بارش کے بعد دھوپ کا موسم یقیناً ایسا ہی ہوتا ہے --ابان نے نظریں چرائیں --

میں اپ کو چھوڑنے جا رہا ہوں بس -- خود واپس اجاوں گا --اس کی انفارمیشن میں اضافہ کرتے سپیڈ بڑھائی --

ایسے ہی واپس اجائیں گے --اس کے ہاتھوں کی رگوں کے دیکھتے وہ پرسکون تھی --

ہاں -- سچ میں --اپ وہاں رہ لینا کچھ دن --

جی نہی ۔۔مجھے نہی رہنا ۔۔میں یہیں ٹھیک ہوں ۔۔

ارادہ بلدنے کی وجہ ۔۔ سنجیدگی سے سامنے دیکھتے پوچھا ۔۔

کوئی بھی نہی ہے بس نہی جانا مجھے ۔۔یہیں رہوں گی ۔۔

اچھی بات ہے ۔۔سارے راستے وہ چھوٹی موٹی باتیں کرتے ائے تھے ۔۔

میں تو دادو کے گھر چینج کر لوں گی ۔۔میری تو ایک کبڈ وہاں بھی ہے ۔۔

اسے جتاتے وہ اتری ۔۔ویسے اپ اتنے مارے بھی نہیں لگ رہے ۔۔اسے دیکھتے سراہا وہ اس حلیے میں بھی کافی گڈ لکینگ لگ رہا تھا ۔۔

ابان کچھ کہے بنا گاڑی پارک کرنے لگا ۔۔وہ لوگ پہلے عائشہ کے گھر رکے تھے کچھ دیر زرنم نے کپڑے چینج کر لیے تو پھر ساتھ ہی پلوشہ بیگم کے گھر ائے ۔۔

Novels Queen

سسٹا -- احلام اسے دیکھ کے بھاگی --موسی بھی پیچھے پیچھے تھا --ابان-کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑواتے احلام اسے ساتھ لیے دوسری طرف چلی گئ ---ابان بڑوں کی طرف آگیا-- عائشہ اور پلوشہ ایک طرف بیٹھ کے اپنے بڑھاپے کو ڈیسکس کر رہی تھیں --

عزت البتہ بنیش اور رابیل کے ساتھ کچن میں کھانا بنانے میں ہلپ کرتی نظر ائی--عشوے عصام کے ساتھ بیٹھی تھی ماہ بیراور رضا بھی وہیں ان سے باتیں کر رہے تھے --ایزل-ایک طرف موبائل پہ لگی ہوئی بے پروہ بیٹھی تھی ----زرنم نے غصے سے اسے گھورا--گھر جا کے پوچھوں گی --

یہ حمنہ نے بنایا ہے -- بہت ساری گرین انکھیں --ایک ساتھ پیپر پہ بنی ہوئی تھیں ---

کتنا ہورر لک دے رہا ہے --موسی نے اسے بتایا --

ہاں--- یہ کہاں سے لیا --زرنم پلٹ کے دیکھتے اس سے پوچھا ---

میں نے خود بنایا ہے --انکھوں پہ ہاتھ رکھتے وہ اپنی تعریف وصول کرنا چاہ رہی تھی --

بہت اچھا بنایا ہے ----اسے شاباشی دی --

سسٹا کی اور میری بھی بناو-- موسی نے فرمائیش کی --

نہیں بنا سکتی -- اپ کی انکھیں -- منع کیا --پھر اسے دیکھتے ہونٹوں کی بنا دوں---پوچھا--

اوکے -- ایسے ہی بہت سارے بنانا ---

اس کے سامنے بیٹھتے دیکھا-- حمنہ نے بھاگ کے اپنا کینوس اٹھایا--پھر پیپر سیٹ کرتے برش اٹھائے ---

www.kitabnagri.xyz

ابان سامنے دیکھ رہا تھا -- زرنم ایک جگہ ساکت بیٹھی تھی اور حمنہ اس کے ہونٹوں کو دیکھتے پیپر پہ اتار رہی تھی --

کتنی دیر لگے گی --پانچ منٹ میں اکتاتے زرنم سے ہوچھا --

اپ بول لیں-- میں اوپر سے دیکھ کے بنا لوں گی --احلام اس کا ہاتھ پکڑے کینونس کی طرف دیکھ رہی تھی موسی برش اٹھائے حمنہ کو پکڑاتا اپنا حصہ ملا رہا تھا -- دور بیٹھے ابان کی بے چینی میں اضافہ ہوا --

----

اگلے کچھ گھنٹے رولف بارڈ کے کیے بہت ایمپورٹینٹ تھے --وہ بازار کی گلیوں میں گھومتا ایک خوبصورت جوڑا تلاش کر رہا تھا تا کہ اپنی ہونے والی بیوی کو پہنا سکے --

پھر اس نے ایک کالے رنگ کا پھولا ہوا نٹ سے بنا فراک پسند کیا --جو اس کے گھٹنوں تک اتا ---استینوں کے نام پہ بس ایک جالی کا ٹکڑا تھا جو ایک طرف ہی بنا پھول کی شکل دے رہا تھا --

ساتھ بلیک کلر کے گلوز اور سوکس نما ٹائٹس --پیک کرواتے وہ متعین ہوا --بل پے کرتے جیلوری لی --اور اپنے کاٹیج کی طرف روانہ ہوا --

بیس سے پچیس منٹ میں وہ دروازہ کھول رہا تھا جو اس نے خود بند کیا تھا --اندر داخل ہوتے پہلی نظر بیڈ پہ پڑی --جو خالی تھا --دروازہ کھلا چھوڑ کے کچن میں جھانکا --چھوٹے سے گھر میں اور کہاں چھپ سکتی تھی --

چیزیں وہیں دروازے پہ پڑی رہ گئیں --رولف بارڈ کی محبت اس سے روٹھ گئ تھی -- جیسے چھپا چھپا کے وہ رکھ رہا تھا وہ اس سے چھپ گئ -- دماغ سائیں سائیں کرتا اس کی رگیوں میں بہتا خون تیز کر رہا تھا --

اسے ہر حال میں نورا کو شام سات بجے سے پہلے ڈھونڈھنا تھا -- باہر۔نکلتے پاوں سے نیچے پڑے بیگ کو اندر کی طرف ظرف کک کیا اور لاک لگایا --

کہاں چھپو گی تم --اس اوسلو کی گلیوں سے --نوروے کی برف سے تمہیں ڈھونڈھ نکالوں گا -- شام سات بجے --ہم ملیں گے --

اس کے نمبر پہ مسیج چھوڑتے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا الکا بھی کی طرف ایا --وہاں سے اسے پتہ چلا کہ نورا نے دروازہ کھولنے کے لیے غنہ کو بلایا تھا --ایک سرد نگاہ غنہ پہ ڈالی --اب اگلی موت شاید اس انجام لڑکی کی تھی

کھانا کھانے کے بعد سب بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے --رابیل اور ایزل چائے بنانے میں مصروف تھیں --زرنم وہیں سب کے بیچ بیٹھی ابان کو دیکھ رہی تھی جو موبائل پہ نظریں جمائے سب سے لا تعلق بیٹھا تھا --

رزلٹ کب انا ہے تمہارا --عائشہ نے بور ہوتی زرنم سے پوچھا --

پتہ نہیں --ابھی تو دو مہینے پڑے ہیں --

دو ماہ فری ہو --پاس بیٹھی عزت کے کان کھڑے ہوئے ---

نہی -- ابان جو بظاہر لا تعلق تھا انے دیکھتے سنجیدگی سے ٹوکا --زرنم نے نظر اٹھا کے دیکھا وہ واپس موبائل کی طرف متوجہ ہو چکا تھا --

Novels Queen

کیا کرنا ہے پھر -- اب کی بار اتنی دھیمی اواز رکھی کے ابان کو سنائی نا دے --کوئی بھروسا بھی نہیں تھا سب کے سامنے سنا دیتا --

مجھے کورس کرنا ہے --نیکسٹ سٹڈی کے لیے --اب اپنے میاں جی کی لاج بھی تو رکھنی تھی --سوچتے جواب دیا --

وہ بعد میں نہی ہو سکتا -- عزت اپ پتہ نہی کیا پلین کر رہی تھی ---

نہیں--مجھے اپنے گھر ہی رہنا ہے---اب کی بار زرنم نے صاف الفاظ میں منع کر دیا--عائشہ جس نے بات شروع کی تھی وہ بس اب دونوں کی سن رہی تھی --

سارے گھر تمہارے ہیں--یہ نانو کا وہ دادو کا بھی ---اور--وہ ایسے بہلا رہی تھی جیسے وہ ابھی چھوٹی سی بچی ہو

Novels Queen

مجھے اپنے ابان کے گھر میں رہنا ہے --

دوپٹہ سیدھا کرتے وہ وہاں سے اٹھ ہی گئ --ابان نے نظریں زرا سی اوپر کرتے اس کے پاوں دیکھے--- کالین پہ بنے سرخ پھلوں میں گلابی پاوں اس کی نظروں سے اوجھل ہوئے تو ایک جتاتی ہوئی مسکراہٹ عزت کی طرف اچھالی --جو اسے گھور رہی تھیں --

واپسی پہ حمنہ کے بنائے ہوئے زرنم کے ہونٹ مٹھی میں دباتے ٹرواوزر کی جیب میں رکھنا نہی بھولا --ابان کو گوارا نہی ہے وہ زرنم کے حصے کو کاغذ کے ٹکڑے پہ بھی بے مول کرے --اس کا ہاتھ تھامتے وہ سب سے پہلے باہر نکلا --

----

ساڑھے چھ بجے وہ اذان نامی شخص کے اپارٹمنٹ میں موجود تھا --نورا اذان کے کمرے میں بے چین بیٹھی تھی --دستک کی اواز پہ دل حلق میں ایا --

اگلی بار دستک نہیں دروازہ اکھڑ کے ان لاک ہوا تھا اندر داخل ہوتے رولف بارڈ کو دیکھا --دل نے شدت سے خواہش کی کہ اسمان اسے کھا جائے یا زمین نگل جائے --ساکت انکھوں سے اسے دیکھتے پیچھے مڑی --

----

ساکت آنکھوں سے اسے دیکھتے پیچھے مڑی

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا --پھر کنپٹی پہ انگلیاں مسلتے سبز آنکھوں سے مسکرایا --

تمہیں کیا لگا تھا تم مجھ سے چھپ سکتی ہو ---ان آنکھوں کی مسکراہٹ جان نکال لینے والی تھی --

Novels Queen

میرے ساتھ چلو گی --؟بڑے تحمل سے رولف بارڈ نے اس کا کانپتا ہاتھ پکڑا --

ن-- نہی مجھے۔چھ--وڑو اپنا بازو جھٹکے سے پیچھے کھینچا--میں تم سے شادی نہیں کروں گی -- تم مجھے بھی مار دو گے --

تم بھیڑیئے ہو -- وہ پیچھے ہوتے چیخی --آواز کی لڑکھڑاہٹ اور بند ہوتا دل --وہ خوف سے اسے دیکھتے پیچھے ہوتی جا رہی تھی --رولف آرام سے اسے دیکھتا رہا --جب وہ دیوار سے جا لگی تو اس کے قریب آیا --

میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا --اپنی۔کلائی اس کی گردن کے گرد گھماتے چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا --تمہیں بتایا تھا شاید میں نے مجھے زندگی

میں پہلی بار کوئی لڑکی اتنی اچھی لگی ہے کہ اسے چھونے کا من کرتا ہے

--

دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے کمر کو ہلکا سا چھوا -- یقین مانو اگر تم میرے ساتھ کسی قسم کا دھوکا نہیں کرو گی تو پلکوں پہ بٹھا کے رکھوں گا -- نورا بے بس تھی وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی --

تم میرے وجود کا حصہ بنو گی ---اسے چھوڑتے دوبارہ ہاتھ پکڑا--نورا نے سختی سے پاؤں زمین پہ جما لیے لیکن وہ اس کے جتنا زور کہاں سے لاتی -- رولف اسے گھسیٹتے ہوئے اپارٹمنٹ سے لے گیا--

اس کی مدد کرنے کے لیے وہاں آذان کیوں نہیں تھا -- کہاں تھا وہ جسے اس نے اپنا ہمدرد سمجھ لیا تھا ---اسے تو کوئی خبر ہی نہیں تھی شاید ---کالج میں پہنچتے ہی رولف نے اس کے سامنے بیگ پھینکے ---

Novels Queen

جلدی سے تیار ہو جاؤ دیر ہو رہی ہے ۔وہ اتنی خوف زدہ تھی کے تیزی سے سب اٹھا لیا۔دوسری طرف باتھ روم میں جا کے چینج کیا۔۔

اتنی سردی میں بلیک نٹ کی فراک جس سے اس کا ایک کندھا نظر آرہا تھا ۔۔پیٹ کی جگہ پہ صرف باریک سی جالی تھی ۔۔ٹانگوں پہ بھی باریک ٹائٹس تھے ۔۔پہنتے خود کو آئینے میں دیکھا۔۔

نظریں شرم سے جھکاتے اسے اپنی پھٹی ہوئی چادر یاد آئی ۔۔۔وہ فقیری کی زندگی تھی ۔۔لیکن سر پہ کپڑا تو تھا۔۔

کیا تم آج باہر آؤ گی ۔۔کتنے پل وہاں گزر گئے تو رولف بارڈ کی آواز پہ چونکی ۔۔

Novels Queen

پھر پیٹ پہ بازو رکھتے خود کو چھپایا --اتنے میں دروازہ باہر سے کسی نے کھولا --

رولف نے آگے ہو کے اسے باہر نکالا ---

پھر سر پہ بلیک کلر کا کراؤن لگاتے رولف نے اسے دیکھا --پھر زمین پہ بیٹھتے خود جوتے پہنائے --نورا خاموشی سے وہ جدھر موڑتا ادھر مڑ گئی --

اب تم ریڈی ہو --جوتے پہنا کے اس کے بالوں کو انگلیوں سے سٹریٹ کیا -- سفید رنگت پہ سرخ خوف زدہ آنکھیں نم تھیں --اگر تم اپنے شادی والے دن بھی روؤ گی تو مجھے برا لگے گا ---آنکھوں میں پھیلی نمی دیکھتے کہا --

میں آتا ہوں-- اپنے روم میں جاتے رولف نے اسے بیڈ پہ بیٹھا دیا تھا---پھر خود تھیری لائرز سوٹ میں تیار ہو کے کچھ دیر بعد باہر آیا --

چلیں --پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے اسے متوجہ کیا --نورا ویسے ہی بیٹھی رہی --پتہ نہیں یہ شادی بھی اسلام میں قابل قبول تھی یا نہیں--

پینتالیس منٹ کی دوری پہ کورٹ تھا--الکا بی کو لیتے وہ لوگ پیدل ٹرنل تک آئے --پینسل ہیل میں چلنا وہ بھی پہلی بار-نورا کے لیے کسی امتحان سے کم نہیں تھا ہر تین قدم پہ لڑکھڑاتے جب وہ چل نہیں پائی تو نیچے بیٹھ کے اپنے جوتے اتار دیئے --

میں نہیں چل سکتی ان میں --رولف کو نہیں دیکھا --بس کہہ دیا --وہ اس کے سر پہ کھڑا جوتوں کو دیکھ رہا تھا --پھر اس کے سامنے بیٹھتے جوتوں کی ہیل ہی اکھیڑ دی --

ہر طرف پھیلی سفیدی میں دو کالے پھول سڑک کے درمیان بیٹھے کسی اور ہی دنیا کا حصہ لگ رہے تھے --الکا بی نے انہیں دیکھتے دعا دی --ہمیشہ ایسے ہی کھلے رہو --

اب پہنو --پھر اس کے سامنے رکھتے نورا نے پہن لیے --جوتے کا سٹرکچر ہیل والا تھا لیکن اب وہ پلین ہو جانے کی وجہ سے چلنے میں مشکل آرہی تھی پر پہلے جتنی لڑکھڑاہٹ نہیں تھی --ٹرنل تک ہی چلنا تھا --

کچھ دیر بس کا ویٹ کیا پھر وہ تین لوگ کورٹ کی طرف روانہ ہوئے ٹائم سے دس منٹ لیٹ تھے -- لیکن نوروتجن قانون اتنا رحم دل تھا اگر وہ۔لوگ ایک گھنٹہ لیٹ پہنچتے تو بھی انہیں دل سے خوش آمدید کیا جاتا --

میرج پیپرز پہ سائین کرتے نورا کے ہاتھ لرزے لیکن وہ کیا کر سکتی تھی سوائے سائن کے --

www.kitabnagri.xyz

م۔۔میں کیا لکھوں ۔ سامنے کھڑے رولف کو دیکھا ۔۔فاطمہ یا ۔۔۔

نور فاطمہ ۔۔ رولف نے مشکل حل کی ۔۔پھر اپنے پیپرز پہ سیگنیچر کرتے پیپر جج کو پکڑا دیے ۔۔ نورا کے سامنے سے پیپر اٹھاتے رولف کے پیپر ہاتھ میں تھے اس کی نظر نام پہ پڑی ۔۔جہاں آر بڑا کر کے لکھا ہوا تھا ۔۔

لیکن وہ آر تھا یا اے ۔۔بس تھوڑا سا فرق ہوتا ہے آر اور اے میں ۔۔

میرج پیپر فل کرنے کے بعد انہیں شرعی طور پہ میاں بیوی قرار دیا گیا ۔۔الکا بی نے دونوں کو گلے لگایا ۔۔واپس پہ سارے راستے نورا کے ذہن میں اے یا آر ہی کھٹکتا رہا۔۔۔

\-

تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تھا کہ آبان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے -- لیونگ روم میں داخل ہوتے زرنم نے ایزل کو گھورا --

میں نے تو مزاق کیا تھا تم نے سیریس لے لیا - --اسے دیکھتے بتیسی دیکھائی --

بہت برا مزاق تھا --- پیچھے آتا آبان ان سے اگے چلا گیا --تو زرنم نے دوبارہ ایزل کو گھورا--

تمہیں پتہ تمہاری اس حرکت نے مجھے کتنی اکورڈ سیچوئشن میں ڈال دیا تھا --

کتنی مجھے بھی بتاؤ --کیا تم بھائی سے روتے ہوئے لپٹ گئی تھیں --ایزل نے اسے آبان سے لپٹتے ہوئے دیکھا تھا --

Novels Queen

یار ۔وہ۔منہ کھولے وہیں رکی ۔۔تمہیں شرم آتی ہے ۔۔

نہیں۔۔ بلکل بھی نہیں ۔۔ اسی انداز میں کہا جیسے عصام کہتا تھا ۔۔

تمہارا آبان کو بتاؤں گی ۔۔۔جھوٹ بول کے مجھے پریشان کیا پھر ہماری پرائیویسی میں دخل اندازی دی ۔۔دھمکاتے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔

اپنی پرائیویسی کمرے میں رکھا کرو ۔۔باہر ہم جیسے لوگ گھوم رہے ہوتے ہیں ۔۔ویسے بھی گاڑی میں رومینس اچھا نہیں لگتا ۔۔وہ اسے چھیڑتے اپنے کمرے میں چلی گئی ۔۔

Novels Queen

بتمیز--بند دروازے کو گھورا--دو کمرے چھوڑ کے آگے زرنم اور آبان کا روم تھا ---سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اندر داخل ہوئی تو آبان سامنے نہیں تھا--شکر کا کلمہ پڑھتے سونے کے لیے لیٹ گئی--

کچھ دیر بعد آبان دوسری طرف آکے لیٹا تو زرنم نے کمفرٹر سے آنکھیں نکال کے اسے دیکھا--دوسری طرف رخ کیے وہ بھی ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں تھا--

آپ انہیں میں کمفرٹیبل فیل کریں گے--پھر پورا چہرا نکال کے متوجہ کیا--

وہ جو دوسری طرف رخ کیے لیٹا تھا اس کی طرف مڑا--جی میں ٹھیک ہوں--

اوکے --گڈ نائٹ --دوبارہ منہ چھپا لیا --آبان اسے دیکھ رہا تھا --عزت کے تیور اسے کچھ خاص پسند نہیں آ رہے تھے --

فلحال تو آبان زرنم کے ساتھ تھا تو وہ خود ہی منع کر دیتا تھا اگر وہ پاس نا ہوا اور انہوں نے زرنم کو بہلا پھسلا لیا --اسے عزت کے رویے سے اچھی وائبز نہیں آ رہی تھیں

عشوے رات کو کچن بند کر کے روم میں آئی تو عصام سونے کے لیے لیٹ رہا تھا -- پھر چینج کر کے اس کے ساتھ بیڈ پہ لیٹی تو عصام نے ہمیشہ کی طرح کھینچ کے اسے اپنے قریب کیا --

اس نے پہلے تو گھور کے دیکھا پھر اس کے بازو پہ سر رکھا۔۔ آپ سے ایک بات کرنی ہے ۔۔اسکے ہاتھوں کو دیکھتے کہا۔۔

آپ دس کیا کریں۔۔ بالوں میں انگلیاں چلاتے عصام نے اجازت دی ۔۔

فلحال تو ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کے عزت نے آج مجھے زرنم کو لے کے بات کی ہے ۔۔

کیا۔۔۔وہ چاہ رہی ہے کہ ہم زرنم کو کچھ دن یا کچھ ماہ کے لیے اس کے پاس چھوڑ دیں۔۔۔ ایز آ مدر وہ اسے ٹریٹ کرنا چاہتی ہیں ۔

اب ایسا کرنے سے ان پچھلی محرومیوں کی تلافی تو نہیں ہو گی نا ۔۔اور پھر اب اس کی نیکسٹ لائف سٹارٹ ہو چکی ہے ۔۔وہ آبان کے ساتھ خوش ہے میرا نہیں خیال انہیں یوں الگ کرنا چاہیے ۔۔۔

www.kitabnagri.xyz

الگ کب کر رہے ہیں خدا کا واسطہ ۔۔بس کچھ ماہ کی بات ہے ۔۔پھر دھوم دھام سے رسم و رواج سے ہم شادی کریں گے دونوں کی ۔۔

پھر سے شادی ۔۔ عصام نے ائی برو اچکائے ۔۔

پہلے شادی کم اور کڈنیپنگ زیادہ ہوئی تھی ۔۔

جو بھی ہوا ۔۔ لیکن اب بار بار ایک ہی چیز دہرانا اچھا لگے گا کیا ۔۔

چلیں شادی نہیں کرتے لیکن ۔۔زرنم کو اپنی فیملی کے ساتھ کچھ عرصہ تو رہنے دیا جائے نا۔۔

میں اس بات سے متفق نہیں ہوں -- آپ چاہیں گی مجھے چھوڑ کے جانا --

نہیں کبھی نہی -وہ بے اختار بولی

تو زرنم یا آبان کیوں ایک دوسرے کو الگ کریں گے خود سے --ہمیں تو انہیں ساتھ رکھنا چاہیے ---

عزت چاہ رہی تھی ---کمزور سی وجہ بیان کی

عزت سے زیادہ ہمارے لیے آبان اور زرنم کا چاہنا
ایمپورٹینٹ ہے --ان سے بات کر لیجیے گا --اگر وہ راضی ہوتے ہیں تو مجھے کوئی ایشو نہیں ہے --

Novels Queen

لیکن اگر وہ منع کر دیں تو کائنڈلی دوبارہ اس ٹاپک پہ بات مت کیجیے گا --

میں یہ تو نہی چاہتی وہ الگ ہوں --مجھے زرنم اتنی ہی عزیز ہے جیسے ایزل --لیکن عزت بھی تو ماں ہے --

پہلی اولاد سے جتنی محبت ہوتی ہے اتنی کسی سے نہیں ہو سکتی --

اپ کو اپنی پہلی اولاد سے محبت نہیں ہے مطلب جو اپ نے یہ بات کی --

عصام --ایسا سوچیے گا بھی مت ---مجھے ایزل اور آزان سے زیادہ آبان سے محبت ہے -- بلکہ آپ سے پہلے مجھے آبان سے محبت ہوئی --

www.kitabnagri.xyz

پھر اس کی وجہ سے سوچا آپ سے بھی تھوڑی سی کرلوں --آخر میں بات کو مزاح کا رنگ دیتے مسکرائی --بات سیریس ہوتی جا رہی تھی --

ہاں بلکل ہم تو غیر اہم ہیں --

اہ --اب ایسی بھی بات نہیں ہے --آپ تو میرے بچپن کے شوہر ہیں -- اس کی ناک سے ماتھا ٹکاتے شرارت سے دیکھا ---

میرے خیال میں ہم بوڑھے ہو گئے ہیں -- اسے دونوں بازوں میں قید کرتے اپنے سینے سے لگایا --

ہاں --بوڑھے تو ہو گئے ہیں-- لیکن -- محبت تو ہمیشہ جوان رہے گی --

بے شک ماتھے پہ ہونٹ رکھتے عصام نے اپنی شریک حیات کو دیکھا--اس کی تمام خوشیاں اسی سے منسلک تھیں---

اب سو جائیں-- کمفرٹر دونوں پہ سیدھا کرتے گال سینے پہ رکھا--

ہاں --اب تو ہمارے سونے کے ہی دن ہیں---

عصام --اپ-کو اج تک شرم نہیں آئی--

جوانی میں جیسے نا آئے بھڑاپے میں کیا اچار ڈالنا ہے--

ہاہاہا--اس کی بات پہ عشوے کھلکھلا کے ہنسی--اس کی محبت کے حصار میں عشوے اج بھی بچی ہی تھی

واپسی پہ پہلے الکا بی کو گھر چھوڑا ---پھر اپنے کاٹیج کی طرف آتے رولف نے نورا کا ہاتھ تھاما ہوا تھا --

وہ پہلا جوڑا تھا جو کسی کار بس بگی یا ڈولی میں آنے کی بجائے پیدل سڑک پہ چل کے ایا تھا --دروازہ کھولتے رولف مکمل مطمئن تھا اور نورا آنے والے برے وقت کا سوچ رہی تھی --پتہ نہیں اب اگے اور کیا ہونا تھا --اندر آکے دروازہ بند کیا --

اسے لیے اپنے روم میں آیا دروازہ کھولا لائٹ جلائی --یہ اب سے ہم دونوں کا کمرہ --روشنی سے بھرا کمرہ پھولوں سے سجا ہوا --نورا حیرت سے دیکھنے لگی --

Novels Queen

اب کیا ہونا تھا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا --شادی کرنے کا مقصد ہی یہی تھا -- اس کے ساتھ رہنا --ایک-کمرے میں--ہمشہ سامنے --بے بس نظریں اٹھا کے رولف بارڈ کو دیکھا جو اپنا کوٹ اتار کے سائڈ پہ رکھ رہا تھا --

تم بیٹھ جاؤ--اسے بیڈ کی طرف اشارہ کیا اور خود دوسری طرف بنے دروازے سے باہر نکل گیا--اس کمرے کو اندر سے وہ پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی -- کاش وہ کبھی نا دیکھتی --

بہت نفاست سے سجا ہوا --دیوار پہ دو پینٹیگز تھیں ایک بڑی اور ایک چھوٹی اور دونوں پہ ہی بھیڑیا بنا ہوا تھا --

نیچے چھوٹا سا ابن البار لکھا ہوا نظر آیا --کچھ دیر بعد واپس آیا تو ہاتھ اور منہ بھیگے بھیگے تھے --یعنی اس طرف واشروم تھا

Novels Queen

کیا ایسے ہی بیٹھے رہنا ہے۔۔۔ٹاول سے ہاتھ صاف کرتے اسے دیکھا سر جھکاتے پاؤں دیکھے وہ اور کیا کرتی۔۔

لیٹ جاو بیڈ پہ ۔۔ ٹاول ایک طرف رکھا۔۔

میں تمہارے کمرے میں نہیں سونا ۔۔ میں ۔۔

میرے کمرے میں میرے بیڈ پہ میرے ساتھ ہی سونا ہے تمہیں ۔۔ لفظوں پہ زور دیتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا ۔۔ نورا کی آنکھیں کھلیں ۔۔

ک۔۔کیا کر رہے ۔۔۔گھبراہٹ سے کھڑے ہوتے اسے دیکھا۔۔

شرٹ اتار رہا ہوں ۔۔جس رات کا انتظار تھا وہ آگئی ہے ۔۔اس کے قریب آیا ۔۔اور سر سے کراؤن اتار کے سائڈ ٹیبل پہ رکھا ۔۔۔

آج تم بہت حسین لگ رہی ہو ۔۔بالوں کو کندھوں سے ہٹاتے گردن صاف کی ۔۔۔اگر پہلے حق رکھتا تو دیکھتے ہی میں خود کو ۔۔۔

ت ۔۔تم پاگل ہو گئے ہو۔۔نورا ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں تھی اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا بھی کچھ ہو گا ۔۔میں کچھ نہیں کروں گی ۔۔خود کو چھڑواتے وہ دور ہٹی ۔۔

تم مت کرنا ۔۔میں خود کر لوں گا ۔۔پیچھے سے ہگ کرتے اس کے کندھے پہ لب رکھے ۔۔

مسٹر۔۔ بارڈ ۔۔۔وہ کانپ گئی

یس مسز -- وہ اسے چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا --پر سکون انداز سے کہتے وہ اپنے کام میں مگن رہا --گدگدی کی شدت جب بڑھی تو نورا نے اس کے ہاتھوں کو کھولا جو پیٹ پہ بندھے تھے --

ت--تمہیں کسی نے بتایا نہیں ہے یہ --سب غلط ہوتا ہے --گناہ ہوتا ہے -- اسے دھکا دے کے پیچھے کیا --

رولف کا دماغ گھوم گیا-- تم سے کس پاگل نے کہہ دیا ہے گناہ ہوتا ہے-- اسے گھورا تم تربیت یافتہ لگتے ہو پھر بھی ---یہ گند بھرا ہے تمہارے دماغ میں---لڑکی کو اکیلا دیکھ کے بس شروع ----

شٹ اپ --دوبارہ زبان نا کھولنا --- غصے کو قابو کرتے اسے بازؤں سے پکڑا--میں اب تم پہ حق رکھتا ہوں بیوی ہو تم میری --نکاح میں ہو --

Novels Queen

جہاں سے چاہوں جیسے چاہوں چھو سکتا ہوں دیکھ سکتا ہوں ۔۔اور رہی تربیت کی بات تو اتنے دن جو تم یہاں سیو رہی ہو وہ میری تعلیم و تربیت کی وجہ سے ہی ۔۔

میری جگہ یہاں کوئی اور مرد ہوتا تو تم بچ کے دکھاتی ۔۔

ا۔۔اچھا۔۔س۔۔سوری۔۔۔۔وہ پھر سے اس کے اشتعال کو ہوا دے گئی تھی ۔۔

سوری نہیں چاہیے مجھے ۔۔اسے بازوں میں قید کرتے بیڈ پہ ڈالا۔۔۔مجھے تم چاہییں۔۔

م۔۔مجھ سے شادی تو کر لی ہے زبردستی ۔۔اب سب ۔۔کچھ زبردستی کرو گے لیکن ۔۔۔وہ اسے اپنے قریب دیکھ کے بے چین ہو رہی تھی

لیکن --اس کے کندھے پہ بنا بڑا پھول دیکھتے ہک تلاش کیا --

میرا دل کبھی تمہارا نہیں ہو گا --م--میں کبھی تم سے پیار نہیں کروں گی -- اس کے ہاتھوں کی حرکت اس کا دل ہولا رہی تھی ---آنکھوں میں آتے انسو اسے بے بس ظاہر کر رہے تھے --

رولف بارڈ نے ہک کھولتے اسے دیکھا -- پھر ہونٹوں پہ نظریں گاڑتے گھورا ---- میری محبت ایسی نہیں ہے کے وہ بدلے میں تمہاری محبت بھی چاہیے -- میرے لیے یہ کافی ہے کہ تم میری دسترس میں ہو --

انگلیوں میں انگلیاں پھساتے جھٹکے سے پیچھے پھینکا --
ت-- تم سے گھن آتی ہے مجھے--- جونہی وہ اس پہ جھکا نورا نے اپنا چہرا موڑ لیا --اس کی انکھوں میں رولف کے لیے حقارت کے سوا کچھ نا تھا --

لیکن وہ بے پروا کیے بنا زبردستی اس کا چہرا پکڑے ہونٹوں پہ جھک گیا --

نورا کی کوئی بھی مزاحمت اس بھیڑیے کو نہیں روک سکی --

اگلے دن صبح جب اس کی انکھ کھلی تو شاید ساڑھے دس کا ٹائم تھا -- انکھیں مسلتے اس پاس دیکھا --وہ کسی اور کمرے میں تھی --خوف سے سیدھی ہوئی ---سامنے لگے آئنے میں خود پہ نظر پڑی تو بے ساختہ رات یاد آئی ---

تیزی سے کمفرٹر دوبارہ اوپر کرتے ادھر ادھر دیکھا --دوسری طرف تکیے کے پاس ہی نائٹ گاؤن رکھا تھا جو شاید رولف بارڈ کا تھا اٹھا کے پہنتے خود کو چھپایا ---

بالوں کو دونوں ہاتھوں سے کانوں کے پیچھے اڑیستے چہرے پہ ہاتھ پھیرا جگہ جگہ جیسے اس کا لمس ابھی تک موجود تھا ۔۔واپس پیچھے ہوتے ٹیک لگائی ۔۔

باہر۔مکمل خاموشی تھی جیسے وہاں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا ۔۔اگر نہیں تھا تو اچھی بات تھی ۔۔۔کیونکہ جس طرح رات کو اس نے حرکتیں کی تھیں اس کے بعد نورا اس کا سامنا کیسے کرتی ۔۔آنکھیں بند کرتے ایک بار پھر سب یاد آگیا ۔۔

کوئی بارہ بجے کے قریب باہر دستک ہوئی ۔۔۔پہلے کچھ دیر انتظار کیا کہ رولف کھول دے گا ۔۔لیکن وہ شاید گھر نہیں تھا ۔۔نورا کو خود ہی اٹھ کے جانا تھا لیکن ایسی حالت میں ۔۔پہلے باہر آکے کپڑے چینج کیے ۔۔۔

Novels Queen

باہر کھڑا انسان بھی کوئی بڑا ہی تحمل مزاج تھا جو کھڑا رہا --

دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کے نورا کا دماغ گھوم گیا --

اب کیا لینے آئے ہو-- غصے سے چلاتے آذان کو دیکھا -- دفعہ ہو جاو یہاں سے --ہو گیا ہے جو ہونا تھا --

کیا مطلب -- تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو ---کیا ہونا تھا کیا ہو گیا ہے --

کچھ بھی ---بس تم اپنی شکل مت دیکھانا --اور دوبارہ ادھر دکھے بھی تو --

واہ -- عجیب لڑکی ہو --پہلے ہیلپ چاہئیے تھی تو میرے پاس آگئی اور اب مجھے دھمکا رہی ہو --

شکریہ --تم نے دو منٹ مجھے اپنے گھر میں پناہ دی --ٹھک سے دروازہ اس کے منہ پہ بند کر دیا --

اب یہاں بریانی پکی ہے نا --آگیا ہے --پہلے جب وہ جانور جب مجھے لینے آیا تھا تب کہاں تھا -- غصے سے اس کی ناک پھولی ہوئی تھی ---

اسے ناشتہ بھی نہیں کرنا تھا --رولف کے کمرے میں آتے اپنی جگہ پہ لیٹ گئی

پھپو -- آج میں آپ کی ہیلپ کروں --وہ گھر میں فری رہ رہ کے بور ہو رہی تھی --شام کا کھانا بناتے عشوے کو دیکھا تو اس کے پاس چلی آئی --

ہیلپ۔۔ چمچ ہلاتے اسے دیکھا ۔۔جو ڈارک براؤن رنگ کی شوٹ فراک پہنے دوپٹہ سر پہ سنبھالتے اندر داخل ہو رہی تھی ۔۔چہرے پہ آلوہی سی مسکان ۔۔

ہاں۔۔ لیکن کرو گی کیا۔۔ عشوے کو اچھا نہیں لگا کے اسے منع کر دے سو پاس بلا لیا۔۔

آپ جو کہیں گی ۔۔شیلف پہ پڑی چیزوں کو دیکھا
تم یہ آلو چھیل دو ۔۔تین آلو باسکٹ میں رکھ کے اسے پکڑائے ۔۔

اوکے ۔۔وہ لیے سائیڈ پہ بڑی کرسی پہ بیٹھ گئی ۔۔ٹیبل پہ بکٹ رکھی اور چھیلنے لگی ۔۔۔پانچ منٹ لگے تھے ۔۔۔اتنی دیر میں عشوے مٹر بھون چکی تھی ۔۔پھر آلو دھو کے اپنے پاس رکھے ۔۔۔

Novels Queen

اور کوئی کام --

نہیں ۔بس آج کے لیے یہ ہی باقی کل کریں گے -- عشوے ہنس پڑی --

اوکے --ابھی پھر میں لان میں جا رہی ہوں --- آپ کو ضرورت ہو تو بلا لیجئے گا --ہاف وائٹ دوپٹہ سرک کے کندھے پہ گرا---

اوکے -- عشوے نے سر ہلایا تو وہ باہر آگئی --بے شمار پھول لگے تھے --سوسنی اور للی کے بھی کافی پھول تھے جنہیں دیکھتے وہ قریب آئی ---

یہ کتنے پیارے ہیں--ہلکا سا چھوتے خود ہی مسکرائی --پھر چپکے سے ایک پاس لگے ٹیوب روز کی ٹھنی توڑی --جس پے بہت سارے پھول لگے ہوئے تھے ----

Novels Queen

پرپل کلر کا ٹیوب روز پھول --دوپٹے کے نیچے چھپاتے آس پاس دیکھا کوئی بھی نہیں تھا--

پھر کچھ دیر ٹہلنے کے بعد چپکے سے کمرے میں آگئی --کمرے میں آکے اسے تسلی سے دیکھا اور ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھ دیا--

پھر رات کو جب آبان نے دستک دی تو جلدی سے وہ پھول اٹھایا-- دروازہ کھولتے ہی اس کے سامنے کر دیا---وہ آبان کے لیے ایک چھوٹو سا سرپرائز تھا--

پکڑتے مسکرایا-- دیکھتے ہی پتہ چل گیا تھا کہاں سے لیا گیا ہے--

تھینکیو سو مچ --اندر آتے ٹیوب روز کی خوشبو اپنے اندر اتاری--

Novels Queen

کیسا ہے -- دروازہ بند کرتے پوچھا---

کیسا ہے -- سنجیدگی سے پھول کو دیکھا --پھر دروازے کے پاس کھڑی زرنم کو دیکھا--

جی --بتائیں--

پہلے میرے پاس آئیں ---ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے دوبارہ پھول ناک کے قریب کیا--

اوکے --وہ دو قدم چل کے پاس آئی --آبان نے جھکتے اس کے گال پہ ہونٹ رکھے --زرنم اس کے لیے تیار نہیں تھی ایک لمحے میں جیسے سارا خون سمٹ کے چہرے پہ آیا---

ا۔۔۔آپ سے پھول کا پوچھا تھا ۔۔حیا سے وہ اس کی انکھوں میں دیکھ کے گھور بھی نا سکی ۔۔

میں نے بھی پھول کا ہی بتایا ہے ۔۔ آبان نے مسکراہٹ چھپاتے جوتے اتارے پھر ریک میں رکھتے اس کے پاس آیا ۔۔

اگر آپ مجھے رات کو یہ پھول دیتیں تو میں آپ کو اچھے سے تعریف کر کے بتاتا ۔۔کان کے قریب وسپرنگ کرتے وہ زرنم کو ایک بار پھر سرخ گلاب بنا گیا تھا ۔۔

ہاااا۔۔ہونٹ کھولے وہ حیران ہوئی ۔۔جب تک وہ چینج کر کے آیا زرنم ویسے ہی کھڑی تھی ۔۔

آبان نے خود ہی قریب آکے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس بیڈ پہ بٹھایا ۔۔

Novels Queen

پھول زرنم سے خوبصورت نہیں ہے -- لرزتی پلکوں کو دیکھتے کہا --

ا--آپ کہاں سے سیکھتے ہیں ایسی باتیں -- سمٹتے پھر گھورنا چاہا --دوبارہ سے نظریں جھکاتے وہ گھور نہیں سکی --

آبان رومینس میں تو بلکل بھی اناڑی نہیں ہو سکتا تھا --کیونکہ وہ اس نے اپنے باپ سے سیکھا تھا--

میں اپنے دل کی سنتا ہوں --پھر وہ جو کہتا ہے --میں کہہ دیتا ہوں -- ہاتھ پکڑتے اپنے تھائیز پہ رکھا --

آپ کا دل باتیں کرتا ہے --زرنم نے معصومت سے سر اٹھایا --

میرا دل صرف زرنم کی باتیں کرتا ہے --میری سماعتیں صرف زرنم کو سننا چاہتی ہیں --اور--میرے ہونٹ--وہ رکا--وہ اسے محو ہو کے سن رہی تھی --

ہونٹ ---؟ کیا چاہتے ہیں - -

میرے ہونٹ زرنم کو چھونا چاہتے ہیں --اس سے پہلے کے آبان کی آنکھوں سے پھوٹتی روشنی زرنم کو دیوانہ کر دیتی گھبراہٹ سے ہاتھ چھڑوانا چاہا --جو آبان نے مضبوطی سے تھامے رکھا----

ک--کھانا کھا لیں--- اگر اسے پتہ ہوتا پھول دینے کے بعد یہ والی حالت ہونی ہے تو کبھی نا دیتی --دوپٹہ سیدھا کرتے اپنے ہاتھ کو دیکھا --

Novels Queen

جو آبان کے ہاتھ میں بھیگ رہا تھا ۔۔ایک چیز اس نے نوٹ کی تھی ۔۔آبان ہمیشہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں رکھنے کی کوشش کرتا تھا ۔۔

ابھی ٹائم ہے ۔۔۔گھڑی کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔

م۔۔میں جا کے دیکھتی ہوں ۔۔۔اپنا ہاتھ نکالتے وہ اٹھ گئی ۔۔

ٹھیک ہے ۔۔آبان نے سر ہلاتے زنم کو جانے کی اجازت دی۔۔

اوکے ۔۔۔وہ باہر چلی گئی تو آبان نے اپنا موبائل نکالا ۔۔بے شمار ای میلز آئی ہوئی تھیں ۔۔۔انہیں دیکھتے ماتھے کی شکنیں نمودار ہوئیں۔۔ یعنی اس کا شک محظ شک نہیں تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

Novels Queen

بابا وہ مجھ سے دس سال چھوٹی ہیں ۔۔۔ اگلے دن آبان اور عصام میٹنگ روم میں بیٹھے تھے جب آبان نے عصام کو جتایا ۔۔

تو ۔۔ عصام نے فائلز دیکھتے اسے گھورا ۔۔

تو یہ کہ میں رومینس نہیں کر سکتا ان کے ساتھ ۔۔ سیریس انداز میں اسے دیکھا۔۔ بہت بے شرم ہو تم ۔۔ عصام کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا اس کی بات پہ ۔۔

آپ پہ گیا ہوں ۔۔آپ کی رومینٹک بیوی نے آپ کو بتایا نہیں ہے ۔۔اپنے سامنے پڑے لیپ ٹاپ کو آن کرتے مزے سے دیکھا۔

بس اسی لیے تمہاری بیوی تمہارے قریب نہیں آتی ۔۔ تم اس سے بتمیزی سے ۔۔۔

Novels Queen

واٹ بابا ---میں نے سمپل ان کے گال پہ کس کیا تھا اور وہ سرخ گلاب بن گئی تھیں--

ائی تھنک تمہیں اسے تھوڑا وقت دینا چاہیے--- ابھی تو --

سر --رمیز کھوسو آچکے ہیں --اس سے پہلے کہ آبان بولتا --میٹنگ روم میں ایمپلائے نے آ کے بتایا ---

ٹھیک ہے -- بھیج دیں--وہ دونوں سیدھے ہو کے بیٹھ گئے ---

نیکسٹ مجھ سے ایسی ڈیسکشن مت کرنا---

جب آپ نے میرے سامنے رومینس کیا تھا تب --

جان بوجھ کے نہیں کیا تھا --تمہارے شیطانی دماغ کے کرتوت تھے ---

سہی --غلطی میری ہی ہے --جو آپ جیسے انسان کے گھر پیدا ہو گیا ہوں--

اسلام و علیکم --وہ دھیمے انداز میں بول رہا تھا جب رمیز اندر داخل ہوا --

وعلیکم السلام --دونوں نے سر ہلاتے جواب دیا ---
باقی لوگ نہیں آئے --کرسی سنبھالتے رمیز کھوسو نے دونوں کو دیکھا --آبان طنزیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا --

نہیں ۔ باقیوں کو بتا دیا تھا میٹنگ کینسلیشن کا --آپ کا کانٹیکٹ نمبر نہیں تھا تو بتا نہیں سکے --آبان نے مزے سے کہتے ٹیک لگائی --عصام نے حیرانگی سے اسے دیکھا --ایسا تو کچھ نہیں ڈیسائڈ کیا تھا --

Can you leave us

دو ٹوک انداز میں کہتے عصام کو آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی ---رمیز کا شرمندگی سے چہرا لال ہوا---

یہ کیا بتمیزی تھی --اگر ٹینڈر دینا نہیں تھا تو پھر میرا اتنا ٹائم کیوں ویسٹ کروایا تم لوگوں نے --بتمیزی سے کہتے وہ چلایا ---

پہلے تو اپنی آواز نیچی رکھو -- پھر بات کرنا -- یہاں ٹینڈر اسی کو ملتا ہے جو اس قابل ہوتا ہے --جو دوسروں کو گرا کے خود کو اونچا کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ایسے ہی منہ کے بل گرتا ہے رمیز کھوسو ---

نیکسٹ ہماری انڈسٹری کی طرف ہاتھ بڑھانے سے پہلے سو بار سوچیں گے آپ --دفعہ-ہو جائیے یہاں سے --

ت۔۔تمہیں تو دیکھ لوں گا میں ۔۔آبان کو دھمکاتے وہ غصے سے باہر نکل گیا ۔۔عصام حیرت سے بس سب دیکھتا رہا ۔۔پھر آبان سے پوچھا ۔۔آبان نے ساری بات تفصیلی بتائی ۔۔

ان کی کمپنی سے ٹینڈر خریدنے کے بعد ان کا استعمال کیسا کرنا چاہتا تھا ۔۔اور باقی لوگوں کو اس نے دھمکا کے میٹنگ اٹینڈ کرنے سے روکا تھا تاکہ ہر حال میں یہ ٹینڈر اسی کو ملتا ۔۔

بہت جلدی آبان بھی بزنس کی دنیا میں اپنا آپ منوا رہا تھا ۔۔اس کی نظر کہاں کہاں تھی عصام کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

Novels Queen

پرپل کلر مجھے اچھا لگتا ہے --تم-میرے لیے ہمیشہ یہی رنگ بنایا کرنا---ایزل فیشن ڈیزائنگ کر رہی تھی --

لیونگ روم میں رکھے کمپیوٹر پہ اس وقت وہ دونوں بیٹھیں کپڑوں کے کلرز ڈسکس کر رہی تھیں--اور ڈیسائڈ یہ ہوا تھا ایزل زرنم کے لیے ڈیزائن کرے گی --اس کا ڈپلومہ بھی کمپلیٹ ہو گیا تھا --

اور گیندا میں بنانا --اور پیارا سا بنانا --

ہاں مجھے پتہ ہے تم نے بھائی کو دکھانا ہے --

جی وہ ویسے بھی دیکھ لیتے ہیں--- چہرے پہ مسکان سجی --

اہا-- سنگل بندی ہوں میں --مجھے مت جلایا کرو --وہ-اپنی چیزیں سمیٹتے اٹھی --

ہاہا --اچھا اب تم۔جا رہی ہو تو میں یوز کر لوں --

یس اوف کورس---ایزل نے گھورا --مطلب اب گھر کی مالکن بھی اجازت لے گی --

میرا نہیں ہے نا --اس لیے پوچھا --

یہ پورا گھر تمہارا ہی ہے میری جان -- میرے بھائی سمیت --آنکھ مارتے اسے ریلیکس کیا--

اس کے جانے کے بعد زرنم نے کمپیوٹر کی ڈرائیو کھولیں --اس میں کافی پرانی پکچرز بھی تھیں کچھ ایزل کے کام کی چیزیں سونگز مooویز -- جانے کیا کیا --

ایسے ہی دیکھتے دیکھتے وہ ایک جگہ آکے ٹھہر گئی -- لاک فولڈر تھا رینڈملی ایسے ہی پاسورڈ لگاتی رہی لیکن نہیں کھلا تو چھوڑ دیا --ایسا فولڈر آبان کے لیپ ٹاپ میں بھی ہو گا --پتہ نہیں--کیا پتہ --

پہلا خیال آبان کے لیپ ٹاپ کی طرف گیا تھا --اگلا کام اب اسے چیک کرنا تھا --- کہیں اگر اس نے بھی رکھا ہوا ہوا تو -- شک کی چھوٹی سی رمک جو اس کے دماغ میں آئی تھی --پھر کچھ دیر سونگ سنتی رہی --

جب ٹائم دیکھا تو گھنٹہ ہو چکا تھا اسے وہاں بیٹھے -- پھر سسٹم آف کرتے اٹھ گئی --

زرنم --

وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب عشوے لیونگ روم میں داخل ہوتے اسے روکا ۔۔اس کے ہاتھ میں کچھ تھا ۔۔

جی پھپھو ۔۔ وہیں رکتے انہیں دیکھا ۔۔۔

یہ ۔۔شاید کسی نے بنایا ہے ۔۔آبان کی پاکٹ سے نکلا ہے رکھ دینا ۔۔ اسے پیپر فولڈ ہوا پکڑاتے وہ واپس چلی گئی ۔۔زرنم نے اوپر آتے اسے کھولا تو بے اختیار ہاتھ ماتھے پہ گیا ۔۔

یہ کب اٹھایا تھا ۔۔اپنے ہونٹوں کو دیکھا جو ٹیڑھے میڑھے بنے تھے ۔۔پھر ساتھ احلام کی آنکھیں بنی تھیں ۔۔وہ ابھی دیکھ رہی تھی جب دروازے پہ مخصوص دستک ہوئی ۔۔

Novels Queen

تیزی سے دوپٹے کے نیچے چھپایا ۔۔۔پھر خود دروزہ کھولا ۔۔اگر آبان دستک دے کے آتا تھا تو زرنم ہمشہ خود اٹھ کے دروازہ کھولتی تھی ۔۔

اسلام و علیکم ۔۔اندر آتے آبان نے اس کے چہرے پہ پھیلی مسکان دیکھی ۔۔

خیریت ہے آج ۔۔ بیڈ پہ بیٹھتے وجہ بھی پوچھ لی ۔۔۔

جی ۔۔گردن ہلاتے اسے دیکھا ۔۔پھر اس کے سامنے پیپر کرتے دیکھایا۔۔یہ آپ نے کیسے چرایا تھا ۔۔آبان جو جوتے اتار رہا تھا جھکے جھکے پیپر دیکھا ۔۔سیدھے ہوتے پکڑا ۔۔

یہ میں نے اٹھایا تھا ۔۔۔ حیرانگی سے دیکھا ۔۔

جی --آپ کے کپڑوں سے نکلا ہے پھپھو نے مجھے دیا --

ہو سکتا ہے حمنہ یا احلام نے ڈالا ہو--انکار میں سر ہلاتے واپس پکڑا دیا --

اوہ--زرنم کا دل ہی ٹوٹ گیا اسے لگا تھا شاید آبان نے چھپایا ہے --اتنا ظلم --ہلکا سا بڑبڑائی --

جی -- اب سائڈ پہ ہوں میں فریش ہو جاؤں --اج بہت تھک گیا ہوں ---کندھوں سے پکڑتے اسے سائڈ پہ کھڑا کیا---

جائیں -- زرنم منہ پھلاتے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس ائی اور کاغذ ڈرار میں پھینک دیا --

حد ہے ویسے زرنم --اتنی بھی خوش فہمیاں نہیں پالنی چاہئیں ---دوپٹہ جھاڑتے خود کو کوسا --

Novels Queen

پھر بلا وجہ ہی انگلیاں مروڑتے ٹیرس پہ آگئی --آبان سے ناراضگی ظاہر کرنی تھی لیکن وجہ بھی اسے نہیں بتانی --

آبان دس منٹ بعد باہر آیا تو بلو شلوار قمیض میں تھا -- جیسے دیکھتے زرنم کی ناراضگی اڑن چھو ہوئی --

واو-- آپ کتنے اچھے لگ رہے ہیں-- ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے وہ اندر آئی --

آپ پہ ایسے والے ڈریس بہت سوٹ کرتے ہیں --بلکہ آپ کو اپنی کبڈ میں بس یہی رکھنے چاہئیں --- مشورہ دیتے مسکرائی

اور کوئی حکم --- کف فولڈ کرتے کہنیوں تک چھوڑے --

www.kitabnagri.xyz

آپ چھوٹے تھے جب ۔۔وہ مسلسل اسے دیکھ رہی تھی ۔۔سکائے بلو کاٹن کے شلوار قمیض میں وہ قیامت ڈھا رہا تھا ۔۔

جی ۔۔آبان نے ایک نظر اسے دیکھا ۔۔پھر دوسرے جوتے نکال کے پہنے ۔۔

تب بھی اتنے گڈ لکینگ تھے ۔۔

نہیں۔۔فورا سے جواب آیا ۔۔

پھر کب ہوئے ۔۔

ابھی جب آپ نے کہا ۔۔

زرنم کو لگا جیسے ایک لمحے کے لیے پوری دنیاں رک گئی ہو ۔۔ لب ایک دم حرکت کرنا بند ہوئے وہ ہمیشہ کچھ ایسا کر جاتا تھا کہ زرنم کے حواس گم ہو جاتے ۔۔آبان نے اسے پکڑ کے اپنے پاس بیٹھایا۔۔

Novels Queen

وہ پیپر میں نے ہی اٹھایا تھا -- ہمیشہ کی طرح ہاتھ تھاما -- زرنم پہلے ہی شل تھی اوپر سے ایک اور جھٹکا --

اور میں ہر وہ چیز چھپاؤں گا --جو میری زرنم رضا کی ہے -- ہتھیلیوں کو دیکھتے اس کا دل دھڑکاتا وہ شہزادہ --

پ--پتہ نہیں---مجھے گ--گجرے لینے ہیں--اسے لگا یہ پل اس کے حواس چھین لیں گے تیزی سے کہتے اٹھی --

اوکے --ابھی چلتے ہیں ---وہ تو بس زرنم کے لیے کچھ بھی کر جاتا --اسے وہ چھوٹی سی لڑکی اتنی عزیز کب ہو گئی تھی خود بھی نہیں جانتا تھا بس تھی تو تھی --

ن--نہی --پھر کبھی -- میں جا رہی --ابھی --تیزی سے باہر چلی آئی --کوریڈور میں تیزی سے چلتے انگلیاں چٹخاتے کسی سے ٹکراتے بچی ---

آرام سے --کیا ہو گیا ہے -- عشوے نے اسے ہاتھ پکڑ کے سنبھالا --

خیریت ہے بیٹا --اس کا سرخ چہرا دیکھا--

ج--جی وہ نیچے بلایا --

اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہو --- عشوے نے دونوں ہاتھوں کو تھامتے اسے ریلیکس کرنا چاہا --

ہیں-- زرنم نے حیرت سے دیکھا --میں---؟

Novels Queen

ہاں تم -- آبان نے کچھ کہا ہے ---اسے لگا شاید کہیں جھگڑا نا ہو گیا ہو جو اتنی تیزی سے وہ جا رہی تھی --

ن-- نہیں--ایسی کوئی بات نہیں ہے---وہ --انہوں نے کہا تھا کہ ہم کھانا نہیں کھائیں گے ---اسے کچھ سمجھ نہی آیا تو یہی کہہ دیا--

کیوں--کھانا کیوں نہیں کھانا --

و--وہ ہم نے آج جانا تھا باہر تو اس لیے --اسے نہیں پتہ تھا پیچھے آبان کھڑا ہے -- عشوے نے ابھی تک اس کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے --

مطلب باہر ڈنر کرنا ہے -- مسکراہٹ ہونٹوں پہ لاتے دونوں کو دیکھا --

www.kitabnagri.xyz

جی -- ارادہ تو کچھ ایسا ہی ہے --اس سے پہلے کہ زرنم ایک بار پھر گردن ہلاتی ---آبان کی آواز پہ پھر دل حلق میں آیا --

چلو اچھی بات ہے -- تم۔لوگ جاؤ --ہم لوگ آج اکیلے ہی ڈنر کریں گے --مسکراتے زرنم کی حالت دیکھی جو پہلے سے ذرا زیادہ بگڑ رہی تھی --آبان نے نامحسوس طریقے سے عشوے کے ہاتھوں سے زرنم کے ہاتھ نکالے --

میں تو ریڈی ہوں --آپ ہو جائیں --

ج۔جی --ہاتھوں کو کھینچتے تیزی سے واپس مڑ گئی ---

کیا ہوا اسے -- عشوے نے آبان سے پوچھا --

میں نے کبھی آپ سے پوچھا تھا آپ اپ کیوں سڑابری لگ رہی ہیں--واپس مڑتے جتایا --

ہیں۔۔۔ عشوے منہ کھولے اس کے چوڑے کندھے دیکھ رہی تھی ۔۔

آپ تھکے ہوئے تھے ۔۔ارام کر لیں ۔۔روہانسے ہوتے اسے دیکھا ۔۔ عجیب سیچوئشن میں پھنس گئی تھی ۔۔

تھکے ہونے کے ساتھ ساتھ بھوکا بھی ہوں ۔۔اب اگر نا گئے تو ایسے ہی سونا پڑے گا ۔۔گھڑی باندھتے اسے سنجیدگی سے دیکھا۔۔

میں لے آؤں گی اندر ۔۔چھپ کے ۔۔ ہتھیلیاں مسلتے حل پیش کیا ۔۔۔

Novels Queen

نہیں -- ہم لوگ باہر چلیں گے --- آپ نے چینج کرنا ہے تو کر لیں میں ویٹ کر رہا ہوں ---

زرنم کو ناچار ڈریسنگ روم میں جانا ہی پڑا -- پھر ٹراوزر کے ساتھ سی گرین پلین شرٹ پہنے بڑا سا دوپٹہ کندھے پہ رکھے باہر آئی تو آبان موبائل دیکھ رہا تھا --

بال باندھتے بریسلٹ پہنا ہلکی لپ سٹک ہونٹوں پہ لگاتے آئنے سے دوبارہ آبان کو دیکھا -- ائیر رنگز پہنتے وہ تیار تھی ---

چلیں -- پیچھے مڑ کے آبان کو متوجہ کیا ---

چلیں -- پھر سے ہاتھ تھامتے وہ لوگ گاڑی تک آئے آبان نے خود اس کے لیے دروازہ کھولا وہ کسی شہزادی کی طرح براجمان ہوئی --

Novels Queen

پرائیوٹ ٹیبل آبان نے بک کروا لیا تھا اس لیے انہیں مشکل نہیں آئی --

واپسی پہ آدھا راستہ زرنم نے سو کے گزارا تھا ---

گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے آبان اسے اٹھا کے روم تک لایا تھا --یا تو زرنم کی نیند بہت پکی تھی یا آبان کے بازو سکون دہ تھے جو بیڈ پہ لیٹنے تک اسے نیند کی وادی سے نہیں نکال سکے --اس پہ کمفرٹر سیدھا کرتے ماتھے پہ اپنا لمس چھوڑا --

پھر دروازہ آہستہ سے بند کرتے باہر نکل آیا

Novels Queen

تم کہاں تھے رولف بارڈ --میں کب سے تمہاری راہ دیکھ رہا ہوں - محمد شفیع اسے لیے تیزی سے اندر کی طرف جا رہا تھا --وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ چلتا اندر داخل ہوا --سامنے ٹائیگر کا پنجرہ خالی تھا --

یہ آپ نے بیچ دیا ہے میرے بنا --کچھ حیرانگی اور طیش کے عالم میں محمد شفیع کو دیکھا --

تمہارے بنا بیچ دیتا تو دکھ نا ہوتا --لیکن یہ یہاں سے بھاگ گیا ہے --یہ دیکھو ---اور اس نے میرے سارے سسٹم کو برباد کر دیا ہے -- دوسری طرف مڑتے سیڑھیاں چڑھنے لگا --وہ چل کم اور بھاگ زیادہ رہا تھا --

اوپر آتے آپریٹر روم کی حالت دیکھ کے رولف بارڈ کو بھی جھٹکا لگا --اتنا نقصان وہ بھی ایک رات میں --ایسے کیسے ہو سکتا تھا ---

Novels Queen

یہ سب کیسے ہو گیا --آپ کہاں تھے --ٹوٹی ہوئی سکرینز کو دیکھتے دبی آواز میں محمد شفیع کو دیکھا --

میں بس کل کا دن گیا تھا اپنے فیملی کے پاس --مجھے نہیں پتہ تھا یہ سب ہو گا --

گارڈ کہاں مر گئے تھے -- مٹھیاں بھینچتے وہ باہر آیا --

ایکسل -- بجورن --ہاکون --آوازیں دیتے گارڈز کو بلایا --

وہ بھی مر چکے ہیں -- سر پہ ہاتھ مارتے جیسے وہ بھی مرنے والا تھا---

www.kitabnagri.xyz

واٹ -- اتنا کچھ ہو گیا اور آپ کو خبر تک نہیں--آنکھوں سے انگارے ابل رہے تھے --کیا آپ نے اپنی تجوری دیکھی ہے -- کنپٹیاں مسلتے اسے تجوری یاد دلائی---

میری ہمت نہیں ہے اور کچھ برداشت کرنے کی --ت-- تم جا کے دیکھ لو --وہ-وہی زمین پہ بیٹھ چکا تھا --رولف تیزی سے سیڑھیاں اترتا نیچے آیا --کوریڈور پہ بھاگتے ایک لمحے کے لیے اس کی سبز آنکھیں مسکرائیں ---پھر دروازہ کھولا --اندر بھی وہی حالت تھی ---

محمد شفیع چنگاڑھتی ہوئی آواز تھی جو محمد شفیع کے کانوں نے سنی تھی -- تجوری خالی ہے -- بالوں پہ ہاتھ پھیرتے وہ دو قدم اٹھاتے پیچھے ہوا --پھر تسلی سے چلتا ہوا اوپر آیا ---

Novels Queen

جب سب ختم ہو گیا ہے تو اپ کیوں زندہ ہیں--اس کے سامنے بیٹھتے انکھیں گاڑھیں--

یہ جو اتنی محنت سے بنا ہے -- یہ محل --یہ دولت جس پہ محمد شفیع کا نام لکھا ہوا ہے وہ سب میری محنت تھا-- پیچھے سے ٹی شرٹ اٹھاتے اس نے سیلنسر والا پسٹل نکالا--

اور آپ کو ایک بات بتاؤں -- نوک اس کی ٹھوڑی پہ رکھتے وہ ویسے ہی جان نکال کے لے گیا تھا--ٹائگر میں نے بیچ دیا ہے -- آٹھ لاکھ ستر ہزار بلین ڈالرز میں --

اور ایک فلیٹ خریدا ہے تھینسٹ بلڈنگ یورپ یاد ہے آپ کو -- وہ اس کے سامنے ایک گھٹنہ زمین پہ ٹکائے بیٹھا تھا--

www.kitabnagri.xyz

چلیں --اب گڈ بائے ٹریگر دباتے وہ پہلا شخص تھا جسے اس نے گولی سے اڑایا تھا--اس کے مردہ ہوتے ہی اس کی جیب سے چھوٹی سی ڈائری نکالی --جس میں تمام کوڈ اور پاسورڈ لکھے تھے--

اس محل کو تالہ لگاتے وہ جانتا تھا--آگے پیچھے پھرتے کتے اس کی لاش ٹھکانے لگا ہی دیں گے

تین دن ہو گئے تھے نا رولف بارڈ خود ایا تھا نا ہی اس کا کوئی فون ایا تھا --- باہر نکلتے نورا نے دروازہ بند کیا---

اپرل کا مہینہ سٹارٹ ہوتے ہی سردی میں بھی اضافہ ہو گیا تھا برف باری کے ساتھ ساتھ بارش بھی اپنا رنگ دیکھاتی موسم کو سرد کر رہی تھی--

سرخ رنگ کا ویلوٹ کوٹ پہنے --کالے رنگ کے شوز جو گھٹنوں سے کچھ نیچے اتے تھے گلے میں مفلر لپیٹے وہ الکا بی کی طرف جا رہی تھی --

آس پاس دیکھا بہت کم لوگ نظر ائے--شاید سردی کی وجہ سے کم نکلتے ہوں --سوچتے دروازے پہ دستک دی --غنہ نے دروازہ کھولا --

الکا بی گھر ہیں--اس سے پوچھتے کوٹ اتار کے سائڈ پہ بنی کبڈ میں رکھا ---

جی --وہ اپنے کمرے میں ہیں-- جوتے اس کے سامنے رکھتے اس نے بتایا --

اچھا --سر ہلاتے اب وہ اپنے جوتے اتار رہی تھی --پھر غنہ کے رکھے ہوئے جوتے پہن کے اندر ائی --

Novels Queen

اداب الکا بی --اگے ہو کے ان کے گال سے گال ٹکرائے --

جیتی رہو --دعا دیتے وہ سیدھی ہوئی --

طبعیت ٹھیک ہے اج باہر نہیں نکلیں اپ --ان کے پاس بیٹھتے حال پوچھا --

ہاں-- بس ٹھیک ہوں -- جاڑا بڑھنے لگے تو ہڈیوں میں درد شروع ہو جاتا ہے --اس لیے پھر اپنے کمرے کا رخ کرتی ہوں --

اوکے --اپ کے لیے چائے بناو-- ہاتھوں کو دباتے پوچھا --

نہیں-- تم بیٹھو -- غنہ بنا دے گی --

ٹھیک ہے --پھر خود ہی اسے آواز دے کے چائے کا کہہ دیا--

www.kitabnagri.xyz

تمہارے ماآمنن (شوہر) کا کیا حال ہے -- رولف کا پوچھتے اسے اپنی رضائی میں انے کا اشارہ کیا۔

مطلب --اسے انگلش کی سمجھ ابھی ٹھیک طرح سے نہی اتی تھی نوروتیجین کی کیسے اتی --

تمہارے ہزبینڈ کا پوچھ رہی ہوں--

و--وہ پتہ نہی --گھر نہی ایا -- اس کے زکر پہ ایک بار پھر خیال اس کی طرف گیا--- اس دن کی صبح سے لے کے اب تک کتنی دفہ اس کی سوچوں کو جھٹکا تھا -- لیکن پھر سے زہن بھٹکتا اسی کے پاس پہنچ جاتا --

وہ اجائے گا --فکر نا کرو--اس کا کام ہی ایسا ہے --

Novels Queen

شاید --وہ کرتا کیا ہے اسے نہی پتہ تھا --اسے تو وہ ایک قاتل ہی لگتا تھا یا بھیڑیا --جو موت کے منہ میں دھکیلتے رحم نہیں کھاتا ---

تم جانتی ہو میرا بیٹا بھی اس کے ساتھ کام کرتا تھا --اب وہ ملک کے نامور لوگوں میں شامل ہوتا ہے --

اس کا نام کیا ہے --رولف کی سوچوں سے نکلنے کے لیے ایک یہی طریقہ تھا کہ وہ ان کے بیٹے کا زکر سن لیتی --

اس کا نام ابن البار ہے -- میرا نیک بیٹا -- مسکراتے اسے دیکھا --

ابن البار--؟

نورا کے ذہن میں کچھ کلک ہوا--اس نے یہ لفظ کہیں لکھا ہوا دیکھا تھا شاید --

Novels Queen

وہ کون سے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے -- اندازہ لگانے کے لیے نورا نے الکا بی سے پوچھا--

اس سال کے الیکشن میں میرا بیٹا بھی شامل ہو گا -- وہ ایک رحم دل انسان ہے --لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے بہت محبت ہے --وہ اپنے بیٹے کا زکر عقیدت سے کرتی تھیں--

اپ کا تعلق ناروے سے ہی ہے --اپ کے شوہر کا انتقال کب ہوا --کیونکہ الکا بی ناورے کی نہیں لگتی تھیں--اسے لگا وہ پاکستانی تھیں --اور اگر وہ ناروے سے نہی تھیں تو ان کا بیٹا الیکشن کمیشن میں کیسے ہو سکتا تھا --

Novels Queen

نہیں۔۔میں ترکی سے تعلق رکھتی ہوں ۔۔میرے مرحوم شوہر ناروے کے رہائشی تھے ۔۔ان کا انتقال ہونے کے بعد بھی میں مے ان کا ملک نہیں چھوڑا اور یہیں رہ کے اپنے بیٹے کی تربیت کی ۔۔

اوہ ۔اچھا ۔۔ سمجھتے سر ہلایا۔۔

اپ نیک خاتون ہیں۔۔ ان کا ہاتھ تھامتے نورا نے محبت سے کہا ۔۔ان کے پاس آکے سکون ملتا تھا۔۔ تنہائی جیسے دور کہیں بھاگ جاتی ہو ۔۔

دو گھنٹے وہ ان کے ساتھ رہی پھر اپنے کاٹیج واپس آگئی ۔۔رولف بارڈ کا انتظار کرنا فضول تھا

تم گھر گئے تھے ۔۔تمہاری گرینڈ مدر ٹھیک ہیں ۔۔کافی کا مگ ٹیبل پہ رکھتے وہ حسان کے ساتھ رکھی کرسی پہ بیٹھا۔۔۔ آج موسم بھی کچھ نارمل تھا۔۔۔

Novels Queen

ہاں ---جو تم نے کیا تھا ان کے ساتھ -- کوئی دشمن بھی نا کرے گالیاں دے رہی تھیں محترم آذان صاحب آپ کو -- طنزیہ انداز میں کہتے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا--

بس ایک یہی چیز رہ گئی تھی زندگی میں سننے کو --بیٹھتے مگ اٹھایا-- گالیاں بھی سن لیں---آج چھٹی تھی --وہ دونوں ٹیرس پہ بیٹھے تھے --

تم نے اپنی اسائمنٹ کسی اور کو دی ہیں نا کاپی کرنے کے لیے --- کافی دیر بعد حسان نے لیپ ٹاپ دیکھتے اس سے پوچھا--

ہاں --بس ایک ہی لڑکی کو دی تھی --کیوں -- وہ سیدھا ہوا --

تم نے جس ایک کو دی تھی --اس نے آدھی سے زیادہ یونیورسٹی کو دے دی ہے --

اوہ تم۔مزاق کر رہے ہو نا ۔۔اس کی شکل دیکھی۔۔۔

نہیں۔۔سچ کہہ رہا ہوں ۔۔ تم نے اچھا کیا ۔۔ محنت آبان بھائی کی لگ رہی ہے اور تم یہاں پورے ڈیپارٹمنٹ کا فائدہ کر رہے ہو۔۔۔

نہیں یار ۔۔ایسی بات نہیں ہے ۔۔میں نے جسٹ ایک ہمیما کو دی تھی ۔۔ وہ اپنی کسی وجہ سے بنا نہیں سکی تو ۔۔ وہ اب کھڑا ہوا ۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا ۔۔اس نے یہ حرکت کی ہے ۔۔بال انگلیوں میں پھنساتے وہ پریشان تھا ۔۔

کیونکہ ہمیما کو جب اس نے کاپی دی تھی تب تک اس نے اپنی سمبٹ نہیں کروائی تھی ۔۔

اگر تو ہمینا نے پہلے کروا دی ہوئی تو اس پہ بھی کاپی رائٹ کا چارج لگ جانا تھا -- اگر ایسا ہوتا تو اب تک کی جتنی بھی اسائمنٹس تھیں ان سب پہ شک کیا جاتا ---

مجھے ابھی جانا ہو گا -- مگ اٹھاتے وہ اندر آیا --

تمہیں یہ بات کب سے پتہ ہے تم مجھے پہلے نہیں بتا سکتے تھے --اب حسان کو سناتے وہ اپنی جیکٹ نکال رہا تھا

یہ ابھی نوٹیفیکیشن آیا ہے --ویب سائٹ پہ --

شٹ شٹ شٹ -- غصے سے پاؤں میں جوتے ٹھونستے وہ باہر نکلا اسے ہمیما کو پکڑنا تھا پہلے --اس نے ایسا کیوں کیا -- اوپر سے یونی کی پرسنل ویب سائٹ پہ بھی اپلوڈ کر دی تھی --

Novels Queen

بس پہ بیٹھتے اس نے اپنی پاکٹ سے فون نکالا --آبان کو کال ملائی --

ہیلو -- بھائی کہاں ہیں-- ہک سے پکڑتے وہ کھڑا تھا --

آفس میں -- خیریت --پریشان آواز پہ اس کے ہاتھ رکے ---

وہ--ایکچولی میری اسائمنٹ کا مسلہ ہو گیا ہے -- پھر اسے تفصیلاً ساری بات بتائی --

پریشان ہونے کی بات نہیں ہے --میں تمہیں ابھی بھیجتا ہوں دوسری -- وہ اپنی ڈرائیو میں کر لو --نیکسٹ ڈے جا کے سبمٹ کروا دینا --

لیکن بھائی جو پہلے میں کروا چکا ہوں -- ڈبل تو نہیں ہو سکتی نا --

اس کی فکر نا کرو وہ میں ہینڈل کر لوں گا --تم فلحال بس اپنی ڈرائیو میں نیو کروں اور جو پچھلی دی تھی اس کی کاپی جہاں جہاں بھی ہیں تمہارے پاس ڈیلیٹ کر دو ---

اسے سمجھاتے اب وہ اپنے ہاتھ تیزی سے چلا رہا تھا --اس نے اب اوسلو یونیورسٹی کی ویب سائٹ کھولی ہوئی تھی --

اوکے --کچھ ریلیکس ہوتے سانس لیا --

دس منٹ میں میں بھیج رہا ہوں --اور آبان کے دس منٹ کا مطلب دس منٹ ہی ہوتا تھا وقت کا پابند اسے اس عمر میں بنایا گیا تھا جب بچے چلنا سیکھ رہے ہوتے ہیں --

تھینکیو بھائی --تھینکیو سو مچ --آبان نے کوئی جواب دیے بنا کال بند کر دی ---

آزان سٹاپ پہ اتر کے سیدھا یونی ورسٹی کے ہوسٹل ایریا میں آیا --گارڈ کو اپنا انٹرو دیتے اسے اندر داخل ہونے کی اجازت مل گئی تھی --ریسیپشن پہ ہمیا کا روم پوچھا جو سیکنڈ فلور میں تھا --

ہڈی سیدھی کرتے اس نے جیب میں ہاتھ ڈالے --سبز آنکھیں ایک بار پھر مسکرائی تھیں -- روم نمبر ای ایلیون کے سامنے رکتے اس نے اپنے ہی کارڈ سے دروازہ کھولا --

ت--تم اندر کیسے --سامنے ہی شورٹس میں ہمیا بیٹھی لیپ ٹاپ گود میں رکھے ہوئے تھی اسے دیکھ کے تیزی سے پاس پڑا ویلوٹ کوٹ پہنا --

Novels Queen

پہلے تو تم بتاؤ --تم نے کیسے میرے نوٹس ڈیوائیڈ کیے ہیں سب میں --آنکھوں میں اشتعال لیے اسے دیکھا--اوپر سے اوسلو یونی ورسٹی-کی ویب پہ بھی ---بڑی بہادری دیکھائی ہے --

م--میں نے نہی کیے--مجھے نہی پتہ --آذان کی انکھوں میں دیکھنا اس کے لیے مشکل ہو گیا تھا--

میرے علاوہ وہ صرف تمہارے پاس تھے-- میں تو نہیں کر سکتا --پیچھے بچی تم --اور تم کہہ رہی ہو تم نے بھی نہی کیا تو پھر اور کون ہو گا--

دائیں بائیں کسی کو تلاش کیا--پھر واپس مڑتے دروازہ لاک کر دیا--تم جیسیوں سے ہمدری مہنگی ہی پڑتی ہے --اب تمہاری سزا میں خود دوں گا تمہیں --

www.kitabnagri.xyz

ہمیما کی چیخیں وہیں اس کمرے کے کونوں میں دبتی رہیں اور آزان پرسکون انداز سے اپنا کام کرتے جیکٹ پہن رہا تھا --باہر نکلتے کوریڈور میں دیکھا -- سبھی اپنے اپنے کمروں میں تھے --

رولف بارڈ آرام سے چلتا ہوا ریسپشن پہ ایا --پھر ریسپشنر کو مسکراتے ہاتھ ہلایا --ہوسٹل گیٹ سے باہر نکلنے والا آذان تھا -- گارڈ چوکس کھڑا اپنی ڈیوٹی دیتا رہ گیا

ابان نے اوسلو یونیورسٹی کو ایک ای-میل بھیجا تھا --جس میں وہی اسائمنٹ کا حوالا دے کے لکھا گیا تھا یہ اسائمنٹ اوسلو کے سٹوڈنٹس نے کسی اور ویب سائٹ سے کاپی کی ہے موسٹلی بچوں کا تھوڑی سی ردو بدل کے ساتھ سیم ورک ہے -- کائنڈلی بچوں کو دوبارہ سے اسائمنٹ کی ڈیٹ دی جائے --ڈن کرتے اس نے نیو جی میل کا نام دیکھا --جہاں محمد شفیع لکھا تھا

پھپو اگر میں بھی ایزل کے ساتھ چلی جایا کروں ۔۔تو اچھا ہو گا نا ۔۔اس کا رزلٹ آنے میں ابھی ڈیڑھ ماہ تھا ۔۔میں بھی کچھ سیکھ لوں گی ۔۔

ایزل کو مئیر منٹ لیتے دیکھ کے پوچھا ۔۔وہ اس کا ڈریس بنانے کے لیے اس کی مئیر۔منٹ لے رہی تھی ۔۔

ہاں ۔۔ابان سے پوچھ لینا

ان کا کیا ہے وہ خود کون سا سارا دن گھر ہوتے ہیں ۔۔میں بور ہو جاتی ہوں ۔۔

www.kitabnagri.xyz

بیٹا ہماری طرف سے تم پہ کوئی بھی کسی بھی قسم کی پابندی نہیں ہے
-- جیسا تمہارا من کرتا ہے تم کرو -- لیکن آبان اگر آبان نے منع کیا تو ہم
کچھ نہیں کر سکیں گے -- اسے پیار سے سمجھایا --

انہیں میں منا لوں گی --اتراتے کہا --

منا ہی نا لو -- ایزل اس کا بازو سیدھا کرتے بڑبڑائی --

جی میری بات مان لیتے ہیں --تڑپ کے اسے گھورا --
ہاں زن مرید جو ٹھہرے --

وہ کیا ہوتا ہے --

اگر تم نے نمل پڑھا ہوتا تو تمہیں پتہ ہوتا زن مرید کیا ہوتا ہے -- عشوے نے اپنی ہنسی چھپاتے زرنم کو دیکھا جو منہ بسور رہی تھی ---

نہیں ناول تو شدید فارغ لوگ پڑھتے ہیں --اور میں --

تم تو جیسے بھائی کا بزنس سنبھال رہی ہو نا --ایزل نے ٹونٹ کرتے ایک بار پھر سختی سے دوسرا بازو ایک جگہ رکھا جو بار بار ہلا رہی تھی --

ناول شدید فارغ لوگ نہیں حسین لوگ پڑھتے ہیں --

کاش ایزل بھی حسین ہوتی -- زرنم نے فورا بدلا لیا --

کاش -- میں تمہاری پھپھو پہ چلی گئی ہوں نا --

بس بس -- پھپھو ناول پڑھتی تھیں -- تم اپنے بھائی پہ گئی ہو --

خبردار لڑکی جو تم نے میرے بھائی کی پرسنیلیٹی۔پہ چوٹ کی --کام مکمل کرتے اپنی چیزیں سمیٹنے لگی --

اب بتائیں بھی زن۔مرید کیا ہوتا ہے --زرنم بھی سلیپرز پہنتے عشوے۔کے پاس بیٹھی وہ۔لوگ لیونگ روم میں تھے سامنے آہستہ آواز میں ٹی وی چل رہا تھا --

زن مرید کا مطلب ہوتا فارس غازی --

یہ تو نام لگ رہا ہے مجھے --زرنم نے ان کی گود میں پڑے باول میں سے انگور اٹھائے --

Novels Queen

تمہیں پتہ ہے تمہاری ماما کو مجھ سے زیادہ شوق تھا ناول پڑھنے کا --لیکن یہاں دیکھو اس کی بیٹی کو فارس غازی کا نہیں پتہ --ہو ہا --کیا ہو گا انے والی نسل کا --

زیادہ دہائیاں نا دیں مما --انے والی نسل پہلے والی نسل سے زیادہ کامیاب ہو گی --ایزل نے اس کی ایکٹینگ پہ گھورا --

بے شک۔کامیاب ہو گی لیکن وہیں کتابوں سے کوسوں دور --

ہم لوگ اچھی کتابیں پڑھتے ہیں --زرنم نے دھیمے سے کہا --

میرا بیٹا ناول بھی اچھے ہی ہوتے ہیں --کوئی نا کوی سبق --کبھی انسپیریشن --کبھی کوئی ایسی راہ دکھا دیتے ہیں جو اپنی نظروں سے کوسوں دور ہوتی ہے --

Novels Queen

اور اگر یہ بھی نا کر سکیں تو کم سے کم اپ کی ہنسی کا باعث بنتے ہیں لمحے کے لیے ہی سہی --

میں گھر میں فری ہوتی ہوں اج کل زرنم نے مسکین شکل بنائی -- عشوے نے اسے سخت گھوری سے نوازا--

میرے پاس ہیں -- تمہیں نمل دیتی ہوں --وہ-پڑھو زن مریدی کا مطلب بھی سمجھ اجائے گا --

یہ ٹھیک ہے -- ایزل-نے ڈائری میں بنایا ہوا سکیچ زرنم کے سامنے کیا---

ہاں --اچھا ہے --

اوکے ڈن --پھر-میں تمہیں کچھ دنوں تک دوں گی --

پیسے کتنے لو گی درزن صاحبہ ۔۔ عشوے نے نئی نسل کی کامیابی پہ ٹونٹ کیا ۔۔

مما ۔۔ڈیزائنر بولیں ۔۔کیوں بیستی کر رہی ہیں ۔۔۔

ہاں وہی وہی ۔۔ عشوے نے لاپرواہی سے کہتے جیسے اس پہ احسان کیا تھا ۔۔

دس ہزار لوں گی اب ۔۔پاوں پٹختے ایزل نے اپنا سامان بمشکل اٹھایا ۔۔یہ باقی کا میرے کمرے میں پہنچا دینا ۔۔ ڈئیر بھابھی ۔۔ مسکراتی۔زنم کو حکم صادر کرتے اپنے روم میں چلی گئی

زن مرید کا مطلب فارس غازی پہ ہی رہ گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Novels Queen

آج ساتواں دن تھا رولف بارڈ کو غائب ہوئے -- گروسری بھی خریدنے والی تھی --اور غنہ بھی الکا بی کے پاس نہیں آ رہی تھی آج کل --

پتہ نہیں کیوں دو دن سے وہ بھی ایسے غائب تھی جیسے رولف ہو جاتا تھا --نورا نے موبائل پہ ٹائم دیکھتے بیگ ڈھونڈھے --جو وہ اپنے لے کے جاتی تھی --

اس کے خیال میں گروسری اتنی منگی نہیں ہوتی جتنا خرچہ بیگز پہ آتا تھا -- سارے بیگ جو براؤن کلر کے باریک کپڑے سے بنے ہوئے تھے -- ایک میں ڈالے --

کوٹ کی جیب میں موبائل رکھا اور باہر نکل آئی دروازہ لاک کرتے اپنی سائیکل دیکھی جو اپنی مخصوص جگہ پہ کھڑی تھی ---

Novels Queen

پھر اس کے پاس آئی اور سڑک پہ سیدھی کی --بیگ ہینڈل کے ساتھ لٹکائے اور سوار ہوئی --دس منٹ میں وہ ٹرنل پہ پہنچ چکی تھی --

اپنی سائیکل وہیں کھڑی کر کے بس کا انتظار کیا جو کچھ دیر میں ہی آ گئی اوسلو شہر کی سڑکوں سے برف پگھل رہی تھی--

بہت سارے گروسری کے اسٹور تھے -- نام پڑھنے نہیں آتے تھے بس اندازے سے ایک میں چلی آئی --ٹرالی نکالتے اپنے بیگ اس میں رکھے --

پھر اسٹور سے کافی شاپنگ کی --دو گھنٹے لگے تھے -- بھوک کا احساس ہوا تو سامنے بنے ہوٹل میں آ گئی--

سیکیورٹی گارڈ نے اسے ویلکم کرتے اندر بھیجا اسے نارویجن نہیں آتی تھی --آرام سے چلتے خود ہی ایک خالی ٹیبل پہ بیٹھ گئی --

وہ نہیں جانتی تھی یہ اوسلو کا مہنگا ترین میکڈونلڈ ریسٹورنٹ ہے --جہاں پے کرنے کے لیے اس کے پاس بہت کم کورون (پیسے) ہیں --شاپنگ بیگ اس نے وہیں باہر سکورٹی کے انڈر رکھ دیئے تھے --

اذان جو وہیں تھا اسے دیکھ کے شاک لگا --تیزی سے پیچھے ہوتے وہ قدرے اندھیری جھ پہ کھڑا ہو کے اسے دیکھنے لگا --

پھر ایک پاکستانی لڑکے کو پاس بلایا جو وہاں ویٹرینس کا کام کرتا تھا --اسے سمجھایا کے وہ نورا کے پاس جائے اور اس سے پوچھے ---

کیونکہ وہ جانتا تھا نورا آ تو گئ ہے لیکن اسے سمجھ نہی ائے گی --

Novels Queen

تھوڑی دیر کے بعد ایک ویٹر اس کے پاس آیا اور اس سے پوچھا وہ کیا لے گی --اس نے نا سمجھی کا اشارہ کرتے اسے بتایا کے وہ ناوریجن نہیں جانتی حیرت کا جھٹکا تب لگا جب اس نے اردو میں بات کرنا شروع کیا ---

میم وہاں لگی مشین پہ آپکو تمام چیزیں دیکھائی جائیں گی --آپ کو جو کھانا ہے آپ اس پہ انگلی رکھنا ہم آپ کو یہاں ٹیبل پہ دے دیں گے --

اسے سہی کر کے سمجھاتے مشین کے پاس لایا --نورا نے دو تین چیزیں سلیکٹ کر لیں --اسی ویٹر نے واپس اسے اپنے ٹیبل تک چھوڑا --

کیا کیا خریدا ہے اس نے ویٹر کے اندر آتے ہی آزان نے اس سے پوچھا --

ہاں جیسے تمہیں تو معلوم ہی نہیں ہے --(ارحم وہ بھی پاکستانی تھا) نے اسے گھورا --

سچ میں ۔۔میں تو اسے دیکھ کے ہی ٹینشن میں آگیا ہوں ۔۔ کچا چبا جائے گی اگر سامنے گیا تو۔۔۔

کیا اتنی خطرناک ہے تمہاری بیوی ۔۔۔ آرڈر ٹرے میں رکھتے پوچھا ۔۔

کوئی ایسی ویسی کانوں کو ہاتھ لگاتے چپکے سے نورا کو دیکھا جو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں پھسائے کنفیوز سی بیٹھی تھی ۔۔

مجھے مارنے کی دھمکیاں دیتی ہے ۔۔اگر میری موت ہو گئی تو میری بیوی اس کی ذمیدار ہو گی ۔۔

بڑبڑاتے اسکے ہاتھ سے ٹرے لیا اور اپنی ہڈی سیٹ کرتے چہرا جھکایا ۔۔ ہینگر سے اپنا مفلر اتار کے لپیٹتے وہ باہر نکلا۔۔۔چلتا ہوا اس کے پاس ایا

Novels Queen

پھر ٹرے نورا کے سامنے رکھتے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے ہوا --پتہ نہی کیوں وہ بے اختیار اس کے پاس چلا آیا تھا کتنے دنوں سے نہیں دیکھا تھا --دو منٹ کھڑا رہا --

نورا کو اب سمجھ نہیں آرہا تھا کھائے کیسے -- آس پاس لوگوں کو دیکھا کہ وہ کیسے کھا رہے ہیں --

آذان نے ایک لمحہ لگایا تھا برگر ہاتھ سے اٹھا کے ٹیسٹ کیا --تاکہ نورا بھی ہاتھ سے کھائے -- وہاں اس چیز سے کسی کو کوئی سروکار نہیں تھا کون کیسے کھا رہا ہے --

نورا نے اسے کھاتے دیکھا تو سیدھی ہوئی پھر --رول اٹھایا -- اور ہاتھوں سے کھانے لگی -- عموما لوگ چھری اور کانٹے سے کھا رہے تھے --

جب تک وہ سارا فنش نہی کر چکی آذان وہیں تھوڑا سائڈ پہ کھڑا رہا --پھر اس کے سامنے مشین رکھی تا کہ وہ اپنا کارڈ اس میں لگا کے پیمنٹ کر سکے --پر پے منٹ پہ نظر پڑتے ہی اس کی ہوائیاں اڑیں --

اتنے کورون -- اس کے پاس تو بچے ہی نہیں تھے ---ایک نظر آذان کو دیکھا جو اپنا چہرہ مفلر میں چھپائے ہوئے تھا --

م--میرے پاس اتنے نہیں ہیں -- گھبراتے وہ مشین کو دیکھ رہی تھی --آذان نے اس کے سامنے سے کارڈ اٹھایا اور کاونٹر پہ چلا گیا --وہاں اپنا کارڈ دیا اور پیمنٹ کی --

مینیجر نے حیرانی سے اسے دیکھا ---

Novels Queen

آپ کسی ان نون پرسن کی پیمنٹ نہیں کر سکتے -- جب تک کہ وہ خود آکے نا کہے --کارڈ واپس کرتے انگلش میں بات کی --

شی از مائے وائف -- اور میں اس کی پیمنٹ کر سکتا ہوں --پھر نورا کا کارڈ سامنے کرتے اسے آئیڈنٹٹی دکھائی -- سر ہلاتے مینجر مسکرایا --اور پے منٹ کلیکٹ کر لی ---

کام ہوتے ہی آذان واپس کاونٹر کی طرف آیا --اور ارحم کو کارڈ دیتے کچھ چیزیں پیک کیں --

یہ اسے دے دینا اور کہنا کہ اسی پیمنٹ سے ہی اسے دیا جا رہا ہے -- اور کارڈ بھی دے دینا ---

Novels Queen

ارحم نے ایک شوخی بھر نظر ڈالتے چیزیں پکڑ لیں -- وہ ایک حسین منظر تھا ایک شوہر اپنی بیوی کی پرواہ اس سے چھپ کے کر رہا تھا -- کیوں -- یہ تو ارحم نہیں جانتا تھا ---

نورا نے واپسی کا سفر مشکل سے ہی کیا تھا پہلے وہ اکیلی تھی اب چار بھرے ہوئے بیگز بھی تھے -- جیسے تیسے کر کے گھر پہنچ ہی گئی --

سامان سیٹ کرتے ہی موبائل بجنے لگا -- رولف کی کال تھی -- شدید- تپے ہوئے انداز میں کال ریسیو کی ---

یاد آگیا ہے آپ شادی شدہ ہیں اور ایک عدد آپ کی بیوی بھی ہے -- جسے کھانا بھی کھانا ہے --

Novels Queen

سوری --میں بزی تھا --بس آج گھر آوں گا تمہیں کچھ منگوانا ہے ---

وہ-میکڈونلڈ میں ہی تھا --

جی نہیں-- تم بھی اپنی شکل مت دیکھانا --ٹھک سے فون بند کر دیا ---

جنگلی --بڑبڑاتے اپنے لیے چائے بنانے لگی --

کچھ دیر بعد پھر موبائل پہ بیپ ہوئی -- میسج تھا --

کیا تمہارے لیے زہر لے آؤں --ساتھ آئی برو اچکاتا ایموجی تھا --

آج تو میں تمہیں زہر دوں گی --کوستے موبائل ہی آف کر دیا

رات کے گیارہ بج رہے تھے جب وہ گھر ایا -- سبھی اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لیے جا چکے تھے لیپ ٹاپ صوفے پہ رکھتے وہ پہلے کچن میں اتے گلاس ڈور کی ناب گھماتے دروازہ کھولا --

پھر پانی نکال کے پیا -- اسے کافی بنانی تھی دوبارہ نیچے انے کا بلکل بھی موڈ نہیں تھا دس منٹ میں کافی بنا کے لیونگ روم سے گزرتے لیپ ٹاپ اٹھایا اور اپنے کمرے میں اگیا ---

دروازے پہ رکتے ہلکا سا ناک کیا ---کہ اگر زرنم جاگ رہی ہوئی تو سن لے گی ورنہ وہ کھول کے اندر اجاتا --

دوسری دستک پہ بھی دروازہ نہیں کھولا تو خود ہی اندر اگیا --وہ سامنے کمفرٹر میں چھپی سو رہی تھی --

بنا اسے ڈیسٹرب کیے کوٹ اتارا پھر ٹائی --پھر ویسے ہی شرٹ کے پہلے بٹن کھولتے کف موڑے --اور بیڈ کی دوسری طرف اکے نیم درواز ہوا --

زرنم اہٹ کی وجہ سے ہلکا سا کسمسائی پھر سو گئ --ابان لیپ ٹاپ کھولے کام کرنے لگا تھا--فائل بنا کے سیو کی ہی تھی ابھی جب اس کا موبائل وائبریٹ ہوا -- اٹھا کے دیکھ تو ان نون نمبر سے میسج ائے ہوئے تھے ---

کھولتے مسکرایا -- حالہ تھی یونیورسٹی فیلو --ان کے یونی گروپ میں چیٹ ہو رہی تھی -- پہلے وہ دیکھنے لگا --اسی کے بارے میں وہ لوگ ڈس کس کر رہے تھے --حالہ کے میسج پہ ہاٹ رئیکٹ کر کے موبائل سائلنٹ کر دیا --کافی وہ کام کے دوران پہلے ہی ختم کر چکا تھا --

Novels Queen

ایک۔نظر ساتھ لیٹی زرنم کو دیکھا -- تھوڑا سا ویٹ نہی کر سکتیں -- لیپ ٹاپ بند کرتے سائڈ پہ رکھ دیا -- اسے تھکاوٹ بھی ہو رہی تھی اور بھوک بھی لگ رہی تھی --

زرنم -- اس پہ جھکتے ناخن اس کے گال سے مس کیے --

جی -- بمشکل انکھیں کھولتے مسکائی --

سو رہی ہیں --بال پیچھے کرتے بند انکھوں کو دیکھا --

جی -- اپ بھی سو جائیں --رخ بدلتے ابان کی طرف ہوئی --

مجھے بھوک لگ رہی ہے --کچھ بنا دیں -- ٹھوڑی پہ جھکتے عین تل پہ لب رکھے --وہ سوتے ہوئے اس کے دل میں اتر رہی تھی --

Novels Queen

ابان اپنے سارے کام خود کرتا ہے وہ کھانا نہیں بنا سکتا۔۔پٹ سے انکھیں کھولتے سائڈ پہ ہو کے بیٹھی۔۔۔

ابان مسکراتے سیدھا ہوا۔۔۔نہیں شادی کے بعد بیوی ہی شوہر کے کام کرتی ہے۔۔۔

ایسا تو کہیں نہیں لکھا۔۔ دوپٹہ گلے میں ڈالتے ناراضگی سے دیکھا۔۔

مجھے کچھ بنانا نہیں اتا لیکن اپ کے لیے کوشش کرتی ہوں۔۔جوتے پہنتے اٹھ گئ۔۔۔

Novels Queen

ابان بھی اس کے ساتھ نیچے ایا تھا --فریج میں سالن رکھا ہوا تھا جو اس نے ڈال کے ابان کو دیا تاکہ وہ اوون میں گرم کرے --پھر اگ جلاتے توا کھولا --

بنا لیں گی -- اٹا نکال کے دیتے ابان نے پوچھا --

کوشش کرتی ہوں --دادو کے پاس ہوتی تھی تو کبھی کبھی بنا لیتی تھی --کیا پتہ ابھی بھی بنا لوں --اسے خود کنفرم نہی تھا اسے کیا بتاتی ---

جلدی سے پیڑے بنائے پھر بیلن پہ رکھتے اسے بیلنے لگی -- بمشکل ہی سہی تالیاں بجاتے اس نے روٹی کی کچھ نا کچھ شکل بنا ہی لی تھی --

ابان اتنی دیر میں سالن گرم کر چکا تو پھر دونوں نے مل کے کھانا کھایا --

اب کچھ دیر واک کر لیں -- زرنم کی انکھیں نیند سے بوجھل ہونے کے باوجود وہ اسے اپنے ساتھ باہر لے ایا---

ادھی رات کو کون واک کرتا ہے --اس نے روہانسے ہوتے اسے دیکھا---

اپ کو سونا ہے --ابان نے اس کا ہاتھ تھامتے سہارا دیا---وہ-نیند میں چل رہی تھی--

جی --بہت نیند ارہی ہے ---

اگر میں کہوں کے اج ساری رات نہی سونا تو ---

میں جاگ لوں گی --لیکن مجھے پھر بھی نیند ائے گی بچوں کی طرح اسے سمجھایا----

Novels Queen

ابان کے ہونٹ ایک بار پھر مسکرائے ---اوکے ابھی تھوڑی دیر میں چلتے ہیں---پھلوں کے پاس سے گزرتے انہیں دیکھا--

نہیں -ابھی واپس چلیں--اپ-کو چڑیلیں نظر نہی ارہی ہیں -اوپر کی طرف دیکھتے ابان کو ڈرانہ چاہا---

جس کے پاس پری ہو اسے چڑیلیں کچھ نہیں کہتیں ---

کیا-- زرنم کا منہ کھلا--اپ کے پاس پری کہاں سے ائی--

میرے پاس پری --ابان-نے-کچھ سوچتے اسے دیکھا--نانو کے گھر سے آئی ہے-- زومعنی انداز میں کہتے وہ چل رہے تھے--

ہاا۔کب ۔۔میں اتنا عرصہ رہی ہوں وہاں مجھے کیوں نہیں دی دادو نے ۔۔

اب ہر کسی کی لک اتنی اچھی تو نہیں ہوتی ۔۔ابان نے کچھ پھول توڑے ۔۔

ہاں یہ بھی ہے ۔۔ابان۔کے ہاتھ میں پھول دیکھتے کہا ۔۔ اپ مجھے اس سے کب ملوائیں گے ۔۔۔

جب اپ کہیں گی ۔۔وہ واپسی کے لیے مڑے۔۔

ہے کہاں ۔۔۔اشتیاق سے پوچھا ۔۔وہ پکا یقین کر چکی تھی ابان کے پاس کوئی پری ہے ۔۔

روم میں -- ابان نے معصومیت سے بسوری ہوئی شکل دیکھی ---پھر وہ لوگ کمرے میں ائے ---

کہاں ہے --زرنم نے اس پاس نظریں دوڑائیں---

یہاں سے نظر ائے گی ---ابان دوسری طرف سے ائنے کے سامنے کھڑا موبائل اون کر رہا تھا --

زرنم چل کے اس کے پاس ائی ---کہا--

وہ سامنے ---آئنے کی طرف اشارہ کرتے کہا تو ---زرنم کا دل دھک سے رہ گیا --پھر حیران نظروں سے ابان کو دیکھا --ابان نے انگلیوں کی پوروں میں دبائے دو پھول زرنم کے سامنے کیے --

Novels Queen

میرے لیے اپ ایک ایسی پری ہیں جو دل کو روح کو اور جسم کو سکون بخشتی ہے --چہرا اوپر کرتے گال پہ ہونٹ رکھے زرنم کا پورا وجود جیسے کپکپا اٹھا ہو ---

م--میں پری نہی ہوں --اپ --غلط --وہ اس کی بئر کو گھورتے بڑبڑا کے رہ گئ---

م--مجھے نیند ارہی ہے اس کے سامنے سے ہٹتے وہ پھول لینا بھول چکی تھی --- پھر تیزی سے اپنی طرف آ کے بیڈ پہ لیٹتے کمفرٹر تان لیا --

ابان نے اسے لیٹتے دیکھا تو گہرا سانس لیتے چینج کرنے چلا گیا --- واپس ایا تو کمفرٹر میں چھپے ابھی تک جاگ رہی تھی ---

اپنی طرف لیٹتے اس کے قریب ہوا ---

Novels Queen

اپ نے پھول نہیں لیے ۔۔۔ کمفرٹر ہٹاتے وہ اس کا کانپنا محسوس کر سکتا تھا ۔۔۔

زرنم انکھیں سختی سے بند کیے خاموش رہی ۔۔۔پیچھے سے اپنے حصار میں لیتے ابان نے اپنی انگلیاں زرنم کے بازو پہ رکھی تھیں ۔۔۔زرنم کی سانس اٹکی ۔۔

بالوں کی خوشبو ابان پہ حاوی ہونے لگی تھی ۔۔۔انگلیاں آہستہ آہستہ ہستہ گلے کی طرف سرکتے زرنم کی جان نکال رہی تھیں ۔۔۔

ا۔۔ابان ۔۔اس کے ہونٹ کپکپائے تو ابان نے اس کا رخ اپنی طرف کیا ۔۔۔پھر ہونٹوں کو دیکھتے جھکا ۔۔۔

Novels Queen

یہ مجھے اٹریکٹ کرتے ہیں۔۔اس کی قربت سر پہ جیسے ناچنے لگی ۔۔

چ۔۔چھوڑیں ۔۔دھونکی کی مانند چلتی سانسیں زرنم کو اپنی سانسوں سے الجھتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔۔

دل کرتا ہے انہیں کھا جاوں ۔۔ جھکتے ہونٹ کا کونا دانتوں میں دبایا ۔۔

پ۔۔پلیز ۔مم۔مجھے سونا ہے ۔۔انکھوں میں نمی بھرنے لگی تو زور لگا کے اسے پیچھے کرنا چاہا ۔۔۔

صبح سوئیں گے ۔۔شہہ رگ پہ ہونٹ رکھتے وہ اپنا لمس اس کے وجود میں اتار رہا تھا ۔۔اس کی شدتوں میں اضافہ ہوتے دیکھ کے زرنم بے بس ہوئ ۔۔

م--میں مر جاوں گی --کانپتے ہاتھ اسے پیچھے نہیں کر پا رہے تھے ---
کہ ابان نے قمیض اس کے کندھے سے سرکائی ---

زرنم کے ہاتھ جیسے بے جان ہو کے گرے تھے ---ہونٹوں کا لمس
کندھوں سے ہوتا سینے تک پہنچا تو انکھ سے انسو پھسلا --

ا--ابان --وہ سسکی

ابان چہرا اوپر کرتے اسے دیکھا -- سرخ گلاب بھی اس وقت زرنم کے
چہرے کو مات دیتا ---

س--سو جائیں پلیز --چہرے کو ڈھانپتے وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی
---اپنا رخ بدلتے ابان نے نظریں چرائیں --

بہت مشکل کام تھا اپنے جزبات پہ تب قابو رکھنا جب اپ کے پاس حق بھی ہو اور موقع بھی -- سائڈ پہ پڑے پھول اٹھا کے مسل دیے --

----

زرنم نے اس کے دور ہوتے ہی سکون کا سانس لیا --اس کی قربت وبال جان بنتی جا رہی تھی -- دھڑکتے دل کو قابو کرتے وہ بہت دیر تک جاگتی رہی -- صبح آنکھ کھلی تو بے اختیار اپنے دائیں جانب دیکھا --آبان وہاں نہیں تھا ---

رات کا منظر آنکھوں میں گھوما تو اٹھ کے بیٹھ گئی --پھر ٹائم دیکھا ایک بج رہا تھا ---

اوففف میں اتنی دیر سوتی رہی ہوں --دوپٹہ ڈھونڈتے پریشانی سے باہر نکلی --سیڑھیاں اترتے سامنے ہی عزت اور عشوے بیٹھی باتیں کر رہی تھیں---

Novels Queen

مما بھی آئی ہوئی ہیں --عزت کو دیکھتے واپس آگئی -- ان کا رخ دوسری طرف تھا اس لیے اسے دیکھ نہیں پائیں --

کمرے میں آتے فریش ہوئی اور وہیں بیٹھ گئی --پھر موبائل اٹھاتے آبان کا نمبر تلاش کیا اور میسج کیا ---

مما آئی ہوئی ہیں آپ نے مجھے کیوں نہیں جگایا --ساتھ ایک ناراض سا ایموجی بھی ایڈ کر دیا --

آبان جو اپنے پرسنل اسسٹنٹ سے ڈسکشن کر رہا تھا موبائل وائبریٹ ہونے پہ ایک نظر دیکھا --زرم کا نام دیکھتے وہ خود کو روک نہیں سکا ---

مجھے ابھی آپ سے پتہ چلا ہے --بات روکتے پہلے اسے ریپلائے کیا --

آپ مجھ سے ناراض ہیں --زرنم نے اگلا میسج سینڈ کیا --چونکہ رات کو اس نے آبان کو ڈیساپائنٹ کیا تھا --تو پوچھنا ضروری سمجھا --

نہیں --بس ایک لفظی جواب دیا -- پی اے اسے دیکھ رہا تھا کہ وہ کب دوبارہ بات شروع کرے گا --

اوکے واپسی پہ پھر میرے لیے کوئی گفٹ لے آنا --اگلا میسج --

کیوں --ساتھ آئی برو اچکانے والا ایموجی --مسکراہٹ شاید پہلی بار پی اے نے اس کے چہرے پہ دیکھی تھی --

کیونکہ آپ نے شاید مجھے کبھی کوئی گفٹ نہیں دیا ---اس سے بات کرتے وہ عزت کو بھول چکی تھی --

سر-- ہم بعد میں بات کر لیں --پی اے جب کھڑا کھڑا تھکنے لگا تو اس سے پوچھا --

ہاں جائیں آپ --پھر بات کریں گے --کرسی سے ٹیک لگاتے اسے جانے کا کہا---

آپ کو کیا گفٹ چاہیے--اب وہ سکون سے ٹائیپنگ کر رہا تھا --

آپ کا وقت میسج ٹائپ کر کے ریموو کیا -- پھر صرف آپ لکھا --پھر ریموو کیا -- پھر آبان لکھ کے سینڈ کر دیا -- آبان جو دوسری طرف ٹائپنگ ہوتے مٹتے دیکھ رہا تھا اپنا نام پڑھ کے پورے دل سے مسکرایا --

Novels Queen

وہ لڑکی ایک دن اسے پاگل کر دے گی -- سر بیک سے ٹکاتے اس نے موبائل رکھ دیا -- اسے آبان چاہیے تھا اور اب آبان پہ فرض تھا کہ پورا پورا اس کا ہوجائے -- وہ اپنا آپ وار دے

کتنا --دوبارہ- موبائل اٹھا کے میسج کیا --

کیا آبان آدھا بھی کسی کو ملے گا --

ہو سکتا ہے ---

اگر ملے گا تو پھر میں اسے مار کے وہ حصہ بھی اپنے حصے میں رکھ لوں گی -- حق جتاتا ہوا میسج --

اور اگر میں خود چاہوں کہ میرا دوسرا حصہ کسی اور کے پاس ہو تو --

Novels Queen

میں خود کو ختم کر لوں گی ۔۔ لیکن آبان مکمل ہی لوں گی ۔۔وہ کیا کہہ گئی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھیں۔۔۔دوسری طرف پہلی بار آبان کو لگا کے اس کا دل بھی بند ہو سکتا ہے ۔۔

زرنم ۔۔ بیٹا جاگی نہیں تم ابھی ۔۔دروازے پہ عزت تھی ۔۔

ج۔۔جی مما ۔۔ میں آتی ہوں ۔۔ جلدی سے موبائل چھپا دیا ۔۔پھر اٹھ کے دروازہ کھولا ۔۔۔

اتنا لیٹ کیوں ہو گئیں آج ۔۔ عزت اسے گلے لگاتے اندر ائی۔۔

بس ایسے ہی رات کو سو نہیں سکی سہی سے اس لیے ۔۔

ا۔۔اچھا ۔۔ عزت نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا ۔۔

آبان نے کچھ کہا --وہ کیا جاننا چاہ رہی تھی زرنم کو سمجھ نہی آئی --

نہیں تو --انہوں نے کیا کہنا ہے رات کا منظر یاد کر کے چہرہ گلنار ہوا --اور عزت کو وہ سمجھ آگیا جو وہ سننا چاہ رہی تھی --

تم میرے ساتھ جا رہی ہو آج --تیاری کر لو --جانے کیوں اسے غصہ آگیا --

ن--نہیں مما میں کیوں آؤں --میں یہاں ایزی ہوں سب کے ساتھ --

لیکن میں نہیں ہوں --اور میں چاہتی ہوں تم بھی میرے ساتھ بنکاک چلو--

ہو کیا گیا ہے آپ کو ۔۔ میں کیوں جاوں گی ۔۔وہ۔کھڑی ہوئی ۔۔۔

کیونکہ تم میری بیٹی ہو ۔۔اور یہ میرا فیصلہ ہے کہ تم میرے ساتھ جاؤ۔۔۔

میں آپ کی بیٹی ہوں یہ بات ابھی یاد آرہی ہے آپ کو ۔۔تب نہیں آئی جب دو سال کی تھی اور چھوڑ کے چلے گئے ۔۔

تمہارے ایسا کہنے سے ہمارا رشتہ بدلے گا نہیں ۔۔نظریں چراتے اسے سفاکیت سے کہا۔۔تب مجبوری تھی ۔۔لیکن اب کوئی مجبوری نہیں ہے تمہیں یہاں چھوڑنے کی ۔۔

معاف کیجئے محترمہ ۔۔ اب میں مجبور ہوں ۔۔اور میں اپنے قیمتی رشتوں کو چھوڑ کے کہیں نہیں جاؤں گی ۔۔۔ زرنم نے بات ہی ختم کر دی

Novels Queen

عزت ہکا بکا ہو کے اسے دیکھنے لگی ---ایک۔لمحہ لگایا تھا اس نے عزت کو اس کی اوقات یاد دلانے میں "محترمہ" لفظ پہ جیسے تمام رشتے ختم ہو گئے تھے --اسے جتا دیا گیا تھا کہ وہ اسی کی بیٹی ہے ---اگر وہ اسے چھوڑ کے جا سکتی تھی تو زرنم بھی چھوڑ سکتی تھی ---

وہی زرنم جو ہمیشہ چپ رہتی تھی -- وہ آج اسے چپ کروا گئی تھی --عزت نے بمشکل اسے نظریں اٹھا کے دیکھا ---

زرنم نے جھک اپنا دوپٹہ اٹھایا اور ٹیرس پہ چلی گئی --سلائڈ ڈور کھینچتے انہیں واپس جانے کی اشارہ تھا --

عزت دانت کچکچاتے وہاں سے چلی تو گئی لیکن اسے زرنم اور آبان کی نزدیکیاں زہر لگ رہی تھیں --یہ تو طے تھا وہ زرنم اور ابان کو ساتھ نہیں رہنے دے گی --اسے آبان برا لگنے لگا تھا --بلکہ اپنا دشمن

Novels Queen

یار ۔۔تمہیں پتہ ہے ہمیما کو کسی نے زیاتی کا نشانہ بنا کے قتل کر دیا ہے ۔۔ وہ ایمبریلا کھولتے یونیورسٹی سے نکل رہا تھا جب حسان بھاگتا ہوا اس کے ساتھ ہوا ۔۔۔

ہاں سنا ہے کچھ لڑکوں سے ۔۔پرسکون انداز سے چلتے اس نے ایک ہاتھ میں بنا بیگ کے لیپ ٹاپ پکڑا ہوا تھا ۔۔

تم جانتے ہو اسے کس نے مارا ہے ۔۔حسان نے اس کے ساتھ ہونا چاہا تو آذان سائڈ پہ ہوا ۔۔

نہیں ۔۔تم بتا دو کس نے مارا ہے ۔۔

رولف بارڈ نے --وہ اسے پرسرار انداز سے بتا رہا تھا --

رولف بارڈ ؟ آئی برو اچکاتے اسے دیکھا ---

ایول (evil) اسولو کا شیطان ---

اچھا -- لیکن میں نہیں جانتا --وہ ٹرنل پہ کھڑے بس کے انتظار میں رک گئے تھے ---

دعا کرو کبھی سامنا نا ہو اس سے -- حسان جیسے اس کی ہسٹری دیکھ کے آرہا ہو ---اگر غلطی سے بھی اس کے سامنے غلطی ہو گئ تو تمہاری موت پکی --

ہمم بس آئی تو دونوں سوار ہوئے ۔۔۔ اپارٹمنٹ میں آکے وہ اپنے روم میں چلا آیا ۔۔اسے آج نورا کے پاس بھی جانا تھا وہ اسے مس کر رہا تھا شدت سے ۔۔ دل کو ہلکا سا مسلتے خود کو آئینے میں دیکھا ۔۔پھر سفید شرٹ اتاری ۔۔

اس کی باڈی پہ عین دل کی جگہ آر لکھا تھا ۔۔ اس سٹائل سے کے وہ اے بھی پڑھا جائے اور آر بھی ۔۔ ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑے لینز باکس میں آنکھوں سے لینز نکال کے رکھے ۔۔ دوبارہ سے آئنے میں دیکھا ۔۔

سبز آنکھیں ۔۔۔وہ۔ایول کی آنکھیں تھیں جو صرف نورا کو دیکھنا پسند کرتی تھیں۔۔۔بلیک شرٹ نکالتے وہ باتھ روم میں چلا گیا ۔۔ کچھ دیر بعد باہر آیا تو بالوں سے پانی کے قطرے نچڑ رہے تھے ۔۔

بنا خشک کیے اس نے ڈرار کھولا -- اور ہئیر ڈرائر نکالا --بالوں کو پیچھے کی طرف سیٹ کرتے اس نے اب اپنی بئیر رولف کی لک میں سیٹ کرتے شیپ دی -- اسے زیادہ چینجینگ نہی کرنی پڑتی تھی --کیونکہ نورا نے آذان کو محظ تین سے چار بار ہی دیکھا تھا وہ بھی بنا غور کیے --

پہلی بار جب وہ اس کے سامنے گرا تھا تب اس کے سر پہ ہیلمٹ تھا --جب اس نے اتارا تو اس کی آنکھیں بند تھیں اور ہونٹ پھٹا ہوا --

دوسری بار وہ اوسلو کی ایک سڑک پہ ملا جب اندھیرا پھیلتے رات کا وقت تھا --

تیسری بار جب وہ اس کے گھر رولف سے چھپ۔کے آئی تھی --تب اس نے خود کو اس کے سامنے سر جھکا کے پیش کیا تھا --

اور چوتھی بار تب جب وہ اسے ملنے گیا تھا رولف بارڈ کے اس بلیک کاٹیج میں --تب وہ اتنے غصے میں تھی کے اسے مار کے وہاں سے بھگا دیا

--سوچتے وہ مسکرایا--

وہ نورا تھی اس کے دل پہ راج کرنے والی -- جس کی مار غصہ لڑائی طنز سب زندگی سے بھرپور لگتے تھے --بلیک کلر کی ہڈی پہنتے جیبوں میں ہاتھ ڈالے --

پھر ڈرار سے کچھ اٹھایا اور باہر نکل آیا --آذان روم میں ہی رہ گیا --باہر نکلتے رولف نے دروازہ بند کر دیا --

----

رات کو وہ ڈنر کی تیاری کر رہی تھیں ۔۔ عشوے اور زرنم دونوں آج کل ساتھ ہی پائی جاتیں ۔۔ کٹنگ بورڈ پہ ٹھک ٹھک کرتی زرنم پیاز کاٹ رہی تھی ۔۔

یہ پیاز کاٹنے سے آنکھوں میں پانی کیوں اتا ہے ۔۔ بمشکل آنکھیں کھولے وہ ابھی دوسرا پیاز کاٹ رہی تھی

کیونکہ پیاز سے ایک کیمیکل ریلیز ہوتا ہے سین پروپینی تھل ایس اوکسائڈ کہا جاتا ہے جیسے ہوا میں شامل ہو کے ہمارے لیکریمل گلینڈز سے رئیکٹ کرتا ہے ۔۔

لیکریمل گلینڈ سے ہی ہماری آنکھوں میں آنسو بنتے ہیں ۔۔ جب یہ کیمیکل آنکھوں میں ہوا کے ذریعے جاتا ہے تو لیکریمل گلینڈ آنسو بنانا شروع کر دیتا ہے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

جس سے ہماری آنکھوں میں جلن بھی ہوتی ہے -- تفصیل سے سمجھاتے اس کے ہاتھ سے کٹنگ بورڈ لے لیا --

یہ کافی کومپلیکیڈٹ ہے -- مجھے آپ کچھ اور دے دیں کرنے کو -- ہاتھ سینک میں دھوتے کہا

تم باہر جاؤ --میں کر لوں گی --

اوکے --وہ باہر آگئی --سامنے ایزل بیٹھی تھی --

تم نے میرا فراک مکمل کیا --اس کے پاس بیٹھتے پوچھا --

ہاں -- تمہیں میں دیکھاؤں گی --ابھی-میں یہ بنا-لوں --وہ-سکیچ بنا رہی تھی ---

Novels Queen

مجھے بتا دو میں لے لیتی ہوں ۔۔

صبر نہیں آئے گا۔۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔انکھیں بند کرتے مسکرائی ۔۔

یہ تم آج۔کل بدلی بدلی کیوں ہوں ۔۔ایزل نے اسے گھورا ۔۔

نہیں تو ۔۔وہ فورا سیدھی ہوئی ۔۔

نہیں تو نہیں۔۔ تم سچ میں وہ زرنم رہی ہی نہیں ہو ۔۔ایزل نے پینسل اور سکیچ بک سائڈ پہ رکھتے اسے بتایا ۔۔

چلو ۔۔آو ۔۔کمرے کی طرف آتے اسے بھی ساتھ لے آئی ۔۔۔

کمرے کی حالت درزیوں والی تھی ---

یار یہ کیا تم نے اتنے کترن کیوں پھیلائے ہوئے ہیں --

کروں گی کسی دن انہیں بھی صاف --اوپر روم فری ہے وہاں اپنا سامان سیٹ کروانا ہے ٹائم ملے تو نا --فراک اس کے سامنے پھیلاتے دیکھائی --

پرپل اورگینزا استعمال کر کے لونگ فراک بنائی گئی تھی اس کے اوپر بلیک سٹونز جھلملاتے گلے اور بازوں کے باڈر پہ لگے خوبصورت بنا رہے تھے --

ابھی پہن کے دیکھاو مجھے -- ہینگر سے نکل کے اسے دیا --

نہیں-- میں پھر دیکھاؤں گی --انہیں ایسے ہی لپیٹ کے اٹھا لیا --

Novels Queen

بھائی کو دیکھانے ہیں پہلے ۔۔چھیڑتے اسے دوپٹہ نکال کے دیا جو بلیک اورگینزا میں تھا اور باڈر پہ پرپل بنفشی کا کام ہوا تھا ۔۔

ن۔۔ نہی تو ۔۔میں پہلے خود دیکھوں گی ۔۔ سٹپٹاتے دوپٹہ بھی بازوں میں قید کیا ۔۔وہ۔کافی پھولا پھولا لگ رہا تھا ۔۔

میں جا رہی ہوں ابھی ۔۔ میرے پاس پرپل ائیر رنگز نہیں ہیں ۔۔اگر ہوتے تو ۔۔

میرے پاس بھی نہیں ہیں بہن ۔۔ایزل نے فورا اسے چپ کروایا ۔۔

ٹھیک ہے ۔۔ میں اپنے ان سے منگوا لوں گی ۔۔ مسکراہٹ دباتے باہر چلی گئی ۔۔ایزل سر ہلاتے اسے دیکھا ۔۔۔وہ واقع محبت کے جھولے میں جھول

Novels Queen

رہی تھی ۔۔بس ہمیشہ جھولتی رہے ۔۔دل میں سوچتے وہ اپنے سکیچ کی طرف چلی گئی۔۔۔

زرنم نے روم میں آکے کپڑوں کو سیٹ کر کے بیڈ پہ رکھا ۔۔پھر اپنے جیولری باکس میں سے پرپل کلر کی جیولری تلاشی کچھ بھی نہیں تھا۔۔رنگز بھی نہیں تھیں ۔۔۔

حد ہے ۔۔ مطلب میچنگ کا کچھ نہیں ملے گا۔۔ بال کانوں کے پیچھے اڑیستے موبائل اٹھایا۔۔

آبان کا کوئی میسج اور کال نہیں تھی ۔۔گھورتے واپس رکھ دیا اور پاس ہی بیٹھ گئی ۔۔۔ اسے اب کپڑے ٹرائے کرنے تھے پر ابھی نہیں ۔۔۔ سب کچھ وہیں پڑا تھا اٹھ کے باہر آگئی

دروازہ بند کرتے وہ باہر نکلی ۔۔ہلکی ہلکی دھوپ نے ہر چیز روشن کی ہوئی تھی ۔۔اپنی اداس کھڑی سائیکل کی طرف اتے اسے سیدھا کیا ۔۔

پھر اوپر سوار ہوتے برج کی طرف آئی ۔۔نیچے آس پاس کھیل رہے تھے کچھ عورتیں سائڈ پہ بنے لکڑی کے بینچوں پہ بیٹھی گپیں لگاتیں بچوں کا خیال بھی رکھ رہی تھی ۔۔

آہستہ آہستہ پیڈل گھماتے نورا عین پل پہ آکے رکی ۔۔نیچے سے گزرتا پانی شور مچاتا اٹھکھیلیاں کرتا اگے گزر جاتا ۔۔

الکا بھی آج کل اپنے بیٹے کی طرف گئی تھیں اسی لیے وہ ادھر نکل آئی ۔۔

Novels Queen

ایکسکیوز می ۔۔ ابھی وہ رکتے پانی کو دیکھ رہی تھی جب کسی نے اس کا کندھا ہلایا ۔۔

ہوں ۔۔ بے دھیانی میں اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا سامنے رولف بارڈ کھڑا تھا ۔۔۔

ت۔۔ تم ۔۔ اب کیوں آئے ہو ۔۔ غصے سے گھورتے وہ سائکل سیدھی کرنے لگی ۔۔

کیونکہ میری ایک عدد مسز میرا انتظار کر رہی تھیں ۔۔ سائیکل اس سے لیتے غصے سے سرخ ہوتی نورا کو دیکھا ۔۔ اور مجھے اس کو لمبا انتظار نہیں کروانا تھا ۔۔۔

Novels Queen

خوش فہمی سے نکل آؤ تو بہتر ہے --کیونکہ میں کسی کو مس نہیں کر رہی تھی -- سائیکل چھوڑتے وہ اگے چلنے لگی --رولف نے بھاگ کے اس تک کا راستہ عبور کیا پھر سائیکل لے کے اس پہ بیٹھا--

آجاؤ--اسے پیچھے بیٹھنے کا کہا لیکن نورا نہیں بیٹھی ---

مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے ساتھ انے کا میں خود آسکتی ہوں --

لیکن مجھے تمہیں ساتھ لے کے جانا ہے --اسے زبردستی اپنے اگے بیٹھایا ---

کیا بتمیزی ہے --نورا خود کو اس سے چھڑوا نا سکی تو چلائی --اس پاس عورتوں نے انہیں دیکھا جنہیں رولف نے نارویجن میں کچھ کہا تو وہ مسکرانے لگیں ---

Novels Queen

پھر ان کے سامنے ہی اس کے سر پہ لب رکھے ۔۔شرمندگی سے نورا اسے گھور بھی نہیں سکی ۔۔۔

تم بہت گھٹیا انسان ہو ۔۔آرام سے بیٹھتے نورا نے بے بسی سے کہا ۔۔کیونکہ وہ اسے قابو نہیں کر سکتی تھی ۔۔

آہ ۔۔تم رولف بارڈ کو گھٹیا کہہ رہی ہو ۔۔۔ سائیکل چلاتے اس نے نورا کے سر کو دیکھا ۔۔۔جو تمہیں موت کے منہ سے نکال کے لایا تھا ۔۔۔

نورا بنا کچھ کہے خاموشی سے بیٹھی رہی ۔۔گھر تک پہنچنے میں دو منٹ لگے تھے ۔۔ نورا کے اترتے سائیکل سائڈ پہ کھڑی کی اور خود ہی دروازہ کھولا۔۔۔

مجھے ایک اچھی سی بلیک کافی بنا دو ۔۔اندر اتے ہی آرڈر دیا ۔۔

مجھے نہیں بنانی آتی ۔۔۔صاف منع کرتے وہ اپنی جگہ پہ اکے بیٹھ گئ ۔۔

تمہیں آتا کیا ہے بنانا ۔۔ بارڈ نے گھورتے خود ہی کافی میکر نکالا ۔۔۔ اور خود بنانے لگا

تم مجھے کب ڈیورس دو گے ۔۔نورا نے اس کی بات اگنور کرتے حقارت سے اسے دیکھا ۔۔ رولف کے ہاتھ رکے ۔۔۔

تمہیں کس نے کہا میں تمہیں ڈیورس دوں گا ۔۔ اس کی طرف گھومتے رکا ۔۔کیونکہ وہ ایسی کسی بات کی توقع نورا سے نہی کر سکتا تھا ۔۔

میں کہہ رہی ہوں۔۔مجھے ڈیورس چاہیے ۔۔اٹل لہجے میں کہتے کھڑی ہوئی ۔۔

ائی ایم سوری ---سبز انکھیں سرخ ہونے لگی تھیں -- میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا --

م--مجھے نہی رہنا تمہارے ساتھ --پلیز مجھے چھوڑ دو -- نورا ایک دم چلائی تھی اور بارڈ نے جھٹکے سے اسے گلاس وال کے ساتھ لگایا ---

تم --یہیں --میرے پاس رہو گی ہمیشہ --یہاں سے جانے کا سوچنا بھی مت-- -- ٹھوڑی دبوچے اس کی سانسیں نورا کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں --

میں یہاں سے بھاگ جاوں گی دیکھنا تم --خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتے اسے دھکا دیا --- مجھے تم جیسے وحشی انسان کے ساتھ نہیں رہنا ---دور ہوتے وہ انپنے لگی --

Novels Queen

تم مجھ سے بچ کے کہیں نہیں جا سکتی اب کی بار اس نے اسے پیچھے سے دبوچا تھا۔۔ تمہیں میں نے صرف محبت کی ہے ۔۔۔اور میں نہیں چاہتا کہ نفرت کروں تم سے ۔۔۔اس کے کان سے گال رگڑتے اب وہ نورا کا کوٹ کھول رہا تھا۔۔

تیز تیز سانس لیتی نورا نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن وہ رولف بارڈ کو کیسے روک سکتی تھی ۔۔رولف نے اس کے جسم سے کوٹ چھیل کے اتارا۔۔

بلیک کلر کی ٹی شرٹ میں نورا کے بال بکھر چکے تھے دھونکی کی مانند چلتی سانسیں رولف کو عذاب میں ڈال رہی تھی ۔۔۔جب کافی میکر کا۔ ۔۔۔الارم بجا۔۔

میں نہیں چاہتا تمہارے ساتھ کوئی زبردستی کروں ۔۔مجھے اکسایا مت کرو ۔۔اسے چھوڑتے وہ کچن کی طرف ایا۔۔

Novels Queen

تم پاگل ہو -- نورا کوٹ اٹھاتے باہر نکل گئ تم جیسا برا انسان میں نے زندگی میں نہی دیکھا --وہ اونچی اواز میں کہہ رہی تھی ---

رولف نے اسے جاتے ہو دیکھا لیکن روکا نہی وہ جانتا تھا --اسی کے پاس ائے گی--

----

ساڑھے نو بجے ابان کی گاڑی اندر داخل ہوئی --پارکینگ ایریا میں گاڑی کھڑی کرتے وہ اترا --

عصام اور عشوے عائشہ بیگم کی طرف گئے تھے ان کی طبعیت کچھ ناساز تھی -- لان سے گزرتے اس کی نظر ٹیولپس پہ پڑی تو رک گیا --

www.kitabnagri.xyz

کوٹ بازو پہ لٹکاتے اس نے دو تین بنڈل مہرون اور وائٹ امتزاج کے توڑ لیے -- پھر اپنے روم کی طرف جانے کی بجائے بیسمنٹ میں ایا --

کوٹ سائڈ پہ رکھتے اس نے تمام پھول الگ کیے --اب نیڈل اور تھریڈ کے لیے اسے اوپر جانا تھا ایزل کے پاس -- کچھ سوچتے پھولوں کو وہیں چھوڑ دیا اور کوٹ اٹھائے اوپر اگیا -- کچھ ہی لمحوں میں وہ ایزل کا ڈور نوک کر رہا تھا --

اجائیں -- اندر سے زرنم کی اواز ائی تو ناب گھمائی ---

کیا مجھے ایک نیڈل اور تھریڈ ملے گی ڈئیر ٹیلر ---وہ فلحال اچھے موڈ میں تھا ---

Novels Queen

پہلی بات میں ٹیلر نہی ہوں مائے ڈیشنگ بزنس مین برادر --ائی ایم آ ڈیزائنیر -- تصیح کرتے سوئی دھاگہ اسے تھمایا ---دوسری بات اگر مجھے اپ کی خدمت کرنے کا موقع دیا جائے تو ---

نہیں نہیں--میں خود کر لوں گا-- تھینکس --اس سے لیتے سر تھپتھپایا اور اپنے روم کی طرف بڑھا --دروازہ-ناک کرتے اس نے دونوں چیزیں کوٹ کی جیب میں رکھیں ---

درووازہ کھولتے زرم دروازے کے پیچھے ہو چکی تھی ---ابان-نے اندر داخل ہوتے اسے دیکھا ---

اپ میرے کپڑے نکال دیں گی ---پھر کوٹ رکھتے جوتے اتارے --

جی ۔۔زرنم حیرانی سے اسے دیکھتے ڈریسنگ روم میں گئی ۔۔کیونکہ اس کے تاثرات اس کے سوچ سے بلکل الٹ تھے ۔۔

اس کے خیال میں ابان اس سے شدید ناراض ہو گا اور اسے دیکھے گا بھی نہی ۔۔ لیکن وہ خود اس سے بات کر رہا تھا ۔۔

تھینکس ۔۔اس کے اتنے تک وہ ٹائی اتار کے اپنی شرٹ کے بٹن کھول چکا تھا ۔۔زرنم نے اس کے پاؤں دیکھتے کپڑے پکڑائے ۔۔

جب تک وہ فریش ہو کے نکلا زرنم اس کی چیزیں سمیٹ چکی تھی ۔۔۔

بلیک ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں بھگے بالوں کو سکھاتے باہر ایا تو زرنم ٹھرس کا ڈور بند کر رہی تھی ۔۔۔

میرا کوٹ کہاں رکھا ہے --ادھر ادھر دیکھتے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس ایا --پھر گھڑی اٹھا کے پہنتے بال سیٹ کیے ---

اپ نے کہیں جانا --دوبارہ گھڑی پہنے کا-ل مطلب وہ کہیں جا رہا تھا ---

ہاں مجھے تھوڑا سا کام ہے --اپ سو جائیں -- وقت دیکھتے ہئیر بریش اپنی جگہ پہ رکھا --زرنم کا دل بجھ گیا ---اس کے انے سے جیسے کمرے کی خشبو ہی بدل جاتی تھی --

دیر سے ائیں گے -- بالوں کو پیچھے کرتے پوچھا --

ہاں --ہو سکتا ہے -- کوٹ سے کچھ نکالنکے ٹراوزر کی جیب میں رکھا --پھر موبائل چارج پہ لگایا --

www.kitabnagri.xyz

اپ --موبائل -- نہیں--- رک رک کے لفظ ادا کرتے وہ اب سہی معنو میں حیران ہوئی --

نہیں--ایکچولی مجھے گھر کے اندر ہی کام ہے --ضرورت ہوئی تو لے لوں گا -- کہتے باہر نکل گیا-- زرنم انگلیاں مروڑتے اس کے پیچھے جانے لگی پھر ارادہ ترک کرتے بیڈ پہ اکے بیٹھ گئ ---

کہیں ناراض تو نہی ہیں--بس مجھ سے دور بھاگنے کے لیے ایسے کر رہے ہوں -- دل میں خدشہ بھی تھا -- کیا ہو جاتا اگر رات کو میں انہیں ایسے ہرٹ نا کرتی --انکھوں میں اتی نمی کو روکا --ابان ناراض ہیں مجھ سے اب وہ میرے ساتھ لیٹنا بھی نہیں چاہتے --

بیڈ کی دوسری سائڈ کو دیکھا جو خالی تھی -- انسوں ایک دم تیز ہو گئے --
میں کیا کروں گی اگر انہوں نے روز ایسا کیا --دل جیسے دھڑکتے دھڑکتے
رک رہا تھا--- کمفرٹر سیدھا کرتے لیٹ گئی رخ ابان کی سائڈ پہ کیا --
نیکسٹ اگر انہوں نے ---

زرنم -- وہ ابھی سوچ رہی تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی ---ایزل تھی
جس کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں ---

ک--کیا ہوا --پریشانی سے اسے دیکھا ---

ن--نانو کی ڈیتھ ہو گئ ہے --وہ بتاتے اس کے قریب ائی -- اور زرنم کو
لگا جیسے عائشہ کے ساتھ ساتھ اس کی بھی جان نکل گئ ہو --اس کی
چیخوں نے بیسمنٹ میں بیٹھے ابان کو ساکت کر دیا تھا

سڑک پر پھیلتی برف کی سفیدی اور ندی آہستہ آہستہ بہتا پانی جس سے ہلکا ہلکا دھواں نکل رہا تھا ---پاس پڑے ایک پتھر پہ بیٹھی نورا خاموش تھی --

رولف بارڈ اس کے پیچھے نہیں آیا تھا اور آج چار دن ہو چکے تھے اسے وہاں سے گئے --پانی میں بہتے دور سے آنے والے سرخ اور پیلے پتوں کو دیکھ رہی تھی شفاف پانی میں رنگ بکھرا جیسے جنت کے پتوں کا گمان دے رہا ہو --

مبہوت سی ہوتی وہ یکسر سب کچھ بھول چکی تھی -- یہ پتے یقینا کسی بہت پیارے درخت کے تھے بڑے بڑے پانچ سے چھ نوکوں والے جیسے انگور کے پتے ہوتے ہیں -

۔جھک کے پانی میں ہاتھ ڈالتے ایک اٹھا لیا --وہ بہت اگے کی طرف ندی کے ساتھ بہتے جاتے جانے کہاں رکتے تھے وہ نہیں جانتی تھی --

www.kitabnagri.xyz

یہ وہ پتے تھے جن کا ذکر شاید حیا سے کیا گیا تھا -- عاشے گل نے انہیں تھامے رکھا لیکن حیا کو لگا تھا وہ پتے اس سے دور چلے جائیں گے --

بلکل ویسے ہی ابھی نورا کو لگ رہا تھا -- لیکن اس کے لیے بہہ جانا اچھا تھا -- کیونکہ اس کے پاس کوئی عاشے گل نہیں تھی جو اسے جنت کا راستہ دیکھاتی --

نا ہی وہ حیا تھی -- جس کو جہان عزیز تھا --اسے تو رولف بارڈ سے نفرت تھی جیسے ابدار کو ہاشم کاردار سے -- وہ بھی مسٹر بارڈ سے طلاق لینا چاہتی تھی اس شخص کی موجودگی اس کے لیے سوہان روح تھی --

کاش اس کی قسمت پلٹا کھاتی اور وہ سب بدل سکتی -- پتا انگلیوں سے چھوتے وہ اداس نظر آتی ایک اپسرا تھی ---

جیسے شام کی اداسی اس وجود میں ڈھل گئی ہو --اس کے پاس کوئی نہیں تھا --اس کا کوئی نہیں تھا --نا اس کے پاس بہارے گل تھی جو اس سے باتیں کرتی ----

الکا بی ابھی تک نہیں لوٹی تھیں -- کتنی دیر وہ ان جنت کے پتوں کو دیکھتی رہی پھر اٹھ کے کاٹج کی طرف آگئی---

اندر قدرے حدت تھی دروازہ بند کرتے اپنی جگہ پہ آ کے بیٹھ گئی -- موبائل اٹھاتے وقت دیکھا سات بجنے والے تھے ---

میں تمہیں روز سات بجے کال کروں گا تم نے پہلی بیل پہ پک کرنی ہے کال --

Novels Queen

اس بار خاص طور پہ رولف اسے کہہ کے گیا تھا ۔۔۔اس دن جب وہ واپس آئی تو وہ اپنی کچھ پیکنگ کر رہا تھا ۔۔

کیا تم یہاں بس کپڑے لینے آئے تھے ۔۔ نورا کا پارہ کافی حد تک نیچے آ چکا تھا ۔۔اسے مصروف دیکھ کے دریافت کیا۔۔

نہیں ۔۔میری نانو کی ڈیتھ ہو گئی ہے مجھے پاکستان جانا ہے ۔۔ سبز آنکھوں نے سنجیدگی سے اسے دیکھا ۔۔

کیا مطلب تم پاکستان جا رہے ہو ۔۔وہ ہلکا سا چیخی ۔۔جس۔میں خوشی کا عنصر تھا ۔۔

م۔۔مجھے بھی ساتھ لے جاو ۔۔نورا فورا تیار ہوئی ۔۔اسے پاکستان جانا تھا ۔۔

نہیں جا سکتی تم -- سختی سے زپ بند کرتے جوگرز نکالے ---اور میں پہلے بھی بتا چکا ہوں تم ابھی یہیں رہو گی ---

کیوں --میں کیوں رہوں -- تم جا سکتے ہو اور میں نہیں جا سکتی --

بس ---اپنی زبان یہیں بند کر لو -- میں واپس آکے تمہیں بتاوں گا--- بیگ کمر پہ ٹکاتے موبائل کوٹ کی جیب میں رکھا --

تم میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو -- وہ اس کے پاس آتے چلائی ---میں تمھاری بیوی ہوں شادی کی ہے تم نے میرے ساتھ ایسے سلوک کیوں کر رہے ہو --

رولف نے رک کے ایک نظر اسے دیکھا --پھر اسے اپنے قریب کرتے چہرہ دبوچا اور ہونٹوں کو قید کر لیا --

Novels Queen

نورا اچانک افتاد پہ تڑپ کے رہ گئی -- کئی لمحے وہ اسے اپنے اندر اتارتا رہا

جونہی یہ ہونٹ کھلیں گے یہی حالت کروں گا اب سے ان کی -- سرخ ہوتے ہونٹوں کو دیکھتے دھمکایا --

میں تمہیں روز سات بجے کال کروں گا تم نے پہلی بیل پہ پک کرنی ہے کال -- ہونٹوں کے قریب لگی نمی کو اپنے انگوٹھے سے صاف کرتے کہا

نورا کو ایک دم چپ لگ گئی تھی اسی خاموشی میں ایک بار پھر رولف اسے وہاں چھوڑ کے چلا گیا --

کروٹ لیتے اس نے دوبارہ وقت دیکھا --سات بج کے انیس منٹ ہو رہے تھے --

ایک دن بھی اس کی کال نہیں آئی تھی اور نورا نا چاہتے ہوئے بھی انتظار کر رہی تھی --وہ شاید اسے بھول گیا تھا --یا شاید وہ بھول جانے کے ہی قابل تھی

عائشہ بیگم کو کندھا دینے والے چار مرد آبان عصام رضا اور آزان تھے -- دو داماد(عصام اور آبان) دو نواسے (آبان اور آذان) اور ایک بیٹا -- آج چوتھا دن تھا عورتیں---

Novels Queen

تعزیت کے لیے ابھی بھی آ جا رہی تھیں -- رضا نے اپنی فلائٹ کینسل کروا دی تھی

زرنم نے صبح بھی ناشتہ نہیں کیا تھا -- کل شام کو بھی مشکل سے دو چار نوالے لیے تھے --اب پھر وہیں ایک جگہ بیٹھی تھی ---صوفے پہ پاوں اوپر کیے --گال گھٹنے پہ ٹکائے -- نمکین پانیوں سے بھری انکھیں -- سرخ ہوتے پپوٹے --

باقی خواتین لان میں تھی رابیل سب کو کھانے کے لیے بلانے آئی تھی اسے وہاں بیٹھے دیکھا تو پاس چلی آئی --

تم ٹھیک ہو --پاس بیٹھتے بال سمیٹے --

Novels Queen

ہوں --سر کو ہلکی سی جنبش دیتے خود بالوں کو کانوں کے پیچھے کیا --آنکھیں رو رو کے سوج چکی تھی --دو دن میں وہ کملا کے رہ گئی تھی

آجاؤ ہمارے ساتھ کھانا کھا لو --اس کا ہاتھ پکڑتے دیکھا --

مجھے بھوک نہیں ہے --ہاتھ نکالتے پاؤں نیچے کیے --

کل سے کچھ نہیں کھایا تم نے -- ابھی تھوڑا سا کھا لو --

پلیز رابیل آپی --مجھے بھوک لگے گی تو کھا لوں گی ---

اوکے -- تعاصف سے سر ہلاتے وہ وہاں سے چلی گئی --

کچھ ہی دیر گزری کہ عشوے آگئی --

بیٹا اٹھ کے کھانا کھا لو --کندھوں سے تھامتے پیار سے اپنی طرف گھمایا ---

نہیں بھوک نا پھپو ۔۔آنکھوں میں آتے انسوں کو اندر دھکیلنے کی ناکام کوشش کی۔۔

دیکھو تم ایسے کرو گی تو ان کی روح کو تکلیف ہو گی ۔۔

اسے اپنے ساتھ لگاتے سر پہ پیار کیا ۔۔۔۔ صبر سے کام لو ۔۔۔ عشوے کا اپنا بھی دل دکھتا تھا لیکن کیا کیا جا سکتا تھا اللہ کا قانون تھا ہر ذی روح کو ایک نا ایک دن منوں مٹی تلے اترنا تھا ۔۔

میں آجاؤں گی نا ۔۔فلحال میرا دل نہیں کر رہا ۔۔ لان میں ہی دستر خوان بچھایا تھا کچھ اور بھی مہمان تھے ۔۔۔

www.kitabnagri.xyz

مرد حضرات پلوشہ کے گھر تھے -- کھانا کھا کے انہیں واپسی کے لیے نکلنا تھا زرنم کچھ دن وہیں رہتی -- عزت اور رضا کے ساتھ

اچھا ٹھیک ہے -- میں تمہارے لیے پہلے ہی نکلوا دیتی ہوں -- اس کی ہتھیلی پہ ہونٹ رکھتے وہ پاس سے اٹھ گئی -- باہر آئی تو سبھی بیٹھی تھیں --

ماما زرنم کہاں ہیں --- آبان جو دیکھنے آیا تھا زرنم نے کھانا کھایا ہے یا نہیں وہاں سبھی کو دیکھ کے اس کی غیر موجود کِھلی --

وہ پھر کھانا نہیں کھا رہی -- اندر ہے تم دیکھ لو -- اندر کی طرف اشارہ کرتے اسے بتایا ---

Novels Queen

ہمم-- وہ سیدھا اندر آیا - سفید شلوار قمیض میں کف فولڈ کیے آج بھی گھڑی اس کے لیفٹ بازو میں بندھی تھی ---

اٹھیں --اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتے سنجیدگی سے دیکھا ---کھانا کھا لیں --زرنم جو بے خیالی میں بیٹھی تھی چونکی --

ج--جی--پھر گردن اٹھا کے اسے دیکھا ---

میرے ساتھ آئیں--آبان نے اس کا ہاتھ پکڑتے کھڑا کیا --کھانا نہیں کھایا نا --بالوں کو سمیٹتے آنکھوں میں جھانکا--

مجھے نہیں کھانا ---نظریں جھکاتے وہ ایک بار پھر رو دینے کو تھی اس نے اپنے بہت سارے رشتے ایک ساتھ کھوئے تھے ماں کا باپ کا دادی کا

-- عائشہ نے اس کے ماں باپ کا کردار نبھاتے دادی جیسی شفقت بھی دی تھی ---

اوکے --پھر ابھی میرے ساتھ چلیں -- جھولتا دوپٹہ اٹھا کے سیٹ کیا -- کندھے کے گرد بازو کا حصار باندھتے اپنے ساتھ کا احساس دلایا-- گھر جا رہے ہیں --یہاں آپ کی حالت اور خراب ہو گی --

ن-- نہیں --مجھے یہیں رہنا ہے --کندھے پہ دھرے ہاتھ کو کھولتے الگ ہونا چاہا --

یہاں آپ اپنا خیال نہیں رکھ رہی اور میں بھی نہیں رہ سکتا ہر وقت ساتھ --

م-- میں رکھوں گی پلیز --

زرنم -- ابان نے ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرا لیتے اذیت سے پکارا --ہم۔کسی ایک کے لیے باقیوں کو نہیں چھوڑ سکتے ----

وہ کوئی ایک نہیں تھیں نا --آنسو پھسل کے آبان کی ہتھیلیوں پہ گرے -- وہ میری ماں تھیں --انہوں نے مجھے-- سسکی بھری --

انہوں نے مجھے تب سنبھالا جب وہ خود سنبھالے جانے کے قابل تھیں آبان --م--میں کیسے نا روؤں --سوچتی ہوں تو جان نکلتی جیسے کوئی دل سینے میں بھینچ رہا ہو --

دل کے مقام پہ ہاتھ رکھے وہ رو رہی تھی --آبان نے بے بسی سے اس کے آنسو دیکھے -- پھر اسے خود میں بھینچ لیا ---زرنم شدت سے رو دی ---

انہوں نے مجھے چلنا سیکھایا -- بولنا سیکھایا -- انہوں نے مجھے ہنسایا جب میں رو رہی تھی -- اب وہ نہیں ہیں تو میں کیسے ہنسوں -- آبان کی شرٹ آہستہ اہستہ بھیگ رہی تھی ---

-م -- میں کیسے انہیں بھولوں -- ہولے ہولے لرزتے وہ ہچکیوں سے رونے لگی --آبان نے اسے رونے دیا -- عائشہ کے لیے زرنم کا دل کبھی ہلکا نہیں ہو سکتا تھا -- وہ -ایک ایسا دکھ تھا جو ہمیشہ گلے میں گولے کی صورت اٹکا رہتا -

آہہم -- بھائی مما بلا رہی ہیں -- ایزل جو آبان کو لینے آئی تھی انہیں ایسے کھڑے دیکھ کے پہلے گلا کنکھارا --

آتا ہوں -- زرنم کو الگ نہیں کیا جب تک وہ خود پیچھے نہیں ہوئی ---

Novels Queen

ا--آپ جائیں --گال رگڑتے ناک سرخ ہو چکی تھی --

میرے ساتھ چلیں گی یا کھانا کھائیں گی --آبان نے بھتی آنکھوں کو انگوٹھے کے پوروں سے چھوا --

م--میں کھا لوں گی کھانا ابھی --

اوکے --آبان نے ایک بار پھر اس کے بال سیٹ کیے تھے --پھر اپنی قمیض دیکھی جو سینے سے بھیگی بھیگی تھی -

-ہاتھ رکھتے دوبارہ زرنم کو دیکھا جو قمیض پہ آنسوں کی نمی دیکھ کے شرمندہ ہوئی تھی --

اٹس اوکے --آپ کھانا کھائیں --اس کی شرمندگی سمجھتے دوبارہ کہا --پھر باہر چلا گیا --

www.kitabnagri.xyz

زرنم سرخ ہوتے واپس بیٹھ گئی ۔۔دل کو پھر بھی سکون نہیں مل رہا تھا ۔۔عائشہ۔کی کمی کبھی پوری نہیں ہو سکتی تھی

"ابن البار" کا کیا مطلب ہوتا ہے سوچتے اس نے الکا بھی سے پوچھا ۔۔وہ کچھ دیر پہلے ہی ائی تھیں ۔۔اور اپنے بیٹے کا زکر کر رہی تھیں ۔۔ دوپہر کا وقت تھا ۔۔اس وقت سردی کی شدت تھوڑی کم ہوتی تھی ۔۔ابھی بھی وہ دونوں دالان میں بیٹھی گرین ٹی پی رہی تھیں۔۔

ابن البار عربی زبان میں بھیڑیے کو کہا جاتا ہے ۔۔ یعنی نیک بیٹا ۔۔انہوں نے اپنی اونی سویٹر سیدھی کرتے اسے دیکھا۔۔

نیک بیٹا کیوں ۔۔؟کوئی جانور بھی نیک ہو سکتا ہے بھلا ۔۔وہ بھی بھیڑیا۔۔

www.kitabnagri.xyz

اس لیے کہ جب اس کے والدین بوڑھے ہوجاتے ھیں تو یہ ان کے لئے شکار کرتا ھے اور ان کا پورا خیال رکھتا ھے۔

اوہ --ایک جانور ایسا کرتا ہے -- وہ طنزیہ ہنسی --یہ ہنسی رولف بارڈ کے لیے تھی --

ہاں ایک جانور --جو انسانوں سے کہیں بہتر ہے --اس کے طنز کو اگنور کرتے بات جاری رکھی --

بھیڑیۓ کی بہترین صفات میں بہادری، وفاداری، خودداری اور والدین سے حسنِ سلوک مشہور ھیں.

بھیڑئے جب ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہے ہوتے ہیں تو وہ بطورِ کارواں میں کچھ یوں چلتے ہیں

Novels Queen

سب سے آگے چلنے والے بوڑھے اور بیمار بھیڑیئے ہوتے ہیں دوسرے پانچ منتخب طاقتور جو بوڑھے، بیمار بھیڑیوں کے ساتھ بطورِ ابتدائی طبی امداد (فرسٹ ایڈ) تعاون کرنے والے ہوتے ھیں

ان کے پیچھے طاقتور، دشمن کے حملے کا دفاع کرنے والے (ہنگامی دستہ) چاک و چوبند بھیڑیئے ہوتے ھیں درمیان میں باقی عام بھیڑیئے ہوتے ھیں۔۔۔

نورا بغور انہیں سن رہی تھی۔۔

سب سے آخر میں بھیڑیوں کا مستعد قائد ہوتا ھے جو سب کی نگرانی کررھا ہوتا ھے کہ کوئی اپنی ڈیوٹی سے غافل تو نہیں اور ھر طرف سے دشمن کا خیال رکھتا ھے

اس کو عربی میں "الف" کہتے ہیں کہ اکیلا 'ھزار' کے برابر ہے۔

الف ۔۔نورا کے ہونٹوں نے زرا سی حرکت کی ۔۔

ایک سبق جو باعث عبرت ھے کہ بھیڑیۓ بھی اپنا بہترین خیرخواہ قائد منتخب کرتے ہیں۔

اسی لیے ترک اور منگول اس سے پیار کرتے ہیں اور یہ ترک و منگول کا 'قومی جانور' بھی ہے۔بھیڑیا واحد جانور ہے جو اپنی آزادی پر کبھی بھی سمجھوتہ نہیں کرتا۔۔۔

اس کے زہن میں سب سنتے صرف رولف بارڈ کا عکس گھوم رہا تھا ۔۔وہ شخص بھی بھیڑیا تھا ۔۔وہ واقع خون خوار تھا ۔۔لیکن یہ خصوصیات کیا اس میں بھی پائی جاتی تھیں۔۔

بھیڑیا واحد جانور ہے جو کسی کا غلام نہیں بنتا جبکہ شیر سمیت ہر جانور کو غلام بنایا جاسکتا ہے۔

بھیڑیا واحد جانور ھے جو اتنی طاقت رکھتا ھے کہ اس کی تیز اور پھرتیلی آنکھیں کسی جن کا تعاقب کر کے پھرتی سے چھلانگ لگائے اور اسے مار ڈالے۔۔۔اس کے سامنے ایک دم وہ جنگل گھوم گیا جب اسے اوپر کھینچتے وہ نیچے ایا تھا۔۔جس نے ٹائیگر کو اپنے تابع کر لیا تھا

بھیڑیا کبھی مُردار نہیں کھاتا اور یہی جنگل کے بادشاہ کا طریقہ ھے اور نہ ھی بھیڑیا محرم مؤنث پر جھانکتا ھے یعنی باقی جانوروں سے بالکل مختلف کہ بھیڑیا اپنی ماں اور بہن کو بری نگاہ سے دیکھتا تک نہیں۔۔۔وہ رشتہ بناتا ہے اور اسے سمجھتا ہے۔۔

اس کا دماغ سنسا اٹھا -- وہ جتنے دن اس کی نا محرم رہی --رولف بارڈ نے ایک غلط نگاہ بھی نہی ڈالی تھی اس پہ -- سیدھا پرپوز کیا تھا --

بھیڑیا اپنی شریک حیات کا اتنا وفادار ھوتا ھے کہ اس کے علاوہ کسی اور مؤنث سے تعلق قائم نہیں کرتا---

ہاں محرم سے چاہے زبردستی ہی سہی -- ہتھیلیاں رگڑتے اس کے گال سلگنے لگے --

اسی طرح مؤنث بھیڑیا بھی بھیڑیۓ کے ساتھ وفاداری کرتی ھے--اب کی بار الکا بی نے اسے دیکھا---

Novels Queen

م--میں عام سی لڑکی ہوں --کوئی جانور نہیں--ان-کے دیکھنے پہ بدک گئ--

نہی --تم عام لڑکی نہی ہو نورا -- ان کے انداز میں کچھ تھا جو نورا کو ڈرا گیا ---

تمہارا رولف کی زندگی میں انا کوئی عام بات نہی ہے -- یہ وہ انسان ہے جسے کوئی لڑکی نہی بھاتی تھی اس نے تمہیں چنا --اس کے پیچھے کوئی وجہ تو ہو گی ---

وہ--وہ مجھے جانتا تھا --اس نے اغوا کیا--

وہ تم سے محبت کرتا ہے --الکا بی نے اس کی بات کاٹی --

ابن البار کون ہے -- اسے خدشہ تھا --کہیں ایک ہی شخص تو نہی --ان کی بات بدلی --

تم میری بہو ہو --اس کا ہاتھ تھامتے چوما --

ا--اپ---مجھے الجھا رہی ہیں --وہ اٹھ کھڑی ہوئی --اور سننا اس کے لیے سہان روح تھا --

میں تمہیں سلجھا رہی ہوں --یہاں بیٹھو -- اسے واپس بیٹھنے کا کہا --

م--میں بعد میں اوں گی ---وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی -- اور وہ بھاگ ائی --اسے اب کبھی الکا بی سے نہیں ملنا تھا --کاٹج میں اتے دروازہ بند کیا ---اور رولف کے کمرے میں ائی -- اس کی نظریں ان پینٹنگز کی طرف اٹھی تھیں --

Novels Queen

ابن البار --بھیڑیا --ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے پیچھے بیٹھ گئی --وہ۔ مسلسل انہیں دیکھ رہی تھی جب دل دھک سے رہ گیا --

اگر غور سے دیکھا جاتا تو وہ چھوٹی اور بڑی پینٹنگ مل کے الف بناتے تھے --چھوٹی پینٹنگ پہ بنا بھیڑیا الف کی طرح تھا ---اور بڑی پینٹنگ (لف) کی شکل میں -- وہ شخص اس کے لیے پہیلی ہوتا جا رہا تھا --

اسے سمجھ نہیں ائی وہ اس سے محبت کرتی یا نفرت ---اگر وہ ابن البار کو نا جانتی تو ہمیشہ اسے حقارت کی نظر سے دیکھتی --اب اسے وہ بھیڑیا دلچسپ لگا -- جو الف تھا --ہزاروں کا ایک سردار -- ابن البار --رولف بارڈ

سفید رنگ کی اونچی بلڈنگ جس کی بیرونی عمارت کسی ملکہ کا محل لگتی تھی --اندر کالی وردیوں میں ملبوس بے شمار گارڈز اپنی ڈیوٹی نبھا رہے تھے --

تیزی سے ہوتی ٹھک ٹھک پرینٹنگ مشینز کی غوں غوں اور چلتے پھرتے لوگوں کے درمیان تیزی سے چلتے وہ اپنے آفس میں داخل ہوا -- پھر اپنا لیپ ٹاپ آن کرتے کوٹ اتار کے پھینکا ---

پاسورڈ انٹر کرتے اپنی ای میل کھولی اور بے شمار ہیتک بھرے جملے اس کا منہ چڑا رہے تھے --

جوں جوں الیکشن قریب آتے جا رہے تھے ویسے ویسے اس کی ریپوٹیشن خراب ہوتی جا رہی تھی -- اور وہ نہیں جانتا تھا یہ راز جو صدیوں سے دفن تھے اب کیسے لگلے جا رہے ہیں --

شدید تیش کی حالت میں موبائل نکال کے کسی کو کال کی اور نارویجن میں بات کرتے اپنا اشتعال نکالنے لگا --

پوری بات میں سمجھ آنے والا ایک ہی لفظ تھا اور وہ تھا رولف بارڈ۔۔

اگے سے کیا کہا گیا اس نے تحمل سے سنا اور فون رکھ دیا ۔۔اب بس ایک ہی شخص تھا جو اسے آنے والے حکمرانوں میں نمبر ایک پہ کھڑا کرتا۔۔

اور وہ ایک نمبر پہ آنے کے لیے کسی کے بھی ترلے کر سکتا تھا۔۔۔

میرے کپڑے گاڑی میں رکھ دو ۔۔باہر۔نکلتے سیکٹری کو گھورا جو اسے ادائیں دیکھاتے اپنے طرف راغب کر رہی تھی ۔

۔اس کے ساتھ وہ بہت وقت گزار چکا تھا اب نیا ٹیسٹ چیک کرنا تھا ۔۔اسے منع کرتے گاڑی میں آگیا۔۔

اگلے دن وہ آذان کے ڈیپارٹمنٹ میں حسان کو رولف بارڈ کی تصویر دیکھا رہا تھا۔۔۔

کیا تم اس آدمی کو جانتے ہوں ۔۔حسان پہلے تو اپنے سامنے سوٹیٹڈ بوٹیڈ شخص کو دیکھ کے اچنبھے کا شکار ہوا پھر اسے بتا دیا کہ یہ شخص آج کل وہاں نہیں ہے

جب آئے گا تو اسے انفارم کر دیا جائے گا۔۔اس سے کانٹیکٹ نمبر لیتے حسان نے آذان کو اس کے باہر جاتے ہی انفارم کر دیا

میں نے ہماری پیکنگ کر لی ہے ۔۔احلام اور موسی کے کپڑے سیٹ کرتے رضا کو دیکھا۔۔۔

Novels Queen

تم زرنم سے بات کرو --پلیز میرا دل کرتا ہے میں اپنی بچی کو اپنے ساتھ رکھوں--

میں کیا کر سکتا ہوں آپ ہی بتائیں --اب اس کے حقدار ہم نہیں رہے -- ہمارے ہاتھ میں اب کچھ نہیں ہے -

کیسے نہیں ہے تم بات کرو زرنم سے وہ تمہاری بات مانے گی ---نہیں تو آبان سے پوچھو اور ---

کوئی کچھ نہیں کر سکتا --اسے اپنے گھر خوش رہنے دو کیوں اس کا بسا بسایا گھر --

Novels Queen

کہاں بسا بسایا گھر --ابھی وہ بچی ہے --انیس بیس کی بھی نہیں ہوئی اور آبان کو دیکھا ہے --وہ اس سے دس سال بڑا ہے -- نہیں رہ سکتی وہ اس کے ساتھ --ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے بہت کچھ سمجھانا چاہتی تھی --

جب تک زرنم نہیں چاہے گی ہم لوگ اسے لے کے نہیں جائیں گے --بس بات ختم کرو --رضا نے سختی سے منع کر دیا --

اگلے دو دن تھے اور پھر ان کی فلائٹ-- عزت کو کچھ تو کرنا تھا جس سے زرنم خود اس کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہو جاتی --سٹڈی کا بہانہ تو اب بس بہانہ ہی تھا ۔

۔اسے زرنم اور آبان کو ایک دوسرے سے بد ظن کرنا تھا جس کے لیے ہتھیار اسے جلدی ہی مل گیا --

حالہ --آبان کی یونیورسٹی فیلو اس کے کام آ سکتی تھی --

کیا تمھاری بیٹی میری مدد کر سکتی ہے --نمرہ اس کی اور عشوے کی کلاس فیلو رہی تھی کسی زمانے میں -- حالہ اسی کی بیٹی تھی

صرف ایک ملاقات جو اتفاقاً زرنم کی اور حالہ کی ہوئی --وہ-عائشہ بیگم-کی تعزیت کے لیے ان کے گھر آئی تھی -- لیکن زرنم شاید اس ایک ملاقات کے بعد کبھی جی نہیں سکی ---

----

حالہ آبان کی یونیورسٹی فیلو -- بستر سے اٹھتے اس نے سفید ریشم کا دوپٹہ اپنے چہرے کے گرد لپیٹا --سفید ریشمی فراک پاوں چھو رہا تھا ---جوتوں سے بے نیاز گلابی پاوں قالین میں دھنسے ہوئے آدھے چھپ گئے --

Novels Queen

ہاں -- وہ تم سے ملنے آئی ہے --- عزت نے تکیہ سیدھا کرتے اسے دیکھا --

وہ آبان کی کلاس فیلو ہے تو یہاں کیوں آئی ہیں وہ ان کے گھر---اسے نا سمجھی سے دیکھا

ایکچولی وہ میری اور عشوے کی کلاس فیلو کی بیٹی ہے اور آبان کی یونی میں بھی اس کے ساتھ رہی ہے --آبان کا اور اس کا ریلیشن بھی اچھا ہے --اور اس کی نانو کی ڈیتھ ہوئی ہے تو یہاں ہی آنا زیادہ اچھا لگا اسے --

صرف اچھا آنٹی --بہت اچھا --اگر زرنم سے زبردستی اس کی شادی نا ہوئی ہوتی تو ابھی میں اس کی جگہ پہ ہوتی بے دھڑک انداز میں اندر آتی حالہ نے جیسے زرنم کی قوت مدافعت چھین لی --اسے لگا یہ فقرہ محظ اسے ہی سنایا گیا ہے --

میں اور آبان یونی کے سب سے بریلینٹ سٹوڈنٹس تھے اور ہم لوگ ایک دوسرے کو فل سپورٹ بھی کرتے تھے نا کی جیلس ہوتے تھے -- چلتے ہوئے ان کے قریب آئی --

کیسی ہیں آپ --مجھے آپ کی دادو کا بہت افسوس ہوا -- حالہ نے خود ہی اس کے گلے لگتے بے تکلفی سے کہا --زرنم کچھ کہہ بھی نا سکی --

آپ لوگ باتیں کرو میں باہر ہوں --عزت انہیں وہاں چھوڑ کے چلی گئی --زرنم اس سے کیا بات کرتی --

تمہاری دادو کا بہت افسوس ہوا ۔اللہ ان کے لیے آسانیاں پیدا کرے ---ان کی۔ مغفرت کرے -- آمین --

آمین--زرنم کے لب زرا سے ہلے --

Novels Queen

آپ یہاں کب تک ہیں -- حالہ نے خود ہی بات بڑھائی --

شام کو چلے جانا ہے -- آپ -- بیٹھیں نا --وہ ابھی تک کھڑی تھی تو زرنم کو خیال آیا

ہمم --- بیٹھتے اسے دیکھا -- دادو کو ہوا کیا تھا --

کچھ نہیں -- بلڈ پریشر کا مسلہ تھا انہیں --آنکھوں میں ائی نمی کو دھکیلتے اس کے ہاتھ دیکھے سفید جلد -- بڑھے ناخن -- نرم و ملائم ہاتھ --

آپ کیا کرتی ہیں آج کل --ایجوکیشن وغیرہ --اس نے اپنے ہاتھوں کو سیدھا کرتے اس کی نظروں کو محسوس کر لیا تھا شاید --

گھر ہی ہوتی ہوں ۔۔میٹرک کیا ہے اگے ابھی کالج میں ایڈمیشن لوں شاید ۔۔نظریں چراتے اس نے لب بھینچے ۔۔

اوہ ۔۔ ابھی تو اپ چھوٹی سی ہیں پھر ۔۔ ۔۔وہ آپ کا صیغہ اس لیے لگا رہی تھی کیونکہ وہ آبان کی بیوی تھی ۔۔اور آبان ان سب کے لیے معتبر تھا۔۔اس سے جڑا ہر رشتہ ان کے لیے عزت کے قابل تھا ۔۔

ا۔۔آپ کی کتنی ایجوکیشن ہے ۔۔

میں نے ماسٹرز کیا ہے ۔۔ابھی جاب نہیں کر رہی ۔۔اپنا بزنس کرنے کا سوچ رہی ہوں ۔۔۔

ہمم ۔۔وہ اس سے اور کیا بات کہتی کچھ وقت ایسے ہی خاموشی سے گزر گیا ۔۔

Novels Queen

آپ اور آبان ایک دوسرے کو --پتہ نہیں یہ سوال اس نے پوچھا تھا --

ارے ارے --ایسا کچھ نہیں ہے --وہ حیرانگی سے مسکرائی -- ہم ۔لوگ اچھے دوست تھے --اور اگر آپ نا ہوتیں تو شاید ہماری شادی ہو جاتی --ویسے ہی جیسے کسی کی بھی آبان سے ہو سکتی تھی --اسے لگا وہ اس پہ شک کر رہی ہے ---

ہمم سوری آپ کو برا لگا --میں ویسے ہی پوچھ رہی ہوں --سر جھکاتے شرمندہ ہوئی --

اٹس اوکے --کوئی بات نہیں --

میں چلتی ہوں -- وہاں چکر لگاؤں گی--اٹھتے ہاتھ بڑھایا جیسے زرنم نے ہلکا سا چھوا تھا --اس کے جانے کے بعد کتنی دیر وہ اسی کے متعلق سوچتی رہی تھی --وہ اس کے دل میں ایک نیا باب کھول گئی تھی --بابِ حالہ --

----

گیارہ بجے وہ فلائٹ سے اترا تو حسان اسے لینے آیا ہوا تھا۔۔۔

کیسا ہے تو۔۔ ہینڈ شیک کرتے دونوں گلے ملے۔۔

ٹھیک ہوں۔۔ تم۔سناؤ۔۔آذان نے اپنا لگیج اسے پکڑایا۔۔گاڑی میں بیٹھتے موبائل پہ میسج کر کے عصام کو سینڈ کیا کہ وہ پہنچ گیا ہے۔۔

راستے میں ہی حسان نے نانو کا افسوس کر لیا تھا۔۔اپارٹمنٹ پہنچ کے کچھ دیر آرام کیا۔۔۔شام کو چائے پیتے حسان نے اسے اینگر نامی شخص کے متعلق بتایا۔۔جو اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔ اس نے ایڈریس اپنے پاس رکھ تو لیا پر اس کے پاس جانے سے پہلے اسے ایک اور کام کرنا تھا۔۔۔

اگلے دن صبح صبح وہ میکڈونلڈ آیا تھا۔۔اونر نے تھوڑا غصہ کیا لیکن اسے برداشت کرنا تھا اپنے فائدے کے لیے۔۔۔

www.kitabnagri.xyz

دو بج کے پچپن منٹ میں اس نے وہاں سے نکلتے ہی اپنا حلیہ چینج کیا --اب وہ رولف بارڈ تھا --موبائل پہ ایڈریس دیکھتے وہ تیز تیز چل رہا تھا --مطلوبہ جگہ پہنچنے تک اسے پینتالس منٹ لگے تھے وہ بھی پیدل چلتے ہوئے --ایک بہت بڑی بلڈنگ تھی --جیسے کسی ملکہ کا محل ہو--- گارڈ سے ناروتجن زبان میں بات کرتے اندر داخل ہوا ریسپشن پہ اپنا نام بتایا --

اسے بھیج دو --جونہی لڑکی نے کال کر کے اندر بتایا اسے اندر جانے کی اجازت مل گئی --

گلا کھنکھارتے ہڈی سیٹ کی -- وہ دروازہ ناک کیے بنا اندر داخل ہوا تو --سامنے والے شخص نے اسے ناگواری سے دیکھا لیکن کام بھی تو اسی کو تھا ---

Novels Queen

آپ نے یاد کیا تھا --بنا پوچھے وہ کرسی گھسیٹ کے بیٹھا --انداز ایسا تھا جیسے وہ وہاں کا باس ہو --

رولف بارڈ --اسے گھورتے وہ شخص سیدھا ہوا --

ہوں --کہو ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے ٹیک لگائی --

تمہاری مدد چاہیے ---کسی کو مارنے کے لیے ---ناوریجن میں کہتے وہ اسے جانچ رہا تھا --

یہ کام تم خود بھی کر سکتے تھے --آخر تمہیں میری ضرورت کیوں پڑی ---

وہ کوئی عام انسان نہیں ہے --اور پھر اس کا تعلق میرے عہدے سے بھی ہے --ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے اسے رازداری سے کہا --وہ لوگ

www.kitabnagri.xyz

عین مدعے پہ بات کر رہے تھے -- کیونکہ دونوں جانتے تھے پہلیاں بجھانے سے وقت ہی برباد ہوتا --

اوہ--اچھا --مجھے کیا ملے گا اس کے بدلے --کرسی کے بازو پہ انگلیاں ہلکی ہلکی تھرتھرا رہی تھی --

جو تم کہو گے -- بس تم اس شخص کو ختم کر دو --چوبیس گھنٹے کے اندر اندر -- وہ اسے سپاری دے رہا تھا ۔

کون ہے --مجھے بس نام بتا دو --باقی میرا کام ہے -- سیدھے ہوتے اس کی سبز آنکھوں میں وحشت تھی --

ابن البار -- نام لیتے اس نے اپنے ڈرار سے تصویر نکالی ---

یہ شخص -- تصویر اس کی طرف کھسکاتے انگلی سے ٹھونکا --وہاں ایک تصویر بنی تھی -- پاسپورٹ سائز کی اس کے نیچے ابن البار لکھا ہوا تھا ہر لفظ کو الگ الگ شیڈ کیا گیا تھا --

ہمم وہ تصویر کو بغور دیکھ رہا تھا -- سیاہ گہری آنکھیں --سفید شرٹ بلیک پینٹ -- اوپر والے دو بٹن کھلے تھے --ٹائی گردن کے گرد کھلی جھول رہی تھی -- بال ہلکے سے ماتھے پہ بکھرے -- ایک ہاتھ میں موبائل اور دوسرے میں گھڑی -- دیکھ کے ہونٹ پھیلے --

اسے مارنا ہے --اب اینگر کی طرف دیکھا ---

ہاں -- اسے مارنا ہے --- جہاں سے مرضی ڈھونڈھو -- جیسے مرضی ڈھونڈھو --

کیوں مارنا چاہتے ہو اسے --

تمہارا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے -- تم میرا کام کرو تمہیں منہ مانگی قیمت ادا کی جائے گی --

دیکھو --پہلی بات---میں کسی کو بھی بلا وجہ نہیں مارتا --- اور دوسری بات --مجھے شیورٹی چاہیے --

کس کی وہ حیران ہوا----

تمہاری --لفظ پہ زور دیتے اس نے تصویر ٹیبل پہ رکھی -- مجھے اس بات کی شیورٹی چاہیے کہ تم مجھے دھوکہ نہیں دو گے --

تم-بے فکر رہو --تمہیں دھوکہ نہیں دوں گا --

www.kitabnagri.xyz

ہمم پیچھے ہوا ۔۔ مجھے اسے ڈھونڈھنے کے لیے کچھ وقت درکار ہے ۔۔کھڑے ہوتے اس نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے ۔۔

جتنا۔جلدی ہو سکے اس آدمی کو ختم ہو جانا چاہیے ۔۔اینگر اس کے سامنے اپنا کارڈ رکھتے اسے دیکھ رہا تھا ۔۔رولف نے جھک کے اسے اٹھایا اور باہر نکل آیا ۔۔ دروازے کے سامنے کھڑے سکیورٹی گارڈ نے اسے دیکھ کے مسکراہٹ اچھالی ۔۔وہ گردن کو ہلکا سا خم دیتے بے نیازی سے اگے بڑھ گیا

آس پاس کام کرتے لوگوں نے مڑ مڑ کے اس لڑکے کو دیکھا تھا جو بے نیازی سے چلتا ان سب کو نظر انداز کیے ہوئے تھا ۔۔بہت ساری لڑکیوں نے اسے حوس زدہ نظروں سے گھورتے دروازے تک چھوڑا تھا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ آفس سے ابھی نکل رہا تھا جب عصام اندر داخل ہوا ۔۔

آبان بات سنیں میری --اسے روکا --

جی بابا--کوٹ دوسرے بازو پہ منتقل کرتے موبائل دیکھا --ساڑھے نو ہو رہے تھے --

ابھی زرنم کو لے کے ہی گھر آؤ گے -- وہ دونوں کوریڈور میں کھڑے تھے --

جی --اسی طرف جاؤں گا خیریت --

ہاں --ایکچولی تم سے بات کرنی ہے اندر آؤ-وہ واپس اس کے آفس میں داخل ہوئے --

Novels Queen

جی -- سائڈ پہ پڑے جہازی سائز صوفے پہ عصام بیٹھا --آبان نے بھی تقلید کرتے جگہ سنبھالی --

تمہیں بتانے کی ضروت تو نہیں ہے پھر بھی میرا فرض ہے کہ سمجھاؤں --

جی جی --وہ-تمہید باندھ رہے تھے مطلب بڑی بات تھی --

زرنم سے پوچھ لینا وہ کہاں رہنا چاہے گی --وہ-اس کے تاثرات کو دیکھتے بولا --

آپ یہ بات کیوں کر رہے ہیں --وہ حیران ہوا کیونکہ ان کے بیچ سب ٹھیک تھا پھر ایسی بات کیوں --

ابھی مجھے عزت کی کال آئی ہے کچھ دیر پہلے ---اس نے کہا ہے زرنم نہیں آنا چاہتی اور آبان زبردستی --

استغفر اللہ بابا--میں زبردستی نہیں کرتا ان کے ساتھ -- اسے برا لگا --

میں جانتا ہوں --جو بندہ اپنے روم کا دروازہ ناک کر کے داخل ہوتا ہو وہ کہاں اتنی ہمت رکھتا ہو گا --آنکھوں میں دیکھتے شرارت سے کہا --

اہمم اب ایسی بھی بات نہیں ہے ---آپ کی بیوی بھی تو بہت باتیں منواتی تھی -- یاد ہے --جب کپڑے پریس کر کے دیتے تھے --

ہاں تب بیمار تھیں وہ گولی لگی تھی انہیں --

یہ سب تو کہنے کی بات ہے --ڈرتے تو آپ بھی تھے ماما سے --

عصام نے اسے گھورا --اسے یہ باتیں کیوں نہیں بھولتی تھیں--

اچھا اب میں جاؤں-- وہ اٹھا--

ہاں جاو --لیکن زرنم سے پوچھ لینا بہتر ہے --ابھی وہ جس ٹروما سے گزر رہی ہے اسے کچھ وقت دو وہ جہاں ایزی فیل کرے---

وہ میرے پاس ہی ایزی فیل کریں گی --اور آپ پلیز عزت مامی کی باتوں میں مت آیئے گا--انہیں تو ویسے بھی میں زہر لگتا ہوں --اپنی بیٹی کی بھی دشمن بنی ہوئی ہیں--اوں ہوں -- ایسے مت کہو تمہارے لیے ریسپیکٹ ایبل ہونی چائیں ساس ہیں تمہاری --

ائی نو ۔۔وہ سر جھٹکتے باہر نکل آیا ایا ۔۔اور جیسا عصام نے کہا تھا ویسا ہی ہوا ۔۔زرنم۔نے اس کے ساتھ آنے سے انکار کر دیا ۔۔

آپ نے کل مجھے کہا تھا میں لینے آؤں اب جب آگیا ہوں تو یہیں رہنا ہے ۔۔لفظ لفظ پہ زور دیتے وہ اس کے سامنے کھڑا اپنے ہونٹ بھینچے ہوئے تھا ۔۔

کل میرا موڈ اچھا تھا ۔۔ہاتھوں کو دیکھتے اداسی سے کہا ۔۔

تو ابھی کیا ہے موڈ کو ۔۔وہ لوگ زرنم کے روم میں تھے ۔۔کسی نے کچھ کہا ہے ۔۔۔چہرا اوپر کرتے پوچھا

نہیں۔۔آپ کی کلاس فیلو آئی تھیں ۔دادو کے لیے ۔۔

Novels Queen

کون سی --آبان نے اس کا ہاتھ پکڑا -

حالہ شاید نام ہے --اس کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکھا --
ہاں وہ اچھی لڑکی ہے -- تھیکنس کہہ دوں گا ---اسے-نارمل بات لگی تھی

کوئی ضرورت نہیں ہے اسے کچھ کہنے کی --بے اختیار زرنم نے ہاتھ چھڑایا
--

اور میں اپکے ساتھ نہیں جاؤں گی آپ جائیں --وہ اس سے ناراض تھی
لیکن کیوں --آبان کو سمجھ نہیں آیا --

اس نے کچھ کہا ہے --آبان نے دوبارا اس کا رخ اپنی جانب کیا --

کسی نے کچھ نہیں کہا ۔۔بس مجھے اپ کے ساتھ نہیں رہنا کبھی بھی ۔۔ ابان جو اسے سن رہا تھا ساکت ہوا۔۔۔اتنی بڑی بات اتنی اسانی سے کر لی تھی اس نے ۔۔

کیوں ۔۔اس کا ہاتھ چھوڑتے وہ کھڑا ہوا ۔۔ اپ کو کیوں نہیں رہنا میرے ساتھ ۔۔واپس مڑتے وہ بات بھی کر رہا تھا زرنم اسے باہر جاتا دیکھنے لگی ۔۔کچھ دیر بعد اسے باہر سے آوازیں انا شروع ہوئی تو اٹھ کے باہر ائی ۔۔ اپ کو کس نے حق دیا ہے اپ اسے یہاں رکھنے کے لیے میرے خلاف بھڑکائیں ۔۔وہ عزت کے سامنے کھڑا غرا رہا تھا اور عزت سکون سے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی ۔۔وہ دیوانگی کے سفر پہ تھا ۔۔۔۔

مجھے کسی نے نہیں بھڑکایا آبان ۔۔وہ عزت سے بتمیزی کر رہا تھا ۔۔۔زرنم اگے آئی ۔۔۔

Novels Queen

یہ انہیں کی کوئی چال ہے --آپ کو سمجھ نہیں آرہی --یہ چاہتی ہیں ہم الگ ہو جائیں --واپس اس کی طرف گھوما۔

نہیں --وہ ہمیں الگ نہیں کرنا چاہتیں --بس آپ میرے ساتھ خوش نہیں ہیں اس وجہ سے میں آپ کے ساتھ نہیں جانا چاہتی ---سرخ ہوتی آنکھوں کو خصف سے دیکھا--

یہ کس نے کہا ہے آپ کو میں خوش نہیں ہوں آپکے ساتھ وہ واپس اس کے پاس ایا --عزت خاموشی سے انہیں دیکھ رہی تھی -- میں بہت پرسکون ہوں بلکہ میں اپ کے بنا خوش نہیں رہوں گا اپ ایسا مت سوچیں -- ابان نے اسے کندھوں سے تھامتے نظروں میں دیکھا--

ا--اپ ابھی بس مما کی ضد کی وجہ سے کہہ رہے ہیں--میں جانتی ہوں اپ میرے ساتھ نہیں ہیں خوش --

Novels Queen

اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا -- وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی لیکن ابان اس کے ساتھ خوش نہیں تھا --اسے یہ بات تکلیف دینے لگی تھی

تم اسے زبردستی نہی لے کے جا سکتے ---ابان وہ میری بیٹی ہے --میرے ساتھ رہے گی --عزت جو کب سے خاموش کھڑی تھی اسے روکا--

اپ میرے ساتھ چل رہی ہیں ابھی اور اسی وقت سختی سے بازو پکڑتے اپنے طرف جھٹکا --اور میں دیکھتا ہوں کون ہمارے بیچ اتا ہے --

عزت کی انکھوں میں سنجیدگی سے دیکھتے وہ زرنم کو لیے اس کے سامنے سے گزر گیا -- عزت کا کام ہو چکا تھا اب اگر وہ اس کے ساتھ چلی بھی جاتی تو واپس اسی کے پاس انا تھا --

کیونکہ جو شک کا بیج اس نے آج صبح اس کے دل میں بویا تھا --وہ تناور درخت بن کے ہی رہتا --اس کھیل میں یا تو زرنم کی جان جاتی یا ابان کی --جیت عزت کی ہی ہوتی---

اسے اب حالہ کو اپنے پلین میں شامل کرنا تھا----

اگر اپ کو لگتا ہے کہ میں اپ کو یہیں چھوڑ دوں گا تو پھر یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے اپ کی --کیونکہ یہ جو بیچ کے سات اٹھ دن تھے یہ بھی بڑی مشکل سے گزارے ہیں میں نے -- بازو سے پکڑتے اسے گاڑی میں بٹھایا --

اپ--آپ پچھتائیں گے --

کس لیے --ابان اپنی طرف اکے بیٹھا تو زرنم نے غصے سے گھورا

اس لیے کیونکہ اپ کو میں اچھی نہیں لگتی --

www.kitabnagri.xyz

آپ سے کس نے کہا ایسا اپ مجھے اچھی نہیں لگتیں --

بس مجھے خود لگتا ہے ---

کیوں لگتا ہے --

کیونکہ آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے اپ حالہ سے کرنا چاہتے تھے چڑ کے کہتے وہ اب دوسری طرف دیکھنے لگی اور آبان کو لگا اس کے کانوں نے غلط سنا ہے --

آپ کو حالہ نے کہا ہے ایسا ---

نہیں --بس میں نے خود سوچا ہے --

آپ سوچا ہی مت کریں زرنم --اپ سے شادی بے شک میری مرضی سے نہیں ہوئی تھی لیکن ابھی آپ کے ساتھ میں بہت پرسکون ہوں --

Novels Queen

آپ میرا دل رکھنے کے لیے کہہ رہے ہیں ایسا --

یار -- اچھا اگر میں اس سے شادی کرنا چاہتا بھی تھا تو اب کیا --

اب ہوئی تو آپ سے ہے تو پھر آپ کو کس چیز کا خطرہ ہے -- میری زندگی میں اب آپ آچکی ہیں اب اس کے علاوہ اور کسی کی گنجائش نہیں ہے --

آپ میرے مرنے کے بعد بھی حالہ سے شادی نہیں کریں گے --

میں آپ سے پہلے مر جاؤں گا --

ا -- ابان -- اس کی زبان لڑکھڑائی -- دل ڈوب کے ابھرا --

Novels Queen

ہاں ۔۔اگر آپ کو لگتا ہے میں آپ کے ساتھ ایسا کچھ کروں گا تو میں پہلے مر جاوں گا زرنم کے لیے تاکہ آپ کو یہ خطرہ بھی نا رہے ۔۔

اب منہ بند رکھیں اپنا ۔۔ غصے سے وہ سرخ ہوئی ۔۔ اور میں سوری بول رہی ہوں ۔۔ساتھ ہی کانوں کو ہاتھ لگایا ۔۔ابان نے ڈرائیونگ کرتے اسے دیکھا ۔۔وہ سنجیدہ تھا ۔۔

اس بات کی گہرائی وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا ۔۔اس کے دل۔میں یہ شک کا بیج بونے والی عزت ہی تھی ۔۔ورنہ نا حالہ غلط تھی نا۔زرنم ۔۔

بات سنیں میری ۔۔اگر آپ کو یہاں رہنا ہے نا تو انسانوں کی طرح رہیں یہ کیا طریقہ ہے مہینے بعد آ کے شکل دکھا جاؤ ۔۔ نورا انتہائی غصے میں تھی ایک

تو اسے ساتھ نا لے کے جانے کی وجہ سے دوسرا کال نا کرنا اور تیسرا الکا بی نے جو اسے باتیں کی تھیں وہ --

یہ میرا گھر ہے میرا جب دل کرے گا آؤں گا تم کون ہوتی ہو مجھے روکنے والی وہ نورا کی جگہ پہ بیٹھا تھا -- جہاں سے باہر ہوتی ہلکی برف باری سر سبز درخت اور دور چھوٹے چھوٹے پہاڑ بہت پیارا ویو دیتے تھے ---

میں -- تمہاری --- وہ رکی -- کیونکہ رولف اسے لو دیتی نظروں سے دیکھ رہا تھا --

میں -- جو بھی ہوں تم -- وہ گردن اکڑاتے اسے گھورنے لگی -- سبز آنکھوں میں نظر آتا اپنا عکس دیکھنا اسے وبال جان لگا تھا

www.kitabnagri.xyz

میں گھر اس لیے آتا ہوں کہ تمہیں دیکھ سکوں --- سیدھے ہوتے اپنا ہاتھ اگے بڑھایا -- میں جہاں مرضی گھوم لوں بس وہی جگہ مجھے سکون دیتی ہے جہاں تم ہو --وہ بہت خوبصورتی سے محبت کا اظہار کر رہا تھا --

نورا اسے خاموشی سے دیکھنے لگی -- مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی --ہاتھ اگنور کرتے وہ کچن میں آئی --

میرے لیے بھی بنا دینا جو اپنے لیے بنا رہی ہو رولف نے ہاتھ نیچے کرتے اسے دیکھا--

سہی ہے --میں زہر بنا رہی ہوں تمہارے لیے تھوڑا زیادہ بناؤں گی --

زیادہ کیوں --میں تو بس تمہاری نظر کے زہر سے مر جاتا ہوں -- وہ اس کے حقارت سے دیکھنے پہ چوٹ کر رہا تھا --

Novels Queen

آئندہ میں تمہیں دیکھوں گی ہی نہیں -- نورا نے کپ اندر رکھتے اوون اون کر دیا --

یعنی تم مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہو --وہ مسکرایا --

نہیں --اگر میرے بس میں ہوتا تو تمہیں کب کا مار چکی ہوتی --

آہ ظالم --شکر ہے میں نے اپنے ایک دوست کو بتا دیا ہے کہ-میری موت کی ذمہ دار میری بیوی ہو گی --

بہت اچھا کیا ہے --ویسے بھی تمہارے مرنے کے بعد میں زندہ رہ کے کیا کروں گی --وہ روانی میں کہتے چونکی ---کیونکہ رولف اس کے پیچھے کھڑا تھا -- بے ساختہ شیلف سے لگتے وہ پیچھے مڑی --

تمہیں پتہ تمہاری یہ باتیں میرے دل پہ لگتی ہیں -- اس کے ارد گرد شیلف پہ ہاتھ رکھتے اس کا جانے کا راستہ معدوم کیا --

ت--تو --وہ کندھے پیچھے کرتے اس سے دور ہوئی --رولف نے احتیاط سے اس کے کندھوں کے بیچ میں پیٹھ پہ ہتھیلی جماتے اگے کیا --

تم مجھ سے پیار کب کرو گی -- اس کے بال اب بڑے ہو کے کندھوں سے کافی نیچے آگئے تھے --

میں تم سے ہمیشہ نفرت ہی کروں گی -- اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے کرنا چاہا --تم اس لائق نہی ہو تم سے محبت کی جائے --

کوئی بات نہیں --مجھے اپنی محبت کے ساتھ تمہاری نفرت بھی قبول ہے -- تسلی سے کہتے آنکھوں کے قریب سے بال پیچھے کیے -- اس کی اس حرکت نے اسے مجمند کر دیا تھا --وہ شاید سائکو تھا --جو اس کی اتنی ازیت دینے پہ بھی پیچھے نہیں ہٹتا تھا

تمہاری چائے جل گئی ہے --جو تم اوون میں گرم کر رہی ہو -- رولف نے اس کی آنکھوں میں پھونک مارتے سمائل سے نوازا--

نورا جو اس کے چہرے پہ نظریں ٹکائے پلٹنا بھول گئی تھی ایک دم واپس مڑی رولف کا ایک ہاتھ ابھی تک شیلف پہ تھا دوسرا اپنی طرف کمر کیے نورا-کے پیٹ پہ رکھا---

میں تمہیں اپنی فیملی سے ملوانا چاہوں گا-- پیچھے سے گال کے قریب ہوتے اس کے ہونٹ ہلے--

میں انہیں بتاوں گا نورا ان کی بہو بننے کی قابلیت رکھتی ہے --شیلف پہ رکھا ہاتھ اٹھاتے گردن سے بال ہٹائے --ریڑھ کی ہڈی کے عین اوپر گردن پہ لب رکھتے وہ نورا کو ساکت کر گیا-- تمہاری نفرت کے باوجود میری محبت کم نہیں ہو گی نورا -- میرا دل جتنی دیر دھڑکے گا بس تمہارا نام لے گا--

ت-- تم پیچھے ہٹو نہیں تو میں تمہارے سر پہ کچھ مار دوں گی --پاس پڑا لوہے کا راڈ اٹھاتے اس نے کہنی اس کے پیٹ پہ ماری --وہ جو اپنے جزبوں میں بہہ رہا تھا ایک دم پیچھے ہوا--

ہاں ضرور میں صرف تمہارے ہاتھوں سے مرنا پسند کروں گا۔زبردستی اس کا رخ اپنی طرف کیا--

اگر ہم دونوں کو ہی محبت ہوتی تو ابھی ہم لوگ بیڈ روم میں ہوتے -- اس کے ناک پہ ہونٹ لگاتے وہ نورا کو سن کر گیا ---

وہ دن کبھی نہیں آئے گا کہ میں اپنی خوشی سے تمہارے بیڈ روم میں جاؤں --نورا نے اسے زور سے دھکا دیا -

میں مرنا بہتر محسوس کروں گی تم سے محبت کرنے سے -- چائے سنک میں گراتے ٹوٹی چلائی --

رولف بارڈ جو سب کچھ جیت لیتا تھا وہ نورا کے سامنے ہار جائے --ایسا تو ممکن نہیں تھا --

بے بی گرل ----- تمہیں لگتا ہے میں تمہاری محبت کا ویٹ کروں گا -- اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے وہ طنزیہ ہنسا --

Novels Queen

اپنے روم میں داخل ہوتے پاؤں سے دروازہ بند کیا --پھر نورا کو بیڈ پہ پھینکتے اپنی ٹی شرٹ کو پیچھے کی طرف سے اوپر کی طرف کھینچا --

تم ایک گھٹیا شخص ہو --تم بس زبردستی -- اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے -- وہاں موجود جیسے ہر چیز ایک دم اندھیرے میں چلی گئی تھی رولف اپنا حق چھین رہا تھا --

تم ایک وحشی ہو --تم بہت بری موت مرو گے -- نورا نے چلاتے اپنی بے بسی پہ ماتم کیا ---

تم مجھے مارنا چاہو گی --؟پیچھے ہوتے اس کے بکھرے بالوں کو دیکھا --تم مجھے اپنی شدتوں سے مار سکتی ہو --وہ واپس اس پہ جھکا -- نورا نے لاکھ

ہاتھ پاؤں مارے لیکن طاقت سے بھرپور اس جانور کو خود سے دور نہیں کر سکی --

----

جانے والے کے پیچھے کوئی کتنے دن اداس رہ سکتا ہے --ان کی زندگی بھی دوبارہ نارمل ہونے لگی تھی عزت اور ریض بھی بینکاک واپس چلے گئے تھے ایزل نے اپنی بوتیک بنا لی تھی --آبان بھی کچھ مصروفیات کی وجہ سے کم ہی زرنم سے بات کر پاتا --

وہ دونوں ساس بہو بیٹھی یا تو ڈرامے ڈسکس کر لیتیں یا کھانا بنانا -- عشوے این جی او بنانے کا سوچ رہی تھی اور زرنم کا رزلٹ انے میں بس دو دن باقی تھے

Novels Queen

اگر میں اچھے نمبروں سے پاس ہو گئ تو اپ سب مجھے ٹریٹ دیں گے --

اور دو دن بعد ناشتے کی ٹیبل زرنم نے سب کو باری باری دیکھا --

ہاں کیوں نہیں --عصام نے سب سے پہلے جواب دیا -- اور اگر میں

تھوڑے نارمل نمبروں سے پاس ہوئ تو پھر شاپنگ کروائیں گے --اپ لوگ

مجھے --دوبارہ جانچتی نظروں سے دیکھا --

واہ یہ بھی ہمیں ہی کرنا ہے --ابان-نے ہاتھ روکتے اسے دیکھا --

ہاں --بلکل --اور اگر بہت کم نمبروں سے پاس ہوئی تو پھر ہم لوگ گھر

میں ہی کچھ بنا کے کھا لیں گے ---

Novels Queen

بہن بہت کم نمبروں سے بندا فیل ہی ہو سکتا ہے --پاس نہی -- ایزل نے نیپکین سیٹ کرتے گھورا -- عشوے جو بس خاموشی سے انہی سن رہی تھی ایزل کو ٹوکا--

اچھا اچھا بولو --

ہاں -- زرنم نے بھی کہا --اچھا اچھا بولو --ویسے بھی میں کبھی فیل نہی ہوئی --

ساڑھے دس بجے تک ائے گا نا --ابان ناشتہ کر چکا تو اس کی طرف رخ کیا --

ہاں جی --میں خود چیک کروں گی سب سے پہلے --اور کوئی نہی کرے گا -- ابان کو دیکھتے سب کو شامل کیا --

اوکے --ابان نے سر ہلایا -- پھر موبائل جو سامنے پڑا تھا اٹھا کے الارم سیٹ کیا -- عصام بھی فارغ ہو چکا تو دونوں ساتھ ہی نکلے تھے جاتے اپنی گاڑیوں میں تھے --

ایزل کچھ دیر بعد اپنی بوتیک پہ چلی گئ تو عشوے میڈ کے ساتھ بزی ہو گئ -- زرنم کچھ دیر لاونج میں بیٹھی رہی پھر اٹھ کے اپنے روم میں اگئ --

اج ابان لیپ ٹاپ ساتھ نہی لے کے گیا تھا وجہ یہ تھی کہ اج اسے شام نوروے جانا تھا اذان کے پاس اور ایک بجے سے پہلے وہ گھر اجاتا --

اس کا لیپ ٹاپ دیکھتے قریب ائی -- پھر اٹھایا اور بیڈ پہ اکے بیٹھی --

اون کیا تو پتہ چلا پاسورڈ لگا ہے -- کیسے کھولوں -- سوچتے وہ رینڈملی ڈیٹ اوف برتھ کبھی نام وغیرہ ٹائپ کرنے --پھر بھی نہی کھلا تو ابان کو۔ میسج کیا --اس نے فورا کال کر دی --

اپ نے کیا کرنا ہے --رسیو ہوتے ہی پوچھا--

مجھے ضرورت ہے --

کیا ضرورت ہے --میں اپ کا لے اوں گا اج نیو -- --

نہیں --میں اپ کی ہوں تو اپ کا سب کچھ میرا ہی ہے نا --میں بھی یوز کر سکتی ہوں---زرا رعب سے کنوینس کرنا چاہا ابان نے تو پہلے خاموشی سے سنا پھر بولا --

اج نہیں جا رہا میں اذان کے پاس -- ایک دم سے لہجہ بدل گیا تھا جیسے

کیوں --

کیونکہ اج ہی تو اپ کو سمجھ لگا کہ اپ میری ہیں --وہ فائل کے پیجیز جوڑ رہا تھا ساتھ ساتھ --

ن--نہیں--میرا مطلب ہے --اپ بات مت بدلیں سٹپٹاتے الجھ گئ --

میں بات کب بدل رہا ہوں --میں تو بس یہ کہہ رہا ہو کہ اپ --

کچھ نہی --بس اپ مجھے پاسورڈ بتائیں --مجھے رزلٹ چک کرنا ہے --

Novels Queen

لکھیں -- پھر ابان کے بتانے پہ اس نے پاسورڈ انٹر کیا تو کھل گیا -- سامنے ہی اس کی پک لگی تھی --

ی--یہ اپ نے میری پک کیوں لگائی ہوں ہے --ڈیسکٹاپ کو دیکھتے وہ مسکائی --

تاکہ اپ میرے سامنے رہیں --فائل بند کرتے اس دوسرے ہاتھ سے موبائل پکڑا --اچھا اگر اپ اچھی پرسنٹیج سے پاس ہو گئیں تو مجھے کیا گفٹ دیں گی --

میں کیوں دوں گی گفٹ --اپ کو دینا چاہیے --

Novels Queen

اوکے --رات کو پھر ریڈی رہیے گا --ایسا تحفہ کبھی کسی نے کسی کو نہی دیا ہو گا -- وہ جزب سے بولا --پھر تھوڑی سی لپ ٹاپ کے مطلق بات کر کے کال کاٹ دی --

اسے ایمرجینسی میں اذان نے بلایا تھا لیکن اس نے جانا کینسل کرتے اپنی بیوی کے لیے ایک ایسا تحفہ پلین کرنا تھا جو اج تک دینے کا کوئی سوچ بھی نا سکا ہو

دس بجنے میں بارہ منٹ رہتے تھے اور وہ آبان کا لیپ ٹاپ کھنگال رہی تھی --اسے ابھی تک ایسا کچھ نہیں ملا تھا کہ اسے لگے حالہ اس کی نسبت زیادہ آبان کے لیے ایمپورٹینٹ ہے

لیپ ٹاپ میں ایک دو سونگز تھے --باقی آفس کی فائلز اور پتہ نہیں کیا کیا --تین چار اسائمنٹس تھی جو شاید آذان کے لیے بنائی گئی تھی --نوٹس تھے جو دوسرے ایجوکیشن انسیٹیوٹس اسے چیک کروانے کے لیے بھیجتے تھے --

سارا کچھ چیک کرنے کے بعد وہ کروم براؤزر پہ آئی ہسٹری کھولتے ساتھ میں اس کی آنکھیں بھی کھل رہی تھیں --

سرچینگ لسٹ چیک کرتے بس ایک ریڈ این لکھا ہوا ہی دیکھ رہی تھی وہ -- نیٹفلیکس کی سیریز کا ہی ڈھیر تھا --ابھی وہ دیکھ رہی تھی جب اس کا موبائل بجا --آبان کی کال تھی --

کیا کر رہی ہیں --پہلے پوچھنا ضروری سمجھا --

کچھ نہیں -- نیٹفلکس دیکھ رہی ہوں -آواز میں دبا دبا غصہ تھا کیونکہ اس نے اس کے بارے میں یہی سنا تھا کہ اس میں کافی بولڈ قسم کی سیریز اور مویز ہوتی ہیں اور کوئی شریف النفس انسان تو یہ استعمال نہیں کرے گا----

آپ نے رزلٹ چیک کرنا تھا ۔۔کیا کھول کے دیکھ رہی ہیں۔۔وہ ریلکس تھا کیونکہ پن تو اسے نہیں پتہ تھی ۔۔۔جو وہ کھول کے دیکھتی ۔۔

ویسے ہی دیکھ رہی ہوں ۔۔ نہیں دیکھ سکتی کیا ۔۔۔

نہیں ۔۔

کیوں ۔۔منہ بنایا ۔۔

پھر کبھی بتاؤں گا ۔۔ابھی اپ رزلٹ چیک کریں ۔۔۔

ابھی پانچ منٹ ہیں۔۔

پانچ منٹ ۔۔ کوئی دعا ہی مانگ لیں میرا لیپ ٹاپ بعد میں بھی دیکھ سکتی ہیں۔۔

آپ کو کس بات کا ڈر ہے ۔۔کوئی پرائیویٹ چیزیں ہیں کیا ۔۔ مشکوک انداز تھا ۔۔

میں اپنی پرائیویٹ چیزیں لیپ ٹاپ میں نہیں رکھتا --

تو کہاں رکھتے ہیں--

بتا دیا تو پھر وہ پرائیویٹ تو نا رہا --

میں آپ کی بیوی ہوں --مجھے تو پتا ہونا چاہیے --

بیوی سے ہی سب چھپایا جاتا ہے -- محظوظ ہوتے وہ مسکرایا

مطلب سچ میں آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں--وہ سیدھی ہوئی

نہیں تو --میں نے یہ کب کہا آپ سے چھپا رہا ہوں --وہ ابھی آفس سے نکل رہا تھا --- اسے دوسری فیکٹری سے کچھ ڈاکومنٹس لینے تھے --میں نے تو بس کہا ہے کہ بیوی سے ہی چھپائی جاتی ہیں چیزیں--

آپ اب بات گھما رہے ہیں --وہ بار بار پن لگا رہی تھی لیکن کھل نہیں رہی تھی --

اچھا آپ پن بتائیں مجھے -- ایسے ہی باتوں کے دوران تیزی سے پوچھا اور آبان نے ٹھہر کے مسکراہٹ سمیٹی ---یعنی وہ چالاکی کرنے کی کوشش میں تھی --

پن مجھے ایسے یاد نہیں ہے ---واپس آؤں گا تو فارگیٹ کر کے چیک کر دوں گا --

ہم --ٹھیک ہے وہ خاموش ہو گئی---

اچھا آپ میرا لیپ ٹاپ بند کریں اگر چھان بین ہو گئی ہے تو--میں واٹس ایپ پہ لنک بھیج رہا ہوں وہاں سے رزلٹ چیک کر لیں --

ک-کیا مطلب --- وہ روہانسی ہوئی --مطلب وہ جانتا تھا لیپ ٹاپ چیکنگ کے لیے کھلوایا تھا --

مطلب یہ کے رزلٹ موبائل سے بھی چیک ہو جائے گا نا --وہ موبائل سامنے کرتے ویب سائٹ کا لنک کاپی کر رہا تھا

ج--جی میں کر لیتی ہوں -- بھیگتی مٹھی کھولتے بمشکل بولی --

ہمم میں کچھ دیر بعد آوں گا --

اوکے --رزلٹ آؤٹ ہو چکا تھا --آبان نے موبائل کا الارم وائبریٹ کرنے لگا تو کال بند کر دی --پھر زرنم سے پہلے خود رزلٹ لسٹ چیک کی اور حیران ہوا --وہ لڑکی جو ہمیشہ فرسٹ آتی تھی فیل کیسے ---

بات سنیں --فورا دوبارہ فون کیا --

جی --زرنم جو ابھی ویب سائٹ تک پہنچی تھی --کال پک کرتے جواب دیا -

Novels Queen

آپ رہنے دیں ابھی ۔۔بہت سارے لوگ دیکھ رہے ہونگے ویب سائٹ بہت سلو ورک کرے گی ۔۔

اوکے میں کچھ دیر ٹھہر کے دیکھ لوں گی۔۔۔

ٹھیک ہے ۔۔اگلے آدھے گھنٹے تک آبان نے اسے باتوں میں لگائے رکھا اور خود سارے کام چھوڑ کے گھر پہنچا تھا ۔۔

زرنم جو ابھی کان سے فون لگا کے بیٹھی تھی مخصوص دستک پہ چونکی ۔۔ پھر اٹھ کے دروازہ کھولا تو سامنے آبان کھڑا تھا ۔۔

اتنے جلدی آگئے ۔۔ منہ کھولتے گھورا۔۔

Novels Queen

ہاں سوچا مل کے سیلیبریٹ کریں گے --نا محسوس طریقے سے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا --

میں چینج کرتا ہوں آپ مجھے کافی بنا کے لا دیں --

اوکے -- وہ باہر چلی گئی تو آبان نے پہلے اپنا بھیجا ہوا لنک ڈیلیٹ کیا --پھر ایک فیک ویب سائٹ بنائی اور زرنم کا رزلٹ خود سے بنایا -- تین سبجیکٹس میں سپلی تھی --ان تینوں کو بھی پاس کرتے اچھے نمبر لگائے اور ڈاکومنٹ بناتے ویب سائٹ پہ پوسٹ کیا ----

ساری سینٹنگ کرنے میں اسے پندرہ منٹ لگے تھے زرنم شاید کافی بنانا بھول کے کچھ اور کر رہی تھی -- خیر آبان کو تو فائدہ ہی تھا --پھر لنک دوبارہ کاپی کر کے اسے واٹس اپ پہ سینڈ کیا اور خود ہی سین کر کے لنک اس کے موبائل پہ اوپن کیا -- رزلٹ بنا رولنمبر کے ہی شو ہو رہا تھا

--بالوں میں ہاتھ پھنساتے اس نے دوبارہ اپنے پاس ویب سائٹ کھولی اور رولمبر کی سیٹینگ کی --

مجھ سے کافی نہیں بنی بلیک والی ---وہ ابھی کر رہا تھا زرنم کمرے میں داخل ہوئی --

کیوں -- الجھتے اسے دیکھا -- اتنی دیر کہاں لگا کے آئیں ہیں پھر -- فائل کرتے اسے دیکھا ۔

کوشش کی تھی لیکن پتہ نہیں وہ مجھ سے سہی بنی نہیں بہت کڑوی تھی --

آبان نے کڑوی پہ آئی برو اچکا کے اسے دیکھا --

ہاں --بہت کڑوی تھی -- ویسے آپ نے کپڑے چینج نہیں کیے --

نہیں--تھوڑا کام تھا وہی کر رہا ہوں --آپ کا رزلٹ شو ہو رہا ہے --موبائل اسے پکڑاتے کہا--

میں پاس ہوئی ہوں۔۔ موبائل۔پکڑتے اسے دیکھ رہی تھی ۔۔

خود دیکھیں ۔۔آبان نے اپنا موبائل سائڈ پہ رکھتے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی ۔۔ پھر جوتے اتارنے لگا ۔۔ زرنم رزلٹ دیکھ رہی تھی ۔۔

میں پاس ہو گئی ہوں ۔۔ لیکن۔ نمبر اچھے نہیں ہیں ۔۔اتنی۔ محنت کے بعد بھی منہ بنا ہوا تھا ۔۔ابان نے سرپیٹ لیا۔۔

اچھے ہیں۔۔پاس تو ہو گئی ہیں نا ۔۔ گہری سانس لی ۔۔ابھی ان مارکس پہ یہ ری ایکشن تھا اصلی والے دیکھ لیتی تو پتہ نہیں بے ہوش ہی ہو جاتی ۔۔

پہلے ہی دادو کی ڈیتھ کو لے کے وہ اتنے دن اپ سیٹ رہی تھی صحت بھی ڈاؤن ہونے لگی تھی اب تو --وہ نہیں چاہتا تھا زرنم اور کسی بھی قسم کا سٹریس لیتی ---

اب آپ مجھے سرپرائز نہیں دیں گے --منہ بسورتے وہ بیٹھ گئی --

دوں گا وہ تو--جوتے ریک میں رکھتے ڈریسنگ روم کی طرف چلا گیا ---پھر ٹراوزر اور ٹی شرٹ پہنے باہر آیا تو زرنم ابھی تک ویسی ہی بیٹھی تھی ---

اپ میری پیکنگ کر دیں گی -- کپڑے میں نے نکال دیے ہیں --

کہاں جانا ہے --چونک کے اسے دیکھا --

ناروے کچھ دنوں کے لیے واپس آجاؤں گا جلدی --

میں اپنی بھی پیکنگ کروں ساتھ میں -- گردن اکڑاتے پوچھا --

Novels Queen

نہیں -- میں اکیلا جا رہا ہوں فلحال --

ہمم -- ہم لوگوں نے ہنی مون بھی نہیں کیا -- صرف سوچا کہنے کی غلطی نہیں کی -- آبان اسے بتا کے خود باہر چلا گیا تھا

اللہ رے یہ لمسِ محبت کی چھیڑ چھاڑ

اِک موج جیسے اُٹھتی ہو تن من کے آس پاس

موجِ نسیم، خوشبوئے گُل، مستیء بہار

ہر چیز مِلتی ہے تری گردن کے آس پاس

وہ بیسمنٹ میں آیا تھا -- سوکھے ہوئے پھول ویسے ہی پڑے تھے -- ایک لڑی پروئی ہوئی اور دوسری ابھی آدھی ہوئی تھی -- اب اس میں اور پھول پرونا مشکل تھے کیونکہ سوکھنے کے بعد ان سے سوئی تو گزر نہیں سکتی تھی -- اگر ان کو باندھتا تب بھی وہ چر مرا کے بکھر جاتے احتیاط سے ٹرے میں سے لڑیاں اٹھا کے سائڈ پہ رکھیں -- پھر سوکھے پھولوں کو ایک لائن کی

www.kitabnagri.xyz

صورت میں گولائی میں سیٹ کیا۔۔ان سوکھے پھولوں سے اس نے کراؤن بنایا تھا جو بہت پیارا بنا تھا۔۔کام سے فارغ ہو کے جب اوپر آیا تو زرنم اس کی پیکنگ کر چکی تھی۔۔

ہمیں چلنا ہے۔۔آپ ریڈی ہوں۔۔دستک کے بعد جونہی زرنم سامنے ہوئی تو کہا۔۔

کہاں۔۔میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی اداس چہرا کھلا۔۔اسے لگا وہ ناروے اسے بھی لے کے جائے گا۔۔

نہیں۔۔ہمیں فلحال کہیں اور جانا ہے۔۔۔

اوہ۔۔پھر سے چہرہ مرجھایا۔۔

جانا کہاں ہے۔۔پوچھا۔۔

کہیں تو جائیں گے نا --

لیکن میں کیسے تیار ہوں --وہ کنفیوز ہوئی -- پتہ نہیں کہاں جانا تھا --

میں نکال دیتا ہوں کپڑے --اس کے مطابق تیار ہو جائیے گا --ڈریسنگ روم میں جاتے کہا --پھر اس کی کبڈ کھولتے کپڑے دیکھے --پرپل فراک جو قدرے پھولا ہوا تھا نکالا --یہ ایزل نے اس کے لیے بنایا تھا --

یہ پہن لیں --

اس کی میچنگ کی کوئی چیز نہیں ہے میرے پاس --زرنم کو فورا یاد آیا --

میچنگ کرنا ضروری نہیں ہے اس کے ساتھ وائٹ بلیک کچھ بھی پہن لیں--

وہ لوگ کیا سوچیں گے مسز آبان شیخ --جو اتنا کماتا ہے کہ پورا---

Novels Queen

زرنم --آبان نے ٹوکا -- وہاں کوئی نہیں ہوگا ہمارے علاوہ --- اسے خاموش کروایا --

اووہ --ہونٹ سکیڑے ----مطلب آپ مجھے سرپرائز دے رہے ہیں--

یہی سمجھیں--آبان نے گھورتے اپنے کپڑے نکالے سفید کاٹن کا کرتا پجامہ --

ہائے- -- زرنم نے اس کے ہاتھ میں کپڑے دیکھ کے اپنے گالوں پہ ہاتھ رکھے--- مطلب وہ اس کی پسند کے پہنے لگا تھا--

آبان نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپائی --پھر کپڑے لیے باتھ روم کی طرف بڑھا--

پہلے میں جاتی ہوں پھر مجھے باقی تیار بھی کرنی ہے --جلدی اسے روکا--

www.kitabnagri.xyz

ٹھیک ہے۔۔۔وہ رک گیا ۔۔پھر جب تک وہ واپس آئی ابان اس کے لیے ساری چیزیں نکال چکا تھا ۔۔ایک سفید سٹون والا نیکلس اور ایک رنگ جو اسی کی میچنگ کی تھی ۔۔ ساتھ جوتے بھی سامنے پڑے تھے ۔۔

یہی پہننے ہیں سختی سے تاکید کرتے وہ چلا گیا ۔۔ پہلے بالوں کو ہئیر ڈرائر سے خشک کیا ۔۔پھر ہلکی سی پنک کلر کی لپسٹک لگائی ۔۔اور مسکارا جو اس کا فیورٹ تھا ۔۔بالوں کو کھلا چھوڑنے کی بجائے ڈھیلی سی چٹیا بنائی ۔۔

بینگلز نہیں نکالیں ۔۔۔ ڈیسنگ ٹیبل پہ بس یہی دو چیزیں تھیں ۔۔ نیکلس پہن کے انگوٹھی پہنی ۔۔پھر سامنے رکھی آبان کی گھڑی اٹھائی ۔۔بلیک کلر کی ۔۔پہن تو لی لیکن وہ اتنی کھلی تھی کے ہاتھ لٹکاتے نیچے گر جاتی ۔۔

اس کے تیار ہونے کے باوجود آبان ابھی تک اندر ہی تھا ۔۔

آپ نے آج ہی آنا ہے نا --آواز دیتے وہ ڈور کے قریب آئی --اس نے جواب سننے کے لیے کان لگایا تھا کہ آبان نے ڈور سلائڈ کیا --

میں تیار ہوں -- جلدی سے پیچھے ہوئی --

میں بھی --ایک نظر اسے دیکھا -- پرپل پاؤں چھوتی فراق میں نوک دار ہیلز پہنے وہ کوئی اپسرا لگ رہی تھی --چٹیا سے کچھ بال نکلے دائیں بائیں گالوں کو کوور کیے -- اور دوپٹے سے بے نیاز اس کے سامنے کھڑی تھی --

ائیر رنگز نہیں نکالے تھے آپ نے کانوں کو چھوتے وہ اسے دیکھنے لگی --ابان نے اگے ہو کے اس کے گالوں کو انگلیوں کی پوروں سے مس کیا -- مجھے ڈیسٹرب کرتے --وہ اسے محسوس کرنا چاہتا تھا جھک کے گال پہ لب رکھے --اور زرنم اس کے لمس سے سمٹی --

ا--اپ تیار ہو جائیں میں آتی ہوں -- وہ تیزی سے باہر نکل آئی --کلائی پہ آبان کی گھڑی لٹک رہی تھی -- ایزل کے روم میں آتے اپنا دوپٹہ تلاشا جو اس کے ڈریسنگ روم میں سے مل گیا--یہ دوبارہ اس نے سائڈ پہ بیٹس لگانے کے لیے لیا تھا تاکہ کچھ وزنی ہو سکے --

دوسری طرف آبان بال بنا کے اب پرفیوم سپرے کر رہا تھا ۔گھڑی اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو وہ وہاں نہیں تھی ڈرار کھول کے چیک کیا وہاں بھی نہیں تھی --کف فولڈ کرتے ادھر ادھر تلاشا --پر ہوتی تو ملتی --وہ باہر نکلا تاکہ زرنم سے پوچھ سکے---

زرنم دوپٹہ لیتے چل رہی تھی جب گھڑی اس کے ہاتھ سے پھسل کے نیچے گری --ادھر سے آبان باہر نکل رہا تھا اس سے پوچھنے کے لیے دونوں نے گھڑی کی طرف دیکھا --

یہ ٹوٹ گئی ہو گی -- آبان نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پہ ضبط کیا --ورنہ ایک دم اس کا دماغ گھوما تھا --

ی--یہ می--میں --زرنم نیچے بیٹھتے اسے اٹھا کے دیکھنے لگی-- گلاس کے کئی سکریچ بن چکے تھے آبان نے پاس جھکتے گھڑی اس کے ہاتھ سے لی پھر دیکھا تو غصے کی شدید لہر پورے وجود میں دوڑ گئی ---

آپ سے کس نے کہا تھا اسے اٹھا کے گھومیں -- تحمل سے کہتے وہ اب دیکھ رہا تھا یہ ٹھیک ہونے کے قابل ہے یا نہیں --

س--سوری میں -- نے پہنی تھی --گر گئی--وہ حواس باختہ ہوئی --اسے اندازہ ہوتا ایسا کچھ ہو گا تو کبھی نا پہنتی --

Novels Queen

سوری سے کیا ہو گا ۔ اسے بازو سے پکڑتے اندر آیا۔۔سارا موڈ خراب ہو گیا تھا۔۔ گفٹ تھا ۔۔اتنے عرصے سے میں نے اسے سنبھال کے رکھا اور آپ نے ایک لمحہ لگایا اسے توڑنے میں ۔۔اندر آتے دروازہ بند کیا ۔۔

رئیلی سوری ۔۔زنم کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی لفظ نہیں تھا آنکھوں میں موٹے موٹے قطرے جمع ہونے لگے اتنی شرمندگی ۔۔۔اسے اس وقت اپنا آپ اتنا اکورڈ فیل ہوا ۔۔کاش وہ غائب ہو جاتی ۔۔۔

آبان نے گھڑی ڈرار میں رکھ دی تھی ۔۔۔
چلیں ۔۔رکھتے اسے دیکھا جو دروازے کے پاس کھڑی سرخ ہوتے چہرے سے زمین کو گھور رہی تھی

اس کے قریب آتے چہرہ اوپر کیا ۔۔ پلکوں پہ اٹکے آنسو پھسل کے گال پہ آئے ۔۔

Novels Queen

مت رویا کریں یار --آنکھوں پہ لب رکھتے وہ ایک بار پھر بے بس ہوا---

پتہ نہیں پسندیدہ عورت کے آنسو مرد کو کمزور کیوں کر دیتے ہیں --اس کے گرد حصار باندھتے سوچا--

میں وہ ٹھیک کر لوں گا--دوپٹہ اس کے کندھے پہ ڈالتے اسے تسلی دی --

اور میں نے ڈانٹا بھی نہیں ہے آپ کو تو رونے والی کون سی بات ہے وہ خاموش رہی --

میں نے جان بوجھ کے نہیں توڑی وہ مجھے اتنی کھلی تھی گر گئی --

کوئی بات نہیں--آپ جان بوجھ کے بھی توڑ سکتی ہیں--بالوں کو پیچھے کرتے کہا--

س--سوری میں نے سچ میں جان بوجھ کے نہیں کیا--

Novels Queen

اٹس اوکے زرنم -- ایک بے جان چیز کے لیے پریشان نا ہو --میں ٹھیک کر لوں گا اسے --اس کے گرد حصار باندھتے وہ باہر نکل آئے ---پھر اسے لیے وہ فارم ہاوس کی طرف روانہ ہوا

یہاں میرے لیے سرپرائز ہے --زرنم کو راستہ دیکھتے پتہ چل گیا کہ وہ لوگ فارم ہاوس جا رہے ہیں

جی -- آبان خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا ایک نظر اسے دیکھا -- آپ کے پاس گہری لپ سٹک نہیں ہے --

ن-- نہیں میں یہی لگاتی ہوں--دوسری طرف دیکھتے ہونٹوں کو نظروں سے اوجھل کرنے کی کوشش کی --

یہ والی تو ابھی ہی مٹ گئی ہے --

www.kitabnagri.xyz

نہی اس کا کلر ہی ایسا ہے۔ زرنم نے اب اس کی طرف رخ کرتے گھورنے کی کوشش کی --

ایک لپ سٹک لگائی ہے وہ بھی بیکار سی --

جی نہیں میں نے اور بھی میک اپ کیا ہے -- وہ تڑخ گئی --مطلب انھیں نظر کیوں نہی آرہا مسکارا بھی تو لگایا ہے نا اس نے --

کہاں مجھے تو نہی دکھ رہا -- آبان نے سامنے سے نظریں ہٹاتے اسے دیکھا --

اپ کو دکھنا بھی نہیں ہے---

Novels Queen

کیوں نہیں دکھنا --باقی لڑکیاں تو اتنا اتنا کرتی ہے --آئی شیڈز اور جانے کیا کیا گالوں پہ لگایا ہوتا ہے --اور اس کی بات پہ زرنم نے دانت پیسے --

آپ لڑکیوں کو اتنے غور سے دیکھتے ہیں-- اب کی بار وہ پورا اس کی طرف گھومی تھی --

نہیں بس حالہ کو دیکھا تھا---کچھ دن پہلے وہ یہاں آئی تھی میرے ساتھ تب --آبان کا انداز اتنا سیریس تھا کہ زرنم حیران بھی نا ہو سکی ---کیوں اس کے حلق میں ہی اٹک کے رہ گیا تھا --

میں اب ان جتنی خوبصورت تو نہیں ہوں نا -- ہلکی سے آواز میں کہا جو آبان نے بخوبی سنا --

کیا نہیں ہیں -- اسٹیرنگ پہ رکھے ہاتھ آج گھڑی سے خالی تھے --

Novels Queen

بے حیا۔۔ سکون سے کہتے اسے دیکھا اور آبان نے ہونٹ دانتوں میں سختی سے دبائے۔۔

کسی کے بارے میں ایسا نہیں بولتے ۔۔ اتنا کہہ کے وہ خاموش ہو گیا۔۔ مطلب اسے اب حالہ کے بارے کچھ نہیں سننا تھا زرنم جو اس کے ذکر سے ہی جیلس ہو گئی تھی آبان کو کن اکھیوں سے دیکھا۔۔

آپ کو اگر حالہ سے شادی کرنی ہے تو کر لیں۔۔ جانے کیا سوچ کے کہا آبان کا پاؤں بے ساختہ بریک پہ بھاری ہوا۔۔گاڑی جھٹکے سے رکی۔۔

ا۔۔آپ کو لگتا ہے میں اس سے شادی کروں گا۔۔

ہاں جیسے آپ اس سے ایمپریس ہو رہے ہیں تو کریں گے ہی نا۔۔۔ آنکھوں کی نمی کو اندر دھکیلا ۔۔ اس کا شوہر اس کے سامنے کسی اور عورت کی تعریف کر رہا تھا اسے برا بھی نا لگتا ۔۔

ایمپریس تو میں اپنی مما سے بھی ہوں ۔۔ اسے گھورتے گاڑی کی سپیڈ دوبارہ بڑھائی ۔۔تو کیا ان سے بھی شادی کر لیتا ۔۔

آپ کو میری باتیں بری لگ رہی ہیں ۔۔

نہیں آپ خود اچھی لگتی ہیں تو باتیں کیسے بری لگ سکتی ہیں ۔۔اس کا ہاتھ تھاما ۔۔

Novels Queen

حالہ سے محبت کرتے تھے تو مجھ سے شادی نا کرتے اب میرا دل بھی ٹوٹ رہا ہے -- روہانسے ہوتے وہ باہر دیکھنے لگی -- آواز میں گھلی نمی آبان کو بے چین کر گئی --

میں مزاق کر رہا تھا --

تو میک اپ کا کیسے پتہ ہے دوسری لڑکیاں اتنا اتنا لگاتی ہیں -- ہاتھ چھڑواتے ناراضگی سے پوچھا --

ایزل کو بہت شوق تھا میک اپ کا تو مما کا ضائع کرتی تھی -- پھر بابا نے ایک دفعہ لاکے دیا تھا اس وقت پتہ چلا کے یہ اتنے زیادہ کلرز صرف خود کو رنگین کرنے کے لیے ہوتے ہیں --

تو لپ اسٹک سٹک کیوں نوٹس کی ---

وہ-- اوپر والے دانتوں سے نچلا ہونٹ دبایا --پھر اوپر والا -- وہ اس لیے کی کہ آپ کے ہونٹ اتنے گلابی تو پہلے ہی تھے --اسے گھسنے کی زحمت کی تھی تو تھوڑا زیادہ کر لیتیں -- وہ لوگ پہنچ چکے تھے --

ہاں اب میں روز اتنی زیادہ لگایا کروں گی -- ہاتھوں سے اشارہ کرتے اپنا فراک سمیٹا --ابان نے اتر کے اس کی طرف کا دروازہ کھولا-- پھر اس کا ہاتھ تھامتے اترنے میں مدد کی دوپٹہ سیٹ پہ ہی رہ گیا جو اٹھا کے آبان نے اسے دیا تھا --

چلیں-- گاڑی کا دروازہ بند کرتے چابی گارڈ کی طرف اچھالی تاکہ وہ اسے اندر کر دے --

Novels Queen

اندر قدم رکھتے ہی زرنم کا دل خوش ہو گیا--ہر طرف رنگا رنگ پھول لگے تھے---فصلیں اور لیموں کے درخت--جن کی خوشبو ان پھلوں کے خشبو میں مکس ہوتے اور حسین بنا رہی تھی--

آبان گارڈ سے کچھ کہہ رہا تھا--پھر اس کے پاس آیا--

ہم لوگ یہاں ہمیشہ کے لیے نہیں رہ سکتے--ایک ہاتھ سے پھولا ہوا فراک سنبھالا ہوا تھا--دوسر ہاتھ آبان نے پکڑا--

رہ سکتے ہیں--

تو بس پھر ہم یہیں رہیں گے ہمیشہ--اتنی خوبصورتی ایک ساتھ دیکھ کے وہ وہاں کی دیوانی ہو گی تھی جیسے موسم بہار کی امد تھی اور پھلوں کی کلیاں کھلتے اپنے عروج پہ تھیں--

Novels Queen

پتہ آپ سے شادی کر کے میں امیر ہو گئی ہوں -- وہ اس کے سامنے ہوئی --آبان نے آئی برو اچکائے کیسے --

کیونکہ مجھے یہ سب کچھ فری میں مل گیا ہے --اتنا بڑا گھر اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا وہاں ہی رہنے کا --

اچھا آپ اندر جائیں -- میں آتا ہوں -- دروازہ کھولتے وہ لوگ لیونگ ایریا میں پہنچ چکے تھے --

آپ کہاں جا رہے --زرنم نے مڑ کے اسے دیکھا --

مجھے کام ہے تھوڑا سا کال کرنی ہے --آپ جائیں میں آتا ہوں --

اوکے۔۔ وہ اور کوئی سوال پوچھے بنا اندر چلی گئی ۔۔۔

واپس آتے آبان ایک جگہ رکا پھر تالہ کھولا ۔۔اور اندر سے اس کا تحفہ نکالا ۔۔

اسے پکڑ کے رکھو خیال رکھنا ۔۔ وہ خود اندر گیا اور کچھ ضرورت کی چیزیں زمین پہ رکھیں ۔۔

زرنم اندر آکے رومز چیک کر رہی تھی ۔۔چار رومز تھے یقیناً ایک عصام کا تھا ایک آبان کا اور آذان کا ۔۔چوتھا کس کا تھا ۔۔چوتھے کی طرف بڑھ رہی تھی جب آبان کی اواز پہ رکی ۔۔۔

اپ کو گفٹ نہیں لینا ۔۔

لینا ہے وہ وہیں سے پلٹ آئی --ابان چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں پھنساتے اپنے دوسرے ہاتھ پہ اس کا۔ہاتھ رکھا --

کیسا ہے وہ اکسائٹیڈ ہوئی --

خود دیکھیں --وہ باہر آئے --زرنم کی تو دور سے دیکھ کے ہی خوشی سے چیخ نکل گئی تھی --اصل مزہ تو تب آیا جب وہ اس کے قریب گئی تو سفید گھوڑے نے اپنی سامنے والی دونوں ٹانگیں موڑتے سر جھکا لیا --

زرنم نے بے ساختہ ہونٹوں پہ ہاتھا رکھا --

کیا آپ سواری کرنا چاہیں گی میم --ابان نے اس کے سامنے ہلکا سا جھکتے ہاتھ پھیلایا --

www.kitabnagri.xyz

ج--جی--اثبات میں گردن ہلاتے وہ گھوڑے کو دیکھ رہی تھی --وہ فی میل تھا--

یہ آپ نے اسے سیٹ کیا ہے --وہ اسے سدھارنے کا پوچھ رہی تھی --اور آذان نے کچھ نہیں کہا--

یہ آزان کا نہیں ہے --یہ آپ کا ہے --اور اپ کے لیے ہی ہے صرف --اور کسی کو یہ خود پہ برداشت نہیں کرے گا--

کیا سچ میں --

ہوں--چیک کر لیں --

اوکے --وہ اس کا ہاتھ پکڑتے گھوڑے پہ سوار ہوئی --گھوڑا سیدھا ہو چکا تھا--پھر اس کی لگام زرنم کو پکڑائی --

Novels Queen

ذرا سی رسی ہلائیں۔۔وہ خود چلے گا۔۔وہ۔ڈر رہی تھی۔۔

ن۔۔نہیں آپ بھی بیٹھیں۔۔

میں دوسرے پہ آؤں گا۔۔دوسرا گھوڑا بھی آدمی نکال رہا تھا۔۔

نہیں۔۔یہاں آئیں میں گر جاوں گی۔۔

جیسے اس دن گری تھیں۔۔آبان نے۔مسکراہٹ چھپائی۔۔اس کی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی جیسے۔۔

آبان۔۔تنگ نہیں کریں وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کی اوپر والی ہڈی پہ سختی سے رکھے بیٹھی تھی۔۔

کچھ نہیں ہو گا --آبان نے منع کیا--

اپ آئیں --ضدی لہجہ --وہ بضد تھی

میں اوپر نہی بیٹھ رہا بس یہ رسی پکڑ لوں گا --

رہنے دیں --میں خود ہی ڈرائیو کر لوں گی پھر -- منہ بناتے اس نے رسی کو ہلکا سا ہلایا --گھوڑا چلنے لگا --ابان خود پھر اپنے بلیک گھوڑے پہ اس کے پیچھے پیچھے نکلا تھا --گھوڑے آہستہ آہستہ چلتے جا رہے تھے --زرنم اگے تھی اور ابان پیچھے --

ابان نے اپنا گھوڑا تھوڑا تیز کرتے اس کے ساتھ کرنے کی کوشش کی --

میرے ساتھ آئیں گی --پھر اسے آفر کی --

نہیں ۔۔میں اپنے میں ہی ٹھیک ہوں ۔۔گردن اکڑاتے وہ انجوائے کر رہی تھی ۔۔

ایسے اگر چلتے رہے تو رات یہیں ہو جائے گی ۔۔

ہو جائے نا ۔۔ہم۔لوگوں نے رہنا بھی تو اب سے یہاں ہی ہے ۔۔

نائیس ۔۔ابان نے گردن ہلائی ۔۔ پھر نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑتے اپنی طرف کھینچا ۔۔وہ اپنے۔گھوڑے سے اس کے گھوڑے پہ ٹرانسفر ہوئی

وہاں آپ بس کچھ دیر ہی انجوائے کرتیں ۔۔ رخ اج بھی اپنی طرف تھا ۔۔۔

ابان --وہ چلائی --اپ نے مجھے کیوں یہاں کھینچا ہے -- اس کا گھوڑا ابھی بھی ساتھ چل رہا تھا --

کیونکہ اپ کو کچھ دینا ہے --

کیا --مطلب اب اور گفٹ بھی ہیں --

ابان نے جھک کے گھوڑے پہ لٹکتے بیگ سے پھولوں کا بنا کراؤن اور لڑی نکالی تھی -- پہلے کراون اس کے سر پہ رکھا --

اس پاس بے شمار وائلن بج اٹھے --زرنم نے چونک آس پاس دیکھا -- بہت ساری لڑکیاں تھیں جو ایک طرف لائین میں کھڑی میوزک بکھیر رہی تھیں --اس کی حیرانگی میں ہی آبان نے وہ لڑی اس کے کلائی میں باندھی --

Novels Queen

ی--یہ پھول تو خشک ہیں-- زرنم کو احساس ہوا تو ہوچھا--

ہاں --خشک پھول اسے دیتے ہیں جیسے آپ کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں -
اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کبھی نا ہاریں -- یہ سب سے صحیح وقت تھا اسے
خشک پھول دینے کا--

تھینکو -- اس کے گلے میں بازو ڈالتے وہ مسکائی -- پھر اگے ہو کے اس
کے کندھے سے گال ٹکایا گھوڑا بدستور چل رہا تھا--

اب ہورس رائڈنگ انجوائے کریں --اس کے کان میں وسپرنگ کرتے لگام
ہلکی سے کھینچتے ڈھیلی چھوڑ دی -- ایک طرف کھڑی لڑکیوں کی لمبی لائین
ختم ہی نہیں ہو رہی تھی --آبان نے اس کی کمر کے گرد حصار ڈالتے اسے
سہارا دیا ہوا تھا--

Novels Queen

دادو کہتی تھیں کوئی شہزادہ آئے گا گھوڑے پہ تمہیں لینے--اور میں نے سنا ہے یہ بس کہنے کی باتیں ہیں --وہ مجھے بہلانے کے لیے کہتی تھیں --وہ اس کے کندھے سے سر ٹکائے اہستہ آہستہ کہہ رہی تھی --

لیکن یہ میرے ساتھ سچ ہو رہا ہے --وہ۔ مسکرائی --گھوڑا تیزی سے بھاگتا ہواؤں میں اڑنے کو بے تاب تھا --آبان خاموشی سے اسے سن رہا تھا--

ایک بات پوچھوں ---کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد دوبارہ اسے مخاطب کیا--

جی --

یہ جو لڑکیاں مجھے نظر آرہی ہیں یہ اپ کو بھی آرہی ہیں---

وہ۔ ہلکا سا ہنسا -- جی مجھے بھی آرہی ہیں --

ہمم -- ان لوگوں کا چکر کمپلیٹ ہونے والا تھا لڑکیاں گیٹ تک کھڑی تھی
--

اتنی زیادہ --- زرنم انہیں مسلسل دیکھ رہی تھی --یہ بھی نہیں تھا کہ پیچھے سے غائب ہو جاتیں -- لمبی لائین ویسی ہی لگی تھی --کہاں سے لی ہیں اتنی ساری --

یہ--- سوچتے ایک نظر اسے دیکھا --یہ میں نے سڑک سے اکھٹی کی ہیں ---

کیا-- زرنم نے ناراضگی سے دیکھا--

ہاں --ورنہ اتنی ساری کہاں سے ملتیں --

Novels Queen

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔ وہ ناراض ہونے کے باوجود اس سے لپٹی ہوئی تھی۔۔

این جی او سے منگوائی ہیں۔۔سچ بتایا۔۔

یہ سب بہت بہت بہت اچھا ہے۔۔ سر اٹھا کے اسے دیکھا۔۔ تھینکیو سو مچ۔۔

آپ کو اچھا لگا۔۔۔ اس کی کمر پہ رکھا بازو اٹھاتے دوبارہ رکھا۔۔

بہت۔۔

چلیں میری محنت ضائع نہیں ہوئی۔۔

کیسے ہو سکتی تھی -- اپ نے دل سے جو کیا ہے --

بلکل --اب اتریں --گھوڑا آہستہ ہو کے رک گیا --پھر زرنم کو پہلے اتارا اور خود نیچے اترا -- زرنم کا سفید گھوڑا سامنے ہی کھڑا تھا اسے دیکھ کے دوبارہ سامنے والی ٹانگوں پہ بیٹھتے گرد جھکائی --

سمجھ نہیں ارہا سب سے اچھا کس کو کہوں -- یہ کراؤن اور گجرا --گھوڑا یا وہ وائلن --

میرے خیال میں آپ کو مجھے کہنا چاہیے --گھوڑے اندر کرتے سنجیدگی سے کہا --

اپ تو ہیں ہیں -- لیکن ان سب کے لیے بھی ---

تھینکس میں بعد میں وصول کروں گا اتنی فارمل نا ہوں --اس کا ہاتھ پکڑتے وہ اندر لے ایا تھا --

اپ کچھ کھائیں گی --صوفے پہ بیٹھتے اس سے پوچھا --سفید شلوار قمیض میں وہ ہمیشہ کی طرح خوبرو لگ رہا تھا --کف فولڈ کیے ہاتھ میں موبائل پکڑا ہوا تھا جو ابھی اتے جیب سے نکالا تھا --

مینیو میں کیا کیا ہے --زرنم نے مسکراہٹ دباتے پوچھا --

جو اپ کہیں گی وہی مینیو میں --ابان کسی کو کال کرنے والا تھا شاید --

میں سوچ کے بتاتی ہوں --

Novels Queen

ٹھیک ہے --وہ اس کے پاس سے اٹھ گیا --کمرے میں ہلکی ہلکی خوشبو سما باندھ رہی تھی -- آبان نے باہر نکلتے دروازہ بند کیا تو زرنم اٹھ کے کچن کی طرف ائی --

ہر چیز کیبنز میں رکھی تھی ---وہاں بہت کم آنا جانا ہوتا تھا -- فارم ہاوس میں جو پودے اور فصلیں تھی ان کی دیکھ بھال کے لیے لیبر ٹیم رکھی ہوئی تھی جو ہمہ وقت وہیں پائی جاتی تھی --

پانچ منٹ بعد ابان اندر ایا تو زرنم کچن میں چیزیں دیکھ رہی تھی ---

اپ-کو-کچھ چاہیے وہ وہیں چلا آیا --

نہیں--بس دیکھ رہی ہوں اگر یہاں رہیں گے تو پھر ہمیں اور چیزوں کی بھی ضرورت ہو گی --

Novels Queen

ویسے میں نے کب کہا ہے ہم یہاں رہیں گے -- ہمیں واپس گھر جانا ہے --

آپ چلے جائیں -- میں یہیں رہوں گی --زرنم نے اسے بچکانہ انداز سے گھورا--

اب ایسا بھی ممکن نہیں ہے --اج کے بعد تو بلکل بھی الگ نہیں رہنا -- آبان نے موبائل جیب میں ڈالتے اسے دیکھا---

کیوں --آج کیا خاص ہے -- وہ جھک کے نیچے والے کیبنز دیکھ رہی تھی اور ابان دروازے پہ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا --

خاص۔۔ تو بہت کچھ ہے ۔۔خاص پہ زور دیتے وہ مسلسل اسے نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا ۔۔ لیکن ابھی وقت نہیں ہے اس خاص کا ۔۔

کھانا باہر سے آئے گا ۔۔ فریج کھولتے اسے پوچھا ۔۔

آچکا ہے ۔۔ بس اپ کے فارغ ہونے کا انتظار ہے ۔۔لنچ بھی نہیں کیا اج تو ۔۔اجائیں ۔۔

اوکے ۔۔وہ کیبنٹ بند کرتے اس کے پیچھے آئی ۔۔ ابان اسی روم کی طرف جا رہا تھا جو زرنم نے نہیں دیکھا تھا ۔۔ابان نے اس کے انے تک دروازہ کھول دیا تھا ۔۔اندر اتے روم کو انکھیں پھاڑ کے دیکھا ۔۔

یہ بھی ۔۔ واپس گھوم کے ابان کو دیکھا جو دروازہ لاک کر رہا تھا ۔۔ناب کو تین دفہ گھماتے دیکھ کے زرنم کا دل کا دھک سے رہ۔گیا ۔۔۔

Novels Queen

ی۔۔یہ کیوں دروازہ لاک ۔۔ گھبراہٹ سے لفظ ٹوٹے

ابان نے گہری سانس لیتے اسے دیکھا ۔۔کھانا نہیں کھانا ۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کے ٹیرس تک ایا جہاں ٹیبل پہ کھانا سیٹ کیا ہوا تھا ۔۔

پھر زرنم کے بیٹھنے کے لیے چیئر گھسٹ کے پیچھے کی ۔ زرنم جو اتنے مزے سے سب کر رہی تھی اب دل کو کچھ ہونے لگا تھا ۔۔

اس کے بیٹھنے کے بعد ابان اپنی طرف ایا ۔۔ خود ہی اس کے لیے پلیٹ میں کھانا بھی نکالا ۔۔زرنم کی تو بند دروازے کا سوچ کے ہی بھوک مر گئی تھی ۔۔

دو نوالے لینے کے بعد ابان کو دیکھا جو پرسکون ہو کے کھا رہا تھا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

کھانا کھا کے ہم گھر چلے جائیں گے -- ابان نے ایک نظر اسے دیکھا- --

ہم نے یہاں نہیں رہنا --

نہ --نا --آج نہیں پھر کبھی -- ہتھیلیاں مسلتے وہ بلا وجہ سرخ ہونے لگی تھی --اور آبان نے اسے اگنور کرنا اپنا فرض سمجھا --

کھانا کھائیں --پھر دیکھتے ہیں --

میں نے کھا لیا -- کراؤن ابھی تک اس کے سر پہ رکھا ہوا تھا --چٹیا سے نکلے ہوئے بال رخسار کے گرد ہالہ بنائے اس کی معصومیت میں اضافہ کر رہے تھے --

Novels Queen

میں ابھی کھا رہا ہوں --اب وہ پانی پی رہا تھا --

ہم نے کچھ نہیں کرنا اور ہم گھر جائیں گے --زرنم غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی --ابان نے تحمل سے اسے دیکھا -- پھر اپنی پلیٹ کو جس میں تھوڑا سا کھانا بچا ہوا تھا اور زرنم کی پلیٹ سے بس دو تین نوالے لیے گئے تھے --

اپ نے کھانا نہیں کھایا --کھا لیں --

مجھے نہیں کھانا یہ گھر جا کے کھائیں گے -- پلیز -- بھیگتی ہتھیلیاں وہ مسلتے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش میں تھی ---

اوکے --چلیں--آبان نے اپنی پلیٹ وہیں چھوڑ دی --زرنم تو پہلے ہی تیار تھی جلدی سے روم میں گئی ---جب تک آبان پلیٹیں ڈھانپنے اندر آیا وہ دروازے کے پاس پہنچ چکی تھی --

دو منٹ رکیں --اسے روکتے قریب آیا --

ابھی کچھ دیر نہیں ٹھہر سکتیں -- ناراض نظریں زرنم پہ ٹکیں تھی --ابان نے دروازہ کھولتے اسے باہر جانے کا راستہ دیا --لیکن زرنم کھڑی رہی --

ا--اپ ایسے نا دیکھیں --اور دروازہ کھول دیں مجھے --گھبراہٹ ہوتی ہے --روہانسے ہوتے اسے سمجھ نہیں آئی وہ خود کو کیسے سنبھالے --

اپ کو مجھ سے ڈر لگ رہا ہے -- دونوں ہاتھوں سے کمر سے پکڑتے اسے قریب کیا --

ن--ہا-اں-- اس کے الفاظ ٹوٹ گئے تھے باہر تک تو سب کچھ ٹھیک تھا لیکن روم میں --وہ بھی تب جب سارا ماحول رومانوی بنایا گیا ہو--

سرخ اور بلیک امتزاج کی ہر چیز اور بیڈ پہ بکھرے سرخ پھول --اسے جس چیز کے وائبز دے رہے تھے وہ اس سے ڈر رہی تھی--

ابان نے اس کی پونی پہ ہاتھ رکھتے آرام سے نیچے گرا دی -- بال قید سے آزاد ہوتے ہی کھلنے لگے تھے --ابان نے ایک ہاتھ سے دروازہ دوبارہ بند کر دیا--

ا--ابان دروزاہ --

تو سب کے سامنے کرنا ہے--ابان نے سختی سے گھورا --پھر کف اوپر کرتے اسے اٹھا لیا--

گھر چلتے ہیں --نفی میں گردن ہلاتے اس کے گلے میں بازو ڈالے --

اب ایک ہی بار جائیں گے اب --اسے بیڈ پہ ڈالتے پھولوں کو پیچھے کیا ---

پلیز -- اس بار کچھ بھی نہیں سنوں گا میں-- جھکتے اس کا گجرہ کھولا --سوکھے پھول جھڑ کے نیچے گرے تھے --

پلیز --ابان ---وہ اپنا بازو کھینچتے اٹھنے لگی تھی آبان نے اسے سختی سے بیڈ پہ دوبارہ ڈالا --

www.kitabnagri.xyz

مجھے زبردستی کرنے پہ مجبور نا کریں --

ا--اپ نیٹفلیکس دیکھ کے خراب ہوئے ہیں نا --زرنم نے کی ساری کوشش بے کار ہو رہی تھی ---

نہیں ۔جس دن اپ سے میری شادی ہوئی تھی اسی دن خراب ہو گیا تھا --لیکن انتظار تھا اپ کے فری ہونے کا --اس کا نیکلس اور رنگ بھی اتار کے وہ سائڈ ٹیبل پہ رکھ چکا تھا --

چلیں پھر سو جائیں -- زرنم نے تھوڑا سا ٹیڑھا ہوتے کمفرٹر اٹھا کے خود پہ تانا --

Novels Queen

ابان نے سنجیدگی دیکھتے اس کے جوتے اتارے -- سرخ و سفید پاوں --اس کے پاوں بہت پیارے تھے -- یا شاید ابان کو اس وقت لگے -- زرنم نے انہیں پیچھے کھینچتے گھورا --

اپ --ایسی چھچھوری حرکتیں نا کریں نا -- روہانستے ہوتے دیکھا ---

چھچھوری نہی کہتے انہیں--

جو بھی --ابان نے جھکتے اسے کے ہونٹوں پہ انگلی رکھی --ہم-لوگ ابھی اور کوئی بات نہی کریں گے --اس کی انکھوں میں دیکھتے دوسرے ہاتھ سے اس کی زپ بہت ارام سے کھول دی --

Novels Queen

زرنم کو تب احساس ہوا جب اسے اپنی پیٹھ پہ ہوا کا احساس ہوا ۔۔سانس ایک دم تھمی تھی ۔۔وہ ساکت ہوئی ۔۔جب ابان نے اس کی پیٹھ پہ تپتے ہونٹ رکھے تھے ۔۔ اس کی اواز حلق میں ہی پھنس گئی تھی ۔

۔ابان اس کے پیچھے بیٹھا تھا ۔۔اس کے ہاتھ کھلی زپ سے اندر جاتے پیٹ تک رکے ۔۔زرنم ہل بھی نہیں پا رہی تھی سانسیں کیسے چل رہی تھیں یہ بھی نہیں جانتی تھی ۔۔

اس کے ہونٹوں کا لمس اوپر کی طرف سرک رہا تھ ۔۔کان کی لو تک اتے ابان نے اسے اپنے سینے سے لگایا۔ہاتھ ابھی تک پیٹ پہ رکھے تھے ۔۔۔

م۔۔مت کریں ۔۔

Novels Queen

ایک لفظ بھی نہیں --کان میں بڑبڑاتے اس کا سر پیچھے سے اپنے کندھے پہ ٹکایا --پھر ٹھوڑی سے پکڑتے اس کے ہونٹوں کو اپنی طرف گھمایا --

مجھے اجازت ہے --- اس کی تیز چلتی سانسوں کو سنتے پوچھا --زرنم اسے روک نہی پا رہی تھی اور وہ اجازت مانگ رہا تھا --ابھی بھی اسے اجازت کی ضرورت تھی بھلا --

اس کی فراک اوپر سے ڈھلکتے نیچے ہوئی تو زرنم -نے ہاتھ کے سہارے اسے روکا --

ا--اپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے--- آنکھوں میں انسو جمع ہونے لگے تھے --ابان نے مصروف سے انداز میں اسے دیکھا--پھر اٹھ کے اس کے سامنے ایا --

Novels Queen

مجھے سب کچھ کرنا ہے -- اور کرنا بھی چاہیے --کانوں کے نیچے دونوں ہاتھ رکھتے اسے اوپر کیا --پھر ہونٹوں پہ کفل لگائے --

زرنم کے اس حالت میں بس انسو ہی نکل سکتے تھے اسے پیچھے کرنے کے لیے جتنی بھی جدو جہد تھی وہ ہوا میں گئی --ابان اس پہ جھکا پاگل کر رہا تھا -- اور وہ اس کی شدتیں دیکھ کے پریشان ہو رہی تھی --

اس کا لمس جیسے پورے وجود میں بھرنے لگا تھا --ابان نے اپنی شرٹ اتار کے سائڈ پہ رکھتے ایک بار پھر اسے اپنے قریب کیا --زرنم جھول کے اس کے سینے سے ٹکرائی تھی -- وہ ساری رات اس کے حصار میں گزارتے وہ بے جان سی ہو گئی تھی --

----

Novels Queen

اگلے دن صبح ابان کی انکھ کھلی تو زرنم کمفرٹر میں چھپی سو رہی تھی اسے دیکھتے جھک کے سرخ ہوتے گال پہ لب رکھے ----پھر اٹھ کے باہر ایا -- صبح کی نمی سارے ماحول میں پھیلی ہوئی تھی -- دور فارمر کام کررہے تھے -- واپس کچن کی طرف اتے کافی کے لیے سامان نکالا --

کافی کڑوی بنی تھی --ایک دم سے زرنم کی بات کانوں میں گونجی --

مسکراتے کافی بنائی اور دوبارہ کمرے میں اگیا --وہ-ہنوز سو رہی تھی -- پاس نیم دراز ہوتے اسے دیکھنے لگا --پھر اگے ہوکے بند ہونٹوں پہ ہونٹ رکھے --

زرنم خوشبو کے جھونکے سے ایک دم بیدار ہوئی تھی -- اور ابان-کو اتنا قریب دیکھ کے خوف زدہ ہوئی --

www.kitabnagri.xyz

گڈ مورنینگ زربان ۔۔۔۔اس نے نام تجویز کیا ۔۔وہ دونوں مکمل ہو گئے تھے ۔۔ دو جسم ایک جان ۔۔ بالوں کو پیچھے کرتے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا ۔۔ یہ ہماری نئی صبح ہے ۔۔ زرنم سمٹ سی گئی ۔۔

ابان کچھ دیر جھکا اسے دیکھتا رہا وہ کنفیوز ہونے لگی تھی ۔۔پورے جسم سے سیک نکل رہا تھا ۔۔ابان نے پیچھے ہوتے اسے جانے کا راستہ دیا ۔۔لیکن وہ کیسے جاتی ۔۔ ابان کے سامنے اٹھ کے ۔۔وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہی تھی ۔۔۔

بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی ۔۔ابان ۔۔نے ۔کچھ دیر انتظار کیا لیکن وہ ہنوز لیٹی تھی ۔۔

فریش ہو جائیں ۔۔ناشتہ گھر جا کے کریں گے ۔۔ موبائل دیکھتے کہا ۔۔

زرنم نے کوئی جواب نہیں دیا --وہ شاید اس سے ناراض تھی --ابان نے دوبارہ اسے دیکھا --

اپ ٹھیک ہیں--اس کے چہرے کو دیکھتے جانچا-- زرا سی پلکوں کی جنبش سے ہاں کا اشارہ دیا --پھر کمفرٹر لپیٹتے وہ اٹھنے لگی تھی جب ابان چونکا تھا --

مجھے کال کرنی ہے میں اتا ہوں --وہ اسے دیکھے بنا باہر چلا گیا -- زرنم باتھ روم میں ائی تو-کپڑے پہلے ہی ہینگ کیے ہوئے تھے --

فریش ہوتے وہ کتنی دیر شاور کے نیچے کھڑی رہی -- باہر انے تک ابان کمرے میں واپس اچکا تھا --اور اس کی چیزیں سمیٹ کے بیگ میں رکھ رہا تھا -- زرنم جوتے پہن کے باہر نکل ائی ---

آبان نے دروازہ بند کرتے اسے دیکھا -- وہ خاموش تھی -- ابان نے نوٹس کیا --واپسی کے سارے راستے وہ باہر دیکھتی رہی --

----

صبح صبح گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوتے عصام اپنے ٹیرس سے دیکھ رہا تھا --گاڑی آبان کی ہی تھی سو آرام سے چلتا ہوا لیونگ روم تک آیا --

اتنی دیر میں زرنم اور آبان گاڑی سے اتر کے ڈور تک پہنچ چکے تھے --عصام کا رخ دوسری سمت تھا تا کہ زرنم ایزی لی گزر جائے اصل پکڑنا تو آبان کو تھا --

زرنم عصام کو دیکھتے بمشکل وہاں سے سیڑھیوں تک پہنچی تھی جب آبان داخل ہوا -- عصام نے سٹائل سے پیچھے مڑ کے دروازے کی طرف دیکھا --

Novels Queen

کہاں سے آرہے ہو -- سینے پہ ہاتھ باندھتے اس کی آنکھوں میں شرارت اور انداز سیریس تھا --

وہ میں--- آبان کچھ کہتے کہتے رکا --پھر عصام کو دیکھا -- آ---اپ اگر بدلہ لینا --

ن--- نہیں نہیں --میں کیوں بدلہ لوں گا -- میرے بیٹے نے تو عالی پائے کی ڈگری لی ہوئی تھی اس وقت باپ کو ذلیل کرنے کی وہ بھی ماں کے سامنے --

اب جب میرا وقت آیا ہے تو میں بدلہ لینا چاہ رہا ہوں --- ہے نا -- طنز سے بھرپور انداز میں اس پہ چوٹ کرتے عصام نے گھورا--

با۔۔۔با جاااان ۔۔ وہ دھیرے دھیرے چلتا ان کے پاس ایا ۔۔ اج ہماری دا نائٹ آف رومینس تھی کان کے قریب کہتے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا ۔۔

عصام کے کانوں سے دھواں نکل رہا تھا جیسے ۔۔۔ کبھی مجھ سے نیچے نہیں لگے گا خبیث اولاد ۔۔ چہرے پہ ہاتھ پھیرتے بئیر پہ مٹھی بنائی ۔۔۔۔

جھرجھری لیتے کچن میں چلا آیا ۔۔ شرمندگی کا گلہ گھونٹنے کے لیے حلق میں پانی کا گلاس انڈیلا ضروری تھا ۔۔

اب بیٹا ناشتے پہ بیوی کے سامنے زلیل کروں گا ایسے ہی ۔۔ جیسے مجھے کر کر کے بڑے ہوئے ہو ۔۔ سر ہلاتے وہ پانی نکال رہا تھا جب عشوے اندر ائی ۔۔

Novels Queen

واہ --آج-میرا کام میرے سرتاج سر انجام دے رہے ہیں-- دوپٹہ سیٹ کرتے مسکرا کے اسے دیکھا--

ہاں --میں نے سوچا روز میری بیوی صبح صبح کچن میں آجاتی ہے سب کے لیے ناشتہ بناتی ہے کیوں نا اج میں سرپرائز دے دو --عصام نے بھی کالر جھاڑتے تعریف سمیٹنی چاہی --

اوہ چلیں پھر --ہو جائیں شروع -- عشوے مزے سے چیئر گھسیٹ کے بیٹھی --

ک--کیا مطلب -- چلیں پھر --گلاس شیلف پہ رکھتے وہ سٹپٹایا--

مطلب یہ کے اج ناشتہ اپ بنا رہے ہیں نا--

نہیں --میری اج میٹنگ ہے پھر کبھی--- جان چھڑانے والا انداز تھا --اور میں ناشتہ بنانا بھی بھول گیا ہوں

کہاں بھولے ہیں --ساری زندگی مجھ سے شادی سے پہلے --یہی کام کیا ہے تو اب بھی کر لیں کوئی مسلہ نہیں ہے --

نو وے -- لفظوں پہ زور دیتے گھورا--اج لگتا ہے میری درگت کا دن ہے --سوچتے اسے گھورا--

مرد حضرات کبھی بیویوں کا خیال نہیں رکھتے --ناراضگی سے کہتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی --

اوفف ایموشنل بلیک میلنگ مت کریں-- میں ہیلپ کر دوں گا پراٹھے بیلنے میں --لیکن تھپتھانے آپ نے خود ہی ہیں --

ہاہا ہا۔۔ اوکے ۔۔آجائیں پھر۔۔ آج اپنے بچوں کو بابا ناشتہ بنا کے دیں گے ۔۔ عشوے کی مسکراہٹ اسے تپانے کے لیے کافی تھی ۔۔

بچوں کے بابا نے آفس بھی جانا ہے ۔۔ اسے گھورتے وہ خشک اٹا نکالنے لگا تھا ۔۔

دونوں نے مل کے پراٹھے بنائے تھے پھر عصام تیار ہونے چلا گیا تو عشوے نے باقی ناشتہ ریڈی کیا۔۔

آبان روم میں آیا تو زرنم دروازہ لاک کر چکی تھی ۔۔اب اسے سمجھ نہیں آیا ایسے ہی کھول کے جائے یا دستک دے ۔۔پھر سوچتے دستک دی لیکن اندر سے دروازہ نہیں کھلا ۔۔اس وقت تو کہیں اور بھی نہیں جا سکتا تھا ۔۔

زرنم --دروازہ کھولیں --

نہیں -- وہ دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی --

کیوں --

پہلے سوری کہیں --

کس بات کا -- وہ مسکرایا --

ساری باتوں کا -- انداز میں ناراضگی تھی ---

اچھا اندر آنے دیں پھر کان پکڑ کے سوری کہوں گا وعدہ --

زرنم نے دروازہ کھولا اور ایک نظر اسے دیکھا --

میرے دستک دینے کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں ---اندر اتے اسے گھورا پھر جیب سے موبائل نکال کے چارجر پہ لگایا --

آپ نے سوری کہنا تھا۔۔ سینے پہ بازو باندھے زرنم نے اسے دانت پیستے دیکھا۔۔

کس بات کا یہ تو بتائیں نا۔۔ وہ ڈریسنگ روم سے اپنے کپڑے نکالنے جا رہا تھا جب زرنم سامنے ائیں۔۔ابان نے انکھوں کو قدرے سکیڑ کے دیکھا۔۔

و۔۔وہ جو سرپرائز۔۔ آبان کی انکھوں میں دیکھنا اس وقت دنیا کا مشکل ترین کام لگا۔۔

کیا۔۔ابان نے ہاتھوں کو دانستہ پیچھے باندھا ورنہ پھر اسی روئی کے گال جسی لڑکی کو چھونے کا من کر رہا تھا۔۔

ک۔۔کچھ نہیں۔۔ سر جھٹکتے وہ سائڈ پہ ہٹ گئی۔۔مطلب خود کو شرمندہ کروانے والی حرکت تھی دوبارہ رات کا زکر کر کے۔۔

Novels Queen

میں ایک بار فریش ہو لوں پھر تسلی سے سوری کروں گا اور -- وہ رکا -- زرنم سر جھکائے مسکا رہی تھی --

کیوں ہنس رہی ہیں -- اپنے پاوں دیکھتے اسے گھورا ---

آپ نے فریش ہونا تھا اپ جائیں -- زرنم سیدھی ہوئی --اب وہ یقیناً کوئی شرارت کرنے والی تھی -- آبان نے افس کے لیے کپڑے نکالے -- اور اس کے سامنے سے گزرتے باتھ روم کا سلائڈ ڈور بند کر دیا --

زرنم اس کے غائب ہوتے ہی موبائل کے پاس آئی --اور جھک کے اٹھایا -- اب مزہ آئے گا انہیں -- جیسے رات کو مجھے تنگ کیا ہے نا --

Novels Queen

موبائل سے سم کارڈ نکالتے وہ مسکرا رہی تھی --دوبارہ چارجر لگاتے اس کی نظر نوٹیفیکشن پہ پڑی آذان کا میسج تھا -- اور اوپر سے ہی شو ہو رہا تھا --

بھائی کیا آپ اپنے اکلوتے بھائی کے لیے ایک گولی نہی کھا سکتے

بس اتنا لکھا تھا زرنم کو سمجھ نہیں آئی دوبارہ پڑھا --کس گولی کی بات ہو رہی تھی --ٹیبلیٹ یا بلٹ ---

اداسی کی رمک نے جیسے اس کے دل میں دستک دی ہو ---موبائل واپس رکھتے بے چینی سے بند ڈور کو دیکھا -- سمیں اس کے ہاتھ میں پسینے سے بھیگنے لگیں تھیں----

پھر تجسس کے مارے دوبارہ فون اٹھایا اور پاسورڈ کھولا اسے پتہ تھا --پھر واٹس اپ پہ آذان کی چیٹ اوپن کی -- وہ بلٹ کی بات کر رہا تھا زرنم کے ہاتھ کانپ گیے--

پھر سکرول کرتے اوپر کیا -- وہاں کوئی مسلہ تھا آذان کو اور وہ آبان کو بلا رہا تھا گولی یعنی فائر کھانے کے لیے --گلے پہ ہاتھ مسلتے جیسے بے چینی کو اندر دھکیلا --

سمیں وہیں رکھ کے موبائل ہاتھ میں لیے وہ سلائڈ ڈور کے پاس آئی -

ا--ابان-- آبان کو اتنی دھمی اواز سنائی نہیں دی تھی شاور کا شور اور بند دروازے کی وجہ سے اندر سے کوئی ریسپانس نا ملا --

ابان--اب کی بار آواز اونچی ہوئی --

Novels Queen

جی-- ابان نے چہرا صاف کرتے جواب دیا--

ا---اپ کے موبائل میں اذان کا میسج ایا ہے --

سر پہ شیمپو ملتے اس کے ہاتھ رکے -- میرا موبائل رکھ دیں -- ہاتھ دھوتے دروازہ ہلکا سا پیچھے کیا--وہ سامنے کھڑی تھی --

مجھے دیں -- ہاتھ باہر نکالتے ہلایا--

ا--اپ نہیں جائیں گے کہیں بھی -- اس نے موبائل پکڑتے سختی سے کہا--

زرنم --موبائل دیں-- سخت آواز میں تنبیہ تھی --اور زرنم نے نا چاہتے ہوئے بھی اسے فون دے دیا--

آبان نے اندر ہوتے دوبارہ سے شاور چلا دیا تھا اوروہ باہر جلے پیر کی بلی کی مانند چکر کاٹ رہی تھی ---

جب تک وہ باہر نہیں ایا زرنم انتظار میں رہی --

آپ کہیں نہیں جائیں گے --اس کے قریب اتے وہ سوری کہلوانا بھول گئ تھی ---آذان بھائی سے کہیں وہ اپنا کہیں اور مسلہ حل کروا لیں --

ابان نے ٹھر کے اسے دیکھا--

اگر میں اس کے کام نہیں آرہا تو اور کون ائے گا --

مجھے نہی پتہ --اپ نہیں جائیں گے -- اس کی انگلیاں ابان کی کلائی پہ سختی سے بند تھی --اگر اپ نے میری بات نا مانی نا تو پھر دیکھا --

Novels Queen

کیا کریں گی -- اس کا بازو پکڑتے سنجیدگی سے دیکھنا۔

م--میں بھی مر جاوں گی آبان پلیز مت جائیں --انداز۔میں التجا محبت حکم سب کچھ تھا اور ابان کیسے نا رکتا --

ٹھیک ہے --میں نہیں جا رہا --پریشان نا ہوں -- اسے خود سے لگاتے کمر سہلائی --

ناشتہ کرنے چلیں-- کتنی دیر ایسے ہی گزری تو ابان نے متوجہ کیا---

زرنم کی سوئی بس اسی میسج پہ اٹک گئی تھی -- بے دلی سے وہ اس کے ساتھ باہر آئی --ایزل اور عصام پہلے ہی بیٹھے تھے --

اسلام و علیکم -- عصام کو دیکھتے ابان نے سلام کیا ساتھ زرنم کے لیے چئیر پیچھے کی --وہ بیٹھ گئی تو اس کے ساتھ والی چئیر پہ ابان اکے بیٹھا---

کیسی گزری پھر -- عصام دانستہ بات ادھوری چھوڑتے کیٹل اپنی طرف کھسکائی --

سپرب آپ کی اور مما کی نائٹ سے کئی گنا بیسٹ تھی-- ابان نے بازو سیدھے کر کے ٹیبل پہ رکھے اور ذرا سا اگے ہوا --پھر گردن گھما کے ائی برو اچکاتے عصام کو دیکھا --

کین-یو ایکسپلین -- آخر فارم ہاوس ہی کیوں جانا پڑا--عصام نے چائے انڈیلتے اسے دیکھا --

مجھے آپ پہ اعتبار نہیں تھا --آپ نے کیمرے فکس کروائے ہوں شاید ---سیدھے ہوتے عشوے کو دیکھا جو چیز کی پلیٹ اٹھائے آرہی تھی --

Novels Queen

اسی لیے فارم ہاوس کی راہ لی -- گردن ہلاتے عصام نے بھی آتی عشوے کو دیکھا--

زرنم اپنی سوچوں میں گم بیٹھی تھی ایزل موبائل پہ کسی سے بات کر رہی تھی --

سب ٹرائے کیا تھا -- عصام نے ناشتے کی پلیٹ اٹھاتے دوبارہ آبان کو مخاطب کیا---

آبان نے مٹھیاں بھینچتے زرنم کو دیکھا --وہ کسی اور دنیا میں کھوئی تھی --

مما بابا کو شرم نہیں سکھائی ابھی تک اپ نے -- جواب میں اس نے عشوے سے پوچھا --

www.kitabnagri.xyz

زرنم نے سر اٹھا کے آبان کو دیکھا پھر عشوے کو جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی اور عصام نے دانت پیسے --

ناشتہ کریں خاموشی سے -- عصام نے بمشکل کہا تھا --زرنم ابھی تک ان کو نہیں سمجھ سکی تھی اور عشوے نظریں جھکائے سوچ رہی تھی بیٹا باپ سے دو قدم اگے جا رہا ہے --اسے ساری بات سمجھ آگئی تھی --

شرمندگی سے بچنے کے لیے اس نے ٹیبل کے نیچے سے عصام کا پاوں مسلا --عصام نے مشکل سے برداشت کرتے اسے گھورا

میرے خیال میں ناشتہ خاموشی سے کریں تو بہتر ہے --

بابا ہی اج کسی اور موڈ میں لگ رہے ہیں --رات کو ان کی طبعیت ٹھیک تھی -- سلائیز کاٹتے ابان نے پوچھا --

تم گھر ہوتے تو پتہ چلتا نا پیچھے کیا کیا ہو رہا ۔۔ہماری بہو کو لے کے فارم ہاوس نکل لیے ۔۔ اخر کرنے کیا گئے تھے تم وہاں ۔۔

اب کی بار زرنم نے ساری بات تفصیلاً سنی تھی اور عصام نے جان بوجھ کے دوبارہ ابان کو شکنجے میں لیا تھا ۔۔

زرنم نے دھڑکتے دل کے ساتھ روہانسے ہوتے ابان کو دیکھا ۔۔

کل انکا زژلٹ تھا ۔۔اچھے نمبروں سے پاس ہوئی ہیں تو وعدہ کیا تھا انہیں گفٹ دوں گا بس وہی دینا تھا ۔۔زرنم کا ہاتھ پکڑتے ریلیکس کیا۔۔

وہ تو تم یہاں گھر بھی دے سکتے تھے ۔۔عصام فل موڈ میں تھا ۔۔

Novels Queen

ہاں یہاں اپ کے لیونگ روم میں گھوڑا چلتا اچھا لگتا ۔۔ تحمل سے انہیں دیکھا ۔۔

گ۔۔گھوڑا ۔۔ عصام کے ہونٹ کھلے ۔۔پھر زرنم کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا ۔۔

جی ۔۔ گھوڑا ۔۔ عصام کا ناشتہ فنش ہوا تو تو زرنم کی طرف رخ کیا ۔۔

پھر اگے ہوتے اس کے پھولے ہوئے گال پہ لب رکھے ۔۔ بائے ۔۔

عشوے کے ہونٹوں پہ انے والی مسکراہٹ اور ایزل کی انکھوں پہ انگلیاں ۔۔عصام کی شرمندگی نے آبان کی اس حرکت پہ زرنم کو ادھ مویا کر دیا تھا ۔۔ سب کے سامنے ۔۔

میں روم تک چھوڑ کے آؤں یا خود چلی جائیں گی --عصام کی طرف جتاتی۔نظر ڈالتے اس نے زرنم سے پوچھا --اس نے ہاتھ ہلکا سا اگے بڑھایا --یعنی چھوڑ آؤ تو بہتر ہے ورنہ جو کچھ ابھی ہوا ہے اس کے بعد بے ہوش ہی ہو سکتی ہوں --

اسے کمرے میں چھوڑ کے --عصام اور آبان ایک ساتھ نکلے تھے وہ جانتا تھا سارے راستے عصام اسے چھیڑتا رہے گا پر وہ بھی ڈھیٹ انسان تھا اگے سے انہیں قابو کرنے کا ہنر بھی اتا تھا اسے ---

----

"پل میں تولہ پل میں ماشہ"

آبان کو میسج کیے کتنی دیر گزر گئ تھی اسے ریپلائے نہیں ملا تھا -- اج اس کا انا ضروری تھا اگر نا اتا تو مسلہ ہو جانا تھا --

Novels Queen

عصام کے دو بیٹے آبان شیخ اور آذان شیخ ۔۔پہلی دفعہ آٹھ سال پہلے وہاں آئے تھے ۔۔ وہ ان کا فیملی ٹرپ تھا ۔۔جس نے انکی زندگیوں کو بدل دیا تھا۔۔موبائل پہ رنگ ٹون ہوئی تو سکرین کی طرف دیکھا ۔۔آبان کا میسج تھا ۔۔

شام کو نکلوں گا ۔۔

اوکے ۔۔کا میسج کرتے اس نے موبائل رکھ دیا ۔۔پھر اٹھ کے روم۔میں ایا ۔۔وہ باہر تھا نورا اندر لیٹی ہوئی تھی ۔۔

شام کو الکا بی کی طرف چلیں گے ۔۔ وہ تیسری دفعہ اندر گیا تو نورا ویسے ہی لیٹی تھی ابھی ۔۔چت چھت کو دیکھتے ۔۔۔

Novels Queen

تم خود اٹھو گی کہ۔میں زبردستی کروں۔۔ اس کے قریب اتے کمفرٹر ہٹانا چاہا جو اس نے سختی سے پکڑ لیا ۔۔

کیا ہوا ہے ۔۔وہ اس کے سامنے جھکا۔۔

ک۔۔کچھ نہی تم جاؤ یہاں سے ۔۔ نورا نے آنکھیں جھپکتے اسے دور ہونا چاہا

مجھے بتاو کیا ہوا ہے ۔۔اس کے چہرے کو دیکھتے وہ سیدھا ہوا۔۔

تمہیں کچھ چاہیے ۔۔کچھ سوچتے پوچھا ۔۔

نہیں ۔۔نفی میں سر ہلاتے وہ اس کے جانے کا انتظار کر رہی تھی ۔۔

Novels Queen

اوکے ۔۔وہ اس کے کمفرٹر میں چھپے وجود کو گھورتے باہر چلا گیا ۔۔نورا کا انتظار بڑھتا جا رہا تھا اور وہ اسی حالت میں اور کتنی دیر لیٹی رہ سکتی تھی۔۔

تم الکا بی کو بلا دو گے ۔۔ بمشکل اس کے حلق سے آواز نکلی تکلیف کی شدت سے چہرہ سفید پڑ رہا تھا ۔۔

رولف جو باہر بیٹھا تھا اٹھ کے دوبارہ پاس ایا ۔۔
کیا ۔۔کچھ کہتے رکا ۔۔

ت۔۔ تم ٹھیک نہیں ہو ۔۔اس کی جان مٹھی میں آئی ۔۔اس کے پاس بیٹھتے سر اوپر اٹھایا ۔۔۔رنگ پیلا پڑتے اس کی انکھیں نم تھیں۔۔

پ۔۔پلیز الکا بی کو بلا دو ۔۔ وہ بہت مشکل میں تھی ۔۔اور اسے سمجھا بھی نہیں سکتی تھی ۔۔

تم مجھے بتاؤ ---میں پاس ہوں -- وہ اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا---

پلیز --انہیں بلاو -- وہ شدت سے رو دی --کتنی مشکل سیچوئیشن تھی --اس کی غیر موجودگی نورا کے لیے زیادہ آسان تھی --

اوکے --وہ گھبراتے اس کے پاس سے اٹھا اور ضبط کرتے باہر چلا گیا --اس کے جاتے تکلیف کے باواجود نورا نے اٹھ کے بیڈ کی چادر سمیٹی -- پھر باہر اتے اپنی کبڈ سے ضروت کی چیزیں نکالیں --- ان کے انے سے پہلے وہ باتھ روم میں چلی گئی تھی --

الکا بی نہی ہیں نورا-- رولف ہانپتے ہوئے واپس کمرے تک ایا اور اسے وہاں موجود نا دیکھ کے دل زور سے دھڑکا --

نورا-- وہ چلتا ہوا اگے ایا --سماعتیں سن تھیں جیسے --

نورا یہیں ہو -- باتھ روم کے پاس رکتے اواز دی --دروازہ بند تھا --

تم ٹھیک ہو --میں آؤں اندر --وہ پوچھ رہا تھا --

ن-- نہی--وہ بمشکل بولی --لیکن وہ پھر بھی اندر چلا ایا--

وہ کموڈ پہ بے حال بیٹھی ہوئی سر ہاتھوں میں گرائے ہوئے تھی--

رولف اسے اٹھا کے باہر لایا--

تمہیں درد ہو رہا ہے کہیں-- کیونکہ اس نے پیٹ پہ ہاتھ رکھے ہوئے تھے

--

تم مجھے گرین ٹی بنا دو گے -- وہ سانس بھی نہیں لینا چاہ رہی تھی اتنا درد اسے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا جتنا اس دفعہ ہو رہا تھا --

اسے شدت سے ابا کی یاد ائی جب وہ اسے ایسی حالت میں دیکھتے تھے تو خود ہی اسے کسی کام۔کے۔لیے نا بھیجتے --جو ماں سیکھاتی ہے وہ باپ نے بتایا تھا --

آنسو انکھوں سے بہتے گلا بھگو رہے تھے رولف تیزی سے ہاتھ چلاتے قہوہ بنا رہا تھا -- نورا نے اسے نم انکھوں سے دیکھا -- اس کے باپ کا قاتل اس کے سامنے کھڑا تھا --

درد کی ایک تیز لہر کمر سے ہوتے یورین وینز تک گئی تھی --

وہ بار بار اسے بھی دیکھ رہا تھا -- پانچ منٹ میں وہ قہوہ قدرے چوڑے باول میں ڈالے اس کے پاس ایا تاکہ کچھ ٹھنڈی ہو جائے --

اپنے پاس پڑا ہوا بلینکٹ اس نے خود سیدھا کر لیا تھا --

یہ پیو --رولف نے پاس بیٹھتے اس کا سر اپنے تھائز پہ رکھتے زرا اونچا کیا --

نورا نے گھونٹ گھونٹ قہوہ اپنے اندر اتارا ---

یہ کب سے ہو رہا ہے تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا -- اس کے بال سمیٹتے پریشانی اس کی ہر حرکت سے ظاہر ہو رہی تھی -- نورا نے کچھ نہیں کہا بس خاموشی سے چائے پیتی رہی --

بس -- سائڈ پہ کرتے پیچھے ہونا چاہا لیکن رولف نے اسے دور نہیں کیا ---

کہاں درد ہو رہا ہے --ہم۔ہوسپیٹل چلیں -- وہ اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا ماتھے اور گردن پہ اتنی سردی کے باوجود پسینہ ایا ہوا تھا

نورا نے نفی میں سر ہلاتے انکھیں بند کیں --

تھوڑا بہتر محسوس ہو تو بتانا مجھے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا --

اچھا--سر ہلاتے اس کے پیٹ کی طرف منہ کر لیا -- رولف اس کے بالوں میں دھیرے دھیرے انگلیاں چلا رہا تھا --

کچھ دیر میں اسے آرام ایا تو سو گئی -- اس نے نرمی سے اس کا سر تکیے پہ رکھا اور خود دوسری طرف پڑے سوفے پہ بیٹھ گیا ---پہلی بار اس نے خود کو اتنا کمزور محسوس کیا تھا --

Novels Queen

اسے دیکھتے آبان کو کال کی اور اسے انے سے منع کر دیا -- کیونکہ ابھی وہ نورا کا چیک اپ کروانا چاہتا تھا --

----

شام تک اس کی طبعیت سنبھل گئی تھی رولف بارڈ اس کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا ابھی تک --

تم نے تو جان ہی نکال لی تھی میری -- اسے انکھیں کھولتے دیکھ کے اگے ہوا -- بکھرے بالوں کو سمیٹتے وہ بجھی ہوئی انکھیں دیکھنے لگا -

میں ٹھیک ہوں -- نورا نے اس کا ہاتھ جھٹکا وہ لب بھینچ کے رہ گیا --- اسے نورا کی حرکت بری لگی -- پاس سے اٹھتے وہ کچن میں ایا --

نورا نے دوبارہ انکھیں بند کر لیں ---اسے یہ شخص چاہ کے بھی اچھا نہیں لگ سکتا تھا ایک رشتہ تھا اس کے پاس باپ کا اس نے وہ بھی ختم کر دیا --

ہتھیلی سے پیٹ مسلتے وہ اسے دیکھ رہی تھی جو دوسری طرف رخ کیے کھانا بنا رہا تھا --اسے کوفت ہونے لگی --

تم نے میرے بابا کو کیوں مارا --انکھوں میں نمی لیے اس کے لب ہلے --

لیکن وہ دوسری طرف منہ کیے کام کرتا رہا --

مسٹر بارڈ --اب اواز اونچی تھی --

ہاں۔۔ہوں۔۔باول میں انڈا پھینٹتے اس کے ہاتھ رکے ۔۔

تم نے میرے باپ کا قتل کیوں کیا۔۔نمی کے ساتھ ساتھ اس کی انکھوں میں تپش رولف دیکھ سکتا تھا۔۔اس کے قریب ایا۔۔تم نے ایک بے ضرر انسان کا خون کر دیا تمہارے ہاتھ نہیں کانپے ۔۔

کیا تم بھی مرنا چاہتی ہو ۔۔لہجہ منجمد کر دینے والا۔۔ اگے ہوکے اس کی انکھوں میں دیکھتے رولف مسکرایا

بے شک۔مار دو۔۔لیکن میرے باپ کو قتل کرنے کی وجہ مجھے جاننی ہے ۔۔ وہ اٹھ کے بیٹھ گئی ۔۔

تمہارا باپ ایک غدار آدمی تھا ۔۔ واپس مڑتے وہ دوبارہ سے انڈے میں بٹر چلانے لگا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

وہ فقیر تھا --مانگنے والا --کوڑے کے ڈھیر پہ رہنے والا --اس نے تم سے کون سی غداری کر دی مسٹر بارڈ --وہ چلائی --جو تم نے اسے مار دیا --وہ چار پائی پہ پڑا تھا --پانی کا گلاس نہیں اٹھا سکتا تھا --تم نے مرے ہوئے انسان کو کون سی غداری پہ مارا ہے --

تم نہیں جانتی -- اس لیے ارام سے بیٹھی رہو واپس مڑ کے اسے گھورا--یہاں سکون سے رہو ---تمہارے لیے بہتر ہے --

مجھے کیوں پھر اپنے ساتھ رکھا ہوا --غدار کی بیٹی ہوں مجھے بھی مار دو --دم گھٹتا ہے تمہارے ساتھ -- روتے وہ درد کو-نظر انداز کر رہی تھی -- سانسیں بند ہوتی ہیں دل کرتا ہے اپنی جان لے لوں --

اور میرا تمہارے بنا دم گھٹے گا --وہ بس سوچ کے رہ گیا

تمہیں نہیں پتہ تمہارے باپ کا کیا جرم تھا --ورنہ مجھے کوئی شوق نہیں ہے کسی کو مارنے کا --

تم جھوٹ بولتے ہو -- تم-نے غنہ کو مار دیا ایرک کو بھی --ا--اس ادمی کو بھی برف بنا دیا تھا -- تم سائکو ہو -- یہ سارے تمہارے مجرم نہیں تھے --ایرک-نے تمہاری مدد کی تھی --

ایرک نے مدد نہیں کی تھی --اس نے ٹائگر کو مطلوبہ جگہ پہنچانے سے پہلے غداری کی تھی --اس نے ٹائگر بیچ دیا تھا کسی کو-- لیکن میں بھی کوئی کچا کام نہی کرتا --

وہاں سے نکلنے سے لے کے پہنچنے تک میری نظر تھی اس پہ --

پھر غنہ کا کیا قصور تھا -- وہ اسے بے باکی سے دیکھ رہی تھی --

Novels Queen

غنہ نے تمہارے لیے وہ دروازہ کھولا جو میں نے بند کر دیا تھا --

م--مطلب-- کون سا دروازہ --

وہ دروازہ جس سے تم بھاگی تھی --اور اس دو کوڑی کے انسان کے پاس پناہ لی --وہ آذان کا ذکر کر رہا تھا --اگر اس دن تم-مجھے نا-ملتی تو آج میری دسترس-میں نا ہوتی شاید --

تم نے بس اس لیے اسے مارا کہ اس نے نا سمجھی میں دروازہ کھولا تھا --

اس کا نا سمجھی سے کھولا ہوا دروازہ میری سانسیں بند کر سکتا تھا نورا --تمہیں یہ بات کیوں سمجھ نہیں آتی میں تم سے محبت کرتا ہوں --

کیا ۔۔تمہاری محبت کیا ہے مسٹر رولف بارڈ ۔۔۔تم زبردستی کسی کو اگر اپنی زندگی میں شامل کر لو گے تو وہ تمہاری ہو جائے گی ۔۔

میں مر جاوں گی لیکن تم سے محبت کبھی بھی نہی کروں گی ۔۔لفظ۔لفظ پہ زور دیتے اس کی انکھوں میں پھر سے سبز انکھوں والے کے لیے حقارت در آئی تھی ۔۔

خاموش ۔۔ ایک لفظ بھی اور نکلا تو منہ توڑ دوں گا تمہارا ۔۔ جھٹکے سے اسے ٹھوڑی سے پکڑتے بیڈ پہ پٹخا ۔۔تم سے محبت میری زندگی کا گناہ بنتا جا رہا ہے ۔۔اگر ایسے ہی کرتی رہی تو میں خود اپنے ہاتھوں سے ماروں گا تمہیں

۔۔۔

گرنے سے نورا کو لگا جیسے اس کے اندر سب کچھ ہل گیا -- درد کی شیدید لہر اٹھی تھی ---اذیت سے ہونٹ کاٹتے اس نے بیٹھنے کی کوشش کی -- لیکن اس سے اٹھا ہی نہیں گیا --

تم سے اللہ پوچھے گا -- ہانپتے ہوئے بلینکٹ اپنے اوپر سیدھی کرتے اس نے خود کو چھپا لیا --وہ اس سے لڑنے کی تو کیا پوچھنے کی بھی ہمت نہیں رکھتی تھی --

آئندہ اپنی زبان بند رکھنا انگلی اٹھاتے باور کرویا -- پھر کچن میں آگیا --

تم کیا کھاو گی --- کچھ دیر بعد اس سے پوچھا --

زہر -- بالوں کو پیچھے کرتے سرخ انکھوں سے اسے دیکھا--

وہ تو تم۔ہی بنا سکتی ہو -- رولف بارڈ مسکرایا --

Novels Queen

تمہارا مسکرانا ہی زہر لگتا ہے مجھے -- اونچی اواز میں کہتے بلیکٹ میں منہ دے لیا -- اس کا قہقہ نورا کے وجود میں کپکپی طاری کر گیا تھا

اپنے آفس میں داخل ہوتے اس نے پی اے کو اشارے سے اپنی طرف بلایا پھر کوٹ اتار کے ہینگ کیا --

آپ کو کل شام کو جو فائلز بنوانے کے لیے دی تھیں وہ بنی -- سیدھے ہو کے بیٹھتے پوچھا --

جی سر --وہ ریڈی ہیں بس اٹھا کے لاؤں گا ایک بجے تک --

اوکے ٹھیک ہے --ایک کافی بجھوا دیں -- لیپ ٹاپ کھولتے میلز چیک کرنے لگا-- محمد شفیع کے جی میل پہ نوٹیفیکیشن شو ہو رہے تھے --اوپن کتے پانچ چھ میلز ریسیو ہوئیں --

جو تقریباً ایک جیسی ہی تھیں الگ الگ پارٹیوں نے محمد شفیع کے بیٹے کے متعلق پوچھا ہوا تھا یہ وہ لوگ تھے جو ابن البار کی حقیقت کو جانتے تھے --سب کے نام نوٹ کرتے اس نے آذان کو سینڈ کر دیئے --

محمد شفیع وہ پہلا شخص تھا جس نے ناروے میں عصام کے بیٹوں کو جانا تھا-- آذان شیخ اور آبان شیخ دو بھائی دونوں میں چھ ساڑھے چھ سال کا فرق تھا--ان کا وہ فیملی ٹرپ جس نے ان کی زندگی کو بدل دیا تھا--

جس ہوٹل میں ان کا قیام تھا وہاں کے مینیجر محمد شفیع صاحب نے انہیں ان کے روم تک پہنچایا--

www.kitabnagri.xyz

بابا ہم لوگ کتنے دن رہیں گے یہاں ---چھ سالہ آذان نے ننھے ہاتھوں سے ایک طرف آبان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور دوسری طرف عصام کا --خوشی اس کے سرخ ٹماٹر ہوتے گالوں سے پھوٹ رہی تھی

جتنے دن میرا بیٹا کہے گا --عصام کے ہاتھ میں کارڈ تھا جس سے وہ دروازہ کھول رہا تھا عشوے ایزل کو اٹھائے ان سے دو قدم پیچھے تھی --

وہ پورا دن ان لوگون نے آرام کیا تھا اگلے دن صبح صبح ویٹر نے انہیں ایک کارڈ دیا جس میں ایک گھر کا ایڈریس تھا --

عصام نے حیرانگی سے ویٹر کو دیکھا --اس نے محمد شفیع کی طرف اشارہ کیا --

ہمم میں پوچھ لیتا ہوں ان سے --ویٹر کو جانے کا اشارہ کیا -- عشوے اور بچے سو رہے تھے --وہ احتیاط سے دروازہ بند کرتے شفیع کے پاس آیا --

سر آپ نے یہ کیوں بھیجا ہے -- ڈائریکٹ پوچھا --

ایکچولی --آپ کی فیملی بڑی ہے اور ایک روم میں آپ کے لیے مشکل ہو سکتا ہے اگر آپ چاہیں تو یہاں کچھ دن رہ سکتے ہیں--- وہ مسکرا کے کہہ رہا تھا --

عصام کو تھوڑا عجیب لگا وہ اس کا ہم عمر آدمی اسے الگ گھر کی آفر کیوں کر رہا تھا --اس نے کارڈ واپس کرتے آفر ٹھکرا دی --

محمد شفیع نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی کچھ دن تو سکون سے گزر گئے --لیکن پھر ایزل کو مشکل ہونے لگی تھی وہ سو رہی ہوتی آذان کسی

Novels Queen

نا کسی چیز سے پنگے لے رہا ہوتا ڈیسٹربنس سے وہ جاگتی تو عشوے اسے سنبھالتے ہلکان ہونے لگتی --

آخر عصام نے پیسوں کے عوز وہ جگہ رینٹ پہ لے لی -- ان کا ٹور پندرہ دن کا تھا اسی حساب سے پے منٹ کرتے وہ لوگ محمد شفیع کے بینگلو میں آئے تھے جو ہل نامی شہر میں واقع تھا --

اس شہر کا نام جہنم کے نام سے ضرور ہے لیکن یہاں کی زندگی کسی جنت سے کم نہیں تھی -- اس محل میں رہتے آذان سب سے زیادہ پرجوش تھا -- لیکن یہ پرجوشی اس کے لیے وبالِ جان بن گئی --

وہاں کا موسم زیادہ تر سرد ہی رہتا ہے وہ صبح بھی سرد تھی جب آذان چھوٹے چھوٹے پاوں دبریز قالین پہ رکھتا سیڑھیاں چڑھنے کی کوشش میں زیادہ اپنے گھٹنے اور ہاتھ ٹیک رہا تھا --

www.kitabnagri.xyz

شدید جدوجہد کے بعد وہ اوپر آیا --پہلا کمرہ جہاں بے شمار کمپیوٹرز تھے -- انہیں دیکھتے اپنی انگلیاں دانتوں میں دبائیں دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے وہ آسانی سے اندر آگیا تھا --

اندر چلتے پھرتے اس پاس بے شمار بجلی کی تاریں کچھ زمین پہ جھول رہی تھیں کچھ ٹیبل پہ پڑی تھیں کرسیاں اگے پیچھے رکھی تھیں وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلتا گیا --

آذان -- آذان --کہاں ہوں --اس کے پیچھے آنے والا تیرہ سالہ آبان تھا --اسے اس روم میں اکیلے کھڑے دیکھ کے قریب آیا --

کیا کر رہے ہو یہاں -ہاتھ پکڑتے وہ اپنے چھوٹے بھائی سے پوچھ رہا تھا

وہ کھلکھلا کے ہنستے اپنی سبز انکھیں بند کر گیا -- آبان نے مسکرا کے اس کی شرارت کو دیکھا اور ہاتھ پکڑے باہر لے آیا -- واپسی پہ دونوں ٹھٹکے --

دوسرا کمرہ جو دوسری طرف تھا وہاں سے آوازیں آرہی تھیں -- عجیب سی -- آبان اسے وہیں کھڑا کر کے اندر گیا -- سامنے ہی دو مرد ایک لڑکی کو ہریس کر رہے تھے شاید --

یہ آبان نے دیکھا تھا --اور آذان نے اپنی زندگی کا پہلا قتل بلکل خاموشی سے چھ سالہ عمر میں کیا تھا آبان کے پیچھے کھڑا آدمی اسے گولی مارنے لگا تھا کیوں وہ نہیں جانتا تھا بس اتنا جانتا تھا کہ اس کا بھائی مشکل میں ہے --

چھوٹے قدموں میں قوت بھر گئی --وہ بجلی کی تار اٹھائے اس آدمی کے پاس آیا اور اس کے پیروں میں پھینکتے وہ آبان کی طرف بھاگا ---

بندوق تاننے والے کی آواز جیسے بجلی نے چھین لی ہو -- اور وہیں بے آواز مر گیا -- آبان نے آذان کو ہنستے دیکھ کے ہاتھ پکڑا --

لیکن واپس مڑتے دھچکا لگا -- پھر آذان کو دیکھا جو اب منہ میں اپنی مٹھی ڈالنے کی کوشش میں خاموشی سے مردہ وجود کو دیکھ رہا تھا --

یہ -- تم --وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے سیڑھیوں تک لایا --پہلی بار آبان نے اپنی تیرہ سالہ عمر میں اپنے بھائی کے ہاتھوں کیے گئے قتل کو چھپایا تھا --

وہ تو جانتا بھی نہیں تھا اس کی سزا کیا ہو سکتی تھی اسے لیے وہ نیچے آیا اور اپنے روم میں آتے آذان کو دیکھا ۔۔۔

ہم لوگ ابھی گیم کھیل رہے تھے ۔۔اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑتے چہرہ اوپر کیا ۔۔

جی بھائی ۔۔ وہ خوش تھا ۔۔

اس میں میں چھپا ہوا تھا وہ آدمی مجھے ڈھونڈھ رہا تھا آپ نے اسے ڈھونڈھ کے مار دیا ۔۔وہ اسے سمجھا رہا تھا ۔۔

نہیں بھائی ۔۔اس کے ہاتھ میں گن تھی ۔۔اذان کو یہ سٹوری پسند نہیں آئی ۔۔

وہ نقلی تھی ۔۔ زور دیتے یقین سے کہا ۔۔

وہ آپ کو شوٹ کر رہا تھا۔۔نفی کی گئی

وہ کھیل رہا تھا۔۔۔

آبان اسے درشتگی سے پکا کر رہا تھا۔۔اور آذان پکا ہو گیا۔۔

ہم دو بھائی ہیں۔۔ ایک دوسرے کے محافظ۔۔اس کا ہاتھ پکڑتے زور سے دبایا۔۔آذان۔ایک بار پھر کھلکھا کے ہنسا۔۔یہ ہنسنا اسے اپنی ماں سے ملا تھا۔۔اور اس کی حفاظت کرنا آبان پہ ایسے ہی فرض تھا جیسے اس کے باپ پہ عشوے کی ہنسی کی حفاظت کرنا۔۔

آبان نے سوچتے لیپ ٹاپ بند کیا۔۔وہ ہزاروں گولیاں کھا سکتا تھا آذان کے لیے۔۔ یہ بات اب زرنم کو سمجھانی تھی۔۔

Novels Queen

ایک بجے پی اے نے اس کے پاس فائل رکھی --اسے دیکھتے اب ایک اور معرکہ سر انجام دینا تھا --

اسلام و علیکم -- عصام کے افس میں داخل ہوتے آبان نے سلام کیا--

وعلیکم اسلام -- عصام نے اسے مسکراہٹ سے نوازتے دیکھا ---

مجھے سیریس بات کرنی ہے گھورتے ان کے قریب آیا --

ہاں --ہاں -- سیریس ہوں میں بھی --سیدھے ہوتے فائل کو دیکھا جو اس کے ہاتھ میں تھی اور اب اس کے سامنے کھول رہا تھا --

کیا کرنا ہے اسے عصام نے نا سمجھی سے دیکھا

سائین کر دیں یہاں-- انگلی رکھتے ٹیبل سے پن اٹھا کے پکڑایا --

سائین تو میں کر دوں -- لیکن ہے کیا -- عصام اب فائل کو پڑھ رہا تھا -- تیسری لائین پہ جا کے اسے سب سمجھ آگیا -- سر اٹھا کے اپنے ہونہار بیٹے کو دیکھا --

اور اگر میں نا کروں سائین تو--

میں زبردستی کروا لوں گا -- کیونکہ دادا کی پراپرٹی میں میرا حق ہے --

تو بیٹا اس میں آذان کا بھی حق ہے ایزل کا بھی صرف آپ کا نہیں ---

ان کو آپ خود دیکھ لیجیے گا -- فلحال یہاں سائین کر دیں --وہ فارم ہاوس کے کاغذات تھے --

نہیں -- سوری -- میں یہ بات نہیں مان سکتا آپ کی -- آبان نے ہاتھ سینے پہ باندھے پیچھے ٹیک لگائی --

بابا۔۔آپ کی بہو کی خواہش ہے ۔۔ جسے آپ اپنی مرضی سے بیاہ کے لائے تھے ۔۔

ہم سے زیادہ تو تم دیوانے ہوئے پھرتے ہو ۔۔

نہیں ہونا چاہیے کیا ۔۔ اتنی پیاری بیوی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتی ۔۔وہ اس کے پاس کھڑا تھا ۔۔

دیکھو تم پہلے آذان اور ایزل سے اجازت لو ۔۔پھر میں سوچوں گا ۔۔

اوکے ۔۔ اس نے فوراً اذان اور ایزل کو ایک ساتھ کال پہ لیا ۔۔ اذان نے تھوڑا لیٹ پک کی تھی ۔۔۔

کیا اپ لوگ فارم ہاوس اپنی بھابھی کے نام کرنے میں میرا ساتھ دو گے --

دونوں کو ہی سمجھ نہیں آئی --اس سے موبائل لے کے عصام نے دونوں کو سمجھایا -- دونوں نے رضا مندی ظاہر کر-دی --

ایزل بیٹا --دوبارہ پوچھ رہے ہیں آپ سے --اگر آپ کے دل میں ذرا سا بھی کوئی --

نہیں بابا اینڈ بھائی --مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے --آپ خوشی خوشی ہمارے بھائی کے نام کر دیں--

گڈ --اپ سے اچھی تو آپ کی اولاد ہے -- آبان نے جتاتی نظروں سے عصام کو دیکھا --

پتہ نہیں تم کس پہ چلے گئے ہو --

اپنے باپ پہ دوبدو جواب دیتے اس نے سائن کروا لیے تھے ---

یہ گفٹ بھی فارم ہاؤس جا کے دو گے -- فائل اسے دیتے پوچھا --

نہیں -- آبان نے فائل پکڑتے تحمل سے دیکھا --میں اب اپنے روم کی سیکورٹی ٹائٹ کروں گا ---آئی برو اچکاتے دیکھا --اور باہر نکل گیا --

----

الکا بی کہاں ہیں -- وہ واپس کیوں نہی آرہیں -- نورا نے پردے پیچھے کرتے اسے دیکھا وہ کیبنٹ سیٹ کر رہا تھا --جب سے نورا کی طبعیت خراب تھی وہ ایک لمحہ بھی باہر نہی گیا تھا --

Novels Queen

تم نے کیا کرنا ہے ان کا --چیزیں سیٹ کرتے گھورا --وہ ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں کام کرتا ہوا بہت دلکش لگ رہا تھا --نورا کی جگہ اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو دل و جان سے وہ اس پہ فدا ہوتی --

باتیں کرنی ہیں --تمہارے ساتھ رہ کے بندا بور ہی ہو سکتا ہے -- مصروف ہاتھ رکے --

تو کرو باتیں مجھ سے کسی نے روکا ہے -- دوبارہ مصروف ہوا --

تم واپس کب جاو گے -- نورا نے بات کی بھی تو دل جلانے والی --تمہارے ساتھ رہنا عذاب لگتا ہے --

تم۔پاکستان جاؤ گی ۔۔کیبنٹ بند کرتے اس کا دل جیسے حلق میں ایا۔۔وہ کھڑا ہوا ۔۔

ہاں ۔۔اگر تم چاہو گے تو ۔۔۔نورا اپنے ناخن دیکھ رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے ۔۔تم اپنی پیکنگ کر لینا تین چار روز تک ۔۔حلق میں پھنسا درد کا گولا بڑا ہو رہا تھا ۔۔

میں یہ امیرانہ سامان کہاں لے کے جاوں گی ۔۔میرا تو گھر جھگی ہے ۔۔وہ۔ہنسی ۔۔وہاں لوگ مجھے کہیں گے میں پتہ نہی کا امیر زادے کے ساتھ منہ۔۔

تم پھتو نہی نورا ہو -- نوروے میں تمہارا جنم ہوا ہے وہاں بھی یہی بتاو گی تم --اور تمہیں اپنے گھر بھیج رہاں ہوں کسی جھگی میں نہی -- رولف نے اس کی بات کاٹی ---

اگر تم مزاق کر رہے ہو تو میرا دل توڑنے کی بہت اچھی کوشش ہے --

میں سچ کہہ رہا ہوں -- تمہیں یہاں میرے ساتھ رہنے میں ازیت ہوتی ہے تو تم وہاں رہو گی -- اس کے لہجے میں عجیب سی اداسی تھی --

نورا نے بے اختیار نظریں اٹھا کے اس کے چہرے کو دیکھا --رخ چلتے رولف بارڈ نے انکھوں میں اتی نمی چھپائی --

وہاں سب ہے میری ماما بہن بھابھی بھائی بابا --- وہ شاید تمہارے مسلے سمجھ لیں -- اب دوسرا کیبنٹ صاف کرنے کے لیے جھکا --

Novels Queen

نورا خاموش رہی -- یعنی وہ تھک گیا تھا اس کے رویے سے -- کمرے کی خنکی نورا کے دل میں اترنے لگی --انگلیاں چٹخاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھی --

میں باہر جا رہی ہوں کچھ دیر تک اجاوں گی---کوٹ پہنتے اسے بتایا --رولف بارڈ نے اثبات میں سر ہلاتے اسے اجازت دے دی تھی ---

اس کے باہر جاتے ہی رولف نے کیبنٹ چھوڑ دیا --وہ سب کچھ کر لیتا تھا لیکن اس لڑکی کے دل میں اپنے لیے ہمدردی کی ایک بوند بھی نہیں انڈیل سکتا تھا -- محبت کیسے کرواتا --

مرد صرف اپنی پسندیدہ عورت کے ہاتھوں ہارتا ہے جیسے اج اذان شیخ نورا کے ہاتھوں ہار رہا تھا --

Novels Queen

ایک ہاتھ میں فائل اور کوٹ تھامے اور دوسرے میں موبائل پکڑے وہ اپنے روم پہ دستک دے رہا تھا --

اسلام و علیکم -- دروازہ کھلنے پہ زرنم کو دیکھا -- وہ ایک سائڈ پہ ہوتے پاس سے گزر گئ --

یہ ناراضگی کب تک چلے گی -- واپس دروازہ بند کرتے پوچھا --

میں ناراض تو نہی ہوں -- منہ بناتے گھورا --

مجھے تو لگ رہا ہے وہ کوٹ اور فائل رکھتے ٹائی اتار رہا تھا -- زرنم خاموش رہی

www.kitabnagri.xyz

یار ایک تو شوہر تھکا ہارا گھر ائے اگے سے اپ ایسے منہ بنا کے بیٹھی ہیں جیسے میں نے ظلم کے پہاڑ توڑ دیے ہیں اپ پہ --وہیں کھڑے کھڑے شرٹ اتاری --زرنم ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی چیزیں سیٹ کر رہی تھی جو پہلے سے ہی سیٹ تھیں --

اپ پانی پیئیں گے ---اس کی باتوں کو اگنور کرتے پوچھا --

نہیں کڑوی کافی بنا کے لا دیں --

وہ مجھے نہی اتی میں نے پہلے بھی بتایا ہے --

گڈ--- سیکھنے کی بھی کوشش نہی کرنی --ابان اپنے کپڑے نکال رہا تھا--

نا --اپ کے لیے تو نہی کروں گی نروٹھے پن سے کہتے اس نے کمفرٹر کو دھیرے سے سیٹ کیا ---اس کے نیچے کچھ تھا

Novels Queen

سیکھنی تو پڑے گی -- سلائڈ ڈور بند کرتے وہ اندر غائب ہو گیا --

زرنم نے جلدی سے کمفرٹر ہٹاتے دوبارہ سے سب سیٹ کیا --یہ چھوٹا سا سرپرائز تھا جو ابان کے لیے اس نے ریڈی کیا تھا --

جب تک وہ فریش ہو کے ایا وہ باہر جانے کے لیے اس کے انتظار میں کھڑی تھی ---

کھانا کھالیں پھر کام کرلیجے گا --

اوکے --وہ انگلیوں سے گیلے بل سیٹ کرتے مسکرایا --پتہ نہیں ناراضگی کل رات کی تھی یا اج صبح ناشتے کے ٹیبل کی --سفید شرٹ اور ٹراوزر میں کلائی ریسٹ واچ سے خالی تھی --

عصام ڈنر پہ موجود نہی تھا سو تسلی سے ان چاروں نے کھانا کھایا ---ابان روم میں واپس چلا گیا تو وہ برتن سمیٹنے تک وہ وہیں بیٹھی رہی --

Novels Queen

عشوے نے کچن بند کرتے اسے دیکھا --

یہاں کیوں بیٹھی ہو ابھی تک -- قریب اتے ہوچھا --

ویسے ہی بس جا رہی ہوں --- بمشکل مسکراتے وہ اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی --

جاو اندر --اسے اندر بھیجتے لیونگ روم کا ڈور بھی لاک کر دیا --

زرنم روم میں ائی تو بلاوجہ ہی دستک دی --ابان نے خود دروازہ کھولا --

میری موجودگی میں اپ بنا دستک کے اندر آ سکتی ہیں-- مسکراہٹ دباتے واپس دروازہ بند کیا --

و ۔وہ اس لیے دستک دی کہ ۔۔وہ بید کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں کمفر ویسے ہی رکھا تھا مطلب اس نے ابھی تک دیکھا نہی تھا سرپرائز ۔۔سیدھی ہوئی

کہیں میرا دوپٹہ نا غائب ہو ۔۔ اور اچانک اپ کی انٹری ہو ۔۔اور

اپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں ابان۔۔ منہ بناتے ناراضگی سے دیکھا ۔۔

نہیں نہیں۔۔میں مزاق اڑا نہیں رہا کر رہا ہوں ۔۔اس کا ہاتھ پکڑتے تسلی دی ۔۔

اپ کی گھڑی ٹھیک نہی ہوئی ۔۔خالی کلائی دیکھتے پوچھا ۔۔۔

نہیں۔۔وہ ٹھیک نہی ہو گی اب ۔۔۔

www.kitabnagri.xyz

ائی ایک سوری --- میں نے جان بوجھ کے نہیں توڑی --

کوئی بات نہیں-- اس کا ٹوٹنا ہی بہتر تھا --وہ اب فائل کی طرف بڑھ رہا تھا --

اپ کے لیے کچھ ہے --اٹھاتے اسے دی --

یہ کیا ہے -- پکڑتے کھولا ---

یہ اپ کا فارم ہاوس--- اس کے بال کانوں کے پیچھے اڑیسے مسکرایا --

وہ کاغزات دیکھ رہی تھی ---

اب ان پہ سائین کریں --یہ اپ کے ہو جائیں گے --

Novels Queen

نہیں--اس نے واپس پکڑایا--- میں نہی لے سکتی --اسے شدت سے رونا ایا پتہ نہی کیوں --ابان اس کے لیے سب کچھ کرتا تھا اور وہ ایک رات کو لے کے پریشان تھی --

زرنم --یہ اپ کا ہے اور گفٹ ٹھکراتے نہیں ہیں--اسے خود سے لگاتے بالوں پہ لب رکھے --

مجھے کچھ نہی چاہیے -- وہ شرمندہ تھی کیوں اس نے اسے کہا تھا فارم ہاوس میں رہنا ہے --اب وہ پورا اس کے نام کر رہا تھا--

اچھا چھوڑیں اسے -- وہ ابھی تک اس کے سینے سے لگی تھی -- مجھے یہ بتائیں اپ نے میرے لیے کیا سرپرائیز سوچا ہے ---

Novels Queen

ہیں ۔ وہ ایک دم پیچھے ہوئی ۔۔یعنی وہ دیکھ چکا تھا ۔۔

ا۔۔اپ کے لیے ۔گھبراہٹ سے اواز لڑکھڑائی ۔۔

ہاں میرے لیے ۔۔ دو قدم۔اگے ہوتے اس نے احتیاط سے کمفرڑر ہٹایا ۔۔اس کے نیچے بے شمار پھول تھے اور خالی جگہ کا دل بنا تھا جس کے اندر زربان لکھا تھا ۔۔

ایسے کہ پورا بیڈ پھولوں سے بھرا تھا جس میں ہر طرح کے پھول تھے ۔۔ دل کی جگہ پھول نہی تھے اندر پھولوں سے زربان لکھا تھا ۔۔

اب میں پھولوں کی تعریف کروں ۔۔ اس کی کمر کے گرد حصار باندھتے اپنے ساتھ لگایا ۔۔

Novels Queen

ا--ابان --اس کے دل میں کہیں نا کہیں یہ ضرور تھا کہ انہیں پھولوں کے حصاب سے ان کی تعریف کی جائے گی---اور پھولوں کی تعریف کرتے اس کا محرم اس کے گال چوم لیتا تھا--اب تو ڈھیر تھا---وہ اس کے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا---

کل کی یادیں تازہ کرتے ہیں --اسے اٹھاتے بیڈ تک لایا-- تیز تیز چلتی سانسیں وہ بخوبی محسوس کر سکتا تھا--

اٹھائے اٹھائے اس کے کے ہونٹوں پہ لمس چھوڑا---

اپ اتنی اینوسینٹ کیوں ہیں --پھلوں کے اوپر اپنا پھول رکھتے دوبارہ لب سے لب لگائے--

Novels Queen

ابھی میرا دل کر رہا ہے اپ کو اپنے دل کے اندر کہیں بند کر لوں --
گردن کے پیچھے انگلیاں ڈالتے اس کا سر اوپر کیا --- وہ انکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی --

اج وہ دیکھنا چاہتی تھی شاید --ابان پھولوں کو ایک طرف کرتے خود اس کے ساتھ ٹکا -- کل ساری محنت میں نے کی تھی اج اپ نے کرنی ہے --شرارت سے کہا

مطلب-- گردن پھیرتے دیکھا --
میرے اوپر آئیں -- ابان نے سیدھے ہوتے اسے حکم دیا --

ن--نہیں-- انکھیں دیکھاتے وہ اٹھنے لگی --میں کیوں کروں گی ایسا بھلا--

پلیز --اواز میں دبا دبا غصہ تھا --وہ اس کی جھجھک ختم کرنا بھی ضروری تھا --اگر اپ نے ایسا نا کیا نا تو پھر اپنا حشر دیکھ لیجیے گا-- اس کا ہاتھ پکڑتے روکا --

وہ تیزی سے اس کے اوپر ائی --چٹیا ایک طرف سے پھسلی کمر سے نیچے جھول گئ --

میرے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھیں --اگلا اڈر دیا --

م--میں---وہ سرخ ہوئی--پہلے ہی اتنے قریب ہونے پہ دل سرپٹ دوڑ رہا تھا

جی -- اوپر ہوتے اسے گردن کے پیچھے سے تھاما اور زرا سا نیچے جھکایا--اس کا چہرا بلکل پاس ہوا تو سانسیں الجھنیں لگیں--

ابان سے اب صبر کرنا مشکل ہو رہا تھا سو خود ہی
جزب سے اس کے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھتے وہ بے قابو ہوا۔۔اور ایک جھٹکے
اسے گھماتے اسے اپنے نیچے کیا۔۔

پ۔۔پ۔۔پچھے ہوں۔۔ وہ تڑپ کے رہ گئ۔۔اپ نے تو کچھ کرنا نہی
ہے مجھے مت روکا کریں۔۔ ٹھوڑی کے نیچے انگلیاں رکھتے اوپر اٹھایا۔۔

تل پہ مہر ثبت کرتے وہ اس کے جسم پہ پھولوں کی تعریف کر رہا تھا
۔۔اج خود کو اس کے حوالے کرتے زرنم کو پریشانی نہی ہوئی تھی۔۔

اس کا لمس جسے وجود کا عادی ہونا چاہتا تھا۔۔۔اس کے گلے میں بازو ڈالتے
وہ مسکرا دی۔۔وہ قطرہ قطرہ اس میں بہہ رہا تھا

----

www.kitabnagri.xyz

میں کچھ دیر کے لیے باہر جا رہا ہوں --الکا بی ائی ہوئی ہیں اگر ملنے جانا ہو تو چلی جانا -- کوٹ کی ڈوریاں کھینچتے اس نے ہڈی کو تنگ کیا --

اچھا --نورا نے سر اٹھا کے اسے دیکھا--وہ اس کی طرف دیکھتا تک نہیں تھا---

سر جھکائے وہ باہر نکل گیا --اسے یونیورسٹی بھی جانا تھا کتنے دنوں سے اس کے بہت سارے کام پینڈنگ پہ تھے صرف نورا کی طبعیت کی وجہ سے -- ٹرنل میں رکتے اس نے ابان کو کال کی --

بھائی اپ نے انا ہے یا نہی-- رسیو ہوتے ہی پوچھا --

انشاء اللہ اج لازمی نکلوں گا -- وہ افس میں تھا --

www.kitabnagri.xyz

ٹھیک ہے --میں ویٹ کر کر رہا ہوں -- کال بند کر دی اتنی دیر میں بس بھی اگئ تھی --

حسان کے پاس پہنچتے پتہ چلا کہ مسٹر اینگر کے ادمی کتنی بار اس کا پتہ کرنے اچکے تھے --

اور مسٹر اینگر نے دھمکی بھی دی ہے گر تم نے دو دن میں اس سے کونٹیکٹ نا کیا تو نقصان کے زمہ دار تم ہو گے -- حسان نے اسے بتاتے چائے کا مگ پکڑایا --

تم -نے کیا کہا پھر --لیونگ روم میں پڑے صوفے بیٹھتے ٹانگیں پھیلائیں ---

Novels Queen

میں نے اسے یہی کہا تھا اگر اگیا تو بھیج دوں گا ---اب تم دیکھ لینا --کیا کرنا ہے تمہیں--

اچھا ٹھیک ہے -- دیکھتا ہوں اج --ویسے بھی جب تک بھائی نہی جاتے میں کوئی رسک نہی لے سکتا- --اگلی بات زہن میں گردش کر رہی تھی --

تم میرا ایک کام کر دو گے -- کافی دیر بعد خاموش بیٹھے حسان کو مخاطب کیا --

ہاں ضرور --

مجھے گھر والوں کے لیے کچھ شاپنگ کرنی ہے -- بھائی ائیں گے تو انہیں رسیو کر لینا --

اتنی زیادہ شوپینگ کرنی ہے --

www.kitabnagri.xyz

یہی سمجھ لو ۔۔۔۔اٹھتے اپنے روم میں چلا گیا۔۔واپس ایا تو ایک لفافہ تھا اس کے ہاتھ۔۔

کیا یہ کوروں سے بھر ہوا ہے ۔۔حسان نے شرارت سے پوچھا ۔۔

یہی سمجھ لو ۔۔ دروازہ لاک کرتے وہ پھر وہاں سے نکل ایا تھا ۔۔جیولر کے پاس اتے وہ ہیرا دیا ۔۔ وہ سات اٹھ کونوں والا سبز ہیرا ۔۔ جس کی کوئی خاص شکل نہی تھی بلکل اورتجنل جیسے ابھی تلاشا گیا ہو۔

تم نے یہ کہاں سے لیا ہے ۔۔ شاپ کے اونر نے اسے مشکوک انداز سے دیکھتے پوچھا ۔۔۔

تمہارا کام اسے تراشنا --سو ارام سے اپنا کام کرو --میں یہ ساڑھے سات بجے پک کر لوں گا --ساتھ موبائل پہ ٹائم دیکھا--

وقت بہت کم ہے --اگلے نے بھی انکھیں چڑھائیں --

ساڑھے چھ -- کاونٹر پہ ہاتھ رکھتے اس کی اواز سرد ہوی -- اور اس میں تم نے اگر کوئی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو پوری مارکیٹ الٹ کے رکھ دوں گا تمہارے اس گنجے سر پہ -- کاونٹر پہ ہتھیلی مارتے اسے خوف زدہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا --

وہاں سے نکل کے وہ پاسپورٹ کے لیے ایا تھا جہاں پہ نورا کے کاغزات جمع کروانے تھے -- ارجینٹ ویزے کے لیے اسے زیادہ کورون ادا کرنے پڑے لیکن مل گیا --

واپسی پہ اس نے کچھ شاپنگ کی تھی گھر والوں کے لیے اور نورا کے لیے جو وہ پاکستان میں بھی استعمال کر سکے کچھ ہلکے پھلکے کپڑے -- کیونکہ یہاں موسم سرد ہونے کی وجہ سے گرم کپڑے ہی استعمال ہوتے تھے --

بیگ بازو پہ پرس کی طرح ڈالتے وہ اب فون پہ کسی سے بات کرنے لگا تھا ---اوسلو کا چپہ چپہ اذان شیخ کو جانتا تھا -- وہاں کی برف رولف بارڈ کے سرد انداز سے وقف تھی دھوپ جو بہت کم نکلتی تھی وہ اس کی انکھوں کی تپش جانتی تھی--

اج سڑکوں پہ جمی ہلکی برف پگل رہی تھی اس کے دل کی طرح -- ایک ہاتھ جیب میں ڈالے وہ تیز تیز راستہ عبور کر رہا تھا --اس کے لیے بہتر تھا یا تو اپنی انکھیں نوچ ڈالے یا اس لڑکی سے اوجھل ہو جائے جو اس سے کراہیت کھاتی تھی

www.kitabnagri.xyz

رولف بارڈ کے جانے کے بعد وہ کچھ دیر وہیں بیٹھی رہی پھر اٹھ کے الکا بی کے پاس چلی ائی --وہ اپنے گھر کی تفصیلا صفائی کروا رہی تھیں--

اسلام و علیکم --ان کے سامنے جھکتے ان کے گلے لگی --

واعلیکم السلام --اسے گالوں پہ پیار کرتے وہ مسکرائیں --تمہارا ہی انتظار تھا --کل شام کو ائی ہوں تم اب ملنے ارہی ہو -- اسے جگہ دیتے شکوہ کیا ---

وہ دراصل میری طبعیت کچھ ٹھیک نہی تھی اس وجہ سے ---اسے معلوم نہیں بہانہ بنایا -

کیا ہوا طبیعت کو فکر مندی سے پوچھا۔۔ تھوڑے فاصلے پہ کچھ لڑکیاں کام کر رہی تھیں ۔۔ میرا بیٹا گھر پہ تھا تمہارے ساتھ ۔۔۔وہ اس کا ہاتھ ہلکا ہلکا دبانے لگیں۔۔

جی جی ۔۔وہ گھر ہی تھا میں ٹھیک ہوں ۔۔بس کل پیٹ میں درد تھا بہت زیادہ ۔۔ ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے روکا

پھر ڈاکٹر کو بلایا یا ایسے ہی گزارا کروایا ابن البار نے ۔۔۔وہ اٹھیں ۔۔ تم قہوہ پیئو گی ۔۔ دو باتیں ایک ساتھ پوچھیں۔۔۔

میں خود بناتیں ہوں ۔۔ اپ بیٹھیں ۔۔انہیں واپس بیٹھانا چاہا۔۔

نہیں --تم-بیٹھو تم نے بتایا نہیں ڈاکٹر کا --وہ-زبردستی اسے اتش دان کے پاس چھوڑ کے کچن میں اگئ تھیں ۔

اوپن کچن تھا بس شیلف لیونگ روم اور کچن کا باڈر کا کام کرتے تھے--

نہیں -- رولف نے قہوہ بنا دیا تھا --ٹھیک ہو گئ تھی میں ---وہ وہیں بیٹھی انہیں دیکھتی رہی --اپ کہاں گئ تھیں اتنے دن --

میں ترکی گئ تھی اپنے بھائیوں کے پاس -- وہ پانی ابلنے کا انتظار کرتے اسے جواب دینے لگیں --

اپ یہاں اکیلی کیوں رہتی ہیں وہاں ہیں ان سب کے ساتھ رہ لیں --

میں اپنے شوہر کا گھر نہی چھوڑنا چاہتی --پھر یہاں سب میرے اپنے ہی تو ہیں --کیا تم میری بیٹی نہی ہو --اپنائیت سے دیکھتے پوچھا

ہوں کیوں نہی ہوں۔۔وہ اٹھ کے ان کے قریب ائی ۔۔

پھر کپ نکال کے سامنے رکھے ۔۔۔ مجھے نہیں پتہ ماں کیسی ہوتی ہے ۔۔

لیکن اپ سے مل کے مجھے احساس ہوتا ہے ماں کی محبت کا ۔۔میری ماں نہیں ہے۔ ۔۔ ان کا بوڑھا جھریوں زدہ ہاتھ چومتے ماتھے سے لگایا ۔۔

اللہ تمہیں کونمپل کی طرح کھلتی ہوئی زندگی دے ۔۔ اسے دعا دیتے وہ چائے ڈالنے لگیں ۔۔۔میرے بیٹے کو خوش رکھنے کی طاقت دے ۔۔ اس کے چہرے پہ بکھرتی اداسی کو دیکھتے اور دعا دی ۔۔

تمہارا ابن البار سے کیسا تعلق ہے ۔۔ چائے پیتے انہوں نے اس سے پوچھا تھا ۔۔

مطلب ۔۔ نا سمجھی سے نورا نے انہیں دیکھا ۔۔

تم اس کے ساتھ خوش ہو۔۔۔ نارمل انداز میں پوچھتے سپ لیا۔۔

پ۔۔پتہ نہی ۔۔دانستہ جھوٹ کا سہارا لیا۔۔وہ۔ کبھی اس کے ساتھ خوش رہ سکتی تھی بھلا۔۔

امرأة ، زوجۃ، صاحبۃ ان تینوں میں سے بتاو ۔۔ وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے ہوئے چہرے کے رنگ دیکھ رہی تھیں۔۔۔ سارا کچھ نورا کے سر سے گزر گیا۔۔

پہلی وہ بیوی جس سے صرف جسمانی تعلق ہو۔۔زہنی ہم اہنگی نا ہو

دوسرا زوجۃ وہ بیوی جس سے زہنی اور جسمانی دونوں ہوں ۔۔

www.kitabnagri.xyz

تیسرا صاحبۃ وہ بیوی جس سے نا زہنی نا جسمانی تعلق ہو -- تفصیل سے بتایا
--

اب تم بتاو تمہارا تعلق کیسا ہے --

زوجۃ --اندر اتے ابن البار نے ان کی بات کا جواب دیا -

ما شاء اللہ -- اللہ تمہارا تعلق بڑھائے ---نورا پہلو بدلتے سائڈ پہ ہوئی وہ اس کے ساتھ بیٹھ رہا تھا --

ہمیشہ ساتھ رہو -- انہیں خوشی ہوئی تھی -- لیکن نورا جانتی تھی ان کا تعلق کیسا تھا --

جب وہ پہلی بار یہاں ائی تھی تب ایک لڑکے نے دروازہ کھولا تھا جو سر جھکائے تیزی سے دروازہ عبور کر گیا تھا --

وہ رولف ہی تھا جیسے الکا بی ابن البار کہتی تھیں --

محمد شفع نامی شخص رولف بارڈ کہتا تھا وہ نورا کے لیے بھی رولف تھا --
رولف لفظ ولف سے نکلا ہے جس ک مطلب بھیڑیا ہے

اور ابن البار بھی بھیڑے کو عربی میں کہا جاتا ہے --

وہ نیک بیٹا تھا -- لیکن صرف اپنے پیاروں کے لیے --ل غداروں کے لیے
وہ ولف تھا -- ایول شیڈو ---کالا سایہ --

وہ کچھ دیر ان کے ساتھ بیٹھے رہے --پھر واپس چلے ائے --

www.kitabnagri.xyz

اپ کے کاغزات دے ایا ہوں دو دن تک مل جائے گا ویزا -- دروازہ کھولتے اسے اندر جانے دیا --پھر خود اندر اتے بند کر دیا --

لفظ اپ پہ جیسے ساری بے تکلفی ہوا میں تحلیل ہو گئ تھی -- نورا کے دلنے بیٹ مس کی--

بھائی ائیں گے میرے --ان-کے ساتھ جائیں گی اپ --- وہ سر جھکائے کھڑا تھا اور --یہ کچھ چیزیں ہیں --

پہلی وفہ جائیں گی تو خالی ہاتھ جانا اچھا نہی لگتا -- اس نے بیگز کی طرف اشارہ کیا --

کچھ اپ کے لیے اور کچھ باقی سب کے لیے دیکھ لیجیے گا-- اب وہ اپنے کوٹ کی زپ کھول رہا تھا -- اور نورا اور اپنے تعلق کے ٹکڑے کر رہا تھا --

www.kitabnagri.xyz

تم ساتھ نہی چلو گے -- شل ہوتے دماغ سے وہ بس اتنا ہی کہہ پائی --
اب تک وہ اس سے لڑتی ہی رہی تھی -- کبھی پیار سے بات نہیں کی تو
اب وہ اسے کیسے کہتی وہ نہی جانا چاہتی -- وہ شخص اس کی مٹھی سے
پھسل رہا تھا--

نہیں-- ایک لفظ ادا کرتے وہ اپنے روم میں چلا گیا -- نورا وہیں بیٹھ گئ
-- اداسی سے چیزیں سائڈ پہ کرتے لیٹ گئ --
پیٹ میں ابھی بھی ہلکا ہلکا درد ہوتا تھا عجیب سی الجھن بے چینی سی --
وہ اس سے الگ ہونا چاہتی تھی یا نہی --یہ بات اسے خود سمجھ نہی ارہی
تھی --اور رولف سے بھی وہ کچھ نہی کہہ پا رہی تھی -- انکھیں بند کرتے
وہ نیند کا انتظار کرنے لگی

----

www.kitabnagri.xyz

وہ کالے رنگ کے پانی میں دوڑ رہی تھی --اس کے ننگے پیروں سے نکلتا سرخ خون پانی میں شامل ہوتے کالا ہو جاتا --

چاروں طرف پھیلتا ہولناک اندھیرا --اس کا دوپٹہ جو پھٹا ہوا تھا --وہ کالے رنگ کی چادر تھی شاید سختی سے سر پہ جمائے وہ خوف زدہ سی دوڑ رہی تھی --

سامنے پہاڑ تھا کالا پہاڑ جس سے سفید پانی کی ابشار نکلتی کالے پانی میں شامل ہونے لگی --ہر چیز کالی --بادل پانی اس کی چادر اور کالا خون --اور خوف --وہ موت کا خوف نہی تھا --کچھ اور تھا بس دل ڈوبتا جاتا ---

منظر بدلا ---اس کے پاوں پتھروں سے زخمی ہو رہے تھے --یہاں پھی وہی خوف حاوی تھا --کھلے بالوں سے وہ زمین پہ بیٹھی پاوں سے کالا پتھر نکال رہی تھی جب اسے ٹرین کے ہارن کی اواز ائی---

تیزی سے اس کی طرف اتی کالی ٹرین اور پاوں سے نکلتا خون وہ پٹڑی پہ ننگے سر بیٹھی تھی --- ہلنے تک کی ہمت نہی تھی--سامنے دیکھتے وہ مدد کے لیے چیخنے لگی -- لیکن کوئی نہی ایا --ٹرین کا شور اس کے اوپر حاوی ہو رہا تھا --

-موت سر پہ منڈلا رہی تھی لیکن اسے موت کا خوف نہی تھا --

منظر پھر سے بدلا -- وہ ڈانس کر رہی تھی ہر طرف اندھیرا تھا--اس کے ساتھ ایک اور شخص تھا جس کا وجود رون-چمکتا اسے بھی روشن کر رہا تھا

Novels Queen

---اس کا ہاتھ تھامتے وہ محبت سے جھوم رہی تھی --اب کی بار خوف نہی تھا --

سکون تھا -- وہ ہاتھ چھوٹا -- گول گھومتے اس کا گھیرے دار فراق ہوا میں پھیلا ہوا تھا --

دوبارہ ہاتھ تھامنے کے لیے وہ زرا سا رکی --وہی خوف دوبارہ طاری ہوا ---وہ-اکیلی تھی -- گھبراہٹ سے لڑکھڑاتے وہ اپنے ہی کپڑوں میں الجھنے لگی --

کالے رنگ کا پانی اس کے پاوں پہ جما ہوا تھا برف کی طرح -- ٹرین جو غائب ہو گئ تھی --وہ اس کے اوپر سے گزر گئ --

ہڑبڑا کے وہ اٹھی ----

پسینے سے شرابور کانپتا ہوا جسم وہ خواب دیکھ رہی تھی -- تیز تیز سانس لیتے چہراہ ہاتھوں میں چھپایا --پیٹ میں شدید درد اٹھنے لگا تھا ---اٹھ کے کچن میں ائی --

پانی نکالتے اس نے شیلف کو تھاما ہوا تھا سامنے والا ڈور ابھی تک بند تھا

ساری رات وہ جاگتی رہی درد کی شدت کم ہونے کی بجائے زیادہ ہوتی جا رہی تھی --

صبح رولف اپنے روم سے باہر نکلا تو وہ سامنے بلینکٹ میں چھپی شاید سو رہی تھی -- اپنے لیے چائے بنا کے برتن دھوئے --شور پہ بھی وہ ویسے ہی لیٹی تھی --رولف سر جھٹکتا کاٹیج سے نکل ایا --

www.kitabnagri.xyz

پہلے جیولر سے رنگ اور نیکلس اٹھایا -- پھر اپنے اپارٹمنٹ میں چلا آیا ---

اسلام علیکم -- ابان کو سامنے بیٹھے دیکھ کے اس سے بغل گیر ہوا --

سفر کیسا گزرا -- حسان -اندر ناشتہ بنا رہا تھا --

اچھا گزر گیا -- تم رسیو کرنے تو آ سکتے تھے -- شکوہ کرتے ابان نے موبائل جیب میں رکھا --

بزی تھا تھوڑا سا -- گھر میں سب ٹھیک ہیں -- ماما ایزل اور ہماری بھابھی -- اخر میں شرارت سے بھابھی لمبا کیا --

ٹھیک ہیں سب -- زرنم سے جھوٹ بول کے ایا ہوں -- اسے گھورا --

کیوں --

کیونکہ وہ تمہارے میسج پڑھ چکی تھیں --

اوہ --پھر اب کیا کہہ کے ائے ہیں --

یہی کے میٹنگ ہے لاہور جا رہا ہوں -- گھر میں بابا کے علاؤہ کسی کو نہی پتہ --

چلیں --جلدی اپ کا کام بھی ختم ہو جائے گا-- شام کو ہی ملتے ہیں مسٹر اینگر سے --

ٹھیک ہے -- تم فریش ہو لو --کہاں گئے تھے بائی دا وے ---یاد انے پہ پوچھا --

ہر بات نہیں بتاتے -- اس کے پاس سے اٹھتے حسان کے پاس چلا ایا پھر اس کی مدد کرتے ناشتہ بنوایا --

دوسری طرف نورا درد سے بے حال ہوتے ہوش و حواس کھو رہی تھی لیکن اس کے پاس کوئی نہی تھا --

اذان نے مسٹر اینگر کو فون کر کے نور و تیجن سلیٹ میوزیم پہ ملنے کے لیے بلایا تھا --

پلین کے مطابق -- مسٹر اینگر پورے وقت پہ پہنچا -- اور اپنے سامنے ابن البار کو دیکھ کے تیش میں ایا --

(اس دن جو تصویر اینگر نے اسے دی تھی وہ ابان کی تھی --جو اذان نے وہاں کے سکورٹی گارڈ کے زریعے اس کے ڈرار میں چینج کروائی تھی)

Novels Queen

ابن البار کو مرے کئی سال گزر چکے تھے -- اور جو اب ابن البار کے نام سے جانا جاتا تھا اسے بہت کم لوگوں نے دیکھا تھا جس میں ایک غنہ تھی --

وہ لوگ اپس میں بات کر رہے تھے --ابان کو اس کے بیس منٹ درکار تھے اس کے بعد ایک گولی ابان کو لگنی تھی --باقی کا کام اذان کے ادمی سنبھال لیتے جو اس نے اپنے خاص کاموں کے لیے رکھے تھے --ان بیس منٹوں کے لیے اسے ابان کو سامنے لانا پڑا تھا--

مسٹر اینگر کے افس میں داخل ہوتے رولف بارڈ نے سکورٹی کو کورون تھمائے اور اندر آکے دروازہ لاک کیا --

اپنی یو ایس بی ڈرائیو لگاتے اس نے بیس منٹ میں اس کا پورا کمپیوٹر ہیک کر لیا --اس کے اندر نا صرف اینگر کے راز تھے بلکہ پوری ناروتجن گورنمنٹ بے لباس پڑی تھی --

یہاں اس نے ڈرائیو اتاری ادھر سے فائر ہوا --

گولی ابان کے تھائیز پہ لگی تھی اور وہ ایک ہی گولی سے ڈھیر ہوا --سرخ خون سفید ماربل پہ پھیلتا جا رہا تھا -

-پلیننگ ایک گولی کی تھی -- لیکن مسٹر اینگر عین وقت پہ دھوکہ دے گیا --ایک کی بجائے کئی گولیوں کی اواز اس میوزم نے سنی تھی---

----

Novels Queen

پلیننگ ایک گولی کی تھی -- لیکن مسٹر اینگر عین وقت پہ دھوکہ دے گیا --ایک کی بجائے کئی گولیوں کی آواز اس میوزم نے سنی تھی---

پہلی گولی کی آواز سے نارو یجن سلیٹ میوزم میں خاموشی طاری ہوئی -- جیسے ہر چیز انہونی آواز پہ ساکت ہو جائے ---

میرا مقصد تمہیں ڈرانا تھا -- پہلی گولی تھائیز پہ مارنے کے بعد وہ چلتا ہوا آبان شیخ کے پاس آیا --جو زخمی جگہ پہ ہاتھ رکھے خون روکنے کی کوشش کر رہا تھا -

لیکن مجھے نہیں لگتا تم صرف ایک گولی سے ڈرو گے دوسری گولی بھی اسی جگہ کے قریب لگی --

Novels Queen

تمہیں تین گولیاں بھی نہیں ڈرائیں گی اس نے تیسری گولی مارنے کے لیے گن تانی ۔۔لمحے کے ہزارویں حصے میں آبان نے دوسرے پاؤں کو ہوا میں اچھالتے اس کے ہاتھ پہ مارا ۔۔

پستول پہ گرفت ڈھیلی ہونے کی وجہ سے اینگر کے ہاتھ سے چھوٹتا دور جا گرا ۔۔۔

اتنی دیر میں آبان اپنی گن نکال چکا تھا ۔۔ اب اس کی باری تھی ۔۔ٹانگ سے رستے خون کے باوجود اس نے اینگر کو جانے نہیں دیا ۔۔۔

اگلی تین گولیاں آبان کے پسٹل سے فائر ہوئیں جو ایک سیدھی اس کی پسلیوں کے بیچ لگی ۔۔ایک ہنسلی کی ہڈی پہ جسے بیوٹی بون بھی کہا جاتا ہے اور ایک کلائی پہ ایک زندہ وجود بے جان ہوتا زمین پہ گرا ۔۔

Novels Queen

تولوگوں کا شور ہنگاما بڑھنے لگا -- کچھ دیر میں ہی وہاں پولیس آ گئی -- وہاں موجود لوگوں سے پوچھ تاج کے بعد پولیس ان دونوں کو ہوسپیٹل تو لے گئی تھی لیکن معاملہ ناگزیر تھا

سفید گھٹنوں سے نیچے آتی شرٹ کے ساتھ وہ پرپل ٹراوزر پہنے ایزل کے ساتھ بوتیک جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی لائیٹ پرپل دوپٹا گلے میں پھیلا کے ڈالتے خود کو آئینے میں دیکھا -- پھر سفید اور پرپل چوڑیاں کلائیوں کی زینت بنائیں --

تم تیار ہو -- ایزل نے دروازہ کھولتے اندر جھانکا --

www.kitabnagri.xyz

ہاں --بس میں آرہی ہوں-- ہلکی سی لپ سٹک لگاتے دوبارہ خود کو دیکھا -- پھر موبائل پہ پک بناتے آبان کو واٹس اپ کر دی --

یقیناً وہ اسے تیار دیکھ کے وجہ پوچھے گا --اور پھر تعریف کرے گا-- مسکراتے وہ باہر نکل آئی -- عشوے بھی جا رہی تھی ان کے ساتھ ---سو وہ بھی تیار کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھی

بابا نہیں آئے --ڈرائیور کو دیکھ کے ایزل نے عشوے سے پوچھا ---

نہیں --ان سب کے آج ہی کام تھے --
گئے کہاں ہے --زرنم نے اندر بیٹھتے پوچھا --

پتہ نہیں لاہور ہی گئے ہیں وہ بھی --کہہ رہے تھے کسی کلائینٹ کے ساتھ مسلہ ہو گیا ہے --ان کی گاڑی گیٹ سے باہر نکل رہی تھی --

Novels Queen

تمہاری آبان سے بات ہوئی --اب عشوے نے اسے دیکھا --

نہیں-- میسج کیا ہے ابھی تک دیکھا ہی نہیں --

ہمم مصروف ہی ہو گا--- عصام بھی تو اسی لیے گئے ہیں ---

باقی کا راستہ ایزل اور زرنم ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہیں --وہ ساتھ ساتھ موبائل بھی دیکھ رہی تھی دوسرا ٹک تو لگ چکا تھا لیکن میسج ابھی تک سین نہی ہوا تھا --

وہاں پہنچ کے سب سے پہلی ملاقات ابراہم سے ہوئی --جو وہاں کی ماڈلز کا میک اپ کرتا تھا --بوتیک ایزل کے اپنی نہیں تھی شئیرز پہ تھی پچیس پرسنٹ شئیرز اس کے تھے باقی اونر کے ---

اسلام و علیکم -- ابراہم نے لچکا کے زرنم کی انگلیاں نزاکت سے تھامیں -- یو لک سو پریٹی -- ناخنوں کو ہونٹوں سے ہلکا سا چھوتے ادا سے مسکرایا --

گورجئیس وومین -- پھر عشوے کے ساتھ بھی ایسے ہی کیا --

اینڈ یو آر مائے لیٹل ڈیزائنر -- لاسٹ پہ ایزل کو دیکھتے آنکھ دبائی -- اسے دیکھتے ہی عشوے پہچان گئی تھی وہ تھرڈ جینڈر ہے --

کچھ دیر اس کے پاس رک کے وہ لوگ اندر چلی آئیں --

پہلے ڈیپارٹمنٹ میں مشینری رکھی تھی جہاں بہت سا سٹاف کام کر رہا تھا --نیکسٹ پہ صرف دھاگے تھے --

www.kitabnagri.xyz

اسی طرح الگ الگ رومز تھے جن میں مختلف چیزیں رکھی ہوئی تھیں سیپرٹ کر کے ---

اونر کے روم کی طرف جاتے ایزل نے ان دونوں کو دیکھا -- وہ دونوں ٹھیک لگ رہی تھی -- پھر اپنے بالوں کو سیٹ کرتے دروازہ ناک کیا --

ویسے زیادہ سخت مزاج ہیں کیا -- زرنم نے ایزل کی شکل دیکھتے پوچھا --

مجھے نہی پتہ گیسٹ کے ساتھ کیسے ہیں -- لیکن سٹاف کے ساتھ تو بہت روڈ بہیو کرتے --

یس -- اندر سے اجازت ملتے ایزل نے دروازہ کھولا--

Novels Queen

اسلام و علیکم سر ہلکا سا ہلاتے وہ اندر داخل ہوئی --

وعلیکم اسلام --منیب الرحمٰن اپنی سیٹ چھوڑتے احتراماً کھڑا ہوا --اس سے اس بارے میں ایزل نے بات کی تھی---

یہ ہمارے اونر -- مسٹر منیب اینڈ--

شی از مائے مدر اینڈ سسٹر ان لا (بھابھی)--ایزل نے سب کا تعارف کروایا --

نائیس -- تشریف رکھیں -- صوفے کی طرف اشارہ کیا--

Novels Queen

نہی --ایکچولی ہم لوگ بس ابھی کچھ دیر میں چلے جائیں گے -- زرنم کو کریز تھا بوتیک دیکھنے کا اسی چکر میں آپکا وقت برباد کر رہے ہیں -- عشوے نے فارمیلٹی نبھائی--

نو نو --اٹس اوکے -مجھے خوشی ہوئی کہ آپ لوگ ائے -- بیٹھیں تو سہی کچھ خاطر تواضع کا موقع دیں --

وہ انہیں انسسٹ کر رہا تھا پھر بھی عشوے نے مناسب نہی سمجھا --

تمہارے پاٹنر اتنے بھی روڈ نہیں ہیں جتنا تم نے بتایا ہوا تھا --

ہو سکتا ہے موڈ اچھا ہو آج -- عشوے نے طنزاً ایزل کو دیکھا --مطلب فضول میں ڈرا-کے لائی تھی

Novels Queen

شاید --وہ سٹاف کے ساتھ بہت سٹیریکٹ ہیں -- آپ لوگوں سے اچھے سے بات کر لی قسمت اچھی تھی --

اب وہ لوگ پچھلی طرف آرہی تھیں -- زرنم نے موبائل ایک بار پھر چیک کیا --

ابھی تک میسج سین نہیں ہوا تھا -- بے چینی سے ایک اور میسج کیا --کہاں بزی ہیں -- اس کے بھی دو ٹک لگ گئے --لنچ سے پہلے وہ لوگ واپس آگئی تھیں ایزل کو وہیں چھوڑ کے --کیونکہ وہ شام کو چھ بجے اتی تھی

----

www.kitabnagri.xyz

آذان--- کہاں ہو ---آبان بھائی کی کنڈیشن بہت خراب ہے پلیز جلدی آجاؤ -- آزان کو اپارٹمنٹ کے نمبر پہ فون آیا تھا اور اب میوزیم کی طرف جا رہا تھا ---

کنڈیشن خراب--- کیسے -- وہ واپس آرہا تھا --- بس سے انے میں بھی اسے دس منٹ لگ گئے تھے ---

پورے میوزیم کو ہفتے کے لیے سیل کر دیا گیا اور آبان کے بے جان وجود کو سٹیچر پہ ڈالے ڈاکٹرز کی ٹیم ایمرجنسی وین میں منتقل کر رہی تھی ---

ہی از مائے برادر --وہ بھاگتا ہوا ان کے قریب آیا --حسان اندر بیٹھ چکا تھا -- آزان بھی اندر آیا --

Novels Queen

ایک ہی جگہ پہ لگنے والی دو گولیاں ٹانگ پہ بہت بڑا زخم کر گئی تھیں
--آبان کو یوں خون سے لتھڑا دیکھ کے آزان جیسے مضبوط شخص کے
اعصاب کمزور پڑنے لگے تھے--

ک--کچھ نہیں ہو گا بھائی -- سبز آنکھوں میں نمی نے اپنی جگہ بنائی
--ڈاکٹر اس کا خون روکنے کی کوشش کر رہے تھے -- تھائیز سے ویسے
بھی خون زیادہ نکلتا ہے --

ہوسپیٹل کے کوریڈ میں چلتے سٹیچر پہ آبان کا ہاتھ زرا سا ہلا تھا ---وہ
اسے کہنا چاہتا تھا کہ اسکی زرنم کو کچھ نا بتائے --لیکن بند ہوتی آنکھوں
سے وہ بول نہیں پایا اندر گم ہوتے ایمرجنسی کی لائیٹ اون کر دی گئی تھی

گھر انفارم کرو گے -- حسان نے اس کے کندھے پہ تسلی کا ہاتھ رکھتے پوچھا ---

ن-- نہیں -- اس نے سختی سے منع کیا --گھر میں کسی کو نہیں بتانا --اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں

تمہیں کر دینا چاہیے -- یہاں اکیلے ہینڈل نہی کر سکو گے ---

میں کر لوں گا --- اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی سرخ آنکھوں میں آتی نمی اور تنی ہوئی رگیں -- اس کی جیب میں وہ ڈیوائس پڑی تھی -- جس کے لیے اس نے آبان کو موت کے قریب کر دیا تھا ---

اینگر کی کوئی خبر ہے -- دونوں ہاتھوں سے گال تھپتھپاتے بے چینی سے پوچھا --وقت جیسے ایک جگہ رک گیا تھا -

اسے بھی تین گولیاں لگی ہیں--- آبان بھائی نے ہی شوٹ کیا ورنہ پتہ نہیں کیا ہو جاتا--

گہری سانس لیتے وہ ایک بار پھر ایمرجنسی روم کے دروازے پہ آیا--

پولیس نے آبان بھائی اور اینگر دونوں کے خلاف کیس فائل کیا ہے-- اینگر تو نکل جائے گا--آبان بھائی کی نیشنلٹی پاکستان کی ہے--وہ کیسے --

آبان بھائی کو کچھ نہیں ہو گا---تناؤ سے پھولی ہوئی رگیں مسلتے وہ ٹہلنے لگا-- بابا کو کال کرو-- اسے فلحال آبان کے علاوہ کچھ نہی سوچنا تھا--

Novels Queen

یہ لو عصام انکل سے بات کرو --حسان نے کال کنیکٹ کر کے دی تھی

--

اسلام و علیکم -- وہ آفس میں تھا -- حسان کا نمبر اس کے پاس سیو تھا

اس لیے کال پک کر لی --

وعلیکم اسلام -- آواز کا بوجھل پن عصام کے ذہن میں کھٹکا

--

آبان ٹھیک ہے -- پیپر ویٹ چھوڑتے وہ سیدھا ہوا--

ن--نہیں--بھائی کی کنڈیشن سیریس ہے -- بلڈ زیادہ بہہ رہا ہے -- اور

اوکے میں آرہا ہوں۔۔ اس کی پوری بات سنے بنا ہی اس نے کال بند کر دی ۔۔باہر نکلتے ہی اس نے اپنی سیٹ کنفرم کروا لی تھی ۔۔جہاز پندرہ منٹ بعد ٹیک اوور ہونا تھا ۔۔

بارہ گھنٹے وہ آئی سی یو میں ہی رہا تھا ۔۔تین گولیاں ایک ہی ٹانگ پہ کھا کے زندہ رہنا وہ بھی سہی سلامت ناممکن سا لگتا تھا ۔۔۔۔

وہ بات کر کے دوبارہ آپریشن تھیٹر کے سامنے کھڑا ہو گیا ۔۔شرٹ پہ خون کے ہلکے سے چھینٹے تھے جو وین میں بیٹھتے ہوئے لگے تھے ۔۔وقت تھم تھم کے چلتا رہا اور عصام آگیا ۔۔۔

عصام کو وہاں پہنچے تین گھنٹے ہوئے تھے باقی گھر میں کسی کو بھی نہیں پتہ تھا

Novels Queen

آذان آئی سی یو کے دروازے سے آبان کو دیکھتا رہا۔۔ اگر آبان کو کچھ ہو گیا تو وہ خود بھی مر جائے گا۔۔۔

پہلی دفعہ اس نے اپنے بھائی کو بچانے کے لیے قتل کیا تھا۔۔ تب اسے بچانے والا یہی بھائی تھا۔۔جس نے وہ قتل اپنے سر لیا تھا۔۔۔اسے یاد تھا جب آبان نے اسے سمجھایا تھا وہ گیم کھیل رہے ہیں۔۔

ہم دو بھائی ہیں۔۔ ایک دوسرے کے محافظ۔۔اس کا ہاتھ پکڑتے زور سے دبایا۔۔آذان اس کے دبانے پہ کھلکھا کے ہنسا۔۔

آپ کے چہرے پہ پسینہ آرہا ہے۔۔پھر اگے ہو کے ننھے ہاتھوں سے پسینہ صاف کیا۔۔ اور ابھی حقیقتا آئی سی یو کے سامنے کھڑے آذان کا ماتھا نم تھا۔۔

Novels Queen

آذان آبان یہاں آؤ-- عشوے دروازہ کھولتے اندر آئی تھی-- میرے ساتھ پھر ان دونوں کا ہاتھ پکڑتے وہ اپنے روم میں آئی --جہاں ایزل سو رہی تھی --

کیا تم دونوں اوپر گئے تھے --عصام تیزی سے اندر داخل ہوا --

جی بابا --آذان نے مزے سے بتایا --کیونکہ اسے نہیں پتہ کہ بابا کو یہ بات نہیں بتانی --

وہاں -- اوپر آدمی کو کرنٹ لگا تم دونوں میں سے کس کی شرارت تھی --اب وہ سختی سے انہیں دیکھ رہا تھا --

وہ بابا --

www.kitabnagri.xyz

آبان --کوئی ایکسپلینیشن نہیں--جسٹ آنسر می --کس نے کیا ہے --

میں نے --ایک لمحہ لگایا تھا آبان اور آذان کے منہ پہ ہاتھ رکھتے عشوے کو لگا آبان نے کبھی اپنا بچپن جیا ہی نہیں ہے -- وہ اتنا بڑا ہو گیا تھا کہ بھائی کے سامنے کھڑا تھا --چٹان کی۔مانند پہلے اپنے آپ کو پیش کرنے والا --

میرے ساتھ آؤ ---عصام نے آبان کو درشتگی سے پکڑا -- پھر وہ دونوں باہر چلے گئے--

بھائی --پلیز مجھے آپ کی ضرورت ہے --آنسو ٹوٹ کے پلکوں سے نکلا تھا --وہ صرف اس کے لیے وہاں آیا تھا ---اور اب اس حال میں بھی اسی کی وجہ سے تھا--

Novels Queen

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر نکلے ---

How is the patient's condition, doctor, can we see him?

عصام نے ڈاکٹر کو دیکھتے کہا--

They are out of danger but can't meet him -now

پروفیشنل انداز میں کہتے ڈاکٹر نے گلوز اتارتے ماسک اتارا--

اوہ --شکر ہے اللہ کا-- بالوں پہ ہاتھ پھیرتے آذان کی جان میں جان ائی --

-You are the patient's father

اب ڈاکٹر نے عصام کو دیکھا

Yes, I am

سینے پہ ہتھیلی رکھتے وہ بھی اب ریلیکس تھا

Come with me

ہمم عصام ڈاکٹر کے ساتھ چلا گیا --آزان خاموشی سے انہیں سنتا رہا ان

کے جانے کے بعد دوبارہ اندر جھانکا -

-قطرہ قطرہ ناورے کا خون آبان کے جسم میں داخل ہو رہا تھا

چھ گھنٹے بعد جا کے اسے ہوش آیا تھا --ہلکی ہلکی آنکھیں کھولتے اس نے

دھندلا سا منظر دیکھنے کی کوشش کی --

www.kitabnagri.xyz

سامنے والا دروازہ بند تھا -- بے جان وجود کے ساتھ ہلنا محال تھا -- ہاتھ مار کے پاس رکھا موبائل اٹھایا--- رولف کا نا کوئی میسج تھا نا کال -- خود ہی اس کا نمبر ملایا --

بیل جا رہی تھی --تیسری بل پہ کال رسیو ہوئی --

نورا نے بس فون کان سے لگایا ہوا تھا بولا نہیں جا رہا تھا ---

ہیلو -- تھکی تھکی سی آواز سنائی دی وہ اسے بلانا چاہتی تھی لیکن حلق کے اندر آواز کو قید کر لیا گیا --

نورا -- میں بعد میں کال کرتا ہوں -- اس نے کال کاٹ دی -- موبائل ہاتھ سے پھسل کے تکیے پہ گرا ---

ایسے ہی بے سد لیٹے پھر سے کچھ وقت گزرا دوبارہ رولف کو کال کی --

Novels Queen

م--مجھے درد --وہ بس اتنا ہی کہہ پائی--- آذان جو پریسکریپشن کاونٹر پہ جمع کروا رہا تھا ٹھٹھکا --وہ تو نورا کو بھول ہی گیا تھا اسے بھی تو تکلیف تھی---

تم ٹھیک ہو -- آواز میں فکر مندی در ائی--

ن-ا---موبائل ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے گرا --

نورا -- دل بیٹھ گیا

نورااااا--- ہیلو تم سن رہی یوں---اب وہ واپس ہوسپٹل آرہا تھا -- حسان کو پریسکپرشن کا بتا کے وہ واپس دوڑتا ہوا باہر نکلا -- ایک طرف بھائی اور ایک طرف بیوی ---

Novels Queen

بس آنے میں ابھی وقت تھا شاید وہ پیدل ہی بھاگنے لگا ساتھ فون بھی ملا رہا تھا لیکن کال رسیو نہیں ہوئی ۔۔پھر الکا بی کو کی انہوں نے بھی نہیں پک کی ۔۔

ٹینشن ختم ہی نہیں ہو رہی تھی پہلے بھائی کی طرف سے حوصلہ ہوا تو اب نورا ۔۔اسی کی غلطی تھی اسے دیکھ لینا چاہئیے تھا صبح اسے ۔۔پیچھے بس آرہی تھی ۔۔اشارے سے روکتے سوار ہوا ۔۔دس منٹ لگے تھے ۔۔۔

نورا۔۔دروازہ کھولتے پاس آیا ۔۔۔وہ بے ہوش تھی ۔۔

نورا۔۔ انکھیں کھولو ۔۔ بال پیچھے کرتے ہاتھوں کو چھوا ۔۔ وہ ٹھنڈے ہو رہے تھے ۔۔کچن سے پانی کی بوتل لاتے اس کے حواس بے قابو ہو رہے تھے ۔۔ پانی کے چھینٹے گراتے اس نے پلکیں ہلائیں تھیں ۔۔

www.kitabnagri.xyz

نورا -- آنکھیں کھولو --اس کے ہاتھ دباتے سر اپنی گود میں رکھا --

پھر پانی پلاتے تھوڑا سا سیدھا کیا --- فکر نہیں کرو ہم ابھی ہوسپٹل چلتے ہیں -- وہ گاڑی کے لیے پہلے کال کر چکا تھا --

خود ہی اس کے کپڑے سیٹ کیے کوٹ پہنایا --پھر بازوں میں اٹھائے باہر آیا -- ڈرائیور دروازہ کھولے کھڑا تھا --

اندر بیٹھتے رولف نے سارا راستہ اسے سہارا دیئے رکھا --اسی ہوسپٹل میں آیا جہاں آبان تھا --

ڈاکٹر نے چیک کرنے کے بعد اسے اپنے پاس بلایا تھا ---

Check up with gynecologist she is pregnant-

واٹ --اسے دھچکا لگا--

Yes she is pregnant for the last three -weeks

ہمم--اس نے دوسری طرف لیٹی نورا کو دیکھا---

So this pain was happening due to pregnancy?

اس نے درد کی وجہ پوچھی--

-Yes, the uterus hurts a lot in the early days

Novels Queen

اوکے --

پھر ڈاکٹر نے اسے ٹیسٹ لکھ کے دیے تھے -- جو اگلے دن تک کروانے تھے -- اس کے جانے کے بعد وہ نورا کے پاس ایا --

درد تو نہیں ہو رہا اب --اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھتے پوچھا --

نہیں-- اس نے بس نفی میں گرد ہلائی -- دو دنوں میں رنگ کملا گیا تھا --

میں کچھ دیر تک آتا ہوں --کافی دیر وہ اس کے ساتھ بیٹھا رہا --پھر آبان کے لیے اٹھ آیا --

کہاں گئے تھے --عصام اور حسان وہیں کوریڈ میں پڑے بینچ پہ بیٹھے تھے --

کام تھا ارجنٹ -- جھوٹ بولتے گلاس سے اندر جھانکا --

ابھی بھی خون کی بوتل لگی ہوئی تھی --

آبان -- کہاں تھے آپ میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں -- وہ کل سے میسج سین ہونے کا انتظار کر رہی تھی --جونہی ٹک بلو ہوئے دو اور میسج کیے---جواب کی بجائے کال آرہی تھی --

اسلام و علیکم -- کال پک کی تو آبان کی آواز نے سکون بخشا--

وعلیکم السلام --کہاں بزی تھے --میں نے اتنے میسج کیے کالز کیں --آپ نے رپلائے تو کیا دیکھنا بھی ضروری نہی سمجھا ---غصے سے کہتے پھٹ پڑی --انتظار اذیت تھا

آپ وہاں جا کے بھول گئے ہیں -- اور یہاں بڑی بڑی باتیں کرتے تھے -- آواز میں نمی شامل ہوئی --

زرنم -- اس کا دل کیا وہ اسے دیکھے -- غصے میں زرنم کیسی لگتی ہے --

ہووں-- ناراضگی سے بس ہوں پہ اکتفا کیا --

میں ویڈیو کال کر رہا ہوں اٹھائیے --

Novels Queen

نہی--دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی --دو سیکنڈ میں آبان کا نام دوبارہ جگمگا رہا تھا --پک کرتے پھولے منہ کے ساتھ اسے گھورا---

کہاں گئی تھیں کل -- اسے دیکھتے جیسے روح کو سکون ملا ہو-- خود بخود لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا--

کیوں بتاوں آپ کو -- پھر سے غصہ ایا --وہ جو سوچ رہی تھی آبان تعریف کرے گا لیکن --

آپ تو وہاں جا کے اتنے بزی ہیں --وہیں رہیں اب گھر نہیں انا--

سوچ لیں -- اس نے موبائل دوسری ٹانگ کے سہارے سامنے رکھتے کینولا کھینچ کے اتارا ---خون کی لکیر تیزی سے بھرنے لگی -- موبائل الٹا کرتے ہاتھ رکھا-- کچھ دیر ہاتھ رکھنے سے خون رک گیا --

Novels Queen

ا--آپ کہاں ہیں --وہ جو اسے دیکھ رہی تھی دل دھک سے رہ گیا--بیک گرونڈ ایسا تھا جیسے ہوسپٹل کا ہوتا ہے --

میں آفس میں ہوں --- موبائل تھوڑا نزدیک کرتے بیک گراونڈ غائب کیا --

ج-- جھوٹ بول رہے ہیں نا اپ --اپ --

زرنم --میں آفس میں ہوں بس گھر جانے لگا ہوں وہاں بات کروں گا --

آبان --وہ چیخی تھی لیکن اس نے کال بند کر دی --

www.kitabnagri.xyz

پ۔پھپو ۔۔آبان کو کال کریں ۔۔ بے چینی سے وہ اپنا دوپٹا کمرے میں ہی چھوڑ آئی ۔۔

کیوں خیریت ۔۔ ایل ای ڈی کے پاس پڑا موبائل اٹھاتے عشوے نے غیر ہوتی اس کی حالت دیکھی ۔۔

کریں نا ۔۔انگلیاں چٹخاتے وہ قریب آ کھڑی ہوئی ۔۔ عشوے نمبر ملا رہی تھی اور آبان اٹھا ہی نہیں رہا تھا ۔۔

و۔۔وہ ہوسپٹل میں ہیں ۔۔اسے لگا وہ اپنے حواس کھو دے گی ۔۔

ن۔۔ نہی ایسا نہیں ہو گا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی اسے پکڑ کے صوفے پہ بیٹھاتے اب وہ دوبارہ کال کر رہی تھی ۔۔۔۔اب موبائل بند جا رہا تھا ۔۔ عشوے کو بھی پریشانی ہو رہی تھی

Novels Queen

م--میں نے کہا تھا انہیں -وہ نو روے گئے ہیں -- انہیں گولی لگی ہے--

و--وہ --

کیا بول رہی ہو زرنم --

پ--ھ--پو --میں سچ کہہ رہی ہوں-وہ رونے لگی --آپ آذان کو کال کریں-- خیال-آتے خود ہی موبائل لیا --پھر آزان کو کال کی جو اس نے اٹھالی تھی--

ا--آبان کو---گولی لگی --وہ پوچھ رہی تھی --

آپ کو کس نے بتایا ہے --آذان نورا کو میڈیسن دے رہا تھا سنبھلا --

دیکھا۔۔ سچ ہے۔۔ مجھے ابھی جانا ہے ان کے پاس ۔۔

زرنم ۔۔ وہ اٹھ کے بھاگنے لگی تھی عشوے نے اسے پکڑ کے روکا ۔۔

آپ کے بیٹے جھوٹے ہیں۔۔ میں نے منع کیا تھا انہیں ۔۔ لیکن انہوں نے نہیں مانی ۔۔ مجھے کہا نہیں جائیں گے ۔۔ وہ چلے گئے ہیں ۔۔ اندر آتے عصام نے اس کی حالت دیکھی تھی ۔۔

زرنم ۔۔ عشوے نے اسے جھنجھوڑتے سیدھا کیا ۔۔ اپنے روم میں جاؤ ۔۔ اسے غصے سے کہتے روم میں بھیجا ۔۔ دل تو اپنا بھی ہول رہا تھا ۔۔

آبان کو گولی لگی ہے ۔۔ عشوے نے آج پانی کی بجائے آبان کا پوچھا تھا ۔۔

ہاں ۔۔ عصام نے کوٹ اتارتے اسے سچ بتا دیا۔۔

اور آپ یہاں ---

میری بات سنیں --اسے بازو سے پکڑتے صوفے پہ بیٹھایا--پھر ساری بات بتا دی --

زرنم کا کیا وہ پاگل ہو رہی ہے --اباان کم سے کم اسی کا سوچ لیتا --

وہ نوروے جانا چاہتی ہے ---یہاں آرام سے تو نہیں بیٹھے گی --

تو جانے دیں --کوئی مسلہ ہے --عصام پر سکون تھا اب --

اوکے --عشوے اوپر آئی تو زرنم بے لبسی سے موبائل پہ ٹائپنگ کر رہی تھی --

www.kitabnagri.xyz

پھپو --پلیز مجھے جانے دیں -- وہ روتے ہوئے اس کے پاس آئی --

اوکے -- تم تیار ہو جاو --اسے خود سے لگاتے کمر کو مس کیا --

میری گڑیا -- روتی آنکھیں سرخ ناک --الجھے ہوئے بالوں کو پیچھے کرتے ماتھے پہ پیار دیا--وہ اب ٹھیک ہے -- تم پریشان مت ہو--

اس کے آنسو صاف کرتے اسے تسلی دینی چاہی لیکن جب تک وہ اسے دیکھ نا لیتی اسے کہاں سکون انا تھا --

دوسری طرف آبان آذان سے بات کر رہا تھا --وہ-وہاں سے جانا چاہتا تھا--

مجھے یہاں سے کب چھٹی ملے گی آذان -- آذان کو میسج کرتے وہ جواب کا انتظار کر رہا تھا --ٹانگ پہ دو جگہ سفید پٹیاں لپیٹی ہوئی تھیں ---

کیوں --ابھی تو دو دن نہی ہوئے--

زرنم سے ویڈیو کال پہ بات ہوئی اور انہیں پتہ چل گیا --مجھے واپس انہیں کال کرنی ہے --

کوئی فائدہ نہیں ہے بھائی --ابھی بابا کی کال آئی تھی -- زرنم بھابھی آرہی ہیں --

کیا --

جی -- پرائیویٹ چوپر میں -- بارہ بجے تک پہنچ جائیں گی --- وہ نورا کے پاس ہی بیٹھا تھا --

ہمم -- اس کے عصاب تنے --وہ اپنی تکلیف تو برداشت کر سکتا تھا لیکن زرنم کی نہیں --اور اسے دیکھ کے یقیناً اسے تکلیف ہوتی -- لیکن بنا دیکھے اسے چین نہیں پڑ رہا تھا --

----

وہ چیزیں سمیٹ رہا تھا --نورا اپنے صوفہ کم بیڈ پہ لیٹی اسے دیکھ رہی تھی --رولف نے ابھی اسے نہیں بتایا تھا کہ وہ ماں بننے والی ہے -- بس اس کا خیال پہلے سے زیادہ رکھنے لگا تھا --

میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں --- اسے مصروف دیکھ کے مخاطب کیا -- اس کی طرف ابھی بھی نہیں دیکھتا تھا --شاید وہ اپنی سبز آنکھوں کو چھپا رہا تھا --جو نورا کو بری لگتی تھیں ۔

Novels Queen

تمہیں اذیت ہو گی اور میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تم تکلیف میں ہو --وہ واقع نہیں چاہتا تھا اس کنڈیشن میں تو بلکل بھی نہیں۔

ت--تم مجھے ایسے نہیں چھوڑ سکتے -- بلینکٹ ہٹاتے وہ سیدھی ہوئی --

تمہیں مجھ سے گھن آتی ہے --میں یہ برداشت نہیں کر سکتا نورا-- میری سانسیں اکھڑتی ہیں یہ سوچ کے میں زبردستی تم پہ مسلط ہوں ---

ڈرار کھولتے وہ مصروف رہا -- نورا کو اس کا رویہ سمجھ نہیں آرہا تھا --خیال بھی رکھتا تھا اور بات بھی سیدھے منہ نہیں کرتا تھا --

م--میں تم سے محبت کرتی ہوں--- اس کی پشت کو نظروں کے حصار میں لیے نورا نے کہہ دیا --

www.kitabnagri.xyz

رولف بارڈ کے ہاتھ رکے --دل نے جیسے صدیوں بعد اب دھڑکنا شروع کیا تھا -- گردن گھما کے اسے دیکھا --

تم ہوش میں نہیں ہو شاید -- نفی میں سر ہلاتے وہ پیچھے گھوما --

م--میں سچ میں---وہ بھاگ کے اس کے قریب آئی -- اس کی سانسیں ایک بار پھر اکھڑ رہی تھیں--

تم دور ہٹو---رولف نے اسے بازو سے پکڑ کے روکا --
اس نے اوپر ہوتے اس کے ہونٹوں پہ اپنے کانپتے لب رکھے --

وہ دیوانی ہو گئی تھی اس انجان آدمی کی جو زبرستی کا محرم تھا غریبوں کا عشق دیوانہ ہی ہوتا ہے -- مل جائے تو جنون نا ملے تو موت-- پہلے اس کی محبت اسے بری لگتی تھی اب اس کا یہ بے گانہ روپ چبھنے لگا---

Novels Queen

رولف نے اسے تھامتے دیوار سے لگایا --

تمہیں یقین ہے جانچتی نظروں سے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا --

ہ--ہاں-- اس کی کلایاں دیوار سے لگی رولف کے مضبوط ہاتھوں میں قید تھیں---م--میں تم سے محبت کرنے لگی ہوں--وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے پوری اعتماد سے کہہ رہی تھی --

رولف نے ایک ہاتھ چھوڑتے اس کے بالوں میں پھنسایا -- پھر اس کا چہرہ اپنے قریب کرتے دوسرا ہاتھ کمر کے گرد باندھا --

اگر تمہیں کبھی لگے کہ تمہارا فیصلہ غلط ہے -- ہونٹوں کے قریب ہوتے وہ بھاری آواز میں کہتے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا تھا --

www.kitabnagri.xyz

تو میں تمہیں دوسری دفعہ خود سے الگ ہونے کی مہلت نہیں دوں گا ۔۔منظور ہے ۔۔ بالوں کی گرفت تھوڑی سخت ہوئی ۔۔

ق۔قبول ہے ۔۔ نورا نے انکھیں بند کرتے اس کی خوشبو کو اندر اتارا ۔۔۔

ٹھیک ہے ۔۔۔۔ اسے چھوڑتے وہ پیچھے ہٹ گیا ۔۔۔نورا جو اس کے لمس کے انتظار میں تھی ساکت ہوئی ۔۔ وہ خود چاہتی تھی اسے محسوس کرنا اور یہ رولف نے بھانپ لیا تھا ۔۔پھر بھی وہ پیچھے ہٹ گیا ۔۔

دوسری طرف رخ کرتے رولف موبائل نکال رہا تھا ۔۔پھر فون ملاتا باہر چلا گیا ۔۔

Novels Queen

نورا ہاتھ کی پشت سے ہونٹ مسلتے باہر آئی وہ دور کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا ۔۔واپس اکے بلینکٹ میں چھپ گئی ۔۔۔

۔پتہ نہیں کیا سوچا ہو گا رولف نے اس کے بارے میں ۔۔ اتنی بے باکی ۔۔ آنکھیں سختی سے بھینچتے خود کو ڈپٹا ۔۔۔ایسی بھی کیا ضرورت تھی ۔۔

بلیک ہڈی پیچھے پھینکتے وہ ائیر پورٹ ایریا میں داخل ہوا ۔۔وہاں سے اس نے چوپر کی انٹری لینی تھی ۔۔جو اسانی سے مل گئی ۔۔

پرائیویٹ چوپر لینڈنگ کی نشان دہی سکرین پہ دیکھتے سٹاف کو انفارم کیا ۔۔ پرائیویٹ ہیلی پیڈ جو ائیر پورٹ کے ساتھ ہی تھا ۔۔

Novels Queen

اس طرف جانے میں اسے دس منٹ لگے تھے --گاڑی ایک طرف کھڑی کرتے وہ نیچے اترا --دو-منٹ میں اسے ہوا میں ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی --

بھائی کی بیوی کے لیے اپنی بیوی کو چھوڑ کے آرہا ہوں -- سوچتے اوپر دیکھا -- جہاں ایک چھوٹا سا ڈاٹ نظر آرہا تھا ---

آہستہ آہستہ قریب آتے اس کے روٹیٹنگ بلیڈ بند ہونا سٹارٹ ہو گئے تو جیب سے ہاتھ نکلاتے وہ چلتا ہوا قریب آیا --چوپر کے دروازے کھل رہے تھے --

زرنم آذان کو دیکھتے نیچے اتری ---دل دھک دھک کر رہا تھا --

Novels Queen

اسلام و علیکم -- آذان نے اس کا لگیج اٹھاتے سلام کیا جیسے زرنم نے گھوری میں اڑا دیا -- اسے شدید غصہ تھا اس انسان پہ جس کی وجہ سے اس کا آبان اس حال میں پڑا تھا --

آذان مسکراہٹ کنٹرول کرتا اب پائلٹ سے بات کر رہا تھا -- وہاں ایک ہی گاڑی تھی جو آذان کی تھی -- سو آرام سے زرنم وہاں اکے بیٹھ گئی --

سلام کا جواب تو دیتا ہے نا بندا -- ڈگی میں اس کا سامان رکھتے آذان نے ڈرائیورنگ سیٹ سنبھالی --

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی -- وہ اپ سیٹ تھی -- صاف منع کرتے باہر دیکھنے لگی -- گاڑی سڑک پہ آتے ہی آذان نے دوبارہ اسے دیکھا --

پہلے ہوسپیٹل چلیں گی یا میرے گھر --وہ اسے تنگ کر رہا تھا -

آبان کے پاس بے چینی حد سے سوا تھی --جوں جوں وقت قریب آرہا تھا ویسے ہی دل کی دھڑکن بھی تیز ہو رہی تھی --

میں نے یہ آپشن ہی نہیں رکھا --وہ سپیڈ بڑھاتے سامنے دیکھ رہا تھا --اس کی حالت کے مطابق وہ اسے اڑا کے پہنچا دیتا --زرنم نے کوئی جواب نہیں دیا --

کچھ دیر بعد ہوسپٹل کے سامنے گاڑی روکتے آذان اترا دوسری طرف سے زرنم بھی اتر گئیں-- وہ ہوسپٹل کو دیکھ رہی تھی -- ایک طرف کھڑی گاڑیاں --راہداری سے گزرتے وہ ہوسپٹل کے اندر داخل ہوئے ---

اینٹرینس پہ اپنے نام دے کے وہ زرنم کے پیچھے چل رہا تھا -- لیفٹ -- وہ سیدھی جا رہی تھی آزان نے روکا ۔

یہ روم ہے -- بند دروازے کی طرف اشارہ کرتے وہ پیچھے ہی رک گیا --

م -- میں اندر جاؤں -- دل جیسے تھم گیا ۔ ۔ اتنی گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ دروازہ کھولنے کی بھی ہمت نہیں رہی --

بھابھی -- بھائی اندر ہیں -- آزان نے دو قدم آگے ہو کے دروازہ ہلکا سا کھول دیا --

می -- جاتی ہوں -- ہتھیلیاں مسلتے دروازہ پورا کھولا -- سامنے ہی بیڈ پہ آبان لیٹا ہوا تھا -- وہ دو قدم سرکی --

Novels Queen

آزان نے دروازہ بند کر دیا اور واپس چلا گیا --اب وہ کباب میں ہڈی تھوڑی بنتا اپنی بیوی کو وہ صرف انہی کی وجہ سے وقت نہیں دے پا رہا تھا --نورا کا سوچ کے مسکرایا --

The little lips will call me Baba-

ابھی اسے بتانا تھا --

She is going to be a mama and I am going to be a father-

وہ زرنم کا سامان اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا --الکا بی کے دروازے پہ دستک دیتے انتظار کیا جو کچھ دیر میں کھول دیا گیا --

اسلام و علیکم-- انکے سامنے جھکتے پیار لیا -

Novels Queen

وعلیکم السلام --اندر آؤ- آذان نے اندر داخل ہوتے سوٹ کیس دروازے کے قریب رکھ دیا --

آگئی بھابھی تمہاری -- جانے سے پہلے وہ انہیں بتا گیا تھا زرنم کے بارے میں --

الکا

ترکی میں رہنے والی ایک حسین لڑکی تھیں --جن کے شوہر نے انہیں پسند کیا -- محمد شفیع -- الکا بی کے شوہر انہیں محبت کے نام پہ بیاہ کے ناروے لے ائے --

اس صبح جب آذان اوپر گیا تھا اور آبان اس کے پیچھے آیا تھا --

دوسرا کمرہ جو دوسری طرف تھا وہاں سے آوازیں آرہی تھیں -- عجیب سی -- آبان اسے وہیں کھڑا کر کے اندر گیا --

سامنے ہی دو مرد ایک لڑکی کو ہریس کر رہے تھے وہ دو مرد ایک محمد شفیع تھا اور ایک فرید احمد --نورا کا ابا --دو بہترین دوست ایک عورت کو ہریس کیوں کر رہے تھے --حلانکہ ایک اس کا شوہر تھا --

آذان نے ہنستے ہوئے آبان کو دیکھا --دور ایک عورت زمین پہ بیٹھی رو رہی تھی -- گود میں ایک چھوٹی سی بچی لیے -- کیا وہ نور فاطمہ تھی --

آبان کیسا ہے اب -- وہ اسے گرین ٹی پکڑاتے ہوئے پاس بیٹھ گئیں۔

ٹھیک ہیں پہلے سے --آپ کو لے کے جاؤں گا --جلدی ان شاء اللہ --سب لیتے انہیں دیکھا --وہ نہیں جانتی تھیں نورا ان کی بیٹی ہے --

Novels Queen

ٹھیک ہے میں اس کے لیے کچھ بنا لوں گی --وہ ان دونوں بھائیوں سے بے انتہا پیار کرتی تھیں--- آبان سے تو بہت کم ملاقات ہوئی تھی لیکن آذان کی ادھی زندگی انہی کے ساتھ گزری تھی --

تمہاری بیوی بیمار رہتی ہے تم اس کے ساتھ رہا کرو --ہر وقت ادھر ادھر گھومتے رہتے ہو --

وہ بیمار رہ کے بھی مجھے تنگ کرتی ہے--وہ خالی کپ رکھتے اٹھا --پھر پیار سے ان کے کندھے کے گرد حالہ بناتے شرارت سے کہا --

اللہ تمہیں ہدایت دے -- وہ مسکرائیں--

آمین--اب میں چلتا ہوں ---

جاؤ --شاباش--اسے دروازے تک چھوڑا --

Novels Queen

سامنے ہی بیڈ پہ آبان لیٹا ہوا تھا -- وہ دو قدم سرکی --

دروازہ بند ہونے کی آواز پہ انکھیں کھولتے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا --

آپ کو منع کیا تھا نا میں نے -- وہ وہیں رکی رہی --آپ کے لیے آزان امپورٹینٹ تھا -- دھندلاتی آنکھوں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی --

یہاں آئیں -- وہ اٹھ نہیں سکتا تھا ورنہ اپنی باہوں میں قید کر چکا ہوتا--

نو --دو قدم پیچھے ہٹیں اور دروازہ کھول کے باہر نکل گئی -- آبان بے بسی سے دیکھ کے رہ گیا --زرنم --

www.kitabnagri.xyz

زرنم نیچے بیٹھتے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی --چوپر میں کیسے اس نے وقت گزارا تھا وہی جانتی تھی --اور اس شخص کو کوئی پرواہ نہیں تھی --آنکھوں کو مسلتے دھندھلا پن دور کیا --

زرنم -- آبان نے سختی سے اسے آواز دی ---

یہاں آئیں--

نہیں - میں نہیں آؤں گی- وہ اسے نہیں دیکھ سکتی تھیں ---اس نے ابھی دادو کو کھویا تھا اور آبان نے --

میری بات نہیں مانیں گی --

نہیں --آپ نے مانی تھی --وہ اپنی جگہ سے اٹھی پھر یاد آیا وہ اسکے روکنے پہ نہیں رکا--- آپ نے مانی تھی --

وہ غصے میں قریب آئی ۔۔جب میں نے کہا تھا کہ نہیں جانا ۔۔پھر آپ نے وہاں کہا کے نہیں آؤں گا ۔۔

آپ میری بات مان کے رک رہے تھے نا پھر کیوں کیا۔۔۔ ہچکیوں سے روتے سر چہرہ لیے وہ اس کے سامنے کھڑی تھی ۔۔۔

آپ کو نہیں پتہ تھا زرنم کا ۔۔ دوپٹہ کندھے سے سرکتے کلائی پہ اٹکا ۔۔

آبان نے ہاتھ بڑھا کے اس کا ہاتھ تھاما ۔۔ میں اس لمس کو مس کر رہا تھا ۔۔اسے اپنی طرف کھینچتے سینے سے لگایا ۔۔

میں ۔۔میں نے نہیں کیا مس آپ کو ۔۔ وہ اب آواز سے رونے لگی ۔۔

www.kitabnagri.xyz

میں ٹھیک ہوں --ایک گولی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی -- اسے سیدھا کرتے آنسو صاف کیے --

آپ بہت ظالم ہیں آبان جان بوجھ کے یہ کیا ہے -- کیا ضرورت تھی ---

وہ اب اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے ناراضگی سے دیکھ رہی تھی --

ضرورت تھی تو -

کیا -- انسسٹ کیا --

یہی کہ میں آپ کو ایسے دیکھ سکوں -- اسے دوبارہ خود سے لگاتے محسوس کیا -- وہ روتے روتے مسکرائی -- جیسے برستے بادلوں کی اوٹ سے دھوپ نے جھانکا ہو --

مجھے دیکھائیں --اب وہ کمفرٹر جو ہلکے کپڑے کا تھا ہٹاتے ٹانگ دیکھنے لگی --

آپ نے کہا ایک گولی --چہرے کے تاثرات ایسے تھے کہ آبان سے زیادہ وہ تکلیف میں ہو ---آبان اپ کو نہیں آنا تھا نا --زخم پہ لگی پٹی کو چھوئے دوبارہ شکوہ کن آنکھوں سے دیکھا --

آذان کہاں ہے -- کمفرٹر سہی کرتے آبان نے دوسری طرف سے اسے اپنے ساتھ بیٹھایا --

لیٹ جائیں -- بازو پیچھے پھیلاتے تکیہ بھی بنا دیا --

وہ شاید واپس چلے گئے --وہ نروس ہوتی ساتھ ٹک گئ --

Novels Queen

آپ نے کچھ کھایا ہے ---جس بازو پہ سر رکھا تھا اسی ہاتھ کی انگلیاں وہ اس کی کان کی لو سے مس کر رہا تھا ---

نہیں - کچھ کھایا جاتا -- سوال کیا --

ہوں اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے رخ اپنی طرف موڑا --پھر اسکی سرخ ہوتی نم آنکھوں کو دیکھا ---

میری وجہ سے یہ آنکھیں نم ہوں مجھے اچھا نہیں لگے گا -- آنکھوں پہ لب رکھتے تنبیہہ کی --

تو مت کیا کریں ایسا ---آپ کو پتہ میں کتنا ڈر گئی تھی جان نکل گئی تھی میری -- دوبارہ سے سب یاد آیا --

Novels Queen

آبان نے ماتھے پہ لب رکھتے اسے خود میں بھینچا -- ٹانگ میں اٹھتی ٹیسیں اب محسوس نہیں ہو رہی تھیں --

مما اور ایزل کیسی تھیں --اس نے بات بدلی --

مما کو کال کریں--وہ پریشان ہوں گی اسے یاد آیا --پھر موبائل نکالنے کے لیے ادھر ادھر دیکھا --وہ تو -- بیگ میں ہوگا اور بیگ مما نے سوٹ کیس میں رکھا تھا --

اسے یاد آیا --اس وقت اس کی حالت ایسی نہیں تھی اسے کسی اور چیز کی پرواہ ہوتی --اسے تو دوپٹے کا بھی خیال نہیں تھا جو عشوے نے اسے سیٹ کر کے کروایا تھا --

میرا موبائل --آبان نے زرا سا مڑتے دوسری طرف اپنا موبائل اٹھایا---پھر اون کیا--

جان بوجھ کے بند کیا تھا--ایک اور بات یاد آئی--آبان بے ساختہ ہنسا--

ہاں کیونکہ آپ کو فیس نہیں کر سکتا تھا--

آپ اگر ویڈیو کال نا کرتے تو مجھے کبھی پتہ ہی نا چلتا--

بلکل -- اگر میرا دل نا کرتا آپ کو غصے میں دیکھنے کا تو آپ کو کبھی پتہ نا چلتا---موبائل پہ کال جا رہی تھی--

ویڈیو کال ہے -- زرنم کا ایک ہاتھ اس کے دل کے مقام پہ رکھا تھا--

www.kitabnagri.xyz

ہاں جی -- کال پک ہوئی تو زرنم نا محسوس انداز سے پیچھے ہونے لگی پر آبان نے سختی سے پکڑے رکھا --سامنے عشوے تھی---

زرنم کی شکل دیکھاؤ مجھے -- وہ ہنس رہی تھی اور زرنم شرمندہ ہو گئی --

آپ میری بیوی کو تنگ نہیں کر سکتیں -- ابان نے گھورا--

ہاں جو اس نے یہاں واویلا مچایا ہوا تھا -- تمہاری اتنی ٹینشن نہیں تھی جتنی اس کی ہوئی ہے --

اب سکون میں ہو زرنم --پھر اسے مخاطب کیا -- وہ کچھ نہیں بولی ---

پھر آبان نے ان سے خود ہی بات کی --وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی --ایک ہی رشتہ بچا تھا جو اس کی روح میں سمایا ہوا تھا

Novels Queen

میرے لیے بھی کافی بنا دینا -- دروازہ کھول کے اندر داخل ہوتے رولف بارڈ نے نورا کو دیکھا -جو کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی --

اوکے -- آرام سے ہامی بھر لی گئی --

تمہاری پیکنگ ہو گئی ---- سنجیدگی سے اسے دیکھا --وہ جو کپ نکال رہی تھی ہاتھ کانپنے -- اسے لگا تھا کہ رولف اسے الگ نہیں کرے گا کیونکہ وہ اسے کہہ کے گیا تھا --

ک--کیوں -- تم نے تو کہا تھا --گھبراتے پیچھے مڑی --کہ- میں یہیں رہوں گی --

میں اپنی بات سے مکر رہا ہوں ۔۔کوٹ اتارنے کے بعد اب وہ شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا ۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی چمکی جب محبوب کو بتا دیا جاتا ہے کہ اس کے بنا رہنا نا ممکن ہے ۔۔پھر محبوب اس کا قتل اپنا فرض سمجھتا ہے نا ۔۔اور تم یہی کرنا چاہ رہے ہو اب ۔۔۔ تم ۔ہو قاتل تمہارے لیے آسان ہو گا ۔۔

ہر چیز شیلف پہ پھینکتے اسے غصہ آگیا ۔۔

تم اپنی باتوں سے میرا دل توڑتی ہو ۔۔ بیلٹ کھول کے اپنے روم کی طرف اچھالا ۔۔

اور تم اب اپنے رویے سے میرا دل توڑتے ہو ۔۔ وہ قریب آئی ۔۔رولف نے کمر پہ دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اپنی طرف کھینچا ۔۔

میں نے کب توڑا ہے دل -- اس کے ماتھے پہ نظریں جمائے ہائیٹ جانچ رہا تھا --وہ اس کی ٹھوڑی تک آتی تھی --

ابھی جب تم سے کہا میں نے --کہ میں تم سے پیار کرتی ہوں- --- سر اٹھاتے گھورا -

ہاں تو میں نے یہ تو نہیں کہا تھا میں تم سے محبت نہیں کرتا -- مسکراتے ذرا سا نیچے جھکا -- کان کے قریب آتے رکا --

رولف کی تو جان بھی قربان ہے نورا پہ --کان کے نیچے گردن پہ ہونٹ رکھتے مسکراہٹ دبائی --

Novels Queen

تم اتنے جلدی بدل کیسے جاتے ہو --زرا سا اوپر ہوتے اس نے رولف کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکائی تو رولف نے اسے اوپر اٹھا لیا -- کبھی تم مجھے دیکھتے نہیں ہو اور کبھی اتنے پیار سے بات کرتے ہو کہ خود پہ رشک آتا ہے --

جب کبھی میں تمہیں نا دیکھوں تو سمجھ لینا میں ناراض ہوں تم سے --شیلف پہ بیٹھاتے دائیں بائیں بازو رکھے --وہ اب اس سے اونچی تھی --

اور پھر تمہیں یہ کرنا ہے کہ --گردن اوپر اٹھائے وہ اسے دیکھ رہا تھا --

کیا -- وہ مسکرائی --پہلی بار شاید دل سے مسکرائی تھی وہ اسے دیکھنے لگا ---

یہی کہ تمہیں چاہیے کہ مجھ سے دور ہٹ جاو فلحال --خود پہ کنٹرول کرتے وہ دور ہٹا --میری۔کافی مجھے دے دو -- مجھے ایک بہت ضروری کام کرنا ہے --پھر --

پھر -- وہ اسے دیکھ رہی تھی جو اب کپ میں کافی انڈیل رہا تھا --

پھر --میں تمہیں منانے کا طریقہ سیکھاؤں گا --

ہاہا --وہ۔ہنسی --ٹھیک ہے --پہلے مجھے اتارو-- بازو پھیلائے --رولف نے اسے اٹھا کے نیچے اتارا --

تمہیں دوبارہ درد تو نہیں ہوا --اس کا مگ اسے دیتے پوچھا --

Novels Queen

نہی -- فلحال نہیں ہو رہا -- وہ دونوں باہر آئے -- پھر رولف اپنے روم میں چلا گیا اور نورا اپنی جگہ پہ چلی آئی ---

اپنے روم کا دروازہ بند کرتے اس نے بڑی پینٹنگ نیچے کی طرف سلائیڈ کی -- جیسے ہی وہ نیچے ہوئی اندر سے سیڑھیاں آہستہ آہستہ نیچے آئیں --

وہ اتنا بڑا ہول تھا کہ کوئی بھی اس میں سے گزر جاتا --اندر جاتے اس نے سیڑھی کو ہلکا سا اپنی طرف پش کیا -- ہر چیز دوبارہ اپنی جگہ پہ آگئی --

یہ اس کا چھوٹا سا خفیہ کمرہ تھا --لکڑی کے مضبوط تختے کا بنا روم- جہاں ایک بیڈ صوفہ اور بہت ساری الماریاں تھی --ساتھ تین کمپیوٹر پڑے تھے ---

Novels Queen

کمپیوٹر اون کرتے روشن دان کھولا ۔۔۔۔ کچھ دیر میں ہی تینوں سسٹم اون ہو چکے تھے ۔۔

یو ایس بی ڈرائیو لگاتے اس نے تینوں میں ایک ایک کاپی سیو کی جو مسٹر اینگر کے کمپیوٹر سے نکالا تھا ۔۔۔۔

پھر میکڈونلڈ کا کیمرہ کنیکٹ کرتے دو دن کی ویڈیو چیک کی ۔۔ سب کلئیر تھا ۔۔ میکڈونلڈ میں اسے حسان نے نہیں بلکہ خود سے جاب سٹارٹ کی تھی ۔۔

وجہ وہاں آنے والی بڑی سیاسی شخصیات پہ نظر رکھنا ۔۔ اوسلو ناروے کا دارالحکومت تھا اور میکڈونلڈ ریسٹورنٹ وہاں کا سب سے بڑا ریسٹورنٹ تھا ۔۔

جہاں سیاسی پارٹیاں اکثر اوقات میٹنگ کرتی تھیں ۔ ۔۔ محض ایک ہوٹل سے ہی نہیں ان پہ نظر رکھی بلکہ ہر سیاسی شخصیت کے لیپ ٹاپ میں رولف کا جی پی ایس فکس تھا ۔۔

اور جو مسٹر اینگر کے سسٹم سے نکالا تھا وہ پرانا کچھا چٹا ۔۔اسے ایک ایک کر کے سب کو گرانا تھا ۔۔وہ ابن البار تھا ۔۔

ابن البار

جب وہ آبان کے ساتھ نیچے آرہا تھا تب الکا جو اپنی بیٹی کو گود میں لیے رو رہی تھی ۔۔اپنے بچاؤ کے لیے چیخ رہی تھی ۔۔اس کے سامنے کھڑے دو حیوان جن میں سے ایک اس کا شوہر تھا

یہ لڑکی ہمارے حوالے کر دو۔۔ شفیع اتنا سفاک ہو گیا تھا کہ اپنی ننھی سی گڑیا کو سمگل کرنا چاہتا تھا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

نہیں۔۔وہ چیخی ۔۔ تم اسے نہیں لے کے جاؤ گے ۔۔ وہ پیچھے ہو رہی تھی ۔۔نورا محظ تین دن کی تھی ۔۔اور الکا میں اتنی ہمت نہیں تھی وہ ان دو مردوں کا مقابلہ کرتی ۔۔

اس کی چیخوں کی آواز باہر ابان کے کانوں نے سنی تھی وہ اندر گیا ۔۔اور اسے دیکھتا ہوا ایک گارڈ آبان کو مارنے لگا تھا ۔۔۔کرنٹ لگنے سے جب گارڈ مرا اور آبان واپس مڑا۔۔

ہنستے ہوئے اپنے بھائی کو وہ گھسیٹ کے نیچے لے گیا تھا لیکن اندر کھڑے ان دو حیوانوں نے انہیں دیکھ لیا ۔۔

الکا کو چھوڑ کے وہ باہر نکل آئے ۔۔۔گارڈ کی موت پہ وہ اتنے حواس باختہ تھے کے الکا بی کو بھول گئے ۔۔ان۔کے جاتے ہی جو پہلا لفظ ان کی

زبان نے ادا کیا تھا وہ ابن البار تھا --یعنی نیک بیٹا -- الکا چھپتے چھپاتے وہاں سے نکل آئی ---

محمد شفیع اور فرید احمد کا کام یہی تھا کہ وہ چھوٹی بچیوں کو سمگل کرتے تھے -- عصام کو ہوٹل سے اپنے محل میں لانے کی بھی یہی وجہ تھی --تاکہ عشوے کی گود سے وہ اس ننھی پری کو چھین سکیں--

سر جھٹکتے اس نے اینگر کی لائیو لوکیشن چیک کی --وہ بھی ہوسپیٹل میں تھا -- لیکن اب ٹھیک تھا اس کے بھی زخم باقی تھے آبان کی طرح --

کافی دیر بعد وہ نیچے آیا تو نورا سو رہی تھی --اس کے قریب آتے دیکھا -- پھر جھک کے اٹھاتے اندر لے آیا --

Novels Queen

ویسے اب تمہیں میرے روم میں رہنا چاہیے -- سوئی ہوئی نورا کو دیکھتے ہلکا سا بڑبڑایا -- وہ ابھی تک شرٹ کے بنا تھا --

نورا اس کے اٹھاتے ہی جاگ گئی لیکن آنکھیں کھولنے کی غلطی نہیں کی --کیونکہ وہ جانتی تھی اگر ایک بار آنکھیں کھول لیں تو جان خلاصی ممکن نہیں ہو گی

بوتیک میں داخل ہوتے وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف جا رہی تھی جب اسے اپنا نام سنائی دیا --

بائیں جانب دیکھا تو سٹاف میمبرز میں سے دو لڑکیاں اس کے بارے میں بات کر رہی تھیں --

Novels Queen

ایکسکیوز می۔۔گرے پلازو اور وائٹ تھائیز تک آتی اوپن شرٹ پہنے وہ ان کے قریب آئی ۔۔

کیا آپ لوگ مجھے یاد کر رہی تھیں۔۔ سینے پہ بازو باندھے انہیں سنجیدگی سے دیکھا ۔۔

ایکچولی ہم لوگ یہ ڈسکس کر رہے تھے ۔۔۔ سکیچ پیپر سامنے کیا جہاں فلئیر والے گاؤن کو ڈیزائین کیا گیا تھا ۔۔۔یہ آپ نے بنایا ہے۔۔

ہاں۔۔کیوں اچھا نہیں بنا۔۔اس کا دل ڈوبا۔۔

نہیں۔۔بہت اچھا ہے۔۔ایکچولی سر نے یہی ہمیں ڈیزائین دیا ہے ۔۔وہ چاہتے ہیں ایسے تین پیسیز لاونچ کیے جائیں پہلے ۔۔

اوہ --اس کے ہونٹ سکڑے --مطلب اس اینگری برڈ کو اس کا کام اچھا لگا تھا-- مسکراتے اس نے گردن ہلکی سی جھٹکی --

اوکے کیری اون --وہ اب اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف جانے کی بجائے منیب کے آفس کی طرف بڑھی --دروازے پہ نوک کرتے وہ ایکسائٹیڈ تھی

اسلام و علیکم اندر داخل ہوتے سلام جھاڑا جیسے سر ہلا کے قبول کیا گیا--

ایکچولی مجھے -- وہ رکی کیونکہ وہ لیپ ٹاپ پہ انگلیاں چلاتے کام کر رہا تھا --

جی میں سن رہا ہوں -- سر اٹھاتے دیکھا--

تھینکیو--

کیوں-- ہنوز مصروف رہا--

کیونکہ آپ نے میرے پروجیکٹ کو اہمیت دی --

آئی ایم سوری -- نا سمجھی سے لیپ ٹاپ کی سکرین نیچے کرتے وہ سیدھا ہوا--

جی--وہ عبایا والا -- سکیچ میں نے بنایا تھا --

اوہ--- اچھا --لیکن میں نے اس وجہ سے سلیکٹ نہیں کیا کیونکہ آپ نے بنایا تھا --میں نے اس لیے سلیکٹ کیا کہ وہ اچھا تھا --

تھینکیو --- پھر بھی --دل بجھا لیکن اتنا بھی نہیں --میں چلتی ہوں --

رکیں-- وہ کوٹ کے بٹن بند کرتے کھڑا ہوا--ایکچولی مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا --

Novels Queen

جی -- وہ کھڑی تھی

اس دن جو اپ کے ساتھ آئی تھیں--دو --

مما اور زرنم --وہ تیزی سے بولی --

ا--اہاں--وہ زرنم آپ کی بھابھی ہیں-- وہ اسے جانچ رہا تھا --

جی --آپ کیوں پوچھ رہے ہیں اس کے بارے میں--

کیونکہ وہ مجھے کافی کیوٹ لگی ہیں---

جی وہ ہیں -- اس نے تصدیق کی --

آپ کے لیے میرے پاس ایک آفر ہے -- زرا سا جھکتے انگلیوں سے ٹیبل بجایا--دوسری ہتھیلی گلاس پہ ٹکی تھی --

کیسی آفر --وہ آج اس کی باتوں سے حیران ہو رہی تھی --

آپ کو میں اپنے ففٹی پرسنٹ شیئرز دوں گا---یعنی پچاس میرے میرے اور پچیس آپکے --آدھے سے زیادہ بوتیک آپ کی ہوگی ----یعنی اپ سیونٹی فائیو پرسنٹ کی مالک اپ ہونگی اور پچیس کا میں --سوالیہ انداز تھا --

لیکن--مجھے کرنا کیا ہے --وہ کنفیوز ہوتے اب سیدھی کھڑی تھی--

آپ کو اپنے بھائی اور بھابھی کی ڈیوروس کروانی ہے -- اس کی انکھوں میں دیکھتے سفاکیت سے کہا --

ک--کیا--اسے سمجھ نہیں آیا وہ کہنا کیا چاہتا تھا-- دل میں پھوٹتی کونمپل شاید مسل دی گئی تھی شاید--

----

سمپل آپ کو بھابھی اور بھائی کی ڈیورس کروانی ہے--وہ ٹیبل پہ جھکا اسے دیکھ رہا تھا--

آپ کو کیوں ایسا لگا میں ایسا کروں گی--اگلے ہی لمحے اپنی جون میں واپس آئی--

اتنی شاندار بوتیک--جہاں سے دنیا کے بہترین ڈیزائین انٹرڈیوس کروائے گئے ہوں-وہاں سیونٹی فائیو پرسنٹ شئیرز کا اونر بننا کوئی آسان کام نہیں ہے--

Novels Queen

ایکس کیوز می -- وہ دھیرے سے چلتی اس کے پاس آئی --پھر اپنی فائل اٹھائی جس پہ پچیس پرسنٹ شئیرز کے ڈاکومنٹس تھے --

فائل کے پیجز نکالاتے اس نے ایک ایک کر کے پھاڑ دیئے --

یہ کیا کر رہی ہیں-- آنکھیں کھولے حیرت سے اسے دیکھا --آر یو میڈ -- پھٹے ہوئے ٹکڑوں کو دیکھتے وہ دھاڑا--

یس --آئی ایم --بٹ مجھے لگتا ہے آپ کا دماغ گھوم گیا ہے --

آپ کہنا کیا چاہتی ہیں-- مس ایزل عصام --

بس اتنا کہ میں اپنے پچیس پرسنٹ آپ کو واپس کر رہی ہوں --- تا کہ آپ جیسے گھٹیا شخص کی شکل مجھے کبھی نا دیکھنی پڑے -- تحمل سے کہتے

Novels Queen

وہ اس کے سامنے باہر نکل آئی -- غصے سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وہ تیزی سے باہر نکل رہی تھی جب کسی سے ٹکرائی -- جیسے سر ہی گھوم گیا ہو --

آہ-- بمشکل سنبھلتے وہ پیچھے ہوئی --

آئی ایم سوری-- ایک ہاتھ ماتھے پہ رگڑتے دوسرے سے سوری کا اشارہ کیا--

نو اٹس اوکے -- سامنے والا پر شوق نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا --

ایم سوری--اس نے ایک بار پھر کہا --اور دوسری طرف مڑ گئی --

Novels Queen

ہاشم رحمان نے اسے جاتے ہوئے دیکھا ۔۔پھر سر جھٹکتے منیب کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

آپ جس کے پیچھے یہاں بیمار ہو کے پڑے ہیں اس نے پوچھا تک نہیں ہے ۔۔ وہ ابھی تک اس کے ساتھ لیٹی تھی ۔۔

ہاں۔۔ دیکھیں کتنا خود غرض انسان ہے وہ ۔۔ وہ مسکرایا ۔۔

آپ کو پہلے نہیں پتہ تھا ۔۔ اب کیا فائدہ ۔۔ منہ بناتے کہا گیا

آپ کو بھوک نہیں لگی ۔۔ بالوں میں چلتی انگلیاں اسے سکون دے رہی تھی ۔۔

Novels Queen

لگی ہے نا اب -- لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں ہے یہاں --

وہ پھر سے مسکرایا --

آپ آذان بھائی کو کال کریں -- اور کہیں کے اب آپ کا خیال رکھے --

اوکے -- اس نے آذان کو میسج کر دیا --وہ خود تو نہیں آیا البتہ ایزل کے لیے کھانا پہنچ گیا --

آپ کیا کھائیں گے -- کھانے کو دیکھ کے پھر اسے دیکھا--

مجھے یہیں سے ملے گا آپ کھائیں اور سو جائیں

اوکے --- وہ اس کے پاس سے اٹھ گئی -- کچھ دیر وہ سائڈ پہ رکھے صوفے پہ بیٹھی تھی --پھر کھانا کھا کے برتن وہیں ڈھک دیئے --

ہم لوگ یہاں سے چلے جائیں گے -- رات تک --آبان نے اسے دیکھا جو ہاتھ دھو کے آرہی تھی --

پاکستان --

نہیں--پاکستان ایک ہفتے بعد ہی جائیں گے --

اوکے --وہ اس کے پاس دوبارہ آکے بیٹھ گئی --

رات کو پھر آذان ایا تھا انہیں لینے --آبان کے لیے سپیشل وین لے کے تاکہ اسے مشکل نا ہو --الکا بی کے گھر اس کی سیٹنگ کروا دی گئی تھی --

Novels Queen

اسلام و علیکم۔۔۔ آبان کا سٹیچر گیٹ سے اندر داخل ہوا تو اکا بی نے جھک کے اسے گلے لگایا تھا۔۔

اللہ تمہیں جلدی صحت دے ۔۔ ماتھے پہ پیار کرتے ان کی آنکھیں بھیگیں ۔۔

اس صبح جب اکا بی وہاں سے نکل رہی تھیں تب آبان نے انہیں دیکھا تھا لیکن خاموشی سے کھڑا وہاں کے حیوانوں کی باتیں سنتا رہا۔۔

دیکھیئے اس نے نا سمجھی سے ایسا کیا ہے۔۔بچہ ہے آپ لوگ ۔۔درگزر سے کام لیں۔۔

نا سمجھی کیا ہوتی ہے عصام صاحب۔۔۔آپ نے اپنے بچوں کو سمجھایا نہیں اچھا برا کیا ہوتا ہے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

اچھا برا سمجھایا ہے تو ہی اسے مارا ہے --ورنہ جو اچھا کام آپ کر رہے تھے وہ ہمارے لیے گلٹ بن جاتا--

عصام نے حیرت سے ابان کو دیکھا--

جی بابا--یہ-لوگ وہاں ایک آنٹی کو تنگ کر رہے تھے--وہ ابھی بھی وہیں ہیں--

کیسے -- عصام روم کی طرف آیا-- شفیع اور فرید ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے --

یہ بکواس کر رہا ہے --دیکھو اندر کوئی ہے -- عصام نے اندر دیکھا تو کوئی نہیں تھا --

یہاں کوئی نہی ہے ابان --وہ واپس پلٹا --

کیا-- شفع اور فرید جو ڈر رہے تھے چونکے --

اب وہ لوگ یہ بھول گئے کہ وہ کس مقصد کے لیے کھڑے ہیں--انھیں الکا کی فکر ہوئی آخر وہ کہاں بھاگ گئی -- جلدی سے عصام کو فارغ کر کے وہ اسے ڈھونڈھنے نکلے لیکن آبان الکا بی تک پہلے پہنچ گیا --

آپ ہمارے کمرے میں آئیں -- وہ اسے لیے اپنے اور آذان کے مشترکہ روم میں لے آیا --

فرید اور شفیع کے آدمی اسے باہر ڈھونڈھ رہے تھے ---

دوسری طرف الکا نے سارا معاملہ عصام کو بتایا جیسے تیسے کر کے وہاں سے اس کی بیٹی اور الکا کو نکال لیا--

آپ کیسی ہیں--آبان نے ان کے ہاتھ پہ بوسہ دیتے پوچھا--

اللہ کا شکر ہے --یہ تمہاری بیوی ہے ---اب وہ زرنم کو دیکھ رہی تھیں جو جھولتے دوپٹے کو پکڑے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی --اپنے ذکر پہ کنفیوز ہوتے آذان کو دیکھا--

یہ آپ کی ساس نمبر ٹو ہیں-- شرارتا کہا--

زرنم سے ملتے الکا مسکرائیں-- تم بہت پیاری ہو -- گالوں کو چومتے وہ اپنے ساتھ لیے اندر آئیں --

کھانا کھاؤ گے -- سیٹ ہونے کے بعد ان سے پوچھا--

آبان نے زرنم کی طرف دیکھا جیسے واقع بھوک لگی تھی وہی صبح جو کھایا تھا--

مہمانوں سے پوچھتے نہیں دیتے ہیں--

تم اگر خود کو مہمان سمجھ رہے ہو تو پھر کسی ہوٹل میں جا کے رہو--

اوکے سوری -- آپ میری بیوی سے پوچھیں ان کے ننھے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہونگے --

اسلام و علیکم -- اس سے پہلے کہ زرنم کچھ کہتی نورا کچن سے چائے لیے حاضر ہوئی --آذان نے سر اٹھا کے اسے دیکھا --

نورا آبان کو دیکھ کے شاک ہو چکی تھی --یہ اس آدمی کو تو اس نے کئی بار دیکھا تھا --بلکہ ہر دوسرے تیسرے دن -- اس بڑی عمارت والے کا بیٹا--پھر آذان کو دیکھا جو اسے کچھ کہہ رہا تھا---

یہ --اس کی زبان بس اتنی ہی حرکت کر پائی --

یہ میرے بھائی ہیں--بڑے ---آبان شیخ --

ع--عصام شیخ آبان شیخ --اور رولف --چائے ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی ---

چائے -- آذان نے اسے دیکھا پھر خود اٹھ کے قریب آیا --چائے اس کے ہاتھ سے لیتے سب کو سرو کی --اور وہ وہیں سے واپس چلی گئی --

کیا ہوا اسے -- الکا بی نے آذان کو تشویش سے دیکھتے پوچھا --

پتہ نہیں ۔۔۔

یہ کون ہیں۔۔ زرنم نے پوچھا ۔۔آبان موبائل پہ عشوے سے بات کر رہا تھا ۔۔

میڈ۔۔الکا بی کے بولنے سے پہلے آذان نے جواب دیا۔۔الکا بی نے غصے سے اسے گھورا۔۔یہ کیا بتمیزی تھی مطلب ۔۔

نورا۔۔ آذان چائے دے کے اس کے پیچھے آیا وہ الکا بی کے روم میں پریشان سی ٹہل رہی تھی ۔۔۔کیا ہوا۔۔دروازہ بند کرتے قریب آیا ۔۔

تم کون ہو ۔۔اپنی جگہ رکتے اسے دیکھا۔۔

کیا مطلب کون ہو ۔۔

ت--تم عصام شیخ کے چھوٹے بیٹے ہو نا--جس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا--میرے سامنے -- گرے تھے تم --وہ اسے یاد دلا رہی تھی --

اور م--میں نے اپنی اس پھٹی ہوئی چادر سے تمہارے ہونٹ صاف کیے تھے -- وہ بول رہی تھی اور آذان سن رہا تھا --

ہاں-- میں وہی ہوں --اس نے قبول کر لیا---اس کے علاوہ کوئی چارہ نہی --

ت---تم نے مجھے بے وقوف بنایا -- اسے سب یاد آرہا تھا ایک ایک کر کے --

لیکن تم مجھے یہاں ناروے میں ملے تھے --رولف اور تم --ایک ساتھ --ایک کیسے ہو سکتے ہو--وہ پریشان ہوئی--

www.kitabnagri.xyz

یہاں۔۔اس نے سوچتے ہوئے انگلی ہوا میں لہرائی ۔۔تم نے مجھے اپنا ایڈریس دیا تھا۔۔۔تمہیں یاد ہے۔۔۔

تم ایک ہی جگہ دو شکلوں میں ۔۔نہیں ہو سکتے نا۔۔۔۔

تم کچھ اور ہو۔۔۔وہ پیچھے ہٹتے دور ہوئی ۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

دوسری طرف جو آدمی کھڑا تھا وہ میں نہیں تھا۔۔۔رولف نے پھر سے اس کے قریب ہوتے اسے سنبھالنا چاہا۔۔

مطلب میں یہاں سے جب بھاگی تھی تو تمہارے پاس ہی گئی تھی ۔۔وہ اسے سن ہی نہی رہی تھی۔۔

Novels Queen

لیکن۔۔کیوں۔۔۔رولف تم یہ سب کیوں کر رہے ہو۔۔

تمہیں پتہ تھا نا میں تم سے شادی نہیں کروں گی ۔۔

اور پھر تم نے میرے لیے دوسرا آپشن بھی خود کو ہی رکھا ۔۔وہ بمشکل سانس لے رہی تھی ۔۔

نورا۔۔۔ بے چین ہوتی نورا کو پکڑ کے ایک جگہ کھڑا کیا ۔۔

تم جانتے تھے ۔۔۔تم مجھے پاگل کر چکے ہو ۔۔رولف ہو تم ابن البار ہو یا آزان ۔۔ مجھے تم سے نفرت تھی نا ۔۔

Novels Queen

تم خود چاہتے تھے میں رولف بارڈ سے نفرت کروں کسی قاتل سے کیونکر محبت ہو سکتی تھی۔۔۔ لیکن پھر یہ دل بغاوت کر گیا۔۔۔دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے ضبط کیا۔۔نا چاہتے ہوئے بھی غلطی کر بیٹھا۔۔۔

مجھے۔۔ مجھے بتاؤ۔ تم نے میرے ساتھ اور کیا کیا کیا ہے۔۔ پیچھے ہوتے اس نے چہرہ صاف کیا۔۔

تم نے مجھے اغوا کیا۔۔ کیوں۔۔

میں تمہارے سارے سوالوں کا جواب دوں گا جلدی۔۔ابھی نہیں۔۔

ابھی۔۔زور دیتے وہ واپس قریب آئی۔۔مجھے ابھی بتاؤ۔۔۔۔

آخر کیوں۔۔ میں تو تمہاری دنیا سے بہت دور تھی بہت الگ۔۔بلکل انجان۔۔پھر یہ کیسی بھول بھلیا ہے جہاں مجھے پھنسا دیا ہے۔۔

Novels Queen

مجھے نہیں پتہ تم کون ہو۔۔ آخر میں وہ چیخ پڑی ۔۔ رولف نے اگے ہو کے اس کے ہونٹوں پہ کفل لگائے ۔۔ورنہ اس کے چیخنتے الفاظ اس کا دل بند کر دیتے ۔۔

ہاتھوں کو شکنجے میں لیتے انہیں اس کی کمر سے لگا چکا تھا۔۔لڑکھڑاتے پیچھے ہوتے وہ دیوار سے جا لگے ۔۔۔

تم سے محبت کرنا بھی کسی امتحان سے کم نہیں ہے ۔۔پھڑپھڑاتی نورا نے اسے پیچھے دھکیلا تھا ۔۔

بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے جو تم سے محبت کر بیٹھی ۔۔
پھر غصے سے پاوں پٹختے وہ بنا کسی کی پروا کیے وہاں سے چلی آئی ۔۔

www.kitabnagri.xyz

زرنم نے اس کی بکھری حالت دیکھتے تشویش سے پوچھنا چاہا لیکن خاموش رہی ۔۔ البتہ الکا بی اٹھ کے اندر چلی آئی تھی جہاں رولف ویںڈو کے پاس کھڑا جاتی نورا کو دیکھ رہا تھا۔۔

دو منٹ صبر نہیں آیا تم لوگوں کو ۔۔ اپنے پیچھے آواز سنتے اس نے ہونٹ بھینچے ۔۔سب کچھ وہ ایسے نہیں چاہتا تھا ۔۔۔

اس کے خیال میں نورا نے آبان کو۔ نہیں دیکھا ہو گا لیکن ۔۔۔سب گڑ بڑ ہو گیا ۔۔۔

تم سے کچھ کہہ رہی ہوں میں ۔۔ الکا بی اس کے قریب آتے تپش کے عالم میں تھیں۔۔باہر تمہارے بھابھی اور بھائی آئے ہیں ۔۔شاید تم۔ بھول چکے ہو ۔۔

آرہا ہوں -- سیدھے ہوتے بالوں میں ہاتھ پھیرا ---

اسے کیا ہوا ہے --کیوں ایسے گئی ہے --

دماغ خراب ہوا ہے اس کا اور کچھ نہیں -- اسے بس یہی بات چبھ رہی تھی اس سے محبت کرنا اسے غلطی لگ رہا تھا --

مجھے نہیں پتہ تم لوگوں کے درمیان کیا چل رہا ہے --لیکن ابن البار -- عزت دار مرد عورت کو کبھی بھی بس نہیں کرتے --

اگر عورت مرد کو بے بس کر دے اس بارے میں کیا خیال ہے آپ کا

--طنزیہ انداز میں دیکھا--

تو وہ مرد عشق کی آخری حدود پہ کھڑا ہے اس میں عورت کا کوئی قصور نہی

-- کندھے اچکائے -

رولف نے سر اٹھا کے انہیں دیکھا ۔۔مجھے اس پہ شدید غصہ آتا ہے جب وہ میری بات نہیں سنتی ۔۔

صبر سے کام لو۔۔ اس کا کندھا تھپتھاتے کہا ۔۔ غلطی تمہاری ہے اس کی نہی ۔۔

جس سے آپ عشق کر بیٹھیں اسے آپ سے محض محبت کرنا بھی غلطی لگ رہا ہو ۔۔۔

تو تم اس کی غلطی کی اصلاح کرو ۔۔نا کہ عشق کرنا چھوڑ دو

وہ ہاتھ آئے تو ۔۔۔ تلخی سے سر جھٹکا ۔۔ان کے بیچ حالات نارمل ہوتے پھر بگڑنے لگے تھے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

باہر آجاؤ --اللہ تمہارا مدد گار ہو --دعا دیتے وہ باہر آگئی --

غلطی کی اصلاح مطلب اب اس کے سامنے سب راز کھولنے ہیں -- خود کو تیار کرتے وہ باہر آیا --

وہ لڑکی کون ہے -- تھوڑی ہی دیر میں زرنم نے آذان سے پوچھ ڈالا --کب سے سوچ رہی تھی --

بتایا تو تھا میڈ ہے --

مجھے تو نہیں لگ رہا -- مجھے تو ---

رینٹ پہ لی ہے بھابھی جان --

واٹ --یہاں لڑکیاں رینٹ پہ بھی ملتی ہیں-- معصومت کی حد ختم کر دی --

ہاں --بس چوبیس گھنٹوں کے لیے ---

آذان -- آبان نے اسے ٹوکا--- فضول باتیں مت کرو--

الکا بی کچن میں کھانا بنوا رہی تھیں--

ماما سے بات کر لینا --پوچھ رہی تھیں ابھی ---انداز میں بڑے بھائیوں والا رعب تھا

اذان نے اثبات میں سر ہلا دیا -

تم نے آج جانا نہیں ہے --وہ ناشتے کے لیے بیٹھنے لگی تھی جب عشوے نے اسے رف حلیے میں دیکھ کے پوچھا--

نہیں--ایک لفظی جواب دے کے اپنی پلیٹ نکالنے لگی --

کیوں --- اب کی بار عصام نے پوچھا

ریزائین کر دیا ہے --اور اپنے شئیرز بھی چھوڑ دیے ہیں--

لیکن کیوں--

ایکچولی وہاں جو منیب الرحمن ہیں---انہوں نے مجھے ایک آفر کی --

کیسی آفر-- دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا---

انہوں نے کہا کہ اگر تم آبان بھائی اور زرنم کی ڈیورس ---

تم نے اچھا کیا ہے ریزائین کر کے عصام نے پوری بات سننا ضروری نہیں سمجھا۔۔

یس بابا۔۔وہ مطمئن تھی۔۔

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں تمہیں پرسنل سب کچھ بنا کے دوں گا۔۔

شادی کرنی ہے نا اس کی۔۔ عشوے نے عصام کو گھورا۔۔

تو۔۔ شادی کے بعد بھی اسی کی رہے گی۔۔ کون سا ہم لے لیں گے۔۔

شادی کے بعد یہ گھر سنبھالے گی یا بوتیک۔۔

دونوں ماما۔۔ ایزل نے انکھیں اچکائیں۔۔پھر ناشتہ کرنے لگی۔۔

ایزل بیٹا

Novels Queen

عصام ناشتہ کر چکا تو دوبارہ ایزل کو مخاطب کیا

جی بابا--

یہ بات آبان کو ناپتہ چلے -- ہاتھ صاف کرتے کہا--

ٹھیک ہے بابا-- پھر عصام کے جانے کے بعد ناشتہ کر کے اس نے زرنم کو فون کیا تھا

رات کو آبان کو ایزی کر کے وہ اپنے کاٹج میں آیا تو نورا اس کا روم اجاڑ کے بیٹھی اب اس کا انتظار کر رہی تھی --

یہ کیا حشر کیا ہے تم نے-- اندر آتے اسے گھورا

تم مجھے اب بتاؤ --سب کچھ شروع سے لے کے اخر تک -- ذرا سا بھی جھوٹ بولا تو تمہاری جان لے لوں گی--

یہ جو حشر کیا ہے یہ سب تم ہی سمیٹو گی --دروازہ بند کرتے تسلی سے کہا--

تم دروازہ مت بند کرو -- وہ بھاگ کے دروازے کے قریب آئی تا کہ کھول سکے --

دروازہ اس لیے بند کیا ہے تاکہ تم سچ سننے کے بعد یہاں سے بھاگ نا جاؤ--

نہیں بھاگتی --ناب گھماتے واپس کھولا--

پھر کبھی بتاوں گا ابھی میرا موڈ نہیں ہے --وہ اس سے بچنا چاہ رہا تھا--

Novels Queen

موڈ میں بنا دوں گی -- تم شروع ہو جاؤ

اتنی رومینٹک باتیں نہیں کرتے ڈارلنگ -- میں بہک گیا تو تم رونے لگو گی --

نہیں روتی -- پلیز تم شروع کرو-- بے بسی سے کہا -- ورنہ میرا دماغ پھٹ جائے گا سوچ سوچ کے --

اوکے پہلے یہاں آو--کمر کے گرد حصار باندھتے اسے قریب کیا---

نہی --وہ ناراض ہو گئی--پر رولف نے اسے خود سے لگایا --
آرام سے سننا ---

ہمم--وہ سر اٹھا کے اسے دیکھنے لگی

Novels Queen

سب سے پہلے --- وہ سسپینس کریئیٹ کر رہا تھا --اور نورا تحمل سے اسے دیکھ رہی تھی --

الکا بی تمہاری والدہ ہیں ---

ہیں -- ؟ --آنکھیں حیرت سے پھٹنے لگیں --

ہاں --اور خاموشی سے سنو پہلے -- اس کا سر سینے سے لگایا --الکا بی تمہاری والدہ ہیں اور تمہارے بابا فرید احمد محمد شفیع کے دوست تھے ---جانتی ہو گی محمد شفیع کو---

ہمم---

یہ دونوں دوست چھوٹی بچیوں کی سمگلینگ کر کے انہیں بیچتے تھے دوسرے ممالک میں۔۔ الکا بی اور تمہارے بابا کی شادی نہیں ہوئی تھی ۔۔

ک۔۔کیا۔۔ مطلب ۔۔وہ پیچھے ہونے لگی۔۔۔

سکون سے سنو۔۔ الکا بی اور محمد شفیع کی شادی ہوئی تھی لیکن تمہارے والد کے کہنے پہ فرید نے تمہاری ماں کے ساتھ ناجائز تعلقات بنائے ۔۔

جب بیٹی یعنی تم پیدا ہوئی تو وہ دونوں ہی تمہارے مالک بن گئے ۔۔لیکن الکا بی تمہیں ان دونوں کو نہیں سونپنا چاہتی تھیں۔۔۔

وہ ان کے ارادے جانتی تھیں اور وہ نہیں چاہتی تھیں ان کی بیٹی کسی ایسی جگہ پہنچے جہاں عزتوں کے سودے ہوتے ہیں۔۔۔ پھر انکے شدید ٹارچر کی وجہ سے الکا بی وہاں سے نکل گئیں۔۔۔

Novels Queen

میں تمہیں تب سے جانتا ہوں جب تم کچھ ہی دنوں کی تھی ۔۔

نورا سے توجہ سے سن رہی تھی ۔۔دوبارہ سر اٹھا کے اسے دیکھا۔۔

وہاں سے پھر ہمارے بابا نے تمہیں اور الکا بی کو نکالا ۔۔ لیکن فرید کو کسی طرح بھنک پڑ گئی اور وہ تمہیں لے کے بھاگ گیا ۔۔ کچھ عرصہ وہ ناروے ہی رہا ۔۔

پھر کسی اور ملک شاید کچھ دن ۔۔ اس کے بعد وہ پاکستان آیا تھا ۔۔ یہ سب فرید نے مجھے تب بتایا جب وہ اس جھگی میں زہر کا گلاس پکڑے بیٹھا تھا۔۔

تم الکا بی سے چھینی گئی تو الکا بی بہت بیمار ہو گئی تھیں ۔۔

Novels Queen

پھر ماما اور بابا نے ڈیسائیڈ کیا کہ وہ مجھے انہیں دے دیں -- اس طرح میں نے ناروے کی نیشنیلیٹی حاصل کی -- الکا بی نے میرا نام ابن البار رکھا --

کیونکہ انہیں لگتا تھا مجھ پہ صرف یہی نام اچھا لگ سکتا ہے -- کچھ عرصہ میں یہاں گزارتا اور کچھ مما کی وجہ سے پاکستان --ہمیں نہی پتہ تھا نورا اب نور فاطمہ بن چکی ہے اور فرید فقیر بن چکا ہے --

پھر ایک دن میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تمہارے سامنے جب تم نے میرے ہونٹ صاف کیے تھے --

اس نے جھک کے نورا کے لبوں سے لب لگائے -- ایسے جیسے کوئی ماں اپنے چھوٹے سے بچے کے لبوں کو چومتی ہے --

Novels Queen

تب میں نے تمہاری مہک سونگھی تھی -- جو الکا بی سے آتی ہے بہت ہلکی سی بس ذرا سا جھونکا --تب مجھے شک ہوا --

پھر اسی تجسس میں میں تمہاری جھگی تک گیا اور بیمار فرید کو دیکھ کے جھٹکا لگا -- مطلب تم الکا بی کی ہی بیٹی تھی --

پھر اس کا مرنا ضروری تھا --پیچھے ہو کے اس کا چہرہ دیکھا--

جو بھی تھا اس نے مجھے پالا تھا -- نورا نے شکوا کیا --

کیا خاک پالا تھا -- فقیروں والی زندگی دے کے اس نے سزا ہی دی تھی تمہیں -- حلانکہ سب کچھ تھا اس کے پاس --

وہ سب میری قسمت میں تھا ---اس سے الگ ہوتے وہ بیڈ پہ بیٹھ گئی

Novels Queen

بیٹھو نا اب--ذرا یہ سارا کچھ اپنی جگہ پہ لگاؤ جو یہ بکھیرا ہے

میں کیوں لگاؤں --کندھے اچکاتے گھورا--

اچھا-- پھر جب میں نے تمہیں دیوار سے لگایا تو تمہیں تکلیف ہو گی--وہ خود ہی چیزیں سمیٹنے لگا شوز اپنی جگہ سے بکھرے ہوئے تھے ---

اس کا ڈریسنگ ٹیبل دیوار کے ساتھ ہی نصب تھا اور سامنے ایک سٹول تھا جس پہ چیزیں رکھی ہوئی تھی --

وہ بھی ساری زمین بوس تھیں --دوبارہ اسے سب سیٹ کرنے میں آدھا گھنٹہ لگا تھا--

www.kitabnagri.xyz

اب اگے بتاؤ۔ جب وہ کام کر چکا تو نورا نے دوبارہ پوچھا

کیا --رولف سمجھ رہا تھا وہ بس اتنے پہ ہی سیٹسفائے ہو جائے گی ---

یہ سب تو پاکستان تک تھا نا --یہاں ناروے میں تم محمد شفیع سے کیسے ملے ---اور وہ تمہیں بیٹا کیوں کہتا ہے جبکہ تم نے اسے اتنا نقصان پہنچایا تھا ---

یہ بھی بتاؤں گا کبھی --ابھی مجھے بھائی کے پاس جانا ہے --اور تم ابھی اپنی ۔پیکنگ کرو --تم میرے فلیٹ میں شفٹ ہو رہی ہو --

کیوں -- انہوں نے کون سا مجھے دیکھا ہوا ہے ---

بھائی نے اگر دیکھ لیا نا ایک بار تو انہیں شک ہو جائے گا --میں ابھی گھر میں کسی کو نہیں بتا رہا کہ میں شادی شدہ ہوں---

مطلب تم بھی ان لڑکوں کی طرح ہو جو ماں باپ سے چھپ چھپ کے--

--

ایکسکیوز می ---اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا اس کا موبائل بجا--

ہیلو --

ہمم وہ اگے کی بات سن رہا تھا --پھر نورا کو دیکھا --

ٹھیک ہے -- تم آجاؤ-- پھر کال بند کر دی--

کون تھا---

Novels Queen

دوست تھا۔۔ تم ایک کام کرو کچھ دیر بعد الکا بی کی طرف چلی جانا ۔۔میں اور حسان آبان بھائی کو لے کے جا رہے ہیں ہوسپیٹل ۔۔۔۔

ہاشم بھائی ۔۔ پلیز رکیں۔۔میری بات سنیں۔۔۔ منیب بھاگ کے سامنے آیا ۔۔

میرے راستے میں مت آنا ۔۔ درشتگی سے اسے سامنے سے ہٹاتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکلا اس کا رخ عصام انڈسٹری کی طرف تھا ۔۔

کچھ ہی دیر میں دروازہ کھولتے وہ کوریڈور میں داخل ہوا۔۔۔

ایکسکیوز می گارڈ کو وہ پہلے ہی سختی سے باور کروا آیا تھا ۔۔اندر داخل ہوتے عصام کے سامنے کاغذ کے ٹکڑے رکھے ۔۔

Novels Queen

یہ آپ کی صاحب زادی کو کس نے حق دیا ہے میرا اتنا نقصان کرنے کا --دونوں ہتھیلیاں ٹیبل پہ رکھتے وہ زرا اگے جھکا --

اور آپ کے لاڈلے بگڑے ہوئے بھائی کو کس نے حق دیا ہے میری فیملی پہ بری نظریں رکھنے کا --عصام نے اسی کے انداز میں کہا---

واٹ-- وہ سیدھا ہوا-- آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں مسٹر عصام --- آئی تھنک آپ نے خود مجھے کنوینس کیا تھا میں اپنے بھائی سے بات کروں آپ کی بیٹی کے لیے --

جب اسے وہاں جگہ مل گئی تھی سب سیٹ اپ ہو گیا تو پھر کس بنا پہ وہ اتنا لوس کروا رہی ہے ہمارا --

Novels Queen

ہاشم رحمان --اب عصام اپنی جگہ سے کھڑا ہوا ----

پہلے تو اپنے بھائی کے گلے میں پٹہ ڈالو --کیونکہ اس نے میری بیٹی کو فضول آفر کی ہے --اور دوسری بات --

تمہارا نقصان میں بھر دوں گا-- بس میری بیٹی سے دور رہنا --چیک اٹھاتے اس پہ سیگنیچر کیے --

یہ لو --اس پہ جتنی رقم لکھنی ہے لکھ لینا --اس کے سامنے گھسیٹ کے رکھتے باور کروایا --

ہونہہ وہ طنزیہ ہنسا --

ایسی کونسی آفر کر دی تھی میرے بھائی نے آپ کی بیٹی کو-- ساتھ سونے کی----؟

ایک جھانپڑ پڑا تھا ہاشم کے منہ پہ آنکھوں کے سامنے جیسے تارے ناچ گئے ہوں --

یکے بعد دیگرے کئی ایسے مکے اس کے چہرے کا حال برا کر گئے تھے --

میں سمجھا تھا صرف تمہارا بھائی گھٹیا ہے لیکن تم تو اس سے بھی بڑے کتے ہو --اس کے رستے خون کو دیکھتے وہ دھاڑا تھا --عصام کے اپنے ہاتھ سے بھی خون نکل رہا تھا --

یہاں سے دفعہ ہو جاو--اور دوبارہ شکل بھی مت دیکھانا--

Novels Queen

آپ کو تو میں دیکھ لوں گا --اپنا چہرا صاف کرتے وہ واپس مڑ گیا -- ایک دن آپ اپنی بیٹی کے لیے میرے قدموں میں نا گرے تو میرا نام بھی ہاشم رحمان نہیں --

زور سے دروازہ بند کرتے وہ دھپ دھپ کرتا باہر چلا گیا --

جاہل -- عصام نے بکھری چیزیں اٹھا کے سیدھی کیں--پھر ٹشو سے اس کے خون کے قطرے صاف کرتے ڈسٹ بین میں پھینکا--

مرد کبھی اپنی محبت کا اظہار نہیں کر پاتا --وہ- عمل کرتا ہے --وہ کبھی اپنی بیٹی کو نہی بتا پاتا کہ یہ رحمت اس نے کتنی دعاوں سے حاصل کی --وہ یہ بھی نہی بتا پاتا-کہ-اس کے لبوں سے ادا ہونے والا لفظ بابا اسے کتنا امیر کردیتا ہے --بیٹیوں کا جو مقام باپ کے دل میں ہوتا ہے وہ کسی کے دل میں نہیں ہوتا --اس کی تو پھر ایک اکلوتی بیٹی تھی ایزل --

اور ایزل کا ایک نہیں تین محافظ تھے --وہ کیسے کسی خطرے کی نظر ہو سکتی تھی---

----

نورا تم زرنم کو بھاہر لے جاو --گھومو پھرو---وہ کب سے دیکھ رہی تھیں زرنم بور ہوتے کبھی اس طرف کو جا رہی تھی کبھی اس طرف کو --ابان کو اذان لے کے گیا ہوا تھا اج ان کا فائل چیک اپ تھا اس کے بعد زرنم اور ابان پاکستان چلے جاتے --

اوکے الکا بی -- وہ اتش دان میں لڑکیاں ڈالتے اٹھی -- اپ چائے پی لیجیے گا بنا دی ہے میں نے --جب سے روپف نے بتایا تھا تب سے وہ زیادہ خیال رکھتی تھی ان کا -- انہیں نہی پتہ تھا وہ ان کی بیٹی ہے --رولف نے منع کیا تھا بتانے سے --

چلیں ۔کام ختم کر کے زرنم کو دیکھا ۔۔۔

جی ۔۔ وہ اپنا دوپٹہ اچھے سے لپیٹتے اس کے ساتھ باہر نکل ائی ۔۔

باہر کافی ٹھنڈ تھی جھرجھری لیتے زرنم نے ہاتھوں کو سینے پہ سختی سے باندھا۔۔۔

وہ اپ کا گھر ہے ۔۔بلیک کاٹیج کی طرف اشارہ کرتے زرنم نے پہلا سوال ہی یہی کیا۔۔

نہیں۔۔رولف بارڈ کا ۔۔

وہ کون ہے ۔۔

میرا شوہر ۔۔۔ وہ لوگ پیدل چلتے ندی کی طرف جا رہی تھیں۔۔نورا کی سائکل ایک طرف اداس کھڑی تھی۔۔

اوہ ۔۔اپ کی شادی بھی ہوئی ہے ۔۔زرنم۔کو واقع نہی پتہ تھا وہ شادی شدہ ہے ۔۔مجھے لگا اپ وہاں بھی کام کرتی ہیں ۔

کام۔۔الجھ کے دیکھا ۔۔۔

ہاں ۔۔ جیسے الکا بی کے گھر کام کرتی ہیں۔۔ وہ سامنے بچوں کو دیکھ رہی تھی جو کھیلنے میں مگن تھے۔۔۔

مطلب وہ اسے میڈ سمجھ رہی تھی ۔۔اوفف سوچتے اس نے انکھیں بند کیں ۔۔

Novels Queen

ایکچولی میں ان کا بس خیال رکھتی ہوں کیونکہ وہ میری ماں ہیں۔۔میں ان کے گھر میڈ نہی ہوں۔۔نورا نے تفصیل سے بتایا ۔۔اس دن جب اذان نے اسے میڈ بتایا تھا تب وہ۔کچن میں تھی ۔۔۔

لیکن مجھے تو اذان نے کہا تھا اپ وہاں کام کرتی ہیں۔۔مجھے لگا اپ اس گھر میں بھی کام کرتی ہیں ۔۔

اوہ ۔۔ مطلب یہ وجہ ہے ۔۔ غصے سے اذان کو کوسا۔۔ایک بار ملو پھر بتاتی ہوں ۔۔میڈ کون ہے ۔۔

کیا ہوا۔۔زرنم اسے خاموش دیکھ کے پریشان ہوئی کہیں اسے برا تو نہی لگ گیا۔۔۔

کچھ نہی ۔۔بس ایسے کچھ سوچ رہی تھی ۔۔۔

Novels Queen

کیا--

اپ کی اور ابان صاحب کی شادی کو کتنا عرصہ ہوا ہے --وہ اب بات بدل رہی تھی --

تھوڑا سا ہی --بس کچھ ماہ --

اپ کی لوو میرج تھی ---

نہی --اریخ تھی بعد میں لوو ہو گیا --وہ ہنسی --

فیملی میں لوو میرج کا کنسیپٹ نہی ہے مطلب --

Novels Queen

نہیں نہی ۔۔ایسی بھی بات نہی ہے ۔۔ پھپو اور بابا بہت اچھے ہیں ۔۔وہ اپنے بچوں کو ہر چیز میں سپورٹ کرتے ہیں ۔ ۔۔بس میری وجہ سے ابان کو ارینج میریج کرنی پڑی ۔۔

پھر وہ اسے اپنی اور ابان کی ساری سٹوری بتاتی رہی ۔۔کتنی دیر دونوں گھومتی پھرتی رہیں تھی ۔۔نورا نے جیسے ان کے گھر کا چکر ہی لگا لیا تھا سمجھو ۔۔اپنی موج میں چلتے نورا بے خبر تھی کہ کوئی اس پہ نظر رکھے ہوئے ہے

ماما میں اپنے ڈاکو مینٹس اور چیزیں لینے جا رہی ہوں ۔۔جلدی واپس اجاوں گی ۔۔ دوپہر کے بارہ بجے وہ تیار ہو کے نیچے آئی تو عشوے موبائل پہ کسی سے بات کر رہی تھی ۔۔۔

اوکے --سر ہلاتے اجازت دی---

کس سے بات کر رہی ہیں--قریب اتے سکرین کی طرف جھانکا---

عزت سے --اسے گھورتے موبائل پیچھے کیا---

اوکے---وہ باہر نکل ائی ---ڈرائیوا سے دیکھ کے گاڑی میں بیٹھنے لگا--

میں کیب سے جاوں گی --اسے اشارہ کرتے وہ گیٹ کے پاس ائی --پھر گارڈ کو کیب کا کہا جو جلدی ہی لے ایا-

-وہ سیدھا بوتیک ائی تھی --شکر ہے منیب افس میں نہی تھا--تیزی سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف جاتے ایک نظر اس کے افس کی طرف دیکھا--

Novels Queen

لیکن اپنے افس کا دروازہ کھولتے اس جھٹکا لگا۔۔۔

مجھے پتہ تھا اپ ضرور آئیں گی ۔۔وہ اس کی جگہ پہ ٹانگیں ٹیبل پہ رکھے ٹیک لگائے بیٹھا تھا ۔۔

ایکسکیوز می مسٹر ۔۔اپ کون ہیں۔۔رکتے حیرت سے دیکھا۔۔

میں۔۔ دانتوں میں ہونٹ دباتے ٹانگیں نیچے کیں پھر کھڑا ہوا۔۔۔

میں تمہارا باس ہوں۔۔ ہاشم رحمان ۔۔ کیا تم نے اپنے ڈاکومنٹس پہ میرے سیگنیچر نہی دیکھے تھے ۔۔

پھر ڈرار سے فائل نکالتے اپنے سائین دیکھائے وہ واقع اس کے تھے ۔۔

Novels Queen

لیکن اب اپ کچھ نہی لگتے وہ پر سکون تھی --آپ-پہ-زور-دیتے کہا---پھر قریب اتے جھک کے دوسرے ڈرار سے اپنے ڈاکومینٹس کلیکٹ کیے پھر اپنی ایک دو چیزیں جن میں ایک پین تھا لیپ ٹاپ کی کیبلز اور سکیچ بکس تھیں ---

اس کانٹریکٹ کے مطابق اپ ایک سال سے پہلے یہاں سے ہل بھی نہیں سکتی اگلا بھی تحمل مزاجی کی ڈگری لیے ہوئے تھا--

میں ریزائین پہلے کر چکی ہوں ---اپ ابھی تک کانٹریکٹ کا رونا رو رہے ہیں --مسکراتے وہ باہر جانے کے لیے مڑی تھی کہ ہاشم نے اس کا بازو پکڑتے اپنی طرف کھینچا وہ اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی---

کیا بتمیزی ہے-- بازو چھڑواتے بپھری --تمیز نہی سیکھائی کسی نے --

Novels Queen

تم یہ سب نہی چھوڑ سکتی ۔۔لفظوں پہ زور دیتے انکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔۔اگر تم نے یہاں سے ایک قدم بھی باہر نکلا تو اگلا قدم حوالات میں ہو گا۔۔۔

تم مجھے حوالات کی دھمکی مت ہی دو تو اچھا ہے ۔۔تمہاری ہسٹری بھی اچھے سے جانتی ہوں۔۔جیسا گھٹیا چھوٹا بھائی ویسا ہی بڑا۔۔بلکہ بڑا تو چار ہاتھ اگے ہے ۔۔

سہی ۔۔۔سنا ۔۔میں چار نہی دس ہاتھ اگے ہوں ویسے افریکیا کی تھی ۔۔زرا بتانا۔۔۔جس کہ وجہ سے تم یہ سب چھوڑ رہی ہو۔۔

یہ تم اپنے بھائی سے پوچھو۔۔۔

Novels Queen

تم یہاں کیا کر رہی ہو ۔۔وہ۔کہتے کہتے رکی ۔۔۔دروازہ۔کھول۔کے اندر اتا منیب انہیں وہاں ایسے غصے میں دیکھ کے ٹھٹھکا

میں اپنی چیزیں لینے ائی ہوں ۔اور اب جا رہی ہوں۔۔واپس۔مڑتے دروازہ کھولا اور باہر چلی گئ ۔۔۔

تم نے اسے کیا افر کی تھی ۔۔ہاشم نے اب منیب کا گریبان پکڑا۔۔

م۔۔میں نے کیا افر کرنی تھی بھائی ۔۔ہکلاتے خوف زدہ ہوا۔۔۔

صاف لفظوں میں بتاو۔۔ورنہ مجھے کسی اور سے پتہ چلا تو اپنا حشر دیکھانا ۔۔۔

بھائی ۔اپ کو لگتا ہے میں اسے کوئی گھٹیا افر کروں گا۔۔وہ سنبھلتے سیدھا ہوا ۔۔۔۔

میں نے بس اسے یہی افر کی تھی کہ ففٹی پرسنٹ کرتے ہیں اور تم مجھے العمار ڈیزائن چرا کے دو گی --کیونکہ وہاں اس کی دوست کام کرتی ہے -- جھوٹ بولتے وہ زرا بھی نہی گھبرایا تھا

---ایک بڑی گالی دیتے وہ رکا---کیا تمہارے اپنے اندر اتنا ٹیلنٹ نہی ہے -- کہ خو اپنے بل بوتے پہ کر سکو--

خیر-- اس کا سینہ تھپتپاتے پیچھے ہوا-- اب تم اس لڑکی سے سوری کہو گے اور --اسے واپس یہاں لے کے او گے --

نہیں بھائی --میں یہ نہی کروں گا--

Novels Queen

میں نے پوچھا نہی کہا ہے تم سے -- حکم دیتے دروازہ کھول کے باہر چلا گیا ---

--- گالی دیتے پیچھے سے منیب نے زور سے دیوار پہ پاوں مارا-- اب وہ اس لڑکی سے معافی مانگے -- مائے فٹ -

-دوبارہ پاوں مارا تو ایک ٹیس سے انگلیں میں اٹھی --گہرا سانس لیتے وہ بھی باہر نکل ایا

تمہارا جانا ضروری ہے --وہ اس کے کپڑے طے کر رہی تھی -- پہلی دفہ وہ اسے بتا کے جا رہا تھا --

Novels Queen

ہاں --ہاں--ہاں-- بہت دفہ کے بعد اخر چڑتے رولف نے اسے گھورا--

وہاں بابا اکیلے سب مینج نہی کر پائیں گے --- کچھ دنوں میں واپس اجاوں گا --وہ-نہانے جا رہا تھا --

ویسے ہم لوگ ایک ساتھ نہی نہا--- رک کے جانچتی نظروں سے دیکھا

جی نہی --اکیلے اکیلے --سر جھکاتے اس نے رخ بدلا --

یعنی اب تم شرماو گی ---اس ادا پہ سر شار ہوتے رولف نے کپڑے بیڈ پہ پھینکے دروازے کی طرف دیکھا --پھر نورا نے کلک کی اواز سنی--

رولف ---کپڑے چھوڑ کے وہ پیچھے ہٹی ---اگر تم نے ایک قدم بھی میری طرف بڑھایا نا تو تمہاری جان لے لوں گی --

www.kitabnagri.xyz

سو جانیں واروں گا -- وہ قدم با قدم چلتا ہوا اس کے قریب ارہا تھا --

رولف -- پلیز --وہ واش روم کی طرف جا رہی تھی اور اندر جاتے ہی دروازہ بند کر کیا --

باہر نکلو --دروازے کے پاس رکتے اواز دی ---

نہیں - جب تک تم نہا کے بلکل تیار نہی ہو جاتے میں باہر نہی آوں گی --

تم باہر نکلو گی تو نہاوں گا نا --

اج تم دوسرے باتھ روم میں نہا لو --وہ ہنس رہی تھی اور رولف کو غصہ انے لگا---

Novels Queen

میں اخری بار کہہ رہا ہوں --باہر اجاو-- ورنہ ---

ورنہ-- اندر سے کھنکتی اواز ائی ---

ورنہ میں دروازہ خود ہی کھول لوں گا--ناب کو زور سے گھماتے لاک توڑ دیا --

پیچھے ہو جاو --- نورا بے اختیار پیچھے ہوئی تھی دروازا جھٹکے سے کھلا ---

اللہ نے نکاح کیوں جائیز کیا--اسے گھورتے پکڑا--

مجھے کیاپتہ--- انکھیں پٹپٹاتے وہ اسے چڑا رہی تھی ---

Novels Queen

جاتے جاتے تنگ کر رہی ہو --تمہیں چاہیے کے تم مجھے پیار کرو---

اور--وہ اس کے بال پیچھے کر رہا تھا--

اذان بھائی -- وہ لوگ دیور کے پیچھے تھے -- جب زرنم نے اندر جھانکا لیکن اسے نظر نہی ایا کچھ--

یہ کہاں سے اگئ ہیں --عاجز ہوتے نورا کو وہیں باتھ روم میں بند کرتے سامنے ایا--

جی بھابھی جان -- ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں وہ اس کے سامنے کھڑا تھا--

و--وہ ابان کا خون نکل رہا ہے --وہ-گھبرائی ہوئی تھی --

کیسے ہوا-- وہ تیزی سے باہر نکلا--

Novels Queen

ہاتھ لگا میرا -- وہ بس رونے لگی تھی اس کے پیچھے باہر بھاگی- --

ابان کے پاس اتے --اس نے اس کی ڈریسنگ کی تھی -- تکلیف کی شدت ابان کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی --

الکا بی پانی گرم کرنے چلی گئ تو زرنم قریب ائی --

ائی ایم سور --ابان- کا ہاتھ پکڑتے انکھیں نم تھیں--

اٹس اوکے -- جان بوج کے تھوڑی کیا ہے -- ابان نے دوسرا ہاتھ ہاتھ پہ رکھتے تسلی دی --

اذان ڈریسنگ کرنے کے بعد واپس چلا گیا تو زرنم نے اپنی چیزیں سمیٹی تھیں --شام کو انھوں نے پاکستان کے لیے نکل جانا تھا

Novels Queen

دوسری طرف رولف بارڈ جب تک واپس ایا نورا اس کی پیکنگ مکمل کر چکی تھی --

تم مجھے بھی ساتھ لے جاو -- اس کے ہاتھوں کو دیکھتے کہا--جو گندے تھے--

نہی جناب --وہاں اگر اپ کو ساتھ لے گیا تو پھر میں اپنی فیملی کو وقت نہی دے سکوں گا---واش روم میں جاتے بیسن پہ ہاتھ دھونے لگا تگا --

مینز تم مجھے اپنی فیملی سے نکال رہے ہو --

نہیں--تم ابھی فیملی ---

فیملی سے یاد ایا ---ہاتھ دھو کے وہ باہر نکلا---

تمہیں ایک ایک چیز دیکھانی تھی یاد ایا-- پھر اس کی رپورٹس نکال کے اسے پکڑائیں --یہ دیکھو--

نورا نے پکڑتے اسے کھولا --اسے پڑھنا نہی ارہا تھا لیکن پھر بھی وہ سامنے رکھے بیٹھی رہی--

اذان کپڑے اٹھا کے نہانے چلا گیا ---اس کے زہن سے نکل گیا تھا کہ اسے پڑھنا نہی اتا--

----

اگلے دن صبح گیارہ بجے وہ لوگ پاکستان پہنچے تھے--

یہ تم لوگوں کا اچھا طریقہ ہے -- کبھی چھوٹا بھائی ٹانگیں تڑوا کے بیٹھا ہوتا ہے کبھی بڑا - ابان کو پیار کرتے عشوے غصے سے بڑبڑائی --

ائی ایم سوری -- اذان نے زرنم کو دیکھتے کہا --زرنم نے بس گھورنے پہ اکتفا کیا -- کیونکہ صرف وہی جانتی تھی گولیاں کیوں لگی ہیں ---

نیکسٹ اگر تم لوگوں میں سے کسی نے بھی مرنا ہوا تو مجھے بتانا -- میں خود مار دوں گی --اس غصے میں میں بھی پیار تھا

ویسے تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا -- لیکن-میرے بابا کی وائیف ---اوففف افففف-- ابان نے مسکراہٹ دباتے عشوے کو چھیڑا

تمہاری یہ اوففف اوفففف جلدی ہائے ہائے میں بدلتی ہوں

Novels Queen

زرنم ان کے پاس ہی بیٹھی تھی ابان بیساکھیوں کی مدد سے تھوڑا بہت چل لیتا --

بابا اور ایزل کہاں ہیں --- ان کی غیر موجودگی محسوس کرتے پوچھا --

ایزل اور عصام دونوں کہیں گئے ہوئے ہیں پتہ نہیں کوئی کام کا مسلہ تھا اچانک جانا پڑا ورنہ وہ لوگ فو انتظار کر رہے تھے --

چلیں --

اور زرنم تمہارے لیے ایک گڈ نیوز ہے -- کچھ دیر بعد عشوے نے زرنم کو۔ مخاطب کیا جو ابان کے ساتھ جڑ کے بیٹھی تھی ---

کیا --

تمہاری مما موسی اور احلام پاکستان شفٹ ہو رہے ہیں پکے پکے --زرنم کے تو پتہ نہی لیکن ابان کے عصاب ضرور تنے تھے ---

----

تمہاری مما موسی اور احلام پاکستان شفٹ ہو رہے ہیں پکے پکے --زرنم کے تو پتہ نہیں لیکن آبان کے عصاب ضرور تنے تھے ---

کیوں وہاں وہ سیٹل تھے تو اب کیا ضرورت ہے یہاں آنے کی --آبان نے سنجیدگی سے پوچھا

کیا مطلب کیوں --یہاں سب ہیں اور پھر ان کا اپنا گھر ہے یہاں وہ جب چاہے یہاں آ سکتے ہیں --

www.kitabnagri.xyz

ہمم وہ بس گہری سانس لے کے رہ گیا --زرنم کے چہرے سے کچھ اندازہ لگانا مشکل تھا --

کچھ دیر بعد عصام اور ایزل بھی آگئے --

اب کیسے ہو --عصام نے جھک کے اسے گلے سے لگایا تھا --

ٹھیک ہوں--پھر ایزل سے ملا --آزان صاحب اوپر ہونگے --

ہاں بلکل -- کچھ دیر وہیں گپ شپ میں گزری پھر آزان نیچے آیا تو اس کے سہارے وہ اپنے بیڈ روم تک آیا تھا--

----

Novels Queen

رولف بارڈ کی ساری ہسٹری مجھے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مل جانی چاہیے --دو ہفتے بعد ناروے میں مسٹر اینگر اپنے آدمیوں پہ برس رہا تھا اور سب سر جھکائے سن رہے تھے --

اور اگر ایسا نا ہوا تو میں تم سب کو خاندانوں سمیت دفن کر دوں گا ---وہ شدید غصے میں تھا الیکشن میں کچھ ہی ماہ تھے اور وہ ابن البار کو ہرا نہیں سکتا تھا --یہاں ہر دوسرا انسان ابن البار کا دیوانہ تھا --

گیٹ لاسٹ -- ایک بار پھر اس کی آواز نے سب کے کانوں کے پردے ہلائے --

شاید اسی خوف کا اثر تھا جب اسے ایک ادمی نے نورا کا بتایا --ابن البار کی بیوی نورا ---

Novels Queen

اس کی کوئی تصویر ہے ---

سر تصویر تو نہیں ہے --لیکن اس کے گھر کا پتہ معلوم ہے --

تو پھر دیکھ کیا رہے ہو --ابھی جاؤ اور اسے میرے پاس لے کے آؤ ----

ایک اور حکم جاری کیا گیا جس کی تکمیل اس آدمی پہ فرض تھی ورنہ اپنے حشر کا زمہ دار وہ خود ہوتا

وہ گھر میں بور ہو رہی تھی -- کھانا بنا کے الکا بی کی طرف چلی آئی --پتہ نہیں رولف کب انہیں بتائے گا کہ میں ہی ان کی بیٹی ہوں --سوچتے دروازے پہ دستک دی --

تھوڑی دیر کے بعد دروازہ ہیلپر نے کھولا --یہ نیو آئی تھی اسے دیکھ کے نورا کو غنہ یاد آئی --اسے بھی رولف نے مار دیا --

منہ بناتے اندر آئی تو اکا بی اپنے بستر پہ لیٹی تھیں --ہاتھ کی پشت چوم کے وہ ان کے پاس ہی بیٹھ گئی --

ابن البار کب تک واپس آئے گا --اس کا زردی مائل رنگ دیکھتے رولف کا پوچھا--

دو تین ہفتے کا کہا ہے اس نے --آبان صاحب کی دیکھ بھال کے لیے ان کا ہونا ضروری تھا--

Novels Queen

ہمم ۔۔ تم ٹھیک ہو ۔۔اپنا بہت سارا خیال رکھا کرو ۔ ۔۔انہیں اس کی فکر تھی ۔۔۔رولف نے جاتے ہوئے بتایا تھا کہ وہ ایکسپیکٹ کر رہی ہے تا کہ اس کا دھیان رکھنے والا کوئی تو ہو ۔۔

رکھتی ہوں ۔۔ کبھی کبھی درد ہوتا ہے ۔۔بہت زیادہ پھر خود ہی نارمل ہو جاتا ہے ۔۔پیٹ پہ ہاتھ رکھتے بتایا ۔۔اسے نہیں پتہ تھا یہ درد کس چیز کا ہے ۔۔

تم نے دوبارہ چیک اپ کے لیے جانا ہو مجھے ساتھ لے کے جانا میں ڈاکٹر سے بات کروں گی ۔۔

دوبارہ ۔۔ حیرانگی سے انہیں دیکھا ۔۔کیونکہ اس کے خیال میں اتنا بڑا مسلہ نہیں تھا۔۔۔

ہاں -- اب تمہیں وقتاً فوقتاً اپنا چیک اپ کروانا ہے ---تاکہ تمہیں تمہارے بچے کی ریپورٹرس ملتی رہیں --

بچہ -- حیرانگی میں اضافہ ہوا--بچہ کہاں سے آیا--

کیا مطلب تمہیں نہیں پتہ --

نہیں --

تم ماں بننے والی ہو ---

نورا سن ہوئی -- لیکن کیسے --

یہ تو تمہیں اور ابن البار کو ہی پتہ ہو گا کیسے آیا --انھوں نے اپنی مسکراہٹ چھپائی --نورا ہونکوں کی طرح انہیں دیکھ رہی تھی -- اسے سمجھ نہیں آیا وہ خوش ہو یا پریشان --

Novels Queen

پتہ نہیں یہ بات رولف کو پتہ بھی ہے یا نہیں --- بڑبڑاتے الکا بی کی دھیمی مسکراہٹ دیکھی

اسے پتہ ہے --الکا بی نے اسے گھورا--اس نے تو مجھے بتایا--

پھر مجھے کیوں نہیں بتایا--کہ میں --- بولتے بولتے رکی--

یہ تم اسی سے پوچھنا--وہ-ہنسیں--

تم خوش ہو--اس کی خاموشی نوٹ کرتے دوبارہ اسے مخاطب کیا

جی---اس دن جو فائلز دی تھیں وہ یہی تھیں--پیٹ پہ ہاتھ رکھتے جیسے کچھ محسوس کرنا چاہا ہو--ناف سے ذرا نیچے جیسے دل دھڑکتا تھا---

Novels Queen

تم نے اپنا خود سے خیال رکھنا ہے بہت سارا --اور کوشش کرو کے ہیلتھی کھانا کھاؤ

اوکے--وہ انہیں توجہ سے سن رہی تھی --الکا بی اسے کتنی دیر سمجھاتی رہیں ---

میں چلتی ہوں ---بہت دیر کے بعد خیال آیا تو اپنی جگہ سے اٹھتے اجازت لی --

گھر پہنچتے ہی اس نے رولف کو کال کی تھی --

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں --

کیا -- وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا--

www.kitabnagri.xyz

یہی کہ میں پریگننٹ ہوں --

میں نے سوچا کیوں نا بے بی خود آکے تمہیں سرپرائز کرے --

ہاں جیسے یہ ممکن تھا -- وہ چڑی --

تمہیں فائل دی تھی -- تمہیں سمجھ ہی نہیں لگی --وہ اپنے کمرے میں موجود تھا --

ہاں میں انپڑھ ہوں --

بلکل --کاش کوئی پڑھی لکھی بیوی ملتی --

بس بس -- جلدی آجاؤ --

تم پھر سے مجھے مس کر رہی ہو --

www.kitabnagri.xyz

نہیں --میں تمہیں مس نہیں کرتی--اتراتے وہ کچن میں آئی --پھر ایگ نکال کے بوائلر میں ڈالا--

تم نے تو مجھ سے محبت بھی نہیں کرنی تھی --پھر--
اب تم مجھے ٹونٹ کر رہے ہو--

نہیں --میں بس تمہیں بتا رہا ہوں کہ تم مجھے مس کر رہی ہو --وہ تیزی سے کہتا اسے جھانسے میں لے رہا تھا--

میں نہیں کرتی کسی کو بھی مس --تم اپنا کام کرو--

سہی ہے لیکن پھر تم مجھ سے ملنے کے لیے ترس رہی یو --تمہارا دل کر رہا ہے میں تمہارے پاس ہوتا اور تم میرا بلا نکار--

Novels Queen

کچھ زیادہ نہیں بول رہے تم -- میں تو بس مس ہی کر رہی تھی تم بہت اگے چلے گئے --شدید عاجز آتے نورا نے اعتراف کر ہی دیا --

مس یو ٹو -- اب آزان پرسکون ہوا --بہت جلدی ملیں گے --

کتنے دن لگیں گے -- وہ واپس اپنے بیڈ پہ آئی --

بس کچھ دن اور ڈارلنگ -- پھر میں وہاں ہونگا --

اوکے -- کچھ ادھر ادھر کی باتیں کرتے کال بند کر دی

اسے کیاپتہ تھا --اگلے چند گھنٹوں میں وہ اپنی خوشیاں کھو دینے والا تھا

وہ لیونگ روم میں بیٹھی تھی ساتھ ہی عشوے بھی مورننگ شو دیکھ رہی تھی آبان روم میں سو رہا تھا بور ہوتے وہ باہر آگئی تھی۔۔

ایزل کے کام کا کیا بنا ۔۔ان سے پوچھتے وہ باہر دیکھنے لگی شاید کوئی آرہا تھا ۔۔گیٹ کھلتے تین گاڑیاں اندر داخل ہوئی تھیں۔۔

عصام لگے تو ہوئے ہیں۔۔ جلدی کوئی اچھا بندوبست ہو جائے گا اس کی تلقید میں عشوے نے بھی پیچھے مڑ کے دیکھا۔۔

یہ لوگ آج انے والے تھے ۔۔اپنی جگہ سے اٹھتے وہ ڈور تک گئی ۔۔آبان کے فرینڈز تھے ۔۔ جو اسے پوچھنے کے لیے آنے والے تھے ۔۔

ان کو دیکھ کے زرنم کو بہت کچھ یاد آیا ۔۔ شادی کے بعد جب وہ آبان کے ساتھ ان کی دی ہوئی پارٹی میں گئی تھی اور وہاں ۔۔

www.kitabnagri.xyz

اسلام و علیکم --سب سے پہلے اندر حالہ داخل ہوئی --

وعلیکم السلام --اتنی دیر میں عشوے اپنے آپ کو سیٹ کر چکی تھی

وعلیکم السلام گلے ملتے جواب دیا --لڑکوں نے پیٹھ پہ ہاتھ پھروایا تھا سات لڑکے اور چار لڑکیاں تھی --باقی سب ایک ایک کر کے آئے تھے --

ڈرائنگ روم کی طرف جاتے عشوے نے اسے آبان کو بتانے کا اشارہ کیا تھا اثبات میں سر ہلاتے وہ کمرے میں آئی تو آبان ہنوز سو رہا تھا --

آبان -- قریب آتے بازو پہ ہاتھ رکھا --

ابااان-- دوبارہ کہا -- لیکن وہ نہیں اٹھا -- نہیں اٹھ رہے اب یہ --ایک تو حالہ کو دیکھ کے اس کا موڈ آف ہوا تھا اوپر سے آبان---

کیوں نا جگاؤں ہی نا -- اچانک سے خیال آیا تو آرام سے دوبارہ آواز دی ---آبان --دھیما سا لہجہ ---

جی --آبان نے کروٹ لیتے آنکھ کھولی --ٹانگ پہ ٹیس سی اٹھی تھی- --

ابھی تو نہیں جاگ رہے تھے -- چڑتے دیکھا- آپ کو درد تو نہیں ہو رہا --

ایسے کون پوچھتا ہے سوئے بندے کو جگا کے --اس کا ہاتھ پکڑتے اس نے بمشکل آنکھیں کھولیں ---

Novels Queen

و--وہ آپ کے چہرے سے لگ رہا تھا آپ کو درد ہو رہا ہے --جلدی سے بہانا بنایا--

م--میں کچھ بنا کے لاتی ہوں اسے باہر بھی جانا تھا عشوے کے آنے سے پہلے---

نہیں --مجھے کچھ نہیں چاہیے --آپ یہیں بیٹھی رہیں --- تھوڑا سا سرک کے اس کے لیے جگہ بنائی --

ن--نہیں--میں آتی ہوں تھوڑی سی دیر میں گھبراتے وہ پیچھے ہونے لگی لیکن آبان نے اس کا ہاتھ سختی سے پکڑے رکھا --- شوہر کو اکیلا نہیں چھوڑتے --

اکیلا نہیں چھوڑ رہی --چھوٹا سا کام ہے پھر آتی ہوں---

Novels Queen

اوکے --آبان نے ہاتھ چھوڑ دیا --وہ اٹھ کے دروازے تک آئی ہی تھی کہ دستک ہوئی ---

اگلے ہی لمحے دروازہ خود ہی کھول دیا گیا --باہر پوری فوج کھڑی تھی ---

اسلام و علیکم آبان سر-- سارے ایک ایک کر کے اندر داخل ہو رہے تھے --وہ جو سادہ سے حلیے میں لیٹا ہوا تھا اٹھ کے سیدھا ہوا --

زرنم وہیں دروازے کے پاس بت بنی تھی --جب سب لڑکیوں نے زبان سے اور حالہ نے ہاتھ سے سلام لیا --

آبان کو غصے سے دیکھتے وہ باہر چلی گئی --آبان نے اس کا جانا بخوبی نوٹ کیا تھا ---

نیچے آئی تو عشوے میڈ کے ساتھ چائے اور کباب تیار کروا رہی تھی باقی چیزیں باہر سے آرڈر کی تھیں---

تم کیوں آئی ہو وہیں بیٹھوں ان کے ساتھ -- عشوے نے اسے گھورا---

میں کیا کرتی وہاں بیٹھ کے --سب اپنی باتوں میں مصروف تھے --حلانکہ وہ ایک سیکنڈ بھی نہیں رکی تھی وہاں --

اچھا چلو ابھی یہ ٹرے اٹھاؤ --- چائے کے کپ ٹرے میں سیٹ کرتے میڈ چائے ڈالنے لگی تھی --

اوپر لے کے جاؤ --میں باقی چیزیں لے کے آتی ہوں --اسے انسٹرکشن دیتے وہ ساتھ ساتھ کباب تل رہی تھی --

پہلے کباب لے کے جائیں --زرنم منع بھی نہیں کر سکتی تھی --اور اسے اوپر جانا بھی نہیں تھا اسے بلا وجہ غصہ آرہا تھا--

جاؤ-- میڈ کو ساتھ بھیجتے ڈپٹا چیزیں اس نے تھامی ہوئی تھیں --

دستک دیتے رک کے دروازہ کھولا---میڈ ٹرالی اندر لے گئی تو وہ بھی داخل ہوئی --آبان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے تھا--اسے دیکھ کے ذرا سا سیدھا ہوا --

زرنم نے خود سب کو سرو کیا---اتنے میں عشوے بھی آگئی تھی --کافی دیر گپ شپ چلتی رہی ---

Novels Queen

وہ آبان کے پاس بیڈ پہ بیٹھی تھی جب عمارا نے اسے دیکھتے عشوے سے کچھ کہا۔۔۔

کالج سٹارٹ کرے گی ابھی ۔۔۔ عشوے کی آواز اتنی تھی کہ زرنم کو سمجھ آگئی کے اس نے کیا پوچھا ہے ۔۔

آپ کے میٹرک میں کتنے مارکس تھے ۔۔ اس نے ڈائرکٹ اب زرنم سے پوچھا آبان حاشر کے ساتھ کچھ ڈسکس کر رہا تھا اس کی توجہ نا پاتے زرنم نے اپنا موبائل اٹھایا ۔۔

وہ دو زانو آبان کے ساتھ بیٹھی تھی اس کے پاؤں آبان کی کمر سے ٹچ ہوتے تپش دے رہے تھے

مارکس ۔۔ اس نے ویب سائٹ کھولتے رولنمبر لکھا ۔۔ پھر آبان کو دیکھا جو نا محسوس طریقے سے اس کے پاؤں پہ ہاتھ رکھے ہلکا ہلکا انگلیوں سے مس کر رہا تھا۔۔

وہ اب سکرول ڈاؤن کرتے مارکس دیکھ رہی تھی پھر ایک نظر آبان کو دیکھا ۔۔

کیا ہوا ۔۔۔

یہ دیکھیں ۔ موبائل اسے تھماتے اس کا دل ڈوبنے کے درپے تھا۔۔۔یہاں جو مارکس شو ہو رہے تھے وہ تو اس دن نہیں تھے ۔۔یہاں تو فیل لکھا تھا پھر۔۔

سکرین کو دیکھتے آبان کو ایک لمحہ لگا تھا سب سمجھنے میں --دوسری ویب سائٹ کھولتے اس نے رزلٹ سامنے کیا اور زرنم کو واپس پکڑایا --

زرنم نے رزلٹ دیکھا تو اب وہی تھی -- کچھ سکون ہوا تو اگے ایسے ہی عمارا کو پکڑا دیا --

مارکس بس نارمل سے تھے -- لیکن کہا کچھ نہیں --واپس پکڑاتے اس کی نظر ویب سائٹ پہ گئی --وہ رکی اور پیچھے کر کے دیکھا --

پھر ایک نظر آبان کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا آنکھوں سے نفی کا اشارہ کرتے بولنے سے منع کیا ---

زرنم جو عمارا کو ہی دیکھ رہی تھی اسے دیکھتے نظروں کے تعاقب میں اشارہ کرتی آبان کی آنکھوں پہ ٹکیں --وہ کچھ بات کر رہے تھے --

Novels Queen

اس سے چھپ کے بلکہ سب سے چھپ کے --- موبائل پکڑتے دل میں ٹیس سی اٹھی ---

کہیں آبان اور عمارا--دل میں خیال آیا--- مجھے کیا--وہ جیلس تھی -- جو اسے آبان کے لیے ہر لڑکی سے محسوس ہوتا تھا--وہ تکلیف دہ تھا--

وہ اپنی جگہ سے اٹھنے لگی تھی جب آبان نے اس کے پاؤں پہ ہاتھ رکھتے روکنا چاہا---

م--میں آتی ہوں -لیکن دوپٹہ سنبھالتے وہ اٹھ گئی --

آبان اسے پرسوچ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا--شاید وہ رزلٹ کی سچائی جان گئی تھی ---

----

ہاں میں رولف بارڈ بات کر رہا ہوں -- درشتگی سے کہتے وہ اپنے روم کا لاک کھولنے کی کوشش کر رہا تھا جب پیچھے سے گزرتے زرنم ٹھٹکی ---وہ کسی سے کال پہ بات کرتا اندر چلا گیا --

رولف بارڈ تو نورا کا ہزبینڈ تھا تو آذان کیوں خود کو رولف بارڈ کہہ رہا تھا -- ایک سیکنڈ رک کے اسے دیکھا وہ اب اندر جا چکا تھا سر جھٹکتے وہ نیچے چلی گئی --

تم۔مجھے اب بتا رہے ہو --کرخت لہجے میں کہتے تیزی سے اپنا سامان سمیٹ رہا تھا اسے واپس جانا تھا --

اگلے پندرہ منٹ میں پرائیویٹ چوپر ہوا سے باتیں کرتا اسے اس کی منزل کی طرف لے جا رہا تھا --

ہیلو -- مسلسل نورا کا نمبر ٹرائے کرتے اس نے آخر الکا بی کو کال کی --

کیا ہوا --اس کی گھبرائی ہوئی آواز پہ الکا بی بھی چونک گئیں --

آپ کو کہا تھا نورا کا خیال رکھنا --- آپ نے اپنے فرض کو اچھے طریقے سے نہیں نبھایا--

اس کی آواز میں ایک دم سرد پن آیا --- جس سے الکا بی کے اندر وحشت سرسرا اٹھی تھی --انہیں تو پتہ ہی نہیں تھا نورا کہاں ہے --

www.kitabnagri.xyz

م--میں دیکھتی وہ اپنے گھر سے دوڑتے ہوئے بلیک کاٹیج تک آئی تھیں اندر بکھرا ہوا سامان اور کھلے دروازے ان کا دل ہولا گئے --

و--وہ -ٹوں ٹوں ٹوں --کال کاٹ دی گئی تھی --چوپر پہ بیٹھا رولف اس وقت بے چینی کی آخری حد پہ تھا --

سپیڈ بڑھاؤ --پائلٹ پہ چلاتے وہ کھڑکی کے قریب ہوا وہ ناروے کی حدود میں پہنچنے والے تھے اگے آدھا گھنٹہ اور لگتا --

اس نے دوبارہ نورا کا نمبر ٹرائے کیا --جو مسلسل بند جا رہا تھا --پتہ نہیں کس حال میں ہوگی --- اور اس کا بچہ --

بس ہم پہنچ گئے ہیں --کچھ دیر میں ہیلی کاپٹر ہوا سے زمین کی طرف گامزن ہوا تو اس نے اپنا بیگ کندھوں پہ ڈالا --

Novels Queen

بال پیچھے کرتے وہ نیچے آیا --سامنے گاڑی کھڑی تھی ---

میں خود ڈرائیو کروں گا تم جاؤ --ناروتجن میں کہتے بیگ پچھلی سیٹ پہ اچھالا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا --

موبائل پہ اینگر کی لوکیشن چیک کرتے اسے سیٹ کیا --وہ زیادہ دور نہیں تھا ---- اس کے گھر کے قریب رکتے باہر آیا سفید شرٹ اور بلیک پینٹ پہ فولڈ کیے بازو اس نے پاوں مارتے دروازہ کھولا ---

آؤ آؤ رولف بارڈ --تمہارا ہی انتظار تھا --ایک ادھیڑ عمر شخص سامنے ہی کھڑا اسے دیکھ کے مسکرایا ---

اوہ -- مسٹر ہاکون --آپ کو دیکھ کے اچھا لگا --وہ بلکل سپاٹ چہرہ لیے اگے بڑھا اور اس کے گریبان کو پکڑتے جھٹکے سے اپنے قریب کیا --

www.kitabnagri.xyz

کہاں ہے میری بیوی -- سرخ ہوتی آنکھیں اس کی انکھوں میں گاڑتے اس وقت وہ بھیڑیے کو بھی مات دے رہا تھا --

تمہارے بیوی میرے بیٹے کے بیڈ پہ --وہ اسے تیش دلانا چاہ رہا تھا شاید ---

رولف نے اسے چھوڑ دیا --ہاتھ ہوا میں لہراتے ایک قہر الود نگاہ اس پہ ڈالی

--میں سمجھ گیا تم میرا وقت برباد کرنا چاہ رہے ہو --

گردن ہلاتے وہ آگے کی طرف بڑھ گیا --تیزی سے بیس منٹ کی سیڑھیاں اترتے نیچے آیا --نیچے کچھ بھی نہیں تھا ---

Novels Queen

ہر طرف چیک کرنے کے بعد واپس اوپر آیا سارے کمرے چک کر لیے لیکن نورا کہیں نہیں تھی --آخر وہ کہاں تھی --واپس اوپر آتے ہاکون کے منہ پہ مکہ جڑ دیا--

شرافت سے بتا دو کہاں ہے --- اگر اسے کچھ بھی ہوا تو تمہارے خون کا قطرہ بھی میرے قہر سے پناہ مانگے گا-- غراتے اس کی گردن کی رگیں اکڑی ہوئی تھی --

ہاتھوں کو سختی سے بھینچے وہ ضبط کیے ہوئے تھا لیکن وہ بوڑھا اسے اکسا رہا تھا--اس کے بعد ایک لمحہ ضائع کیے بنا وہ اس کی شکل بگاڑ چکا تھا

کیسا لگے گا اسے جب پتہ چلے گا اس کا بچہ دنیا میں آنے سے پہلے ہی مر گیا ہے --وہ شیطانی ہنسی ہنستا اس کے قریب آیا --

پ--پلیز مجھے جانے--سرکتے وہ دیوار سے جا لگی ۔ وہ انڈا بوائل کر کے ابھی چھیل رہی تھی جب باہر کسی نے دستک دی تھی --

انڈا وہیں چھوڑ کے دروازہ کھولنے گئی تو سامنے ہی حیوانیت سے بھرپور دو آدمی کھڑے تھے ---جن کا حلیہ دیکھتے ہی نورا خوف زدہ ہو گئی تھی --

پیچھے ہٹتے اس نے خود کو بچانا چاہا--لیکن وہ خود کو ان درندوں سے بچا نہیں پائی تھی--

کیسے میری جان -- ابھی تو میں نے تمہیں چھوا تک نہیں--اس کے قریب بیٹھتے --پاوں چھوئے --

Novels Queen

یہ کومل بدن میری قربت کا طلب گار ہے -- اس کا چہرہ تھامتے وہ جھکا --رولف بارڈ نے اسے اس سے بڑا دھوکا دیا تھا --اس کے سارے سیکرٹ چرائے اور پھر پاکستان جا کے انھیں سب کی نظروں میں لے آیا --

ت-- تم اچھا نہیں کر رہے وہ تمہیں مار دے گا--اس نے ہر ممکن کوشش کر لی تھی لیکن وہ خود کو اس درندے سے محفوظ نہیں رکھ پا رہی تھی

کون--وہ-ہنسا--کون مار دے گا

ر---ر---ولف---تمہیں --اس کی آواز حلق میں ہی دم توڑ گئی جب اس نے اس کی شرٹ کو کھینچتے پھاڑ دیا--

اسی نے تو تمہیں میرے حوالے کیا ہے ۔۔۔ روح نکلانا کوئی اس سے سیکھتا ۔۔۔وہ چاہتا تھا نورا زیادہ تماشا نا کرے سو جھوٹ بول دیا ۔۔

تھو۔۔ نورا نے اس کے۔منہ پہ تھوکتے دھکا دیا ۔۔ تم پھر بھی میرے قریب نہیں آ سکتے۔۔

تم بلڈی فول۔۔ اس کے کپڑے کھینچتے وہ اسے گھسیٹتے بیڈ تک لایا ۔۔

تم سے جتنی جلدی ہو سکے نبٹوں میں ۔۔۔وہ وحشیانہ طریقے سے چھپٹتے اسے پکڑنے کی کوشش میں تھا ۔۔اور نورا خود کو بچاتے بیڈ کے دوسری طرف گری ۔۔۔

پیٹ پہ درد کی شدید لہر اٹھی ۔۔۔وہ دوبارہ اٹھ کے بھاگنا چاہتی تھی لیکن اٹھ نہیں سکی ۔۔۔ آنکھوں کے سامنے پھیلتا اندھیرا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

اس نے اینگر کو اپنے اوپر جھکتے دیکھا تو آنکھیں سختی سے موند لیں ---ادھر اس کی انکھیں بند ہوئی تھیں ادھر ٹھک کی آواز کے ساتھ دروازہ زمین بوس ہوا ۔

تم ---اینگر جو اس پہ جھکنے لگا تھا پیچھے مڑا---رولف بارڈ کو دیکھتے وہ نورا کو چھوڑ کے سیدھا ہوا ----

تم یہاں کیسے پہنچ گئے وہ حواس باختگی سے کہتا اس کی طرف بڑھا--وہ تو پاکستان تھا پھر اسے کیسے علم ہوا کہ اس کی بیوی میرے پاس ہے ---

تمہارے پیارے والد محترم لے کے آئے ہیں--تیزی سے اگے بڑھتے پاوں اس کے پیٹ پہ رسید کیا وہ لہراتا ہوا پیچھے جا گرا تھا---پھر اس کے باپ کو گھسیٹ کے اگے کیا جو دروازے کے پاس اوندھے منہ پڑا کراہ رہا تھا--

تم نے کیا کیا ہے ان کے ساتھ -- وہ بھاگتا ہوا اپنے باپ کے پاس جا کے بیٹھا --اتنی دیر میں رولف نورا کے پاس پہنچ چکا تھا --

نورا-- آنکھیں کھولو--اسے باہوں میں بھرتے کھڑا ہوا -- وہ بے ہوش تھی کیسے آنکھیں کھولتی ---

اسے بیڈ پہ ڈالتے واپس اینگر کے پاس آیا اور بے شمار گھونسے اس کے چہرے کو بگاڑتے چلے گئے عنقریب اس کی حالت بھی اس کے باپ کی طرح ہونے والی تھی --

اپنی جینز سے بیلٹ نکالتے سوراخوں والی سائٹ ہاتھ پہ لپیٹتے پوری شدت سے ہک والی سائڈ اس نے اینگر کے چہرے پہ ماری --

یہ پہلی بار تھا وہ کسی کو اتنی تکلیف دے کے مار رہا تھا --چہرہ خون سے بھر گیا تو نیچے بیٹھا --یہ میری بیوی کی طرف نظر اٹھانے کی سزا ہے ---

اینگر کی نیم چلتی سانسیں ابھی بھی زندگی کی راہ پہ تھیں -- ان انگلیوں سے تم نے میری بیوی کے کپڑے پھاڑے ہیں ---ایک ایک انگلی کو توڑتے وہ قہر بنا ہوا تھا --

یہ ہاتھ اس کی طرف بڑھے تھے --ہاتھ کو مروڑتے بلکل مخالف سمت گھما دیا-- مردہ حالت میں بھی وہ کراہ رہا تھا -- پھر اس نے موبائل نکالتے کسی کو کال کی تھی --

تمہیں ابھی زندہ رہنا ہے --پاوں سے ٹھوکر لگاتے وہ واپس نورا کے پاس آیا تھا --پھر بیڈ کی چادر کھینچتے نورا کے گرد لپیٹی --اگر اسے کچھ ہوا نا --تو پھر اپنے پورے خاندان کو اپنے سامنے مرتے ہوئے دیکھو گے ---

اینگر بے ہوشی میں بھی اپنے باپ کی طرف کھسکنے کی کوشش میں تھا

--اس کے ٹوٹے ہوئے ہاتھ پہ پاؤں رکھتے رولف نورا کو۔لیے وہاں سے چلا

گیا---

میرے گھر تک پہنچنے کی غلطی تمہاری موت کی زمہ دار ہے سیڑھیاں چڑھتے

وہ اسی کے گناہ میں اسے لپیٹ گیا

ناراض کیوں ہیں یہ تو بتا دیں -- مغرب کا وقت تھا اور وہ چلنے کی پریکٹس

کر رہا تھا پاس ہی زرنم اس کی مدد کے لیے خاموشی سے کھڑی تھی --

Novels Queen

لوہے کے دو سٹینڈ جن کی اوپری تہہ سٹیل کی بنی تھی آبان کی کمر تک اونچے زمین میں فٹ کیۓ گئے تھے ۔۔۔دونوں طرف سے پکڑے وہ کچھ قدم چل کے رک جاتا ۔۔

پانی ۔۔ زرنم نے پانی کی بوتل اسے تھمائی ۔۔۔

تب پیئوں گا جب آپ مجھے بتائیں گی ناراضگی کی وجہ ۔۔پسینہ صاف کرتے اسے بے بسی سے دیکھا ۔۔

نہیں ہو ناراض ۔۔آپ پانی پی لیں ۔۔۔ سوجے ہوئے منہ کے ساتھ وہ اسے تکلیف میں بھی نہیں دیکھ سکتی تھی اور ناراضگی بھی ظاہر کرنی تھی ۔۔

Novels Queen

آبان نے بوتل پکڑ لی --پھر دوسری ٹانگ پہ وزن ڈالتے زرنم کے کندھے پہ بازو ٹکایا اسے صوفے پہ بیٹھنا تھا --

زرنم نے سہارا دیتے چلنے میں مدد دی تھی --زخم ابھی بھی مندمل نہیں ہوئے تھے --جب سے آذان گیا تھا وہی یہ ڈیوٹی نبھا رہی تھی --

ایک بات بتاؤں آپ کو -- پانی کا گھونٹ بھرتے اسے دیکھا --

ہوں--

آپ بہت کیوٹ لگ رہی ہیں --ہاتھ پکڑتے صوفے کے بازو پہ بیٹھایا--

اب آپ مسکے لگا کے مجھے منانا چاہ رہے ہیں اور میں مانوں گی نہیں --

آپ مجھے وجہ بتائیں پھر میں آسانی سے منا سکتا ہوں۔۔زرنم نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

اچھا مجھے ایسا لگتا ہے آپ ناراض نہیں ہیں۔۔

ہوں۔۔ تیزی سے کہا کہیں منانا ہی نا چھوڑ دے۔۔

آپ جیلس ہیں۔۔مسکراہٹ چھپاتے پرسوچ نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔۔وہ ایک دم لال بھبھوکا ہوئی۔۔

نہیں تو۔۔میں کیوں جیلس ہونگی آبان سے اٹھ کے دور ہوتے اس نے رخ بدلا۔۔دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔

مجھے لگ رہا ہے کہ کچھ ایسا ہی ہے۔۔دیکھیں میں معذور بندا ہو اپ کے پیچھے پیچھے نہیں چل سکتا کچھ دن آپ خود ہی میرے قریب رہیں۔۔

نہیں --اب یہی آپ کی سزا ہے --اپ مجھے چھو نہی سکیں گے --واپس مڑتے وہ بے رحم بنی پھر بوتل اٹھا کے کچن میں چلی گئی آبان کلس کے رہ گیا--بنا سہارے کے بہت آرام سے چل کے وہ اپنے روم میں آیا--

کچھ دیر بعد زرنم جب واپس آئی تو آبان وہاں موجود نہیں تھا فکر-مندی سے ادھر ادھر دیکھا وہ کہیں نہیں تھا پھر اوپر کمرے میں چلی آئی--

مجھے پتہ تھا آپ آئیں گی --وہ-ڈریسنگ روم میں اپنے کپڑے نکال رہا تھا --

آپ تو چل نہیں سکتے پھر سیڑھیاں کیسے چڑھی ہیں-- وہ الجھن سے اس کی ٹانگ تکنے لگی--

Novels Queen

میں تب تک بیمار تھا جب تک اپ نے مجھے تھاما ہوا تھا --

آپ میرے پاس نہیں ہونگی تو میں کبھی بیمار نہیں پڑوں گا اس خوف سے کہ میرا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہو گا--

بہت گہری بات تھی جو زرنم کے سر کے اوپر سے ہی گزر گئی --

میں اپ کے پاس کیوں نہیں ہوں گی -- اس کے بازو پہ ہاتھ رکھتے خود کپڑے نکالے --

میں جب دوسری شادی کروں گا -- مسکراہٹ چھپاتے وہ اسے پھر سے تپش دلانے لگا تھا --

م--مطلب -- ٹھہرتے اسے دیکھا -

Novels Queen

مطلب یہ کے میں جلدی دوسری شادی کرنے والا ہوں --سیریس انداز میں کہتے وہ آہستہ آہستہ چلتا باہر آیا

کیوں ---میں آپ کے --ساتھ ہوں نا--

آپ مجھے خود کو چھونے ہی نہیں دیتی ہیں --نا میرا سہارا بنتی ہیں--اس کی پریشان شکل دیکھتے کپڑے بیڈ پہ پھینکے --پھر کمر کے گرد حصار باندھتے چہرا اوپر کیا --

میری دوسری بیوی سے آپ لڑیں گی -- جھکتے اداس گالوں پہ لمس چھوڑا --وہ ابھی تک پریشان تھی --

ہاں --- اسے آپ کے قریب بھٹکنے بھی نہیں دوں گی -- روہانسے ہوتے وہ اسے سمجھ نہیں پا رہی تھی --

لیکن میں خود اس کے قریب جاؤں گا تب آپ روک نہیں سکیں گی --
بالوں کو پیچھے کرتے گردن پہ سلگتے لب رکھے -- زرنم ساکت کھڑی تھی
---سرسراتے ہونٹ اور آبان کی باتیں دونوں اس کی جان نکالنے کے
درپے تھے --

آپ کو اس سے جیلسی ہو گی -- کچھ دیر بعد پیچھے ہوتے اسے دیکھا وہ رو
رہی تھیں--

پہلے مجھ سے شادی کیوں کی تھی زبردستی اگر دوسری شادی کرنی تھی --
تیز تیز سانسیں لیتے نم آواز میں پوچھا

www.kitabnagri.xyz

آپ سے تو زبردستی شادی ہوئی تھی ۔۔ہونٹوں کو فوکس کرتے جھکا ۔۔آپ کو چھوڑنے کا دل نہیں کرتا زرنم ۔۔

آدھے ہونٹ پہ اپنے ہونٹ پیوست کیے ۔۔وہ۔کسمسا کے رہ گئی تھی ۔۔

Sorry we couldn't save your baby--

ڈاکٹر نے باہر نکلتے ہی رولف کی جیسے روح کھینچی۔۔

مطلب کیا ہے اس بات کا ۔۔جارہانہ انداز میں وہ ڈاکٹر کو پیچھے کرتا اندر داخل ہوا ۔۔ سامنے ہی بیڈ پہ نورا انڈر ابزرویشن پڑی تھی ۔۔

ان کے پیٹ سے یہ ٹکڑا نکلا ہے ۔۔ ایک سائڈ پہ ٹرے میں رکھے کانچ کے ایک نوکیلے ٹکڑے کی طرف اشارہ کرتے ڈاکٹر نے اسے سمجھانا چاہا ۔۔۔

یہ شاید گرنے کی وجہ سے ان کے پیٹ میں لگا ہو گا ۔۔ عین یوٹرس کہ مقام پہ یہ اندر کی طرف دھنسی ہوئی تھی ۔۔

اگر یہ ان کو نا لگتا تو شاید ہم بچے کو سیو رکھ سکتے تھے ۔۔اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ڈاکٹر نے تفصیلی کہا ۔۔۔پھر رحم طلب نظروں سے دیکھتا باہر چلا گیا۔۔

سٹینڈ سے جھولتی ڈرپ قطرہ قطرہ نورا کے جسم میں داخل ہوتے اسے ساکن کیے ہوئے تھی ۔۔سپاٹ نظروں سے وہ بے جان وجود کو دیکھ رہا تھا ۔۔

دماغ کی رگیں نارمل ابھار سے کہیں زیادہ پھولی اس کے ضبط کو واضح کر رہی تھیں ۔۔وہ قدم قدم چلتا کانچ کے پاس آیا جس کی تہہ پہ خون جما ہوا تھا ۔۔

Novels Queen

جیبوں میں ہاتھ ڈالے کچھ دیر دیکھتا رہا پھر پاس پڑے ٹشو باکس سے ٹشو نکالا اور اس شیشے کے باریک ٹکڑے کو ٹشو میں لپیٹا -- اپنی پاکٹ میں ڈالتے وہ واپس نورا کے پاس آیا --

نورا---اس کا چہرا تھامتے اسے پکارا--

-They are still unconscious. Please go out

(یہ ابھی ہوش میں نہیں ہیں -پلیز آپ باہر جائیں)-- باہر کھڑی نرس آواز پہ اندر آئی --

نو ---میں اسے چھوڑ کے کہیں نہیں جاوں گا ---سپاٹ انداز میں کہتے وہ وہیں ٹک گیا ---نرس پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھیں

یہ ابھی ٹھیک نہیں ہیں پلیز آپ باہر جائیں---

اپ یہاں سے جا سکتی ہیں --- آواز میں اتنا سرد پن تھا کہ نرس نے جانا ہی بہتر سمجھا

رولف اس کے قریب ہی بیٹھا رہا --- دل کٹ کٹ کے گر رہا تھا جیسے-- ابھی تو اس نے نئی زندگی کو محسوس بھی نہیں کیا تھا --

ابھی تو اس نے اور نورا نے مل کے خوش ہونا تھا--ماتھے پہ بوسا دیتے بند آنکھوں کو دیکھا -- چھوٹی سی کونپل مسل دی گئی تھی --

آئی ایم رئیلی سوری میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکا --- وہ اس سے مخاطب تھا ---

Novels Queen

تم سے وعدہ کرتا ہوں اپنے بچے کے قاتل کو تڑپاؤں گا --ذہن میں ان دیکھی فلم چل رہی تھی --وہ مجھ سے موت کی بھیک مانگے گا لیکن ---

اس کے خون کی ایک ایک بوند حساب دے گی --اصل کھیل تو اب شروع ہو گا ---

اس کے ہوش میں آنے تک وہیں بیٹھا رہا ---ڈھائی گھنٹے بعد اسے ہوش آگیا تھا --

شکر ہے تم ہوش میں تو آئیں --ماتھے سے ہتھیلی کی مدد سے بال ہٹاتے اسے دیکھ رہا تھا --اثبات میں سر ہلاتے اسے تسلی تو دے دی لیکن اسے اپنے بچے کی فکر تھی --

میرا بے ب--ی-- بمشکل لفظ ادا ہوئے --

سب ٹھیک ہے -- ہمیں کچھ دن یہی رہنا ہے --دوبارہ ماتھے پہ لب رکھتے ہاتھوں کو سہلایا --وہ اسے اس نازک صورتحال میں نہیں بتا سکتا تھا جبکہ ابھی وہ خود بھی نارمل نہیں تھی --اوپر سے یہ خبر اسے دھچکا دیتی --

تم آرام کرو میں یہیں ہوں -- ڈاکٹر کے منع کرنے کے باوجود رولف ایک لمحے کے لیے بھی اس سے دور نہیں ہٹا تھا

بھائی کیا میں بھابھی کو لے جاوں--آبان آفس کے لیے تیار ہو رہا تھا جب ایزل نے کمرے میں جھانکا---

کہاں جانا ہے --ایک نظر زرنم کو دیکھا جو ابھی تک بستر میں دبکی ہوئی تھی --

مجھے اپنی بوتیک کے لیے سامان لینا ہے مما میں اور بھابھی ساتھ جائیں گے
--اگر اپ کی اجازت ہو تو--

پوچھ لو اگر جانا چاہتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں --وہ کف لنکس لگا رہا
تھا--

میں سو رہی ہوں -- زرنم کے خیال تھا کہ آبان منع کر دے گا تو اسے
منع نہیں کرنا پڑے گا-- لیکن اس نے الٹا جواب دیا تھا--

ہم لوگوں نے پلین کیا تھا واپسی پہ بھائی کا نیو گھر بھی دیکھیں گے --
اب وہ جھوٹ بول رہی تھی --وہ چاہتی تھی زرنم بھی ان کے ساتھ آئے
--

ہاں میں آرہی ہوں ---جلدی سے کمفرٹر ہٹایا--

Novels Queen

آپ نے گھر کب لیا مجھے کیوں نہیں بتایا --وہ آبان کی شرٹ میں تھی ایزل ابھی تک دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی آبان نا محسوس طریقے سے ایزل کے سامنے ہوا --

اب اٹھ گئی ہیں دو منٹ میں تیار ہو کے آجائیں گی تب تک نیچے جاؤ اور میرے لیے اچھی سی کافی بناؤ۔ اسے بھگایا --

اوکے --وہ۔مسکراتے ہوئے واپس چلی گئی--

بتائیں --آپ نے کب لیا نیو گھر مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے --سیدھے ہو کے بیٹھتے وہ اپنے سراپے سے بے خبر اشتیاق سے اسے دیکھ رہی تھی جس کی نگاہیں اس کے وجود پہ رقص کرتے بے باک ہوئیں

آپ کو نہیں لگتا کہ آپ قاتل حلیے میں ہیں۔۔ٹائی اٹھاتے وہ اسے پر تپش نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

مطلب۔۔نا سمجھی سے اسے دیکھتے وہ اپنے سلیپر پہننے کے لیے پاؤں زمین پہ رکھ رہی تھی جب آبان ٹھہر کے اسے دیکھتا قریب آیا۔۔

مطلب ابھی سمجھاؤں۔۔ ٹائی گلے میں لٹکتی چھوڑ کے اس کے قریب بمشکل نیچے ایک گھٹنے کے بل بیٹھا۔۔پھر بے اختیار اس کا پاوں اٹھا کے اپنے گھٹنے پہ رکھا۔۔

یہ مجھے بے بس کر دیتے ہیں ۔۔ اس کا پاوں ہاتھ پہ رکھتے ایک شدت سے بھرپور لمس چھوڑا۔۔ زرنم جو ہتھیلیاں بیڈ پہ ٹکاتے ہلکا سا پیچھے ہو گئی تھی وہیں ساکت رہ گئی ۔۔۔

Novels Queen

ہر چیز رک گئی تھی تھم تھم کے دھڑکتا دل نئی لے پہ دوڑنے لگا تھا

--اس۔نے حساب برابر کر دیا تھا --ضرف زرنم ہی نہیں ابان بھی اس کے پاوں قیمتی کرنا جانتا تھا --

ا--باااان-- ہونٹ بھینچتے خود پہ ضبط کیا---ابان اسے دیکھتے اوپر اٹھا

--کف لنکس نکالتے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف اچھالے --

ن--نہی-- اس کے انداز سے گھبراتے وہ ایک دم واپس بستر میں گھسی

--آپ کو دیر ہو جائے گی ---ایک دم سے دوبارہ ساکت گڑیا میں جان آئی تھی --

میرے خیال سے مما اور ایزل چلی جائیں تو ہم دونوں یہیں رہ لیتے ہیں--ٹائی سرک کے نیچے گری---

Novels Queen

ن-- نہیں آبان پلیز --ابھی ساری رات مشکل سے میں نے گزاری ہے
-- آپ ابھی پھر شروع ہو رہے ہیں --

اسے پھر موڈ میں دیکھ کے وہ سرک کے دوسری طرف
ہوئی--

نیچے گر جائیں گی --ایک ہاتھ سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے وہ گھٹنوں
کے بل بیڈ پہ ٹکتے زرا اگے ہوا پھر زرنم کو پکڑتے روکا --

اباااان --اپ --کتنے دنوں سے افس نہیں گئے --ا---اپ--

کیا میں-- اسے بازؤں کے حلقے میں قید کرتے قریب کیا --

دیر ہو رہی ہے نا--روہانسے ہوتے اسے دیکھا ---

www.kitabnagri.xyz

میرا اپنا آفس ہے دیر سے جاوں بھی تو کوئی مسلہ نہیں ہو گا -- ہونٹوں پہ جھکتے ایک ہاتھ سے اس کی شرٹ کے بٹن کھول دیے --اس نے تیزی سے کمفرٹر اوپر لیا --

ابھی ہمیں جانا ہے بوتیک کے --- لیکن ابان اس کی سن کہاں رہا تھا --اپنی شرٹ اتارتے اسے گھورا---

مجھ سے دور بھاگنے کی کوشش مت کیا کریں -- گردن کے پیچھے ہاتھ رکھتے کالر میں انگلیاں پھنسائیں--

جب دروازے پہ دستک ہوئی --

Novels Queen

ایزل ہو گی -- وہ کہنا چاہتی تھی لیکن اس کی آواز کو حلق میں اتار لیا گیا-- -- اپنے اوپر سرکتے آبان کے ہاتھ وہ تڑپ کے رہ گئی --

باہر کوئی ہے --

زرنم نہیں آرہی اپ لوگ جائیں --ابان نے اسے پھر بھی نہیں چھوڑا--

آپ کیوں کرتے ہیں ایسے -- اسے خود سے دور ہٹاتے وہ ہلکان ہوئی ---

آپ کیوں کرتی ہیں ایسے --اسی کے انداز میں کہتے وہ گلے کے نیچے بنے گھڑے پہ جھکا ---

بھائی آپ کو بابا بلا رہے ہیں--ایزل واپس آئی ---

میں بھی نہیں ارہا -- وہیں سے دوبارہ جواب دیا --

ابان--میری بات سنیں--پلیز رک جائیں--

کیوں--وہ پیچھے ہوا--

آپ کی ٹانگ سے خون نکل رہا ہے-- اپنی شرٹ سیدھی کرتے بیڈ کی سرخ ہوتی چادر کو دیکھا--ابان سیدھا ہوا--

کچھ نہیں ہوتا--اس سے زیادہ تو زرنم گھبرا گئی تھی--
ل پینٹ بھیگتی ہی جا رہی تھی--

کچھ نہیں ہوا بس دباؤ کی وجہ سے خون نکلنا سٹارٹ ہوا ہے---آپ اتنا تنگ نا کرتیں تو یہ سب نا ہوتا--اسے گھورتے نیچے اترا---

Novels Queen

تو آپ کو کس نے کہا تھا ایسا کریں وہ بھی اس وقت -- وہ ڈریسنگ کے لیے فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کے لائی ---

مجھے دیں--اس سے باکس لیتے وہ واش روم میں چلا گیا تھا ---

میں ہیلپ کروں گی --وہ ساتھ جانا چاہتی تھی لیکن آبان نے اسے آنے نہیں دیا --اس نے ابھی تک ٹھیک سے اس کا زخم دیکھا ہی نہیں تھا بس پٹی بندھے ایک دو بار دیکھا تھا --

زرنم نے اس کے دوسرے کپڑے نکال کے اسے دیئے تھے --

مت جائیں آفس اب --

Novels Queen

ابھی کچھ دیر پہلے تو آپ کہہ رہی تھی بہت دن ہو گئے ہیں اور میں نہیں جا رہا ۔۔اسے کندھے سے تھامتے خود سے لگایا ۔۔میں ٹھیک ہوں ۔۔۔ اور آپ ابھی تک اسی حلیے میں ہیں۔۔۔اسے چھیڑا۔۔

اسے گھورے وہ بیڈ تک اس کے ساتھ آئی تھی ۔۔۔ ابان کچھ دیر لیٹا رہا پھر ٹیبلٹ لے کے افس چلا آیا ۔۔۔

اس کی بوتیک کی ساری سیٹنگ ہو چکی تھی بس اوپننگ سرمنی باقی تھی ۔۔

بابا ۔۔ ہمیں رحمان برادرز کو بھی انوائیٹ کرنا چاہیے ۔۔اپنا آفس سیٹ کرتے اس نے اندر داخل ہوتے عصام کو دیکھا ۔۔

Novels Queen

مجھے انوائٹ کرنے میں پرابلم نہیں ہے لیکن وہ کوئی مسلہ نا کریں۔۔۔ویسے اچھا ہے انہیں پتہ چلنا چاہیے کہ ہم ان کے چند شیئرز کے بھوکے نہیں تھے۔۔

بلکل ۔۔وہ فائل کرتے مسکرائی ۔۔چلیں پھر لسٹ تیار کرتے ہیں ۔۔نوٹ پیڈ اٹھاتے وہ لوگ صوفے پہ بیٹھ گئے۔۔

ویسے آزان بھائی تو نہیں ہونگے ۔۔ کیونکہ ابھی گئے ہیں واپس۔۔

کیا پتہ ۔۔اگر فری ہوا تو آجائے گا ۔۔۔عصام موبائل پہ آبان سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔آج میٹنگ تھی اور وہ دونوں ہی آفس میں نہیں تھے ۔۔۔

Novels Queen

اسلام و علیکم ۔۔ گاڑی گیٹ سے نکلی تو آبان نے موبائل نکالا ۔۔ سائلنٹ پہ ہونے کی وجہ سے وہ کال ریسیو نہی کر پایا تھا اب دیکھا تو عصام کو کال بیک کی ۔۔

میٹنگ سٹارٹ ہونے میں صرف سات منٹ ہیں ۔۔اگر نہیں نکلے ابھی تک تو رہنے دینا ۔۔ناراضگی سے کہتے عصام ساتھ ساتھ ایزل کے بتائے نام بھی لکھ رہا تھا۔۔

راستے میں ہوں ۔۔موبائل پہ ٹائم دیکھتے جواب دیا پانچ منٹ لگیں گے ۔۔

اوکے ۔۔کال بند ہو گئی۔۔

وہ آج کل ڈرائیور کے ساتھ جا رہا تھا -- موبائل پاکٹ میں رکھنے لگا تو بیپ ہوئی --ایزل کا میسج تھا جس میں اسے پارٹی کے لیے اینوائٹ کیا گیا تھا --- پڑھ کے مسکرایا --

آفس پہنچ کے پہلے دو گھنٹے تو اس نے میٹنگ میں گزارے تھے پھر زرنم کے ری ایڈمیشن کے لیے اپلائے کیا -- تین سپلیاں تھیں ان کا فارم نکالتے اسے خیال آیا --

وہاں اس کی پاسپورٹ سائز پکس بھی لگنی تھیں جو اس کے پاس نہیں تھیں --وہ پکس جب تک زرنم کو ساتھ نا لے کے جاتا تب تک نہیں بن سکتی تھی --

آپ کے پاس پاسپورٹ سائز پکس ہیں-- زرنم کو میسج کیا--

جی --کافی دیر بعد رپلائے آیا--لیکن دادو کے گھر میں ہیں ---

اوکے شام میں چلیں گے --

کرنی کیا ہیں--رپلائے آیا --آبان نے کال کی -

کچھ نہیں میں سوچ رہا ہوں آپ کے مارکس بہت کم ہیں-- کیوں نا دوبارہ ایڈمیشن لے کے پیپر دے لیں --تاکہ مارکس کچھ بہتر ہو جائیں--

اوکے اوکے --وہ تو تیار بیٹھی تھی --آبان مسکرایا--

ٹھیک ہے --میں اب کام کر لوں -پھر کال بند کر دی --شام کو وہ اور زرنم دونوں عائشہ بیگم کے گھر گئے تھے اس کے ڈاکومنٹس لینے --

Novels Queen

آپ کے مارکس نائینتھ میں اچھے تھے ابھی کیوں اتنے برے آئے ہیں۔۔واپسی پہ وہ لوگ آئسکریم پارلر پہ رکے تھے۔۔

کیونکہ آپ نے مجھے پڑھنے نہیں دیا۔۔ روٹھے پن سے کہتے اپنے کپ کو دیکھا جس پہ کون کافی اونچی بنائی گئی تھی۔۔

میں نے پڑھنے سے تو نہیں روکا تھا میں نے بس کالج جانے سے روکا تھا۔۔

جی اور کالج کے بنا کچھ پڑھا جاتا ہے۔۔

آپ پہلے بھی تو چھٹیاں کرتی تھیں نا۔۔

تب میں اپنا کام مکمل کر لیتی تھی۔۔ لیکن یہاں آ کے آپ نے ایک لمحہ بھی سکون نہیں لینے دیا۔۔ڈرا ڈرا کے مجھے کمزور کر دیا ہے

کہاں کمزور ہوئی ہیں--پہلے سے زیادہ موٹی ہوتی جا رہی ہیں--باتوں کے دوران انہوں نے آئیں کریم ختم کی تھی پھر گھر کے لیے پیک کرواتے واپس چلے آئے ---

----

تین دن کے بعد وہ اسے گھر لایا تھا--گھر کی حالت دیکھ کے اسے اندازہ ہوا کہ نورا پہ اس وقت کیا بیتی ہو گی -- سہارا دیتے اسے بیڈ پہ لٹایا---

آرام کرو میں باہر چیزیں سمیٹ لوں--کمفرٹر سیدھا کرتے اسے آرام دہ حالت میں لیٹایا--پھر باہر نکلتے دروازہ بند کر دیا-- تمام چیزیں سمیٹنے میں اسے کافی وقت لگ گیا تھا--

کام سے فارغ ہوا تو اپنے اور نورا کے لیے چائے بنائی ---

Novels Queen

چائے پیئیں گی --دوسری طرف سے آتے اس کے پاس بیٹھا --

نہیں -- تم مجھے دودھ بنا دو -- اسے ابھی تک نہیں پتہ تھا -- اسے الکا بی-نے کہا تھا دودھ زیادہ سے زیادہ استعمال کرو--

پہلے چائے پی لو پھر --

نہیں -- نورا نے سختی سے نفی کی --رولف ناچار دودھ بنا کے لے آیا --

تمہیں کچھ بتانا ہے --پاس بیٹھتے دیکھا--

ہمیں غلط فہمی ہوئی تھیں--

کیا---کس بارے میں---

کہ تم ایکسپیکٹ کررہی ہو --ایسا کچھ نہیں تھا ابھی تفصیلی--

اس نے میرا بچہ مار دیا نا۔۔ ضبط کرتے وہ اوپر ہوئی ۔۔ اس نے مار دیا ۔۔رولف بارڈ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا ۔۔وہ اذیت میں تھی ۔۔

وہ میری روح کا ٹکڑا تھا۔۔میری ناف کے قریب اس کا دل دھڑکتا تھا ۔۔ رولف میں ۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ زخم پہ رکھا۔۔میں نے تو اسے ابھی محسوس کرنا تھا ۔۔

ابھی تو میں خوش بھی نہیں ہوئی تھی ٹھیک سے ۔۔اور۔۔اس ظالم نے اسے دنیا میں آنے ہی نہیں دیا ۔۔۔اسے سانس لینے سے پہلے ہی قتل کر دیا۔۔۔

اسے ذرا رحم نہی آیا ۔۔اور تم ۔۔وہ ہلکان ہوتے چلائی ۔۔ تم کہاں تھے ۔۔

Novels Queen

نورا-- اسے پکڑ کے قابو کیا--میری طرف دیکھو-- اسے کندھوں سے تھامتے بہتی آنکھوں میں سبز آنکھیں گاڑھیں-- مجھے بھی تکلیف ہے--

میں بھی اذیت میں ہوں-- ہم اسے واپس نہی لا سکتے -- لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں--میں اپنے بیٹے کے قاتل کو آسانی سے نہیں مرنے دوں گا--

وہ-ویسے ہی تڑپے گا جیسے ننھا وجود تمہارے پیٹ میں تڑپا ہو گا--

وہ واپس نہی آئے گا--دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے کے جکڑا تھا رولف نے اسے خود میں بھینچا-- ہم دوبارہ کوشش کریں گے --سر پہ ہونٹ رکھتے کمر سہلائی --وہ-ہچکیوں سے رو رہی تھی --

وہ مجھے مار دیتا لیکن میری کوکھ تو نا خالی کرتا --

www.kitabnagri.xyz

تمہیں صبر سے کام لینا ہے ---

تمہارے گناہ میری اولاد کو نگل گئے ہیں --وہ تمہارا دشمن تھا نا -- ایک دم سے اسے پیچھے کرتے وہ دور ہٹی --

وہ تمہاری وجہ سے مجھ تک پہنچا --وہ آدمی نہیں تم قاتل ہو -- تم قاتل تھے ---زور دیتے وہ چیخی ---

تمہیں تو عادت ہے ان سب چیزوں کی -- بال نوچتے اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سب کچھ تحس نہس کر دے --

پہلے تم نے اپنے بھائی کو موت کے منہ میں دھکیلا اس کی جان مشکل سے بچی اور پھر آخر تم نے اپنی ہی اولاد کو مار دیا--اکا بی تمہیں ابن البار کہتی ہیں وہ غلط کہتی ہیں--

Novels Queen

تم بھیڑیے ہو۔۔ ایک ظالم بھیڑیے ۔۔ تم اپنوں کو کھا رہے ہو۔۔ رولف بمشکل ضبط کیے بیٹھا تھا۔۔پھر پیچھے ہوتے بیڈ سے اترا اور باہر چلا گیا۔۔

وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا نہ کوئی سخت الفاظ کہنا چاہتا تھا ۔۔وہ تکلیف کی جس شدت سے گزر رہی تھی وہ کچھ بھی کہہ سکتی تھی۔۔

وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی ۔۔رولف بارڈ قاتل تھا قاتل ہے اور قاتل ہی رہے گا۔۔ جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ ندی کی طرف چل دیا

بلیک کلر کے باربی فراک میں وہ ایک طرف قدرے اندھیرے میں کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

Novels Queen

جالی دار پھولا ہوا گھیرا جس کے اوپرے حصے پہ سفید رنگ کے پتھروں سے کام کیا گیا تھا ۔۔ لیفٹ ہینڈ کی تیسری انگلی میں سفید ہی چھوٹے سے سٹون والی رنگ جھلملاتی چمک رہی تھی ۔۔

کانوں میں سفید سٹون کے اویزے اور بالوں کو قدرت اونچا کر کے باندھے وہ کبھی ابان کو دیکھتی اور کبھی اس ادمی کو۔۔

بوتیک کے بیک سائڈ پہ ہی فنکشن تھا ۔۔ بڑی بڑی انڈسٹریز کے لوگوں کو انوائٹ کیا گیا تھا تاکہ اے ایس بوتیک (ایزل شیخ) کی پرموشن ہو سکے لوگ انہیں جانیں ۔۔

ایک طرف عصام اور عشوے مہمانوں کو ریسیو کر رہے تھے اور ابان ایزل کے ساتھ کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا ۔۔

ادھر ادھر دیکھتے اس کی نظر ایک منظر پہ رکیں-- سامنے ایزل کا باس اسے گھور رہا تھا -- ذرا پیچھے سرکتے وہ مکمل اندھیرے میں آئی -- لیکن وہ ڈھیٹ انسان پھر بھی اسے دیکھ رہا تھا--

یہ چیپ نظروں سے کیوں دیکھ رہا ہے مجھے --فراک کو دونوں ہاتھوں سے اٹھاتے وہ اندھیرے سے نکل کے آبان کی طرف آئی ---

آپ لوگوں کی باتیں کب ختم ہونگی -- تھوڑا فاصلے پہ رکتے آبان کو اشارہ کیا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا --انہیں ایکسکلوزیو کرتا اس کے پاس آیا --

کیا ہوا --- جھلملاتی زرنم کو نظروں کے حصار میں لیتے پوچھا --

کچھ نہیں -- میں بور ہو رہی تھی بس --ایکچولی وہ اس شخص کی نظروں سے بچنا چاہ رہی تھی لیکن وہ سائکو مسلسل اسے دیکھ رہا تھا --

Novels Queen

کچھ وقت اور بس پھر ہم گھر چلے جائیں گے --اس کا ہاتھ تھامتے ہلکا سا دبایا --

یہاں سب آپ کو جانتے ہیں -- اپنے ہاتھ کو دیکھتے اسے دیکھا--

تقریباً -- ایک دو ہیں جو نیو ہیں -- وہ دور کھڑی ایزل کو دیکھ رہا تھا جو کسی بات پہ مسکرا کے عشوے کی طرف جا رہی تھی --لیکن راستے میں اسے کسی نے روک لیا تھا --

کچھ لمحوں میں ایزل کے تاثرات بدلے تو آبان نے زرنم کا ہاتھ چھوڑا---

میں آتا ہوں--

کہاں--

لیکن وہ اس کی بات مکمل سنے بنا ہی اس طرف بڑھا ---

سب خیریت ہے -- نا محسوس طریقے سے ایزل کے کندھوں کے گرد بازو کا حصار بنایا --

آپ --؟ أئی بروا چکاتے سوالیہ نظروں سے سامنے والی ہستی نے اسے دیکھا -- اوہ --ابان شیخ --اپ کو کون نہیں جانتا --مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن آبان نے نہیں تھاما --

ایزیو وش -- ہاتھ پیچھے کرتے --اکڑو کھڑا ہو گیا --مجھے ہاشم رحمان کہتے ہیں -- گردن ذرا سی ٹیڑھی کرتے اپنا تعارف کروایا--اور میں ان کا ایکس باس بھی رہ چکا ہو--

بھائی --چلیں یہاں سے --ایزل نے اسے اگنور کرنا ضروری سمجھا --وہ نہیں چاہتی تھی یہاں کوئی ان بن ہو--

www.kitabnagri.xyz

تم جاؤ-- اسے چھوڑتے ابان مشکوک تھا کیونکہ جیسے اس کے تیور تھے لگ نہیں رہا تھا وہ ایک نارمل انسان ہے --

ایزل زیادہ دور نہیں گئی --اتنے فاصلے پہ ہو گئی کہ ان کی آواز اسے سنائی دیتی رہے --وہ آپس میں بات کر رہے تھے --آخر تک حیرت انگیز طور پہ آبان کا موڈ اچھا ہی رہا--

اصل خرابی تب پیدا ہوئی جب واپس مڑتے اس کی نظر زرنم کے پیچھے کھڑے منیب پہ پڑی -- جو بے باکی سے زرنم پہ نظریں جمائے کھڑا تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہ تنیش کے عالم میں اس کی طرف بڑھا اور زرنم کو پکڑ کے اپنے پیچھے کیا---

Novels Queen

یہاں کیا دیکھ رہے ہو --کف لنکس نکلاتے زرنم کو پکڑائے پھر کف فولڈ کیے وہ ہونک بنا آبان کو دیکھ رہا تھا--

م--میں تو بس ایسے ہی --- لیکن آبان کا بھاری ہاتھ اس کے ہوش اڑا گیا

ایسے ہی کیا --ہاں--ایسے ہی منہ اٹھا کے -- اس کا گریبان پکڑتے وہ اس وقت بھول چکا تھا کہ کہاں کھڑا ہے --

آبان چھوڑو-- عصام انٹرس چھوڑ کے اس کی طرف بھاگا آیا تھا --

ایسی پارٹیز میں آنے کے قابل نہیں ہوتے تم جیسے لوگ -- ایک اور ہاتھ اس پہ جڑتے وہ پیچھے ہوا--

کیا ہو گیا ہے --- لوگ دیکھ رہے ہیں --اسے تھامتے عصام نے غصے سے منیب کو دیکھا--

پارٹیز میں اگر اس جیسے گھٹیا لوگوں کو انوائٹ کرنا ہوتا ہے تو پلیز مجھے مت کہیے گا آنے کا-- زرنم کا ہاتھ پکڑتے وہ تن فن کرتا باہر نکل گیا --اندر داخل ہوتے عزت نے وہ سارا منظر دیکھ کے جھرجھری لی --اخر زرنم کو آبان کا یہ پاگل پن نظر کیوں نہیں اتا تھا--

----

اوہ اسلام و علیکم -- عشوے ان لوگوں کو دیکھ کے بمشکل مسکرا پائی تھی --پھر عزت اور بچوں سے ملتے عصام کو دیکھا جو ایزل سے بات کر رہا تھا --

سیدھا یہیں آئے ہو-- احلام کو پیار کرتے پوچھا--

نہیں۔۔پہلے گھر گئے تھے چینج کیا ۔۔۔اب کھانا کھانے یہاں آئے ہیں۔۔ شرارتاً کہتے وہ ایک طرف پڑی چیئر پہ ٹک گئی ۔۔

موسی ۔۔آپ کیسے ہو۔۔۔

میں ٹھیک ہوں پھپو ۔۔ اس کا لہجہ انگلش کا تھا لیکن عزت انہیں اردو سیکھا کے لائی تھی ۔۔

اب یہیں سارا کچھ سیٹل کرنا ہے ۔۔ریض بھی اپنا کاروبار وائنڈ اپ کر رہا ہے ۔۔

بہت اچھی بات ہے ۔۔کوئی تو سگا قریب ہو گا ۔
کیوں ہم لوگ نہیں ہیں سگے ۔۔ قریب آتی بینش نے گھورا۔۔

Novels Queen

نہیں نہیں۔۔وہ بھائی ہے اور۔۔ یہ بھابھی تو زیادہ قریبی یہی ہوں گے نہ۔۔

ماہ بیر بھی تو بھائی ہے ۔۔مجھے بھی بھابھی کہا کرو نام لیتی ہو میرا۔۔

اہمم گلا کھنکھارتے عزت نے مسکراہٹ روکی ۔۔ویسے حمنہ کہاں ہے ۔۔میرے بچوں کی پاٹنر۔۔عشوے کی مشکل آسان کرتے ادھر ادھر دیکھا۔۔

وہ ۔۔ادھر رابیل کے ساتھ ہی ہے ۔۔احلام اور موسی سے ملتے انہیں ادھر بھگایا ۔۔اور خود تینوں خواتین فیشن کو ڈسکس کرنے لگیں۔۔

بوتیک کا خیال کیسے آگیا ایزل کو ۔۔ عزت نے سوال کیا ۔۔

Novels Queen

بس ایسے ہی کچھ دنوں کا شوق ہوا تو لمبا ہو گیا۔۔پہلے ہمارے خیال میں یہ کچھ دن وہ کسی اور کی پاٹنر شپ میں گزار لے گی لیکن ۔۔ عصام کو جانے کیا ہوا اپنا ہی سب کچھ ارینج کر لیا۔۔۔

اچھی بات ہے نا۔۔باس کی ڈانٹ کا خطرہ نہیں ہوتا ۔۔ اپنی مرضی سے جب دل۔کیا آؤ اور جب دل کیا چھٹی کر لو۔۔

رابیل کی شادی کب کرنی ہے ۔۔ عشوے نے اڑتی اڑتی خبر سنی تھی کہ ماہ بیر کے دوست کے بیٹے کے لیے رابیل کا پرپوزل ایا ہے ۔۔

سوچ رہے ہیں ۔۔لڑکا تو اچھا ہے لیکن اس کی امی کچھ خاص پسند نہیں آئیں۔۔

امی کے ساتھ اس نے زندگی تھوڑی گزرانی ہے ۔۔ عزت دور سے رابیل کو ہی دیکھ رہی تھی جو ساڑھی میں بہت پیاری لگ رہی تھی ۔۔

www.kitabnagri.xyz

ہمارے پاکستان میں شادی لڑکے اور سسرال دونوں سے ہوتی ہے شوہر پہ اتنی۔ محنت نہیں کرنی پڑتی جتنی باقی فیملی پہ کرنی پڑتی ہے --اور میں نہیں چاہتی کہ میری بیٹیوں کو کسی قسم کی مشکل پیش آئے --

یہ بات تو ہے --سسرال میں قدم جمانے کے لیے ساس کے ساتھ بنا کے رکھنی چاہیے --

----

تم نے اچھا نہیں کیا آبان صاحب --ناک سے بہتا خون آستین سے صاف کرتا منیب رحمان کوریڈور میں کھڑا کلس رہا تھا --

تم مجھے ابھی جانتے نہیں ہو میں کیا کیا کر سکتا ہوں -- وہ تمہاری بیوی نہیں ہے -- وہ۔ ہنسا --وہ میری ہو گی --

www.kitabnagri.xyz

۔آنکھوں میں بھری شیطانیت اسے عجیب ہیبت ناک بنا رہی تھی ۔۔

میں جتنا اس فیملی سے حالات بہتر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تم اتنا ہی اسے خراب کر رہے ہو ۔۔اس کے پیچھے ایک ہیولا آکے رکا۔۔۔

منیب کچھ نہیں بولا بس ایک غصے سے بھرپور نظر ڈالتے جانے لگا جب ہاشم نے اسے بازو سے پکڑ کے روکا ۔۔

تمہیں کہا تھا تم معافی مانگو گے ایزل سے لیکن اب تمہیں پوری فیملی سے یہیں سب کے سامنے معافی مانگنی ہے ۔۔

میرا آپ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے بھائی ۔۔اور مجھ سے ایسی کوئی امید مت رکھیں کہ میں آپ کی غلامی کروں گا ۔۔

تم معافی مانگو گے ابھی کے ابھی --ورنہ --

ورنہ کیا-- وہ دونوں آمنے سامنے تھے --

ورنہ -- اس نے موبائل نکالاتے سکرین روشن کی --جہاں وہ ایزل کو زرنم کے حوالے سے رشوت دے رہا تھا--

یہ --اس نے چھپٹنے کی کوشش کی -- آپ جو مرضی کریں میں پھر بھی معافی نہی مانگوں گا ---

دیکھو میرا تو اس میں کوئی نقصان نہیں ہو گا البتہ تمہاری کمپنی کو ضرور لوس ہو گا اور تم سڑک پہ آجاؤ گے --

Novels Queen

آپ ا۔۔۔اپنے بھائی کے ساتھ اتنا گرا ہوا برتاؤ کریں گے۔۔۔صدمے سے چور لہجے میں بولا۔

دیکھ لو پھر۔۔تمہارا ہی بھائی ہوں۔۔موبائل جیب میں ڈالتے وہ واپسی کے لیے مڑا۔۔اب تمہاری مرضی ہے یا تو معافی مانگو یا۔۔سڑک پہ دھکے کھاؤ۔۔ وارن کرتا وہ اس اندھیرے سے روشنی کی طرف نکل گیا۔۔

پاگل۔۔یہاں سب پاگل ہیں۔۔پاس پڑے ٹریش بوکس کو ٹھوکر لگاتے خود پہ ضبط کیا۔۔

ٹھیک ہے۔۔میں معافی تو مانگ لوں گا۔۔۔لیکن اپنی زرنم کو نہیں چھوڑوں گا۔۔اس معصوم سی گڑیا کو میں اپنے پاس لے آؤں گا۔۔وہ۔کتنی پیاری لگے گی نا۔۔سوچتے وہ۔ہنسا۔۔

Novels Queen

جب اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہو گا--ہاہا--اپنے ہاتھ کو دیکھتے سینے سے لگایا--زرنم کو میرے پاس آنا ہی ہو گا ہر حال میں--خود سے کہتا وہ سٹیج پہ آیا--

عصام سے معافی مانگتے اپنی غلطی پہ ندامت ظاہر کی--عصام نے وقتی طور پہ معاف تو کر دیا لیکن اس کے لیے کوئی سوفٹ کارنر پیدا نہی کر سکا

نیکسٹ کہیں بھی یہ ایسے کپڑے پہن کے نہی جائیں گی آپ-- کار پورچ میں روکتے وہ نیچے اترا--پھر زرنم کو اترنے میں مدد کی--وہ کیسے گھور رہا تھا آپ کو--اور آپ کو پتہ ہی نہیں تھا--

ان کپڑوں میں کوئی پرابلم نہیں تھی اس کی نظروں میں مسلہ تھا۔۔اس کے گھر میں ماں بہن نہیں تھیں جو مجھے ایسے دیکھ رہا تھا۔۔منہ بسورتے کہا۔۔

اپ پیاری لگیں گی تو لوگ دیکھیں گے ہی نا۔۔ہاتھ تھامتے وہ اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔اب آئندہ بہت سمپل ڈریسنگ کرنی ہے بلکہ میں اب آپ کے سارے یہ اس طرح ہوا میں لہرانے والے کپڑے لاکر میں رکھوں گا۔۔

ہاتھ کے اشارے سے کہتے وہ رکا۔۔پھر جھک کے اس کا گھیرا اوپر اٹھا یا ۔۔فالتو میں اتنا کپڑا ضائع کرتے ہیں۔۔تعاسف سے سر ہلاتے فلئیر کو دیکھا

ویسے آپ کو جیلسی والی فیلنگز آئی ہیں نا اس سے۔۔سر جھکاتے مسکرائی۔۔ آبان نے جھکا سر دیکھا۔۔وہ واقع میں جیلس تھا۔۔

Novels Queen

تو کیا نہیں آنی چاہئیں تھیں۔۔سوالیہ انداز۔۔

اوہوں۔۔نفی میں سر ہلاتے اس سے دور ہٹی ۔۔آپ مجھے کہہ رہے تھے کہ میں جیلس ہوتی ہوں۔۔اصل میں تو آپ خود ہوتے ہیں۔۔اس وقت دونوں گھر میں اکیلے تھے ۔۔

ایسے جیلسی نہیں کہتے ۔۔ایسے کونشئیس ہونا کہتے ہیں جو میں آپ کے لیے ہوں ۔۔

ہووں۔۔ وہ شرارتا اسے دیکھ رہی تھی ۔۔چہرہ خوشی سے گلنار ہوا ۔۔

اب آپ کس لیے اتنی خوش ہو رہی ہیں۔۔

Novels Queen

آپ میرے بارے میں بات کر رہے ہیں تو مجھے خوش ہونا چاہیے نا ایک ہینڈسم گڈ لکینگ لڑکا میرے لیے ایسا فیل کرتا ہے ---رخ دوسری طرف کرتے اس نے اپنا آپ جیسے چھپانا چاہا ---

اپ صرف اتنی سی بات پہ خوش ہو رہی ہیں--وہ آہستہ سے چلتا اس کے سامنے آیا --پھر چہرہ اوپر کرتے آنکھوں میں جھانکا جن میں الوہی چمک جھلملا رہی تھی -- کبھی کبھی یہ اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے --اسے دیکھتے سرشار ہوا--

کیسا اندازہ -- ؟

آپ خوبصورت ہیں یا آپ کے یہ رنگ -- وہ اسے دیوانگی سے دیکھتا ہی جا رہا تھا--

www.kitabnagri.xyz

اپنی آنکھیں سنبھالیے صاحب -- زرنم پنجوں کے بل ہلکا سا اوپر ہوئی --

دل کی باتیں بتا رہی ہیں --ہونٹ دباتے اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے خود کو چھپا لیا --

اب آنکھیں خدا نے دی ہیں تو دیکھیں گے ہی حسن یار --دونوں لیونگ روم کے بیچ و بیچ کھڑے تھے --

آپ کو کچھ کچھ ہو رہا ہے شاید -- اس کی کلائی پکڑتے نیچے کی جو سرخ قندھاری رنگ میں ڈوب رہی تھی --آبان نے جھک کے اس کے دہکتے گال پہ لب رکھے --

Novels Queen

یہ حسن دیکھنے کا حق صرف میرا ہے -- اس لیے اب اتنا تیار ہو کے کہیں نہیں جائیں گی -- کمر کے گرد حصار باندھے اسے خود سے لگایا --بلیک سوٹ میں ملبوس کلائی آج تک گھڑی سے خالی تھی --

کمرے میں تیار ہونگی لیکن فائدہ--- آبان کے حرکت کرتے ہاتھ اس کا گلا گھونٹ گئے --

ہم نے کھانا نہیں کھایا آج آپ کی وجہ سے -- اس کی گھبراہٹ محسوس کرتے اپنے امڈتے جزبات کچلے --

ا-آپ کی وجہ سے یا میری وجہ سے --خود کو چھڑواتے پیچھے ہو کے گھورنا چاہا --اس کے انداز ہی برے تھے --پاس سے گزرتے وہ کچن میں آگئی

--

Novels Queen

اب میں کھانا نہیں بناؤں گی ۔۔فریج کھولتے اندر جھانکا ۔۔ ماما کو پتہ تھا آج ڈنر گھر نہیں ہو گا انہوں نے کچھ بھی نہیں رکھا ۔۔ہم۔پھر سے بھوکے سو جائیں گے ۔۔ابان اس کے پیچھے پیچھے اتے شیلف کے پاس رکا۔۔

آج ہم مل کے بناتے ہیں۔۔۔

ایسے ۔۔ اپنے حلیے کی طرف اشارہ کیا۔۔

چینج کر لیں ۔۔اتنی دیر تک میں دیکھتا ہوں ہم کیا کیا بنا سکتے ہیں۔۔

اوکے ۔۔اپ۔میرے پیچھے نہیں آئیں گے ۔۔ناک چڑھاتے اسے باور کروا ۔۔ آبان مسکرا کے رہ گیا ۔۔

اب آپ کے پیچھے نہیں آؤں گا تو اور کس کے پیچھے جاوں گا ۔۔ سر جھٹکتے وہ فرائنگ پین نکالنے لگا۔۔

www.kitabnagri.xyz

میرے بابا نے اپنی بیوی کو مارا تھا -- پتہ ہے کیوں -- وہ کرسی پہ بیٹھا تھا اس کے سامنے اینگر نیم مردہ حالت میں اپنی آخری سانسیں گن رہا تھا شاید -- وہ اس وقت کہاں موجود تھے اینگر کو کچھ پتہ نہیں تھا--

کیونکہ وہ ان کے گھر میں گھسی تھی -- اینگر کی آنکھوں میں حیرانی در آئی --

میری ماما کو کو نقصان پہنچانے کے لیے --ٹانگیوں پہ کہنیاں ٹکائے وہ ذرا سا اگے جھکا ہوا تھا --

اج تک۔کسی۔کو۔پتہ نہیں چل سکا ان کی موت کیسے ہوئی -- وہ سرد انداز میں کہتا جا رہا تھا--

میں اپنے بابا کی طرح نہیں ہوں -- ایکچولی میں سائلنٹلی بندا ٹپکا دیتا ہوں -- ہلکا سا پیچھے ہوا--

یہ بوتل دیکھ رہے ہو--سامنے پڑے ایسڈ کی طرف اشارہ کیا -- اور یہ بھی دوسری طرف ایک اور چھوٹی سی بوتل تھی --یہ میں نے بنائے ہیں--

ٹیسٹ کرنا ہے یہ کیسا کام کر رہے ہیں --اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے ایک بوتل اٹھائی --پھر نیچے ایک گھٹنہ ٹکاتے وہ اینگر کے پاس بیٹھا --ٹوٹا ہوا ہاتھ نیلا پڑ چکا تھا -- اپنی ہڈی کی جیب سے وہی کانچ کا نوکیلا ٹکڑا نکالا --

یہ --اس کا بازو سیدھا کرتے نوکیلا ٹکڑا اندر کی جانب دھنسا دیا -- اینگر تکلیف کی شدت سے کراہ اٹھا تھا---

اہاں--- ہلو نہیں -- بوتل کا ڈھکن کھولتے کانچ کا ٹکڑا جھٹکے سے نکالا اور ایسڈ اس کٹی ہوئی جگہ پہ انڈیل دیا--

اینگر کی چیخوں سے در و دیوار ہل گئے تھے --دو سیکنڈ میں ایسڈ خون سے مکس ہوتے ابلنا شروع ہو چکا تھا اگلے ہی لمحے ادھے بازو کے چھیتڑے اڑ کے اطراف میں بکھرے--

میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا --تب تک جب تک میرے گھر تک نہیں پہنچے تھے -- لیکن اب --اب بھی نہیں مرو گے --

ادھ کٹے بازو پہ جوتا رکھتے خون کو روکنے کی کوشش کی -- تم زندہ رہو گے لیکن اپنے جسم کے چند ٹکڑوں کے ساتھ -- رک رک کے کہتا وہ سفاکیت کی حد کر گیا تھا---

اسے ہوش و خرد سے بیگانہ چھوڑ کے باہر آیا۔۔اس کے بازو پہ دوا لگا دو۔۔

ہڈی سر پہ ٹکاتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا۔۔۔

پیچھے سے اس کے ادمی نے پلاسٹک کے تھیلے پگلا کے اس کے بازو پہ

لگانے شروع کر دیئے تھے۔۔کچھ ہی منٹوں میں خون رک گیا

یہ جو ہلکا ہلکا سرور ہے

یہ تیری نظر کا قصور ہے۔۔۔

ہلکے سروں میں بجتا میوزک ماحول میں گھلتے پر سوز بنا رہا تھا۔۔ہر طرف گھما

گھمی لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے ایزل ایک طرف کھڑی پکس لے

رہی تھی ساتھ ساتھ دھیان بھی رکھ رہی تھی۔۔

Novels Queen

کسی کو کسی چیز کی طلب نا ہو ۔۔عصام اور عشوے فیملی فرینڈز کے ساتھ بزی تھے۔۔

سٹیج کی طرف جاتے ہوئے ہاشم نے رک کے اسے دیکھا پھر پاس سے گزرتے ویٹر سے پلیٹ میں پڑی چکن قورمے سے بھری ہوئی پلیٹ لیتے وہ قدرے اندھیرے میں گیا اور اپنے کندھے پر الٹتے شرٹ کو داغ دار کیا۔۔

قورمہ تو جیسے ابھی ابھی کڑاہی سے نکالا گیا تھا۔۔تکلیف کی لہر پورے وجود میں دوڑ گئی لیکن ضبط کرتے کچھ دیر وہیں ٹھہرا رہا ۔۔پھر ایزل کی طرف آتے اسے متوجہ کیا۔۔

ایکسکیوز میں۔۔

جی۔۔ نخوت سے دیکھتے اپنی کام میں مصروف رہی ۔۔

مجھے تھوڑی سی ہیلپ چاہیے تھی ۔۔ اسے مدد طلب نظروں سے دیکھا۔۔
ایزل اس سے اپنی پرانی ملاقاتیں بھولی نہیں تھی ۔۔لیکن میزبانی کا فرض تو نبھانا تھا

جی کہیں موبائل بند کرتے سیدھی ہوئی ۔۔

یہ میرے کپڑے خراب ہو گئے ہیں۔۔ آپ کچھ کر دیں گی ان کا۔۔ اس کی شرٹ پیچھے سے کافی کالی ہو رہی تھی ۔۔شاید کچھ گرا تھا۔۔

یہ کیا ہوا ہے ۔۔۔ حیرانگی سے دیکھتے داغ کو دیکھا۔۔

www.kitabnagri.xyz

پتہ نہیں کیسے یہ گر گیا -- آپ پلیز دیکھ دیں -- اگر کوئی ایکسٹرا شرٹ رکھی ہو آپ کے پاس ۔

ہاں --آپ آئیں میرے ساتھ --بوتیک کے اندر آتے وہ روم میں آئی --ایکسٹرا تو نہیں ہے میں یہ ہی صاف کر دیتی ہوں --اندر آتے وہ ایک کمرے میں آئے --وہاں مشینیں رکھی ہوئی تھیں --

یہ اتاریں ---میں دھو دیتی ہوں -- موبائل ایک طرف رکھتے اسے شرٹ اتارنے کا کہا --

اچھا --بٹن کھولتے اس نے رخ دوسری طرف بدل لیا تھا --اس کی پیٹھ ایزل کی طرف تھی جونہی شرٹ اتاری تو دل دھک سے رہ گیا --

Novels Queen

وہ بس بیرونی داغ نہیں تھا بلکہ ہاشم کی کندھے سے جلد بھی جھلس چکی تھی --

یہ-جلا ہے اتنا زیادہ --بے اختیار اگے ہوتے اس نے جلے حصے کو چھویا---جہاں چھوٹے چھوٹے چھالے بننا سٹارٹ ہو رہے تھے --

ہ--ہوا کیا ہے -- بتائیں مجھے --

ویٹر پیچھے کھڑا تھا پتہ نہیں چلا اس کے ہاتھ میں پلیٹ تھی تو بس--

کون تھا --آپ بتائیں مجھے میں ابھی ---

اٹس اوکے -- غلطی سے ہو گیا جان بوجھ کے تھوڑا کیا اس نے --اس کا ہاتھ تھامتے روکا--ایزل جو جارہانہ انداز میں مڑی تھی لمحہ بھر کے لیے تھم

www.kitabnagri.xyz

گئی --اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتے جانے کیوں اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا--

تو آپ کو درد نہیں ہو رہا -- تقریباً ایک ہاتھ جتنی جگہ جھلسی ہوئی تھی--- رخ پھیرتے اپنے ایکسپریشن چھپانا چاہے --

اب یہاں کچھ بھی نہیں ہے آپ کو لگاؤں--ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں--

اٹس اوکے --میں ٹھیک ہوں آپ بس یہ صاف کر دیں کسی طرح --

ہمم-- شرٹ اٹھاتے تیزی سے وہ باتھ روم میں چلی گئی --بلو شرٹ پہ دھبہ سا لگا ہوا تھا صاف کرتے اسے پندرہ منٹ لگے -- جب تک وہ باہر آئی ہاشم رحمان وہیں ایک سائڈ پہ کھڑا تھا--

Novels Queen

اب اسے ڈرائے کیسے کروں۔۔

بوتیک میں ڈرائیر نہیں ہے جہاں ہر وقت اس کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔ٹونٹ کیا۔

ایکسکیوز می ۔۔ابھی سٹارٹ ہے ۔۔آہستہ آہستہ ہی سب سیٹ ہوتا ہے ۔۔

مین مین چیزیں تو ہونی چائیں ۔۔اگر آج ہمارے ساتھ کام کر رہی ہوتیں تو آپ کو پتہ ہوتا سب کچھ ۔۔گیلی شرٹ ہی پہن لی۔۔

اگر آپ کا بھائی اتنے گھٹیا طریقے سے پیش نا آتا تو وہ سب نا ہوتا ۔۔ سر جھٹکتے اپنا موبائل اٹھایا۔۔

تو وہ بوتیک میری ہے بھائی کی تھوڑی ہے وہ بس کچھ دن میری جگہ پہ تھا --ورنہ میں ہی ہوتا ہوں--

ایکسکیوز می -- مجھے باہر جانا ہے --وہ اسے اور نہیں سننا چاہتی تھی --خاموشی سے باہر نکل آئی -- ہاشم نے گلاس ڈور سے باہر جاتے پرسوچ نظروں سے دیکھا--

اج کی ملاقات تو ہو گئی تھی --اگے اس کے سامنے اس کی نظروں میں کیسے رہنا تھا اب اس کا لائحہ عمل تیار کرنا تھا --- گیلی شرٹ جلی ہوئی جگہ پہ تھپ تھپاتے تکلیف کم کرنے کی کوشش کی

Novels Queen

ہم لوگ یہ بنا رہے ہیں --موبائل کی سکرین دیکھتے اس نے ریسیپی نوٹ کی --اتنی دیر میں وہ بھی اپنا کوٹ اتار کے سائڈ پہ رکھ چکا تھا --کف کہنیوں تک فولڈ کیے ٹائی ڈھیلی کی --

اسے کیا کہتے ہیں--موبائل ایک طرف سیٹ کر کے رکھتے آبان نے زرنم سے پوچھا -- وہ ابھی چینج کر کے آئی تھی سفید فلفی ونٹر نائٹ ڈریس میں وہ فرائنگ پین نکالنے لگی --

یہ ڈیزرٹ ہے -- پہلی دفعہ بناوں گی پتہ نہیں کیسی بنے --

آپ بریڈ کاٹیں میں کسٹرڈ بناتی ہوں --پھر اسے کام سونپا--

اگر اچھا نا بنا تو -- بریڈ کی باسکٹ اٹھاتے اس نے ٹرے نکالی --تو آپ کو پھر سے بھوکا رہنا پڑے گا---

اچھا بنے گا کیوں نہیں باؤل میں دودھ ابلنے کے لیے رکھا۔۔پھر کپ میں ٹھنڈا دودھ نکال کے اس میں وینیلا فلیور کا کسٹرڈ پاؤڈر مکس کیا۔۔

دوسری طرف آبان ویڈیو دیکھ دیکھ کے بریڈ کے پیسیز کر رہا تھا ۔۔پہلے تمام کنارے الگ کیے پھر باقی بریڈ کے چار سکوئیر پیسیز کیے ۔۔۔

فرائنگ پین میں گھی ڈالیں۔۔ ویڈیو دیکھتے اسے کہا ۔۔وہ کسٹرڈ میں چمچ چلا رہی تھی ۔۔۔

بٹر ڈال لیں۔۔۔

وہ کہاں ہے ۔۔

فریج میں ۔۔۔

Novels Queen

آبان نے پھر اپنے اندازے کے مطابق بٹر ڈالا ساتھ ہی بریڈ کے کٹے ہوئے ٹکڑے ڈالے ---انہیں گولڈن براؤن کرنا ہے -- وہ ساتھ اسے بھی دیکھ رہی تھی ---

کسٹرڈ کو تھوڑا پتلا رکھنا ہے نا --ویڈیو دیکھتے پوچھا --آبان اپنا کام ختم کر کے اب اس کی ہیلپ کر رہا تھا --پھر ایک اور باؤل نکال کے اس کے اندر کسٹرڈ نکالا --

پھر بریڈ کسٹرڈ کے اندر سیٹ کر کے رکھتے ڈرائی فروٹس ڈالے ---

اب اسے ٹھنڈا ہونے کے لیے رکھ دیتے ہیں ---

اوکے --جب تک یہ ٹھنڈا ہو گا ہم لوگ دوسرا کام کرتے ہیں-- معنی خیزی سے کہتے باؤل اندر رکھا--

Novels Queen

اور کیا کرنا ہے بے خیالی میں وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ نہیں پائی شیلف سمیٹتے اسے دیکھا۔۔

ایک منٹ ۔۔اس کا فون بج رہا تھا ۔۔جینز کی جیب سے نکالتے سکرین کو دیکھا۔۔ آذان کا نمبر بلنک ہو رہا تھا۔۔

ہیلو۔۔ ہاتھ سائڈ پہ لٹکتے نیپکین سے صاف کرتے باہر چلا آیا۔۔۔

کیسے ہیں بھائی ۔۔

ٹھیک ہوں تم سناؤ۔۔ بات کرتے لان کی طرف گیا ۔۔پھر گیٹ بند کیا پتہ نہیں گارڈ کہاں گیا تھا دروازہ کھول کے ۔۔

Novels Queen

میں ٹھیک ہوں۔۔اگر آپ ابھی پارٹی میں ہیں تو ویڈیو کال کریں ۔۔ایزل سے بات کروا دیں اس کا نمبر نہیں لگ رہا ۔۔

نہیں۔۔میں تو گھر ہوں۔۔ ماما کا نمبر ٹرائے کرو۔۔
کسی کا نہیں لگ رہا۔۔اسی لیے آپ کو کیا ہے ۔۔

میں گھر ہوں سوری ۔۔میں پھر بھی پتہ کر کے بتاتا ہوں ۔۔

اوکے۔۔میں بھابھی کا۔نمبر ٹرائے کرتا ہوں تب تک۔۔
وہ۔۔بھی گھر ہے ذرا ٹھہر کے بتایا۔۔

اوہ ۔۔آئی سی ۔۔ٹھیک ہے انجوائے کریں۔۔میں خود ہی پتہ کرتا ہوں کسی طرح ۔۔

Novels Queen

ہمم فون آف کرتے واپس آیا تو زرنم کچن میں نہیں تھی --

زرنم -- کوٹ اٹھاتے پکارا--پھر ایسے ہی آس پاس دیکھتے روم میں آیا --رک کے دستک دی --ایک دو اور پھر تیسری دستک کے بعد خود ہی دروازہ کھول کے اندر آیا--

زرنم --کہاں ہیں-- سلائڈ ڈور کے پیچھے جھانکا وہاں بھی کوئی نہیں تھا--

زرنم--اب آواز میں بے چینی تھی --اگر مزاق کر رہی ہیں تو بہت برا مزاق ہے -- باہر نکل آئیں-- اونچی آواز میں کہتے باہر آیا --پھر ایزل کا روم چیک کیا وہاں بھی کوئی نہیں تھا--

زرنم -- اس دفعہ ذرا اونچی آواز میں پکارا گیا تھا--میں بہت برا پیش آؤں گا باہر نکل آئیں جہاں بھی ہیں--بازو پہ لٹکتا کوٹ کہاں گرا تھا کوئی ہوش

نہیں تھا۔۔سارا گھر چھان لیا۔۔زرنم کہیں بھی نہیں تھی -- ڈیزرٹ فریج میں ہی پڑا رہ گیا

میں اپنے پورے ہوش و حواس میں یہ ریزگنیشن دے رہا ہوں -- میرے کچھ زاتی مسائل کی وجہ سے سیاست میں حصہ لینا اب مشکل ہوتا جا رہا ہے --

اپ سب سے گزارش کے کہ انے والے نئے لیڈر کی اپ اتنی ہی عزت کریں گے جتنی میری کی -- اینگر سپاٹ انداز میں بیٹھا پریس کانفرنس کر رہا تھا --

Novels Queen

سامنے کیمرہ مینز اور ریپوٹرز کی بھیڑ میں چھپی وہ سبز قاتل انکھیں اسے اشاروں پہ چلاتے سرشار تھیں--

سر ہم نے گزشتہ روز ہی ایک اڑتی اڑتی خبر سنی ہے کہ اپ کے کچھ راز جو کہ کئی سالوں سے دفن تھے منظر عام پہ لائے گئے ہیں--ایک۔لڑکی نے مائک اس کے سامنے کرتے سوال داغا

نہیں ایسا کچھ نہی ہے --سیاست اسی کا نام ہے ایک پارٹی دوسرے کو گرانے کے چکروں میں کیئں گھٹیا کام سر انجام دیتی رہتی ہے یہ بھی انہیں میں سے ایک تھا---

اچھا--- تم بھول رہے ہو شاید میں نے تمہیں اعتراف کرنے کا کہا تھا --ائیر پیس پہ ایک کرخت اواز نے اینگر کی تڑپتی خواہش پہ ایک بار پھر پانی پھیر دیا--

Novels Queen

ہم اپ کی بات پہ وقتی طور پہ یقین تو کر لیں گے -- لیکن عوام ہر گز نہی چاہے گی کہ اب کی بار وہ انکھوں دیکھی مکھی نگلیں--

یقینا اپ کے بہت سارے ووٹ گریں گے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اپ کی پارٹی لیڈر انے والے الیکشن میں اپنا مقام کھو دیں--

لیڈر شپ تو آنی جانی چیز ہے --اس بار نا سہی اگلی دفہ ضرور ہم لوگوں کے دلوں میں دوبارہ راج کریں گے --

اور بھی کئی ریپورٹز اس سے بہت کچھ پوچھ رہے تھے اینگر بمشکل درد برداشت کرتا وہاں بیٹھا رہا پھر سبز انکھوں کے اشارے پہ وہ کٹھ پتلی اپنی جگہ سے اٹھی --

کانفریس ختم کرتے ہی اسے رولف بارڈ کے ادمی لے گئے تھے ---ادھ کٹا بازو کوٹ کے اندر چھپا ہوا تھا

اس کے ریزائین کرنے سے رولف کو یہ فائدہ ہوا تھا کہ ایک جانی مانی پارٹی راستے سے ہٹ گئ تھی باقی لیڈرز کے نا تو ووٹرز پکے تھے نا ہی ان کے اتنے اثاثے تھے کہ وہ الیکشن مضبوط قدموں سے سنبھال سکیں-- ابن البار کا راستہ صاف تھا --

----

زرنم -- وہ موبائل لیے باہر ایا --- بھاگتے ہوئے مین گیٹ تک کا راستہ عبور کیا گارڈ ابھی تک نہی ایا تھا --

Novels Queen

دروازہ کھولتے آس پاس دیکھا کہیں کچھ بھی مشکوک نہی تھا سب کچھ ویسا ہی تھا جیسے پہلے تھا --

کہاں گئ ہیں-- اضطراب کی کیفیت میں وہ پھولی سانسو سے دوبارہ واپس ایا---

زرنم کہاں ہیں --کچن میں اتے شیلف کے پیچھے دیکھا دروازوں کے پیچھے شاید چھپی ہو--دل میں ہول اٹھ رہے تھے --مڑتے ہوئے اچانک سنگ مر مر کے فرش پہ نظریں ٹھہر گیئں --ن

نیچے بیٹھ کے غور سے اس نشان کو دیکھا -- سرخ خون کا قطرہ جو پونچھا گیا تھا لیکن اس کا نشان باقی رہ گیا تھا -- وہ ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا --

Novels Queen

یعنی اس کے یہاں سے جانے کے بعد کچھ تو ہوا تھا ---زرنم اس گھر میں تھی ہی نہی --وہ باہر ایا--

کون کرے گا ایسا --اس کے زہن میں برے برے خیالات ارہے تھے-- نہیں--

میری زرنم کو کچھ نہی ہو گا-- چہرے پہ ہاتھ پھیرتے اس نے عصام کا نمبر ملایا --

بابا--جس سے میرا ابھی کچھ جھگڑا ہوا تھا وہ وہیں ہے ---

کون منیب ---

ہاں وہی شاید --- جلدی بتایئں وہیں ہے --؟

Novels Queen

نہیں وہ تو چلا گیا ہے کافی دیر سے --عصام کی بات بیچ میں ہی تھی اس نے کال بند کر دی --

گھر کے چاروں طرف کچھ بھی نہی تھا---- دوبارہ واپس اتے اس نے مین گیٹ کے کیمرے اون کیے اور اسے ساری کاروائی نظر اگئ --

شٹ --شٹ --وہ بات سننے باہر گیا ہی کیوں تھا -- کی بوڈ پہ ہتھیلی مارتے وہ سیدھا ہوا --

پھر زوم کر کے گاڑی کا نمبر نوٹ کیا اور باہر نکل ایا --وہ اسے ٹریس کر رہا تھا --کچھ ہی سیکنڈ میں لوکیشن اس کے سامنے تھی --

اپنی گاڑی گیٹ سے نکالتے سپیڈ دو سو چالیس پہ لاتے وہ اس وقت پاگل ہو رہا تھا -- دل انجانے خوف سے لرز رہا تھا لیکن جسم میں پھریری سی بھری تھی --

اگلی گاڑی بھی جیسے فل سپیڈ پہ تھی -- ویرانے سے گزرتے اس نے شوٹ کٹ لیا وہ شہر سے باہر جا رہا تھا --

کئ ٹریفک سیگنلز توڑے اسے کوئی پرواہ نہی تھی پرواہ تھی تو بس زرنم کی جو اس وقت ایک سائکو کے ہاتھ لگ گئ تھی -- بس اس نے اسے کوئی نقصان نا پہنچایا ہو --

----

Novels Queen

چلو میری گڑیا۔۔ہمارا گھر اگیا ہے ۔۔بے ہوش زرنم کو اٹھاتے منیب نے گاڑی سے نکالا ۔۔۔پھر دروازہ بند کرتے وہ اندر ایا۔۔چھوٹی سی سرنگ تھی جسے عبور کرتے وہ ایک کمرے میں پہنچا۔۔

یہ ہمارا کمرہ ہے۔۔یہاں ہم دونوں رہیں گے ۔۔ ساکت وجود کو بیڈ پہ لیٹاتے دروازہ بند کر دیا۔۔وہ پتھروں سے بنایا ہوا ایک۔مضبوط غار تھا ۔۔

میری جان ۔۔میری رانی ۔۔ اس کے بالوں کو چھوتے انجانی سی خوشی کا شکار ہوا ۔۔ مجھے یقین نہی ارہا اج تم۔میری۔دسترس میں ہو۔۔۔

یہ رات میری باہوں میں گزارو گی تم ۔۔میرا بے بی ۔۔۔

اس کے سرہانے بیٹھا وہ اسے مبہوت ہو کے دیکھنے لگا۔۔۔

Novels Queen

تم کتنی نرم ہو --بلکل موم-کی گڑیا جیسی --اور وہ تمہارا شوہر کیسا ادمی ہے جو تمہاری قدر ہی نہی کر رہا تھا--تمہیں اکیلا چھوڑ کے کہیں بھی چلا جاتا ہے ---

میں نہی چھوڑوں گا تمہیں-- کبھی بھی نہی تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی -- ہاتھ بڑھا کے اس کی گردن کو چھوا--

تم کب جاگو گی --میری جان -- نیچے ہوتے گردن سے کپڑے پیچھے کھینچے --

ہ--ہٹو-- ایک انجانا سا لمس محسوس کرتے زرنم نے پلکیں جھپکائیں تھیں--پورا جسم جیسے مفلوج ہو چکا تھا--

Novels Queen

تم ہوش میں اگئ -- تم مجھے دیکھ سکتی ہو-- وہ خوش ہوتے اپنا کام بھول گیا--

د--دور ہٹو ---ت-- تم مجھے--کون --- بیڈ سے اترتے وہ دور جا کھڑی ہوئی ---

میں تمہارا غلام ہوں میری جان --

م--مجھے یہاں سے جانا ہے وہ باہر کی طرف لپکی ہی تھی کہ منیب نے تیزی سے اسے پکڑا--

تم میرے ساتھ سوں گی --لہجے میں خود بخود حاکمیت در ائی --

Novels Queen

ن۔۔نہیں۔۔مجھے چھوڑو۔۔۔ابان ۔۔خوف سے وہ چلائی ۔۔۔پورے جسم پہ جیسے چیونٹیاں رینگنے لگی ہوں

کہاں لائے ہو۔۔اب اسے اس پاس دیکھنے کا خیال ایا تو نظریں دوڑائیں ۔۔ابان کہاں ہیں۔۔میں ۔مر جاوں گی ۔۔۔

وہ۔۔۔وہ میرا بھائی بچارا گھر ہو گا۔۔جو تم نے بنایا تھا کیا۔۔

سر پہ ہاتھ مارا۔۔ہاں وہ جو تم دونوں نے مل کے کسٹرڈ اور کچھ بنایا تھا۔۔وہ والا۔۔کھا رہا ہو گا ارام سے۔۔

مجھے جانے دو ۔۔اسے بے بسی سے دیکھتے انسو گال بھگو رہے تھے۔۔مجھے یہاں سے باہر نکالو۔۔اپنے قریب اتے دیکھ کے پیچھے سرکی۔۔

www.kitabnagri.xyz

بس ایک رات۔۔میری جان ۔۔صرف ایک رات میں تمہارے ساتھ کھیلنا چاہتا ہوں۔۔

ت۔۔تم کیا بکواس کر رہے ہو۔۔میرے قریب مت انا ۔۔خود کو بچانے کے لیے وہ ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔۔

میں بکواس نہی کر رہا ۔۔پیار کر رہا ہوں۔۔ تم بس ایک رات میرے ساتھ سو جاو ۔۔پھر تم۔جو۔کہو گی کرو۔ گا۔۔اسے زبردستی اپنے شکنجے میں لیتے بالوں پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔

م۔۔مجھے جانے دو پلیز۔۔اس کے چھونے پہ جیسے زرنم پاگل ہوئی۔۔ خود کو چھڑوانے کی کوش کرتے وہ اونچا اونچا رو پڑی تھی ۔۔۔

م--میری بات سنو--پلیز جانے دو--ج--جب ابان آئیں گے تو--اس کے رینگتے ہاتھ زرنم کو تکلیف دے رہے تھے --یہ ویسا لمس نہیں تھا اس میں وہ نرمی نہیں تھی جو ابان کے چھونے میں تھے ---

وہ نہی اںئے گا--وہ تو ارام سے کھا رہا ہو گا-میری جان--

تم کیوں ہلکان ہو رہی ہو کسی کو معلوم نہی ہو گا ہم یہاں ہیں--ہم-دوونوں یہاں خوب مزے کریں گے --

دیکھو --پلیز---اللہ کا واسطہ ہے جانے دو مجھے-- تمہاری نہی ہوں میں--چیختے کرلائی--

ک--کیا--اسے چھوڑتے وہ پیچھے ہٹا---

Novels Queen

ت--تم میری نہی ہو-- زمین پہ بیٹھتے حیرانی سے دیکھ جیسے اسے یقین نا ایا ہو--

میرا--دل کہتا ہے تم-میری-ہو--جیب سے نیل کٹر نکالتے اپنے ناخن کاٹنے لگا--زرنم کو اس لمحے وہ پاگل لگ رہا تھا وہ واقع پاگل تھا--

ادھر او--اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا کہا--

ن--نہیں--مجھے واپس جانا ہے--ابان-کے پاس--اس کا گلہ سوکھ گیا چیخ چیخ کے--

دیکھو اس- کتے کا نام مت لو-- ورنہ اسے تمہارے سامنے مار دوں گا پھر تمہیں کس کا اسرا ہو گا--ہاں--اسے زبردستی گھسیٹ کے اپنے سامنے بٹھایا--

Novels Queen

اپنے ہاتھ دیکھاو ---زبردستی اس کا ہاتھ اپنے سامنے کیا--پھر ناخن کٹر سے اس کے ناخن کاٹنے لگا--زرنم روتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی جان جیسے حلق میں اٹک ہی گئ تھی -- اگر مر جاتی تو اچھا تھا یہ ازیت تو نا ہوتی کے اسے کسی نا محرم نے چھوا ہے --

ان کے کاٹ دیے ہیں --جب سارے ناخن کاٹ چکا تو ناخنوں کے قریب سے ماس کو ناخن کٹر کے اندر دبایا--

آاا--تکلیف کی شدت سے اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچنا چاہا لیکن اس کی گرفت کافی سخت تھی --

دوسری انگلی سے بھی ادھا ماس اکھیڑ لیا--خون--

تمہارا خون -- یہ دیکھو میرا بھی نکلا ہے --اس نے اپنے پاوں سے جوتا اتارتے اسے دیکھا--

اہ---وہ گھبرا کے پیچھے ہوئی اس کے پاوں کا انگوٹھا پاوں کے ساتھ لٹک رہا تھا---اندر کا گوشت صاف نظر اتے اسے بھیانک بنا رہا تھا--

دیکھو --مجھے بھی اب درد نہی ہو رہا تمہیں بھی نہی ہوگا --ادھر او---اٹھ کے خود اس کے قریب ایا--

یہ تم نے کہاں سے لیے ہیں -- اچانک اس کی نظر کانوں میں پہنے اویزوں پہ گئ --

یہ تمہارے شوہر نے پہنائے ہونگے --ہے نا-- ناخن کٹر پھینکتے ٹاپس دیکھنے لگا--

بہت پیارے ہیں۔۔تمہارا شوہر بھی پیارا ہے ۔۔ لیکن۔کیا کروں۔۔

تم میری جان ہو اسے کیسے دے دو ۔۔جانتا ہوں وہ بھی پاگل ہو رہا ہو ۔۔

وہ تمہیں تلاش کر رہا ہو گا لیکن نہی۔۔وہ ہنسا۔۔وہ تمہیں نہیں ڈھونڈھ سکے گا۔۔

و۔۔وہ تو وہ کسٹرڈ کھا کے سو گیا ہو گا۔۔اس میں تو میں نے زہر ملایا تھا ۔۔

ہاں اسنے چکھا تو ہو گا ۔۔وہ پاگلوں کی طرح مسلسل بولے جا رہا تھا اور زرنم خوف سے دیوار سے چپکی اپنی انگلیاں دیکھ رہی تھی ۔۔

www.kitabnagri.xyz

ا--ابان پلیز اجائیں--اللہ جی ابان کو بھیج دیں نا--دل اس یہی ورد کر رہا تھا کہ کہیں سے ابان اجائے اسے بچا لے--وہ وہاں سے نہیں نکل پائے گی--

چلو آؤ سوتے ہیں--اچانک سے وہ کھڑا ہوا اور اسے گھسیٹ کے بیڈ تک لے ایا--

تم میرے ساتھ سو جاو--کل صبح ہم واپس گھر چلیں گے--زور لگاتے اسے بیڈ پہ لٹایا

اور کمفرٹر کرواتے خود بھی اس کے ساتھ اکے لیٹ گیا--ایک-ہی-کمفرٹر میں وہ اس پاگل ادمی کو برداشت کیسے کرتی خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش میں وہ حواس باختہ ہو رہی تھی--

Novels Queen

مت ہلو۔اسے اپنے شکنجے میں مضبوطی سے تھامے بیڈ سے باندھ دیا۔۔زرنم کی ہر قسم کی مزاحمت بیکار جا رہی تھی وہ خود کو اس باوئلے انسان سے بچا نہی پائی

زرنم ۔۔ وہ آوازیں دیتا جنگل میں داخل ہو چکا تھا گاڑی وہی۔ سگنل پہ چھوڑتے وہ بھاگتے وہاں تک پہنچا۔۔پاوں شل ہو چکے تھے لیکن جنون بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔

زرنم ۔۔ گاڑی تک پہنچنے میں دو منٹ لگے ۔۔دماغ کی شریانیں پھٹ رہی تھیں۔۔

Novels Queen

ہیلو ۔کوئی ہے اندر جھانکتے شیشے پہ ہاتھ مارا پھر زور سے مکا مارتے شیشہ ہی توڑ دیا ۔۔ لیکن اندر کوئی نہی تھا ۔۔

کہاں ہیں اپ ۔۔ سرخ چہرا لیے وہ اس پاس دیکھ رہا تھا۔۔دور دور تک کسی زی روح کا نشان نہی تھا دوڑتے اگے پیچھے وہ دیکھ رہا تھا جب پاوں ایک گھڑھے میں پڑا۔۔

زرا سی کھودی ہوئی ان بیلس جگہ تھی ۔۔نیچے بیٹھتے مٹی ہٹائی ۔۔

ز۔۔زرنم۔۔۔تھوڑی اور مٹی ہٹائی تو لوہے کا صندوق ہلکا ہلکا دیکھنے لگا۔۔وہ۔ہاتھوں سے مٹی ہٹاتا جا رہا تھا ۔۔

ز۔۔زرگھبر۔۔اس کی اواز حلق۔میں اٹکی ۔۔اگر وہ اس صندوق میں تھی تو۔۔ ابان وہیں اس لمحے جیسے مر گیا ۔۔وجود پہلے ہی پسینے میں بھیگا تھا اب مٹی سے الودہ ہو گا ۔۔

کانپتے ہاتھوں سے صندوق کا ڈھکن اٹھایا اندر کچھ بھی نہی تھا بلکہ راستہ تھا ۔۔

چھلانگ لگاتے نیچے اترتے وہ سرنگ کے اندر چلا گیا۔خاموشی سے چلتے اس نے کوئی اواز نہی کی تھی ۔۔

لیکن جوتوں کی ہلکی ہلکی ٹک ٹک منیب کے کانوں میں پڑ ہی گئ ۔۔زرنم کو۔اپنی ٹانگوں سے باندھتے کمفرٹر سختی سے پکڑ لیا ۔۔۔

تمہیں لینے اگیا ہے وہ۔۔میں جانے نہی دوں گا تمہیں دیکھنا۔۔

Novels Queen

میری جان تم گھبراوں نہیں۔۔س کے منہ اور ناک پہ سختی سے ہاتھ جماتے کان کے قریب منیب نے وسپرنگ کی ۔۔

ابھی اس کا منہ قریب ہی تھا جب اوپر سے کمفرٹر ہٹایا گیا ۔۔

او۔۔ او۔۔۔تم دیکھو تمہاری بیوی کتنی خوش ہے ۔۔ ابان نے ایک جھٹکے سے اسے الگ کیا تھا روتی زرنم کو اٹھاتے اس کا دل کیا اسی ادمی کو اسی وقت جان سے مار دے ۔۔

ا۔۔اپ ٹھیک ہیں۔۔ بال پیچھے کرتے سوجی ہوئی انکھیوں میں دیکھا ۔۔۔رو رو کے برا حال تھا ۔۔ شکر ہے اپ ٹھیک ہیں ۔۔اسے شدت سے سینے میں بھیچتے وہ جیسے دوبارہ زندہ ہوا ۔۔

Novels Queen

تم چھوڑ دو اسے ---دیکھو چھوڑ دو--وہ کسی اور کے ساتھ نہی سوتی --وہ صرف میرے ساتھ سوئے گی --

منیب دوسرے سرے پہ کھڑا اسے جتا رہا تھا اور ابان نے سرخ انگارا ہوتی انکھوں سے اسے دیکھا--

پھر زرا سا جھک کے زرنم کو اپنے بازوں میں بھرا وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی --- باہر اکے اسے گاڑی میں بٹھایا---

میں یہیں ہوں-- گال پہ لب رکھتے وہ نرمی سے چھوا--اس کے ہاتھ وہ دیکھ چکا تھا -- ڈرنا نہی --

میں ارہا یوں یہیں رہیں-- دروازہ بند کرتے --دوبارہ نیچے ایا--وہ ڈر کے ایک طرف بیٹھا ہوا تھا--

میں نے اسے بس دیکھنا تھا ۔۔وہ تمھاری ہی بیوی ہے ۔۔اپنے لٹکتے انگوٹھے پہ ہاتھ رکھتے سے بتایا ۔۔وہ اب اس سے جھوٹ بول رہا تھا تا کہ بچ سکے۔۔

دیکھ لیا ۔۔چھو بھی لیا ۔۔ابان شیخ کی کرخت اواز گونجی تھی ۔۔۔

اب میری باری ہے تمہیں دیکھنے کی بھی اور چھونے کی بھی ۔۔ اس کے پاس جا کے اسے گریبان سے پکڑ کے کھڑا کیا۔۔۔

تم نے میری زرنم کے بارے میں ایسا سوچا بھی کیسے ۔۔کیوں۔۔ پوری شدت سے اسے دیوار سے دے مارا وہ اچھل کے نیچے گرا۔۔

تم نے اسے چھوا کیسے ۔۔اسے دوبار اوپر اٹھایا اور دیوار سے سر لگاتے کئی ہاتھ اس کے گالوں پہ جڑدے۔۔وہ پاگلوں کی طرح چلانے لگا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.xyz

تمہیں اسی مار ماروں گا سانس نہیں لے پاو گے --بالوں سے پکڑتے اسے دروزے کے قریب لایا-- دروازہ بند کرتے پانچ منٹ میں اس کا کام تمام کر دیا تھا--

خون میں لت پت وہ زمین پہ پڑا اخری سانس خارج کر گیا-- اسے وہیں مردہ حالت میں چھوڑ کے باہر ایا تو زرنم۔ہنوز رو رہی تھی --

ابان کے کپڑوں پہ جا بجا خون لگا ہوا تھا -- باکس کا ڈھکن بند کرتے اوپر مٹی ڈالی --اب کی بار جگہ ہموار کر دی گئ تھی --

منیب پہلا مقتول تھا جو اپنی قبر میں اپنے ہی پاوں سے چل کے گیا اور پھر وہیں دفن ہو گیا --

www.kitabnagri.xyz

گاڑی میں بیٹھتے زرنم کو دیکھا جو ہولے ہولے لرز رہی تھی ---اب سب ٹھیک ہے --پریشان مت ہوں --اس کا سر سینے سے لگاتے تسلی دی --

زرنم کچھ بول ہی نہی پا رہی تھی اس پہ اتنا خوف طاری تھا کہ سانس لینا بھی محال تھا--

ہچکیاں لیتا وجود ابان کے لمس کو خود پہ محسوس کرتا اور شدت اختیار کر رہا تھا--زرنم -- اس کا چہرا اوپر اٹھاتے دیکھا--وہ ہوش کی دنیاں کھو رہی تھی --

زرنم --اس کا چہرا تھپتپاتے انکھ سے ایک بے بس انسو زرنم نے حواس کھوتے محسوس کیا تھا

جب کچھ ایسا ہماری زندگی میں ہو رہا ہو جس کی ہمیں سمجھ نا ائے تو ہمیں صبر کرنا چاہیے --

یہ ضروری نہی ہے کہ ہمیں ہر چیز کی حکمت فورا سمجھ اجائے -- کچھ باتیں وقت کے ساتھ سمجھ اتی ہیں--

وقت سارے راز کھول دیتا ہے -- اور اللہ کو صبر کرنے والے پسند ہیں--- صبح صادق کا وقت تھا اندھیرا چھٹتے سورج کی روشنی بحال کرنے والا تھا ---

Novels Queen

اس کے زہن میں گھوم رہا تھا کہ وہ نماز پڑھنا شروع کرے لیکن پھر بھی وہ۔ہمت نہی کر پا رہی تھی -- اسے سکون چاہیے تھا جو کہیں بھی میسر نہی تھا --

صبر کیا ہوتا ہے --پاس پڑی سفید چادر دیکھی --اسے بیڈ پہ ہی چھوڑتے وہ وضو کے لیے اٹھی --

صبر کا مطلب ہے مشکلات میں پرسکون رہنا۔ یہ ایک خوبی ہے جو ہمیں قابل اہداف کی طرف بڑھنے اور مشکل حالات سے متاثر نہ ہونے کے قابل بناتی ہے۔

مشکلات اگر اپ کی جان کا عذاب بن جائیں تو کیسے ممکن ہے صبر---یخ ٹھنڈے پانی کے نیچے ہاتھ رکھتے جھجھری لی --

Novels Queen

مشکلات عذاب نہی ہوتیں --بلکہ آزمائش ہوتی ہیں

اللہ پر ایمان رکھنے والے ہر مومن کو آزمایا جائے گا۔

اس طرح کے ٹیسٹ خوف، بھوک، بیماری، سامان یا جان میں کچھ نقصان یا اسی طرح کی دفعات کی صورت میں آسکتے ہیں۔ مشکلات کے بغیر کوئی بھی مکمل طور پر خوشگوار زندگی نہیں گزار سکتا۔

برداشت سے باہر ہے سب --میں نے زندگی میں کبھی خوشی نہی پائی --کچھ بھی برداشت نہی ہوتا اب ---پانی کے ننھے قطرے اس کے چہرے سے پھسلتے واش بیسن میں گرے--

اللہ کسی جان کو اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ جب بھی وہ ہمیں کسی مشکل میں مبتلا کرتا ہے تو وہ ہمیں امید بھی دیتا ہے۔ ہمیں

www.kitabnagri.xyz

آزمائشوں اور مشکلات میں تنہا نہیں چھوڑا جاتا۔وہ۔ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے

--

مجھے کوئی امید کا جگنو نہیں دیکھائی دے رہا --میرے حصے میں جو لکھا گیا

وہ اتنا برا ہے کہ ---

نور--اسے کسی نے پکارا تھا--ایک دم سے انکھیں کھولتے سامنے دیکھا --وہ

سو رہی تھی --اٹھ کے بیٹھتے ہاتھوں کو دیکھا --اس کے ہاتھ خشک تھے

وہ اپنے بستر میں تھی --وقت دیکھا تو صبح کے نو بج رہے تھے --

وہ خواب میں سب ہو رہا تھا وہ نا شکری کرنے والی تھی جب اسے جگا دیا

گیا

www.kitabnagri.xyz

ایک خواب اسے پہلے ایا تھا تب وہ کالے پانی میں بھاگ رہی تھی --اج جو پانی تھا وہ سفید تھا اور وہ وضو کر رہی تھی --

کیا اسے صبر کرنا تھا اسے صبر کرنا سیکھایا جا رہا تھا --

گہری سانس لیتے واپس پیچھے ہو کے ٹیک لگائی -- ٹرین اس کے وجود سے گزر گئی تھی --

نورا نہی مری لیکن نورا کے جسم کا ٹکرا کچل گیا تھا --- وہ اس وقت اندھیرے میں تھی اور اج اسے صبح صادق کا وقت دیکھایا گیا تھا جب روشنی کی کرنی زمین پہ پھیلتی ہیں-

-تب اس کا دپٹہ پھٹا ہوا تھا اور اج اس کے پاس سفید چادر تھی -- خوبصورت پاک بنا کسی پیوند کے --

اسے نماز پڑھنے کی تلقین کی گئی تھی --وقت دوبارہ دیکھا --اسے نہیں پتہ تھا یہاں نماز کی کیا ٹائمنگ کے --

الکا بی سے پوچھوں گی -- انکھیں موندتے اب کی بار خوف نہی تھا جیسے دل کے اندر کہیں دور سکون اتر رہا ہو

اذان بھائی نہیں ائے کیا -- احلام نے حمنہ سے پوچھتے اس کی گود میں ہاتھ رکھے وہ لوگ بس واپسی کی تیاری کر رہے تھے --

نہی --وہ ابھی کچھ دن پہلے ہی واپس گئے ہیں --کھیل کھیل کے اب تھکاوٹ سے چور ہوتے احلام موسی اور حمنہ ایک طرف زمین پہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے --

www.kitabnagri.xyz

دوبارہ کب ائیں گے -- موسی نے ادھر ادھر دیکھتے پوچھا--

ابھی ہم لوگ رابیل اپی کی شادی کریں گے تب --

شادی پہ ہمیں بھی بلائیں گے --

ہاں کیوں نہیں--

چلو بچو --اٹھو اب دیر ہو رہی ہے گھر واپس چلنا ہے --بینش نے انہیں دور سے دیکھتے اواز دی تو وہ تینو ایک ساتھ اٹھ گئے --

سب کے جانے کے بعد عصام عشوے اور ایزل گھر کے لیے نکل ائے --

ادھے گھنٹے میں گیٹ کے سامنے گاڑی روکتے ہارن دیا --ایک بار دو بار--

کوئی نہی ایا تو عصام خود ہی اتر کے گیا اور گیٹ کھولا۔۔حد ہے اتنی لاپرواہی ۔۔ عشوے اور ایزل بھی اتر چکی تھیں۔۔

گاڑی نہی ہے بھائی کی ۔۔ایزل۔کی نظر پورچ پہ پڑی تو عصام کو بتایا۔۔

اللہ خیر کرے ۔۔ عشوے نے وہاں رکنے سے بہتر اندر انا سمجھا ۔۔

ابان زرنم ۔۔ آوازیں دیتے ان کے روم میں ائی وہ بھی خالی تھی ۔۔۔

گھر کوئی نہی ہے ۔۔ گارڈ بھی نہی ہے ۔۔پریشانی سے فون نکالتے ابان کو کال کی۔۔بیل جا رہی تھی لیکن رسیو نہی ہو رہا تھا ۔۔

تینوں پریشانی سے بس ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ۔۔

Novels Queen

زرنم کو کریں کال --شاید وہ پک کر لے -- عشوے کی بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ ابان کی اگئ --

کہاں ہو --یہاں ہم سب پریشان ہو رہے ہیں-- گھر سارا کھلا ہوا ---سب ٹھیک ہے --

زرنم کی طبعیت خراب ہو گی ہے --ہوسپٹل جا رہا ہوں--اواز کی نمی محسوس کرتے عصام کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے --

----

زرنم کی طبعیت خراب ہو گئی ہے --ہوسپٹل جا رہا ہوں--آواز کی نمی محسوس کرتے عصام کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے --

اوکے خیال رکھنا بیٹا--

www.kitabnagri.xyz

جی بابا۔۔ گاڑی ہوسپیٹل کی حدود میں داخل ہو چکی تھی ۔۔روکتے تیزی سے اترا اور پھر زرنم کو اٹھاتے وہ اندر آیا تھا ۔۔

ڈاکٹر ۔۔ ریسیپشن پہ کھڑی لڑکی کو دیکھتے پوچھا ۔۔

آپ سامنے جائیں ۔۔ اس کی حالت دیکھتے ریسپشن نے ڈکٹر کو انفارم کر دیا تھا ۔۔۔

آپ لوگ چینج کر لیں پھر چلتے ہیں ۔۔موبائل ہاتھ میں ہی لیے عصام اپنے روم میں آیا ۔۔دروازہ کھلا ہوا تھا ۔۔ عشوے اس کے پیچھے پیچھے اندر آئی ۔۔

Novels Queen

آپ کر لیں پہلے --اسے کہہ کے خود سٹڈی روم میں آیا--اندر داخل ہوتے سامنے لاکر بھی کھلا ہوا تھا تشویش سے اگے بڑھا سامنے کمپیوٹر کی سکرین نمبر پلیٹ پہ رکی ہوئی تھیں--

کیا ہوا ہو گا --دروازہ بند کرتے کرسی سنبھالی جھولتا کی بورڈ اٹھا کے ٹیبل پہ رکھا --

تین گھنٹے قبل

سٹیج پہ کھڑے ہوتے اس نے سب کے سامنے اپنے کیئے کی معافی مانگی اور خاموشی سے شرمندہ سا باہر نکل آیا --اپنی گاڑی میں بیٹھتے اس کے چہرے پہ شاطرانہ مسکراہٹ تھی--

وہ سیدھا آبان شیخ کے پیچھے اس کے گھر آیا --ہر طرف اندھیرا تھا --گیٹ سے تھوڑے فاصلے پہ گاڑی روکی اور آس پاس نظریں دوڑائیں --

www.kitabnagri.xyz

تمام لوگ اپنے گھروں میں تھے دو آدمی سڑک سے گزرتے آگے دائیں جانب مڑ گئے ۔۔گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرتے وہ کچھ قریب آیا ۔۔

پھر ڈیش بورڈ سے شیشی نکالتے ایک ٹیشو لیا اور اس پہ وہ شیشی انڈیلتے باقی بچی اپنی جیب میں ڈال دی۔۔۔آہستہ سے گیٹ کے پاس جاتے دستک دی ۔۔

گارڈ جو گیٹ کے پاس ہی بیٹھا تھا پوچھا کون۔۔

جی مجھے صاحب کے لیے پارسل دینا ہے ۔۔ جھوٹ بولتے وہ چوکنا کھڑا تھا جونہی گارڈ نے گیٹ کھولا اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بنا ہی قابو کر لیا۔۔۔

Novels Queen

رومال سختی سے اس کے ناک سے جمایا ہوا تھا۔۔وہ ہاتھ پاوں بھی نہیں مار سکا۔۔اس کے حوش کھوتے ہی منیب اسے گھسیٹتا ہوا دوسری طرف لے گیا وہیں اوندھے منہ زمین پہ چھوڑ کے کھلے دروازے سے اندر آیا۔۔

آبان کچن میں تھا لیکن زرنم نہیں تھی ۔۔ ادھر ادھر دیکھتے وہ باہر نکل آیا۔۔کچن ایسے تھا کہ اگر وہ اوپر جاتا تو گلاس وال سے صاف نظر آتا ۔۔

یعنی کچن سے پورا لیونگ روم نظر آتا تھا اور اگر وہ وہاں سے گزرتا تو آبان کی نظر اس پہ یقینا پڑ ہی جاتی ۔۔

واپس دبے قدموں باہر نکلتے گھر کے بائیں جانب آیا وہاں دو چار کمروں کی بالکنیاں تھیں پہلے غور سے دیکھا کس کا دروازہ کھلا ہے زرنم کے ٹیرس کا دروازہ کھلا تھا۔۔

وہ دیوار کے ساتھ لگی بیل کے سہارے کے لیے لگائے گئے ہکوں پہ پاؤں رکھتے بے مشکل اوپر آیا۔۔پھر دروازہ کھول کے راہداری میں پہنچ گیا۔۔

آہستہ آہستہ سب کمرے چیک کیے ۔۔زرنم کے روم کے سامنے رکتے دروازہ ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ کھولا سامنے کوئی نہیں تھا۔۔

آرام آرام سے ڈریسنگ روم تک آیا۔۔پھر ہلکے ہاتھ سے دروازہ کھولا۔۔سامنے ہی زرنم دوسری طرف منہ کیے چینج کرنے کی تیاری کر رہی تھی۔۔

آہ۔۔آخر میں نے تمہیں پا ہی لیا میری جان ۔۔سوچتے ہی وہ اپنی چھوٹی آنکھوں کو اور سکیڑتے دیکھ رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.xyz

تم خود میرے سامنے بے لباس ہو رہی ہو میری گڑیا --زمین پہ بیٹھتے وہ ہلکی سی جھری سے اندر جھانکتا بڑبڑایا --اندر زرنم فراک کا نچلا گھیرا اتار چکی تو واپس پلٹی --

تاکہ دوسرے کپڑے اٹھا سکے پنک کلر کی فلفی سی شرٹ اور ٹراوزر جو وہ رات کو پہنتی تھی ہاتھ میں لیتے اس کی نظر باہر گئی -- دل جیسے دھک سے رہ گیا --

نیچے بیٹھا اسے کوئی دیکھ رہا تھا -- جلدی سے پورا دروازہ بند کر دیا --پھر چینج کر کے باہر آئی تو کوئی نہیں تھا --

پتہ نہیں واقع ہی کوئی تھا یا میرا وہم تھا -- جھرجھری لیتے بالوں کو آزاد کیا پھر دوبارہ ڈھیلی پونی بناتے سلیپرز پہنے --

Novels Queen

منیب صوفے کے پیچھے چھپا ہوا تھا --جب تک زرنم باہر نکلی وہ وہیں بیٹھا رہا -- اس کے باہر نکلتے وہ بھی پیچھے آیا --سیڑھییاں اترتے وہ وہیں رک گیا اور زرنم نیچے کچن میں چلی آئی ---

منیب وہیں ایک طرف کھڑا دیکھ رہا تھا --وہ لوگ کچھ ڈسکس کر رہے تھے --پھر کچھ بنانے لگے وہ دیکھتا رہا اسے موقع چاہیے تھا ---

کتنی دیر وہ وہیں انتظار کرتا رہا --اسے اوپر ہی اغوا کر لینا چاہیے تھا خیر ابھی بھی کون سا وہ اس کے ہاتھ سے نکلی تھی --

کچھ دیر بعد آبان کا فون بجنے لگا تو منیب تیار ہوا -ٹشو پہ دوا لگاتے آرام سے نیچے آیا زرنم سنک میں برتن دھو رہی تھی پیچھے سے جاتے اس کے ناک پہ ٹشو رکھ دیا --

Novels Queen

اس کے بے ہوش ہوتے ہی آگے کی طرف شیلف پہ سہارا دیا پھر فریج کھول کے کسٹرڈ میں وہی دوا ملا دی--

اوفف میری جان -- اس کے نازک سے سراپے کو دیکھتے وہ خوش ہوتا واپس مڑا پھر اپنے کندھے پہ اٹھاتے وہ باہر نکل رہا تھا جب گرل سے اکھڑا ہوا لوہا اس کے انگوٹھے کو زخم کر گیا

آہ--خون کا قطرہ زمین پہ گرا وہ زرنم کو سنبھالتے نیچے ہوا اور اپنی ہھتیلی سے قطرہ صاف کیا پاس لٹکتے نیپکن کو اپنے انگوٹھے پہ باندھا اور زرنم کو دوبارہ اٹھایا---

واپس ایزل کے کمرے کی طرف سے جانے کی بجائے وہ لیونگ روم کے ایک کونے میں چھپ گیا--

Novels Queen

آبان جونہی واپس آیا تو وہ وہاں سے باہر نکل آیا ۔۔گاڑی تک آ کے زرنم کو فرنٹ سیٹ پر بٹھایا ۔۔

اپنی طرف آ کے گاڑی سٹارٹ کی اور نکل گیا۔۔خوف سے پسینہ بھی آیا ہوا تھا لیکن اب اس کا کام ہو چکا تھا ۔۔گارڈ ابھی تک وہیں بے ہوش پڑا تھا

یہ سب کچھ عصام نے سامنے چلتی سکرینز پہ دیکھا تھا ۔۔

عشوے اور زرنم بھی ریڈی تھیں۔۔عصام نے اپنا کوٹ ہی اتارا تھا جوتے چینج کرتے وہ باہر آیا کچن سے پانی کی بوتل نکالی ۔۔

آپ لوگ گاڑی میں بیٹھیں میں آرہا ہوں ۔۔ وہ ان کے قریب سے گزرتا باہر آیا ۔۔جو اس نے کیمرے میں دیکھا تھا اسی طرف آتے گارڈ کو تلاشا جو تھوڑی سی کوشش کے بعد مل گیا ۔۔پ

Novels Queen

انی کے چھینٹے مارتے اسے ہوش دلایا۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔ اسے کھڑا کرتے جانچتی نظروں سے دیکھا۔وہاں کرسی پہ بیٹھ جاؤ۔۔ہم لوگ کچھ دیر میں آتے ہیں

اسے سہارا دے کے گیٹ کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھایا۔۔

اسے کیا ہوا۔۔ عشوے اور زرنم حیرانی سے سب دیکھ رہی تھیں۔۔

راستے میں بتاتا ہوں۔۔پھر ہوسپٹل جاتے ہوئے انہیں ساری روداد سنائی کہ کیا کیا ہوا تھا۔۔اب اور پریشانی ہونے لگی تھی ۔۔۔

آبان ائی سی یو کے باہر بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔۔جب ڈاکٹر باہر آیا۔۔

سٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھیں۔۔اس کنڈیشن میں آپ کو ان کا خیال رکھنا چاہیے۔۔ ڈاکٹر نے اس بوکھلائے شخص کو دیکھتے تعاسف سے سر ہلایا۔۔۔

ا۔۔اب مل سکتا ہوں میں ان سے۔۔ ڈاکٹر کے جواب سے پہلے ہی وہ اندر چلا گیا۔۔

زرنم ابھی نیم بےہوشی کی حالت میں تھی۔۔ ہاتھ تھامتے اس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھا۔۔

Novels Queen

پلیز مجھے ایسی اذیت مت دیں -- جھک کے گال پہ لب رکھے----زرنم کو اس حال میں دیکھنا کسی امتحان سے کم نہیں تھا --

اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ منیب کو ایک بار پھر زندہ کرے اور دوبارہ ویسے ہی مارے --

آپ پلیز میرے ساتھ آئیں-- نرس اسے لینے آئی تو آبان زرنم کو دیکھتے اس کے پیچھے باہر آیا --ڈاکٹر کے روم کی طرف جاتے عصام لوگ اسے کوریڈور میں ملے --

کیسی ہے اب زرنم --- عشوے نے اسے روکا--

ٹھیک ہیں-- میں آتا ہوں--انہیں بھیج کے وہ ڈاکٹر کے پاس آیا--

اپ کی وائف کی کنڈیشن کافی کریٹیکل ہے۔۔انہیں خوراک کی ضرورت ہے ۔۔ اور ۔۔

اور ۔۔رک کے انہیں دیکھا کہیں کچھ برا نا ہو۔۔

یہ ٹیسٹ کروا لیں ۔۔پیپر پہ لکھ کے دیتے اسے پکڑایا ۔۔

گائنا کالوجسٹ آپ کو نیچے فلور میں مل جائیں گی ۔۔

مسکراہٹ دباتے شاید ڈاکٹر سمجھ گیا تھا کہ ابھی آبان اس بارے میں نہیں جانتا ۔۔

Novels Queen

ہممم--ڈاکٹر سے مصافحہ کرتے باہر آیا پھر پرچی پہ نظریں دوڑائیں-- اسے دیکھتے کچھ کچھ سمجھ آرہا تھا لیکن پھر بھی وہ کوئی امید نہیں باندھنا چاہتا تھا --

زرنم کی طرف جانے کی بجائے وہ پارکینگ ایریا کی طرف آیا---سامنے عصام کی گاڑی کھڑی تھی لیکن لاکڈ تھی --پھر سڑک سے ٹیکسی لے کے گھر آیا --

وہ بہت پریشان تھا تھکاوٹ سے چور اپنے روم میں آتے کپڑے نکالے سامنے زرنم کی فراک رکھی تھی جو اس نے کچھ دیر پہلے پہنی تھی --اٹھا کے اسے سیٹ کیا---

پھر کبڈ بند کرتے وہ واشرم میں چلا گیا کچھ دیر لگی تھی فریش ہونے میں -- اسے دوبارہ ہوسپیٹل جانا تھا--

سفید شلوار قمیض پہنے لان میں آیا -- جہاں بے شمار پھول لگے تھے --

ادھر ادھر نظریں دوڑاتے کٹر تلاشا --

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ تمام پھولوں کو ایک کہنی جتنی ٹہنی جتنا کاٹ کے

پودوں سے الگ کر کے سیدھا کیا --

پھر ایک ڈوری میں سب کو باندھا ایسے تمام پھول بکے کی شکل اختیار کر

گئے --

باقی ہر چیز وہیں چھوڑ کے پھولوں کو اٹھایا اور گاڑی میں رکھ دیا --

تازے پھولوں کی ملی جلی خوشبو پوری گاڑی میں پھیل گئی تھی -- گارڈ

حیرانگی سے اسے دیکھتا رہا کہا کچھ نہیں --

Novels Queen

پورا لان بنا پھولوں کے عجیب سا لگ رہا تھا پر ابان کو پرواہ نہیں تھی زرنم کو دینے کے لیے وہ پورے باغات بھی خالی کر سکتا تھا۔۔

راستے میں شاپ سے اس کا پیارا سا بکے بنوایا جو کافی بڑا تھا۔۔

سفید شرٹ اور بلو جینز کے اوپر کوٹ کے بٹن بند کرتے وہ پارٹی میں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔

ساتھ فون پہ کسی سے بات کرتے نورا کو دیکھا۔۔جو بالوں کو سلجھانے میں لگی تھی۔۔

کتنی دیر ہے اور۔۔۔اس کا حلیہ پارٹی میں جانے والا تو بلکل بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔کب تک تیار ہونا ہے۔۔اتنا ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس۔۔

میں تیار ہوں بس اور یہ سکارف لوں گی ۔۔ بالوں کو کیچر میں سمیٹتے خود کو آئینے میں دیکھا ۔۔

تم ایسے جاؤ گی پارٹی میں ۔۔ تمہیں پتہ ہے وہاں کیسے لوگ ہیں ۔۔۔

وہاں اگر ہاف کپڑوں عورتیں آئیں گی تو میں بھی اسی حلیے میں جاوں ۔۔ آئی برو اچکاتے اسے گھورا ۔۔

ن ۔۔ نہیں لیکن پھر بھی ۔۔ تمہیں کم سے کم ۔۔

کیسے شوہر ہو جو بیوی کو بے پردہ ہونے کا کہہ رہے ہو ۔۔

Novels Queen

میں غریب تھی تب اپنے سر سے چادر نہیں اتاری تو اب کیسے اتار دوں

--اس نے سکارف اٹھا کے سر پہ لیا-- سفید اور پنک کلر کے امتزاج

سے بنی سویٹر پہ سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے سٹارز بنے تھے--

نیچے سفید رنگ کا اونی ٹراوزر پہنے سرخ رنگ کا سکاف لیا--

ویسے تم کیوٹ لگ رہی ہو جانچتی نظروں سے سراہا--

کیا تم اس سبز رنگ کو خوبصورت کرنا چاہو گی-- اپنی ہتھیلی کھولتے رنگ

سامنے کی--

ن--نہیں-- وہ ایک قدم پیچھے ہوئی--

کیا تمہیں ابھی بھی میری انکھوں کا رنگ برا لگتا ہے--

مجھے خوف آتا ہے اس رنگ سے--

Novels Queen

مطلب تم یہ رنگ نہیں لو گی -- مٹھی واپس بند کرتے پوچھا --

نہیں تم کچھ اور دے سکتے ہو --

ہوں --دوسری دفعہ بھی وہ ہیرا رجیکٹ ہو گیا --کوٹ کی جیب میں واپس ڈالتے باہر آیا --

میں سائیکل قریب لاتا ہوں باہر آجاؤ -- خود کو سنبھالتے اسے کہا --

ویسے اگر تمہاری گاڑی ہے تو پھر تم وہ کیوں نہیں رکھتے یہاں ---

میرے خیال میں سائیکل چلانا زیادہ مزے دار کام ہے --

جب تم پریزیڈنٹ بن جاؤ گے تب بھی سائیکل ہی چلانا --

www.kitabnagri.xyz

بلکل ---چلاؤں گا -- اور اپنی بیوی کو نارو ے گھماؤں گا سائیکل پہ -- اس کے پیچھے بیٹھتے اس کی کمر کے گرد حصار باندھا--

ٹرنل تک وہ سائیکل پہ آئے پھر آگے بس پہ وہ لوگ ہوٹل پہنچے --

تم وہاں سب کو دیکھ کر شرمندہ مت ہونا--- اس کا ہاتھ پکڑتے دروازہ کھلنے کا انتظار کیا--

میں شرمندہ کیوں ہوں گی --سامنے دیکھتے پھر سر رولف کی طرف گھمایا اس نے کندھے اچکا دیئے --

سامنے لڑکیاں ڈانس کرتے مردوں کی باہوں میں جھول رہی تھیں--

Novels Queen

تمہیں بھی ایسا کچھ سیکھنا چاہیے -- ڈانس کی طرف اشارہ کرتے گلا کھنکارا--

اہمم ضرور --اگر تم اپنی بیوی کو دوسرے مردوں کی باہوں میں دینا چاہو مجھے کوئی اعتراض نہیں--

رولف اس کے انداز پہ ہنس دیا--یہ سہی تھا--
تمہیں پوری امید ہے تم جیت جاؤ گے--

اگر تم دعا کرو گی--
اگر میری دعا قبول ہونی ہوتی تو میں بہت پہلے ہی امیر ہو چکی ہوتی -- فقیری دیکھی ہی نا ہوتی--

Novels Queen

تمہاری فقیری کی حالت میں مانگی گئی دعا مجھے اب اس ملک کا بادشاہ بنا دے گی ۔۔اس کا ہاتھ پکڑتے اپنے کندھے پہ رکھا۔۔پھر اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر پہ رکھتے ذرا سا ہلا ۔۔

وہ تو میرے حق میں مانگی گئی دعا تھی تمہیں کیسے لگ گئی ۔۔

تم جب سے مجھے لگی ہو تب سے تمہاری ساری دعائیں بھی مجھے لگ رہی ہیں۔۔ مسکراتے اسے ہوا میں اٹھایا ۔۔

آس پاس لوگ انگلش میوزک پہ ڈانس کرنے میں اتنے مگن تھے کہ کسی نے ان کی طرف توجہ ہی نا دی ۔۔

ہم ایسے ماحول میں کھڑے ہو کے دعا کی بات کر رہے ہیں۔۔

دعا ماحول نہیں دیکھتی دل دیکھتی ہے -- گھما کے اس کی پیٹھ اپنے سینے سے لگائی --

وہ لڑکی تمہیں دیکھ رہی ہے -- سامنے نظر پڑی تو نورا نے اسے کہنی مارتے اشارہ کیا--

وہ -- اینگر کی بیوی ہے --وہ ہلکا سا جھکا--
اسے پتہ ہے تم نے اس کے شوہر کو مارا ہے --

نہیں -- وہ مجھے اس لیے دیکھ رہی ہے کیونکہ میں اسے اچھا لگ رہا ہوں --

تمہیں میرے خیال میں خوشفہمیاں زیادہ ہوتی ہیں--

Novels Queen

وہ جیلس ہو رہی ہے۔۔اس کا سکارف ہلکا سا اوپر کرتے گردن کو ہونٹوں سے چھوا۔۔

وہ ایک دم اس کی طرف مڑی۔۔

کیا کر رہے ہو۔۔

میں اسے اور جیلس کرنا چاہ رہا تھا مسکراہٹ دباتے غصے سے بھری آنکھیں دیکھیں۔۔

ہونہہ گردن اکڑاتے وہ اس سے دور ہٹ گئی۔۔دور کھڑی لڑکی انہیں الگ ہوتا دیکھ کے بہانے سے پاس آئی۔۔

ایکسکیوز می۔۔مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔رولف کو سنجیدگی سے متوجہ کرتے اس کے سامنے تن کے کھڑی ہوئی۔۔ادھ کھلے جسم کے ساتھ وہ نورا کے لیے کوفت بنی تھی۔۔

Novels Queen

کیا آپ میرے ہزبنڈ کو جانتے ہیں۔۔ ایک سٹیپ لیتے اس نے رولف کی گردن کو بازوں کے گھیرے میں لیا۔۔ نورا پیچھے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی ۔۔

نہیں۔۔ رولف نے اس سے کہیں سرد آواز میں کہتے اس کے بازو پکڑ کے کھولے ۔۔

ایکسکیوز می۔اسے پیچھے کرتے وہ نورا کے قریب ایا اور اس کا ہاتھ پکڑا ۔۔۔

تم کیوں سفید پڑ رہی ہو ۔انداز ابھی بھی وہی سرد تھا۔۔

نورا خاموش رہی ۔۔۔ کچھ دیر بعد ان کی میٹنگ ہوئی تھی ۔۔۔ جب تک وہ لوگ وہاں سے نکلے نہیں اینگر کی بیوی کی جلتی ہوئی نگاہوں نے ان کا پیچھا نہیں چھوڑا

Novels Queen

چار سو پھیلتی روشنی موسم کی خنکی کو حرارت بخشتے کھلی کھڑکیوں سے اندر داخل ہو رہی تھی ۔۔اس نے سلائڈ ڈور پیچھے کرتے اچانک سے آنے والی ٹھنڈ کو محسوس کیا ۔۔

یہ سارے موسم بھی اللہ کا انعام تھے ۔۔ذرا سا اگے ہو کے جھانکتے لوگوں کو دیکھا جو موٹے موٹے کوٹ زیب تن کیے اپنے کاموں کی طرف رواں دواں تھے ۔۔

کچھ لمحے وہ کھڑی اس خوبصورتی کو دیکھتی رہی پھر کھٹکے کی آواز پہ پیچھے مڑ کے دیکھا ۔۔رولف دروازہ کھول کے اندر داخل ہو رہا تھا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

وہاں کیوں کھڑی ہو ٹھنڈ لگ جائے گی --سامان ایک طرف رکھتے اسے ٹوکا

اس نے سلائڈ ڈور واپس کھینچ دیا --پھر قدم قدم چلتی اس کے پاس آئی --

کیا کیا ہے اس میں سامان کھولتے اندر جھانکا -

جو جو منگوایا تھا تم نے -- جوتے اتارتے اسے دیکھا --جو جائے نماز دیکھ رہی تھی --

دو کیوں -- ایک کافی تھی --

جب تم نماز پڑھو گی تو مجھے شرم آئے گی --

مطلب کیوں--نا سمجھی سے دیکھا --

تم نے مجھے کہا تھا کہ میں جاہل ہوں --اور میں واقع جاہل ہوں--اوپر ہوتے چہرے پہ اداسی کی رمق در آئی --

مجھے ان سب چیزوں کا علم پہلے ہی دے دیا گیا تھا --لیکن میں پھر بھی دور رہا --

ایک مسلمان ہونے کے ناتے مجھ پہ نماز فرض تھی لیکن میں نے خود کو ان سب چیزوں کے قریب کیا ہی نہی-- رکا --نورا اسے توجہ سے دیکھ رہی تھی ---

تم دیکھو خود کو -- تمہیں اب ان سب چیزوں کی سمجھ آئی ہے اور تم نے کوشش شروع کر دی --

پتہ تو مجھے بھی تھا۔۔لیکن کوئی ڈانٹ کے سیکھانے والا نہیں تھا کبھی میری زندگی میں ایسا کچھ ہوا ہی نہیں جو مجھے اللہ کے قریب کر دیتا۔۔

میں نے سنا ہے ٹوٹے دلوں کی اللہ سنتا ہے اور اللہ نے میری سنی ہے۔۔ جب میں اپنی اولاد کے لیے رو رہی تھی۔۔

میں نے صبر مانگا تھا۔۔ مجھے صبر آگیا۔۔وہ خوش تھی۔۔۔رولف اس کا پر سکون چہرا دیکھ رہا تھا۔۔۔

کبھی کبھی ہماری زندگی میں ہمارے ساتھ ایسے حادثات ہوتے ہیں جو ہمیں اللہ کے نزدیک کر دیتے ہیں۔۔

کیا تم میرے ساتھ نماز پڑھو گے۔۔ ہاتھ آگے بڑھاتے اسے دعوت دی۔۔

Novels Queen

ہاں -- کیوں نہیں --گہری سانس لیتے اٹھ کھڑا ہوا -- اگر بیوی کے زریعے وہ اچھا راستہ اختیار کر سکتا تھا تو اس میں کوئی برائی نہی تھی ---

----

آس پاس سے گزرتے لوگ اسے رک کے دیکھتے سفید کاٹن کے شلوار قمیض میں رنگ برنگے پھولوں کا اتنا بڑا بکے اٹھائے وہ کوریڈ میں چل رہا تھا --

سیکنڈ فلور پہ آتے اس نے جیب سے پرچی نکالی -- دیکھا اور دوبارہ جیب میں رکھ دی-- مطلوبہ روم کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی تینوں بیٹھے تھے ---اور زرنم بیڈ پہ نیم دراز تھی --

عشوے تو بکے دیکھ کے ہی ہکا بکا ہو گئی--- یہ--

Novels Queen

آبان انہیں اگنور کرتا زرنم کے پاس آیا --پھر بکے قریب ہی رکھتے جھک کے اسے گلے لگایا --

کیسی ہیں-- گال پہ بوسہ دیتے پوچھا ---پیچھے بیٹھے نفوس کو تو ایسے ظاہر کروایا جا رہا تھا جیسے وہاں موجود ہی نا ہوں۔

۔لیکن زرنم تو دیکھ رہی تھی انہیں-- شرمندگی سے سرخ ہوتے اوپر ہو کے بیٹھ گئی --

اب تم رہو یہیں --ہم چلتے ہیں-- عصام سر کھجاتے پہلے ہی باہر نکلنے کی تیاری میں تھا کیونکہ آبان کو تو بلکل بھی شرم نہیں آرہی تھی عافیت اسی میں تھی کہ وہ اپنی بیوی اور بیٹی کو لے کے نکل جاتا--

اوکے --

عشوے تو بس پھولوں کے صدمے میں تھی --باہر نکلتے ہی عصام کو دیکھا--

وہ ہمارا سارا لان خراب کر آیا ہے -- تیزی سے چلتے وہ اڑ کے گھر پہنچنا چاہ رہی تھی --

تو کیا ہوا پھر سے پھول آ جائیں گے --عصام نے مسکراہٹ دباتے اس کا کلسنا دیکھا --آپ کو خوش ہونا چاہیے آپ کا بیٹا آپ کی بھتیجی کا کتنا دیوانہ ہے --

ایسی بھی کیا دیوانگی -- اب کیا ہو گا وہ سارے پھول تو ضائع ہو جائیں گے --

آپ عورتیں کبھی بھی نہیں سمجھ سکتیں --مرد اگر محبت کرنے پہ آئے تو کیا کیا قربان کر سکتا ہے --

ایزل ان کے پیچھے پیچھے خاموشی سے انہیں سنتے چل رہی تھی

وہ ان کے پیچھے پیچھے چلتی باتیں سن رہی تھی جب کسی نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے روکا --

جی -- سامنے ہاشم کو کھڑے دیکھ کے حیرانی ہوئی --

آپ یہاں کس لیے آئی ہیں خیریت --عصام اور عشوے آگے جا چکے تھے --

جی ۔۔ایکچولی بھابھی کی طبعیت خراب تھی کچھ اس لیے ۔۔آپ کیوں آئے ہیں ۔پھر اس سے پوچھا۔۔

میرا بھائی ایڈمٹ ہے یہاں ۔۔بس اسی کو۔۔
کون منیب رحمان ۔۔

جی جی ۔۔وہی ۔۔آپ چلیں گی ۔وہ اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا ۔۔

کیوں ۔۔حیرت سے دیکھا ۔۔وہ۔کیوں جاتی بھلا۔۔
آپ کے باس رہے ہیں کچھ دن اس لیے چلنا چاہیے ۔۔

نہیں ۔۔سوری ۔۔میرے بابا لوگ گاڑی میں ویٹ کر رہے ہوں گے ۔۔
اسے سختی سے منع کرتی وہ واپس مڑ آئی ۔۔

www.kitabnagri.xyz

ہاشم نے اسے دور تک دیکھا تھا۔۔پھر سر جھٹکتے ڈاکٹر کے کیبن کی طرف چل دیا

ہمم گھر کب جائیں گے ۔۔ عصام لوگوں کے جانے کے بعد اب وہ دونوں اکیلے تھے۔۔زرنم نے کروٹ لیتے اسے دیکھا جو پاس ہی ٹانگیں لٹکائے بیٹھا تھا۔۔۔

ابھی کچھ دیر ہے ۔۔وہ۔موبائل پہ کسی کا نمبر ڈھونڈھ رہا تھا ۔۔پھر پاس سے اٹھ گیا۔۔

میں آتا ہوں ایک منٹ۔۔باہر نکلتے ہاتھ کی پشت کو انگوٹھے سے مس کیا۔۔

Novels Queen

اس کے جانے کے بعد زرنم نے دوبارہ پھولوں کو دیکھا ۔۔اتنا بڑا وہ تو اٹھا بھی نہیں سکتی تھی ۔۔ہر طرح کے پھل پورا لان ہی اٹھا لایا تھا آبان تو ۔۔ مسکرائی ۔۔

جب سے ان کی شادی ہوئی تھی تب سے بہت ساری چیزیں اس کے ساتھ ان ایسپیکٹڈ ہوئی تھیں ۔۔۔ سپیشلی آبان کے حوالے سے پھولوں کو دیکھتے وہ مسکرا رہی تھی جب آبان دوبارہ اندر آیا ۔۔۔

اپ کو اچھا لگا ۔۔ قریب بیٹھتے ہاتھ تھاما ۔۔

جی ۔۔۔ بہت اچھا ہے لیکن ۔۔

لیکن ۔۔ آئی برو اچکائے مطلب ابھی کچھ کمی تھی سفید نیٹ میں لپٹے پھولوں کے اوپر ریڈ کلر کی ڈوری بندھی ہوئی تھی اوپر ایک کارڈ تھا جس پہ گیٹ ویل سون لکھا ہوا تھا ۔۔

لیکن یہ آپ نے بنوایا کہاں سے --سارے پھولوں کا بنا دیا اس نے ---وہ حیران تھی --

آپ چھوڑیں -- اگر بہتر فیل کر رہی ہیں تو ٹیسٹ کروا لیتے ہیں--دیکھتے پوچھا --

کچھ دیر رکیں --ابھی-میرا سر گھوم رہا ہے --

ٹھیک ہے -- آبان نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہلکا سا دبایا--

درد نہیں کر رہا گھوم رہا ہے --اس کی فکر پہ کسمسائی ---

اچھا ٹھیک ہے --ایک بار ٹیسٹ کروا لیں پھر آرام ہی کرنا ہے ---چلیں--اسے سہارا دے کے اٹھایا-- پھر سلیپر سامنے رکھے تاکہ وہ آسانی سے پہن لے --

کس چیز کے لیے ٹیسٹ کرنے ہیں میں اب ٹھیک ہوں --اس کا ہاتھ پکڑتے وہ باہر نکل آئے تو زرنم نے اسے دیکھا--

انگلیوں پہ لگے بینڈج سے ابان کو بے چینی ہوئی --بس کچھ ہی وقت میں کیا سے کیا ہو گیا تھا

آئی تھنک کوئی گڈ نیوز ہے -- وہ سامنے دیکھ رہا تھا جہاں سے ہاشم رحمان گزر کے دوسری طرف مڑ گیا تھا--اسے لگا شاید وہم ہے --سر جھٹکتے وہ نیچے آئے گائناکالوجسٹ کا روم انہیں آسانی سے مل گیا تھا--

Novels Queen

دروازہ کھولا تو اندر ایک الگ سے کوریڈور بنا ہوا تھا جس کے دونوں اطراف میں رومز تھے ۔۔دونوں میں الگ الگ ڈاکٹرز بیٹھیں تھی ۔۔ریسپشنر کے طور پہ سامنے کھڑی نرس نے انہیں روکا۔۔۔پھر آبان کو باہر جانے کا کہا۔۔

نہیں۔۔میں ساتھ جاؤں گا۔۔صاف الفاظ میں سنجیدگی سے کہا۔۔

معذرت سر۔۔یہاں جینٹس الاؤ نہیں ہیں۔۔۔

اٹس اوکے ۔۔ ہم لوگ کہیں اور سے ٹیسٹ کروا لیں گے ۔۔زرنم کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں پسینے سے بھیگ رہا تھا۔۔وہاں آس پاس جو پوسٹر لگے تھے دیکھ کے جیسے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی ۔۔

آ۔۔ابان ۔۔یہاں کیا ہو گا۔۔وہ پہلی دفعہ کسی ایسی جگہ آئے تھی دادو کے پاس بس سکول سے گھر یا گھر سے نانو کے گھر ۔۔ کبھی عشوے کے پاس

چلی جاتی ۔۔اگر ہوسپٹل جانا بھی پڑتا تو ایسی کسی جگہ سے واسطہ نہیں پڑا تھا

کچھ نہیں۔۔ہم لوگ واپس چل رہے ہیں ۔۔

ایکسکیوز می۔۔ وہ باہر نکلنے لگے تھے جب واپس نرس نے روکا ۔۔

آبان نے آئی برو اٹھائی ۔۔جیسے اب کیا مسلہ ہے ۔۔

آپ آجائیں۔۔

آبان ۔۔مجھے نہیں جانا ۔۔زرنم کو گھبراہٹ ہونے لگی ۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔ میں ساتھ ہوں نا ۔۔ اندر سے ایک عورت نکل رہی تھی ۔۔

جس کا شاید لاسٹ منتھ تھا اور زرنم شرمندگی سے سمٹتی جا رہی تھی آبان جیسے سب کچھ اگنور کیے بس اس کے ساتھ تھا ۔۔تاکہ اسے ان کمفرٹیبل فیل نا ہو ۔۔

اسلام و علیکم ۔۔ انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ڈاکٹر مسکرائی ۔۔

نام بتائیں ۔۔حال احوال کے بعد نام پوچھے پھر زرنم کے نام کے فائل بنائی ۔۔

آپ میرے ساتھ آئیں ۔۔فائل آبان کے سامنے رکھتے زرنم سے کہا۔۔

کیوں۔۔ روہانسے ہوتے آبان کو دیکھا۔۔

جائیں میں یہیں ہوں۔۔وہ خوف زدہ تھی ۔۔

ان کے جانے کے بعد آبان فائل دیکھنے لگا تھا ۔۔

Novels Queen

کچھ دیر بعد واپس آتے پہلے آبان کا ہاتھ پکڑا پھر بے چینی سے ڈاکٹر کو دیکھا جو اسے دیکھ کے بلاوجہ ہی مسکرا رہی تھی --

شی از سو اینوسیٹ -- کہتے فائل واپس اٹھائی اور پوزیٹیو کے نشان کو مارک کر دیا --

کونگریچولیشن-- اب وہ پریکرپیشن تیار کررہی تھی پھر زرنم کے اور ٹیسٹ کیے جو ضروری تھے --

آپ نے اپنی خوراک کا بہت خیال رکھنا ہے اور ٹینشن بلکل نہیں لینی کسی چیز کی -- ڈاکٹر کو اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ جلدی گھبرا جاتی ہے ---

آپ کے اور آپکے بچے کے لیے بہت ضروری ہے کہ آپ خوش رہیں۔۔

اب کی بار اس نے آبان کو دیکھا جو ڈاکٹر کو اس سے زیادہ توجہ سے سن رہا تھا۔۔

یہ سب آپ لے لیں باہر سے مل جائیں گی ۔۔پریکرپشن فائل میں رکھتے اسے تھمائی ۔۔پھر الوداعی سلام کرتے وہ باہر نکل آئے ۔۔

آبان خوش تھا وہیں زرنم پریشان تھی ۔۔دل زور زور سے دھڑکتا باہر آنے کو تھا۔۔

ہم لوگ روم میں چلتے ہیں ۔۔ سختی سے اس کا ہاتھ دباتے التجا سے کہا۔۔

اب گھر نہیں جانا آپ کو ۔۔اس کی بات ان سنی کرتے وہ ریسیپشن پہ آئے پھر اپنا ڈیسچارج فارم فل کر کے ہوسپٹل سے نکل آئے

میرے شوہر کو غائب ہوئے بائیس دن ہو گئے ہیں۔۔الیکشن سر پہ ہیں ان کی پارٹی ختم ہو گئی ہے آپ کو اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

ہیدا اینگر اپنے باپ کے سامنے شدید تپش کے عالم میں کھڑی تھی۔۔

تمہارے شوہر سے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نا ہی ہمیں اس سب میں گھسیٹو۔۔بڑی۔مشکل سے سکون کی زندگی ملی ہے تم پھر سے برباد کرنے آ گئی ہو۔۔۔

آپ نے اپنی مرضی سے سب کچھ کیا تھا۔۔اب جب مجھے اس مشکل میں پھنسا دیا ہے تو نکالیں گے بھی آپ ہی۔

Novels Queen

۔غصے سے کہتے ٹک ٹک کرتی باہر نکل آئی ۔۔سامنے گارڈ اس کی گاڑی کا دروازہ کھولے کھڑا تھا بیٹھتے ہی گاڑی زن سے باہر نکلی ۔۔

میکڈونلز میں چلو ۔۔ڈرائیور کو کہتے موبائل نکالا اور ابن الابار کو فون ملایا ۔۔

لسن۔۔میں ھیدا ہوں اور تمہارے پاس دس منٹ ہیں ۔۔میکڈونلز میں پہنچو۔۔ورنہ ۔۔

ایکسکیوز می ۔۔آپ کون ہیں۔۔کہہ کے فون کاٹ دیا گیا تھا وہ دانت کچکچا کے رہ گئی ۔۔یہ شخص اسے بھول بھی گیا اتنے جلدی ۔۔کل ہی تو ملاقات میں اپنا تعارف کروایا تھا ۔۔

اگر تم نا آئے تو میں تمہارے گھر جاؤں گی ۔۔اس کے نمبر پہ میسج چھوڑتے سر سیٹ سے ٹکا لیا ۔۔

وہ جانتی تھی اینگر اسی کے پاس ہے اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اسے مار دیا جائے گا --وہ-پھر بھی اپنا سہاگ بچانے کی کوشش کرنا چاہتی تھی --

----

تم کچھ سپیشل بنا رہی ہو -- وہ تیار ہو کے باہر آیا تو نورا کچن میں ہر چیز پھیلائے کھڑی تھی --

ہاں سوچ رہی ہوں-- لیکن سامان کم ہے --

ہم دو ہی لوگ ہیں آدھا آدھا کھا لیں گے --اسے دیکھتے بالوں کو ہاتھوں سے پیچھے کیا---

Novels Queen

تم کہیں جا رہے ہو۔۔کام۔چھوڑ کے اب وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔۔

ہاں ایک حسین لڑکی کا میسج آیا ہے ابھی اور اس نے ملاقات کے لیے بلایا ہے ۔۔

اوہ ۔۔ واؤ۔۔مبارک ہو نئی گرل فرینڈ مل گئی ۔۔داد دیتے وہ واپس گھوم گئی ۔۔

اوکے ۔۔ تھینکس میں چلتا ہوں ۔۔ مسکراتا وہ باہر نکل گیا۔۔نورا کچھ دیر سوچتی رہی ۔پھر سائڈ پہ لٹکتا اپنا سکارف کھینچا اور باہر نکل آئی۔۔۔

سنو۔۔ وہ جو سائیکل سیدھی کر رہا تھا رکا ۔

ہاں۔۔۔ قریب آتے اسے دیکھا۔۔

www.kitabnagri.xyz

اگر تم شہر کی طرف جا رہے ہو تو مجھے بھی ساتھ لے جاؤ-- حجاب کو اچھی طرح سیٹ کرتے وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی کیونکہ اس کی سبز انکھیں جھلملاتے اسے تکنے میں محو تھیں---

نہیں--مجھے شہر کی طرف نہیں جانا-- اسے تنگ کیا لیکن پھر وہ اپنے ساتھ لے آیا تھا--ٹرنل سے بس لی اور میکڈونلز کے سامنے رکے--

یہاں میں ایک بار پہلے بھی آئی تھی --اسے کے پیچھے چلتے وہ اندر داخل ہوئی --

بیٹھو -- رولف نے چئیر پیچھے کرتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا --پھر خود ریسپشن کی طرف آیا تاکہ آرڈر کر سکے -- دور بیٹھی ہیدا اسے دیکھ چکی تھی --

Novels Queen

آج تم اپنی خطرناک بیوی کے ساتھ کیسے گھوم رہے ہو ارحم نے بغل گیر ہوتے چھیڑا۔۔

کیا کروں یار۔۔زبردستی لے کے آئی ہے کہ اس دن والا کھانا کھانا ہے ۔۔میسنی شکل بناتے وہ چیزیں سلیکٹ کر رہا تھا۔۔

یہ دو یہاں لے آؤ۔۔اور یہ وہاں۔۔ اسے ہیدا کا ٹیبل دیکھایا۔۔

اوہو۔۔تمہیں اپنی بیگم سے ڈر نہیں لگ رہا۔
اسے کافی حیرت ہوئی ۔۔

کس لیے ۔۔وہ۔۔پے منٹ کے لیے کارڈ جمع کروا رہا تھا۔۔۔
تم اپنی گرل فرینڈ کو بھی یہیں مل رہے ہو۔۔

www.kitabnagri.xyz

منہ بند رکھو ۔۔ میٹنگ ہے بس اور اسے پتہ ہے ۔۔ غصے سے گھورتے وہ نورا کی طرف جانے کی بجائے ہیدا کی طرف آیا تھا۔۔

آپ نے بلایا تھا بندا حاضر۔۔۔ سر خم کرتے ایک تپا دینے والی مسکراہٹ سے نوازا۔۔۔

تم اپنی بیوی کو کیوں لائے ہو ساتھ۔۔

وہ ہر جگہ ساتھ ہوتی ہے میری ۔۔ مسکراہٹ اچھالتے بازو ٹیبل پہ رکھے ۔۔نورا اسے ابھی نظروں سے تلاش رہی تھی آخر گیا کہاں ہے ۔۔

آپ کو کیا بات کرنی تھی ۔۔ پھر گلا کھنکارتے سیدھا ہوا۔۔
مجھے تم سے ڈیل کرنی ہے ۔۔ وہ بھی سر جھٹکتے متوجہ ہوئی ۔۔

www.kitabnagri.xyz

ڈیل--- ؟

ہاں-- تم اینگر کو چھوڑ دو --اس بات کی میں گارنٹی دیتی ہوں کہ وہ ایلکشن میں تمہارے لیے رکاوٹ نہیں بنے گا--

ایکسکیوز می مس-- آپ سے کہا تھا کل شاید میں نے کہ اینگر میرے پاس نہیں ہے --

میں جانتی ہوں وہ تمہارے پاس ہی ہے --اس دن رپوٹرز کی بھیڑ میں ایک واحد شخص تم تھے جو سیاست میں حصہ لیتا ہے -- اور تم ہی میرے شوہر کو-کنٹرول کر رہے ہو --

اگر آپ کو کوئی دماغی مسلہ ہے تو آپ ڈاکٹر کے پاس جائیے -- وہ اس کی اور بک بک نہیں سن سکتا تھا اس لیے تسلی سے اٹھ گیا--

جونہی وہ کھڑا ہوا نورا کی نظر اس پہ پڑی --رولف نے اس کی طرف مسکراہٹ اچھالی اور قریب آیا--

کیا میں اس حسین لڑکی کے پاس بیٹھ سکتا ہوں--

نہیں--جا کے وہیں بیٹھو جہاں ابھی تک بیٹھے تھے --

اس نے بھگا دیا ہے کیا کروں --اب تم ہی جگہ دے دو-- سر کھجاتے پلیٹ اپنی طرف کھسکائی جو کچھ دیر پہلے ہی ارحم رکھ کے گیا تھا--

نورا کچھ کہے بنا کھانے میں معلصروف رہی --

جب لاسٹ ٹائم میں یہاں آئی تھی تب بھی یہی کھایا تھا --اور اب بھی یہی ملا ہے --اتنا بڑا ہوٹل ہے یہاں اور کچھ نہیں ہے کیا--

تب بھی میں نے ہی آرڈر کیا تھا --اب بھی میں نے ہی کیا ہے اس اتنے بڑے ہوٹل میں تمہارے لیے اور کچھ نہیں ہے --

اسی کے انداز میں جواب دیتے وہ کھا رہا تھا اور نورا نوالہ منہ میں رکھنا بھول چکی تھی --

ک--کیا مطلب ہے اس بات کا --

مطلب یہ کہ لاسٹ ٹائم تمہارا جو ویٹر تھا وہ میں ہی تھا---

ج--جس-نے-مجھے بتایا تھا کھانا کیسے ہے--

Novels Queen

ہاں بلکل وہی ۔۔ تم مجھے کسی بھی شکل میں نہیں بھولتی ۔تمہاری یاداشت میں میں ہر حالت میں فکس رہ جاتا ہوں۔۔۔دور بیٹھی ہیدا کو دیکھا جو ساکت نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی ۔۔

وہ جانتا تھا یہ بس اس سے جاننا چاہ رہی ہے کہ اینگر اسی کے پاس ہے یا نہی ۔۔اور۔رولف بارڈ بھی کوئی کچا کھکاڑی نہی تھا جو اس کی چالوں میں پھنس جاتا۔۔

تم مزاق کر رہے ہو۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔تب میں یہاں ویٹر تھا ۔۔

اچھا۔۔وہ اب کچھ بھی نہیں پوچھنا چاہتی تھی کیونکہ سوائے دماغ گھومانے کے اور کوئی کام نہیں آتا تھا رولف بارڈ کو وہ بس اسے ایک جگہ سٹیچو کر دیتا تھا ۔۔

Novels Queen

رولف اسے خاموش دیکھتے کچھ بولنے لگا تھا جب ہیدا اپنی جگہ سے اٹھی وہ ان کی طرف آرہی تھی --

پھر قریب آتے رولف کے قریب جھکی اور اس کے ہونٹوں سے ہونٹ لگاتے چھوا ---وہ چالوں میں نہیں ارہا تو کیا ہوا--اداوں میں تو آ ہی سکتا تھا نا--یہ ہیدا اینگر کی سوچ تھی --

دوسری طرف اس کی اس بے باک حرکت نے نورا کے دل-کی دھڑکن تہس نہس کر دی تھی --

نیکسٹ ملاقات پرائویٹ روم میں میری جان -- خود ہی ہگ کرتے ایک جلتی ہوئی نگاہ نورا پہ ڈالتے باہر چلی گئی -

Novels Queen

۔رولف ابھی تک حیرت کا مجسمہ بنا تھا یہ جو کچھ بھی ہوا حقیقت تھا کیا نورا تو کھانا بھی بھول چکی تھی بس آنکھوں میں پانی جمع ہوتے گرنے والا تھا۔۔۔

پھر وہ قطرہ گرا۔۔ کہتے ہیں آنسو وہ واحد لیکوئڈ ہے جس کی کوئی قیمت نہیں ہے ۔۔

وہ۔نناوے پرسنٹ جزبات ۔۔زیرو عشاریہ پانچ پرسنٹ نمک اور زیرو عشاریہ پانچ پرسنٹ پانی کا مجموعہ ہوتا ہے ۔۔اور اس کی قیمت کوئی بھی ادا نہیں کر سکتا۔۔۔

کھانا وہیں چھوڑ کے پیچھے ہو گئی ۔۔ اس کی جان ہوا ہو چکی تھی ۔۔اور کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ۔۔لیکن نورا تو جیسے صدمے میں تھی ۔۔

کیا وہ تمہاری بیوی ہے --کتنی-دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوئی تو رولف کو نم آنکھوں سے دیکھا--

ہمیں گھر چلنا چاہیے -- اٹھتے اس کا ہاتھ پکڑا --پھر ریسیپشن سے اپنا کارڈ پک کیا--

نورا اس کے پیچھے مردہ قدموں سے گھسیٹتی ہوئی آرہی تھی --

رات کو ڈھائی بجے کا وقت تھا وہ آبان کے ساتھ اس کے کمفرٹر میں سکون سے سو رہی تھی --جب اچانک زرنم کی آنکھ کھلی -- جیسے کسی نے آواز دی ہو --

ک--کون ہے-- حواس باختہ ہوتے اٹھ کے دور ہوئی --

آبان جو گہری نیند میں تھا ذرا سا رخ پھیر گیا--پھر کسی احساس کے تحت جیسے اس کی نیند اڑ گئی تھی---

زرنم--کیا ہوا--اسے ٹٹولتے لائٹ اون کی--

پ--پیچھے ہوں--وہ اسے دیکھ نہیں رہی تھی ہاتھ جھٹکتے اور پیچھے ہٹی--

اپ--آپ کون ہیں---اس پہ خوف طاری ہو رہا تھا--

میں آپ کا شوہر ہوں--آبان اور آپ میری ون این اونلی بیوی ہیں--اسے اپنے قریب کرنے کے لیے ذرا سا اگے ہوا تو وہ سائڈ پہ ہوئی--

م--مجھے ڈر لگ رہا ہے پلیز دور--ہاتھ کے اشارے سے روکا--

میرا چھونا آپ کے لیے تکلیف دہ نہیں ہو گا--بیلیو می---اسے سمجھ آگئی تھی اسے کس چیز سے ڈر لگ رہا ہے--

م--جھے آپ کے ساتھ نہیں لیٹنا--آپ بھی گندے ہو جائیں گے--آنسو ٹپ سے گرا--حدت سے چہرا سرخ ہونے لگا تھا--

اسے زبردستی پکڑ کے اپنے کمفرٹر میں کیا--پھر نرمی سے ماتھے پہ لمس چھوڑا--

وہ ساکت تھی -- اس شخص کی محبت کم کیوں نہیں ہوتی تھی

م---میں ناپاک ہوں--م--مجھے نا محرم نے --

آپ مجھے ہر حال میں قبول ہیں -- پاکی اور ناپاکی دونوں میں --

آپ کو گھن کیوں نہیں آرہی --اپنے آپ کو نوچتے وہ اس سے دور ہوئی --اس نے مجھے بہت غلط طریقے سے چھوا تھا - بلکہ --کمفرٹر دیکھ کے پھر سے دور ہونا چاہا --

ا--اپ مجھے طلاق دے دیں-- وہ خوف زدہ تھی --

دوبارہ ایسی بکواس کی تو ایسی سزا دوں گا کے سہہ نہیں سکیں گی --ٹھوڑی دبوچتے وہ اس پہ جھکا---

ایک بات سمجھ نہیں آرہی ---سرد آواز میں ہونٹوں سے اس کے انسو چنے --آپ اپنے گھر میں ہیں میرے ساتھ -- کندھوں کے گرد حصار باندھتے نرمی سے اپنے ساتھ لگایا--

Novels Queen

وہ سسک کے رہ گئی ---

اگر آپ کو رونا ہے تو اس ارادے کو ترک کر دیں --اس کی سسکیاں بڑھنے لگیں تو سر پہ ہونٹ ٹکا لیے --وہ پوری شدت سے روئی تھی --

سب کچھ جیسے دوبارہ آنکھوں کے سامنے چل رہا تھا --اس کی انگلیوں پہ ابھی بھی بینڈیج لگی ہوئی تھی ---

بس -- سختی سے خود میں بھینچتے تسلی دینے کی ناکام کوشش کی ---

ا--آپ اسے مار دیں -- کتنی دیر بعد وہ رو چکی تو سیدھی ہوئی --ورنہ وہ دوبارہ آ جائے گا --

صرف ایک لمحہ اگر وہ وہاں سے نا جاتا تو شاید یہ سب نوبت نا آتی -- لیکن خیر --وہ اسے پہلے ہی مار چکا تھا--

پانی کا گلاس اس کے ہونٹوں سے لگاتے اس کے عصاب تنے ہوئے تھے ---

پھر مشکل سے ہی زخم کو سلایا تھا --اب تو یہ ٹینشن لینا بھی اس کے لیے بھاری پڑ سکتا تھا --

ساری رات وہ جاگتا رہا --اگلے دن صبح اس پہ کمفرٹر سیدھا کرتے جم میں آیا --

ائیر بڈز کان سے لگاتے کسی کو کال ملائی --

Novels Queen

مجھے اپنے گھر کے لیے سکیورٹی چاہیے -- سامنے والے کی بات سنے بنا اپنی بات کہی --

پے منٹ کی فکر مت کرو-- اگر تو مجھے ذرا بھی کام میں جھول نظر آئی تو --اپنی زندگی جھولتے ہوئے دیکھو گے ۔

۔اس واقعے کے بعد وہ پہلے سے کہیں زیادہ الرٹ ہو گیا تھا --پہلے صرف آفس کے کاموں کے لیے زیادہ سختی تھی لیکن اب اسے اپنی فیملی کی سکیورٹی بھی یقینی بنانی تھی ۔

۔شام تک ایک پوری ٹیم تھی جو اس کے گھر کے چاروں طرف نصب ہو چکی تھی --

Novels Queen

اس نے نئی آنے والی کلیوں کو بھی نہیں چھوڑا۔۔ اگلے دن عصام اور عشوے لان میں کھڑے گنجے پودوں کو دیکھ رہے تھے ۔۔۔

اب بس کر دیں۔۔ دوبارہ سے سب اُگ آئیں گے ۔۔عصام اسے پکڑ کے اندر لے آیا۔۔

آج ہیلپر ناشتہ بنا رہی تھی ۔۔وہ لوگ کھانے کی میز پہ آکے بیٹھ گئے ۔۔ کچھ دیر بعد زرنم اور آبان بھی اگئے تھے ۔۔

کھانا ختم کر کے آبان نے ایک نظر زرنم کو دیکھا۔۔ پھر عصام کو۔۔

میں باپ بننے والا ہوں۔۔اور۔۔وہ رکا۔۔

www.kitabnagri.xyz

آپ دادا بننے والے ہیں۔۔ نیپکین سے ہونٹ صاف کرتے پرسکون انداز میں بتایا۔۔

عشوے اور عصام کھانا روک چکے تھے ۔۔۔پھر زرنم کو دیکھا جو شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھی تھی ۔۔

اچھا ۔۔عصام نے سیریس ہی نہیں لیا۔۔

آپ نے میری دفعہ بھی ایسا ہی ریئکٹ کیا ہو گا ماما کے سامنے ۔۔ آبان کو برا لگا تھا وہ خوش کیوں نہیں ہوئے ۔۔

مریم میرے ساتھ جھوٹ نہی بولتی تھی ۔۔

پ

میں سچ کہہ رہا ہوں ۔۔ آپ سچ میں دادا اور عشوے دادو بننے والی ہیں ۔۔

www.kitabnagri.xyz

اب کی بار دونوں واقع مسکرائے --

ہاں ایسے ایکسیپٹ کرتے ہیں گڈ نیوز-- زرنم کا لٹکتا ہاتھ پکڑتے اپنے تھائیز پہ رکھا --

عشوے اٹھ کے زرنم کے پاس آئی تو جلدی سے اس نے ہاتھ اٹھایا --

تھینکس--اس گڈ نیوز کے لیے--- کھڑے کھڑے ہی بیٹھی زرنم کو خود سے لگایا --پھر نارنجی ہوتے گال پہ بوسہ دیا--

اللہ یہ خوشی مکمل باحفاظت ہم تک پہنچائے --پھر آبان کے بال بکھیرے --

اب تمہاری باری ہے اپنے بیٹے سے ذلیل ہونے کی --عصام کا چہرہ بھی خوشی سے تمتمانے لگا تھا --

سود زیادہ پیارا ہوتا ہے نا--تو پوتا / پوتی بھی سود ہوتے ہیں جو اصل سے بڑھ کے ہوتے ہیں ۔

زرنم خاموشی سے انہیں سن رہی تھی ----

نہیں --ایسا میں نہیں ہونے دوں گا--

وہ تو وقت آئے گا تو دیکھیں گے --ٹیبل-پہ رکھا اس کا ہاتھ تھپتھپاتے اٹھا--اب ان دونوں نے افس کے لیے نکلنا تھا--

----

Novels Queen

جس طرح سے وہ تمہارے ساتھ تعلق ظاہر کر رہی تھی لگ تو یہی رہا تھا وہ تمہاری بیوی ہے --رات کو بستر میں لیٹتے نورا نے تھک ہار کے خود ہی اپنی خاموشی کو توڑا--

میں تمہیں پہلے بھی بہت بار بتا چکا ہوں کہ یہ ناروے ہے --یہاں ہر دوسری عورت تمہیں ایسی حرکتیں کرتی ملے گی --

اور تم نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ تم نے یہاں کبھی کسی لڑکی کو اپنے قریب نہیں آنے دیا --بلکہ کسی کی جرات ہی نہیں ہوئی --اسی کے انداز میں باور کروایا گیا -

ہاں بلکل --اس کی جرات بھی صرف اس لیے ہوئی ہے کیونکہ وہ مجھے ڈیسٹریکٹ کرنا چاہ رہی ہے اس کا ارادہ ہے وہ مجھ سے اپنے شوہر کا پتہ پوچھ لے گی اور پھر وہ اپنی چال چلے گی --

وہ سیاست سیاست کھیلنا چاہ رہی ہے لیکن میں ایسی کوئی چاہت نہیں رکھتا فلحال ۔۔اس کے کندھے کے گرد بازو کا حصار باندھتے قریب کیا۔۔۔

تم اینگر کو کب تک زندہ رکھو گے ۔۔

اینگر مر گیا ہے ۔۔ تسلی بخش جواب دیتے وہ پرسکون تھا ۔۔نورا نے اس کا چہرا دیکھا ۔

ہاں۔۔جب ہم لوگ پارٹی کے لیے نکلے تھے کل تبھی وہ آخری سانسیں لے رہا تھا ۔۔

نورا کو کچھ حد تک افسوس ہوا تھا ۔۔یہاں انسان کی قیمت بس اتنی سی ہے چند سانسیں۔۔

Novels Queen

اچھا سنو --اسے خاموش دیکھ کے رولف نے دوبارہ متوجہ کیا--

ہوں-- نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی --

میں بہت مشکل میں ہوں--اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے اپنی سبز آنکھوں کو راحت بخشی گئی---

ک--کیسی مشکل ---

مجھ سے صبر نہیں ہو رہا --اب اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ پیالے میں بھرا--

کس چیز کے لیے بتاو تو سہی --وہ کافی حد تک پریشان نظر آنے لگی تھی --

Novels Queen

ہمیں نیا بے بی چاہیئے نا -- لبوں پہ جھکتے جیسے اس کی ساری حیرانگی پی گیا -

بولو -ذرا سا پیچھے ہوتے دوبارہ جھک گیا اور نورا اسے کیسے جواب دیتی --

ت -- تم پیچھے ہٹو--اس کی گردن پہ انگلیاں کھبوتے پیچھے کیا--

ظالم لڑکی ایسے کرتی رہی تو تم دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکو گی --

تمہیں بہت جلدی ہے باپ بننے کی -- اسے گھورتے اپنے نم ہونٹوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا--

ہے نا--کسے نہیں ہوتی ہر شادی شدہ جوڑا چاہتا ہے ان کے ہاتھ میں ایک ننھا سا پھول ہو --اور میرا بھی دل کر رہا ہے --

تمہارا دل بے بی کے لیے نہیں کر رہا میں جانتی ہوں۔ --اس کے ہاتھوں کو پکڑتے پیچھے کیا جو اسے قابو کرنے کے لیے آگے بڑھ رہے تھے --

اچھا پھر کس لیے کر رہا ہے --رولف نے ہار مانتے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا --

مجھے نہیں پتہ -- نورا ہولے سے پاس سے اٹھنے لگی تھی جب پھرتی سے رولف نے اسے قید کر لیا--اپنے بلینکٹ میں لیتے اسے سختی سے خود میں بھینچ لیا وہ-کراہ کے رہ گئی --

میں ٹھیک نہیں ہوئی ابھی --کہنی اس کے پیٹ پہ رگڑتے وہ پوری کوشش میں تھی اس سے دور ہٹ سکے --

پاکستان میں میاں بیوی سردیوں کا انتظار کرتے ہیں --اور یہاں تو اللہ نے یہ موسم ہمیں زیادہ عرصے کے لیے دیا ہے -- اس کی گردن پہ سلگتے لب رکھتے وہ اسے سمٹنے پہ مجبور کر گیا--

رولف نا کرو نا پلیز--

یہی پلیز میری طرف سے ایکسیپٹ کرو-- بس آج کا دن ہے پھر میں تمہیں پتہ نہیں کب ملوں --اس کا رخ اپنی جانب کرتے چہرہ دیکھا --

کیوں -- نورا نے مزاحمت کرنا ترک کرتے اسے دیکھا -

کل سے کیمپنگ سٹارٹ ہو رہی ہیں --پھر میرا زیادہ وقت کنگ ہاؤس میں گزرے گا-- وہاں تم نہیں ہو گی تو میں کیا کروں گا-- ٹھوڑی پہ لب رکھتے ہلکا سا کاٹا---

www.kitabnagri.xyz

کتنے دن رہو گے وہاں --وہاں تو پتہ نہیں کیسی کیسی عورتیں ہونگی --اسے نئی فکر لاحق ہوئی --

ہاں بے شک وہاں بہت قسموں کی عورتیں ہوں گی تیکھی --مرچوں والی -اور چھن چھن کرتی-چھوٹے چھوٹے کپڑوں والی اور --

اور--بس--تم رہنے دو کنگ بننے کو--یہیں ٹھیک ہو تم -- جو اتنا لوٹ مار کر کے کماتے ہو وہ کافی ہے ہم دونوں کے لیے --

ایکسکیوز می --میں نے کچھ بھی لوٹ مار کے نہیں لیا --

اچھا --وہ جو تم جنگلوں میں خوار ہو رہے تھے وہ اور جب تم نے انڈین پنڈت کی بینڈ بجائی تھی تب اور پھر یہ جو تم سبز ہیرا مجھے دیتے ہو وہ --وہ

www.kitabnagri.xyz

کس کا ہے --وہ سب تم نے ڈاکے ڈالیے ہیں--ابھی تو تم نے اور بھی کئی معارکے سر انجام دینے ہونگے --

ہاں-- جنگلوں میں خوار ہونے کی وجہ تم تھیں--مجھے محبت ہونی تھی وہ ہو گئی --انڈین پنڈت وہ کون سا حلال کما رہے تھے میں نے بس حصہ نکالا ہے اپنا--

اور ہیرا میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ خالصتاً خود دریافت کیا ہے --اس کی ناک پہ ہونٹ رکھتے اس نے بات مکمل کی تھی --

لاسٹ والی بات پہ یقین نہیں آرہا --

ٹھیک ہے --میں بادشاہ بھی اسی لیے بننے کی چاہت رکھتا ہوں تاکہ تمہیں اس ہیروں کی وادی میں لے جا سکوں ۔

Novels Queen

کیا واقع ایسا کچھ ہے -- نورا کو اس کی باتیں اچھی لگ رہی تھیں--

ہاں -- ایک وادی ہے جہاں ایک ندی بہتی ہے --اس کی بائیں جانب پہاڑ ہیں سرخ رنگ کے اور اس میں سے نیلے اور سبز پانی کا چشمہ بہتا ہے --

وہاں پتھر بھی ہیں--اور زمین پہ ریت بھی ہے --اس ریت میں سے جب وہ سبز اور نیلا پانی بہتے گزرتا ہے تو وہاں ہیرے اگتے ہیں-- اس کے ہاتھوں کی حرکت سے بے پرواہ نورا ساکت آنکھوں اور ساکن دل کے ساتھ اس کے ہونٹوں کی آواز کو سن رہی تھی --

میرے پاس بھی ہے تمہیں اپنا خواب سنانے کو --آخر میں اس نے جو جواب دیا تھا رولف نے روہانسی صورت بنا کے اسے دیکھا ---

www.kitabnagri.xyz

لڑکی --میں سچ کہہ رہا ہوں--تمہیں لے کے جاوں گا کبھی --

اوکے لیکن تم اپنے ہاتھ باہر نکالو اب -- اسے گھورتے پیچھے ہوئی --

اب اتنی باتیں کی ہیں تو کچھ اور بھی کرنے دو --

نو-- نو نو--تیزی سے گردن ہلاتے وہ ہنسی --

سچ میں اگر میں اتنی منتیں کسی اور کی کرتا تو وہ خوشی خوشی میرے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو جاتی --

ہمم --لیکن تم ایسا کرو گے نہیں --اسے مان تھا اس کی محبت پہ --وہ ایسے ہی نہیں اس کے لیے ہر راستہ اپنی طرف موڑتا تھا وہ چاہتا تھا کہ نورا کی منزل رولف بارڈ ہی ہو --

ٹھیک ہے --لیکن ایک شرط ہے --

شرط --منظور ہے--اسے واپس اپنے شکنجے میں لیتے شرط سننا ضروری ہی نہیں سمجھا--

سنو-- گدگدی سے وہ ہنسے لگی --

ہاں جی سناؤ-- وہ اس کی گردن پہ لمس چھوڑتے پاگل ہو رہا تھا --

تم کنگ ہاوس میں مجھے ساتھ لے کے جاؤ گے --

ٹھیک پھر مجھے تم وہاں بھکنے سے روکو گی نہیں-- بلینکٹ دونوں کے اوپر تانتے وہ اندھیرے میں گم ہو گئے

آپ کی بہو کہاں ہے -- آبان ابھی آفس سے آیا تھا پہلے روم میں چیک کیا وہ وہاں نہیں تھی تو عشوے کے روم میں آیا--

ہاں--وہ عزت اور بچے آئے تھے ماہ بیر کے ساتھ انھی کے ساتھ کہیں گئی ہے شاید--

واہ -- وہ چھوٹی سی بچی ہیں جو بچوں اور ماما کے ساتھ چل دیں بندہ پوچھ لیتا ہے -- غصے سے بڑبڑاتے دروازہ ذرا سختی سے بند کیا--

پھر موبائل نکالتے اسے کال کی --بیل جا رہی تھی کوٹ اتار کے صوفے پہ ہی اچھال دیا--

کف فولڈ کرتے لیونگ روم کا دروازہ کھولو--

کہاں ہیں -- گاڑی تک پہنچتے کال رسیو ہو چکی تھی --

م--میں --پتہ نہیں-- زرنم لوگ آئس کریم پارلر میں تھے --پھر ماہ بیر ماموں سے پوچھا--کہ کون سی جگہ ہے --

اگلے پانچ منٹ میں آبان اس کے سر پہ کھڑا تھا اور اسے ہونک بنے دیکھ رہے تھے --ماہ بیر نے جوائن کرنے کا کہا لیکن وہ اس کا ہاتھ پکڑے ساتھ لے آیا ---

آپ کو سمجھ نہیں آتا کچھ -- کس نے کہا تھا ایسے منہ اٹھا کے آنے کا -- ماتھے پہ بل سجائے پہلے اسے گاڑی میں بیٹھایا پھر گھوم کے اپنی طرف آتے گاڑی سٹارٹ کی --

Novels Queen

م--میں نہیں آنا چاہ رہی تھی پر موسی ضد کرنے لگا تو --

ضد کرنے لگا تھا تو کرنے دیتیں --آواز کا سرد پن اس کی ریڑھ کی ہڈی میں اترا --

گاڑی آج پھر ہوا سے باتیں کرنے لگی تھی --

آبان --سوری -- سٹیرنگ پہ رکھے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھنا چاہا جیسے سختی سے جھٹک دیا گیا --

آئندہ میری اجازت کے بنا گھر سے ایک قدم بھی نہیں نکالیں گی --

ابھی دو دن پہلے کیا ہوا تھا بھول گئی ہیں شاید آپ --گاڑی اور تیز ہوتی جا رہی تھی --

Novels Queen

آئی ایم رئیلی۔سوری۔۔پ۔۔پلیز ۔۔ سختی سے آنکھیں بند کرتے وہ بمشکل قابو ہو کے بیٹھی تھی بیلٹ بھی نہیں باندھا ہوا تھا ۔۔

اگر آپ کو کہیں بھی جانا ہے تو میرے ساتھ جائیں گی ۔۔

۔۔ٹھیک ہے آبان ۔۔ اس نے جلدی سے حامی بھری۔۔

آبان ۔۔ گاڑی سلو کریں پلیز۔۔ اس کی آواز لڑکھڑائی۔۔آنکھوں کے سامنے جیسے اندھیرا چھا گیا تھا ۔۔

اوکے ۔۔اس کے سامنے بازو سیدھا کرتے گاڑی کی سپیڈ کم کی تاکہ وہ آگے نا لگے ۔۔

آپ کو کیا ہو گیا ہے ۔۔اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں وہ بہن بھائی ہیں میرے ان کے ساتھ ۔۔

www.kitabnagri.xyz

کوئی بھی کچھ نہیں لگتا آپ کا -- لہجے کی سختی ہنوز ویسی ہی تھی --آپ کی زندگی بس مجھ سے شروع ہو کے مجھ تک ختم ہو گی --اور ہر بار میں یہ بات نہیں بتاؤں گا آپ کو --وہ مینشن کے قریب پہنچ چکے تھے --

گاڑی تھوڑی سلو کرتے آبان نے اسے دیکھا جو سرخ ہوتے بھیگی آنکھوں سے سامنے دیکھتے کپکپا رہی تھی --

اس کی حالت دیکھتے آبان کو خود پہ شدید غصہ آیا ---

سوری -- سامنے دیکھتے آنکھوں میں آنے والی نمی کو چھپایا --وہ اسے تکلیف کیسے دے سکتا تھا -- اس کی غیر موجودگی سے وہ شدید اشتعال میں آیا تھا --

گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوتے پورچ پہ رک گئی ---

آبان اتر کے اس کی طرف آیا پھر دروازہ کھولا۔۔۔

آئیں۔۔ہاتھ آگے بڑھایا لیکن زرنم بنا تھامے ہی باہر نکل آئی ۔۔ انکھوں کو رگڑتے امڈنے والی نمی صاف کی آبان نے رک کے اسے دیکھا ۔۔پھر اس کے پیچھے پیچھے چلا آیا۔۔ وہ روم میں چلی گئی تو آبان جم میں چلا آیا۔۔

ایک طرف بنا چھوٹا سا روم جہاں اس کی چیزیں رکھی تھی ساتھ کرسی پہ بیٹھتے سر پیچھے ٹکایا۔۔

سر ٹکاتے ہی آنسو پھسل کے کنپٹی میں غائب ہو گیا۔۔ آنکھوں پہ ہتھیلی جماتے اس کا بھی دل کر رہا تھا وہ زرنم کی طرح ہچکیاں لے کے روئے

۔۔

www.kitabnagri.xyz

وہ کیوں برداشت نہیں کرپایا تھا --اسے اس کی غیر موجودگی بری لگی تھی یا اس کا عزت کے ساتھ ہونا --آنکھیں رگڑتے گہرا سانس لیا -- وہ جانتا تھا زرنم رو رہی ہو گی

آج صبح سات بجے جب گاڑیاں کیمپنگ کے لیے نکلنے کے لیے تیار تھیں تبھی اینگر کی جگہ اس کی بیوی سنبھالتی ہوئی نظر آئی --رولف نے اسے دور سے دیکھا تھا پھر چشمہ لگاتے وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا --

نورا اپنی پرائویٹ گاڑی میں آنے والی تھی --دس منٹ کا فاصلہ طے کرتے چار 3BMWi گاڑیاں روئل ہاؤس میں داخل ہوئیں --

Novels Queen

اپنی گاڑیوں سے اترتے چار لوگ جن میں ایک عورت تھی گارڈز کے بیچ اندر داخل ہوئے سامنے موجودہ وقت کے کنگ بیٹھے تھے --

ویلکم --انہیں دیکھ کے سر ہلایا --گردن کو ہلکا سا خم دیتے وہ چاروں بڑی ٹیبل کے گرد پڑی کرسیوں پہ ٹک گئے --

چاروں نے اپنا تعارف کروایا --پھر چاروں کو باری باری فارم دیئے گئے تھے --

مقابلے والی دو پارٹیاں تھیں ایک اینگر کی اور ایک رولف بارڈ یعنی ابن البار کی باقی دونوں نیکسٹ ٹائم کے لیے اپنی جگہ لینے کے لیے آج فارم فل کر رہے تھے --

ناروے کی حکومت کی اگر ہسٹری دیکھی جائے تو یہاں بادشاہت کا نظام کنگ اور کوئین کے نام سے شروع ہوتا ہے---

جہاں روئل فیملی نے کچھ عرصہ اپنی حکومت چلائی جب بچے جواں ہوئے تو روئل فیملی کے سپوت کو ایک عام لڑکی سے محبت ہو گئی--

یہ بات کنگ کو ہضم نہیں ہوئی لیکن سپوت کو معلوم تھا کہ گدی نشیں تو وہی ہے--زور دے کے اپنی من پسند لڑکی سے شادی کر لی--

اس کے بعد ہر آنے والی حکومت میں سے ایک ایسا فرد ضرور جنم لیتا تھا جو اپنی پسند کی خاطر حکومت کو لات مار دیتا--

Novels Queen

یوں روئل فیملی ٹوٹنے لگی پھر باقی ممالک کی طرح یہاں بھی الیکشن کی تجویزیں آنے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں نے خود کو سیاست میں دھکیلنا شروع کردیا --

کیاآپ لوگ اس مقابلے کے لیے تیار ہیں -- سامنے پڑی پرچیوں کی طرف اشارہ کرتے کنگ نے سب کو متوجہ کیا -

کیوں نہیں --سب کو ہی خود پہ یقین تھا --
ان پرچیوں پہ لکھے گئے کچھ سوالات جو ان لوگوں کو ایک پیڈ پہ فل کرنے تھے جن میں رعایا اور قانون کے بارے میں بہت اہم وعدے اور باتیں شامل تھی --

یہ کام سر انجام دینے کے بعد آنے ہال سے جانے کا کہا گیا تھا۔۔اس سے یہ تھا کہ ان چار لوگوں کی سوچ کا پتہ چلتا آیا وہ لوگ اس کے اہل تھے کہ انہیں ایک بادشاہ کی گدی پہ بٹھا دیا جائے۔۔

دو ہفتے وہاں گزرانے کے بعد الیکشن سٹارٹ ہوئے۔۔نورا اس کے ساتھ ہی تھی۔۔مسز اینگر یعنی ہیدا خون خوار نظروں سے ان دونوں کو دیکھتی رہتی وہ جانتی تھی جتنی مرضی کوشش کر لے وہ رولف بارڈ کو نہیں ہرا سکتی۔۔

آج فیصلہ ہو جائے گا۔۔اپنے سر پہ سکارف سیٹ کرتے وہ بڑے کمرے کے درمیان میں کھڑی تھی۔۔رولف ٹائی باندھ رہا تھا۔۔

یہاں اسلامی قانون نہیں ہے ابن البار --وہ دو ہفتوں سے اسے اسی نام سے پکارتے پکارتے تھک چکی تھی --لیکن پھر بھی یہی نام اسے پکارنا تھا --کہیں میرے اس حلیے پہ لوگ تمہیں کچھ غلط نا کہیں--

نہیں-- یہاں اسلامی قانون نہیں ہے لیکن پھر بھی یہاں ہر انسان کو اپنی مرضی سے جینے کی اجازت ہے تم چاہو تو کپڑے کے دو ٹکڑے اپنے جسم پہ لپیٹو یا پورا تھان -

-سنجیدگی سے کہتے دور سے ہی خود کو قد آور آئینے میں دیکھا --جہاں نورا کی پیٹھ نظر آرہی تھی --

تمہارے بال نظر آرہے ہیں --آگے آکے اسے دوسری طرف گھمایا--

Novels Queen

پھر ایک چھوٹے کیچر سے بالوں کو فولڈ کرتے اندر کی طرف اور کر کے باندھ دیا --

اب سہی ہے --چلیں --پھر اس کا ہاتھ تھاما --وہ دونوں ساتھ باہر آئے تھے -- حال سے گزرتے لوگوں نے دور سے ہی انہیں ہاتھ ہلانا شروع کر دیا تھا -- ایک طرف ایکس کنگ کھڑے مسکرا رہے تھے --

مجھے امید ہے میرے بیٹوں سے زیادہ تم اس ملک کو بہتر طریقے سے چلا سکو گے --آس پاس میڈیا کی کوریج تھی -- فلیش جلتے بجھتے پلکھیں چھپکانے پہ مجبور کرتے نورا شدید نروس ہونے لگی تھی --

وہ دونوں ایک طرف رکھے صوفے پہ بیٹھ گئے --

فیصلے کے مطابق جیسے کے آپ جانتے ہیں--- چار بڑی پارٹیوں کے درمیان مضبوط الیکشن کیے گئے اور --

Novels Queen

سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے مسٹر ابن البار ہیں جو دو لاکھ پچپن ہزار ووٹوں سے جیتے ہیں --یہ ایک بہت بڑی جیت ہے جس کی مبارک باد پیش کرتے ہیں-- کنگ سٹیج پہ کھڑا سپیچ کر رہا تھا --

کچھ دیر بعد رولف بارڈ کو کنگ شیلڈ دی گئی اور کچھ دستاویزات پہ سائن لیے گئے --

نورا کو تاج پہنایا گیا تھا --پہلے زمانے میں کنگ کے لیے بھی تاج ہوتا تھا لیکن اب وہ میوزیم میں رکھ دیا گیا تھا --

آج وہ لڑکی جو گلیوں میں بھٹکتے بھیک مانگتی تھی -- جو دو وقت کے لیے کھانے کی تلاش میں اپنے جسم کی حفاظت کرتے خود کو بازوؤں میں تنہا چھوڑ دیتی تھی --

وہ نور فاطمہ جسے لوگ اپنی ریڑھیوں کے پاس کھڑے ہوتے دیکھ ڈانٹ ڈپٹ کے بھگا دیتے -- وہ جس نے کم سنی میں شیدے کی گندی نظروں کو اپنے جسم کے آر پار ہوتے محسوس کیا تھا ایک بادشاہ کی ملکہ بن گئی تھی --

آج وہ اپنے سر پہ تاج لیے کھڑی تھی --آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگیں تو رولف نے اس کا ہاتھ دبایا --یہ لمحہ وہی تھا جو وہ دعا میں مانگتی تھی --

جب وہ کہتی تھی کہ میں امیر ہو جاؤں جب وہ سوچتی تھی یہ رئیس امیر لوگ کیسے محسوس کرتے ہیں--

وہ ایک گھی کے پراٹھے کے لیے ترسنے والی لڑکی آج پورے گھی میں ڈوب گئی تھی ---

نورا-- تم کچھ کہو گی --رولف نے دوبارہ ہاتھ دباتے اسے متوجہ کیا --اس کے سامنے مائک سیٹ کرتے رولف نے دیکھا--

م-- میں کیا بولوں --

تم بس تھینکس کہہ سکتی ہو -- اس کی کمر کے گرد حصار باندھتے جھک کے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھے ---سامنے لوگوں نے انہیں دیکھتے خوشی کا اظہار کیا تھا -- وہ پورا دن نورا نے ہواؤں میں اڑتے گزار دیا --

اسے لوگ ملکہ عالیہ کہنے والے تھے سوچ سوچ کے ہی پاؤں زمین پہ نہیں ٹک رہے تھے

Novels Queen

رات ڈھائی بجے وہ اپنے روم کے سامنے کھڑا کشمکش میں تھا کہ دستک دے یا نہیں --پھر ہلکا سا ناک کیا کچھ دیر ٹھہر کے انتظار کیا اسے امید تھی کہ زرنم سو چکی ہو گی --

لیکن ابھی وہ دروازہ کھولنے لگا تھا جب وہ خود بخود کھل گیا -- رخ موڑے زرنم نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا --

آبان نے وہیں کھڑے کھڑے اسے دیکھا تھا --پھر دو قدم لیتے اندر داخل ہوا --اس کے سامنے رکتے وہ اپنے رویے کی معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن زرنم دروازہ بند کرتے واپس اپنی جگہ پہ آ کے لیٹ گئی --

وہ گہرا سانس لیتے ڈریسنگ روم میں آیا --پھر کپڑے نکال کے باتھ روم چلا گیا --زرنم جو کمفرٹر تان چکی تھی ایک بار پھر سے سسکی بھری --

ایک منٹ بھی آبان اسے اس کی فیملی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکا تھا اب تک وہ جو اسے سپورٹ کرتا تھا بس اسی لیے تاکہ میں ان سے دور نا ہو جاؤں --

انہیں خوف ہے --کروٹ لیتے آنسو پھسلا -- کچھ دیر بعد ڈور سلائڈ ہونے کی آواز پہ ساکت ہو گئی --ابان جانتا تھا جو اب تک جاگ رہی تھی وہ اب کیسے سو گئی ہو گی --

ٹراوزر اور ٹی شرٹ پہنے بھیگے بالوں کو خشک کیا --پھر اپنی جگہ پہ لیٹتے زرنم کے کمفرٹر کو دیکھا--

Novels Queen

ناراض ہیں ۔۔ اس کی طرف کروٹ لیتے کمفرٹر چہرے سے ہٹایا۔۔

آ۔۔آپ کو فرق پڑتا ہے ۔۔انسوؤں کا گولا حلق میں جمع ہونے لگا۔۔

پڑتا ہے نا۔۔ سرخ آنکھوں سے وہ اس پہ جھکا تھا۔۔آپ سے ہی تو سارے فرق پڑتے ہیں ۔۔

اسکے ماتھے سے پسینے سے بھیگے بال ہٹائے ۔۔پھر ہونٹ رکھے ۔۔

پ۔۔پیچھے ہوں ۔۔میں ناراض ہوں ۔۔اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے کرنا چاہا۔۔

کیسے مناؤں ۔۔۔ اپنے طریقے سے یا آپکے طریقے سے ۔۔

میں نہیں جانتی --اس کی سلگتی سانسیں وہ اپنے ہونٹوں پہ محسوس کر سکتی تھی --

آپ روئے ہیں ---اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے دل دھک سے رہ گیا--

جب زرنم روتی ہے تو آبان کی انکھیں کیسے نا روئیں --

الفاظ سے کہیں زیادہ شدت اس کے لہجے میں تھی -- آبان کا آنسو زرنم کی انکھ میں بھرا تھا جو اس نے آنکھ بند کرتے اپنی آنکھ میں اتار لیا--

آپ نے مجھے ہرٹ کیا ہے --بند آنکھوں سے شکوہ کیا--

آئندہ ایسا کچھ کروں تو بے شک سزا دے لینا -- لیکن رونا نہیں--اس کے سینے پہ سر ٹکاتے اپنے ہونٹ اس کی شہہ رگ پہ رکھ دیئے --

Novels Queen

آپ میں میری جان ہے شاید --جب آپ تکلیف میں ہوتی ہیں تو مجھے بھی اذیت ہوتی ہے --

زرنم میں کچھ کہنے کی ہمت ہی نہیں رہی تھی --اس کے بالوں پہ ہاتھ رکھتے کپکا اٹھی ----

آبان نے اس کا کمفرٹر سائڈ پہ کرتے سر اٹھایا --

آپ ٹھیک ہیں ---اس کے دل کی دھڑکن آبان کو اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی --

ہوں--اس نے جلدی سے سر ہلایا -- میں--ٹھیک ہوں --وہ اس کے شدت سے بھرے لمس کو محسوس کرتے آدھ موئی ہو رہی تھی --

ویسے کیا کرنے گئی تھیں ان کے ساتھ --اسے چھوڑتے ریلیکس کیا --

Novels Queen

آ۔۔ائس کریم کھانے ۔۔

میرے ساتھ کب چلیں گی پیچھے ہو کے ٹیک لگائی ۔۔پھر اس کا سر اپنے بازو پہ رکھتے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیا ۔۔ پلکیں ہنوز کپکپا رہی تھیں۔۔

جب لے جائیں گے ۔۔ وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی ۔۔اور اس کی یہ احتیاط پھر اس کے جذبات ابھار گئی ۔۔

آپ باز نہیں آئیں گی ۔۔ہاتھ بڑھا کے لائٹ بند کی ۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

Novels Queen

سو جائیں -- وہ کمفرٹر میں دبکی نظریں جھکائے ہوئے تھی اور آبان نامکمل روشنی میں بھی اس کے رنگ محسوس کر رہا تھا جو اس کی قربت میں اور نکھرتی جا رہی تھی --

آپ پہلے سے زیادہ بعد میں پیاری لگتی ہیں --مسکراہٹ دباتے اس کی نروس نیس پہ چوٹ کی --

سو جائیں -- اس کی طرف پیٹھ کرتے زرنم نے چھپنے کی جیسے ناممکن سی کوشش کی ہو-----

آبان نے ایزی ہوتے رخ اس کی طرف موڑ لیا تھا --
اگلے دن صبح صبح عزت پھر سے نازل ہو چکی تھی ---

ہمیں شاپنگ کے لیے جانا ہے اور اس گھر کی جتنی بھی خواتین ہیں وہ ہمارے ساتھ چلیں گی --

آبان اور عصام ابھی آفس کے لیے نکلے تھے --

میں نہیں جا رہی زرنم تو بدک گئی -- کل رات والی جو حالت تھی وہ دوبارہ برداشت کرنا بہت مشکل کام اسی میں آسانی تھی کہ وہ انکار کر دیتی ---

تمہیں تو لے کے ہی جاؤں گی -- کل رات کو بھی تمہارا وہ اکڑو --

ایسے مت کہا کریں -- اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی زرنم نے روک دیا --اور میں نہیں آؤں گی ۔کیونکہ میں نے ابان سے نہیں پوچھا --

Novels Queen

میں پوچھ دیتی ہوں میری جان --وہ نرم پڑیں-- انہیں بھی معلوم تھا وہ ایکسپیکٹ کر رہی ہے -اس لیے وہ اسے فلحال تو کسی مسلے میں نہیں دھکیلنا چاہتی تھی --

آبان نے تو عزت کی آواز سنتے ہی انکار کر دیا تھا--

میں خود زرنم کو شاپنگ کروا دوں گا --آپ لوگ اپنی کریں --وہ ابھی آفس میں پہنچا بھی نہیں تھا--

وہ گھر میں اکیلی ہو گی --ایزل اور عشوے بھی جا رہی ہیں--

ایزل نہیں جا رہی -- کیونکہ وہ اپنے نیو پروجیکٹ کے لیے بزی تھی جو تین ماہ بعد لاؤنچ ہونے تھے --

وہ جائے گی ہے نا۔۔ساتھ ہی عشوے کی طرف دیکھا تا کہ تصدیق کر سکے

--

نہیں۔۔ عشوے مسکرا دی --

اوکے -- سہی ہے --گھر میں آئے مہمانوں کے ساتھ آپ کے ہاں ایسا سلوک ہوتا ہے --

جیسا آپ کو ٹھیک لگے --ٹھک سے فون بند کر دیا۔۔عزت اتنا سا منہ لے کے رہ گئی --

کرو میاں کی جی حضوریاں -- عشوے کو لیے وہ باہر نکل گئی --

تین ماہ بعد۔۔۔

Novels Queen

بوتیک کی وجہ سے وہ کافی مصروف ہو گئی تھی ابھی بھی وہ اپنی ٹیم کے ساتھ ایک ایگزیبشن کی تیاری کر رہی تھی ۔

۔جب نیا کام شروع کیا جاتا ہے تو سخت محنت کی جاتی ہے اس کا بھی یہی حال تھا ۔۔

میم ہم نے تین پیسز پیک کر لیے ہیں چوتھا کون سا رکھنا ہے ۔۔

اس نے تین ماہ میں پانچ ڈیزائین بنائے تھے جنہیں آج ایگزیبیشن میں لاؤنچ کرنا تھا اور اب دو میں سے کسی ایک کو سلیکٹ کرنا اسے مشکل لگ رہا تھا ۔۔

Novels Queen

ایک کام کرو دونوں پیک کر لو -- وہاں موقع محل دیکھیں گے اگر گنجائش ہوئی تو یہ بھی ساتھ لاؤنچ کر دیں گے -- روبا کو کہتے اس نے چیزیں سمیٹیں --چار فائلز تھیں الگ الگ --

ایک اور فائل بھی بنا لیتے --پھر خود سے ہی کہتے ایک اور فائل بنائی ٹائم کم تھا اور کام زیادہ تھا ابھی اس کی ماڈلز نے بھی آنا تھا وہ پتہ نہیں کب تک پہنچتی --

سپیڈ سے ہاتھ چلاتے ساتھ دوسری لڑکیوں کو بھی انسٹرکشن دے رہی تھی -- اگلے آدھے گھنٹے میں وہ چھوٹا سا قافلہ لیے اسلام آباد کے ایک بڑے ہوٹل میں موجود تھی جہاں ایگزیبیشن رکھی گئی تھی --

ماڈلز کب تک پہنچیں گی اپنے منتخب کردہ روم میں داخل ہوتے سامنے کھڑے آدمی سے پوچھا--

Novels Queen

جی بس وہ پہنچ گئی ہیں۔۔ماڈلز بھی اس کے پیچھے ہی اندر آئیں تھی ۔۔ کچھ دیر میں چینج کرنے کے بعد سب کے میک اپ کیے گئے نئے آنے والے لوگوں کو بعد میں انٹڑیوس کروایا جانا تھا ۔۔۔

اس لیے ان کے پاس وقت تھا کہ وہ اپنی تیاری اچھے طریقے سے مکمل کر لیں۔۔۔

باہر اولڈ فیشن ڈیزائنر اپنے ڈیزائن دیکھانا شروع کر چکے تھے ۔۔

میم ۔۔ جلدی کریں۔۔کیونکہ ایک نئے انے اوالے اور ایک اولڈ دو دو لوگوں کے ڈیزائنیز ایک ساتھ لاونچ کیے جا رہے ہیں ۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

Novels Queen

سپاٹ لائٹس کی روشنی بھڑکیلے کپڑوں پہ جب پڑتی تو الگ ہی شعائیں بنتی تھیں -- دیکھنے والوں کی تعداد لاکھوں میں تھی غیر ملکی فیشن ڈیزائینر اور آرٹسٹ باریک بینی سے ہر چیز نوٹ کر رہے تھے نوجوان اور ایجڈ تمام عمروں کی خواتین پرجوش تھیں --

ایزل نے اپنے روم سے باہر جھانکا سامنے کوریڈور میں ایک ڈیزائنر اپنی ماڈلز کو سیٹ کر رہا تھا --ایزل دوبارہ اندر ہو گئی اس کی ماڈلز بس فائنل تھیں --

تم لوگ دھیان رکھنا اور میرے آنے سے پہلے ہر گز دروازہ نہیں کھولنا --انہیں سختی سے کہتے وہ باہر آئی -- بمشکل ہی اسے آبان نظر آیا تھا --

Novels Queen

اس کی طرف آتے سب سے ملی اس کی مکمل فیملی آچکی تھی سوائے آذان کے -- ماہ بیر بینش عزت اور ریض بھی تھے رابیل اور حمنہ نے اسے بیسٹ وشیز دیں --

زرنم آبان کا ہاتھ پکڑے اس کے ساتھ ساتھ تھی ---اتنی بھیڑ میں کھونا مشکل نہیں تھا --کچھ دیر ان کے ساتھ رک کے وہ دوبارہ چلی گئی --

اگر مجھے کچھ اچھا لگا تو میں خرید سکتی ہوں --ایزل کے جانے کے بعد زرنم نے آبان کو دیکھا --

آبان نے حیرانگی سے اسے دیکھا --

نہیں-- ماتھے پہ بل لاتے گھورا--

کیوں --اپ کے پاس پیسے نہیں ہیں -

Novels Queen

یہ کپڑے آپ پہن سکتی ہیں؟ --سامنے چلتی ماڈل کی طرف اشارہ کیا --جس کا آدھا جسم ظاہر ہو رہا تھا --

ہاں کیوں نہیں --اتنے اچھے لگ رہے ہیں --

اہمم دوسری طرف بیٹھے عصام نے گلا کھنکھارا--پھر ذرا سا پیچھے ہو کے آبان کو دیکھا جو اس کے کھنکھارنے کو سمجھتے اس کی طرف دیکھ رہا تھا --

عصام نے گردن کو ہلکا سا خم دیتے اشارہ کیا --بتاؤ پھر --اب کیا کرو گے --

ٹھیک ہے میں لے تو دوں گا پر --

پر کیا --زرنم ان کے اشاروں سے بے خبر اکسائٹمنٹ سے کبھی سامنے تو کبھی آبان کو دیکھ رہی تھی --

Novels Queen

پر یہ کہ آپ پھر یہ کمرے کی حد تک ہی پہنیں گی -- ایک جتاتی نظر عصام کی طرف اچھالی --

گڈ --عصام نے داد دی --یعنی وہ کبھی عصام سے نیچے تو لگے گا نہیں --

کمرے میں پہننے ہیں تو پھر فائدہ --

تو آپ کیا چاہتی ہیں میں آپ کو ایسے آدھے کپڑوں میں سب کے سامنے گھومنے دوں --

یہ بھی تو دیکھیں کتنے آرام سے چل رہی ہیں -- اور پھر ہمارے گھر تو اتنے لوگ بھی نہیں ہونگے --

Novels Queen

زرنم --لگتا ہے آپ کا دماغ آج کل ٹھکانے پہ نہیں ہے --اس کا ہاتھ دباتے وہ ضبط کر رہا تھا --عصام اب دوسری طرف بیٹھی عشوے کی طرف متوجہ تھا--

آپکو نہیں لے کے دینے --غصے سے اپنا ہاتھ نکالا--

نہیں--

ٹھیک ہے --میں بابا سے کہتی ہوں--

لے لیں--لیکن-م پہننے تو نہیں دوں گا --پہلے ہی وہ اتنے بڑے گھیرے والے رکھے ہوئے ہیں--

میں نے کبھی آپ کے کپڑوں پہ تنقید کی ہے--

Novels Queen

نہیں کیونکہ میں آپ کی پسند کے ہی پہنتا ہوں -- گرے شلوار قمیض کی طرف اشارہ کرتے کہا--

ابھی وہ لوگ لڑ رہے تھے جب سامنے ایزل کا نام پکارا گیا--دوسری طرف ہاشم تھا--

زرنم نے کھڑا ہونا چاہا لیکن آبان نے پکڑے رکھا--
سامنے ماڈلز چلتی ہوئی آ رہی تھیں--پہلا ڈریس دونوں کا سیم -- عشوے اور زرنم نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا--

وہ لوگ تو اچھے طریقے سے جانتی تھیں یہ ایزل نے ہی بنایا ہے پھر ہاشم کی ماڈل کے پاس کیسے پہنچا- -- ان کے جانے کے بعد اگلی ماڈل پھر تیسری--

Novels Queen

اور چوتھی سارے سیم ڈریسز تھے لوگ حیرت زدہ چہ مگوئیاں کرنے لگے --ہاشم پرانا ڈیزائنر تھا اور ایزل نئی سب کی انگلیاں اور نگاہیں ایزل کی طرف تھیں --

ایزل فق ہوتے چہرے کے ساتھ سٹیج پہ سٹیچو بن چکی تھی --ایسے کیسے ہو سکتا تھا --پچھلے تین ماہ وہ سکون سے نہیں سو سکی --اور آج ہاشم --

سرد ہوتے وجود کے ساتھ وہ ہل بھی نہیں پائی -- لوگوں کی باتیں ختم ہوئیں تو آڈرز ملنے لگے جو کہ ہاشم کو مل رہے تھے وہ ایک طرف کہیں دور ہی کھڑی رہ گئی ۔

۔ساکت نظروں سے وہ سب دیکھ رہی تھی جو اس کے ہاتھ سے ریت کی طرح پھسل رہا تھا وہ اس کی محنت تھی جس کی داد کوئی اور سمیٹ رہا تھا --

مس ایزل --آپ- کچھ کہنا چائیں گی -- ہوسٹ اسے بلا رہی تھی --ایزل نے ایک نظر سامنے بیٹھی اپنی فیملی کو دیکھا جہاں عشوے اور زرنم دونوں پریشانی سے کھڑی اسی کو حوصلہ دیتی نظروں سے دیکھ رہی تھیں --

وہاں پورے مجمعے میں صرف وہ دو تھیں جو اس کی محنت کی گواہ تھیں--وہ جو پیچھے جانا چاہتی تھی خود کو روکا پھر دو قدم جو زندگی کے بھاری ترین قدم تھے وہ لیے اور مائک تک آئی --ڈبڈبائی آنکھوں سے وہ بھرے مجمعے کو دیکھ رہی تھی

اسلام و علیکم --اس نے سلام کیا--کسی نے جواب نہیں دیا سوائے اس کے اپنوں کے --

ہاشم دوسری طرف کھڑا اسے طنزیہ نگاہوں سے دیکھ رہا رہا تھا --

میں معذرت کرنا چاہتی ہوں آپ سب سے --وہ جانتی تھی وہاں کسی کو پرواہ نہیں تھی --وہ کیا کہہ رہی ہے --نیکسٹ ٹائم انشاء اللہ میں نا امید نہیں کروں گی --

دو لائینز جو جانے کیسے ادا ہوئی تھی کہتے وہ پیچھے چلی گئی --اس کے پیچھے کوئی نہیں آیا تھا روم میں آتے دروازہ بند کیا --اس کا دل کر رہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کے روئے --لیکن رونے کا فائدہ --

سختی سے آنکھوں کو رگڑا -- یہ اس کی ناکامی نہیں تھی --یہی تو فتح تھی جو اس نے وہاں سب کے سامنے خود کو کمپوز رکھا تھا --

سن ہوتے دماغ کے ساتھ وہیں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی --چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے وہ سلگ رہی تھی --یہ سب میرے ساتھ ہونا تھا --

Novels Queen

گہرے سانس لیتے آنسو صاف کیے ہی تھے جب دروازے پہ آہٹ ہوئی --

ہاشم اب اس کا تماشہ دیکھنے آیا تھا --دروازہ کھولتے اندر جھانکا --

کیا حال ہیں آپ کے -- اندر آتے نظریں جھکائے کھڑی ایزل کو دیکھا --

مجھے تو کافی بری حالت میں لگ رہی ہیں -- اس کے چہرے سے خوشی عیاں تھی--

یہ اس دن کا بدلہ ہے جب تمہارے باپ نے میرے منہ پہ تھپڑ مارا تھا --آج بھرے مجمعے میں میں نے ان کی بیٹی کے منہ پہ تھوک دیا -- وہ کمینی ہنسی ہنستے اسے دیکھ رہا تھا --

Novels Queen

کم ظرف لوگ عورتوں سے لڑائیاں لڑتے ہیں مسٹر ہاشم رحمان --آج جو آپ نے مجھے دیا وہ آپ کا ظرف تھا --

بدلا نہیں -- اپنے ہاتھوں کی انگلیاں سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کرتے وہ کانپ گئی --

آپ نے ثابت کر دیا کہ آپ بھی اپنے بھائی کی طرح گھٹیا سوچ رکھنے والے ہیں--اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس کی آواز مضبوط تھی --

آپ اگر آج سب کے سامنے یوں عزت سے سرخرو ہوئے ہیں تو بس میری وجہ سے --اگر میں چاہتی تو سب کچھ وہاں دکھا سکتی تھی --

ایک ایک چیز آنکھ بند کر کے میں بتا سکتی ہوں کس جوڑے پہ کہاں پہ کون سا ٹانکا لگا ہے --آپ بتا سکتے ہیں --

www.kitabnagri.xyz

نہیں۔۔کیونکہ یہ آپ کا کام ہی نہیں تھا۔۔ یہ آپ نے ڈیزائین نہیں میرا ہنر چوری کیا ہے ۔۔ اگر آپ کو ایسی چوری میں سکون مل رہا ہے تو صدا خوش رہیں ۔۔۔

لیکن۔۔وہ اوپر سب کچھ دیکھ رہا ہے وہ دیکھ رہا ہے آپ کو بھی اور مجھے بھی ۔۔ اس کی آواز کی نمی ہاشم کے دل پہ اولے برسا گئی تھی ۔۔

وہ لمحہ بھر کے لیے ڈگمگایا ۔۔پھر سنبھلتے اس کے ایک دوسرے میں پیوست ہاتھوں کو دیکھا جو اتنی سختی سے جڑے تھے کے ناخن ہاتھ کی پشت کو سرخ کرنے لگے ۔۔۔

اس نے بے اختیار ہاتھوں کو کھولنا چاہا پر زرنم دور ہٹ گئی ۔۔اس کے دل میں ٹیس سی اٹھی۔۔

www.kitabnagri.xyz

آپ کا بدلا پورا ہو گیا ہے -- جائیں یہاں سے --ہاتھوں کو آزاد کیا-- پھر اپنے امڈنے والے آنسوں کو اندر دھکیلتے اپنی چیزیں سمیٹنے لگی --

اتنی محنت بس چند سیکنڈز میں برباد ہو گئی -- اس کے بعد اسے کوئی ہوش نہیں تھا ہاشم کب گیا کون کون آیا -- خود کو گھسیٹتے وہ گاڑی تک آئی -- ڈرائیور سامنے کھڑا تھا --

تم بعد میں آنا -- ابان نے ڈرائیور کو کہتے زرنم کے لیے دروازہ کھولا --پیچھے عصام اور عشوے آرہے تھے وہ دوسری گاڑی میں آتے ایزل پہلے ہی بیٹھ چکی تھی --

کسی نے اسے کچھ نہیں کہا --وہ خاموشی کا سفر تھا -- تسلی کے دو بول ایزل کے لیے کسی کام کے نہیں تھے

Novels Queen

\-----------------

سر تین ہزار آرڈرز ملے ہیں -- ریڈ لہنگے کے --باقیوں کے بھی تقریباً آگے پیچھے --ہاشم اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا جب پی اے اس کے پاس فائلز لیے آیا --

کام کب سے شروع کرنا ہے --

میرا دماغ نا خراب کرو اور جاؤ یہاں سے --غصے سے کہتے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا--

دروزاہ بند کر دو اور کسی کو بھی اندر نہیں آنے دینا -- سر پیچھے گراتے ٹیک لگائی --کل سے اب تک ایک لمحے کے لیے بھی اسکا دماغ ایزل کی باتوں سے نہیں ہٹا تھا --اس کی آواز ابھی تک کانوں میں گونج رہی تھی جیسے --

زرنم کے ورکرز میں سے ایک کو اس نے مہینہ پہلے ہی موٹی رقم دے کے خرید لیا تھا جو اسے ہر چھوٹی بڑی بات بتاتی رہی تھی --

ایزل کی نظروں میں تو گرا ہی تھا لیکن اپنے سامنے بھی وہ جھک گیا تھا -- پہلی اور آخری بار اس نے یہ حرکت کی تھی محظ ایک لڑکی کو نیچا دیکھانے کے لیے --

ہاشم کے لیے جیسے وقت وہیں اسی کمرے میں رک گیا تھا --

جیب سے موبائل نکالتے ٹائم دیکھا -- بارہ بجنے والے تھے -- پھر ایزل کا نمبر ملایا وہ اس سے مل کے معافی تو مانگ سکتا تھا ---

بیل جا رہی تھی لیکن کوئی ریسیو نہیں کر رہا تھا تین چار بار ایسا ہی ہوا آخر تھک ہار کے موبائل رکھ دیا -- ابھی تک اس کی فیملی سے اسے کوئی دھمکی یا کال نہیں آئی تھی -

-اس کے خیال میں اس کا باپ اور بھائی ضرور ایکشن لیتے -- لیکن اتنی خاموشی --شاید کس طوفان کا پیش خیمہ تھی

وہ بیڈ پہ چت لیٹی ہوئی تھی پچھلے تین دن سے وہ بوتیک نہیں گئی تھی اور نا ہی وہ جانا چاہ رہی تھی کسی نے بھی اسے ڈیسٹرب نہیں کیا تھا --ابھی بھی عشوے اسے کھانے کے لیے بلانے آئی تو اس نے رخ بدل لیا --

کھانا کھا لو --اس کے پاس بیٹھتے بال سمیٹے --

Novels Queen

کھا لوں گی ماما --ابھی بھوک نہیں ہے -- ان کا ہاتھ پکڑتے سائیڈ پہ کیا --

جو ہونا تھا ہم اسے بدل نہیں سکتے بیٹا لیکن ہم آگے تو بڑھ سکتے ہیں نا میری جان -- اس کا رخ اپنی طرف کرتے ماتھے پہ بوسہ دیا --

تم تو بہادر ہو -- تم ایسے چھپ کے بیٹھو گی تو وہ ہاشم رحمان جیت جائے گا --

میں ٹھیک ہوں ماما --پلیز آپ فکر نا کریں --

اگر ٹھیک ہو تو پھر اٹھو ---سب کے ساتھ اٹھو بیٹھو یہ کیا بات ہوئی اندر بس بند ہو جاو --

تم ڈرپوک تو نہیں ہو ۔۔اصل تو اس غدار انسان کو خوف زدہ ہونا چاہیے ۔۔اسے چھپنا ہے تمہیں نہیں ۔اب جلدی اٹھو ۔۔ اسے زبردستی اٹھایا ۔۔

وہ نہا کے باہر آئی تو عشوے نے خود اس کے بال بنائے تھے ۔۔ پھر سب کے ساتھ مل کے کھانا کھایا ۔۔

کچھ ہی دنوں میں وہ دوبارہ سے نارمل ہونے لگی تھی اتنا بڑا دھچکا اس کے لیے سہنا بہت مشکل تھا لیکن اس بار اس کے قدم پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط تھے ۔۔

اس کی بس ایک ہی خواہش تھی کہ ہاشم رحمان سے دوبارہ کبھی ملاقات نا ہو لیکن قسمت میں ایسا کہاں لکھا تھا ۔۔

Novels Queen

اج ان کی میٹنگ تھی ربانی فیشن انڈسٹری کے ساتھ وہاں اور بھی انڈسٹریز اور ڈیزائنرز نے بھی آنا تھا --

چھ لوگ تھے جن میں تین بڑی انڈسٹری تین نیو آنے والے ڈیزائنرز کو اپائنٹ کرتے ان کی شاخیں آپس میں جڑی ہوئی تھیں --ایزل۔ میٹنگ کے لیے تیار تھی--

وائٹ ٹراؤزر اور پنک گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ اوپر کھلا سکرٹ پہنا ہوا تھا --ایک ہاتھ میں موتیوں کا بنا بریسلٹ اور رنگ جیولری کے طور پہ کام کر رہی تھی کھلے بال کندھوں سے پیچھے جھولتے اسے ڈیسنٹ لک دیتے تھے

اپنا لیپ ٹاپ لیے وہ گول میز پہ ہاتھ رکھے ہلکا ہلکا بجا رہی تھی -- میٹنگ روم میں اس کے علاوہ ابھی کوئی نہیں آیا تھا --

www.kitabnagri.xyz

دس منٹ کے انتظار کے بعد کمپنی کے اونر اور ان کے ساتھ چار اور لوگ تشریف لائے --ان میں ہاشم کو دیکھ کے ایزل نے بمشکل ضبط کیا تھا--

گردن اکڑائے اس نے اونر سے ہاتھ ملایا --سب اپنی اپنی جگھوں پہ بیٹھ گئے --میٹنگ شروع ہوئی تو سب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا----

اپ نے رحمان انڈسٹری کے ڈیزائین کاپی کیے تھے --مجھے لگتا ہے آپ کافی ایمپریس ہیں ان سے --رضوی صاحب نے اسے دیکھتے ٹونٹ کیا--

ایزل کیا جواب دیتی بس مسکرا کے رہ گئی ہاشم کی ہمت نہیں تھی وہ اسے دیکھ پاتا --بس پہلو بدل کے رہ گیا--

Novels Queen

کمپنی کے اونر نے انہیں پارٹنر بنایا تھا اور ایزل ہاشم رحمان کی پاٹنر بنی تھی --اس نے خوش دلی سے ایکسپٹ کرتے سائن کر دیئے --اسے امید تھی ہاشم رحمان کبھی اس کے سامنے سر نہی اٹھا سکے گا

ایزل اپنے آفس میں تھی جب پی اے نے اسے فائل تھمائی --

یہ --نا سمجھی سے دیکھتے فائل کھولی تو سامنے ہی سب واضح ہو گیا --

یہ ہاشم سر نے بھیجے ہیں --

ہمم اسے بھیجتے فون ڈھونڈھا جو پیپرز کے نیچے رکھا تھا --پھر ہاشم کو فون ملایا

--

مسٹر رحمان مجھے ابھی اپ کی فائل ریسیو ہوئی ہے -- کیا میں جان سکتی ہوں آپ نے کیوں بھیجی ہے --لہجے کی کڑواہٹ ہاشم فون سے بھی محسوس کر گیا --

یہ آپ کا کام ہے تو آپ کو ہی دیا ہے -- دھیمی آواز میں کہتے جواب دیا --

نہیں --یہ میرا کام نہیں ہے --یہ اپ کو کنٹریکٹ ملا ہے تو میرے خیال سے یہ آپ کو پرسنلی طور پہ ہینڈل کرنا چاہیے -- میں واپس بھجوا رہی ہوں آپ دیکھ لیجیے گا --

سوری ----آئی---ایم --سوری --ٹوٹے الفاظ زرنم کو اپنے کانوں میں سنائی دیئے --

Novels Queen

سوری۔۔فار۔وٹ۔۔انداز میں اجنبیت کوٹ کوٹ کے بھری تھی۔۔

پتہ نہیں۔۔اس نے فون بند کر دیا۔۔وہ اس سے کس منہ سے معافی مانگتا۔۔

ایزل نے سر جھٹکتے فائل سائڈ پہ رکھ دی۔۔آج کل وہ دوبارہ سے اپنے اور ڈیزائنز بنا رہی تھی۔۔۔۔

ہاشم کی طرف سے ملنے والے اس خوبصورت سرپرائز کے بعد کام کی طرف ذہن لگانا مشکل ضرور تھا ناممکن نہیں جتنا ممکن ہو سکتا وہ خود کو اس واقعے کی سوچوں سے دور رکھنے لگی تھی۔۔

دوسری طرف ہاشم الجھن میں گھرا تھا اب اسے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ ایزل اس سے اتنی دور کیوں ہو رہی ہے۔۔

Novels Queen

آنکھیں موندتے اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا --

ایگزیبیشن سے لے کے اب تک جب وہ فارغ ہوتا تو اسی کو سوچتا تھا رات کو سوتے صبح جاگتے بس ایزل کا چہرہ ہی گھومتا رہتا --وہ اعتراف کر کے بھی انجان تھا --یہ ناممکن تھا کہ ایزل اسے کبھی معاف کرتی --

دن تیزی سے گزرتے جا رہے تھی تین ہزار پیسز تیار کرنا وہ بھی ڈیزائنز کو کاپی کر کے مشکل تھا لیکن ہاشم کو اپنے لیے یہ سزا قبول تھی --

----

ناروے کا یہ ایک بہترین قانون تھا کہ رائل فیملی عام ٹرانسپورٹ استعمال کرتی تھی حتہ کہ اگر بیرون ممالک کا سفر کرنا ہو تب بھی وہ سپیشل چوپر یا ہوائی جہاز کی بجائے روٹین کی فلائٹ سے آتے جاتے تھے --

Novels Queen

وہاں کا عام باشندہ کسی بھی دوسرے ملک کے پرائم منسٹر سے زیادہ امیر تھا ۔۔ ناروے میں لوگوں کو ہر قسم کی آزادی حاصل تھی وہاں کی حکومت اس قدر نرم دل تھی کے اگر کسی کے پاس نوکری نہیں ہے تو اسے دو سال وظیفہ دیا جاتا تھا

تاکہ وہ آرام سے نئ نوکری تلاش کر سکے ۔۔وہاں کی جیلوں میں کسی دوسرے ملک کے عام گھروں سے کہیں زیادہ آرام مہیا کیا جاتا تھا ۔۔

من پسند کھانے کافی چائے یا جوس جب بھی آڈر کرو حاضر ۔۔وہاں انٹرنیٹ کی سہولت بھی دی جاتی تھی کہ اگر کوئی اون لائین کمانا چاہتا تو وہ وہاں آرام سے کما سکتا تھا ۔۔

وہاں کے رہائشی اکثر اسی نیت سے جرم کرتے تاکہ وہ جیل کی لگژری زندگی گزار سکیں۔۔

تم مجھے اب وقت نہیں دیتے مسٹر ابن البار --نورا ابھی فریش ہو کے آئی تھی --رولف تیار ہو رہا تھا --

تم اس وقت وقت مت مانگا کرو-- اس وقت کام کا وقت ہے اور شروع کا کچھ عرصہ ہر کام وقت مانگتا ہے --ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالی --

مجھے چیک اپ کے لیے بھی جانا ہے --بالوں کو ٹاول سے پونچھتے وہ اس کے قریب آ کے کھڑی ہوئی --

الکا بی کے ساتھ چلی جانا --لاسٹ ٹائم انہوں نے کہا تھا میں ساتھ جاؤں گی --

Novels Queen

میں تمہاری بیوی ہوں ان کی نہیں ۔۔غصے سے تیوری چڑھاتے دیکھا۔۔اور تم مجھ سے جان چھڑوا رہے ہو ۔۔

نہیں ۔جان نہیں چھڑوا رہا میری جان ۔۔اس کے گیلے بالوں میں انگلیاں پھنساتے گردن کو قید کیا ۔۔پھر ہونٹوں پہ جھکتے لمس چھوڑا۔۔ اگر تم تھوڑا سا ویٹ کرو تو اکٹھے چلیں گے ۔۔آج مجھے تھوڑا سا زیادہ کام ہے۔۔ ہو سکتا ہے لیٹ ہو جاؤں ۔۔ اس کی آنکھوں میں جھانکتے سمجھایا۔۔

سہی ہے ۔۔ میں کمپرومائیز کرتی ہوں ۔۔ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے دباؤ ڈالا تاکہ وہ پیچھے ہو ۔۔

اچھا سنو ۔۔وہ۔واپس مڑنے لگی تھی رولف نے اس کا بازو پکڑتے روکا ۔۔

اگر تم پاکستان جانا چاہو تو ۔۔؟ رک کے اسے دیکھا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

میں تو جانا چاہتی ہوں -- سچ میں تم مجھے وہیں چھوڑ دو --اور خود یہاں جتنی مرضی عیاشی کرو --کھلتے چہرے کے ساتھ اس نے بالوں کو زرا سا جھٹکا رولف کے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی --

اوکے --پھر تیار ہو جاؤ--ہم لوگ کل شام پاکستان فلائے کریں گے -- جوتے اٹھاتے وہ بیڈ پہ جا بیٹھا-- پھر اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتے بیگ اٹھایا جس میں ضروری کاغذات تھے --نورا کو الوداع کہتے باہر نکل گیا

اس کے جانے کے فوراً بعد میڈ اندر آئی --نورا دبریز آئینے کے سامنے بیٹھ چکی تو میڈ نے ڈرائر سے اس کے بال سکھائے --

تم جاؤ-- میںن باقی خود کر لوں گی --

Novels Queen

اوکے -- سر ہلکا سا جھکاتے وہ الٹے قدموں دروازے سے نکل گئی --پھر ہلکا سا میک اپ کر کے سر پہ سرخ رنگ کا سکارف لیا اس کے اوپر سفید نٹ ڈالتے سرخ رنگ کا پھول سیٹ کیا --وہ تیار تھی --

شاہی انداز میں چلتے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پیٹ کے قریب رکھے انگلیوں کو نزاکت سے پکڑا ہوا تھا --جالی دار گاؤن پیچھے فرش پہ گھسیٹتے جیسے اپنی شان پہ نازاں ہو ----

پرنسز -- وہ ابھی مڑنے لگی تھی جب اسے کنیز نے آواز دی --وہ-رک گئی لیکن پیچھے مڑ کے نہیں دیکھا -- کنیز سائڈ پہ آتے رک گئی پھر دھیمے سے سر اور گھٹنے ہلکے سے خم کیے --

آج پچھلی رائل فیملی کی دعوت ہے --اگر آپ ایک بار کچن میں آکے خود معائنہ کریں دعوت کا تو ہمیں آسانی ہو گی ---

Novels Queen

اوکے --

کنیز نے آگے ہو کے اس کا گاؤن اٹھایا --وہ-واپس اسی ادا سے پیچھے گئی --کچن سے اشتہا انگیز خوشبو آرہی تھی -

-ہائے نورا --دل کیا وہ کسی اور کو کھلانے سے پہلے خود کھا لے --پر اس وقت وہ پرنسز تھی --اور اسے وہی کردار نبھانا تھا --

ساری چیزیں بہت زبردست تھیں --
کیا ان میں سے میں کچھ چکھ سکتی ہوں -- اس نے بس اتنا کہا تھا اور پوری ٹیبل سجا دی گئی --

واہ --قسمت اسے کہتے ہیں --- اعلی اقسام کے کھانے دیکھ کے وہ کھل اٹھی -- کبھی تو دو قت کی روٹی نہیں تھی --اور آج --

کنیز نے پلیٹ میں کھانا نکالتے اس کے آگے رکھا -- جس کا نوالہ لیتے اس نے ذائقہ محسوس کیا--

تم لوگ جاو - باقیوں کو بھیجتی اس نے آرام سے باقی کھانا تناول فرمایا تھا ---

باہر نکلتی کنیز نے کن اکھیوں سے اس کی معصومیت دیکھی تھی --- آج تک وہاں عیاشی کرنے والے ہی آئے تھے --یہ پہلی پرنسز تھی جو عام کھانوں کو بھی اتنی خوش دلی سے پیزرائی بخش رہی تھی-

----

ٹی ٹی ----

www.kitabnagri.xyz

اس کا موبائل بج رہا تھا وہ گلاس ڈور دھکیلتا اندر داخل ہوا -- کوئی ان نون نمبر تھا - ہیلو --

جیسے ہی اس نے کال پک کی فون کاٹ دیا گیا -- حیرت سے نمبر دوبارہ دیکھا --اتنے میں سکرین پہ میسج نوٹیفیکشن بلنک کرنے لگا اسی نمبر سے میسج تھا --

"پچھلے تین ماہ سے تم جس کی تلاش میں ہو وہ آدمی میں جانتا ہوں --" میسج پڑھتے اس نے ہونٹ گول کیے پھر اسی نمبر پہ کال بیک کی -- لیکن کال پک نہیں ہوئی --

ایک اور میسج آیا--

"میں کال ریسیو نہیں کروں گا --بس تم مجھے تین لاکھ دو اور اس آدمی کی تصویر تمہیں مل جائے گی"

Novels Queen

اوکے -- میں ٹرانسفر کر دوں گا --لیکن پہلے تصویر نام پتہ سب مجھے ملے گا تب --اس نے واپس میسج کیا --پچھلے تین ماہ سے وہ منیب رحمان کے قاتل کی تلاش میں تھا --

اخری دفعہ اس کی گاڑی ہوسپٹل سے ملی تھی لیکن منیب غائب تھا --ہوسپٹل کے سی سی ٹی وی کیمرہ سے بھی کوئی کلو نہیں مل سکا --

نا ہی اسے ابھی تک منیب کی لاش مل سکی تھی --وہ-کافی مشکل میں تھا جو بھی تھا وہ اس کا سگا بھائی تھا --

اسی نمبر سے اب واٹس ایپ پہ میسج موصول ہوا --کھولا --وہاں تصویر بھیجی گئی تھی -- تصویر کھلتے اس کی آنکھیں ساکت ہوئیں --- جیسے وقت رک گیا ہو --

وہ سب کچھ سوچ سکتا تھا لیکن آبان شیخ کو اپنے بھائی کا قاتل --ہر گز نہیں--

تم اگر پیسوں کی لالچ میں یہ کر رہے ہو تو اپنا یہ گھٹیا کام کسی اور کے ساتھ ٹرائے کرو--اس نے نفی کرتے اسے وائس نوٹ بھیجا--

تھوڑی دیر میں ویڈیو بھیجی گئی تھی جس میں آبان کے گھر کی بیرونی لوکیشن تھی جہاں منیب کی گاڑی کھڑی تھی -

-جہاں منیب زرنم کو اٹھائے گاڑی میں ڈال رہا تھا --پھر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتے چلا گیا--پھر ایک ویڈیو ریسیو ہوئی جس میں ہوسپٹل کے باہر وہی گاڑی رکی اب وہاں سے آبان نکلا تھا زرنم کو دوسری طرف سے آکے نکالا --پھر بھاگتا ہوا ہوسپٹل میں داخل ہو گیا--

ہاشم کا دماغ اور دل یہ سب ماننے کے لیے تیار نہیں تھا لیکن -- ان ویڈیو سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ آبان اور منیب کا زرنم کو لے کے کچھ نا کچھ مسلہ ضرور بنا تھا --

ویڈیو پیچھے کی تو اکاونٹ نمبر آیا ہوا تھا -- تین لاکھ ٹرانسفر کرتے اپنی پیشانی مسلی -- اسے کیا کرنا تھا -- فیصلہ کرنے میں چند سیکنڈ لگے تھے

الکا بی --

وہ ہال روم میں کھڑی تھی جب میڈ نے اسے الکا بی کا بتایا --

Novels Queen

کیسی ہیں آپ --ان سے ملتے ان کے ہاتھ اتنی ہی عقیدت سے ہونٹوں سے لگائے جیسے پہلے لگاتی تھی --پھر انہیں لیے برڈ روم میں آئی ---جہاں پرندے آ کے بیٹھتے تھے -

-چاروں اطراف لکڑی کا بہترین کام ہوا تھا وہ کافی کھلا ایریا تھا اور اوپر سے نظر آتا آسمان --انتہائی خوبصورت منظر پیش کرتا تھا --

آپ بیٹھیں-- ان کے لیے شاہی کرسی آگے کرتے سہارا دے کے بیٹھایا --

اللہ تمہاری تمام خواہشیں پوری کرے --اسے دعا دیتے وہ مسکرائیں--

ابن الںبار کہاں ہے -- وہ ساتھ رکھی دوسری کرسی پہ بیٹھی تو الکا بی نے پوچھا --

ہمیشہ کی طرح وہ مصروف رہتا ہے -- ناراضگی جیسے آنکھوں سے چھلکی --

پرینز بننا بہت آسان ہے لیکن اس کی زمہ داریاں بہت مشکل ہیں -- اپنی فیملی کے لیے وقت نکالنا مشکل ہوتا جاتا ہے --

ایسا ہی ہے --میڈ نوائے اقسام کے کھانے لے آئی --

تم جاؤ-- ہاتھ کے اشارے سے اسے بھیجا --پھر خود ہی الکا بی کے لیے چائے بنائی --

میں پاکستان جانے کا سوچ رہی ہوں --آج شام کو ہم لوگ نکلنے والے ہیں --

اوہ --تم-نے مجھے بتایا بھی نہیں --اگر میں نا آتی تو تم ایسے ہی چلی جاتیں--

ایسی بات نہیں ہے --ہم آپ سے مل کے ہی جاتے --پھر ان سے باتیں کرتے وقت کا پتہ ہی نہی چلا --وہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ اس کے ساتھ رہی تھیں -پھر واپس چلی گئیں تو نورا نے اپنی پیکنگ کروائی --رولف نے اسے چھوڑ کے واپس آجانا تھا--

شام کو جب اندھیرا پھیلنے لگا تو رولف ہوا کے گھوڑے پہ سوار محل میں آیا تھا--

بہت جلدی نہیں کر دی تم نے آنے میں--

سوری --کیا کروں --ملکوں ملکوں جانا پڑتا ہے --اسے پیچھے سے ہگ کرتے کان کی لو پہ بائٹ کیا--

Novels Queen

کون سے ملک سے آرہے ہو بائی دا وے ۔۔اس کے ہاتھوں کو کھولا جو اس کی کمر پہ بندھے تھے ۔۔

امریکا سے میری جان ۔۔چہرا اوپر کرتے اس کے ہونٹوں کو جانچتی نظروں سے دیکھا ۔۔

وہاں کیا کرنے گئے تھے ۔۔

وہاں ۔۔ کچھ پراپرٹی لی تھی ۔۔اسی سلسلے میں گیا تھا ۔۔

سوچا اپنی پیاری سی بیوی کو اب امریکا کی سیر کرواتے ہیں ۔۔ اسے خود سے لگاتے وہ کافی خوش نظر آرہا تھا ۔۔

مجھے ابھی پاکستان جانا ہے ۔۔پھر باقی دنیا کی سیر کریں گے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

اوکے --جیسا آپ کا حکم مائی لیڈی-- اس کی گردن پہ لب رکھتے شدت سے چھوا--

چلو تم تیار تو ہو ہی --چلتے ہیں--

کیا میں ایسے ہی پاکستان جاؤں گی --اپنے کپڑوں کو دیکھا نائٹ گاؤن میں وہ کافی ہوش اڑانے والے حلیے میں تھی ۔

-

نہیں ۔ ہر گز نہیں -- ابھی ہم دونوں چینج کریں گے --اسے پکڑتے وہ باتھ روم میں گھسا پھر شاور چلاتے اسے ہلنے کا موقع بھی نہیں دیا--

تم بہت برا کر رہے ہو-- وہ بھیگتے چلائی تھی لیکن اس کی اگلی آواز رولف کے حلق میں دم توڑ گئی --

----

زرنم -- یہاں آئیں ---- ایپل کاٹ کے پلیٹ میں رکھتے اس نے زرنم کو آواز دی جو ٹیرس پہ کھڑی آسمان دیکھ رہی تھی --

مجھے بھوک نہیں ہے --وہیں سے جواب آیا --

میرے بے بی کو تو ہو گی -- وہ پلیٹ اٹھائے وہیں آگیا --

تو -- پلیٹ کو دیکھا جو فل تھی --

تو یہ کہ -- جب وہ بھوکا ہو گا تو اپنے نائن منتھ کیسے کمپلیٹ کرے گا --

م --میں کھاتی ہوں --اتنی کھلی بات پہ زرنم سٹپٹائی --- پھر جلدی سے ایک پیس اٹھا کے منہ میں ڈالتے رخ بدلا --

جلدی جلدی کھائیں -- مجھے کام بھی کرنے ہیں -- وہ پلیٹ اُٹھائے کھڑا تھا --

میں سب نہیں کھا سکتی -- اتنے زیادہ -- بھری ہوئی پلیٹ کی طرف روہانسے ہوتے دیکھا -- پہلے ہی کھا کھا کے اس کا پیٹ فل تھا --

اچھا -- آپ اگر مکمل کھائیں گی تو پھر میں آرام سے کھانے کی اجازت دے دیتا ہوں -- سٹول گھسیٹ کے قریب کرتے پلیٹ ٹیبل پہ رکھی --

زیادہ دیر کھڑی مت ہوا کریں --

آپ ایسے کرتے ہیں جیسے بے بی میرے پیٹ میں نہیں آپ کے پیٹ میں ہے -- چھوٹی سی ناک غصے سے سرخ ہوئی --

میری مرضی میں کھاؤں نا کھاؤں -- آنکھوں میں پانی بھرتے جو ٹکڑا اٹھایا ہوا تھا وہ بھی واپس رکھ دیا جانے کس بات کا رونا تھا --

اچھا اچھا -- ٹھیک ہے -- میں کچھ نہیں کہتا -- آپ میرے ساتھ اندر آئیں-- اسے کندھے سے تھامتے وہ بے چین ہوا --اس میں رونے والی کون سی بات تھی --

بیڈ پہ احتیاط سے لیٹاتے کمفرٹر سیدھا کیا -- اس دفعہ رپورٹس پہ اس کی ایچ بی بہت کم تھی ڈاکٹر نے مکمل بیڈ ریسٹ کا کہا تھا - نا زیادہ چلنا پھرنا ہے --نا سیڑھیاں چڑھنی ہیں--نا تلی ہوئی چیزیں کھانی ہیں نا گرم چیزیں -

-ہر چیز سے تو منع کر دیا تھا---اس وجہ سے بھی اس کا موڈ خراب تھا اوپر سے آبان کی اتنی فکر کرنا --

Novels Queen

آپ سو جائیں -- میں یہیں ہوں --دوسری طرف آتے اپنا لیپ ٹاپ سامنے رکھا--

پتہ نہیں کب یہ دن گزریں گے -- کروٹ لیتے آبان کو دیکھا ---آپ کو کیاپتہ کتنی مشکل ہوتی ہے-- -آپ نے تو بس --

بس-- آبان لیپ ٹاپ پر کام کرنا ترک کرتے اس کی طرف متوجہ تھا--

بس آپ کو رومینس کرنا ہے --اس کے بعد کیا ہوگا نہیں پتہ --

آبان نے بمشکل امڈ آنے والے مسکراہٹ کا گلا گھونٹا--

اس کے بعد ہمارا پیارا سا بے بی ہو گا--

www.kitabnagri.xyz

آپ نے کہنا ہے پھر اسے بھی تم سنبھالو --پہلے فارم ہاوس جاؤ پھر اتنا بڑا ڈھول خود کے ساتھ باندھو اور ہر چیز چھوڑ دو نا کچھ کھانا ہے نا پینا --پھر جب بے بی ہو جائے گا تب سنبھالو خود ہی --

آپ یا تو رومینس کریں گے یا پھر بے بی کو-پیار-- وہ بھری ہوئی تھی ساتھ ساتھ آنکھوں سے پانی بھی نکل رہا تھا---

زرنم --میری جان --قریب ہوتے اس کا سر اپنی گود میں رکھا -- میں آپ کو ہر گز نہیں کہوں گا آپ اسے سنبھالیں -- میں خود اسے سنبھال لوں گا --بس کچھ وقت ہے --پھر ہم کچھ نہیں کریں گے ---

پھر -- میں آپ کے ان ناراض گالوں پہ پیار بھی نہیں کروں گا -- تنگ کرتے زرا سا جھک کے ہونٹ رکھے --

Novels Queen

ہاں تب میں کہاں پیاری لگوں گی -- پھر آپ کو اپنی اولاد عزیز ہو گی --

آنکھیں بند کرتے اسے دیکھنے سے روکا جو مسکراہٹ دبائے اسے سن رہا تھا

--

ہاں ایسا بھی ممکن ہے --

آبان -- ناراضگی سے گھورا--

جی آبان کی جان --

اپ مجھ سے زیادہ بے بی کو پیار کریں گے -- سوالیہ انداز--

ہاں جی --

لیکن کیوں -- آپ کا پیار میرے لیے ختم ہو جائے گا --

نہیں --بلکل بھی نہیں ختم ہو گا -- لیکن --

لیکن--

Novels Queen

لیکن اگر میں دوبارہ پیار کروں گا تو ہمارا اور بے بی آ جائے گا آپ کو پھر سے مشکل ہو گی -- لو دیتی نظروں سے دیکھتے زرنم کو دیکھا جس کی بند آنکھوں کی پلکیں ہولے ہولے لرز رہی تھیں --کان کی لو جیسے سرخ انگار ہو چکی تھیں ---

زرنم نے رخ بدلتے اس کی گود میں منہ چھپایا --دل سرپٹ دوڑ رہا تھا --

مجھے م-- مت دیکھیں ایسے --جذبات سے بھری آنکھیں اس کے وجود میں پیوست ہو رہی تھی --

تو کیسے دیکھوں -- آبان نے اس کی کمر پہ ہاتھ رکھتے ہلکا سا مس کیا -- دیکھیں ہی مت --

www.kitabnagri.xyz

اوکے --ریلکس-- آپ سو جائیں یہیں -- کمر سہلاتے سرخ رخسار دیکھے -- اس کی زندگی زرنم پہ آکے ختم ہوتی تھی ہر گھڑی ہر لمحہ جیسے زرنم پہ آکے رک جاتا تھا --زرنم جب سو گئی تو پاس پڑا موبائل اٹھایا --وہاں میسج اٸے ہوئے تھے --

آنکھیں سکیڑ کے دیکھتے ماتھے پہ شکنیں در آئیں -- اسے کوئی دھمکا رہا تھا --

----

پاکستان کی سر زمین پہ قدم رکھتی نورا نے ایک خوشگوار سانس لیا -- آذان اس کے پیچھے پیچھے تھا --

اپنا سامان لیتے وہ ایک طرف آئی پھر کیب بک کرتے نورا کو دیکھا --

دیکھ لیا اپنا پاکستان -- مل گیا سکون --

ہاں بلکل --بلیک گاؤن پہنے وہ نقاب میں تھی --

اگر میری مما نے تمہیں بہو کے طور پہ ایکسیپٹ نا کیا تو -- آذان نے اسے ڈراتے ہوئے دور نگاہ دوڑائی --

تو --

تو-- وہ سوچ رہی تھی --اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا --اگر اس کے گھر والوں کو نورا قبول نا ہوئی تو--

تو پھر کیا ہو گا --

پھر مجھے تمہیں چھوڑنا پڑے گا -- سنجیدگی سے کہتے آذان نے نورا کو ساکن کر دیا --

ک--کیوں -- مجھے طلاق کیوں دو گے --

کیونکہ میرے گھر والے نہیں مانیں گے --

نکاح کرنے سے پہلے سوچنا تھا نا-- جب زبردستی---اتنے میں ٹیکسی آگئی
--اذان نے اس کا بازو پکڑتے اپنے ساتھ آنے کا کہا --

اسے گاڑی میں بٹھا کے خود ڈرائیور کے ساتھ مل کے سامان رکھا پھر اس
کے ساتھ آکے بیٹھ گیا --

ہاں --تو میں اپنے گھر والوں کے خلاف تو نہیں جا سکتا---
انہوں نے اگر کہا کہ میں تمہیں چھوڑ دوں تو پھر میرے پاس اور کوئی راستہ
نہیں ہو گا -- نورا کا دل جیسے کوئی مٹھی میں لے رہا تھا --

ت-- تم مزاق کر رہے ہو --اس کا چہرہ دیکھا جو ضبط سے سرخ ہو رہا تھا
--

Novels Queen

نہیں -- میں دیکھ رہا ہوں تم کتنا پریشان ہو گئی ہو -- ہنسی کنٹرول کرتے ڈرائیور کو دیکھا جو شیشے سے انہیں دیکھ رہا تھا --

تم ہمیں یہیں اتار دو -- اگلی نظر برداشت ہی کیوں کرنی --

--صاحب کیوں --وہ گھبرا گیا --

کیونکہ ہمیں سہی سلامت گھر پہنچنا ہے گھوری سے نوازتے وہ دوبارہ نورا کی طرف متوجہ ہوا جو اب باہر آتے جاتے مناظر دیکھ رہی تھی --ائیر پورٹ سے گھر تک پہنچنے میں آدھا گھنٹا لگا --

گاڑی سے اترتے آذان نے پہلے آبان کو کال کر کے پوچھا تھا وہ کہاں ہے ---

بابا آفس ہیں اور میں -- پاس سوئی ہوئی زرنم کو دیکھا--

اپنی بیوی کے پاس ہونگے --خیر میں بھی آپ کی بھابھی کو لے کے گھر آگیا ہوں ذرا گیٹ پہ تو آئیں --

اوہ -- ہونٹ سکیڑتے وہ زرنم کے پاس سے اٹھا --- بنا آواز کیے وہ کمرے سے باہر آیا--سامنے عشوے روم میں جا رہی تھی --

ماما-- اسے آواز دے کے روکا ۔

ہوں -- وہ جو اندر غائب ہونے ہی لگی تھی رک کے اسے دیکھا --

میرے ساتھ آئیں ۔آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے -- ان کے قریب اتے بازو پکڑا-- پھر وہ دونوں نیچے آئے -- گلاس ڈور کے پاس آذان کھڑا تھا --

Novels Queen

آذان -- عشوے کی تو باچھیں کھلی تھیں -- دروازہ کھولتے اس کے سینے سے لگی --پیچھے کھڑی نورا کو وہ یکسر فراموش کر چکی تھی ---

یہ بہت اچھا سرپرائز تھا --آبان کو خوشی سے دیکھا--

اصل سرپرائز تو یہ ہیں ماما -- آذان کو سائڈ پہ کرتے نورا کی طرف اشارہ کیا -- جو اپنا نقاب گرا چکی تھی --

یہ کون ہیں-- اسے دیکھتے آذان کو دیکھا --

یہ آپ کی چھوٹی بہو -- آبان کو شرارت سوجھ رہی تھی ایکچولی وہ آذان کی درگت بنتے دیکھنا چاہ رہا تھا --

Novels Queen

اندر آؤ تم لوگ ۔۔ عشوے انہیں گھورتے نورا کو ساتھ لگائے اندر آئی ۔۔پھر میڈ کو جوس لانے کا کہتے پاس بیٹھی ۔۔

میرے بیٹے نے کہیں اغوا تو نہیں کیا تمہیں ۔ نورا کو پیار سے دیکھتے پچکارا۔۔

جی۔۔ حیرانگی سے وہ کچھ بول ہی نہیں پائی ۔۔

دیکھا ۔۔ مجھے پتہ تھا ۔ تم مجھے اپنے گھر کا ایڈریس بتاؤ میں واپس چھوڑ کے آؤں گی خود۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔

کیا نہیں ۔۔

ماما یہ آپ کی بہو ہی ہے ۔۔ آذان نے سختی سے تصدیق کی ۔۔

Novels Queen

اگر تم مزاق کر رہے ہو تو بہت برا ہے --وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی --

پھر نورا اور آزان دونوں کو شعلہ بارود نظروں سے دیکھتے تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی --

ویلکم ٹو ہوم -- اب آبان نے تسلی سے آذان کی کمر تھپتھپائی --اور واپس چلا گیا --

یہ کیا تھا --نورا حیرت کا بت بنی ہوئی تھی --

ٹریلر -- ابھی فلم باقی ہے- چلو آؤ تم --پھر اسے اپنے روم میں لے آیا --

اب سے تم نے یہیں رہنا ہے --یہیں جینا مرنا ہے --

Novels Queen

دروازہ بند کرتے گہری سانس لی --

عجیب خوابوں بھری وہ آنکھیں تھیں یار جن پر

ہم اپنی نیندیں حرام کرنے کا سوچتے تھے

احمد فرہاد

کام کیسا چل رہا ہے -- ہال کا چکر لگاتے ہاشم نے دور کھڑی ایزل کو دیکھا --وہ۔ معمول حلیے میں ہلکا سا مسکراتے کام کر رہی تھی ---- وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا --

سر اچھا چل رہا ہے --تین سو لہنگے تیار ہوئے ہیں ابھی --

ہمم وہ سر ہلاتا ایزل کے قریب آیا --

مجھے اپ سے بات کرنی ہے -- گلا کھنکارتے اس کے پیچھے رکا --

Novels Queen

ایکسکیوز می -- وہ ذرا سا سائڈ پہ ہوتے قریب سے گزر گئی -- ہاشم نے ضبط کرتے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا --

اسے دیکھ کے جانے کیوں وہ بے قابو ہو گیا تھا خود کو کوستے واپس پلٹ گیا -- اج کل وہ ایزل کی بوتیک کے چکر کچھ زیادہ ہی لگا رہا تھا --

ان دونوں کا کنٹریکٹ ایک ساتھ تھا اس لیے ایزل اس سے منہ ماری نہیں کر رہی تھی ورنہ ایک منٹ بھی اسے برداشت نا کرتی --

روم کا دروازہ بند کرتے اپنی جگہ پہ آئی -- پھر گلاس ڈور سے سامنے کھڑے ہاشم کو دیکھا -- یہ آدمی اس کے لیے امتحان بنتا جا رہا تھا -- سر جھٹکتے موبائل اٹھایا -- شام کے سات بج رہے تھے --

ہاشم رحمان -- کی نظریں اس کے تعاقب میں رہنے لگی تھی --اور یہ بات ایزل بہت اچھے سے نوٹس کر رہی تھی

کمرہ عدالت میں اس وقت مکمل خاموشی تھی پانچ نفوس ٹکٹکی باندھے عصام شیخ کو دیکھ رہے تھے جن میں سے دو سہمی نگاہیں کبھی عشوے کو بھی دیکھ لیتیں --

یہ لڑکی وہی ہے نا -- عصام نے گلا کھنکارتے آذان کو دیکھا --اور اس نے زورو شور سے سر ہلایا --

بلکل بابا--وہی وہی -- دوسرے صوفے پہ بیٹھی عشوے کلس کے رہ گئی --

Novels Queen

تمہیں میں نے اس وقت کچھ کہا تھا ۔۔ عصام نے ذرا اگے ہو کے دھیمے لہجے میں کہا تاکہ نورا نا سن سکے ۔۔

بابا ۔۔سیدھی سی بات ہے ۔۔میں نے نکاح کیا ہے ۔۔اور کیا پتہ وہ نکاح کیسا تھا ۔۔انہوں نے اس میں کچھ اور پڑھ دیا ہو گا اور تم اس کے ساتھ سو رہے ہو ۔۔ عشوے نے تڑپ کے کہا ۔۔۔

مما ۔۔ آبان نے اسے ٹوکا ۔۔ نورا کا چہرہ ایک دم سفید پڑا تھا ان الفاظ پہ پلکیں چھپکا کے آنسو اندر دھکیلے ۔۔۔۔

یہ نارمل سی بات تھی ایک ماں کو کبھی اچھا نہیں لگتا کہ اس کی اولاد یوں بنا بتائے شادی کر لے ۔۔

Novels Queen

لیکن تھیں تو وہ عورت کسی دوسری عورت کے لیے کیسے کہہ سکتی تھیں --

آذان نے کچھ نہیں کہا بس ایک خاموش سرد نگاہ سے عشوے کو نوازا جو غصے سے بھری ہوئی تھی --

عجیب ہے تم لوگوں کا -- مجھے سمجھ نہی آتی اتنی بھی کیا جلدی تھی شادی کی --

میں کچھ بولوں -- عصام جو سربراہی کرسی پہ تھا سب کو گھورا --

نکاح تو برحال ہو جاتا ہے -- اور ہم اب یہ بھی نہیں چاہیں گے کہ دونوں کو الگ کیا جائے --وہ کن اکھیوں سے عشوے کو دیکھ رہا تھا اسے سمجھانا مشکل ضرور تھا لیکن سمجھ جاتی --

تو میری رائے یہ ہے کہ ہم ریسیپشن کر کے ایک بار پھر ان کا نکاح کر دیتے ہیں اسلام کے طور طریقے سے -- سب کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا --

بابا--اگر ریسیپشن کرنا ہے تو باقی ساری رسمیں بھی کرتے ہیں نا--پہلے آبان بھائی نے دھماکہ کیا تھا اور ہمیں ایسے بلایا گیا جیسے ہم کسی چوتھے پانچویں بندے کی شادی پہ جا رہے ہوں --اور اب آذان بھائی نے بھی وہی کام کیا ہے --

میری بلا سے ریسیپشن بھی نا کرو -- عشوے سینے پہ ہاتھ باندھے صوفے سے ٹیک لگا گئی --

Novels Queen

میں کیسے انجوائے کروں گی --آبان کے پاس بیٹھی زرنم کی بھی دھیمی سی آواز سنائی دی --آبان نے بے ساختہ مسکراہٹ چھپائی تھی --

نورا بھابھی سے پوچھیں --وہ کیا چاہتی ہیں--ایزل نے گیند نورا کے کورٹ میں ڈال دی --

م--میں--وہ سٹپٹائی -- میں کیا کہوں --جیسا آپ کو بہتر لگے -- انگلیاں مروڑتے آذان کو دیکھا --

ایزل ٹھیک کہہ رہی ہے -- عشوے نے گردن اکڑاتے سارا کچھ قبول کر لیا-- سب کے اٹکے ہوئے سانس آزاد ہوئے ہوں جیسے --

ہم لوگ ساری رسمیں کریں گے اور --زرنم کی بھی ساتھ میں نبٹا دیں گے --

نہیں -- زرنم کی زبان پھسلی -- میں اس حالت میں کیسے کروں گی --

ساتھ آبان کو بھی دیکھا تاکہ وہ اس کا ساتھ دے --

ایک تو عقل سے پیدل ہے اللہ جانے دوسری کیسی ہو گی -- منہ میں

بڑبڑاتے عشوے نے سر جھٹکا --

چلیں -- اب اگر آپ سب لوگ راضی ہیں تو یہی کرتے ہیں -- رسمیں

وغیرہ بھی کر لینا --

لیکن -- عشوے نے نورا کو دیکھا --

جب تک رخصتی نہیں ہوتی یہ یہاں نہیں رہے گی --

کیوں -- آذان نے درشتگی سے دیکھا -- اگر یہاں نہیں رہے گی تو پھر کہاں

جائے گی --

Novels Queen

اس کے ماں باپ کہاں ہیں ---

بابا کی ڈیتھ ہو گئی ہے اور ماما ناروے ہوتی ہیں -- نورا کو عشوے کا رویہ سمجھ نہیں آرہا تھا --وہ راضی بھی تھی سب کچھ کرنے کے لیے پھر بھی اکھڑ پن لہجے میں شامل تھا --

ایک کام کریں --نورا اور زرنم بھابھی کو ہم عزت مامی کے گھر شفٹ کر دیتے ہیں کچھ دن --یہ دونوں وہیں رہ لیں گے --کیسا --

نہیں --ایسا سوچنا بھی مت --آبان نے جلدی سے زرنم کا ہاتھ تھاما -- صرف نورا کو بھیج دیں -- زرنم کہیں نہیں جائیں گی -- سنجیدگی سے کہتے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ہلکا سا انگوٹھے سے مس کیا --

www.kitabnagri.xyz

م--میں اپنے ابا کے گھر رہ لوں گی -- سر جھکاتے نورا نے آنکھوں کا پانی چھپایا تھا--- وہ سب تو نہیں جانتے تھے نا نورا کا گھر کون سا تھا--سوائے آذان کے یا شاید عصام بھی جانتا ہو--

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے-- ہم لوگ سیدھے طریقے سے سب کچھ کر لیں گے--

سہی ہے--بارات کے لیے پھر ناروے جانا پڑے گا آپ کو-- اور جہازوں کا بندوبست خود ہی کر لیجئے گا--

آذان اور ڈیسکس نہیں کرنا چاہتا تھا خاموشی سے نورا کا ہاتھ پکڑا اور اٹھ کھڑا ہوا--

Novels Queen

وہ جانتا تھا نورا وہاں کتنا انکمفرٹیبل فیل کر رہی ہے --اس کی ذات کے بارے میں بات کی جا رہی تھی اور یہ اب برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا --

سہی ہے --میں بھابھی کے لیے خود کپڑے ڈیزائن کروں گی --ایزل نے اپنی خدمت پیش کی --

رہنا کتنے دن ہے یہاں --جاتے آذان کو اواز دے کے عشوے نے پوچھا--

بس ایک ہفتہ

ایک ہفتے میں سب نہیں ہو سکتا --

آپ لوگ ایک مہینہ لے لیں --

Novels Queen

ہمیں بھی چلنا چاہیے --آبان نے بھی اجازت طلب کی --کچھ دیر میں سب وہاں سے اٹھ گئے تھے

ہمارے جیسوں کے لیے

کسی نے قبر پر تازہ پھول نہیں آکر رکھنے اور نہ ہی ہماری جبینیں کسی کے بوسہ کیلیے بنی ہیں

ہم بوجھ ہیں فقط بوجھ

ہم جیسوں کیلیے کوئی بھی بار بار گھڑی نہیں دیکھتا----

آپ کی مما کو میں پسند نہیں آئی شاید -- کمرے میں آتے اس نے آذان کو دیکھا --

Novels Queen

انہیں تو میرے بابا بھی پسند نہیں تھے -- لیکن پھر بھی رہ رہی ہیں ان کے ساتھ --آذان نے اسے کمر سے پکڑتے اپنے قریب کرتے بالوں کو آزاد کیا--

اوہ -- نورا نے ہونٹ سکیڑے --

بھابھی -- دستک کے ساتھ ہی دروازہ کھلا--ایزل تھی --

جی -- نورا بے ساختہ پیچھے ہوئی --

آپ میرے ساتھ آئیں -- پیچھے ہوتے وہ سنبھلی کتنی بری حرکت تھی --

وہ آبان کے روم میں دستک دے کے جاتی تھی لیکن آذان اس کے خیال میں سنگل ہی تھا --

اوکے -- نورا شرمندہ ہوتے باہر آگئی --

Novels Queen

یہ -اپ کا بینڈج -- آذان نے مسکراہٹ دباتے پونی اسے پکڑائی --

آپ کو

میری ماما سے بنا کے رکھنی ہے -- اس کا ہاتھ پکڑتے وہ نیچے لے آئی --

ٹی وی لاؤنج خالی تھا---

یہیں بیٹھیں -- میں اپنی دوسری بھابھی کو لے کے آتی ہوں -- اسے وہیں قالین پہ بٹھا کے اب وہ آبان کے روم میں آئی --

پہلی دستک دی --

دوسری دستک --

بھااااااائی--

Novels Queen

ہوں ۔۔ آبان نے دروازہ کھولا ۔۔تو ایزل نے اندر جھانکا ۔۔

زرنم کو بھیج دیں ۔۔ ہمیں کچھ ڈیسکس کرنا ہے ۔۔

نہیں آئیں گی ۔۔۔اسے گھورتے زرنم کو دیکھا جو اپنی جگہ پہ لیٹ چکی تھی ۔۔

کیوں ۔۔وہ اندر جھانکنے کی ناکام کوشش میں تھی ۔۔ ہمیں کپڑوں کے بارے میں ڈیسکس کرنا تھا ۔۔ اب کے ذرا اونچی آواز میں کہا ۔۔

میں آتی ہوں ۔۔ زرنم کے کانوں میں آواز پڑنے کی دیر تھی ۔۔ جلدی سے کمفرٹر ہٹایا ۔۔

ایزل ۔۔ آرام کرنے دو انہیں ۔۔آبان نے دونوں کو سنجیدگی سے گھورا ۔۔

Novels Queen

ہم جلدی آ جائیں گے ---ابھی بس کلر ڈیسائیڈ کریں گے --- وہ اندر آ کے زرنم کو اٹھانے میں مدد کرنے لگی -- آبان اب کیا کہہ سکتا تھا --

ابھی تھوڑی دیر میں آجائیں گی --پریشان نا ہوں -- آبان کی طرف شرارتی مسکراہٹ اچھالتے وہ اسے نیچے لے آئی تھی --آبان نے جاتے جاتے بھی زرنم کو خیال رکھنے کا کہا تھا

میں تو سارے پرپل کلر میں بناؤں گی --زرنم نے آتے ہی بتا دیا -- ایزل نے اپنی شیڈز کی بک اوپن کی --

ہاں پتہ تھا مجھے -- بھائی کے فیورٹ کلر کے علاوہ آپ کوئی چوز کر ہی نہیں سکتیں --

Novels Queen

نورا تھوڑی کنفیوز تھی لیکن جلدی ہی یہ اجنبیت ایزل اور زرنم نے ختم کر دی -- آدھی رات تک وہ کمبینشن سلیکٹ کرتی رہی تھیں--اخر آبان خود نیچے آیا تھا زرنم کو لینے --

پتہ بھی ہے --پھر بھی خود کو تھکانا لازمی ہے -- اسے ڈانٹتے دروازہ بند کیا --

آپ بھی تو جگا کے رکھتے ہیں -- زرنم نے ناراضگی سے گھورا--آج ایزل نے جگا لیا تو کیا ہوا--

میرے جگانے سے آپ کو کبھی تھکاوٹ ہوئی ہے --ابھی اپناچہرہ دیکھیں کیسے پیلا پڑ رہا ہے -- ڈاکٹر نے کہا تھا زیادہ دیر بیٹھنا نہیں ہے آپ پھر بھی نیچے قالین پہ بیٹھیں تھیں ---

Novels Queen

ہم لوگ باتیں کر رہے تھے --پتہ ہی نہیں چلا -- افسردگی سے کہتے کمفرٹر سیدھا کیا --آبان چینج کرنے چلا گیا تو اس نے آگے ہو کے آبان کا موبائل اٹھایا --

زرنم -- وہ ابھی ٹراؤزر میں تھا جب باہر آتے اس سے موبائل لیا --

میں نے منع کیا تھا میرا موبائل نہیں اٹھانا آپ نے --آج کل اسے دھمکی بھرے میسج موصول ہو رہے تھے اگر ایسا کچھ نا ہوتا تو شاید وہ اسے نا ٹوکتا --

آئی ایم سوری لیکن کیا ہو گا --میں کون سا آپ کی پرسنل چیزیں کھول کھول کے دیکھوں گی -- زرنم کو غصہ آگیا --

www.kitabnagri.xyz

نہیں ۔۔میرا پرسنل کچھ بھی نہیں ہے ۔۔پھر بھی کسی اور کا موبائل ایسے ہی نہیں اٹھاتے ۔۔ وہ میسج کھول رہا تھا ۔۔

پڑھ کے ڈیلیٹ کرتے واپس رکھ دیا ۔۔کتنے نمبر وہ بلاک بھی کر چکا تھا پھر اور نمبر سے کبھی ویڈیوز کبھی میسجز آ ہی جاتے ۔۔

اوکے سوری ۔۔ خود کو کمفرٹر میں چھپاتے ناراضگی سے سوری کہا ۔۔

شیخ مینشن میں اس وقت خوب گہما گہمی تھی سبھی بڑے چھوٹے وہاں جمع ہوئے تھے ۔۔ عشوے نے انوائٹ کیا تھا سب کو تاکہ اپنی نئی بہو کو انٹرڈیوس کروا سکے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

یہ آزان بھائی کی دلہن ہیں -- حمنہ حیرت اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں گھری نورا کو دیکھ رہی تھی --پاس زرنم کھڑی تھی باقی سب باہر لان میں بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے -- وہ دونوں کچن میں کھڑی تھیں --جب حمنہ نورا کو دیکھنے کے لیے وہاں آئی

جی -- چائے کیتلی میں چھانتے زرنم نے واپس مڑ کے دیکھا --

یہ ناروے سے ہیں -- اگلا سوال --

ہوں -- مجھے اب کام کرنے دو--

اوکے -- لیکن یہ اتنی پیاری نہیں ہیں جتنی آذان بھائی ڈیزرو کرتے تھے -- منہ بناتے وہ وہ باہر نکل آئی -- پھر واپس مڑی --

آذان بھائی کہاں ہیں --باہر نہیں ہیں تو --

Novels Queen

اپنے روم میں ہونگے --اب کی بار نورا نے جواب دیا تھا --وہ سر ہلاتے اوپر آئی -

وہ ایسے کیسے شادی کر سکتے ہیں --

آذان بھائی میں آجاؤں --دستک کے بعد آواز سے پوچھا --

اندر سے کسی قسم کا رسپانس نہیں آیا تو دروازہ ذرا زور سے بجایا --

آجاو-- اب کی بار آذان کی آواز سنائی دی تھی --

مجھے آپ سے شادی کرنی تھی آذان بھائی --اندر آتے آذان کو غصے سے گھورا -- وہ کافی اپ سیٹ لگ رہی تھی --

وہ جو کپڑے ہینگ کر رہا تھا رکا --پھر اسے حیرت سے دیکھا --

آپ بہت چھوٹی ہیں -- مجھ سے شادی نہیں ہو سکتی آپ کی --

تو کیا ہوا -- میں جلدی بڑی ہو جاؤں گی پلیز -- وہ رو دینے کو تھی --آذان کو جھٹکا لگا۔

تم ہوش میں تو ہو -- سارے لحاظ بھولتے وہ باہر نکلا --

میں تم سے شادی کیوں کرنے لگا -- پاگل ہو گئی ہو دماغ گھاس چرنے گیا ہے شاید --

میں آپ سے محبت کرتی ہوں -- وہ چھوٹی سی لڑکی کیا کہہ رہی تھی آزان کا دماغ ہی گھوم گیا --

باہر نکلو-- انگلی سے اشارہ کرتے کہا --وہ اسے کچھ برا نہیں کہنا چاہتا تھا --

پلیز آپ نورا کو طلاق دے دیں -- انکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں -- میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں -- پلیز مجھ سے شادی کر لیں -- اس وقت وہ ایک دیوانی لگ رہی تھی

تمہارے دماغ میں یہ خناس کس نے بھرا ہے -- مجھے یہ بتاؤ -- تحمل سے ضبط کرتے وہ اس کے قریب آیا -- حمنہ اس کی کہنیوں تک بمشکل آتی تھی --

آپ نے بھرا ہے وہ خوف سے پیچھے ہٹی --جب آپ نے مجھے اپنی سبز آنکھوں کا راز بتایا تھا -- جب آپ نے مجھے رولف بارڈ کا بتایا تھا --آپ نے مجھے کہا تھا وہ سبز آنکھیں میں کسی کو نا دوں --

پاگل ہو تم -- ابھی بچی ہو -- اور پلیز وہ میں نے دوست بنایا تھا محبت کرنے کا کب کہا تھا --

م--میں نے جان بوجھ کے نہیں کی-- اس کی لال ہوتی آنکھوں کے خوف سے وہ دور ہٹ کے کھڑی ہوئی --

حمنہ -- دیکھو ادھر آؤ -- بیڈ پہ بیٹھتے اسے پاس بیٹھایا --

میں آپ کا کیا لگتا ہوں -- اس کا شرمندہ چہرہ دیکھتے زور سے پوچھا --

بھائی --

تو بھائی سے شادی نہیں ہوتی میری گڑیا -- وہ اسے ہاتھ نہیں لگانا چاہ رہا تھا --

کزن بھی ہیں آپ میرے --اور جیسے زرنم آپی کی آبان بھائی سے ہو گئی ہے تو میری بھی آپ سے ہو جائے گی -- پلیز --

آپ کو محبت کا مطلب بھی پتہ ہے -- اسے پھر سے غصہ آنے لگا ---

جائیں یہاں سے -- اجنبیت در آئی --

آذان بھائی --

شٹ اپ -- اور یہ بات اپنے دل اور دماغ سے نکال دیں --

نا ہماری شادی ہو گی نا کبھی ہو سکتی ہے -- یہ بات اپنے ننھے سے دماغ میں بٹھا لیں -- کنپٹی پہ انگلی مارتے اسے سختی سے کہا --

حمنہ نے اذیت سے اسے آخری نظر دیکھا تھا --اسے اپنا آپ اس وقت کسی بوجھ سے کم نہیں لگا --

Novels Queen

کہتے ہیں جوانی میں باپ بیٹی کی قسمت لکھ رہا ہوتا ہے --اس کی قسمت اسی قلم سے لکھی گئی تھی شاید جس سے اس کے باپ کی لکھی گئی تھی -- نا ماہ بیر اپنی محبت تک پہنچا تھا نا حمنہ پہنچ سکتی تھی --

----

اسلام و علیکم -- ایزل سب کے ساتھ بیٹھی تھی جب اس کا موبائل بجا --

وعلیکم اسلام --میں ہاشم رحمان بات کر رہا ہوں -- وہ اس وقت زرنم کے آفس میں کھڑا تھا --

جی --درشتگی سے کہتے وہ سب کے بیچ میں سے اٹھی -- کس لیے فون کیا ہے --

Novels Queen

آپ آج بوتیک نہیں آئیں تو سوچا پوچھ لوں خیریت ہے گھر میں ۔۔ سر کھجاتے سچ بتایا

الحمداللہ ۔۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔ کہتے کال کاٹ دی ۔۔

وہ اس آدمی سے کس لیے بات کرے جس نے اسے بھرے مجمعے میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا تھا ۔۔ سر جھٹکتے واپس مڑی ۔۔سامنے آبان کھڑا تھا ۔۔

خیریت ۔۔ کچھ الجھی نظر آرہی ہو ۔۔

Novels Queen

ن-- نہیں بھائی -- بس ایسے ہی بوتیک سے کال تھی -- جانے کیوں ایزل نے جھوٹ بول دیا -- ورنہ وہ اسے بتا بھی سکتی تھی ہاشم کی کال تھی --

ہمم ٹھیک ہے -- وہ اگے بڑھ گیا -- اندر آیا تو سامنے ہی زرنم ٹی پارٹ سینٹر میں رکھتے میڈ کو ہداہت دے رہی تھی --

بس کر دیں اب -- تھک جائیں گی -- قریب آتے دھیمی آواز میں کہا ---
بس میں آرہی ہوں --

اوپر روم میں چلتے ہیں -- وہاں بیٹھنا بھی ٹھیک نہیں ہے - اس کا ہاتھ تھامتے ہلکا سا دبایا--

Novels Queen

ابان-- زرنم نے گھورتے ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کی سامنے ہی میڈ کھڑی تھی اور --

کیا --ائیں--زبردستی اسے اوپر لایا --

گیارہ بج رہے ہیں --میں آفس کے لیے نکل رہا ہوں --آپ نے دو بجے سے پہلے باہر نہیں جانا ٹھیک ہے--

اب ایسا تو نہیں ہوتا --باہر سب باتیں کر رہے ہیں اور میں یہاں اندر اکیلی--

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کے سیدھی ہوئی --

کوئی بات نہیں۔۔ آپ مجھ سے بات کرتی رہیں کال پہ بور نہیں ہونگی ۔۔

ڈریسنگ روم سے کپڑے لیتے اسے کہا پھر اس کا جواب سنے بنا ہی نہانے

چلا گیا ۔۔۔

جب تک واپس آیا زرنم دوبارہ باہر جانے کے لیے تیار کھڑی تھی ۔۔

کہاں ۔۔ آئی برو اچکاتے بلیک ویسٹ پہنی ۔۔ زرنم نے بے ساختہ نظریں

چرائی تھیں دل کی دھڑکن جیسے اس کے وجود سے نظریں ٹکراتے ہیں منتشر

ہوئی ۔۔۔۔ اور آبان جان بوجھ کے اس کے سامنے آکے کھڑا ہوا ۔۔

مجھے ایسے دیکھنے سے کیا ہوتا ہے ۔۔ اس کا چہرہ اوپر اٹھایا ۔۔ سینے کے بال

ابھی نم تھے ۔۔ زرنم تھوڑا سا پیچھے ہوئی ۔۔

Novels Queen

ک--کچھ نہیں ہوتا -- نظریں پیروں پہ ٹکائے ممنائی تو ابان نے اپنی ویسٹ(بنیان) ہی اتار دی --

میری طرف دیکھیں-- اس کا چہرہ اوپر کیا- --

ن--نہیں -- وہ ہمیشہ اندھیرے میں اس کے قریب آیا تھا یوں روشنی میں مکمل ہوش میں دیکھنا اسے روح فنا کر دینے کے مترادف تھا --

میں آپ کا شوہر ہوں -- آپ مجھے کسی بھی حالت میں دیکھ سکتی ہیں --اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے بے چینی سے کہا --جانے کیوں اس کا دل کر رہا تھا زرنم اسے دیکھے --

پلیز شرٹ پہن لیں -- گھبراہٹ سے چہرہ دوسری طرف کر لیا --آبان نے آگے ہوکے اسے اپنے قریب کیا---

زرنم جو اچانک افتاد میں سنبھل بھی نہیں سکی تھی ہونٹ اس کے سینے کے بالوں سے ٹکائے -- آبان نے زبردستی اس کے سر کو پیچھے سے تھامتے دوبارہ اس کا لمس محسوس کیا --

آنکھیں کھولیں -- بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دیتے سر اوپر کیا --میری طرف دیکھیں زرنم میں آپ کو حکم دے رہا ہوں --

اس نے آہستہ سے اپنی لرزتی پلکیں اٹھائی تھیں -- ہولے ہولے کانپتا جسم آبان کے بازوں میں قید تھا -- وہ کیوں کر رہا تھا ایسے -- زرنم نے رنگ بکھرتے چہرے پہ آبان کی نظروں کا فدا ہونا دیکھا تھا اس لمحے --

Novels Queen

مجھے روز آپ سے جنون کی حد تک عشق ہوتا ہے یار --اس کی گردن کو دونوں ہاتھوں سے قید کرتے اسے ہلکا سا اوپر اٹھایا --پھر ٹھوڑی پہ بنے تل کو لبوں سے چھوتے اعزاز بخشا گیا --

آپ میرے لیے ہی بنائی گئی ہیں --اس کے ہونٹوں کا لمس اس کی گردن پہ رینگنے لگا تو کسمسائی ---

آبان --دھونکی کی ماند چلتی سانسیں وہ اپنی گردن پہ محسوس کر رہی تھی -- جب سینے پہ رکھے ہاتھوں کو بند کرتے بالوں کو مٹھی میں دبایا --- وہ تکلیف کے احساس سے ذرا رکا --

دوبارہ کھینچیں --- بہکتے وہ جیسے پاگل ہونے لگا تھا بازوؤں میں اٹھاتے اسکے پاوں زمین سے جدا کیے --

میں لیٹ ہو جاؤں گا -- لیکن خیر ہے --میرا اپنا آفس ہے -- پہلے ہی لیٹ ہوں --بیڈ تک آتے اسے اے احتیاط سے ڈالا --وہ حواس باختہ ہوتے پیچھے سرکی --

ڈاکٹر نے کہا تھا مجھے ٹینشن نہیں دینی -- بے بسی سے زرنم بس اتنا ہی کہہ پائی تھی-- جب آبان نے اس کی شرٹ میں ہاتھ ڈالتے پیٹھ پہ ٹھنڈے ہاتھ مس کیے --

پلیز---

کیا --پلیز پلیز -- میں نے مارنا بھی ہے اب -- بالوں کا جوڑا باندھتے دوسرے ہاتھ سے کمفرٹر کھینچا --- میری قربت سے آپ کو ٹینشن نہیں سکون ملنا ہے -- اسے بازؤں میں بھرتے گھورا --

Novels Queen

اپ کے وجود کی رعنائیوں پہ انگلیاں سہلاتے میرے انگلیوں کے پور نکھر جاتے ہیں -- کان کے قریب اس کا سلگتا لہجا گنگنایا تو زرنم کے سارے احتجاج دم توڑ گئے --

اس توانا مرد کے سامنے وہ کب تک ہاتھ پاوں مار سکتی تھی ---دن کے گیارہ بجے وہ اس کے شکنجے میں پھنس گئی تھی

کافی دیر بعد اس کی آنکھ کھلی تو تین بج رہے تھے -- کمفرٹر سے منہ باہر نکالا -- روم میں اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا --آبان یقیناً آفس چلا گیا ہوگا --

ذرا سا اوپر ہوتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی --تین گھنٹے سونے کے بعد ابھی بھی اس کا دماغ چکرا رہا تھا جیسے --

Novels Queen

موبائل اٹھایا --اسی وقت آبان کی کال آ رہی تھی

جی -- ریسیو کرتے کان سے لگایا --

اٹھ گئی ہیں -- لیپ ٹاپ سیدھا کرتے وہ اگے ہو کے بیٹھا ابھی میٹنگ سے واپس آیا تھا -- طبعیت کیسی ہے --

ٹھیک ہوں میں --ایک دم سے ناراضگی عود کے آئی --

ٹھیک ہے --پھر آپ اپنا خیال رکھیں -- میں لیٹ آؤں گا --

ہمم فون بند کر دیا گیا --وہ واپس سیدھی ہو کے لیٹ گئی --ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ دروازہ ناک ہوا --

جی آجائیں اندر --

Novels Queen

مجھے ابھی آبان کی کال آئی ہے --اس نے کہا ہے تمہاری طبعیت نہیں ٹھیک -- عشوے کے ہاتھ میں جوس اور فروٹس تھے --

میں ٹھیک ہوں --انہیں تو نہیں بتایا میں نے -- واپس سیدھے ہوتے ٹیک لگائی --

اچھا چلو --اٹھو شاباش یہ پی لو --پھر نیچے چلتے ہیں --اس کے پاس بیٹھتے جوس پلایا --

ذرا سا بھی کوئی مسلہ ہو تو مجھے بتانا ہے --فورتھ منتھ سٹارٹ تھا -- اب پہلے کی نسبت کم الجھن ہوتی تھی --

فروٹ کی پلیٹ ختم کر کے وہ عشوے کے ساتھ ہی نیچے آئی تھی --

آپی -- موسی دوڑ کے پاس آیا تو بے ساختہ عشوے نے اسے پکڑا تھا --آرام سے ورنہ وہ سیدھا آکے زرنم میں لگتا --

آپی --آپ ہمارے ساتھ آئیں -- آج بھی بچوں نے اپنی پارٹی الگ جگہ پہ بنائی ہوئی تھی --

نہیں --ہمارے ساتھ بیٹھنے دو اسے تنگ کرو گے آپ لوگ --

نہی کریں گے --پلیز پھپو -- احلام بھی پاس آئی -- حمنہ خاموش تھی --

میں کچھ دیر بعد آؤں گی -- زرنم نے احلام کے گال پہ انگلیاں مس کرتے پیار سے کہا وہ واپس چلی گئی تو کرسی پہ آکے بیٹھ گئی --

مرد حضرات میں سے کوئی بھی نہیں تھا بس بینش رابیل ایزل نورا اور عزت تھیں جو گھاس پہ بیٹھیں کینو سے لطف اندوز ہو رہی تھیں ---

رابیل آپی کی شادی کب کرنی ہے -- ہم لوگ تو اسی انتظار میں ہیں -- رابیل کو دیکھا جو اسے گھور کے رہ گئی--

کوئی لڑکا ہی نہیں مل رہا -- ورنہ کب کا رخصت کر چکی ہوتی -- بینش مسکرائی --

آپ خود ہی کوئی ڈھونڈھ لیں --آج کل اچھے لڑکوں کے کال پڑے ہیں - ایزل نے مشورہ دیا --

پہلے تم ڈھونڈو --پھر میں ٹرائے ماروں گی وہ اپنی ماؤں کے بیچ بیٹھی تھیں پھر بھی زبان بند نہیں ہوئی --

چلیں میں نے ڈھونڈھ لیا اب آپ ڈھونڈیں -- ہوا میں تیر چھوڑتے ایزل نے رابیل کو دیکھا --

میں بھی جلدی ڈھونڈھ لوں گی --

تم نے کون سا ڈھونڈھا ہے -- عشوے نے تیوری چڑھائی --

ہے کوئی --پھر بتاؤں گی --

تمہیں تو بعد میں پوچھوں گی --وہ دونوں ایک دوسرے کو گھورتی ہی رہیں تھیں --

شام کو پھر سب کے میاں جی آئے تو سب اپنے گھروں کو سدھار گئیں تھیں

----

www.kitabnagri.xyz

وہ مینی کوئین کے پاس کھڑی سلک فیبرک کو پن کر رہی تھی -- ساتھ کھڑی ہیلپر ڈرافٹنگ پیپر اٹھائے اس کی طرف رخ کیے اسے بتا رہی تھی --

کل بوتیک کون کون آیا تھا -- منہ سے پن نکالتے کندھے پہ پن کی -- وہ نورا کا ڈریس تیار کر رہی تھی

پہلے مسز زین آئی تھیں وہ اپنے ڈریس کی پے منٹ کر کے گئی ہیں - اس کے بعد مسٹر ہاشم رحمان آئے تھے -- انہیں نیو آڈرز ریڈی ہونے کی ڈیٹیلز دی ہیں --وہ کہہ کے گئے ہیں آج بھی چکر لگائیں گے --

ہوں -- جیسے اس کے باپ کی بوتیک ہے -- اگلی بات ذہن میں سوچی -- پھر دل جمعی سے کام کرنے لگی --ہاف وائٹ کے ساتھ سکائے بلو کنٹراس تھا ---

Novels Queen

ابھی وہ پیٹرن سیٹ کر کے فارغ ہوئی تھی کہ ہاشم صاحب تشریف لے آئے --

اسلام و علیکم -- مینی کوئین کی طرف ستائشی نظروں سے دیکھتے سلام کیا -- کل کیوں نہیں آئیں --

آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی --اور وہ رکی -- ہاشم کی نظریں اس کے وجود میں گڑھی ہوئی تھیں --

اور آپ مہربانی کیا کریں اگر کوئی کام ہو تو فون کر لیا کریں -- ایسے روز روز منہ اٹھا کے مت آجایا کریں -

Novels Queen

۔تحضیک آمیز لہجے میں کہتے وہ اپنا کام چھوڑ چکی تھی ۔۔ باہر نکلتے اسے بھی باہر آنے کا اشارہ کیا ۔۔

آپ کے ڈیزائین نہیں چوری کروں گا ۔۔

آپ سے کوئی بعید بھی نہیں ہے ۔۔ جو انسان پہلے یہ کام کر چکا ہو دوسری دفعہ اس کے لیے مشکل نہیں ہو گا ۔۔

دروازہ زور سے بند کرتے وہ سٹاف کے بیچ آ کھڑی ہوئی ۔۔

اگر آپ لوگ فری ہیں تو ہاشم صاحب کے ساتھ چلے جائیں ۔۔ گھڑی پہ نظر دوڑاتے ٹائم دیکھا ۔۔

میں کسی کو لینے نہیں آیا -- بلکہ آپ سے بات کرنی ہے -- اگر آپ کے پاس وقت ہو تو آپ کے آفس میں بیٹھ کے کر لیتے ہیں ----

جو بھی بات کرنی ہے یہیں کر لیں --اس کا انداز بلکل سپاٹ تھا --

ہاشم نے ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالتے کلائی پکڑی اور کھینچتے ہوئے اسے اسی کے افس لے گیا--

یہ جو نخرے دکھا رہی ہیں انہیں اب ختم کریں --میں شرمندہ ہوں -- مانتا ہوں بہت بڑی غلطی کی ہے --معاف کر دیں --

وہ پھٹ پڑا --کب سے وہ اسے اگنور کر رہی تھی --

ایکسکیوز می مسٹر ہاشم رحمان -- میرا اور آپ کا ایسا کوئی سوری تھینکس والا تعلق نہیں ہے --

نا ہی میں نے آپ سے کہا ہے کہ آپ شرمندہ ہوں --انسان دوسرے کو وہی دیتا ہے جو اس کے اپنے پاس ہوتا آپ کے پاس یہی کچھ تھا جو آپ نے مجھے دیا --

سب کے سامنے مجھے بے عزت کیا --اس کا بدلہ تو اللہ آپ سے لے --

میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں --- اس کی چلتی زبان کو بریک لگائی ---ایزل ایک دم شاک ہو گئی --اس کے ہاتھ سے کلائی چھڑواتے پیچھے ہوئی --

Novels Queen

چٹاخ -- اس کا منہ لال کرتے اسے ذرا گھبراہٹ نہیں ہوئی تھی --اتنے دنوں سے وہ اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی جیسے وہ ندیدوں کی طرح دیکھتا تھا --

شادی --میں تم جیسے گھٹیا انسان سے کروں گی ایسا سوچنا بھی مت -- انگلی اٹھاتے وارن کیا -- پھر سائڈ سے گزرتے وہ واپس سٹیچنگ روم میں چلی گئی --

پیچھے ہاشم ویسے ہی بت بنا کھڑا تھا --وہ جتنا اس کے قریب جانے کی کوشش کر رہا تھا ایزل اتنا ہی دور بھاگ رہی تھی --

----

یہ شادی تک تمہیں میرے قریب نہیں آنے دیں گے -- لیکن میں جگاڑ لگا لوں گا --وہ بالکنی میں کھڑا ان تینوں کو دیکھ رہا تھا --

وہ تینوں نورا زرنم اور عشوے سامنے لان میں کھڑی جانے کون سی باتیں کر رہی تھی نورا کا فلحال آذان کے روم سے کٹ رف کیا گیا تھا --

آذان اوپر سے تمہیں دیکھ رہا ہے -- عشوے نے اس کا سایہ دیکھتے نورا کو بتایا وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی --

اس کے بتانے پہ اوپر دیکھنے لگی تو زرنم نے روکا --

مت دیکھیں -- آپ کا بین ہے --

اس کا نہیں اس کا ہے جو اوپر سے تاڑ رہا ہے -- عشوے نے رک کے اوپر دیکھا --

اندر جاؤ --

مما میری بیوی کو تو بھیجیں -- کام ہے --

www.kitabnagri.xyz

کون سا کام ہے --پہلے تو جیسے یہی کرتی تھی -- عشوے نے نورا کو شیڈ کے نیچے جانے کا اشارہ-کیا --تاکہ آذان کو نظر نا آئے --

مجھے کپڑے نہیں مل رہے -- ایسا نا کریں -- نورا--- ساتھ ہی دہائی دیتے نورا کو پکارا -

وہ نہیں آئے گی میرے لال -- تم ذرا واپسی کی ٹکٹ لو -- یہاں کام نہیں ہے تمہارا اب--

میں اسے ساتھ لے کے ہی جاوں گا-- غصے سے کہتے اندر چلا گیا--دیکھنے پہ بھی پابندی تھی -- نورا دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کھڑی ان ماں بیٹے کو دیکھ رہی تھی --

آجائیں -- زرنم نے اس کے غائب ہوتے اسے باہر آنے کا کہا --

وہاں بھی چھچھوری حرکتیں تھیں اس کی -- عشوے نے نامحسوس طریقے سے نورا کا ہاتھ تھاما --

ن-- نہیں -- گھر بہت کم آتا تھا--

لگ تو نہیں رہا مجھے ---

سچ میں -- وہاں پتہ نہیں کون سے کام تھے مجھے تو کبھی سمجھ نہیں آئی --

پہلی ملاقات کیسے ہوئی تھی آپ کی -- وہ لوگ لیونگ روم میں داخل ہو رہی تھیں سامنے سے آذان نے جھانکا--

بلکل بھی نہیں بتانا --پہلے ہی میری مما میرے خلاف ہیں--

www.kitabnagri.xyz

ہاں تو چھپ کے شادی کرنے کے بعد میں تمہیں سینے سے لگاؤں --

بھو کو تو لگایا ہوا ہے --دیکھیں --میرے پکڑنے کے دن ہیں اور آپ اس کا ہاتھ پکڑ کے گھوم رہی ہیں--

بھو کو اس لیے لگایا ہوا ہے کیونکہ اس کا کیا قصور جب اپنے ہی بیٹے میں کھوٹ ہو --

اہو --توبہ میری ماں جان -- آپ کی بھو نے ہی ادائیں دکھا دکھا کے مجھے بھکایا تھا --پھر آپ کا معصوم بیٹا اس کے شکنجے میں آگیا --

سچ میں -- جیسے میں یقین کر لوں گی --اس کی شکل سے لگتا ہے تمہیں یہ ادائیں دیکھائے گی -- آخر میں زرنم سے پوچھا اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا --

اوہو --تین عورتیں مل کے ایک معصوم لڑکے کو جھٹلا سکتی ہیں--وہ ذرا سا ان تینوں کے پیچھے ہوا پھر نورا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے پیچھے کیا اور گال پہ ہونٹ رکھتے سکون سے چھوڑ دیا --

میں فلحال تو جا رہا ہوں -- پھر کچھ دیر بعد آؤں گا --میری بیوی کو میرے روم میں ہی چھوڑ دیجئے گا --

سن کھڑی نورا کو آنکھ دباتے عشوے سے کہا -- عشوے اور زرنم دونوں کو پتہ نہیں چلا تھا -- اس کے جانے کے بعد نورا نے گال پہ ہات رکھتے تپش محسوس کی --

میری بات سنو تم دونوں -- اس کے جانے کے بعد اپنی دنوں بہوں کو متوجہ کیا --

میرے دونوں بیٹے کچھ خاص سیانے نہیں ہیں --اب آگے سے تم دونوں بھی --چھوٹی سی ہو -- آنکھیں سکڑیں -- مطلب تم لوگ بھی بس --

پھپو -- آپ بھی سیانی نہیں تھیں -- مجھے دادو بتایا کرتی تھیں--

زرنم کی اس بات پہ عشوے نے اسے گھور کے دیکھا --
اب میں تم دونوں کی ساس ہوں -- ٹھیک ہے آنکھیں ماتھے پہ رکھتے گردن اکڑائی -- نورا بس خاموشی سے ان کے ساتھ انہیں سن رہی تھیں --

کافی دیر وہ تینوں ساس بہو گٹھ جوڑے باتیں کرتی رہی تھیں --

آذان نے دو دن بعد واپس چلے جانا ہے -- پھر نورا کو ساتھ بھیجنے کا ارادہ ہے یا نہیں-- عشوے رات کو روم میں آئی تو عصام اس کا انتظار کررہا تھا --

میرے خیال سے بھیج دیں -- یہاں وہ ہم سب سے اتنا اٹیچ نہیں ہے کھل کے رہ سکے گی یا نہیں کچھ کہہ نہیں سکتے --

میں تو نہیں بھیجنا چاہتی لیکن آذان چاہ رہا تھا --اس لیے سوچا آپ سے پوچھ لوں --پاس لیٹتے اس کے سینے پہ سر رکھا --

آپ کو افسوس نہیں ہوا --اسکے چہرے کی طرف نظریں اٹھاتے پوچھا -

Novels Queen

کس چیز کا --عصام نے اس کے گرد بازوں کا حصار باندھا --

اس کی شادی کا ---

نہیں -- بلکہ خوشی ہوئی ہے -- ذرا سا جھکتے اس کے ناک کی لونگ دیکھی -- وہ تیکھے نقوش ڈھلتی عمر کے ساتھ اور قاتلانہ ہوتے جا رہے تھے---

ہمارے بیٹے نے خود ہی اپنے لیے دلہن ڈھونڈھ لی --ورنہ بڑے کی تو گھر سے ہی زرنم مل گئی تھی --آذان کے لیے ہم کہاں کہاں کی خاک چھانتے --

ہاں--یہ بھی ہے -- اور پھر اسی چکر میں جانے ہم کتنی لڑکیاں ریجیکٹ کرتے --

www.kitabnagri.xyz

جی -- اس لیے جو ہوتا ہے بہتر ہوتا ہے --اسی میں ہم سب کے لیے کوئی عافیت ہو گی -- بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ مسکرایا --

اب ایزل کا کچھ سوچیں -- عشوے کو اس کی بھی فکر تھی --ہم اسے تو خود سے چوز کرنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتے --

کر سکتی ہے -- اسے بھی اجازت ہے -- بلکہ وہ تب تک آزاد ہے جب تک اسے کسی سے محبت نہیں ہو جائے گی -- عصام نے دو ٹوک انداز میں کہا --میں اپنی بیٹی کے ساتھ کھڑا رہوں گا ہمیشہ --

کاش میرا باپ بھی کھڑا ہوتا -- اسے دیکھتے عشوے کے دل میں ہوک سی اٹھی تھی -- پہلی محبت ہمیشہ دل کے نہاں خانوں میں دفن رہتی ہے --

وہ عصام کے ساتھ ایک بہترین زندگی کا سفر گزار چکی تھی --اور اسے اس بات پہ کوئی گلہ بھی نہیں رہا تھا --

کہ اسے عصام کیوں ملا -- عصام اور بچوں کی محبت میں زندگی پر لگا کے گزری تھی --اب وہ وقت تھا کہ بچوں کی شادیاں ہو رہی تھیں --

کیا سوچ رہی ہیں --- اس کی ساکت آنکھوں کو دیکھتے عصام نے ہلکی سی لونگ دبائی --

یہی کہ میں شادی پہ کس طرح کے کپڑے پہنوں --مجھے سادے ہی پہننے پڑیں گے --

آپ کا یہ کپڑوں کا مسلہ ہمیشہ ہی رہا ہے --وہ ہنسا --

Novels Queen

ہاں بلکل--اب تو الحمدللہ میری بیٹی کپڑوں سے کھیلے گی --مجھے زیادہ ٹینشن نہیں لینی چاہیے --

ہاں بلکل -- کل ہی ہم لوگ جائیں گے --اپنے لیے آرڈر دینے --

یس -- وہ خوش ہو گئی --

اب سو جائیں -- بچوں کی عمر نہیں رہی ہماری -- ہم بوڑھے ہورہے ہیں ۔شرارت سے کہا تو عشوے اٹھ کے بیٹھ گئی --

آپ کے بیٹے آپ سے زیادہ بے شرم ثابت ہوئے ہیں --آج آذان میرے اور زرنم کے سامنے نورا کو کس کر کے گیا ہے --

Novels Queen

ہاہاہا ۔۔تو آپ نے کچھ کہا نہیں ۔۔ ہنستے ہوئے اس کے ناراض چہرے کو دیکھا ۔۔

میں بھی کروں اب کوشش پہلے والے تو بڑے ہو گئے ہیں ۔۔

عصام ۔۔ وہ دور ہٹنے لگی تھی پر عصام نے گرفت مضبوط رکھی ۔۔ میرے خیال میں مجھے پھر سے ٹرائے کرنا چاہیے ۔۔

عصام۔۔ میں نے ابھی چلانا شروع کر دینا ہے ۔۔۔اسے گدگدی نکالاتے دور ہونے کی دوبارہ کوشش کی۔۔

بچے کیا سوچیں گے ہمارے ۔۔ابھی بھی ان کی مما بابا کو تنگ کرتی ہیں ۔۔

Novels Queen

ہاں بچے یہ بھی سوچیں گے کے ان کے بابا اس عمر میں بھی باز نہیں آرہے --

محبت کی کوئی عمر نہیں ہوتی عشوے عصام -- محبت ہر عمر میں جوان ہی ہوتی ہے -- ہونٹوں کو دیکھتے مسکراہٹ دبائی --

بس آج -- جھکتے وہ خود کو روک نہیں سکا تھا --وہ آج بھی پہلے دن کی طرح شرما گئی تھی --

----

اتنا سب کچھ کرنے کے بعد وہ کیسے سوچ سکتا ہے میں اس سے شادی کروں گی -- آنکھوں پہ بازو رکھے وہ سونے کے لیے لیٹی تھی کہ چھن سے ہاشم کی بات ذہن میں ائی--

کیسے منہ پھاڑ کے کہہ دیا -- کروٹ لیتے ایک بار پھر غصہ آیا --اگر ہاشم دنیا کا آخری شخص بھی ہوا تو وہ اس سے شادی نہیں کرے گی خود سے عزم کرتے سونے کی کوشش کر رہی تھی جب موبائل کی بیپ ہوئی --

اس وقت کون ہو سکتا ہے -- موبائل اٹھاتے سامنے کیا --ہاشم کا نمبر تھا --

یہ --اب ایسے بھی کرے گا -- موبائل ہی بند کر دیا -- تھوڑی دیر گزری تھی کہ اسے اپنی کھڑکی کے باہر سایہ محسوس ہوا -- ایک دم سے دل جیسے حلق میں آیا --

کون ہے --- ہلکی آواز میں کہتے وہ اگے ہوئی ---ٹیرس کا دروازہ ہلکا سا نوک ہوا تھا ---وہ تیزی سے اٹھ کے سامنے آئی --

Novels Queen

ہ--ہاشم-- آنکھیں کھولے وہ حیرت کے مارے ہل بھی نہیں سکی ہاشم اسے دروازہ کھولنے کا کہہ رہا تھا--ایزل نے نا سمجھی سے دروازہ کھول دیا --

تھینکس -- اندر آتے اس نے دروازہ بند کیا--

میں کال کر رہا تھا اٹھائی کیوں نہیں --وہ اتنے آرام سے کہہ رہا تھا۔ جیسے ان دنوں کی کوئی گہری محبت چل رہی ہو اور گھر والوں سے چھپ کے ملاقات رکھی ہو--

ت-- تم یہاں سے جاؤ--ایزل کو ہوش آیا تو تڑپ ہی گئی--

نہیں-- میں اپنا کام کیے بنا نہیں جاؤں گا--اگے ہو کے دروازہ لاک کرتے وہ واپس گھوما--

Novels Queen

کیا بے ہودہ حرکت ہے یہ -- دروازہ کھولو--دبی دبی آواز میں وہ چیخی --

تمہارے پاس دو آپشن ہیں--دروازے سے ٹیک لگاتے اب وہ تسلی سے کھڑا تھا--

یا تو مجھ سے شادی کر لو--یا تو اپنے پیارے بھائی کی جان بچا لو--موبائل کی سکرین اس کے سامنے لہراتے وہ مسکرایا--

آخر تم خود کو سمجھ کیا رہے ہو ہاشم رحمان -- بلی کی طرح اس پہ جھپٹی -- تم کیا سمجھ رہے ہو یوں ڈرا دھمکا کے تم مجھ سے شادی کر لو گے --

ہر گز نہیں -- میں ایسا نہیں سمجھ رہا میری جان --اس کے ہاتھوں کو پکڑا --

www.kitabnagri.xyz

میں یہ سب ہر گز نہیں کرنا چاہ رہا --اگر تم آرام سے مان- جاو تو --

میں مر جاؤں گی لیکن تم سے شادی نہیں کروں گی --دفعہ ہو جاؤ یہاں سے --

اپنے ہاتھ کھینچتے دور ہونا چاہا پر اس کی گرفت سخت تھی --تکلیف کی شدت سے ہاتھ سفید پڑ رہے تھے --

تم نہیں مرو گی --تمہارا بھائی مرے گا -- اب یہ تمہارا فیصلہ ہے -- تم اپنے بھائی کو زندہ دیکھنا چاہتی ہو یا نہیں --

www.kitabnagri.xyz

تم جو مرضی کرو -- ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھوں کو کھینچا -- میں تمہاری دھمکیوں میں نہیں آوں گی --میں ابھی سیدھی بابا کے پاس جاؤں گی اور انہیں سب کچھ بتا دوں گی --

پھر تو زیادہ آسانی ہو گی میرے لیے -- اس کی گردن پہ ہاتھ ڈالتے اپنی پاکٹ سے لپسٹک نکالی اور اس کے ہونٹوں پہ ملی --

جب تم یہاں سے باہر جاؤ گی تو سب چاہیں گے کہ تمہاری شادی مجھ سے ہو جائے --اس کے سر پہ زور دیتے ہونٹ اپنی گردن سے لگائے -- ایزل حواس باختہ ہوتے پیچھے ہٹی --

ت-- تم --کیا-- تیز تیز چلتی سانسوں سے اپنے ہونٹ صاف کیے --

جاؤ باہر -- اپنی گردن پہ نرمی سے ہاتھ پھیرتے راستہ دیا --

لوگ کہیں گے عصام شیخ کی بیٹی --آبان شیخ اور آذان شیخ کی بہادر بہن --اپنے ایکس باس کے ساتھ منہ کالا کرتے ہوئے پکڑی گئی --

شٹ اپ -- وہ میرے بھائی ہیں -- وہ مجھ پہ اندھا اعتماد کرتے ہیں --وہ کبھی بھی ایسا نہیں سمجھیں گے --

دیکھ لو کر کے -- وہ پرسکون انداز میں کھڑا تھا -- اگر کوئی مانتا ہے تو --

ایزل کی انکھوں میں نمی بھرنے لگی تو بے بسی سے بیڈ پہ ٹک گئی --

تمہیں بس مجھ سے شادی کرنی ہے -- یقین مانو میں تمہیں خوش رکھوں گا-- وہ اس کے قریب آکے زمین پہ بیٹھا--

Novels Queen

اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی تو ایسا نا کرتے ہاشم رحمان -- تم میرے ساتھ ایسا کر کے کیسے سوچ سکتے ہو کے تم سے شادی کرنے کے لیے راضی ہو جاؤں گی --

جانتا ہوں طریقہ غلط ہے لیکن میری جان محبت سچی ہے --اس کے بعد پکا کچھ غلط نہیں کروں گا--

ایزل نے کچھ کہے بنا سر جھکا دیا--- اس جھکے سر کا ہر گز یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اس سے شادی کر لیتی -- یہ فلحال اس سے جان چھڑوانے کے لیے تھا-- ہاشم اس کو ہاں سمجھتا خوشی سے مسکرایا--

تھینکس --مجھے پتہ تھا تم مان جاؤ گی -- واپس کھڑے ہوتے اسے تھینکس کہا --اب میں چلتا ہوں -- کل بوتیک میں ملاقات ہو گی --اس کے سر پر بوسہ دیتے وہ جس راستے آیا تھا اسی راستے سے باہر چلا گیا---

Novels Queen

ایزل نے ہاتھ کی پشت سے ہونٹوں کو رگڑتے ٹھرس کے ہلتے دروازے کو دیکھا۔۔

وہ کبھی اس سے شادی نہی کرے گی۔۔ رہی ابان بھائی کی بات تو انہیں ایسوں سے نبٹنا اتا تھا۔۔

دونوں بانہیں میری گردن میں .اب حائل کر
پاؤں پر پاؤں رکھ .... بن بولے مجھے قائل کر

کہاں تھی میں کب سے ڈھونڈھ رہا ہوں تمہیں۔۔ اس نے تینوں پورشن کھنگالنے کے بعد چھت کی طرف راہ لی تھی ۔۔

Novels Queen

سامنے ہی نورا ریل لینگ پہ بازو ٹکائے گھر کا دوسرا حصہ دیکھ رہی تھی جسے اب دیوار کی مدد سے الگ کر دیا گیا تھا--

تمہاری ماما جان نے کہا ہے کہ اپنے ہونے والے شوہر سے دور رہو-- اس لیے میں یہاں اگئ بہت دور--

تم مجھ سے دور کہیں نہیں جا سکتی -- اس کے پیچھے کھڑے ہوتے ریل لنگ پہ اس کے ہاتھوں کے قریب ہاتھ جمائے --پھر جھک کے اس کے کندھے پہ ہونٹ رکھے --

رخصتی سے پہلے میرے قریب بھی مت انا -- اس کی طرف مڑتے کمر پیچھے ٹکائی --

ہم۔لوگ یہاں اچھا وقت گزار سکتے ہیں ۔۔ ایک ہاتھ اٹھاتے اس کا چہرا اوپر کیا ۔۔

تمہارے ہونٹ پھٹ رہے ہیں ۔۔ انہیں نمی کی ضرورت ہے ۔۔

کون سی نمی کی ۔۔اس کے گلے میں بازو ڈالتے اگے ہوئی ۔۔جس کا مجھے نہی پتہ اور تمہیں پتہ ہے۔۔ اس کے چہرے پہ شرارت ناچنے لگی

اوووو ۔۔ وہ ایمپریس ہوا ۔۔وہ رخصتی کے بعد بتاوں گا ۔۔

شادی پہ لپ سٹک اچھی نہی لگے گی اگر میرے ہونٹ پھٹے رہے تو ۔۔ وہ بضد تھی ۔۔

ایسے کرو -- اپنے ہونٹوں پہ زبان پھیرتے ریل لنگ سے ہاتھ اٹھائے اور اس کی کمر کے گرد باندھے --

تم کر دو --

یہاں مما کو ہونا چاہیے تھا -- جھک کے ہونٹوں کو قید کیا --

اہوں-- وجہ --

انہیں پتہ چلتا کہ ان کی بہو واقع ادائیں دیکھاتی ہے -- چھوڑتے پیچھے ہٹا -- اور مجھے یوں --قید کر لیتی ہے

اہاں -- یہ سہی ہے --اب تک تم کرتے رہے ہو جو وہ سب جائے ندی نالے میں --

گڈھے میں -- تصیح کی --

وہی وہی -- اور میں نے بس زرا سا کیا تو --- تمہیں ماما یاد آگئ ہیں --ناراضگی سے گھورا--

ہاہا وہ ہنسا --یہاں کیمرے بھی لگے ہیں -- وہ دیکھو -- کیمرے کی طرف اشارا کرتے اسے اور قریب کیا---

مطلب سکرین روم میں ہمیں دیکھا جا رہا ہو گا---

ہاں ---وہاں میری ماں جان ہی ہوتی ہیں --اور اس وقت وہ ہمیں دیکھ رہی ہوں گی -- کچھ ہی دیر میں جوتا لیے آئیں گی دیکھنا --

ک۔کیا ۔۔۔پیچھے ہٹو ۔۔اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے کیا۔۔ تم نے مجھے پہلے کیوں نہی بتایا ۔۔۔

اب تو دیکھ لیا ہوگا ۔۔پریشان مت ہو ۔۔ وہ اب ہمیں نہیں بخشیں گی ۔۔

رولف ۔۔ تمہارا دماغ گھوما ہوا ہے کیا ۔۔اسے زبردستی پیچھے ہٹایا ۔۔ ہمیں کوئی بھی دیکھ سکتا ہے ۔۔ وہ ایک دم۔پریشان۔ہو گئ تھی ۔۔

اچھا یہاں آوو اس کا بازو پکڑتے وہ عین کیمرے کے نیچے جا کھڑے ہوئے ۔۔ اب ہم نہیں نظریں اگے ۔۔

اب تو سارا مزاہ ہی خراب کر دیا ہے تم نے ۔۔

بہو کو ساس سے ڈرنا چاہیے لیکن اتنا بھی نہی کے اپنے شوہر کو ہی خود سے دور بھگانا شروع کر دیں۔۔

جی نہی ۔۔ میں اپنا ایج خراب نہیں کرنا چاہتی ۔۔ انہوں نے پہلے ہی مشکل سے مجھے ایکسپٹ کیا ہے ۔۔ یہ نا۔ ہو شادی ہوتے ہوتے ۔۔۔ کچھ اور ہی نا۔ ہو۔ جائے ۔۔

کچھ اور ہوا بھی تو بے بی ہو گا ۔۔ اس کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے ۔۔

تم نہی سدھرو گے ۔۔

نا ۔۔ کبھی نہیں ۔۔ اس کے ہاتھ نورا کی کمر پہ سرک رہے تھے ۔۔

Novels Queen

تم۔واپس۔کب تک آو گے -- بات چینج کرتے اس کے سینے پہ گرنے والے انداز سے سر کھا --

کچھ کہہ نہی سکتا -- لیکن کوشش کروں کا جلدی اجاوں --
وہاں جا۔کے مسز اینگر کو بھی تو دیکھنا ہے --

اس سے دور رہنا -- وہ پھر سے سیدھی ہوئی

بلکل اچھی نہیں لگتی مجھے وہ عورت --

کیا کروں اب منہ تو لگانا پڑے گا --

میں نے تمہاری مما کو بتا دینا ہے -- وہ پھر خود ہی تمہیں ہینڈل کر لیں گی --اسے ڈراتے وہ دور جا کے کھڑی ہوئی ---

Novels Queen

میں ڈرتا تو کسی سے بھی نہی ہوں سوائے ماما کے اور تم۔مجھے انہیں سے ڈرا رہی ہو بہت بری لگ رہی ہو فلحال ۔۔

تو تم اس سے اب اس کے حال پہ چھوڑ دو ۔۔ جائے بھاڑ میں تمہارا تو کوئی مسلہ نہی رہا نا اب ۔۔

مسلہ ہے تو ۔۔ اسے یقین ہے اینگر کو۔میں نے ہی مارا ہے ۔۔ثبوت تو نہی ہے کوئی ۔۔لیکن پھر بھی نظر تو رکھنی ہے ۔۔ ابھی جس جگہ میں کھڑا ہوں وہاں میں کوئی ایسا رسک نہی لے سکتا ۔۔کہ غافل ہو جاوں ۔۔

سہی ہے ۔۔ پھر میں بھی ساتھ چلتی ہوں ۔۔ اسے خطرہ تھا شاید۔۔

تمہیں مجھ پہ اعتبار نہی ہے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

ہے لیکن --اس پہ نہی ہے --

تو پھر اپنے زہن میں یہ بات بیٹھا لو --اگر میں نہی چاہوں گا تو کوئی عورت میرے قریب نہی آ سکتی -- ادھی سے زیادہ زندگی نا روے میں گزاری ہے -- جیبو میں ہاتھ ڈالتے اسے دیکھا--

کسی کی ہمت نہی ہوئی میرے قریب ائے -- نورا اسے بغور دیکھ رہی تھی جیسے پھر سے اس کے اندر رولف بارڈ کی روح پھونک دی گئ ہو خود بخود اس کے ہاتھ جینز کی جیبوں میں گئے تھے --ایک تناو جو اس کی رگوں میں بھر جاتا تھا --

پلیز --اپنا خیال رکھنا اسے پھر سے آذان کے قریب انا پڑا --

ہاں --تمہارے لیے ضرور رکھوں گا --اسکے ہاتھوں کو ہاتھوں میں لیتے وہ سیدھا ہو کے کھڑا ہوا -- تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہی ہے --تمہارا شوہر کردار کا مضبوط ادمی ہے --

جزبات بھی کافی مضبوط ہیں اپ کے محترم -- مسکراہٹ دباتے وہ-پرسکون ہوئی --اس واحد انسان تھا جو اس کا اپنا تھا --اگر اسے کچھ ہو جاتا تو ---؟

اس کے بعد وہ سوچنا بھی نہی چاہتی تھی --

وہ بوتیک کے لیے تیار ہو رہی تھی صبح کے گیارہ بج رہے تھے --رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے اس کی آنکھ ہی دیر سے کھلی تھی --

Novels Queen

تیار ہو کے باہر آئی تو سامنے لیونگ روم میں زرنم اور عشوے کوئی بات ڈسکس کر رہی تھیں۔۔

طبعیت ٹھیک تھی آج ۔۔لیٹ اٹھی ہو۔جب سے وہ بوتیک جانا شروع ہوئی تھی ناشتہ گھر پر نہیں کرتی تھی بوتیک جا کے کچھ ہلکا پھلکا یا چائے پی لیتی ۔۔

جی ماما ۔۔بس رات کو کام کرتی رہی دیر تک تو آنکھ نہیں کھلی تھوڑ دیر رک کے باہر آئی ہوں۔۔۔۔

ڈرائیور کہاں ہے ۔۔سامنے دیکھتے اونچی آواز میں گارڈ سے پوچھا ۔۔وہ بھاگ کے قریب آیا ۔۔

ڈرائیور تو جی آج نہیں آیا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

کیوں --

اس کی والدہ بیمار تھیں شاید اسی وجہ سے چھٹی لی ہو --

اوکے --بیگ سے موبائل نکالا --

بھائی کہاں ہیں -- آبان کو کال کی --

میں آفس میں ہی ہو سکتا ہوں اس وقت -- خیریت --وہ لیپ ٹاپ پہ فائل بنا رہا تھا

مجھے بوتیک کون چھوڑے گا -- ناراضگی سے پوچھا --

شٹ -- میرے ذہن سے نکل گیا--آج تو ڈرائیور کی چھٹی ہے --

پھر--

اچھا میں آذان کو کہتا ہوں وہ ڈراپ کر دے گا --

مجھے ڈرائیونگ سیکھ لینی چاہیئے اب -- سوچتے کال بند کر دی --تھوڑی دیر بعد ہی آذان باہر نکلا--

واہ -- بھائی سے رابطہ کرنے سے پہلے مجھ سے کر لیتیں -- اسے گھورتے ڈریس کوٹ کا بٹن بند کیا -- دو منٹ بعد نورا بھی باہر نکلی --

اپ لوگ کہیں جا رہے ہیں --اسے دیکھا -- حجاب کیے وہ کہیں جانے کے لیے تیار تھی ---

ہاں -- تمہیں ڈراپ کر دیں گے -- آذان گاڑی نکالنے چلا گیا تو وہ دونوں بھی گیٹ کی طرف چل دیں --

تمہارا کام کیسا چل رہا ہے --

پیچھے مڑ کے دیکھتے وہ لوگ مین روڈ پہ آ چکے تھے --

فلحال تو اچھا چل رہا ہے سٹارٹ ہے تو تھوڑی مشکل ہوتی ہے -- ویسے اچھا ہی ہے --

ہوں --سارے راستے ادھر ادھر کی باتیں کرتے وہ لوگ بوتیک پہنچے --
ایزل کو اتار کے نورا اور آزان اگے چلے گئے ---

وہ اندر آئی تو سٹاف کام کرنے میں مصروف تھا کچھ نے رک کے اسے سلام کیا --

اپنے آفس میں آتے اس نے ڈرار سے آئی پیڈ نکالا --
لیٹ آنے کی وجہ ---

Novels Queen

اس نے اون کرتے آواز سنی -- جھٹکے سے سر اٹھایا تو سامنے ہاشم رحمان کھڑا تھا -- اسے دیکھ کے حلق کڑوا ہوا --

اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اپنا آئی بیڈ اٹھایا -- اور باہر نکل گئی -- وہ جانتی تھی یہ شخص اپنی بکواس کیے بنا رہ نہیں سکتا --اس لیے بہتر تھا کہ اس کے منہ ہی نا لگا جائے -

- سٹیچنگ روم میں آتے دروازہ اندر سے لاک کیا --گلاس ڈور کی وجہ سے وہ باہر نظر رکھ سکتی تھی --چیئر گھسیٹ کے بیٹھتے ای میل چیک کرنا شروع کیے --

تین نیو آڈرز آئے ہوئے تھے وہ آن لائین بھی اپنے ڈیزائینز شئیر کرتی رہتی تھی --

Novels Queen

ہاشم کچھ دیر تو وہیں رکا رہا پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا گلاس ڈور کے پاس آ کے رکا -- انگلی ٹیڑھی کرتے دروازہ ناک کیا--

دروازہ کھولو --ساتھ آنکھوں سے بھی اشارہ کیا --ایزل نے توجہ ہی نہیں دی --یہ آدمی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا --

اوکے کندھے اچکاتے وہ وہاں سے چلا گیا تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں چابیاں تھی دروازاہ کھولتے اندر آیا --ایزل کو شدید شرمندگی ہوئی سارا سٹاف متوجہ تھا ان کی طرف --

تم مجھے دیکھ کے ایسے بھاگتی ہو جیسے میں تمہیں کوئی نقصان پہنچانے لگا ہوں -- ماتھے پہ شکنیں بکھیرتے اسے گھورا--
وہ بڑی تحمل مزاجی دکھا رہا تھا اسے چڑانے میں --

Novels Queen

تم میرے پیچھے کتوں کی طرح پڑے ہو -- اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا -- تمہیں اگر ایسا لگ رہا ہے کہ میں تم سے ڈر جاوں گی تو تمہارے بہت بڑی غلط فہمی ہے --

ڈری ہوئی تو تم ہو -- وہ مسکرایا -- تمہاری آنکھوں سے لگ رہا ہے -- اسے بازو سے پکڑ کے سائڈ پہ کیا تاکہ گلاس ڈور سے وہ کسی کو نظر نا آئیں --

یو نو ہاشم رحمان --اگر کوئی عورت تمہیں دیکھ کے راستہ بدل لے نا --تو پھر تم میں اور کتے میں کوئی فرق نہیں ہے -- تلخی سے کہتے وہ دور ہٹی --

ایک لمحے کے لیے وہ خاموش ہو گیا -- عورت کو صنف نازک کہا گیا ہے --

Novels Queen

لیکن تم صنف کرخت ہو ۔۔ تم جیسی عورت دنیا کے تختے پہ آج تک نہیں دیکھی میں نے ۔۔ وہ واپس اپنی جون میں لوٹا ۔۔

تم جیسے کتوں کے لیے لیے ہمیں کرخت ہونا ہی پڑتا ہے ۔۔ورنہ چیر پھاڑ دینا تو کام ہے تم لوگوں کا ۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ عین مقابل کھڑی تھی جب دروازہ کھلا ۔۔

واٹ ہیپنڈ ۔۔ آذان تھا انہیں یوں ایک دوسرے کو گھورتے دیکھ کے اسے ماحول کی گرمی کا اندازہ ہوا ۔۔دور ہٹو اس سے ۔۔وہ بنا لحاظ کے تیش میں آتے ہاشم کو اس سے دور ہٹا گیا تھا ۔۔

تم کون ہوتے ہو ہمارے بیچ میں آنے والے ۔۔ ہاشم بھی بپھر گیا اسے پیچھے دھکیلتے وہ ایک بار پھر ایزل کے قریب آیا جب آذان کا ہاتھ گھوما ۔۔

Novels Queen

گھٹیا انسان -- اسے گریبان کے پیچھے کی طرف سے پکڑتے باہر لایا --یہاں تم میری بہن کے ساتھ مس بیہیو کر رہے ہو --اور مجھے کہہ رہے میں بیچ میں آنے والا کون ہوں --

اسے دھکے سے سامنے پھینکتے وہ غرایا تھا -- ایزل بھی ان کے پیچھے باہر آئی تھی - عورت چاہے جتنی بھی تڑی دیکھا لے مرد کا مقابلہ صرف مرد ہی کر سکتا ہے --

بھابھی -- سائڈ پہ خوف زدہ کھڑی نورا کو اپنے پاس بلایا --

آپ میرے ساتھ آئیں --وہ اسے وہاں سے اپنے افس لے گئی تھی --پیچھے ہاشم کے ساتھ آذان نے کیا کیا تھا یہ تو اگلے دن ہاشم کی حالت دیکھ کے ہی پتہ چلنا تھا ---

----

گاڑی میں بیٹھتے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں --

ماتھے کی شکنیں اکڑی ہوئی اس کے غصے کا پتہ دیتی تھیں کمال ضبط کیا تھا اس نے آذان کے ہاتھوں میں صرف ایزل شیخ کے لیے ----

ورنہ وہ بھی اچھے سے جانتا تھا ہاتھا پائی کیا ہوتی ہے --آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے سر سیٹ سے ٹکیا -- پھر ایزل کا نمبر ملایا --اسے امید تھی وہ کال پک نہیں کرے گی ایسا ہی ہوا --

دوسری سیٹ پہ موبائل پھینکتے گاڑی سٹارٹ کی --اسے اب منظر سے غائب ہونا تھا -- بہت ہوا -- نا ایزل منہ لگاتی تھی نا ہی اس کی ریپوٹیشن اس کے گھر والوں کی نظر میں اچھی تھی --

ساری غلطیاں بھی تو اس کی اپنی ہی تھیں --سپیڈ بڑھاتے وہ کہاں جا رہا تھا نہیں جانتا تھا --

----

وہ کیا چاہتا ہے -- یہاں کیوں کھڑا تھا --ایسے کسی کے بھی ساتھ تم روم میں کام نہیں کرو گی آئندہ -- سرد لہجے میں کہتے وہ اندر آیا --نورا صوفے پہ بیٹھی تھی --ایزل اسے دیکھ کے کھڑی ہوئی --

میں جتنا اس سے بچنے کی کوشش کرتی ہوں وہ پیچھے آتا ہے --میں کیا کروں --

ہے کون یہ پاگل انسان --پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی اس کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا --جس پہ نورا کی نظر پڑی --

رولف ۔۔ وہ اٹھ کے قریب آئی ۔۔ اس کا ہاتھ سامنے کیا ۔۔شاید اس کی ٹائی پن لگی تھی ۔۔

خون نکل رہا ہے ۔۔ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ۔۔

کچھ نہیں ہوتا ۔۔۔اس کا ہاتھ جھٹکتے وہ ایزل کی طرف متوجہ تھا ۔۔

ایزل کو ساری تفصیل اسے بتانی ہی پڑی تھی ۔۔سوائے اس رات کے باقی سب کچھ اس کے گوش گزار کر دیا ۔۔

اگر یہ مجھے پہلے پتہ ہوتا تو ابھی زندہ نا واپس جاتا ۔۔ایک بار پھر غصہ عود کے آیا ۔۔ بلکہ ابھی بھی زیادہ دور نہیں گیا ہو گا ۔۔۔ڈھونڈھ کے ماروں گا ۔۔

Novels Queen

بھائی -- چھوڑیں -- بس چلا گیا اب نہیں آئے گا اگر غیرت ہوئی تو --اسے ریلیکس کرتے بینڈج لگائی ---

آپ بیٹھیں تو سہی --

ہمم --وہ-کرسی گسیٹ کے بیٹھ گیا --ہم لوگ تو مئیر منٹ دینے کے لیے آئے تھے -- اگر نا اتے تو پتہ نہیں وہ کیا کرتا -- تم اپنے آس پاس کسی بھی ایسے شخص کو نوٹ کرو تو فورا بتایا کرو --بھائی کو یا مجھے --

اچھا نا -- اب چھوڑیں --

ہوں--اس نے اسر جھٹکا --پاس کھڑی نورا اسے اچھے سے جانتی تھی جب تک اس کا کام تمام نہیں ہوتا رولف اسے چھوڑے گا تو نہیں --

چلیں آئیں ۔۔میں مئیر منٹ لیتی ہوں آپ کی ۔۔ وہ انہیں لیے دوسرے کمرے میں چلی گئی تھی ۔۔۔

ویسے اگر تمہیں ماڈلز کی ضرورت ہو تو مجھے بتانا ۔۔ بازو سیدھے کرتے وہ آس پاس دیکھ رہا تھا ۔۔

فلحال تو نہیں ہے ۔۔ویسے میں نے اور بابا نے سوچا ہے کچھ بوائیز اور گرلز ارینج کر لیں پرسنل اپنے لیے ۔۔

ایک تو میں ہو گیا ۔۔۔ پھر بھائی بھی چلیں گے ۔۔

ایکسکیوز می ۔۔ اس کی کمر کے گرد ٹیپ فکس کرتے گھورا ۔۔

ہاں ۔۔کیا تمہارے بھائی کسی سے کم ہیں ۔۔

Novels Queen

نہیں --- مجھے اپنا کام خراب نہیں کروانا -- دوسری طرف بیٹھی نورا انہیں ہنستے ہوئے دیکھ رہی تھی --ان سب میں کتنی اچھی بونڈنگ تھی --

وہ ایک دوسرے کے ساتھ ایسے کھڑے ہوتے تھے جیسے ایک ہاتھ کی پانچ انگلیاں --

----

دن تیزی سے گزر رہے تھے آذان واپس چلا گیا تھا اور شیخ مینشن میں شادی کی تیاریاں عروج پہ تھی --

ڈھولکی رکھی ہوئی تھی ابھی بھی عشاء کی نماز پڑھ کے سبھی وہاں آگئے تھے -- عزت جو ایک طرف بیٹھی کسی سے ٹیکسٹ پہ بات کر رہی تھی اٹھ کے زرنم کے قریب بیٹھی --

Novels Queen

تم نے دوبارہ ایڈمیشن لے لیا ہے -- پڑھانا تھا نا آگے تمہارے شوہر نے تمہیں--

نہیں-- ان کی طرف ذرا سا رخ کرتے جواب دیا --ابھی نہیں لیا --

کیوں -- کم سے کم یہ میٹرک تو مکمل کر لو --مڈل تک آج کل کون پڑھتا ہے --

مطلب ماما -- ٹینتھ کمپلیٹ ہے میری -- مارکس کم تھے تو کیا ہوا -- حیرانگی سے دیکھا --وہاں بیٹھے بیٹھے اسے مشکل ہو رہی تھی

مارکس کم تھے -- عزت کو حیرت ہوئی --اس نے خود چیک کیا تھا رزلٹ وہ فیل تھی تین سجیکٹ میں --اپنی غلط فہمی دور کرنے کے لیے موبائل پہ رزلٹ چیک کرنے لگی

Novels Queen

تم فیل ہوئی ہو -- رزلٹ اوپن کرتے اس کے سامنے رکھا --

تم سے کس نے کہا ہے تمہارے مارکس کم ہیں -- وہ اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی -- یعنی اسے تو پتہ ہی نہیں تھا وہ فیل ہے--

یہ میرا -- زرنم کا دل بیٹھنے لگا --- فادر کا نام دیکھا اسی کا تھا رزلٹ -- ہاتھ کپکپائے

یہ تو نہیں تھا -- اپنا موبائل نکالتے اسی لنک سے رزلٹ کھولا -- وہاں پہ بھی اسی کا نام اور فادر نیم پہ بھی رضا سیال لکھا تھا --

یہ دیکھیں -- پھر عزت کو دکھایا -- عزت اوپر سے ویب سائٹ کا نام دیکھ کے ہی سمجھ گئی --

www.kitabnagri.xyz

یہ فیک ہے --یہ دیکھو -- نام کی طرف اشارہ کیا --یہاں کوئی رینڈم لی نمبر لکھو تب بھی یہی رزلٹ شو ہو گا --

زرنم نے اپنی تسلی کے لیے کیا تو وہ واقع ہی ایسا ہوا -- جو بھی نمبر لکھو رزلٹ وہی شو ہو رہا تھا --

حد ہے بے وقوفی کی زرنم -- تمہیں وہ پاگل بناتا رہا ہے اور تم اندھوں کی طرح اس پہ یقین کرتی رہی ہو -- اخر اس کے ہاتھ ایک اور سرا لگ ہی گیا --

وہ ایک ایک منٹ میں بھول گئی تھی زرنم کو اس کنڈیشن میں ٹینشن دینا کتنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے لیکن وہ اپنی فطرت کا کیا کرتی --

مما---پلیز چپ ہو جائیں --وہ بمشکل وہاں سے اٹھی ---زمین جیسے پیروں میں رہی ہی نا ہو -- روم میں آنے تک اس کی سانسیں پھول چکی تھیں ---

آنکھوں میں آتی نمی اور دل کی مدھم چلتی دھڑکن --اگر یہ سب سچ ہے تو آبان نے اسے بے وقوف کیوں بنایا --

دروازہ کھولتے اندر آئی -- بیڈ پہ بیٹھتے دماغ میں وہ سارا منظر چل رہا تھا جب وہ فارم ہاوس گئے تھے --آبان اسے پاس ہونے کی خوشی میں لے کے گیا تھا جبکہ وہ تو فیل ہوئی تھی -- ہتھیلی سے آنکھوں کو رگڑتے وہ پیر لٹکائے بمشکل بیٹھی ہوئی تھی --

آبان ایسا کیسے کر سکتے ہیں -- اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ اسے فون کرتی -- پیچھے ہو کے لیٹتے کمفرٹر سیدھا کیا -- کر بھی لیتی تو کیا ہوتا سچ تو وہی تھا جو ابھی عزت نے بتایا تھا

آبان نے اسے کہا تھا کہ وہ نمبرز بڑھانے کے لیے دوبارہ ایڈمیشن لے ۔لیکن -- پھر --دل پہ ہاتھ رکھتے اٹھتی ٹیسوں کو کم کرنے کی کوشش کی --

ا--آبان -- شیخ -- وہ اسے بے وقوف بنا گیا اور اسے پتہ بھی نہیں چلا --

زرنم -- وہ جو کمفرٹر کے اندر منہ چھپائے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ سب دماغ میں دہرا رہی تھی قریب سے عشوے کی آواز آئی --

Novels Queen

طبیعت ٹھیک ہے بیٹا -- عشوے اسے دیکھنے آئی تھی کہ وہ سب کے درمیان سے کیوں اٹھ کے آئی ہے یہاں اسے ایسے چھپے دیکھ کے وہ پریشان ہوئی --

ج--جی -- اندر سے ہی جواب دیا --

کیا ہوا --آبان اوپر جم میں تھا ابھی فون پاکٹ میں ڈالتے اندر آیا تو -- عشوے کو کھڑے دیکھا --

پتہ نہیں -- تم دیکھو -- پیچھے ہوتے وہ باہر نکل گئی -- آبان نے دروازہ بند کرتے ہولے ہولے ہلتے کمفرٹر کو دیکھا --

زرنم -- قریب آکے بیٹھتے کمفرٹر ہٹایا تو دل دھک سے رہ گیا -- طبعیت ٹھیک ہے --؟

Novels Queen

ک--کیا ہوا--- اس کا سر اوپر اٹھاتے اپنے تھائیز پہ رکھا--

م--مجھے ہاتھ مت لگائیں--پیچھے ہٹتے دور ہوئی-- ا--اپ کو مجھے انسلٹ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے--آنسو لڑکھ کے گال پہ گرا--

کسی نے کچھ کہا ہے-- مجھے بتائیں-- اس کی حالت سے آبان کو بے چینی ہو رہی تھی--

زرنم نے آنکھیں بند کرتے نفی میں سر ہلایا--

مجھے کسی اور سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی--بس آپ سے ہوتی ہے-- چہرے کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی--

زرنم --اگے ہو کے اسے خود سے لگایا-- مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو مجھے معاف کر دیں -- ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں سے اسے خود میں بھینچنا چاہا--

چھوڑیں -- خود کو ڈھیلا چھوڑتے کپکپا اٹھی --مجھے ایسے نا کیا کریں -- سینے میں منہ چھپاتے وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی --آپ نے مجھے بیوقوف بنایا-- م--مجھے پتہ نہیں چلتا-- کسی بھی چیز کا--

میں کیوں کروں گا ایسے یار --بالوں کو پیچھے کرتے پریشانی سے وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا--

اگر مما مجھے نا بتاتیں تو مجھے کبھی پتہ نا چلتا میں فیل ہو گئی ہوں --

اوہ ---اب آبان کو سب سمجھ لگا وہ کیوں ایسے ہو رہی ہے --

زرنم۔۔۔مجھے دیکھیں ۔۔اسے سامنے کرتے آنکھوں میں جھانکا ۔۔

میں نے آپ کو اسی لیے نہیں بتایا تھا کہ آپ کو تکلیف ہو گی ۔۔۔اور میں آپ کو کسی درد میں نہیں دیکھ سکتا ۔۔ سمجھ رہی ہیں میری بات ۔۔اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتے قریب کیا ۔۔

آپ نے بس مجھے بے وقوف بنایا ہے ۔۔جیسے ناروے چلے گئے تھے ۔۔مجھے لاہور کا کہہ کے ۔۔اب بھی وہی کیا ہے ۔۔

آپ میرے لیے قابل عزت ہیں ۔۔اور میں آپ کو کیوں بیوقوف بناؤں گا ۔۔میرا دماغ خراب ہے جو میں اتنی پیاری سی لڑکی کے ساتھ ایسا کروں گا ۔۔ ہونٹوں کے قریب ہونٹ رکھتے نم گالوں پہ انگوٹھے مس کیے ۔۔اس کی جان لبوں پہ آئی ۔۔

میں آپ کی وجہ سے فیل ہوئی ہوں -- اس کی سانسیں الجھنے لگیں تو اسے خود سے دور کیا -- اپ نے مجھے پڑھنے نہیں دیا --

لو-- میں نے کب روکا تھا -- بلکہ آپ کو ٹائم دیا تھا پڑھنے کا -- ہاتھ کو تھامتے اپنے سینے پہ رکھا --یہ دیکھیں -- کتنا تیزی سے دھڑک رہا ہے آپ کی ایسی حالت پہ ---اس کا دھیان بھٹکانے کے لیے مسکرایا--- کیونکہ وہ جتنا سوچتی اتنی ٹینشن ہوتی --

میرا آپ سے بھی تیز ہے -- منہ پھلائے گھورا--

چیک کروائیں --ہاتھ اگے بڑھاتے انکھیں سکیڑیں ---

نہیں ۔جی ۔۔پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آبان نے پکڑ لیا ۔۔دونوں ہاتھ اپنے سینے پہ دوبارہ رکھتے اس کے گرد حصار بنایا ۔۔

فضول باتوں کی ٹینشن مت لیا کریں ۔۔ اور لوگوں کی باتوں میں تو بلکل بھی نا آیا کریں ۔۔ نیم دراز ہوتے اسے اپنے اوپر کیا ۔۔پھر کلائیاں پکڑتے دائیں بائیں سے ہاتھ نکال لیے ۔۔ زرنم کا دل آبان کے دل کے اوپر تھا ۔۔

نا کریں ۔۔وہ اٹھنے لگی ۔۔

آپ کی مما ڈائین ہیں ۔۔ زرنم کے احتجاج کو نظر انداز کرتے ذرا سا پش کیا ۔۔

ویسے ڈائین بھی سنا ہے دس گھر چھوڑ کے حملہ کرتی ہے ۔۔

آپ کچھ زیادہ بول رہے ہیں -- پھولتے سانس کے ساتھ وہ اسے گھور کے رہ گئی -- اب کون اپنے ماں باپ کے خلاف وہ بھی اپنے شوہر سے سن سکتا ہے --

جب آپ اپنا دل میرے دل کے اوپر رکھتی ہیں تو اس دل کے دھڑکنے کا انداز بدل جاتا ہے --اپنے ہونٹوں کو اس کی ٹھوڑی سے ٹکراتے مسکراہٹ دبائی --زرنم کی-دھڑکن جیسے وہ اپنے دل میں محسوس کر رہا ہو --ذرا سی کروٹ لیتے اس کا سر اپنے بازو پہ رکھا --

آپ ہمیشہ ایسی گندی باتیں کرتے ہیں -- نظریں جھکائے وہ سمٹی --

میں پیاری باتیں کرتا ہوں -- اور آپ نے کھانا کھایا ہے --اسے چانک یاد آیا --

Novels Queen

نہیں -- نفی میں سر ہلاتے بتایا ---

کیوں -- ذرا سا اوپر ہوتے انکھوں میں دیکھا --

میں فیل ہو گئی ہوں -- آبان -- میں کیا کروں گی آگے --

کھانا کیوں نہیں کھایا --یہ پوچھا ہے اور آپ پھر سے فیل ہونے کے دکھ میں چلی گئی ہیں --

میری تو بھوک ہی مر گئی ہے -- سچ میں --

ابھی زندہ کر لیتے ہیں -- تکیہ قریب کرتے اس کا سر اپنے بازو سے اٹھا کے تکیے پہ رکھا -- میں آتا ہوں ابھی --بیڈ سے اٹھتے اسے دیکھا -- سونا نہیں --

باہر آیا تو نیچے ابھی تک رونقیں برقرار تھیں-- ریلنگ پہ ہاتھ رکھے عزت کو تلاش کیا-- جو عورتوں کے بیچ ہی اسے مل گئی --

نیچے آتے اشارے سے بلایا -- عزت کو برا لگا لیکن آگئی -- کچن کی طرف جاتے عزت اس کے پیچھے تھی --

آپ کو پہلے بھی منع کیا تھا میں نے --

مطلب-- کس بات کے لیے -- حیران ہوتے اس نے ایک نظر باہر دیکھا --

آپ سے کہا تھا میری بیوی سے دور رہیں --- لیکن آپ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آرہی -- سرد لہجے میں کہتے وہ اسے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا --

Novels Queen

میں نے کچھ نہیں کیا تم نے اسے سچ نہیں بتایا -- غلطی تمہاری ہے میری نہیں -- وہ تڑخ گئی

ایکسکیوز می مس عزت رضا سیال -- آپ سے بہتر جانتا ہوں زرنم کے لیے کیا ٹھیک ہے اور کیا نہیں -- آپ کو بلا وجہ ہمارے معاملے میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے --

میں ماں ہوں اس کی --

صرف نام کی -- ورنہ جس طرح آپ کر رہی ہیں ایسے کوئی ماں اپنی اولاد کے ساتھ نہیں کرتی --

ماں ماں ہوتی ہے --- وہ اپنی اولاد کا برا نہیں سوچتی اور میں بھی زرنم کے لیے بہتر ہی سوچ رہی ہوں -- وہ تمہارے ساتھ --

میں نے سوتیلی ماں کے ساتھ زندگی گزاری ہے-- اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کے انہوں نے کبھی میرے لیے ایسا نہیں سوچا ہو گا جیسے آپ اپنی سگی اولاد کے لیے سوچتی ہیں -

آپ زرنم کی سگی ماں ہیں --- لیکن آپ میں ماں والے گٹس ہی نہیں ہیں محترمہ -- ایکچولی آپ اپنی آنا کی وجہ سے ہمارے درمیان تعلقات خراب کرنے کی کوشش میں ہیں --

تو میں آپ کو بتا دوں -- جتنا آپ زرنم سے دور رہیں گی --اپ کے لیے اتنا ہی اچھا ہے --ورنہ اپنی ساس کا قتل کرنے میں مجھے ذرا شرمندگی نہیں ہو گی --اس کے لہجے کی سردی عزت کو اپنی ریڑھ کی ہڈی تک محسوس ہوئی تھی --

Novels Queen

میں آخری بار آپ کو آرام سے کہہ رہا ہوں -- نیکسٹ میں کہوں گا نہیں اب --

تم-مجھے دھمکا رہے ہو -- کتنی دیر بعد اس کی زبان ہلی --

نہیں -- بتا رہا ہوں -- آپ کو مجھ سے ڈرنا چاہیے --آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھتے کھانے کی ٹرے اٹھائی --

یہ مت بھولیے گا --اپ کے اور بھی دو بچے ہیں جو یتیم ہو سکتے ہیں --باہر نکلتے وہ اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ گیا تھا --

وہ اسے جان سے مارنے کی دھمکی دے گیا تھا اور عزت میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ مڑ کے اسے کوئی جواب دیتی --اس کی آنکھوں کی سرد مہری عزت کے وجود میں پیوست ہو گئی تھی

Novels Queen

یہ کس کے حوالے کر دیا گیا تھا اس کی بیٹی کو -- وہ ابھی بھی سمجھ نہیں پائی تھی ---

کچھ لوگ ہوتے ہیں جو ہمیں ہر حال میں برے لگتے ہیں -- عزت کے لیے آبان ایسا ہی تھا --جو اسے کبھی اچھا لگ ہی نہیں سکتا تھا --

----

ناروے میں آئے اسے ساتواں دن تھا --اس نے اپنے کچھ ڈاکومنٹس یونیورسٹی سے اٹھانے تھے --وہیں جانے کے لیے ابھی وہ اپنے روم میں تیار ہو رہا تھا جب دروازے پہ دستک ہوئی --

یس --نارویجن میں کہتے اس نے کوٹ کے بٹن بند کیے --

www.kitabnagri.xyz

سر -- آپ کے لیے یہ تحفہ آیا ہے --ٹرے میں ایک باسکٹ پڑی تھی --

یہ یہیں رکھ دو میں دیکھ لوں گا ۔

اوکے --گردن کو خم دیتے میڈ واپس چلی گئی ---

اس کے جانے کے بعد کرسی پہ بیٹھ گیا -- باسکٹ میں تازہ چیری تھے اور ساتھ میں ایک نوٹ تھا ---

دوسروں کی جانیں لینے والے کی جب اپنی جان جائے گی تو کیسا لگے گا -- دنیا۔ دیکھے گی رولف بارڈ کو مرتے ہوئے ۔

پڑھتے اس نے آئی برو اچکائے ---

باہر نکلتے میڈ کو آواز دی -- میرے روم سے چیری اٹھا لو--نوٹ جینز کی جیب میں ڈالتے وہ باہر نکل آیا--- چلتے چلتے لان میں آیا--پیلس میں ہر طرف گارڈز پھیلے ہوئے تھے--

گاڑی نکالو-- ڈرائیور کو آواز دیتے موبائل نکالا--اسے نورا سے بات کرنی تھی-- لیکن اب واپس اکے---

کچھ ہی دیر میں وہ یونیورسٹی پہنچ چکا تھا-- حسان سے ملاقات کے وقت اس نے اسے کافی تاؤ دیکھایا لیکن پھر مان بھی گیا تھا---

ویسے تم نے میری ابھی تک دعوت نہیں کی پیلس میں-- ہم غریب بھی دیکھنا چاہتے ہیں-- آخر شہزادے کیسی زندگی گزارتے ہیں--

Novels Queen

ضرور کروں گا -- بلکہ -- تم پاکستان کیوں نہیں اتے --میری شادی ہے نیکسٹ ویک --

کیا --تم دوسری شادی کر رہے ہو -- کیونکہ جہاں تک وہ جانتا تھا پہلی شادی اس نے یہیں کر رکھی تھی --

نہی -- پہلی والی سے ہی دوسرا نکاح کرنا ہے --گھر والوں کی خواہش پہ ورنہ میں تو ایک پہ ہی راضی تھا --وہ پیچھے مڑا --اسے محسوس ہوا جیسے پیچھے کوئی آرہا ہے -- گردن گھماتے چاروں طرف دیکھا ---

وہ لوگ ڈین کے آفس میں داخل ہونے لگے تھے جب پیچھے سے اڑتی ہوئی گولی اذان کے تھائز پہ لگی -- وہ ہلکا سا لڑکھڑایا -- اس سے پہلے کے ایک اور گولی لگتی وہ نیچے ہوتے اپنا رخ بدل گیا --

Novels Queen

گولی مارنے والا بھی شاطر تھا شاید جو اس کے ہلنے پہ بھی اپنے نشانے سے نہیں چوکا۔۔اور آذان شیخ کو مرتے ہوئے واقع ایک دنیا نے دیکھا تھا

ہیلو مسز اینگر۔۔ گولیاں چلا کے وہ تیزی سے بھاگ رہی تھی جب ایک دم سامنے سے رولف بارڈ موت کے فرشتے کی طرح نازل ہوا۔۔

کہاں۔۔ اس کے گلے کو جکڑتے تقریبا گھسیٹتے اسے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔

ت۔۔تم تو مر گئے۔۔اس کی آواز حلق میں ہی پھنس گئی تھی۔۔سفید لٹھے کی مانند پڑتا چہرہ گردن سے الگ ہونے کو تھا۔۔

نہیں تو -- تمہاری جو پرچی مجھے ملی ہے -- جب وہ دیکھی تو لگا کے تم کتنی بے وقوف عورت ہو -- سہی کہتے ہیں عورتوں میں دماغ کی کمی ہوتی ہی ہے --اور اب تم نے تھوڑی دیر کا بھی انتظار نہیں کیا --

کیا تمہارا ارادہ یہی تھا کہ یونیورسٹی کے سامنے مارو---اس کی آنکھوں میں سرد انکھیں گاڑتے وہ غرایا --تو مسز اینگر آپکی موت دراصل آپ کو یہاں کھینچ کے لائی ہے --

-آپ کو تکلیف ہو رہی ہے نا-میرے پرینس بننے پہ ---تو آپ کی اس تکلیف کا علاج تو کرنا پڑے گا -- اس کے ہاتھوں کی انگلیاں پوروں سے پکڑتے اوپر کیں --

یہ بے جان ہو جائیں گی --

م-مجھے معاف کر دو -- بہت بڑی غلطی ---

Novels Queen

رولف بارڈ کسی کو معاف نہیں کرتا ۔۔ سبز آنکھوں کی سختی مسز اینگر کے وجود میں سرائیت کر گئی ۔۔۔

پ۔۔پلیز آخری بار

زبان بند ۔۔بے ساختہ اس نے پینسل نکالتے اس کے گلے کے اندر اتاری ۔۔ہیدا درد سے بلبلا اٹھی ۔۔گردن کے پیچھے سے پکڑتے وہ اسے قدرے ویران جگہ پہ لے آیا ۔۔

تمہارے دماغ میں یہ خیال نہیں آیا کہ جو تمہارے شوہر کو مار سکتا ہے وہ تمہیں بھی مار سکتا ہے ۔۔ وہ مرد ہو کے میرے سامنے پر نہیں پھڑپھڑا سکا۔۔ تم۔کیا چیز ہو ۔۔

Novels Queen

پینسل کو ایک جھٹکے سے پیچھے کھینچا خون کی پھوار تیزی سے اس کے کپڑوں کو سرخ کرتی چلی گئی --

میں زندہ تو کسی کو بھی نہیں چھوڑتا --اسے تو بلکل بھی نہیں جو مجھے مارنے کی کوشش میں ہو --

وہی پینسل اس کی ناف کے قریب اتاری -- اس حملے کے لیے بھی وہ تیار نہیں تھی -- درد کی شدت سے ہیدا حواس کھو رہی تھی --

گڈ بائے --یہ دنیا تم جیسے معصوم لوگوں کے لیے اتنی ہی ہوتی ہے --پینسل واپس کھینچتے اسے زمین پہ گرنے دیا -

-اخری بار وہ پینسل اس کی کنپٹی کے اندر اتار دی گئی تھی -- اس کے بعد ہیدا کی سانسیں چند سیکنڈ ہی چلی تھی ---

Novels Queen

اس نے دو عورتوں کو اس یونیورسٹی میں مارا تھا ۔۔وہ دونوں ہی اسے دھوکہ دینے والی تھیں وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ کسی عورت کے ہاتھوں اسے کچلا جائے ۔

کتنے دن ہو گئے تھے ہاشم واپس مڑ کے نہیں آیا تھا ۔۔اس نے سکون سے سارے کام کیے تھے پہلے آذان اور نورا کا جوڑا تیار کیا جو کافی محنت طلب تھا ۔۔

دو ماما کے جو سادہ تھے لیکن دوپٹے پہ ایمبورائڈری تھی زرنم کا بس ابھی ایک ہی بنا تھا باقی آبان خود کہیں سے خرید لینے والا تھا شاید ۔۔ اپنے لیے ابھی کچھ بھی نہیں بنایا تھا ۔۔بابا کے لیے سرپرائز تھا ۔۔

Novels Queen

میم آپ نے جن خواتین کو جاب دینے کا کہا تھا وہ آگئی ہیں ---

اوکے بلا لو -- سیدھے ہوتے اس نے آئی پیڈ اٹھایا --

تھوڑی دیر میں ایک ایک جوان عمر کی اور ایک پچاس سالہ خاتون اندر داخل ہوئیں ---خاتون کو دیکھ کے ایزل ٹھٹکی -- جانے کیوں اسے ہاشم رحمان یاد آیا --اس خاتون کی مشابہت تھی ہاشم رحمان میں --

سلام دعا کے بعد اس نے سی وی دیکھی تھی --سی عی دیکھنے کے بعد اسے تسلی ہوئی کے وہاں کہیں بھی دور دور تک رحمان یا ہاشم کا نام نہیں تھا --

ہو سکتا ہے اس کا وہم ہو -- سر جھٹکتے وہ دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوئی ---

www.kitabnagri.xyz

ایکچولی جاب صرف لڑکی کو ہی چاہیے تھی وہ عورت ویسے اس کے ساتھ آئی تھی ۔۔سی وی کی مطابق اس نے فیشن ڈیزائنر میں ماسٹرز کیا ہوا تھا ۔۔

آپ نے پہلے کہیں جاب کی ہے ۔۔آئی پیڈ پہ اس کا نام ایمپلائز شیٹ میں شامل کرتے سرسری سا پوچھا ۔۔

نہیں ۔۔میری سٹڈی ابھی مکمل ہوئی ہے ۔۔ فرسٹ ایکسپیرینس آپ کے ہاں سے حاصل کرنا چاہتی ہوں ۔۔

وہ کانفیڈینٹ تھی ۔۔ساتھ بیٹھی خاتون بھی کافی پولائٹ قسم کی تھیں ۔۔

ٹھیک ہے ۔۔میں آپ کو شام تک بتا دوں گی ۔۔اگر تو آپ کو جوائنگ لیٹر مل گیا تو آپ نے کل ہی آجانا ہے ۔۔ ٹھیک ہے ۔۔

www.kitabnagri.xyz

اوکے ۔۔ تھینکیو۔ وہ خوش ہو گئی اسے امید تھی کہ جاب ضرور ملے گی ۔۔

کچھ دیر میں وہ الوداعی مصافحہ کرتے چلی گئیں تو ایزل نے ہاشم رحمان کی ہسٹری چیک کی ۔۔

جہاں تک اسے سمجھ لگا تھا اس کے والدین کی سالوں پہلے ڈیتھ ہو چکی ہے ایک ہی بھائی تھا منیب رحمان جو کچھ ماہ پہلے اسی کے بھائی کے ہاتھوں مارا جا چکا تھا ۔۔ مطلب اس دنیا میں کوئی بھی قریبی نہیں تھا ہاشم رحمان کا۔۔

اگر وہ اس دن کانسرٹ میں اسے ذلیل نا کرتا تو شاید اس کے لیے جگہ بن سکتی تھی ایزل کے دل میں ۔۔ لیکن اب یہ نا ممکن ہی تھا ۔۔

Novels Queen

چلو اچھا ہے جان چھوٹ گئی ہے -- کافی دنوں سے وہ ریلیکس تھی سہی توجہ سے اپنا کام کر رہی تھی --

----

جس کی مہندی ہے وہ خود وہاں موجود نہیں ہے اور آپ لوگ بڑے مزے سے سب کر رہے ہو -- ویڈیو کال پہ عشوے آذان سے بات کر رہی تھی جب پیچھے بیٹھی خواتین کو دیکھ کے اسے شکوہ کرنا پڑا--

تو بیٹا آجاؤ نا --ہم نے کب روکا ہے -- ہم تو چاہتے ہیں تم آجاؤ --سب مل کے انجوائے کرتے ہیں -- گاجر کے حلوے میں سے کشمش اٹھاتے کہا --

میں شادی والے دن بھی پہنچ جاؤں تو بڑی بات ہے -- کپڑے سیٹ کرتے وہ سامان پیک کر رہا تھا -- اس کا ارادہ سرپرائز دینے کا تھا وہ بھی صرف نورا کو --

اسلام و علیکم بھائی -- مہندی مبارک -- قریب سے ایزل پلیٹ اٹھائے گزری تو اسے ہاتھ ہلایا --

خیر مبارک -- میرے بغیر مبارک -- منہ بسورتے وہ پیچھے عورتوں میں نورا کو تلاش کر رہا تھا جو اسے دور دور تک نظر نہیں آ رہی تھی --

اپنی بہو سے تو بات کروا دیں -- آخر خود ہی کہہ دیا --

اوہ ابھی کرواتی ہوں - مسکراہٹ دباتے عشوے زرنم کے قریب آئی --

یہ لو -- کرو بات -- اسے پکڑا کے خود دوسری طرف چلی گئیں --

جی کہیں آذان بھائی ۔۔وہ بھی کچھ کھا رہی تھی ۔۔آذان کا حلق تک کڑوا ہوا۔۔

آپ سے نہیں کرنی اپنی دیورانی کو دیں ۔۔

دیورانی کیا ہوتی ہے ۔۔ مزے سے کہتے وہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں ۔۔

دیورانی ۔۔ جو نورا ہے نا وہ آپ کی دیورانی ہے اسے دیں اور کہیں کے اس کا شوہر اسے مس کر رہا ہے ۔۔

آپ خود اسے فون کریں نا ۔۔وہ اسے تنگ کر رہی تھی ۔۔۔

وہ اپنا فون ان کاموں کے لیے یوز نہیں کرتی ۔۔ اسے دیں جا کے ۔۔

میری دیورانی مجھے سامنے کہیں نظر نہیں آرہی --رکیں -- ڈھونڈھ کے بتاتی ہوں انہیں کے آپ کے میاں جی آپ کو یاد فرما رہے ہیں -- ہ

نستے ہوئے وہ اٹھی تھی --اس کا رخ زرنم کے روم کی طرف تھا --کیونکہ وہیں بیوٹیشن اس کو ہلکا پھلکا تیار کر رہی تھی --

پرپل اور گولڈ کلر کے کمبینیشن میں بنا شرارا پہنے وہ دھیرے دھیرے چل رہی تھی --شرٹ جو گھٹنوں کے اوپر تک تھی اس پہ باڈر پہ ہلکا پھلکا کام تھا اسے کے سارے جوڑے ہلکے کام والے تھے--

ان پہ بھی بس تھوڑے بہت سٹارز لگے تھے -- کریپ کا دوپٹہ ایک کندھے پہ ٹکائے بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا --

یہ لیں -- بیک کیمرہ اون کرتے نورا کو دکھایا --

Novels Queen

کون ہے -- نورا نے مسکراتے پوچھا تھا --

آذان نے اشارے سے کہا کہ نہیں بتانا --وہ۔کھلکھلا کے ہنسی --اسے مزا آرہا تھا --

بتائیں کون ہے --کنفیوز ہوتے نورا خود کو سیٹ کرنے لگی بیوٹیشن پیچھے ہو گئی تھی --

کوئی نہیں --آپ بس تیار ہوں -- شرارت سے دیکھتے زوم کیا --تاکہ اس کے ایکسپریشن صاف نظر آئیں لیکن دوسری طرف بھی آزان تھا زوم ہو کے اس کا چہرہ قریب آیا تو سکرین پہ ہی ہونٹ رکھ دیئے --

آپ کی دیورانی مجھے اتنی حسین لگتی ہے کہ بس -- مسکراہٹ دباتے اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرا--اب کی بار آواز نورا اور بیوٹیشن دونوں نے سنی تھیں--

Novels Queen

نورا کی تو سیٹی گم ہوئی گھبراہٹ سے چہرے پہ ہاتھ رکھا --چہرہ جیسے ایک دم سرخیاں چھلکانے لگا ہو --

بھابھی -- ہٹائیں پلیز --وہ رونے والی ہو گئی تو زرنم نے کیمرہ اپنی طرف کیا --

دیکھ لیا --اب بس -- بائے --کال ڈس کنیکٹ کرتے بائے کہا --

اس نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا --

ابھی تو شروعات ہے میری جان --جب پوری فیملی کے سامنے اپنے رنگ چھپانے پڑتے ہیں اصل مزہ تو تب آتا ہے--اس کے کان کے قریب جھکتے اسے ڈرایا --

میں جا رہی ہوں ۔۔پھر آؤں گی ۔۔ موبائل ایک ہاتھ میں دبائے شرارہ اٹھایا ۔۔

بیوٹیشن انہیں دیکھ کے مسکرا رہی تھی ۔۔

سفید کاٹن کے شلوار قمیض میں سفید ہی کھسے پہنے وہ خوبرو لگ رہا تھا ۔۔

اب یہ بھی کرنا ہے ۔۔ییلو مفلر سائڈ پہ پڑا اس کا منہ چڑا رہا تھا ۔۔ نفی میں سر ہلاتے کف فولڈ کیے ۔۔

پرفیوم اٹھاتے کلائی پہ سپرے کیا پھر کلائی گلے کے قریب شہ رگ سے مس کرتے خود کو آئینے میں دیکھا ۔۔

Novels Queen

زرنم اسے دھوکہ دے کے گئی تھی -- اور وہ وہاں اس کے انتظار میں تھا کہ کب آئے --

تیاری مکمل کرتے اپنی طرف سائڈ ٹیبل کے قریب آیا پھر جھک کے واچ نکالی جو کچھ دن پہلے ٹھیک ہو کے آئی تھی دبئ سے --

کلائی میں پہنتے ساتھ ہی موبائل بھی اٹھا لیا --

کیا تھا اگر میرے ساتھ تیار ہو لیتیں -- واٹس اپ پہ مسیج کرتے ایک بار پھر خود کو آئینے میں دیکھا ہلکی بئیرڈ اور کالی آنکھیں --

سلیقے سے بنے بال یقینا وہ لڑکی خوش قسمت تھی --کسرتی بازوں سے چپکی قمیض مضبوط سینہ وہ باقاعدگی سے جم کرتا تھا --

آپ تیار نہیں ہوئے ابھی -- دروازہ کھول کے اندر آتے زرنم نے اسے آئینے کے سامنے کھڑے دیکھا --

نہیں -- ابھی نہانے جانا ہے قریب سے گزرتے کھلا دروازہ بند کیا -- ماتھے پہ شکنیں بڑھیں --

ابھی جب میں گئی تھی تب نہا تو رہے تھے -- وہ اسے دیکھ بھی رہی تھی پھر بھی پوچھ رہی تھی --

اب آپ زیادہ کر رہی ہیں -- ابھی تیار ہوں میں -- کیا اتنا برا لگ رہا ہوں --

نہیں -- آپ پیارے لگ رہے ہیں -- ہونٹوں کو دانتوں تلے دباتے ستائیشی نظروں سے دیکھا --

Novels Queen

آپ بھی -- اس کی کلائی پکڑتے بیڈ پہ بٹھایا--

باہر فنکشن ہے --یہاں کیوں بیٹھ رہے ہیں--ہلکا سا احتجاج کرتے وہ ٹک گئی --

فنکشن ابھی تین دن اور چلیں گے -- کچھ دیر کہیں ٹک کے بیٹھ جائیں --آپ کی طبعیت خراب ہو جاتی ہے --

بائی دا وے ابھی کیا کھا کے آرہی ہیں -- اس کے ہونٹوں پہ کچھ لگا تھا --

کھایا نہیں پیا ہے --

کیا -- ٹشو پکڑاتے گھورا---

Novels Queen

چھاچھ -- بہت مزے کی ہے -- آپ بھی پیئیں گے --

ایسے ہی کچھ الٹا سیدھا مت کھاتی پیتی رہیں -- کسی نقصان کا متحمل نہیں ہو سکتا فلحال میں --ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں پھنساتے اپنے تھائیز پہ رکھا --

آپ نے پھر سے یہ پہن لی نہ جانے کیوں زرنم کو برا لگا --

جی ٹھیک ہونے کے لیے دی ہوئی تھی آج صبح ہی ملی ہے --

اگر میں گفٹ کروں تو پھر آپ وہ پہنیں گے -- آبان اس کا تھا تو وہ کسی اور کی دی ہوئی چیز کیوں پہنے --

اسے کیا ہے --اور آپ ابھی خرید بھی نہی سکتیں --

وہ میں کر لوں گی --بس اب آپ نے یہ نہی پہننی --مجھے بہت بری لگتی ہے -- ناک چڑھاتے ہاتھ چھڑوایا پھر خود ہی اتار کے سائڈ پہ رکھ دی --

کس نے دی تھی --

لڑکی نے -- بہت پیاری تھی -- باکس میں گھڑی رکھتے واپس ڈرار میں رکھی --اور اس نے کہا تھا کہ یہ ہمیشہ سنبھال کے رکھنا --اور میں نے اسے دل سے لگا کے رکھا ہوا ہے دیکھیں --

آ--ابان --اس کی آنکھوں میں فورا سے نمی ابھری --- آپ کو کس نے دی تھی سچ بتائیں --

Novels Queen

سچ ہی بتا رہا ہوں -- آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کانوں کے قریب ہتھیلیاں جمائی -- وہ بہت بہت زیادہ پیاری تھی تو میں انکار نہیں کر پایا --

سہی ہے -- غصے سے پیچھے ہوتے وہ اٹھ گئی -- اب اسی کے پاس جائیں --- دھپ دھپ کرتے باہر نکل گئی

اجازت ہے --

اسے تنگ کرتے ہوئے اونچی آواز میں پوچھا --زور سے دروازہ بند ہونے پہ اس نے دوبارہ سے گھڑی پہن لی -- کچھ دیر بعد باہر آیا تو وہ سب کے بیچ منہ پھلائے بیٹھی تھی --

زرنم -- ہاتھ اگے کرتے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا -- پر اس نے رخ بدل لیا --

Novels Queen

زرنم --اب کی بار اواز میں دبدبہ تھا--وہ ناچار اسے ہاتھ دیتے کرسی سے اٹھی --

میرے ساتھ ڈانس کریں گی -- سب کے سامنے پوچھتے ذرا سا جھکا-- اس نے یہ ڈانس ایز آ سرپرائز تیار کیا تھا---

وہ چاہتا تھا زرنم کے دل میں ایسی کوئی حسرت نا رہے جو اس کی ماں کے دل ہوا کرتی تھیں---

ن--نہیں -- گھبراتے آس پاس دیکھا--یہ کیا ایسا تو کچھ پلین نہیں تھا --

ایک میں تھی جس نے منتیں کیں پھر بھی نہیں کرنے دیا ڈانس -- اور تمہیں آفر ہو رہی ہے اور گھبرا رہی ہو۔

۔عشوے نے اس کی کمر تھپتھاتے اسے حوصلہ دیا۔۔۔

مجھے آتا ہی نہیں ہے۔۔ تو۔۔

میں سکھا دیتا ہوں۔۔ کمر کے گرد حصار بناتے وہ ذرا کھلی جگہ پہ ہوئے ۔۔زیادہ۔لوگ نہیں تھے۔۔دور بیٹھی عزت آبان کو نفرت سے گھور رہی تھی اس کے بس میں نہیں تھا وہ ان دونوں کو الگ کرتی۔۔

بھابھی نے بے ہوش ہو جانا ہے۔۔ ایزل نے اس کا سفید پڑتا چہرا دیکھ کے اس کا ساتھ دینا چاہا۔۔

لیکن آبان نے اگنور کرتے دوسرا ہاتھ کمر سے ذرا اوپر رکھتے میوزک اونچا کرنے کا کہا۔۔

سانسوں کو جینے کا سہارا مل گیا۔۔

ڈوبا میں تجھ میں تو کنارہ مل گیا۔۔

آبان۔۔پلیز ۔۔ وہ اس کی اتنی قربت اور پھر سب کے سامنے بوکھلاتی نا تو کیا کرتی ۔۔ آنکھیں بند کیے جیسے وہ سب سے چھپ جانا چاہتی تھی ۔۔

کچھ نہیں ہوتا ۔۔ ہلکے سے جھولتے وہ اسے قابو کیے ہوئے تھا زرنم کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی تو کمر کو ہلکا سا دبایا ۔۔

سونگ کے لئیرکس دوبارہ ریپیٹ ہو رہے تھے ۔۔

یہاں سبھی اپنے ہیں ۔۔ سر جھکاتے ہونٹوں کو کندھے کے قریب کیا ۔۔

سانسوں کو جینے کا اشارہ مل گیا ۔۔

زندگی کا پتہ دوبارہ مل گیا ۔۔

کمر پہ سرکتی انگلیاں زرنم کو بے بس کر رہی تھی --سانسوں کی تپش سے چھٹکارا پانے کے لیے وہ خود کو اس کے سینے میں چھپا گئی -- اس کے علاوہ اور کوئی جگہ نہیں تھی جہاں وہ غائب ہو سکتی --

تو ملا تو --

آبان پلیز -- نہیں کریں --دھڑکتا بے لگام دل وہ قابو نہیں کر پا رہی تھی --

غم زدہ غم زدہ -- بن تیرے --

بن تیرے --دل یہ تھا غم زدہ اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے آنکھوں پہ لب رکھے --ہم۔لوگ ڈانس کر تو رہے نہیں ہیں --

ہاں تو چھوڑ دیں نا -- اسے دور ہٹتے وہ رونے لگی تھی --

Novels Queen

پر آبان پہ کسی چیز کا اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

میں راز تجھ سے کہوں ۔۔ہم راز بن جا ذرا ۔۔پیچھے سے حصار میں لیتے اس کے بالوں کو انگلیوں کی پوروں سے ہلکا سا بکھیرا ۔۔ وہ ساتھ ساتھ گنگنا رہا تھا۔۔۔

کرنی ہے کچھ گفتگو ۔۔الفاظ بن جا ذرا ۔۔گرفت مضبوط کرتے وہ اسے محسوس کر رہا تھا ۔۔یہ۔۔لمحے ۔۔وہ کبھی نہیں بھول سکے گا۔۔

لبوں کے پاس آ ۔۔اب توں میری آواز بن جا ذرا ۔۔

سٹاپ اٹ ۔۔ ایک جھٹکے سے اس کی گرفت توڑتے چیخی ۔۔

مجھے نہیں کرنا ڈانس -- ہانپتے ہوئے کہتے وہ الٹے قدموں اپنے روم کی طرف چلی گی --

آبان نے دائیں بائیں دیکھا سب پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے وہاں بس ایک چہرہ شیطانی ہنسی ہنس رہا تھا اور وہ عزت تھی -- جو آبان کی اس بے عزتی پہ خوشی محسوس کر رہی تھی --

----

دروازہ کھولتے وہ ایک دم مبہوت رہ گئی --پھر بند کرتے دوبارہ اس نے سجے ہوئے روم کو دیکھا --- ابھی کچھ دیر پہلے ہی فنکشن ختم ہوا تھا پھر اسے ایزل روم میں چھوڑ کے گئی تھی --

پھولوں سے سجائی گئی سیج جس کی خواہش ہر لڑکی کرتی ہے -- اس نے تو شاید کبھی کی بھی نا ہو -- بیڈ کے قریب آتے پھولوں کو چھوا --

www.kitabnagri.xyz

آرٹیفشل پھول تھے بیڈ پہ ابھی وہی شیٹ تھی --رخصتی والے دن چینج کرنی تھی --

تسلی سے ہر طرف دیکھنے کے بعد میک اپ اتارنے کا خیال آیا جسے اتارنے کے لیے ٹشو تلاشے جو آسانی سے مل گئے --

ابھی اٹھانے لگی تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی -- ٹشو چھوڑتے واپس پلٹی دروازہ کھولا تو سامنے آذان کھڑا تھا --

آپ -- --

ہاں --میں جلدی سے اندر آتے دروازہ بند کیا سامان وہ گیراج میں چھوڑ آیا تھا --

Novels Queen

یقین مانو --بڑی مشکل سے چھپ کے پہنچا ہوں تمہاری ساس کچن میں جانے کیا کر رہی تھیں اس وقت --

ابھی کچھ دیر پہلے وہ جب ان سے بات کر رہا تھا تب وہ پاکستان پہنچ چکا تھا ہوٹل سے اس نے اپنی چیزیں اٹھانی تھیں جو اس نے کسی سے منگوائی تھیں --

تم چھپ کے کیوں آ رہے ہو-- مٹے مٹے میک اپ میں دوپٹے سے بے نیاز وہ حشر سامانیاں بکھیر رہی تھیں--

----

میں چھپ کے اس لیے آیا ہوں تا کہ مجھے تم سے ملنے سے کوئی روک نا سکے -- بے اختیار آگے ہوتے اسے خود میں بھینچا --

رولف -- مسکراتے وہ ہلکا سا چیخی --

میرا تو دل کر رہا ہے آج ہی ویڈنگ نائٹ کر لیتے ہیں -- بالوں پہ لگے چھوٹے چھوٹے پھولوں کی خوشبو اپنے اندر اتارتے جذبات میں ڈوبتے کہا --

میں نے تمہیں مس کیا -- نورا نے اپنے بازو اس کی کمر کے گرد باندھے ہوئے تھے --

میں نے بھی -- اسے چھوڑتے پیچھے ہٹا ---

میں فریش ہو کے آتا ہوں -- تم چینج مت کرنا ابھی دیکھنا ہے -- گال پہ لب رکھتے اس کا گال چوما --

Novels Queen

اس نے اثبات میں سر ہلاتے اسے کپڑے نکال کے دیئے -- کچھ دیر بعد وہ باتھ روم چلا گیا تو وہ وہیں بیڈ پہ بیٹھ گئی

رات کا آخری پہر تھا -- جم سے ملحقہ روم میں اس وقت مدھم روشنی دروازے کی جھری سے دکھائی دے رہی تھی -- گردن کرسی سے ٹکائے پاوں سامنے ٹیبل پہ رکھے وہ ساکت وجود بس سانس لینے کے لیے ہلتا اور پھر دھیرے سے تھم جاتا---

ذہن میں ہر طرح کے خیالات کی گردش سے سیاہ آنکھوں میں یکلخت سرخی ابھری --

Novels Queen

زرنم کا یہ رویہ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا -- کیا وہ اتنی نروس ہو گئی تھی جو اسے سب کے سامنے شرمندہ کر دیا --دل میں اٹھتی ٹیسیں بڑھتی ہی جا رہی تھیں --

شاید اسے اس کی محبت کے تحفظ کا اندازہ نہیں تھا ---سیاہ آنکھوں میں دل چیر دینے والا دکھ ہلکورے لے رہا تھا --چند سیکنڈ --صرف چند سیکنڈ وہ اسے سب کے سامنے -

-خشک ہونٹوں پہ زبان پھیرتے سر جھٹکا -- پاؤں نیچے اتارتے چیئر کو آگے کیا پھر ڈرار سے سگریٹ نکالتے جلائی ---

یہ کام اس نے کبھی نہیں کیا تھا -- لیکن سنا تھا اس سے سکون ملتا ہے --اوع آج دل کر رہا تھا وہ بھی سکون حاصل کرے --

وہ ہر حد سے گزرے جو حدیں اس نے چھوٹی عمر سے ہی اپنے گرد کھینچی تھی وہ آج توڑ دے -- گردن کی پشت پہ انگلیاں مسلتے سلگتی سگریٹ کو دیکھا --

بلکل ایسے ہی اس کا دل بھی جل رہا تھا --اسے ان دو تمسخر اڑاتی نظروں میں اپنا آپ ہارا ہوا لگ رہا تھا --

اس کا بلکل بھی دل نہیں کر رہا تھا وہ اپنے روم جائے --ساری رات وہیں بیٹھے کمر بھی اکڑ گئی تھی -- سگریٹ سلگتے سلگتے ختم ہو گئی تو ہاتھ جھٹکا ----

اب آبان شیخ آپ کے قریب نہیں آئے گا -- تخیل میں اس کا چہرہ بند آنکھوں کے پیچھے نمودار ہوا تو خود سے وعدہ کیا --- نا چھوئے گا --نا دیکھے گا--- اور نا ہی پرواہ کرے گا --

www.kitabnagri.xyz

سرخ ڈورے بند آنکھوں کے پیچھے جلنے لگے تو دوبارہ آنکھیں کھولیں -- یہ رات اتنی لمبی کیوں ہو رہی تھی اٹھ کے باہر آیا --

جم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا -- موبائل نکالتے روشنی کی پھر درمیان والے پورشن سے گزرتے اپنے روم کا بند دروازہ دیکھا --

پھر خیالوں کو جھٹکتے سلوٹ زدہ لباس دیکھا کہ اس کی حاکت اس قابل تھی وہ انہی کپڑوں میں افس جا سکے -- وہ صبح چھ بجے آفس کے لیے نکل گیا تھا --

----

تم سے میں نے کہا تھا سونا نہیں ہے -- صبح نورا کی آنکھ کھلی تو آذان قریب ہی نیم دراز اسے گھور رہا تھا --پہلے تو اسے سمجھ نہیں آیا کیا ہوا ہے --- پھر مسکراہٹ دباتے سیدھی ہوئی ---

یعنی رات کو جب وہ فریش ہونے گیا تھا تو نورا سو گئی تھی --

تم نے کہا تھا میک اپ صاف نہیں کرنا -- سونے کا تو نہیں کہا تھا -- مٹھی پہ گال ٹکاتے وہ ذرا اوپر ہوا --

ہاں لیکن میں نے تمہیں ساری رات دیکھا ہے -- پھر بھی چھیڑا نہیں شرافت دیکھو میری --اس کی گردن میں پھولوں کے ہار پہ بے باکی سے نظریں جمائیں --

Novels Queen

تم نے دیکھا ہی گندی نظروں سے ہو گا-- اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے پش کیا--

یقین مانو--بہت محبت سے دیکھا جیسے ابھی دیکھ رہا یوں -- آنکھیں اس کے وجود پہ پھسل رہی تھیں--

میری زندگی کی سب سے خوبصورت چیز ہو تم -- چت لیٹے اسے بتایا--نورا کے دل نے ہلکی سی بیٹ مس کی تھی---

میرے خیال سے مرد کے حصے میں ائی ہوئی عورت اتنی محبت اور توجہ کی حقدار تو ہوتی ہے کہ اسے لگے--
نورا کو دیکھتے وہ اسے مسمرائز کر رہا تھا--

اسے لگے کہ دنیاں میں منو سلویٰ سے زیادہ رسیلی -- مینوکار سے زیادہ شفاف --

اوس کے لمس سے زیادہ پر اثر-- جھک کے اس می انکھوں میں جھناکا -- جن میں دیلے ٹمٹا رہے تھے --کسی بھی زبان سے زیادہ میٹھی --

اور بنجر کوکھ میں پھوٹنے والی امید سے زیادہ عزیز ہے--
مجھے ہر شے سے بڑھ کے -- نور فاطمہ عزیز ہے -- وہ اسے پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا --

نورا نے گھبراہٹ سے اس کے قریب سے اٹھتے خود کو آئینے میں دیکھا --وہ واقع خوبصورت تھی یا بس رولف بارڈ کو لگتی تھی -- اس کی قسمت اچھی تھی یا بری --

Novels Queen

لیکن تھی بہت خوبصورت --اس نے رولف بارڈ کے ساتھ اپنی زندگی کا سخت ترین وقت بھی گزارا تھا اور اب حسین ترین بھی گزار رہی تھی --

یہ وہی انسان تھا جس کی موجودگی سے اس کی جان حلق میں آتی تھی اور اب اس کی باہوں میں اس کا دل دھڑکتا تھا ۔ اپنے پیچھے لیٹے رولف کو دیکھا --

اگر تمہیں مجھ سے محبت نا ہوتی تو --

تم بنگلہ دیش کے جنگلوں میں اپنی جان کی بازی ہار چکی ہوتی -- اس کے عین پیچھے سیدھے ہو کے بیٹھتے گردن کے گرد سے کلائی کا حصار بنایا --

تمہیں نورا سے کب محبت ہوئی تھی -- پیار سے اس کی کلائی پہ گال ٹکاتے وہ اظہار چاہتی تھی شاید ---

Novels Queen

جب اس نے درخت کی چوٹی پہ موت کے خوف سے آنکھیں بند کر لی تھیں
--دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ جیسے اس نے اپنے دل کو یاد کروایا

مجھے اس خوفزدہ لڑکی سے محبت ہوئی تھی نورا جو میری چنی ہوئی موت سے
نجات حاصل کرنے کے لیے میری ہی منتظر تھی --

وہ لمحہ میری زندگی کا سب سے خوفناک لمحہ تھا -- تمہیں ذرا رحم نہیں آیا مجھ
پہ --

تم مجھے مارنے والے تھے -- گہرا سانس خارج کرتے گہری اداسی نے اسے
لپیٹ میں لیا --

ہاں شاید میں تمہیں مار بھی دیتا -- گردن پہ لب رکھتے وہ مناتا تھا -- وہ اسے مار بھی سکتا تھا -- لیکن --

نورا بھابھی --اگر جاگ -- ایزل ایک بار دستک دے کے اندر داخل ہوئی تو شرمندہ ہوتے واپس رخ پھیرا --

آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے ویسے ہی باہر آئی --

ماما -- بھائی کب آئے ہیں ۔ کمر پہ ہاتھ ٹکاتے عشوے کو پکارا جو سامنے سے کپڑے اٹھائے آرہی تھی --

کیا مطلب --

آذان بھائی کب آئے ہیں --

ہیں ہیں-- کپڑے اسے پکڑاتے وہ تیزی سے اگے آئی --دروازہ کھولتے وہ بلکل بھی شرمندہ نہیں ہوئی تھی --

www.kitabnagri.xyz

پر سامنے صرف نورا بیٹھی تھی ۔۔جو اسے دیکھ کے کھڑی ہوئی

آذان آیا ہے ۔۔ اسے گھورتے دائیں بائیں دیکھا ۔۔۔

ن۔۔ نہیں تو ۔۔وہ تو شام کو آئیں گے۔۔ سٹپٹاتے جھوٹ بولا ۔۔ آذان اس کے قریب بیڈ کے نیچے لیٹا تھا ۔۔

ابھی ایزل نے مجھے کہا ہے ۔۔ پیچھے ہوتے ایزل کو گھورا۔۔

مما میں نے دیکھا ۔۔وہ۔کپڑے اٹھائے سامنے ہوئی تو نورا حواس باختہ سی کھڑی تھی ۔۔

ہ۔۔ہوسکتا ہے وہم ہوا ہو ۔۔ نورا جلدی سے ان کے قریب آئی۔۔ بمشکل مسکراتے وہ اپنے ایکسپریشن کنٹرول کرنے کی کوشش میں تھی ۔۔ عشوے کو یقین تو نہیں آیا لیکن پھر بھی باہر چلی گئیں ۔۔

Novels Queen

بھابھی -- سچ بتائیں کہاں چھپایا ہے میرے بھائی کو -- دانت دیکھتے ایزل نے اسے چڑاتے آنکھ دبائی -- نورا ہنس دی --

اس کے جانے کے بعد دروازہ بند کیا --

یوں چھپنے کی کیا ضرورت ہے --سامنے آجاتے زیادہ سے زیادہ کان ہی کھینچتی نا --منہ بناتے رولف کے پاؤں پہ پاؤں مارا -- جو آنکھیں بند کیے چت لیٹا تھا --

اٹھ جاؤ اب --

نہیں -- میں تو ڈر سے پیرالائز ہو گیا ہوں اپنی آنکھیں تھوڑی سی کھولتے ہاتھ آگے کیا --نورا نے گھورتے پکڑنے سے انکار کیا اور باتھ روم چلی گئی --

Novels Queen

اب آذان کو سوچنا تھا وہاں سے نکلنے کا راستہ --اس کا سامان بھی گیراج میں ہی رکھا تھا --کسی کہ نظر پڑ جاتی تو پکا شامت آنی تھی --

----

اس کی کمر میں شدید درد ہو رہا تھا لیکن نظر انداز کیے وہ کروٹ کے بل لیٹی رہی -- رات کو آبان روم میں نہیں آیا تھا -- دوسری طرف ہموار بیڈ شیٹ کو ساکن نگاہوں سے دیکھا -- دل مضطرب تھا --

رات کو جانے کیسے اس کی آنکھ لگ گئی تھی -- اٹھ کے سیدھا ہوتے پاؤں کو دیکھا --وہ-ہلکے ہلکے سوج رہے تھے --

چہرے پہ چھائی زردی اور بے رونقی محبوب کی بے توجہی کی ضامن تھی --
پلکوں کی باڑ نم ہونے لگی --اس کا وجود پھول رہا تھا --ایک بار پھر سائڈ
پہ نظریں ٹکائیں --

رات آبان نے کہاں گزاری ہو گی --اس نے ایک بار کہا تھا اس کا اپنا
کوئی کمرہ نہیں ہے جہاں وہ اکیلی رو سکے --

اس کے بعد آبان وہاں نہیں آتا تھا جب زرنم کا رونے کا من کرتا تھا --
اس نے کسی چیز کا احسان نہیں جتایا تھا بس خاموشی سے دستبردار ہو جاتا
تھا -- وہ حق جتانا چاہتا تھا -

-جس سے زرنم اسے روک دیتی تھی -- انسو چھلک کے گال پہ پھسلا --
پتہ نہیں کیسے وہ رات کو اتنا سخت انداز اپنا گئی تھی --کیسے --

Novels Queen

اس کا موڈ اتنا سپوئل ہو گیا تھا کہ وہ اپنے محرم سے گھبرا گئی تھی ۔۔وہیں لیٹے لیٹے وہ ایک بار پھر سے سو گئی ۔

۔دوبارہ آنکھ کھلی تو موبائل رنگ کر رہا تھا ۔۔ اس کے اٹھاتے اٹھاتے بند ہو گیا ۔۔

ان نون نمبر شو ہو رہا تھا بے دلی سے موبائل سائڈ پہ رکھتے وہ اٹھ گئی ۔۔فریش ہو کے باہر آئی تو عشوے اور ایزل دونوں تیاریوں میں لگی تھی ۔۔

شادی کے گھر میں بہت سے چھوٹے چھوٹے کام نکل ہی آتے ہیں ۔۔شام کو نکاح تھا ۔۔

عشوے جو کشن کے کپڑے چینج کر رہی تھی اسے دیکھ کے رکی ۔۔ کملایا ہوا چہرہ دیکھ کے اسے سہارا دیا ۔۔

Novels Queen

ناشتہ کرو گی -- طبعیت کیسی ہے -- ایزل کو پانی لانے کا اشارہ کیا --

ٹھیک ہوں -- ذرا سا جھک کے پاوں دیکھے -- عشوے نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا پاوں گلابی ہو رہے تھے --

یہ لو جوس پیو -- مینگو جوس تھا -- زرنم نے گلاس تھامتے گھونٹ بھرا ---

آبان چلے گئے ہیں -- سر جھکائے پوچھا -- عشوے اسے دیکھ کے رہ گئی --ڈانٹ بھی نہیں سکتی تھی --

ہاں -- چلا گیا ہے --- تم یہ ختم کرو --
ہمم سر ہلاتے وہ چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگی -- کچھ دیر بعد ایزل کا فون بجا جو اس کے پاس ہی پڑا تھا --

www.kitabnagri.xyz

ایزل --تمہارا فون بج رہا ہے -- غشوے قریب ہی بیٹھی کام کر رہی تھی اسے آواز لگائی --

اس کے پہنچنے تک زرنم نے جوس ختم کر لیا تو گلاس اسے پکڑا دیا وہ فون اور گلاس دونوں لیے وہاں سے چلی گئی --

رات کو طبعیت ٹھیک رہی ہے --

جی پھپھو -- بس کمر میں ہلکا سا درد ہے --

ناشتہ ابھی لے کے آتی ہے ایزل تو کر لو -- پھر میڈیسن بھی لینی ہیں --

جی -- سر اثبات میں ہلاتے وہ بے چین بیٹھی تھی --

Novels Queen

بھابھی آپکے جوتے کا سائز کیا ہے -- ایزل نے واپس آتے اس سے پوچھا --

پتہ نہیں --شاید سات --ایک بار پھر اپنے سوجن زدہ پاوں دیکھے -- جو بڑھتی جا رہی تھی --
کس کا فون ہے -- عشوے نے اسے دیکھا --

بھائی کا -- کہہ کے وہ تو چلی گئی لیکن زرنم کا سانس سوکھنے لگا -- دل جیسے سکڑ کے پھیلا تھا -- زرد پڑتا رنگ سفیدی اختیار کرنے لگا تو بے اختار وہ اٹھ گئی --

م--میں لان میں جا رہی ہوں -- تازی ہوا کی طلب میں وہ عشوے کو بتا کے لان میں چلی آئی --- اٹکا ہوا آنسو لان میں قدم رکھتے ہیں آزاد ہو گیا --

Novels Queen

اسے سوری کر لینی چاہیے ورنہ ایسے ہی جان نکلتی رہے گی -- ہتھیلیاں رگڑتے ارادہ کیا --

بھابھی -- ناشتہ -- ایزل اس کے پیچھے ہی باہر آگئی تھی --

میں نے بھی نہیں کیا -- سائڈ پہ پڑی کرسیوں کی طرف آتے اسے بھی آنے کا اشارہ کیا --

لان میں ایک بار پھر سے رنگ بکھرے ہوئے تھے -- پھول اپنی آب و تاب سے کھڑے لہلاتے خوشبو بکھرنے میں مگن ہوں جیسے --

شروع کریں -- اس کے بیٹھتے ہی کھانا شروع کیا --
آبان نے کیوں کال کی تھی --

Novels Queen

مال میں کھڑے تھے شاید آپ کے لیے شاپنگ کر رہے ہوں -- شرارت سے کہا --

ہاں --- بے دلی سے ناشتہ کرتے وہ چھوٹی موٹی باتیں کرتی رہیں -- ایزل نے دو دن کی چھٹی کی تھی بوتیک سے -

-ہاشم رحمان خود توجہ دے نہیں رہا تھا تو وہ کیوں اس کے آڈرز کے لیے جان کھپائے --سوچ کے ہی غصہ آتا تھا اس کے بارے میں --

ناشتہ کر کے برتن کچن میں رکھے پھر ماما کے ساتھ مدد کروانے لگی --زرنم کچھ دیر لان میں ہی بیٹھی رہی تھی پھر اٹھ کے روم میں آگئی --آبان کی کوئی کال یا میسج نہیں ایا تھا --

----

بابا میں جا رہا ہوں -- عصام کے آفس میں داخل ہوتے بتایا -- آپ نے کتنے بجے تک آنا ہے -- ٹائم دیکھتے پوچھا--

عصام نے ایک یاسیت سے بھرپور نظر اس پہ ڈالی سفید شکن زدہ سوٹ اپنی اداسی کا پتہ دیتا ہی تھا--

میں بس کچھ دیر میں نکلوں گا-- کچھ میلز بھیجنی ہیں --

اوکے --وہ باہر نکل آیا

آہستہ آہستہ شام پھیل رہی تھی --گاڑی میں بیٹھتے سٹارٹ کی --صرف زرنم کی فکر سے بے چین ہوتے وہ جلدی آرہا تھا -- گھر پہنچنے میں آدھا گھنٹہ لگا--

لیونگ روم میں کوئی بھی نہیں تھا -- موبائل کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے سیڑھی چڑھ گیا -- گہرا سانس لیتے روم کے سامنے رکا پھر دستک دی --

اندر لیٹی زرنم کا دل زور سے دھڑکا تھا -- جیسے محبوب سے پہلی ملاقات ہو -- اور دل خوف اور دیدار کی ملی جلی کیفیت کا شکار ہو --

دوبارہ دستک ہوئی تو وہ چونکی -- پھر اٹھ کے دروازہ کھولتے خود دروازے کے پیچھے ہو گئی --

ایک خوشبو کا جھونکا ناک سے ٹکرایا تو بے بسی سے اسے دیکھا جو اس کی طرف پشت کیے موبائل چارج پے لگانے کے لیے بڑھ گیا تھا --ایک نظر پلٹ کے بھی نہیں دیکھا --دل کرلایا --

www.kitabnagri.xyz

گھڑی اتار کے ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھتے وہ مکمل طور پہ اس سے لاتعلق تھا --
جوتے اتارتے وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا زرنم وہیں پتھر بنی کھڑی تھی --

ڈریسنگ روم کا دروزہ بند کرتے آبان نے بے چین سانس خارج کیا -- دل پہ پتھر رکھنا آسان نہیں تھا -- دروازے سے ٹیک لگاتے چہرے پہ ہاتھ رکھے --

کچھ لمحے وہیں سرک گئے تو آگے بڑھ کے کپڑے نکالے --بلیک ٹراؤزر اور بلیک ٹی شرٹ لیتے وہ باہر آیا تو زرنم ہنوز وہیں کھڑی تھی --

بے اختیار پاؤں سے نظریں چرائیں پھر ویسے ہی لاتعلق سا باتھ روم میں گھس گیا -- زرنم بھی ڈھیٹ بنی وہیں کھڑی رہی --- ابھی نہیں تو کچھ دیر بعد ہی سہی وہ اسے دیکھے گا تو سہی --

Novels Queen

بیس منٹ بعد وہ نہا کے باہر آیا تو اسے وہیں بت بنے دیکھ کے شدید غصہ آیا --

وہاں جا کے بیٹھ جائیں --دروازہ بند کرتے بنا دیکھے سرد لہجے میں کہا --

نہیں -- سر نفی میں ہلایا جو آبان نے دیکھا ہی نہیں ۔

زرنم پلیز -- تنگ نہیں کریں یہاں آ کے بیٹھ جائیں --

اب کی بار اس نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا --پہلے دو وعدے توڑ دیئے گئے --

مجھے نہیں بیٹھنا ضدی انداز میں کہتے وہ وہیں شل ہوتی ٹانگوں کے ساتھ کھڑی رہی --

اپنا نہیں تو -- وہ رکا --

بے بی کا سوچ لیں --- وہ بھی کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا -- رات کا جاگا ابھی نیند آرہی تھی کمفرٹر سیدھا کرتے لیٹ گیا --

نہیں بیٹھوں گی -- ہاتھ کی پشت سے آنکھوں کی نمی صاف کی -- آبان رخ بدلتے کمفرٹر تان گیا --

ابھی بھی وہ اس سے ضد کر رہی تھی -- اور وہ اس کی ضد ہی توڑنا چاہ رہا تھا ---

پر یہاں زرنم کی ضد نہیں زرنم خود ٹوٹ رہی تھی --

اسے غافل دیکھ کے وہیں قالین پہ دیوار سے ٹیک لگاتے بیٹھ گئی -- اسے نہیں پتہ تھا وہ آبان کو کیسے منائے گی --

Novels Queen

رات دس بجے کے قریب مہمان آنا شروع ہو گئے تھے --نکاح سرمنی گھر پہ ہی رکھی گئی تھی ریسپشن ہوٹل میں ہونا تھا --

سفید اور آسمانی رنگ کے کمبینشن میں لہنگا زیب تن کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی -- ہاتھوں میں آسمانی رنگ کی کچھ میٹل کی چوڑیاں تھی --

زیادہ میک اپ نہیں تھا بس سادہ سا --پارٹی میک اپ ہاف وائٹ جالی سے گھنگٹ بنائے وہ تیار بیٹھی تھی بیوٹیشن اپنی چیزیں سمیٹ کے جانے کی تیاریوں میں تھی جب عشوے اسے دیکھنے آئی --

Novels Queen

واؤ۔۔ دیکھتے ہی ہونٹ گول ہوئے ۔۔ پھر بیوٹیشن کو اس کا معاوضہ دیا اس نے کہیں اور بھی جانا تھا۔۔۔

تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ اسے سراہتے ستائیشی نظروں سے دیکھا۔۔ نورا کے لیے اتنی اپنایت نہیں تھی جتنی زرنم کے لیے تھی لیکن وہ بھی پیاری تھی اب ساری زندگی اس کے ساتھ ہی تو رہنا تھا۔۔

پھر بیٹے کی پسند وہ کیسے نا پسند کر سکتی تھی ۔۔ نظر اتارتے اسے وہیں بیٹھنے کا کہہ کے زرنم کی طرف آئی ۔۔وہ پتہ نہیں تیار ہوئے بھی تھے یا نہیں نا ہی آبان ابھی تک نکلا تھا سارے گیسٹ آچکے تھے ۔۔

ساڑھے دس بجے تک نکاح تھا۔۔ اور بڑے دونوں ہی نہیں تھے ۔۔

دروازے پہ دستک دیتے ویٹ کیا۔۔ کچھ لمحے

Novels Queen

ل گزرنے کے بعد دوبارہ دستک دی -- تیسری دستک پہ آبان کی انکھی کھلی تھی --

آنکھیں کھولتے آس پاس دیکھا کہ زرنم نے ابھی تک دروازہ کھولا کیوں نہیں --شاید وہ روم میں نہیں تھی -- پھر خود ہی اٹھ کے سلیپر پہننے لگا تو دروازے کے ساتھ پڑی زرنم پہ نگاہ پڑی --

زرنم -- جوتا پہننا ہی بھول گیا تیزی سے اس کے پاس آیا -- یار -- اسے بازؤں میں اٹھاتے بیڈ پہ ڈالا --

آبان دروازہ کھولو -- عشوے اب آوازیں دے رہی تھی اور آبان کے تو ہاتھ پاوں بے جان ہو چکے تھے --

Novels Queen

بد حواسی میں اسے پکارتے ٹیمپریچر چیک کیا -- بظاہر تو کچھ بھی نہیں تھا --

ابان --دروازہ کھولو --کیا ہوا ہے --

ک--کچھ -- حلق تر کیا -- دروازہ کھولتے عشوے کو ساکت نظروں سے دیکھا --

زرنم ہوش میں نہیں ہیں شاید -- بے جان وجود کو گھسیٹتے بیڈ تک آیا --

زرنم -- عشوے --زرنم کو دیکھ رہی تھی --پھر سائڈ پہ پڑی بوتل سے پانی نکال کے چہرے پہ چھینٹے پھینکے --

زرنم --بیٹا آنکھیں کھولو --اس کا سر گود میں لیتے آبان کو غصے سے دیکھا --

Novels Queen

ہوسپٹل لے کے چلتے ہیں -- وہ آنکھیں نہیں کھول رہی تھی -- آبان نے اگے ہو کے اسے بازؤں میں بھرا -- اس کے پاوں جوتوں سے بے نیاز تھے --

بھاگتے ہوئے لیونگ روم کے پچھلے راستے سے نکلا تھا --

عشوے اس کے پیچھے تھی عصام حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا -- عشوے نے ہی اسے جتنا دیکھا تھا اتنا بتا دیا --

----

کیا آپ کو ان کی کنڈیشن کا نہیں پتہ تھا--- ڈاکٹر ایمرجنسی روم سے باہر نکلی تو سیدھا آبان کو تپے ہوئے انداز میں دیکھا --

Novels Queen

آبان کی پہلے ہی جان لبوں پہ اٹکی تھی ڈاکٹر کے انداز پہ دل جیسے کسی نے مٹھی میں مسلا ہو--

اسے کوئی جواب دیئے بنا وہ دروازہ کھول کے اندر آیا سامنے ہی زرنم پرسکون لیٹی تھی--ایک ہاتھ میں کینولا لگا ہوا تھا--

آئی ایم سوری--اس کے قریب آتے زرد چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا--

آپ میرے ساتھ آئیں--ڈاکٹر نے اسے سخت نظروں سے دیکھتے پکارا--
وہ سر ہلاتا اس کے پیچھے آیا--

سب سے پہلے مکمل بیڈ ریسٹ کروائیں اپنی مسز کو--

بیٹھنا بلکل بھی نہیں ہے -- بچے کی ہارٹ بیٹ بہت کم ہے -- پانچواں منتھ سٹارٹ ہے --اور بے بی کی حرکت ابھی تک محسوس نہیں کی گئی --

ان کے پاؤں سوجنے کی وجہ بھی یہی ہے -- ایکسرے اسے پکڑاتے پرفیشنل لہجے میں بول رہی تھی --

ان کی خوراک ڈبل ہو جانی چاہیئے تھی لیکن جس طرح ان کی کنڈیشن ہے مجھے نہیں لگتا انہوں نے ناشتہ بھی کیا ہو گا --

بچہ پیدا کرنا کتنا مشکل ہے یہ آپ مردوں کو سمجھ نہیں آئے گا --پریسکپشن پکڑاتے ڈاکٹر نے ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالی --

Novels Queen

مردوں کو بس عیاشی کرنی ہوتی ہے ---آبان پہلے ہی مشکل سے ضبط کر کے بیٹھا تھا -- پریسکپشن اٹھاتے باہر نکل آیا --آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں --

آبان -- سامنے سے آتے عصام نے اسے روکا --وہ اسے ہی ڈھونڈھ رہا تھا --

یہ پہنو --جوتے جھک کے اس کے سامنے رکھتے بغور اس کی حالت دیکھی ---

زرنم کیسی ہے --پیچھے عشوے بھی تھی --

پتہ نہیں -- خود دیکھ لیں--- کندھے اچکاتے وہ باہر نکل گیا -- عشوے اور عصام ریسپشن سے روم نمبر پوچھ کے زرنم کے پاس آئے تو وہ غنودگی میں تھی --شاید ڈرپس کا اثر تھا --

Novels Queen

ابھی کچھ دیر پہلے ٹھیک تھی -- آبان نے اسے ٹینشن دی ہے اور کچھ نہیں -- پاس بیٹھتے عشوے کو آبان پہ شدید غصہ آیا --

ساری رات پتہ نہیں کیسے گزاری ہو گی دونوں نے --- یہ ناراضگی والی بات اگر تھی بھی تو آبان کو اوائیڈ کرنا چاہیے تھا --

عشوے آہستہ آہستہ بول رہی تھی -- زرنم ہنوز غنودگی میں تھی --آبان دوبارہ آیا ہی نہیں تھا

نکاح خواں ویٹ کر رہا ہے بھائی --- کچھ بتائیں گے مجھے --آذان تیار ہو کے باہر آیا تو ایزل ایک طرف پریشانی سے گیسٹ ریسیو کر رہی تھی --

جبکہ عصام عشوے آبان اور زرنم اسے کہیں نظر نہیں آئے ۔۔۔۔پھر آبان کو کال کی جو اس نے پہلے تو اٹھائی ہی نہیں دس کالوں کے بعد ریسیو کی تو وہ بھی خاموشی سے کان سے لگا لیا ۔۔

یہاں سب ویٹ کر رہے ہیں ۔۔اب کی بار آذان نے زیادہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا ۔۔

میں آرہا ہوں یار ۔۔ بابا لوگ ایمرجنسی میں کہیں گئے ہیں ۔۔وہ شاید نا شامل ہوں نکاح میں ۔۔

اوکے ۔۔پھر کل ہی کریں گے سب کچھ ۔۔ ماما بابا کے بغیر تو نہیں کرنا ۔۔ سپاٹ انداز میں کہتے کال ہی بند کر دیں ۔۔آبان لب بھینچ کے رہ گیا ۔۔

Novels Queen

اس کا دماغ سن ہو رہا تھا --ڈرائیونگ بھی سہی سے ہو نہیں رہی تھی تو گاڑی سائڈ پہ لگا دی ---

اس کی وجہ سے اب آذان کا اتنا ایمپورٹینٹ وقت خراب ہو رہا تھا -- کچھ دیر وہیں رکا رہا پھر گاڑی موڑی ---

کچھ دیر بعد وہ دوبارہ ہوسپٹل میں تھا -- دروازہ کھولتے اپنے ماں باپ کو دیکھا -- عشوے زرنم کے پاس بیٹھی اسے نرمی سے دیکھ رہی تھی -- عصام دوسری طرف پڑی کرسی پہ براجمان تھا --

آپ لوگ جائیں میں یہاں رکتا یوں -- آذان ویٹ کر رہا ہے --- بے لچک انداز میں دیکھتے وہ زرنم کو پھر سے اگنور کر گیا --

سب کچھ تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے -- اگر تم اس وقت ضد نا کرتے تو ابھی یہ حالات نا ہوتے --- عشوے زرنم کو چھوڑ کے اس کے قریب آئی --

پتہ بھی تھا اب وہ ان ایکسپیکٹڈ چیزیں برداشت نہیں کر سکے گی --پھر بھی --

چپ کریں عشوے --عصام کو ٹوکنا ہی پڑا -- ہم چلتے ہیں --آبان رک رہا ہے --

اب اس کا خیال نا رکھا تو میں تم سے پوچھوں گی --اسے وارننگ دیتے عشوے غصے میں دیکھتی عصام کے ساتھ چلی گئی وہ ابھی تک خاموشی سے دروازے کی چوکھٹ پہ ہی کھڑا تھا --

Novels Queen

ان کے جانے کے بعد دروازہ بند کیا ۔اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے عصام کی چھوڑی ہوئی جگہ پہ ٹک گیا ۔۔ زرنم آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی اس کی موجودگی سے بے خبر ۔۔

سب کی نظروں میں آبان ہی غلط ٹھہرایا جا رہا تھا ۔۔اسے کوئی پرواہ نہیں تھی ۔۔ دھیرے سے اوپر ہوتے زرنم کو دیکھا ۔۔ رنگت میں زردی اب کم ہونے لگی تھی ۔۔

کرسی اٹھاتے بیڈ کے قریب رکھ لی ۔۔پاوں کی سوجن بھی کم ہو گئی تھی ۔۔ وہیں پیچھے ٹیک لگا کے سینے پہ بازو باندھے وہ اسے کتنی ہی دیر دیکھتا رہا تھا ۔۔آج اس کے پاس کوئی پھول نہیں تھے

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

حمنہ آنکھوں میں پانی بھرے دور کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی ۔۔اسے نہیں پتہ تھا محبت کیا ہوتی ہے ۔۔لیکن اسے نورا زہر لگ رہی تھی ۔۔

ہاتھوں کو سختی سے بھینچے وہ وہاں بمشکل کھڑی تھی ۔۔کیا تھا اگر آذان بھائی اس سے شادی کر لیتے ۔۔لیکن وہ تو اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہے تھے ۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ۔۔نکاح خواں نے نورا سے تصدیق چاہی تو اس نے تیسری بار بھی قبول ہے میں جواب دیا پھر یہی آذان کے ساتھ دہرایا گیا ۔۔

ایجاب و قبول کے بعد نکاح خواں چلا گیا تو عصام نے آبان کو کال کر کے زرنم کے ہوش میں آنے کا پوچھا تھا ۔۔وہ بھی بمشکل نکاح کے وقت پہنچے تھے ۔۔

Novels Queen

بھابھی کو ہوا کیا تھا --

شاید رات کو ٹھیک سے سو نہیں سکی -- عشوے نورا کے پاس ہی بیٹھی تھی --دوسری طرف الکا بی بیٹھی تسبیح کے دانے گرا رہی تھیں --وہ بھی عصر کے وقت ہی پاکستان پہنچی تھیں ----

فنکشن جس حساب سے سوچا تھا ویسے تو ہوا نہیں اب پتہ نہیں کل تک کیا سیچوئشن ہوتی ڈیلے بھی نہیں کر سکتے تھے کیونکہ سب کو دعوت دی جا چکی تھی --

عزت بھی پریشانی سے وہاں بیٹھی تھی بچے ادھر ادھر کھیلنے میں مصروف تھے --رابیل اور ایزل ایک طرف زرنم اور آبان کو ہی ڈسکس کر رہی تھیں--

Novels Queen

ابھی تک ہوش میں نہیں آئیں --

کیوں --ڈاکٹر سے پتہ کرو --

ڈاکٹر نے بارہ گھنٹے کا وقت دیا ہے -- آجائیں گی --

ہمم اگر کچھ ضروت ہو تو بتانا --

فون کاٹتے دوبارہ جیب میں رکھ دیا -- پھر ذرا سا جھکتے سائڈ پہ رکھا زرنم کا ہاتھ ہلکا سا چھوا -- ٹمپریچر نارمل تھا ---

یہ سزا میرے لیے ہے یا خود کے لیے -- انگوٹھے سے ہاتھ کی پشت کو مس کرتے وہ بڑبڑایا -- جلدی آئیں ہوش میں -- جھک کے پلکوں کو دیکھا جو ہلکی ہلکی لرز رہی تھی -- مطلب وہ ہوش میں تھی --

Novels Queen

زرنم -- لہجے میں کیا کیا نہیں تھا -- محبت دیوانگی -- فکر --اگر آپ جان بوجھ کے کر رہی ہیں تو بہت برا پیش آؤں گا -- بے لچک آواز زرنم کے کانوں نے سنی تھی -

-وہ خوف زدہ تھی -- آبان کا رویہ ایک بار پھر خراب ہو جاتا --

اس نے کوئی حرکت نہیں کی -- بس پلکیں ہلکی ہلکی کپکپا جاتیں -- آبان نے بے چینی سے اسے دیکھا پھر نرس کو آواز دی --

پلیز ڈاکٹر بلائیں -- وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو کے زرنم پہ جھکا ہوا تھا

نرس فورا باہر چلی گئی تھی -- کچھ سیکنڈ بعد ڈاکٹر بھی آ گئی --

آپ پیچھے ہوں میں دیکھتی ہوں -- ڈاکٹر نے چیک کرتے ایک نظر آبان کو دیکھا جس کی حالت زرنم سے کہیں زیادہ خراب تھی --

ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں بے چینی سے گردن کی پشت پہ ہاتھ رکھے وہ زرنم کو ہی تکے جا رہا تھا --

شی از فائن --- آبان کو دیکھ کے بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کو دبایا --

اب آپ اپنی انکھیں کھول سکتی ہیں -- پھر زرنم سے مخاطب ہوئی --تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں --

یہ-- گردن ہلکی سی جھٹکتے حیرت سے دونوں کو دیکھا -- زرنم مٹھیوں میں بیڈ شیٹ دبائے خوف زدہ تھی کہ اب آبان کیا کرے گا --

یہ ٹھیک ہیں --ایکچولی بے ہوشی کی وجہ سے کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ ذہن تو ہوش میں آجاتا ہے لیکن انسان کا جسم اس لحاظ سے حرکت نہیں کر پاتا جیسا اسے کرنا چاہیے --

ڈاکٹر نے نا چاہتے ہوئے بھی زخم کی سائڈ لی تھی -- تاکہ وہ پھر کسی ٹینشن کا شکار نا ہو --

گہری سانس لیتے آبان ساری بات سمجھ گیا تھا --
میں انہیں گھر لے جا سکتا ہوں -- موبائل پاکٹ سے نکال کے ٹائم دیکھتے ڈاکٹر کو سپاٹ انداز میں دیکھا --

لے جا سکتے ہیں --لیکن دی گئی انسٹرکشن پہ پورا پورا عمل کرنا ہے --ورنہ آپ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا --اب کی بار ڈاکٹر بھی سیریس ہوئی تو آبان نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا --

----

وہ اپنی آنکھیں بند کیے چارپائی پہ لیٹا تھا -- گاوں آئے اسے دو ہفتے بیت چکے تھے -- اور دو ہفتے سے اس نے ایزل شیخ کو نہیں دیکھا تھا --

اوندھے منہ پڑا وہ بے حس وجود ہولے ہولے سانس لیتا کہیں دور پہنچ جاتا جب اسے کسی کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا --

کیا کر رہی ہو -- ایک دم پلٹ کے وہ سیدھا ہوا --

کچھ نہیں --بس اپنے ہاشم کو اپنی موجودگی کا احساس دلا رہی ہوں -- ہنستے ہوئے وہ الجھن کا شکار ہوئی --

Novels Queen

اس بار وہ اسے بدلا بدلا لگ رہا تھا -- ورنہ ہر بار وہ اسے پہچان جاتا --اس کے اس لمس کا تو عادی تھا وہ پھر --

تم چائے پیو گے --

سر جھٹکتے وہ اس سے دور ہٹ کے کھڑی ہو گئی -- ہاشم نے نفی میں سر ہلاتے اپنا موبائل اٹھایا اور اٹھ کے اندر چلا گیا -- اس کی شادی چچا زاد کزن سے ہونی تھی اور اس کے دل و دماغ میں ایزل شیخ ناچ رہی تھی --

اندر آتے اپنے دوسرے کپڑے نکالے اور چینج کرنے لگا -- چینج کر کے باہر آیا تو رباب اما جان کے پاس بیٹھی کھسر پھسر کرنے میں مصروف تھی اسے دیکھ کے دھیمی سی مسکراہٹ سے نوازا -- جسے ہاشم اواۓڈ کرتے اماں سے مخاطب ہوا --

Novels Queen

میں کچھ دیر کے لیے باہر جا رہا ہوں دو گھنٹے تک واپس آجاؤں گا --

ٹھیک ہے --اماں نے سر ہلا دیا تو وہ باہر چلا گیا --

تائی آپ کو نہیں لگتا اس بار اس کے رنگ ڈھنگ بدلے ہیں -- وہ دونوں چولہے کے پاس پیڑیوں پہ بیٹھی تھیں--

سمجھ رہی ہوں میں بھی -- لیکن --

آپ پوچھیں --اسے کیا ہوا ہے -- مجھ سے تو بات ہی نہیں کر رہا --

وہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتا ہے --چولہے میں لکڑیاں سیدھی کرتے وہ رباب کا دل چیر گئی تھیں --

Novels Queen

کیا۔۔ اس کا رنگ لٹھے کی مانند سفید ہوا جیسے جان کسی نے نچوڑ لی ہو۔۔۔۔ بچپن سے آج تک ہاشم کا نام ہی تو سنا تھا اس نے۔۔پھر۔۔ اب۔۔

فکر نا کرو بیٹا۔۔یہ شہری لڑکیوں کا بھوت جلدی اتر جاتا ہے۔۔اس کے دماغ سے بھی نکل جائے گی۔۔ چائے کو ابال آنے لگا تو انھوں کپڑے سے پکڑ کے دیگچا نیچے اتار لیا۔۔۔

دوسری طرف رباب تو کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔وہ اٹھ کے باہر نکلی۔۔سرخ رنگ کے لیلن کے شلوار قمیض پہ ملٹی کلر کا دوپٹہ لیے وہ ہاشم کو ڈھونڈھ رہی تھی۔۔ گلی کا موڑ مڑتے اسے دور جاتا نظر آیا۔۔

ہاشم رحمان۔۔اسے پورے نام سے پکارا۔۔ آواز اتنی اونچی تھی کہ ہاشم رک گیا۔۔پیچھے مڑ کے دیکھا تو وہ سرخ جوڑے میں سفید ہوتی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔ ایک سرد لہر اس کے وجود میں دوڑ گئی۔۔

Novels Queen

تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو --وہ بھاگ کے قریب آئی -- تم نے مجھے لارے لگائے اور اب تم --

گھر جاؤ-- شعلے برساتی آنکھوں سے دیکھتے اسے واپس جانے کا حکم دیا لیکن وہ تو واپس جانے کے لیے آئی ہی نہیں تھی --

میں اب واپس جانے کے لیے بچی نہیں ہوں ہاشم -- تم تک پہنچنے کے لیے میں نے وہ سب کیا جو تمہاری خواہش تھی -- اس کے سینے پہ انگلی ٹھوکتے وہ چلائی --اب تم کسی اور کے لیے مجھ سے دور جا رہے ہو --

تم نے اپنی مرضی سے فیشن ڈیزائنگ شروع کی --میرے کہنے پہ نہیں --اس کی کلائی تھامتے قریب کیا -- رباب کی سانسیں رکنے لگی تھیں --

Novels Queen

میں نے تمہیں کبھی نہیں کہا رباب کہ تم میرے تک پہنچو -- جھٹکے سے چھوڑتے جبڑے بھینچے -- میری زندگی میں کون آئے گا اس کا فیصلہ حاشم رحمان کرے گا --

کوئی اور نہیں -- مائنڈ اٹ -- سرد مجمد کر دینے الفاظ اس کے کانوں میں انڈیلتے وہ تیز تیز ڈگ بھرتے وہاں سے چلا گیا -- رباب خالی ہاتھ ساکت نظروں سے کھڑی تھی -- ایسا کیسے ہو سکتا ہے --

میں ایسا نہیں ہونے دوں گی -- پاؤں زور سے زمین پہ مارتے وہ واپس مڑ گئی -- وہ دونوں مخالف سمت تھے -- اور ان کے درمیاں ایزل شیخ تھی -- جو جانتی ہی نہیں تھی اس کے ساتھ کیا کیا ہونے والا ہے۔

بھابھی کیسی ہیں اب -- ایزل اور نورا ایک ساتھ اندر آئیں تو عشوے پہلے ہی زرنم کے پاس بیٹھی اسے میڈیسن دے رہی تھی --آبان گھر نہیں تھا ---

ٹھیک ہوں ابھی --کملائے ہوئے چہرے پہ زبردستی مسکراہٹ سجاتے جواب دیا --

تم لوگ بیٹھو اس کے ساتھ میں آتی ہوں -- عشوے چلی گئی تو وہ دونوں اس کے پاس آکے بیٹھ گئی تھیں --

اتنی سینسیٹیو کیوں ہیں آپ -- نورا نے غیر ارادی طور پہ ان کے مومی ہاتھ پہ انگلیاں مس کیں تو اس نے بے اختیار ہاتھ پیچھے کیا --

ن-- نہیں تو--- بس ایسے طبعیت خراب ہو گئی تھی --

ہم لوگ انجوائے کریں یا آپکی تیمارداری -- آذان نورا کو ڈھونڈھتا وہاں آیا تو زرنم کو گھورا -- ایک دم سے زرنم کی آنکھوں میں نمی جھلملائی --

آپ لوگ میری وجہ سے فنکشن خراب نہیں کریں -- سیدھے ہوتے دوپٹہ سختی سے سر پہ جمایا --

ہم لوگوں کو آپ کی ٹینشن نہیں ہے -- مسلہ تب ہوتا ہے جب ہمارے پیارے بھائی آپ کی وجہ سے ہمارے کسی فنکشن میں شامل نہیں ہو پاتے -- آذان نے اسے اس خوش فہمی سے بھی نکالا --

جھلملاتا پانی پلکوں کی باڑ توڑ کے باہر نکلا -- ایک تو آبان اسے نظر نہیں آرہا تھا دوسرا آذان اسے تنگ کر رہا تھا --

اوہو --آذان بھائی -- نہیں کریں تنگ --ایزل نے آذان کو غصے سے گھورتے زرنم کو خود سے لگایا -- آپ لڑکے بس لڑکیوں کے دلوں کو توڑنے میں لگے رہا کریں --

نہیں تو -- میں تو اپنی لڑکی کا دل نہیں توڑتا --کیوں نورا -- پاس بیٹھی نورا کی طرف سر جھکاتے دیکھا --

ہاہا --ہاں -- بس --ہم لوگ ایک دوسرے کی ہڈیاں توڑتے ہیں --

رات کو -- مسکراہٹ دباتے بے ساختہ ایزل کی زبان پھسلی --

مجھے لگا تھا ہم بھائی بے شرم ہیں -- عین اسی وقت آبان روم میں داخل ہوا -- لائٹ ییلو کاٹن کے شلوار قمیض پہ سلوٹیں پڑ چکی تھیں --

Novels Queen

لیکن ہماری بہن تو ماشاء اللہ سے دو ہاتھ آگے جا رہی ہے --

ڈریسنگ روم کی طرف جاتے اس نے ایک نظر زرنم کو دیکھا جو نظریں جھکائے بھیگی آنکھوں سے نیم دراز تھی --

میں نے نارمل بات کی ہے -- آپ لوگ رات کو ایک ساتھ ہوتے ہیں نا کون سا دن میں گھر ہوتے ہیں --دانت پیستے ایزل نے اپنی بات کا اثر زائل کرنے کی کوشش کی تھی --

اب اگلی باری تمہاری ہے --گردن ہلاتے نورا نے آذان کا ہاتھ سائڈ پہ کیا جو اس کی طرف بڑھ رہا تھا -- زرنم کا سارا دھیان ڈریسنگ روم کی طرف تھا --

وہ دشمن جاں اسے اگنور کرتے اس کے سامنے سے گزر گیا --

میں لگلے چھ سات سال تک شادی نہیں کرنے والی --بلکہ اپنی بھابھیوں کو ناکوں چنے چبوانے ہیں--

خبر دار -- بس لگلے کچھ ہی ماہ میں ہم تمہیں یہاں سے نکال دیں گے -- دیکھنا -- بازو صوفے پہ پھیلاتے آذان نے ٹیک لگائی --

ایسا ممکن نہیں ہے --- میں بابا سے کہوں گی ---آپ کے بیٹے مجھے نکالنے کے چکروں میں ہیں --آپ کوئی گھر داماد ڈھونڈھ لیں --

استغفر اللہ --کیوں ہمارا جینا حرام کرتی ہو -- ایک تم اور پھر ہم اوپر سے تمہارے شوہر کو بھی برداشت کریں گے ۔ کانوں کو ہاتھ لگاؤ بی بی --

کیوں کہہ رہے ہو -- نورا نے آذان کو ناگواری سے گھورا--ایک بہن ہے اس سے بھی تنگ ہو --

آپ لوگوں نے آج یہیں ڈیرے لگائے رکھنے ہیں -- آبان گیلے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے باہر آیا تو وہ سبھی ابھی وہیں تھے --

جی --آپ نے بہت فری ٹائم گزار لیا ہے بھابھی کے ساتھ --ایزل نے شرارت سے دیکھا --

زرنم جو کب سے خاموش بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھی اسے دیکھتے سر اٹھایا -- دل تیزی سے اپنی سپیڈ بڑھانے لگا تھا --ہاتھوں کو جوڑتے بے چینی کو حلق سے جیسے نیچے اتارا ---

Novels Queen

آپ نے یہ شلوار قمیض والا سیزن کب سے سٹارٹ کیا ہوا ہے بھائی-- وہ آئنے کے سامنے آکے رکا تو آذان نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا--

لائٹ بلو کلر میں وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا-- قمیض ہلکی سی بازؤں سے بھگی بھیگی ---کف فولڈ کرتے اس نے بے ساختہ آئنے میں نظر آتا زرنم کا عکس دیکھا--

آدھا چہرا ڈھلکے بال اور ٹھوڑی کا تل -- نظریں چراتے اس نے کوئی جواب نہیں دیا--

کہیں جانا ہے-- ایزل نے زرنم کے قریب سے اٹھتے سلیپر پہنے --

Novels Queen

نہیں --البتہ آپ لوگ یہاں سے جانے والے ہیں--اس کی بات پہ زرنم کا دل اچھل کے حلق میں آیا تھا یعنی اکیلے ہونے کا وقت قریب تھا -- جب سے وہ لوگ آئے تھے کوئی نا کوئی آرہا تھا روم میں --

نہیں --ہم یہاں --جا رہے ہیں -- نہیں کہتے کہتے آبان کی گھوری پہ آذان نے بات بدلی پھر نورا کا ہاتھ پکڑتے اٹھا --

ہمارے انجوائے کرنے کے دنوں میں آس پاس کے لوگ انجوائے کر رہے ہیں -- باہر نکلتے زرنم کو دیکھا --ایزل بھی ان کے پیچھے باہر چلی گئی تو ابان نے دروازہ لاک کیا -

-ایزل کا دل جیسے کانوں میں دھڑکنے لگا تھا -- ہلکا سا نیچے سرکتے خود کو کمفرٹر میں چھپا لیا -- آبان واپس مڑ کے اپنی طرف آکے بیٹھا --

Novels Queen

پھر لیپ ٹاپ اٹھاتے اس کی طرف دیکھا جو دنوں مٹھیوں میں کمفرٹر دبائے بچوں کی طرح گھبرا رہی تھی --

میڈیسن لی ہے -- سپاٹ سرد لہجے میں کہتے سکرین اوپر کی --

جی -- سر اثبات میں ہلاتے وہ اندر ہی رہی --

اس کے بعد آبان نے کوئی بات نہیں کی لیپ ٹاپ پہ کام کرنے لگا -- آفس کا کام بھی ساتھ ساتھ چلانا تھا -- کچھ نوٹس بھی پروف کے لیے ائے ہوئے تھے وہ دیکھنے رہتے تھے --

ڈیکسٹاپ پہ سامنے زرنم کی تصویر دیکھتے اس نے مائے کمپیوٹر پہ کلک کیا -- پھر میوزک پہ جا کے وجہ تم ہو پہ کلک کیا --

Novels Queen

آواز اونچی تھی سلو کرتے اتنی دھیمی کر دی کے بس وہی سن پا رہا تھا۔۔

زرنم کا پورا جسم سماعت بنا ہوا تھا نا چاہتے ہوئے بھی ہلکی سی ٹھک کی آواز بھی اس کے کانوں میں پڑ رہی تھی ساتھ بے چینی سے مٹھیاں کمفرٹر کو پکڑے بھیگتے اکڑ گئیں تھیں۔۔

کیسے کہوں عشق میں تیرے کتنا ہوں بے تاب میں۔۔
آنکھوں سے انکھیں ملا کے چرا لوں تیرے خواب میں۔۔

زرنم کی آنکھیں کھلیں۔۔سانس جیسے رک گئی تھی ۔۔وہاں سننے والے صرف وہ دو ہی تھے اور یقیناً آبان جانتا تھا کہ اس کے کانوں میں بھی آواز پڑ رہی ہوگی۔۔

Novels Queen

میں جو جی رہا ہوں --وجہ تم ہو -- میوزک تیز ہوا تو بھیگتی ہتھیلیاں ہلکی سی کھلی تھیں --زرنم نے گہرا سانس لیتے رخ بدل لیا --اسے بے چینی ہو رہی تھی جبکہ آبان کام میں مصروف تھا--

ہے یہ نشہ یا ہے زہر--

اس پیار کو ہم کیا نام دیں--

کب سے ادھوری ہے اک داستاں --اسے انجام دیں -- آبان کے لب ہلکے سے ہلے تھے -- ان سے گردن موڑتے کمفرٹر کو دیکھا--

تمہیں بھولوں کیسے میں -- میری پہلی خطا تم ہو --

میں جو جی رہا ہوں --وجہ تم ہو -- میوزک سنتے کی بورڈ پہ ٹھک ٹھک کی آواز رکی --ابان اپنی جگہ چھوڑتے ٹیرس پہ آیا--

Novels Queen

کیا جانے تو۔ میرے ارادے --

لے جاؤں گا سانسیں چرا کے --

دل کہہ رہا ہے گناہ گار بن جا۔

بڑا چین ہے گناہ گار بن کے --

میں گم شدہ سی رات ہوں -- میری خوش نما صبح تم ہو -- زرنم نے کمفرٹر سے آنکھ نکال کے دیکھا وہ ٹیرس پہ کھڑا موبائل کان سے لگائے ہوئے تھا --

دس منٹ میں پہنچو --اگلی آواز آبان کی تھی جو زرنم نے سنی تھیں -- بس یہی کہہ کے موبائل واپس سائڈ ٹیبل پہ لا کے رکھا -- اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں --

واپس آکے دوبارہ کام میں مصروف ہو گیا -- میوزک بند ہو گیا تھا --

پورے دس منٹ کے بعد آبان نے اپنا لیپ ٹاپ بند کر دیا -- سائڈ ٹیبل پہ رکھا موبائل بیپ ہوا تھا --اٹھا کے دیکھا تو مطلوبہ بندے کی کال آرہی تھی --

جوتے پہنتے باہر آیا اور آہستہ سے دروازہ بند کر دیا -- اس کے جانے کے بعد زرنم نے اٹکا ہوا سانس بحال کیا --آج تک آبان کے ساتھ رہنا کبھی اسے اتنا مشکل نہیں لگا تھا جتنا یہ پونا گھنٹہ مشکل ہوا تھا --

کمفرٹر ہٹاتے سیدھے ہوکے بیٹھی --- سائڈ ٹیبل پہ آبان کا لیپ ٹاپ پڑا تھا جو آدھا کھلا ہوا تھا مطلب ابھی اوف نہیں ہوا تھا--

Novels Queen

تھوڑا سا رخ چینج کرتے لیپ ٹاپ تک پہنچی ہی تھی کہ دروازہ دوبارہ کلک کی آواز سے کھلا اس کی پیٹھ دروازے کی طرف تھی وہیں ہاتھ تھمے -- تھوڑا سا نیچے ہوتے بغل کی جھری سے دیکھا --

اوف ---آبان تھا شاید کچھ بھول گیا تھا --اسے ایسے جھکے دیکھ کے بمشکل امڈ آنے والی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا --کبڈ کے پاس رکھتے چابی نکالی -- اور واپس چلا گیا -- زرنم اتنی دیر وہیں ساکت رہی تھی --

دروازہ بند ہونے پہ سکون کا سانس لیتے لیپ ٹاپ اٹھا لیا -- آبان کی خاموشی بہت کچھ جتا رہی تھی --وہ جانتی تھی آبان اس سے ناراض ہے لیکن اسے اب راضی کیسے کرنا تھا یہ زرنم کو نہیں پتہ تھا --

لیپ ٹاپ کھولا تو سامنے فائلز کھلی ہوئی تھیں --انہیں نیچے کرتے وہی سونگ لگایا جو تھوڑی دیر پہلے آبان نے لگایا ہوا تھا -- ویڈیو دیکھتے اس کا چہرا سرخ ہوا --

ی--یہ سونگ تھا -- افففف -- آنکھیں میچتے جیسے وہ لمحہ دوبارہ یاد کیا -- جلدی سے سونگ ہی ڈیلیٹ کر دیا --

نا ہو گا نا آبان سنے گا -- اس نے اکثر اسے سونگ سنتے سنا تھا جب بھی وہ کام کرتا تھا ساتھ کوئی سونگ لگا لیتا --

لیکن ان سونگز کی ویڈیو کیسی ہوتی تھی یہ ابھی زرنم کو پتہ چلا تھا -- لال ٹماٹر ہوتے وہ بلا وجہ ہی لجا سی گئی

Novels Queen

میری زندگی میں جتنے بھی برے واقعات ہوئے ہیں وہ سارے ناروے میں ہی ہوئے ہیں --سبز آنکھوں کو مسلتے وہ کمپیوٹر کی سکرین پہ نظریں جمائے ہوئے تھا --

اس کا جی میل کوئی ہیک کرنے کی کوشش میں تھا اور وہ اسے سیکیور کر رہا تھا --

کیا ہوا بھائی --ایزل پاس سے گزری --سب شادی حال جانے کے لیے تیار تھے اور آذان کمپیوٹر پہ بیٹھا تھا --

کیا ہونا ہے --زندگی حرام ہو رہی ہے --

کس نے کی --رکتے ایزل نے سکرین کو دیکھا جہاں بلیک پیج پہ بہت ساری سرخ اور نیلی لائین لگتی جا رہی تھیں --

Novels Queen

نورا نے کی ہو گی -- دوسری طرف سے آتی حمنہ ان کے قریب کی آذان نے لب بھینچ لیے -- پاکستان میں کون سا سکون ہے -- زیر لب بڑبڑایا --

بھابھی کہا کرو -- پھر ناگواری سے کہتے وہ کی بورڈ پہ تیزی سے انگلیاں چلانے لگا --

میں سولو کر دوں -- اسکے قریب آتے سکرین پہ نظریں جمائیں -- ایزل آگے چلی گئی تھی --

تھینکس -- میں اپنے کام خود کرتا ہوں -- سیدھے ہوتے ماتھے پہ شکنیں بڑھنے لگیں --

Novels Queen

تم یہاں سے جا سکتی ہو -- دو منٹ تک جب وہ وہیں کھڑی رہی تو آذان نے ٹوکا --

آپ نے اچھا نہیں کیا ---

میں نے کیا اچھا نہیں کیا -- ریولونگ چیئر گھماتے اس کی طرف مڑا --

تمہیں خود نہیں پتہ تھا عمر کیا ہے تمہاری --

عمر کا کیا لینا دینا -- وہ ڈھیٹ بنی --

میرا دماغ مت چاٹو جاؤ یہاں سے -- اس سے بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا --

آپ کبھی خوش نہیں رہیں گے --

بچپنے کی حد کر رہی ہو حمنہ -- میرا اور تمہارا کوئی جوڑ نہیں ہے -- تم مجھ سے کتنے سال چھوٹی ہو --

میں تمہیں پہلے پالتا اور پھر -- وہ رک گیا -- حمنہ کی آنکھوں میں موٹے موٹے انسو جمع ہونے لگے تھے--

وہ نہیں چاہتا تھا اسے کوئی تکلیف ہو لیکن جیسی اس کی حرکتیں تھیں وہ خود اپنے لیے مسائل بڑھا رہی تھی --

کیا ہوا -- الکا بی اپنی چھڑی اٹھائے آہستہ آہستہ چلتے ادھر آرہی تھیں --ان کو ایک دوسرے کو گھورتے دیکھ کے رک گئیں --

Novels Queen

کچھ نہیں -- جاؤ حمنہ -- سپاٹ لہجے میں کہتے اس نے رخ دوسری طرف کر لیا -- حمنہ کچھ دیر رکی رہی پھر چلی گئی -- الکا بی پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھیں --

جو ان کے کانوں نے سنا تھا اگر وہ سچ تھا تو بہت برا تھا

وہ لوگ تیار ہو کے ریسیپشن کے لیے حال میں پہنچ چکے تھے -- ہر طرف گہما گہمی بہت سارے چہرے بہت عرصے بعد دیکھنے کو مل رہے تھے --

ہمیشہ کی طرح عشوے اور عصام گیسٹ ریسیو کرنے کا کام سر انجام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی فیمل کر نظر انداز کر چکے تھے --

کھانا شروع ہونے میں بس پانچ دس منٹ باقی تھے --

مما یہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں -- ایزل کے ساتھ وہی عورت تھی جو اس دن اپنی بیٹی کے ساتھ بوتیک آئی تھی-- عشوے سر ہلاتے ایک طرف آئی -- ایزل واپس چلی گئی تھی ---

آپ کی اتنی اچھی فیملی سے مل کے اچھا لگا -- تکلفانہ گفتگو سے آغاز کرتے اس خاتون نے عشوے کو دیکھا --

بہت شکریہ -- آپ کہاں سے ہیں بات کرتے عشوے عصام کو بھی دیکھ رہی تھی جو دور سے اسے گھورے اینٹرس پہ آنے کے اشارے کر رہا تھا --

بات لمبی چوڑی کیا کرنا --دراصل میں اپنے بیٹے کے لیے آپ کی بیٹی کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں --

اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے بیٹے سے مل لیں -- عشوے کوئی جواب دیئے بنا پر سوچ نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی --

میں اپنے شوہر سے بات کر کے آپ کو بتاؤں گی --بات سمیٹ دی --

اگر ابھی پوچھ لیں تو مجھے آسانی ہو گی -- وہ عورت جلدی کے چکروں میں تھی شاید اور عشوے اپنی بیٹی کے لیے کوئی جلد بازی والا قدم نہیں اٹھانا چاہتی تھی --

دیکھیں --اگر آپ تھوڑا سا ویٹ کر سکتی ہیں تو میں اپنے سبھی گھر والوں سے مشورہ کر کے آپکو انفارم کر دوں گی --اگر آپکو جلدی ہے تو پھر انکار سمجھیں --

ن-- نہیں- نہیں-- مجھے کوئی جلدی نہیں ہے --بس جب آپ آسان سمجھیں آپ مجھے بتا دیں --

ہم ---آپ کچھ لیں گی --

نہیں--شکریہ --میں چلتی ہوں --انشاء اللہ پھر بات ہو گی وہ پر امید تھی --عشوے نے انہیں اپنا کانٹیکٹ نمبر دے دیا تھا-- پھر ان کے جانے کے بعد وہ اٹھ کے عصام کے پاس چلی آئی --

کیا ہوا --

کچھ نہیں --بس جاننے والی تھیں تو ملنے کا دل کیا---

آج تک یہ جاننے والی سے میری جان پہچان تو نہیں ہوئی -- لطیف سا طنز کرتے آنے والوں کے بغلگیر ہوا--

ہو جائے گی شاید --گھر جا کے تفصیل سے بات کروں گی --ابھی تو اپ کے بیٹے نہیں پہنچے -- وہ آئیں گے سہی ولیمے میں --

مجھے کیا پتہ -- عصام کو بھی غصہ آیا -- آبان کا کچھ پتہ نہیں تھا وہ کہاں ہے اور آذان کا کوئی مسلہ چل رہا تھا جس کے لیے وہ لیٹ تھا --نورا اکیلی ایسے گھوم رہی تھی جیسے کسی اور کی شادی پہ آئی ہو اور زرنم نے آبان کے ساتھ آنا تھا --

کال کر کے آذان سے تو پوچھیں --

آ گیا ہوں میں -- ڈریس کوٹ کے نیچے پہنی ویسٹ کوٹ کے بٹن بند کرتے اس نے انٹری ماری --

Novels Queen

بہت شکریہ آپ کا کہ آپ اپنے ریسیپشن پہ تشریف لائے ہیں -- دانت چباتے عشوے نے آگے ہوکے اس کے اوپری کوٹ کا بٹن بند کیا -- پھر پاکٹ میں لگے پھول کو دیکھا جو سیٹ تھا

چلو -- جاؤ تماری بیوی کب سے انتظار کررہی ہے --

اسے دیکھ کے کافی لوگ حیرت زدہ بھی تھے -- نورا میری جان -- مجھے پھر سے مس کر رہی تھی --

میں نے کتنی دفعہ کہا ہے میں مس نہیں کرتی -- وہ بھی ناراضگی سے کہتے دوسری طرف جا کے کھڑی ہو گئی --

آئی ایم سوری --

نو -- نفی میں سر ہلایا --

www.kitabnagri.xyz

تو کیسے مانو گی -- جھک کے نیچے سے اس کا لمبا سا گاؤن سمیٹا--

تم دور رہو مجھ سے --

نہیں رہا جاتا --اس کے علاوہ بات کرو --

ابھی تھوڑا اور لیٹ آجاتے --

نہیں نا ---اب اس سے اور کتنا لیٹ ہوتا --اس کی کمر کے گرد بازو کا حصار بناتے قریب کیا --

سی گرین گاؤن جو پیچھے سے کافی پھیلا ہوا تھا سر پہ محروں اور پنک امتزاج کا بھاری دوپٹہ لیے بمشکل سب سے مسکرا مسکرا کے مل رہی تھی --

مجھے تم سے بات نہیں کرنی --جاؤ یہاں سے --

رات کو مناؤں تو مانو گی -- اب کی بار اس نے آئی برو اچکائے --

نورا نے سرسراتے ہوئے اسے دیکھا --

میں تمہاری کمزوریوں سے کھیلنا چاہتا ہوں میری جان -- کان کے قریب ہوتے بڑبڑایا --

مسٹر رولف بارڈ--اس وقت آپ اپنے ولیمے میں کھڑے ہیں -وہ سٹپٹاتے دور ہٹی -- اور ہم سب کی نظروں میں ہیں --

کوئی بات نہیں رات کو تو نہیں ہونگے نا-- اس کے بلکل سامنے کھڑے ہوتے آنکھوں میں دیکھا --

ہمیں بھی ڈانس کرنا چاہیے -- دونوں ہاتھوں سے کمر کو تھامتے اپنے قریب کر لیا

وہ کب سے تیار ہونے کے لیے اُٹھی تھی ابھی ابان آیا تھا اسے تیار ہونے کا کہہ کے خود اوپر چلا گیا --

کپڑے دیکھتے اسے حیرت ہوئی -- ساڑھی تھی بلو کلر میں جس میں محرون شیڈ بھی آتا تھا بلکل باریک شیفون --
-جس سے پلو بنا ہوا تھا --- کھول کے سب کچھ دیکھا اسی کا سائز تھا --

میں یہ نہیں پہن سکتی -- رکھتے دوسرے دیکھنے لگی پھر سے آبان کا ناراض چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا تو وہی اٹھا لیے -- پھر سمجھیں گے میں نے جان بوجھ کے نہی پہنی--

ساڑھی باندھنی تو اسے آتی نہیں تھی خاص پھر بھی وہ باتھ روم میں گھس گئی تھی -- دس منٹ فریش ہونے میں لگے -- باقی آدھا گھنٹہ ساڑھی کو سیٹ کرنے میں لگا تھا--

ایسے لڑکالئے باہر آئی تو سامنے آبان جوتے اتار رہا تھا اسے دیکھ کے ایک لمحے کے لیے رک گیا--

پھر ناگواری سے رخ بدلتے شرٹ کے بٹن کھولے زرنم وہیں ساکت کھڑی تھی --آبان نے اسے ایسے کیوں دیکھا--کیا اسے یہ پسند نہیں آئے --

ک--کیا ہوا --؟ اگر اسے پسند نہیں تھے تو وہ خود بھی اتارنے کے لیے بے چین تھی --

Novels Queen

آبان نے کوئی جواب نہیں دیا اپنے کپڑے لے کے باتھ روم چلا گیا ---
زرنم ایسے ہی کھڑی تھی --

میں کیا کروں --لیے بھی خود ہیں -- غصے سے سوچتے آئنے کے سامنے
آکے کھڑی ہوئی تو خود ہی نظریں چرا گئی ۔

۔ایسے وہ سب کے سامنے جائے گی -- بلاؤز کے بازو فل تھے لیکن کمر نظر
آرہی تھی اوپر سے اس کی کمر اب پتلی بھی تو نہیں تھی الجھتے پلو اتار کے
سائڈ پہ رکھ دیا--

پھر پرانے کپڑوں میں سے ڈھیلی سی گھٹنوں تک آتی شیفون کی ہی کالے
رنگ کی فراک نکالی اور پہن لی ۔ -- بلیک کلر فراک میں سلور سٹون لگے
تھے ساتھ بلیک کھلا ٹراؤزر ۔

Novels Queen

۔اور بڑا سا شیفون کا دوپٹہ ۔۔ ساڑھی سمیت کے دوبارہ پیکٹ میں ڈال دی ۔۔ابان کے باہر انے تک وہ چینج کر چکی تھی ۔۔

بالوں کو کھلا چھوڑنے کی بجائے گیلے ہی بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنا دیا ۔۔لائٹ سی لپسٹک اور ہمیشہ کی طرح مسکارا۔۔۔

آبان نے باہر نکلتے اسے دیکھا ۔۔بلیک پینٹ اور بلیک شرٹ پہنے بازو سیدھے کیے ۔۔

پھر کبڈ سے کف لنکس نکالتے لگائے ۔۔ زرنم نے کھٹکے کی آواز پہ اسے دیکھا ۔۔

جان بوجھ کے شلور قمیض نہیں پہنی ۔۔۔ سوچتے سر جھٹکا ۔۔

پھر اپنے جوتے نکالے -- بلیک کلر کا ایک ہی سینڈل تھا اور اسے بھی بند کرنا پڑتا --وہ خود نا نیچے بیٹھ سکتی تھی نا جھک سکتی تھی -- کوئی اور دیکھے وہ سب ڈیفرنٹ کلر میں تھے --

پھر آبان کو دیکھا جو ٹائی پن ہاتھ میں پکڑے ٹائی باندھ رہا تھا --

اسے کہتے اچھا نہیں لگتا -- پھر خود ایسے کھلے ہی پہن لیے -- وہ تیار تھی بس آبان کے ریڈی ہونے کی دیر تھی --

کانوں میں سلور ٹاپس ڈالتے دو تین سیلور اور بلیک چوڑیاں بھی پہن لیں --

آبان بھی تقریباً تیار تھا کوٹ پہن کے بال بنائے پھر پرفیوم سپرے کرتے خود پہ چھڑکا --

Novels Queen

چلیں -- زرنم کو دیکھتے وہ خود اس سے پہلے باہر نکل گیا۔ --

اکڑو انسان -- گھورتے وہ باہر نکلی چلنے کے ساتھ اس کے جوتوں کے کھلے سٹیپس نیچے لگتے آواز پیدا کر رہے تھے لیکن آبان نے پیچھے مڑ کے دیکھنا گوارا نہیں کیا---

زرنم بڑی مشکل سے سیڑھیاں اتری تھی ایک دل کیا اٹھا کے ہاتھوں میں پکڑ لے --

آنٹی --بات سنیں --آبان باہر نکلا تو کچن میں آئی --وہاں بھی کوئی نہیں تھا --

Novels Queen

کیا کروں میں --- ایسے ہی جوتے پہن کے جاؤں گی تو -- روہانسے ہوتے اپنے سڑیل نواب کو دیکھا -- جو مزے سے جا رہا تھا بیوی کی تو کوئی پرواہ ہی نہیں تھی جیسے --

سوری -- گاڑی میں بیٹھتے اس کی طرف رخ کیا --

آئی ایم سوری --اسکے جواب نا دینے پہ دوبارہ کہا --

سچ میں سوری آبان --

کوئی کام ہے آپ کو -- گاڑی باہر نکالتے جواب بھی دیا --

ن-- نہیں --بے ساختہ پاؤں پیچھے کیے --

سہی ہے --آنکھیں سامنے مرکوز کرتے اب وہ دھیان سے ڈرائیو کر رہا تھا -- زرنم دوسری طرف رخ کر گئی --ہاتھ بھڑا کے میوزک اون کیا --

قطرہ قطرہ یوں گروں --

www.kitabnagri.xyz

جسم پہ تیرے کہیں رہ لوں --

سوری ایکسیپٹ نہیں کیا--- اور پھر سے رومینٹک سونگ --وہ کان بند کیے باہر گزرتے مناظر کو دیکھتے آنکھیں دھندلی ہونے لگیں پتہ نہیں اسے چھوٹی چھوٹی باتوں پہ رونا آرہا تھا شاید پریگننسی کی وجہ سے --

دل اتنا کمزور پڑ گیا تھا مانو کوئی پتہ بھی گرے تو سہم جائے --یہاں تو پھر آبان کی ناراضگی تھی جو ببل کی طرح لمبی ہوتی جا رہی تھی --

کچھ دیر بعد وہ ہال کے سامنے تھے--- آبان نے گاڑی روکتے دروازے کھولے --زرنم اپنی ظرف سے اترنے لگی تھی جب اس کا ہاتھ پکڑا-----

رکیں --اسے روکتے خود اترا --پھر دوسری طرف سے آکے دروازہ کھولا --

پاؤں یہاں رکھیں -- تھائز سے پکڑتے پینٹ تھوڑی اوپر کرتے وہ نیچے بیٹھا -- پھر زرنم کے سینڈل بند کیے جن کی وجہ سے وہ پریشان تھی --

آئی ایم سوری -- آبان کا مثبت رویہ دیکھ کے ایک بار پھر سوری کرنا ضروری سمجھا --

آبان نے اٹھتے اسے ہاتھ دیا تاکہ وہ آسانی سے اتر سکے---

ناراضگی ختم کر دیں پلیز--- سوری بول تو رہی ہوں --وہ اس کے پیچھے چلنے لگی --

زرنم --وہ ٹھہر گیا -- بار بار سوری مت کہیں -- پیچھے مڑتے وہ ہلکا سا مسکرایا -- میں ناراض نہیں ہوں -- ہاتھ کو ہلکا سا دباتے وہ دوبارہ چلنے لگے --

کیا ضرورت تھی آنے کی ۔۔وہیں لے آتے ہم سب کچھ پیک کروا کے ۔۔ مہمانوں کو فارغ کرتے وہ لوگ خود کھانا کھانے لگے تھے ۔۔

سوری ۔۔اپ کی بھو ہی تیار نہیں ہو پا رہی تھی ۔۔زڑنم کے لیے چئیر پیچھے کی ۔۔ حالانکہ میک اپ بھی کچھ خاص نہیں کیا ہوا ۔۔

نہیں ۔۔ خود دیر سے آئے تھے ۔۔۔۔۔

میرے کہنے پہ تیار ہوئی تھیں اس سے پہلے مزے سے آرام فرما رہی تھیں ۔۔ اس کی پاس والی کرسی پہ بیٹھتے تسلی سے کہا ۔۔

اب لڑو نہیں ۔۔ عصام نے آبان کو گھورا ۔۔

جو آپ کا حکم ۔۔اس کا موڈ خشگوار ہو ہی گیا تھا ۔۔رات دیر تک وہ لوگ ہوٹل میں ہی رہے تھے واپسی پہ سب اتنے تھک چکے تھے کے عشوے کو موقع ہی نہیں ملا کہ ان سے ایزل کے رشتے کی بات کرتی ۔۔

ہاشم رحمان ۔۔کیا تمہارا خون اتنا سفید ہو گیا ہے کے تم اپنے بھائی کا بدلہ لینا نہیں چاہتے ۔۔

آٹھ مہینے ہو گئے ہیں تمہارے بھائی کے قتل کو ۔۔اور تم ابھی تک گھر میں چھپے بیٹھے ہو ۔۔

ہاشم ابھی تک گاؤں ہی تھا ۔۔بوتیک کا کام مینجر اچھے سے سنبھال رہا تھا کبھی کبھار چکر لگا لیتا ۔۔ابھی صبح صبح اس کی آنکھ کھلی تو میسج آئے ہوئے تھے ۔۔

Novels Queen

وہ۔جانتا تھا یہ کس کا نمبر ہے--اسے اکسایا بھی جا رہا تھا لیکن وہ اتنا کچا نہیں تھا --اسے اپنے مردہ بھائی کو اپنے لیے محرہ بنانا تھا -- اس شیخ خاندان کے آگے --وہ زرنم کو کسی بھی حال میں نہیں چھوڑ سکتا تھا ---

وہ نہا دھو کے باہر آیا تو اماں ناشتہ بنا کے دستر خوان پہ لگا چکی تھیں

ناشتہ ختم کر کے وہیں دھوپ میں پڑی چارپائی پہ لیٹ گیا --

یہ تم کیا مردوں کی طرح گھر میں پڑے ہو -- ہم سب کو بے سکون کر کے -- روز کے معمول کی طرح اماں اسے یوں لم لیٹ ہوتے دیکھ کے بھر آئیں --

Novels Queen

تم نے جس سے شادی کرنی ہے کر لو۔۔لیکن میرے گھر میں نحوست مت پھیلاؤ۔۔

کیا ہو گیا ہے۔۔آپ کی اولاد ہوں منحوس تو نا کہیں اب۔۔کروٹ بدلتے رخ دوسری طرف کر لیا۔۔

میری اولاد ہو تو میری بات مان کے رباب سے شادی کر لو۔۔

پھر کیا ہو گا۔۔وہ اٹھ کے بیٹھ گیا۔۔

پھر میں سکون میں رہو گی تمہیں اس بیچاری لڑکی کی بد دعائیں نہیں لگیں گی۔۔

Novels Queen

ٹھیک ہے ۔۔پھر کریں میری شادی کی تیاریاں ۔۔لیکن رباب سے نہیں ۔۔

شہری لڑکی جانے کہاں منہ مار رہی ہو گی اب ۔۔اور تم ابھی بھی اس کے پیچھے پاگل ہوئے پھر رہے ہو ۔۔اسے گھورتے قریب بیٹھ گئیں ۔۔

میرا پیارا بیٹا اپنی ماں کی بات مان کے رباب سے شادی کر لے ۔۔دیکھ تیرا باپ کہہ کے گیا تھا اس مرے منہ کی لاج تو رکھ لے ۔۔

مرا تو آپ کا بیٹا بھی ہے ۔۔ اور وہ رکا ۔۔

آپ جانتی ہیں آپ کی ہونے والی بہو آپکے بیٹے کے قاتل کی بہن ہے ۔۔ میں چاہتا ہوں تڑپا تڑپا کے ماروں ۔۔ وہ اتنا تڑپیں کے انہیں زندگی سے وحشت ہو ۔۔ اس کے لہجے کی نفرت آنکھوں میں در آئی ۔۔

www.kitabnagri.xyz

مجھے اس شہری لڑکی سے محبت نہیں ہے --مجھے اس کے بھائی سے بدلہ لینا ہے --

تم اسے مار کے بھی بدلہ لے سکتے ہو --

مارنے سے کیا ہو گا --اس کی سانسیں تو آرام سے بند ہو جائیں گی نا --میں اسے اتنے سکون سے نہیں ماروں گا -

-ابان شیخ کو میرے بھائی کا خون نوچ کھائے گا --
تو رباب --وہ-کہاں جائے گی --وہ-کچھ حد تک کنوینس ہو گئیں --

رباب کا بھی سوچیں گے --

Novels Queen

وہ تمہارے نام سے اب تک جیتی آئی ہے --دوسری لڑکی کو کیسے برداشت کرے گی --

میں رباب سے شادی کر لوں گا -- لیکن پہلے آبان شیخ کی بہن اس گھر میں ائے گی -- پھر رباب --

وعدہ رہا میرا اماں --میں دونوں کو نہیں چھوڑوں گا --

شاطر چہرے کے پیچھے دو جذبات تھے دو مطلب تھے اور دو ہی لڑکیاں تھیں -- اب ایزل شیخ کو چاہیے تھا کہ وہ ہاشم رحمان کو دیکھے --

میں شام کو شہر کے لیے نکل جاوں گا -- اپ یہاں رباب کو سمجھا دینا وہ کوئی بکھیڑا نا کرے --

Novels Queen

اماں اثبات میں سر ہلاتے پاس سے اٹھ گئیں وہ واپس پیچھے ہو کے لیٹ گیا--

اصل بدلہ تو اس نے لیا تھا جس نے اسے ثبوت بھیجے تھے --ورنہ شاید ساری زندگی ہاشم رحمان اس قاتل کو نا جان پاتا

آپ کسی کو اس بات کی اجازت ہی کیوں دے رہے ہیں کہ وہ اپ کو ڈی گریڈ کر سکے کوئی آپ سے محبت کرے نہ کرے یہ اس کی مرضی --

مگر کسی کو ہرگز یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ آپ کا احترام نہ کرے آپ کے لیے اپنی عزت نفس اہم ہونی چاہیے آپ ایسے لوگوں سے فاصلے پر رہیں جو آپ کی قدر نہ کرتے ہوں --

Novels Queen

آپ خاص ہیں آپ اہم ہیں خود کو یہ بتائیں اور سر اٹھا کر جئیں اور کسی کو ہرگز اجازت نہ دیں کے وہ اپ کے ساتھ اپنی مرضی کا رویہ رکھ سکیں سب سے پہلے احترام اور بس احترام--

وہ اپنی کلاس میں تھی جب اردو کی مس انہیں کچھ سمجھا رہی تھی --شاید وہ اپنے لیکچر سے ہٹ گئی تھیں --اس نے خالی نظروں سے انہیں دیکھا --

وہ واقع بے وقوف تھی اتنی کے اپنے منہ سے اسے کہہ دیا --سہی تو کہتا تھا وہ اس کی عمر کتنی تھی --

لاتعلق سی بیٹھی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی -- چار ماہ سے اس ستم گر کو نہیں دیکھا تھا --اور پتہ نہیں کبھی دیکھے گی یا نہیں --

Novels Queen

خالی ہتھیلیوں کو دیکھا ۔۔وہ تو ابھی لیٹ سٹینڈرڈ میں تھی ۔۔ بھلا اس کا اور آذان بھائی کا کیا جوڑ ۔۔ اسے نورا ہی سوٹ کرتی تھی ۔۔

اگر میں آزان بھائی کو نا کہتی کچھ تو شاید اتنی ہرٹ نا ہوتی ۔۔ وہ ابھی چھوٹی تھی اسے پڑھنا تھا جیسے رابیل آپی ۔۔ انہوں نے بیٹا بن کے دکھایا تھا۔۔۔

وہ بھی محبت نہیں کرے گی خود سے کہتے آنکھوں کی پتلیاں ساکت تھیں ۔۔اگر آذان بھائی اس کے نصیب میں ہوئے تو مل جائیں گے ۔۔

ورنہ وہ کسی کے منہ سے نوالہ تو چھین سکتی تھی لیکن نصیب سے نہیں ۔۔کہیں نا کہیں جا کے کبھی نا کبھی اس کے دل سے آذان نامی شاخ سوکھ ہی جائے گی ۔۔

Novels Queen

کبھی نا کبھی وہاں کوئی اور پودا اپنی جڑیں پکڑے گا -- بک کھولتے سامنے کھڑی ٹیچر کو دیکھا --

جو اب بورڈ پہ کچھ لکھ رہی تھیں -- خود کو کلاس میں لاتے وہ دھیما سا مسکرائی --اس کی عمر ہی کیا تھیں ٹینشنیں پالنے والی --

----

وہ مینی کوئین پہ جھکی کپڑا سیٹ کر رہی تھی -- پاس کھڑی لڑکیاں اسے دیکھتے مدد بھی کر رہی تھیں --

مجھے سوئی دھاگا دو --

ایک سے کہتے ہاتھ آگے بڑھایا جس نے تیزی سے اسے سوئی دھاگہ دیا --

کپڑے کو اٹیچ کرتے اس نے سوئی دھاگے سے دو مختلف کپڑوں کو جوڑا

--

Novels Queen

ایک طرف ٹیبل پہ پڑا سکیچ دیکھا --پھر دوسرے رنگ کو پہلے رنگ کے اوپر فولڈ کرتے نوک دار سٹار جیسی شکل دینے لگی -- اس کا کام سہی چل رہا تھا --

پرسکون زندگی --پچھلے چار ماہ اس نے پوری توجہ سے کام کیا تھا اب اس کی بوتیک کا نام بھی نامور ڈیزائنرز جاننے لگے تھے جلدی ہی وہ ان میں اپنی جگہ بھی بنائے گی --

ابھی وہ مہندی کسٹیوم ریڈی کررہی تھی جس میں ساتھ ایک جیسے ڈیفرنٹ سائز میں ڈریس تھے --

میم آپ کا موبائل بج رہا ہے -- ایک لڑکے نے اشارے سے سائلنٹ لگے موبائل کی طرف اشارہ کیا -

Novels Queen

ایزل نے اٹھا کے نمبر دیکھا --ہاشم رحمان -- چہرے پہ ناگوار سے تاثرات ابھرے --یہ آدمی-- اسے ایک بار پھر بہت کچھ یاد آگیا تھا --

کیا تم مجھ سے مل سکتی ہو --بنا کوئی لحاظ کیے اس نے اپنا مطالبہ رکھا --

نہیں -- صاف گو ایزل بھی کم نہیں تھی --اپنے ناک پہ مکھی بھی کیوں بیٹھنے دیتی --

ٹھیک ہے --اپنے بھائی کی موت کی ذمہ دار پھر تم ہو گی -- اس کے آفس میں جا رہا ہوں -- ساتھ ایک پک بنا کے سینڈ کی --ایزل کا دل ڈوب کے ابھرا--

ا--اوکے -- میں --

نہیں ۔۔ اب میں تمہاری ہاں نہیں سنوں گا ۔۔ڈائرکٹ اپنا کام کروں گا ۔۔

اسے تیز لہجے میں کہتے کال کاٹ دی ۔۔ایزل کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے ۔۔ سارے کام چھوڑ کے اس نے اپنا کوٹ اٹھایا۔ ۔۔

اسے چھیڑنا نہیں میں آتی یوں ۔۔ موبائل اٹھاتے وہ باہر بھاگی تھی ۔۔

ڈرائیور بھی نہیں تھا یار۔۔ کیا مسلہ ہے بڑبڑاتے آبان کو کال کی ۔۔

ب۔۔ بھائی ۔۔کہاں ہیں ۔۔

آفس میں خیریت ۔۔ وہ کام کر رہا تھا ۔۔

و۔۔وہ ہاشم رحمان آرہا ہے ۔۔آپ پلیز۔۔

ریلیکس ایزل -- میں ہینڈل کر لوں گا -- سامنے سے آتے ہاشم رحمان کو وہ دیکھ چکا تھا --

ب-- بھائی وہ -- وہ اسے بتانا چاہتی تھی کس ارادے سے آیا ہے --

مجھ پہ بھروسا ہے -- آخری بات جو اس نے ابان کے منہ سے سنی تھی --دوسری طرف سے گولی چلنے کی اواز آئی تھی اور فون گر گیا --

بھائی -- ب-- بھائی --وہ ایسے ہی باہر بھاگی تھی --کسی نے شاید موبائل اٹھا لیا تھا --

کہا تھا -- اب میں صبر نہیں کروں گا -- کہتے فون بند ہو گیا --

ب -بابا-- وہ تیز تیز بھاگتے بابا کے آفس کی طرف جا رہی تھی --

Novels Queen

وہ عصام کو کال کر رہی تھی لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا --

پھر عشوے کا نمبر ملایا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے --ٹیکسی روکتے اس میں بیٹھی --

بھائی کو ہاشم نے مار دیا -- ماما -- اس نے سنا نہیں تھا آگے کون ہے ---

پلیز گاڑی تیز چلاؤ -- ماتھے پہ چمکتے پسینے کو صاف کرتے وہ آفس پہنچی تھی جہاں سے مسکراہٹ اچھالتا ہاشم رحمان نکل رہا تھا --

تو تم آہی گئی مجھ سے ملنے --اس کی کلائی پکڑتے روکا --ایزل کی بس ہو گئی تھی ایک رکھ کے تھپڑ اس کے منہ پہ جڑ دیا --

www.kitabnagri.xyz

مجھے ہاتھ بھی مت لگانا ۔۔۔اس کے منہ پہ تھوکتے وہ اندر آئی تھی ۔۔ سامنے آبان کرسی کے پاس کھڑا تھا ۔۔

بھائی ۔۔ شکر ہے آپ ٹھیک ہیں بھاگ کے قریب آتے اس کے گلے لگی تھی ۔۔

ہوا کیا ہے ۔۔ اسے حیرت سے دیکھا ۔۔

ک ۔۔کیا مطلب ۔۔اس نے آس پاس دیکھا سامنے ایک چھوٹا سا سوراخ تھا ۔۔

یہ گولی ہاشم نے چلائی ہے ۔۔

ہاں ۔۔ لیکن تم اتنی خوفزدہ کیوں ہو ۔۔اسے خود سے الگ کرتے وہ پریشان ہوا ۔۔

Novels Queen

ا۔۔آپ کو کچھ نہیں ہوا نا۔۔

نہیں ۔۔بلکہ اگر ہاشم وقت پہ نا پہنچتا تو شاید کچھ ہو جاتا۔۔

آپ ۔۔ کیا کہہ رہے ہیں ۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔

وہ آپ ۔۔آپ کو مارنے آیا تھا بھائی ۔۔آپ ۔۔اس سے دور رہیں ۔۔

ایزل ۔۔پانی پیو۔۔آبان نے اسے اپنی چیئر پہ بیٹھاتے پانی دیا۔۔

کچھ نہیں ہوا کسی کو ۔۔ کوئی اور تھا جو مجھے مارنے والا تھا عین وقت پہ ہاشم نے اسے دیکھا اور گولی چلا دی ۔۔

Novels Queen

ایزل نے سانس لیتے گلاس ڈور سے باہر دیکھا --جہاں ہاشم رحمان گاڑی میں بیٹھتے اسے ہاتھ ہلا رہا تھا --مطلب یہ سب اسے ڈرانے کے لیے کیا تھا اس نے --

اچھا ہوا تھپڑ کھا گیا ہے مجھ سے --سانس بحال کرتے اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھے --

تم کیوں پریشان ہو مجھے بتاؤ--

ک--کچھ نہیں بس ایسے ہی --

م--مجھے گھر چھوڑ دیں گے --آبان اسے پریشانی سے دیکھ رہا تھا منع کرنا اچھا نہیں لگا ---

----

Novels Queen

پرنس ہمارے پاس آپ کو دکھانے کے لیے کچھ ہے -- وہ اپنے ٹیرس پہ کھڑا تھا جب باہر ایک آدمی نے اسے اشارہ کیا --وہ حیرت سے اسے دیکھتے باہر چلا آیا --

سر اس کے سامنے ہلکا سا خم کرتے ایک پیپر دیا -- جیسے دیکھتے اس کے چہرے کے رنگ بدلے تھے --

یہ کس نے بھیجا ہے -- پھاڑتے خود کو کنٹرول کیا --
نہیں معلوم --

اوکے تم جاؤ --اسے واپس بھیج کے دوبارہ کمرے میں آگیا --نورا سو رہی تھی --

اسے ڈیسٹرب کیے بنا اپنا کچھ سامان لیا اور اپنے پرانے گھر آیا وہ بلیک کاٹیج پہلے الکا بی سے کچھ دیر ملاقات کی وہ ٹھیک تھیں اسے دیکھ کے خوش ہو گئیں --

وہ چاہتا تھا انہیں بھی اپنے رائل ہوم لے جائے لیکن وہ وہاں جانے کیوں نہیں آنا چاہتی تھیں -- حالانکہ ان کی زیادہ خواہش تھی کہ ابن الباراس ملک کا بادشاہ بنے اور وہ خوش بھی تھیں --

ان سے ملنے کے بعد وہ اپنے بیڈ روم میں آیا -- بھیڑیئے کی پینٹنگز نیچے کرتے وہ اوپر ایا -- سسٹم اون کرتے اب وہ شہر میں ہونے والے سارے واقعات دیکھ رہا تھا --

جو جگہ جگہ کیمرے لگے تھے اسے کچھ خاص نہیں ملا -- سسٹم اوف کرنے ہی لگا تھا جب اس کی نظر اپنے اس روم میں لگے چھوٹے سے کیمرے پہ گئی --

اسے اتار کے دیکھا یہ اس نے نہیں لگایا تھا پھر -- اتار کے اسے ڈیبج کیا -- دوسری طرف بیٹھے انسان کے سارے کیے دھرے پہ پانی پھر گیا تھا جیسے --

یہ --اسے ٹیبل پہ رکھتے کھولا --اس کے اندر سے لینز نکالتے سسٹم میں لگایا اور اس کی فوٹیج دیکھنے لگا ---

شٹ -- اس کا سارا ڈیٹا چوری ہو چکا تھا -- ٹیبل پہ زور سے ہاتھ مارتے کھڑا ہوا -- لینز اپنی پاکٹ میں ڈالتے اس نے اپنی ہڈی نکالی تھی --

Novels Queen

سبز آنکھیں ایک بار پھر سرخ ہونے لگیں --جانے کس کو اب تکلیف ہو رہی تھی --

جینز کی جیب میں دو بوتلیں جو ایک انگلی کے سائز کی تھیں رکھتے کوٹ کی زپ بند کی --

ہڈی سر پہ لیتے وہ باہر نکلا -- سائیکل ابھی بھی وہاں کھڑی تھی -- لاک لگاتے وہ سائیکل کے قریب آیا --

موسم کی خنکی ایک بار پھر بڑھنے لگی تھی --سائیکل پہ سوار ہوتے وہ بہتی ندی سے گزرا --ندی کا پانی بہتا ہوا دھواں چھوڑ رہا تھا -- ٹرنل تک آتے بس لی --

ہڈی میں چھپا آدھا چہرہ وہاں کسی نے نہیں پہچانا تھا --اوسلو شہر پہنچتے وہ

ایک شاپ پہ رکا --

یہ چیک کر دو --سامنے کھڑے ہوتے آدمی کو کیمرے کا لینز پکڑایا--

یہ کس نے لیا ہے --اس کی ہسٹری --

سوری سر --ہم ایسا نہیں کر سکتے --

تم کرو گے --زرا سا اگے جھکتے کہا --اس کے لہجے کی دھاڑ سے سامنے

والا گھبرا گیا

د--دیکھیں یہ انلیگل ہے --

کیا لیگل ہے اور کیا انلیگل-ہے مجھے مت بتاؤ -- جو کہا ہے کرو --نہیں

تو دوبارہ یہاں لیگل انلیگل کرنے کے قابل نہیں رہو گے --

Novels Queen

اوکے --وہ۔کافی خوف زدہ ہو گیا تو جلدی سے کی بورڈ پہ انگلیاں چلائیں --

وہ سب سے چھوٹی شاپ تھی اور رولف بارڈ جانتا تھا کوئی بھی ایسا کام جو دوسروں کی نظر سے بچنے کے لیے کیا جائے اس کا مال ہمیشہ چھوٹی دکانوں سے ہی خریدا جاتا ہے -- اور ہمیشہ کی طرح وہ سہی جگہ پہنچا تھا --

کسی روبرٹ نامی شخص نے وہ خریدا تھا --

اس کا نام پوچھتے اگلے کچھ گھنٹوں میں اس نے تمام روبرٹ جو اس وقت ناروے میں تھے ان کا پتہ لگا لیا تھا -- اس کی کرسی خطرے میں تھی --جو کوئی بھی تھا وہ اس کی حقیت جان گیا تھا

----

www.kitabnagri.xyz

گھر میں فلحال عشوے اور زرنم ہی تھیں -- عشوے باہر لان میں مالی سے پودے سیٹ کروا رہی تھی وہاں کام پہ لگا کے اندر آئی تو زرنم کو ادھر ادھر دیکھا -- وہ کہیں نظر نہیں آئی اس کا لاسٹ منتھ سٹارٹ تھا --

زرنم -- بیٹا --ابھی وہ کچن کی طرف جا رہی تھی صوفے پہ زرنم بے ہوش پڑی تھی --

زرنم --بیٹا-- اسے پکارتے جلدی سے نیچے گرا موبائل اٹھایا --لاسٹ کال چیک کی-ایزل کی تھی جو ادھا گھنٹہ پہلے ائی تھی ---

زرنم --آبان کو کال کرتے اسے باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی --

آبان -- شکر ہے تم لوگ آگئے -- انہیں دیکھتے باہر آئی وہ گاڑی سے اتر رہے تھے ---

Novels Queen

کیا ہوا -- وہ تیزی سے اندر آیا --

زرنم کو ہوسپٹل لے جانا ہے -- وہ کافی گھبرائی ہوئی تھیں --

پھر وہ اسے ہوسپٹل لے کے گئے تھے -- ڈلیوری کی ڈیٹ ڈاکٹر نے دے دی تھی لیکن ایسے حادثاتی طور پہ اسے ایڈمٹ کروانا پڑے گا انہوں نے سوچا نہیں تھا --

وہ بے ہوش تھی اس کا ہوش میں آنا بہت ضروری تھا ایسا کیا ہوا جو زرنم کی یہ حالت ہے -- اسے ایمرجنسی میں بھیجنے کے بعد عشوے ایزل کی طرف گھومی --

مم۔مجھے کیا پتہ --میں کون سا گھر تھی --

وہ فون سنتے ہوئے بے ہوش ہوئی ہے --

اوہ--اسے یاد آیا جب وہ وہاں سے نکلی تھی عشوے کو کال کی تھی آگے کون تھا یہ نہیں پتہ تھا-- پھر عشوے کو ساری بات بتائی--

ڈاکٹر نے آپریشن کرنے کا کہا تھا آبان اندر ہی تھا--

لیکن اپریشن کرنے کے لیے اسے ہوش میں لانا ضروری تھا کنڈیشن بہت خراب تھی اگر ڈیلیوری میں ذرا بھی دیر کی جاتی تو دونوں کا بچنا مشکل تھا ایسے کسی ایک کو وہ بچا سکتے تھے--

وہ لمحہ جان نکال لینے والا تھا آبان کیسے حرکت کر رہا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا --

پیپر پہ دستخط کرتے اس نے مدر سلیکٹ کر دیا۔۔اس نے اوپر لکھی سٹیٹ منٹ بھی نہیں دیکھی تھی جس پہ لکھا تھا اپ کیسے رسک میں ڈال سکتے ہیں

پیپرز سامنے ٹیبل پہ پھینکتے وہ کرسی گھسیٹ کے بیٹھا۔۔

مسٹر روبرٹ برڈ۔۔ شاید یہ کچھ صفحات رہ گئے ہیں آپ کی نظروں میں آنے سے۔۔ غور سے پڑھ لیجیے۔۔۔

ہوں۔ کیوں نہیں۔۔ روبرٹ نے آگے ہوتے پیج اٹھائے۔۔ جب دوسرا کھولا تو اس کے چہرے پہ ہوائیاں اڑیں۔۔

ایک پتلا تھا جس کا سر ڈھلک کے ایک کندھے کی طرف کٹا ہوا پڑا تھا۔۔

www.kitabnagri.xyz

تم اب مجھے مار بھی دو تو خود کو بچا نہیں سکو گے رولف بارڈ عرف اذان شیخ

-- --

تمہیں کیا لگتا ہے تم پاکستان کے باشندے ہو کے یہاں دوسرا ملک چلا سکتے ہو -- روبرٹ نے کھڑے ہوتے اپنی انگلیاں گلاس ٹیبل پہ ٹکائیں

--

چلو ڈیل کرتے ہیں -- تمہیں جو چاہئے وہ میں دوں گا --

فلحال آذان کمزور تھا -- کیونکہ اس کے پاس اور کیا کیا تھا وہ بھی نکلوانا تھا

ہونہہ --مجھے کوئی ڈیل نہیں کرنی -- بلکہ میں تمہیں اس ملک سے بین کروا دوں گا --

ٹھیک ہے ۔۔کروا سکتے ہو تو شوق سے کرواؤ ۔۔ روف کرسی سے اٹھا ۔۔ پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے ہاتھوں کو جیب میں ڈالا ۔۔

تمہاری الیانا میرے روم میں رہے گی آج ۔۔ بہت مزے کی رات گزرے گی میری تو ۔۔تمہاری بیٹی کا کیا حال ہو گا وہ تم اسی سے صبح ہوچھ لینا ۔۔

بے لچک انداز میں کہتے وہ واپس مڑ گیا ۔۔پیچھے کھڑا روبرٹ ملنے کے قابل نہیں رہا تھا ۔۔

اس نے سوچا تھا اس کے ہاتھ رولف بارڈ کی کمزوری لگ گئی ہے لیکن ۔۔ اس کی کمزوری تو پہلے ہی رولف بارڈ کے ہاتھ میں تھی ۔۔ گلاس ٹیبل کو الٹتے اس نے غصہ نکالا ۔۔

Novels Queen

جو بلیک ہڈی میں باہر جا رہا ہے اسے اڑا دو ۔۔ٹیلی فون اٹھاتے دھاڑا ۔۔لیکن ٹیبل گرنے کی وجہ سے اس کی وائر بجلی سے الگ ہو چکی تھی ۔۔

بیٹی ۔۔

وہ بے قابو ہوتی دھڑکن کے ساتھ اس نے ننھا سا وجود کمبل میں لپٹا نرس کے ہاتھ سے تھاما ۔۔ وہ تھوڑے کم دنوں کی تھی لیکن ٹھیک تھی ۔۔۔

زرنم کیسی ہیں ۔۔بچی عشوے کو پکڑاتے اندر دیکھا ۔۔۔

ائی ایم سوری ۔۔اہ نے مدر پہ سیگنیچر کیے تھے ۔۔ سو ہم نے بیٹی کو ہی بچایایا ۔۔۔

Novels Queen

انہیں دوسری دفعہ نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے -- چھ گھنٹوں کے اندر اندر اگر انہیں ہوش نا آیا تو یہ قومہ میں چلی جائیں گی --

ڈاکٹر گلوز اتارتے تیز تیز چلتی اپنے روم میں داخل ہوئی ---- وہ ابھی پانچ منٹ پہلے آپریشن کر کے فارغ ہوئی تھی --

اگر یہ ہوش میں آتی ہیں تو تین دن انڈر ابزرویشن رکھیں گے --اور اگر نہیں آتیں تو انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا تب تک جب تک یہ --

سٹاپ اٹ --آبان جو اس کے پیچھے آرہا تھا دھاڑا --اس کی ہمت جواب دے گئی تھی --

آپ کے لیے وہ بچی بچانا زیادہ ضروری تھی جس ---

Novels Queen

ایکسیوز می مسٹر --آپ نے یہاں سائن کیے تھے --فائل کی طرف اشارہ کرتے ڈاکٹر ذرا سی خائف ہوئی --وہ- سمجھ سکتی تھیں اس کی حالت --

سہی ہے --اگر زرنم ہوش میں نا آئیں تو پھر -- واپس مڑتے سرد نگاہوں سے دیکھا -- یہاں کوئی بھی زندہ نہی بچے گا --

دھمکاتے وہ تپش کے عالم میں باہر نکلا --کوریڈور میں چلتے اس نے ایزل کو سپاٹ نظروں سے دیکھا ---

آپ لوگ گھر چلے جائیں -- اسے وحشت ہونے لگی تھی

اتنے جلدی -- عشوے بدک گئی --ابھی تو --

Novels Queen

آپ کا کوئی کام ہے یہاں ۔۔اسے لیں اور چلی جائیں ۔۔بچی کو دیکھ کے جو دل میں میں جذبات جاگے تھے وہ زرنم کی ہولناک خبر سن کے جھاگ کی طرح بیٹھ چکے تھے ۔۔

بتمیزی نہیں کرو۔۔ عصام نے گھورتے عشوے کا ہاتھ پکڑا ۔۔

ہم لوگ جا رہے ہیں ۔۔اور ایزل بھی ۔۔ بچی کو عشوے کے ہاتھ سے لیتے آبان کو پکڑایا ۔۔

یہ بھی سنبھالو ۔۔ اس کے ہاتھ میں بچی پکڑاتے سرد انداز میں دیکھا ۔۔

تیز چلتی سانسوں کے ساتھ اس نے پکڑ لیا ۔۔ ان کے جانے کے بعد کتنی دیر وہ اسے دیکھتا رہا تھا ۔۔ پھر نرس آ کے اسے لے گئی ۔۔۔

وہ اکیلا کیسے کرے گا -- عشوے باہر نکلتے ہی فکر۔مند ہوئی --

وہ تمیز بھول گیا ہے کیسے بات کرنی ہے آپ سے --

وہ اس وقت ٹھیک نہیں ہے --ہم تو سمجھ سکتے ہیں نا -- اور پھر کیا پتہ کیا سیچوئشن ہو گی --

آپ -- وہ کچھ کہتے کہتے رکا --

ٹھیک ہے آپ رہیں -- میں اور ایزل جا رہے ہیں گھر --

عصام --اسے ہماری ضرورت ہے --

ضرورت ہے تو --- وہ ہمیں کیا سمجھ کے بیٹھا ہے کب سے ایزل کو غصے سے گھورے جا رہا ہے ڈاکٹر کے ساتھ اس نے بتمیزی سے بات کی ہے برداشت کیا اب وہ آپ سے بھی اس لہجے میں بات کرے گا --

کچھ بھی ہو --میں وہیں جا رہی یوں -- عشوے پلٹ آئی --آبان ایمرجنسی روم کے باہر کھڑا گلاس سے اندر دیکھ رہا تھا ---

سامنے زرنم ہر چیز سے بے خبر پڑی تھی جیسے اسے کسی چیز کی پرواہ ہی نا ہو-- کوئی اس کے لیے کتنا بے چین ہے --ایک ننھا وجود اس کا منتظر ہے ----

آبان -- اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے عشوے نے اسے اپنی طرف گھمایا تو ساکت رہ گئی --- وہ رو رہا تھا --زرنم کے لیے آبان شیخ رو رہا تھا -- وہ جو کبھی نہیں رویا --

جسے بچپن میں بتایا گیا تھا اس نے کبھی نہیں رونا -- آبان شیخ جس نے پانچ سال کی عمر میں اپنے آنسوں پہ بند باندھ لیے تھے --

www.kitabnagri.xyz

ک۔۔کچھ ۔عشوے کے سارے الفاظ دم توڑ گئے ۔۔۔اس کی آنکھوں میں بھی نمی ابھرنے لگی جسے جلدی سے صاف کیا۔۔

ہماری زرنم کو کچھ نہیں ہو گا ۔۔اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے آنکھوں میں دیکھا۔۔

اسے کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گا ماما۔۔سرخ ہوتی آنکھوں کی پلکوں پہ ننھا سا قطرہ جگمگایا ۔۔اسے کہیں وہ اٹھے ۔۔وہ ایسے نہیں کر سکتی میرے ساتھ ۔۔بھلا کوئی سانس لیے بنا زندہ رہ سکتا ہے ۔۔۔ماما۔۔

ڈاکٹر نے چھ گھنٹے بتائے ہیں نا دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائے۔۔اس کے آنسو صاف کرتے پیار سے کہا ۔۔۔اللہ اسے ہمیں واپس کر دے ۔۔۔تم دعا کرو۔۔

www.kitabnagri.xyz

وہ میری نہیں سنے گا -- وہ میری کیوں سنے گا --دیوار سے ٹیک لگاتے اس کی جان حلق میں اٹکی ہوئی تھی جیسی ابھی نکلے کے ابھی --

کیونکہ اللہ ٹوٹے دلوں کی سنتا ہے -- یقین سے کہا --

مجھے مانگنے کا طریقہ نہیں آتا ---چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے اس نے شدت سے گہری سانس لی --

آنسوں کا گولا گلے میں بڑا ہوتا جا رہا تھا وہ رونا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کا دل کر رہا تھا وہ اتنا اونچا روئے کے ہوسپٹل کے درو دیوار ہل جائیں --

مجھے نہیں مانگنا آرہا ماما -- نیچے بیٹھتے آس بھری نگاہوں سے عشوے کو دیکھا -- اسے دیکھ کے عشوے کا دل کٹ کے گر رہا تھا --

Novels Queen

میرے پیچھے پیچھے دعا مانگو ۔۔ بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ اس کے ہاتھوں کو پکڑ کے دعا کی شکل دی ۔۔

میں ۔۔ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے خالی نظروں سے دیکھا ۔۔

ہاں ۔۔ تم ۔۔میرے ساتھ پڑھو۔۔

درودِ ابراھیمی پڑھو ۔۔ اس کے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتے وہ سامنے دو زانو ہو کے بیٹھ گئی ۔۔کوریڈور میں چلتے لوگ حیرت سے رک کے انہیں دیکھتے اور اگے چلے جاتے ۔۔

اللّٰھُمَ۔۔ صَلِّ ۔۔وہ۔رک گیا۔۔ مجھ سے نہیں پڑھا جا رہا ۔۔۔

آبان ۔۔ تم نے زرنم کو بچانا ہے ۔۔تو۔تمہیں دعا کرنی ہے ۔۔

Novels Queen

وہ (اللہ) ویسے بھی تو دیکھ رہا ہے نا --وہ- میری حالت دیکھ رہا ہے -- اس سے مانگنے کی ضرورت ہے -- اللہ کو مانگنے والے پسند ہیں ---- ورنہ اللہ تو یہ بھی جانتا ہے کے اگے کیا ہو گا --

لیکن کبھی تقدیر میں ایسا بھی لکھا ہوتا ہے --کہ تم دعا میں مانگو گے تو تمہیں مل جائے گا اگر نہیں مانگو گے تو نہیں ملے گا ---

اوکے میں ---کوشش کرتا ہوں -- ایک سسکی حلق تک آتے معدوم ہوئی -- میں پڑھتا ہوں --آپ- پڑھائیں --

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عشوے پڑھتی گئی تھی اور ابان اس کے پیچھے پیچھے پڑھتا رہا --

اب دعا مانگو--

کیا مانگنا ہے -- اس کے حواس جگہ پہ نہیں تھے -- مجھے بتائیں نا --کیا مانگنا ہے مما-- عشوے اس کی تڑپ کے اگے بے بس تھی --

اللہ ہمیں زرنم کی زندگی لوٹا دے --ہاتھ اٹھائے اس نے دعا میں اندر بے جان پڑے وجود کی زندگی مانگی تھی -- اور ابان نے من و عن دہرایا --

مجھے نہیں پتہ مجھے وہ چاہئیں -- ہر حال میں --- میں جی ہی نہیں سکوں گا اللہ جی --- ہاتھوں پہ چہرا گراتے وہ شدت سے رو دیا ----

وہ کتنی دیر ایسے ہی روتا رہا جب قریب سے قدموں کی آہٹ سنائی دی -- عشوے اس کے سامنے بیٹھی تھی --

ابان ۔۔اٹھو اوپر ۔۔ عصام جانے کیوں واپس آیا تھا کانپتے ہاتھوں سے اسے سہارا دے کے اوپر کھڑا کیا ۔۔پھر خود سے لگاتے اسے رونے دیا ۔۔

پلیز آپ لوگ اللہ سے کہیں وہ مجھ سے نا چھینے وہ میری جان لے لے لیکن زرنم ۔۔

کچھ نہیں ہو گا اسے ۔۔۔ خود کو سنبھالو ۔۔ خود میں بھینچتے عصام کے عصاب جواب دے رہے تھے ۔۔نوجواں خوبرو بیٹے کو یوں تڑپتا دیکھنا کسی اذیت سے کم نہیں تھا ۔۔

ابھی ڈاکٹر اندر گئی ہے ۔۔ وہ دیکھو۔۔اسے خود سے الگ کرتے اندر کی طرف اشارہ کیا ۔۔شاید اسے ہوش آگیا تھا ۔۔

آبان نے گلاس ہول سے نظر آر پار کی جو جا کے اس کے سینے پہ رکی تھی
-- آہستہ آہستہ وہ سانس لے رہی تھی -- آس پاس کی ساری چیزیں جیسے
بلر ہو گئی ہوں --

زرنم -- وہ زیر لب بڑبڑایا -- دروازے پہ ہاتھ رکھتے قریب ہوا --
آنکھیں کھولیں پلیز -- آواز اتنی مدھم تھی کے اس کے اپنے کانوں تک بھی
نہیں پہنچی -- اور اللہ ایسی آواز کی تو سنتا ہے -- اللہ الفاظ نہیں دیکھتا --

اللہ تڑپ دیکھتا ہے کہ میرے کس بندے نے کس شدت سے کس آس
سے مجھ سے مانگا ہے -- پھر اس کی عزت و جلال کو یہ گوارا نہیں کے وہ
اس آس لگائے انسان کو خالی ہاتھ لوٹا دے --

ڈاکٹر دروازے کی طرف آ رہی تھی --

Novels Queen

انہیں ہوش آگیا ہے -- لیکن -- ادوایات کی وجہ سے غنودگی میں ہیں --
ابھی کوئی نہیں مل سکتا--

پلیز -- ابان نے اذیت سے سرخ آنکھوں سے گھورا --پھر دروازہ کھول کے
اندر آیا اندر نرس اس کے ہاتھ پہ انجیکشن لگا رہی تھی --
عصام نے باہر ڈاکٹر کو سنبھال لیا تھا---

ہونٹوں پہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پور سختی سے جماتے اس نے اپنی
کپکپاہٹ کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی --نرس نے انجیکشن لگاتے
اس کے لیے کرسی بیڈ کے قریب گھسیٹی --

یہ ٹھیک ہیں -- اس نے گردن اٹھا کے نرس سے پوچھا --
جی -- اس نے اثبات میں سرہلاتے رحم طلب نظروں سے اسے دیکھا --

Novels Queen

اس کے سر پہ چھوٹی چھوٹی ٹیوبز لگی ہوئی تھیں ---سفید چہرا --جیسے کچھ ہی منٹوں میں سارا خون نچڑ گیا تھا --اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے محسوس کیا --

اس کا لمس محسوس کرتے زرنم نے ہلکی سی انگلیوں کو جنمبش دی تھی -- آبان تیزی سے اٹھتے باہر نکل آیا ایا --اس کا دم گھٹ رہا تھا -- کیا وہ اسے کھو سکتا تھا --

کبھی نہیں --اسے شکرانے کے نفل پڑھنے تھے --اس نے کبھی کچھ نہیں مانگا تھا لیکن جب مانگا تھا تو خالی نہیں لوٹایا گیا -- اس پہ فرض تھا وہ اپنی پیشانی اس دینے والے کے سامنے جھکا دیتا

معلوم نا تھا اتنا کچھ ہے گھر میں بیچنے کے لیے

زمین سے لے کر ضمیر تک سب بک رہا ہے

تمہارے پاس تین سے چار منٹ ہیں --اپنے باپ سے کہو اپنے سسٹم کا ایکسس مجھے دے دے -- فون نکالتے وہ ایک اندھیرے کمرے میں کھڑا تھا یہی وہ جگہ تھی جہاں اینگر نے اخری سانسیں لی تھیں --

ورنہ یہاں سے تم زندہ تو نہیں جا سکو گی -- موبائل اسے پکڑاتے وہ دیوار سے کندھا ٹکاتے کھڑا ہوا --

سترہ سالہ الیانہ خوف سے اسے دیکھ رہی تھی --

تم وقت برباد کر رہی ہوں -- جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ایک چھوٹا سا باکس نکالا --پھر جینز کی پاکٹ سے وہ دونوں بوتلیں نکالیں --

www.kitabnagri.xyz

م۔۔میں تم سے ڈرتی نہیں ہوں ۔۔میرے ڈیڈ جو کر رہے ہیں وہ بہت اچھا کر رہے ہیں۔۔

یہ باکس دیکھ رہی ہو ۔۔ یہ لوہے کا بنا ہے ۔۔ سخت مضبوط لوہا ۔۔اس کے اوپر میں یہ ایسڈ ڈالوں گا ۔۔ اس کے سامنے ہی ایک ڈراپ باکس پہ پھینکا ۔۔چند سیکنڈ کچھ نہیں ہوا ۔۔پھر وہ باکس پگھل کے قطرہ قطرہ نیچے گرا ۔۔

یہ دیکھو ۔۔ کیسے پگھل رہا ہے ۔۔ اس کے لہجے میں عجیب سا تناؤ تھا جو اگلے بندے کو خوف میں مبتلا کر دیتا ۔۔ سخت ۔۔سرد منجمد کر دینے والا ۔۔

م۔۔۔میں ۔۔نہیں ۔۔

تم ابھی اور اسی وقت اپنے باپ کو فون کرو گی ورنہ یہ ایسڈ تمہارے گلے میں انڈیل دوں گا ۔۔

دھاڑ سے کہتے اسے جھٹکے سے کھڑا کیا -- یہ پکڑو اور اپنے باپ سے کہو اپنا سسٹم مجھے دے --

کرتی ہوں -- جلدی سے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا پھر نمبر ملاتے اٹھانے کا انتظار کیا -- جلدی ہی کال رسیو ہو گی تھی --

ڈیڈ -- پلیز سیمیو می -- یہ پاگل آدمی مجھے مار دے گا -وہ- ناروئجن میں کہتی گھبراہٹ سے ہکلائی --

تم اسے کہو جو بھی چاہیے میں دوں گا --

پلیز -- وہ رونے لگی تو رولف بارڈ نے اس کے ہاتھ سے فون چھینا --

تمہیں جو چاہیے میں دوں گا -- بس اسے کچھ نا کرنا -- وہ گڑگڑایا --

رولف بارڈ کی سبز آنکھیں مسکرائیں -- پھر اسے جگہ کا نام بتا کے وہ الیانہ کو وہیں باندھتے باہر نکل آیا --

----

ہاشم رحمان --کیا تم مجھے مل سکتے ہو -- وہ اپنی بوتیک میں تھا جب اسے اسی ان نون نمبر سے میسج موصول ہوا -- کل سے وہ کافی خوش تھا --

کہاں ملنا ہے بتا دو -- ریپلائے کرتے ویٹ کیا تھوڑی دیر بعد جگہ کا نام آگیا --

ٹھیک ہے --وقت بھی بتا دیں --

میں ابھی اسی جگہ موجود ہوں --ریپلائے آیا --

اوہ ۔۔آئی برو اچکئے ۔۔ ٹھیک ہے میں آتا ہوں ۔۔ میسج کرتے وہ باہر نکل آیا ۔۔گاڑی۔میں بیٹھتے ہوٹل کی طرف موڑ دی ۔۔

یہی وہ انسان تھا جس کی وجہ سے وہ ایزل شیخ کو اپنے قابو میں کر سکتا تھا ایک بہت بڑا پتہ تھا جو اس انجان شخص نے اس کے ہاتھ میں تھما دیا تھا ۔۔

پانچ سے دس منٹ کی ڈرائیو سے وہ وہاں پہنچا ۔۔ اسے سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کے حیرت کا جھٹکا لگا ۔۔

کیا واقع ایسا بھی کوئی کر سکتا ہے ۔۔اپنے ہی سگوں کو کوئی مشکلات میں ڈال سکتا ہے وہ بھی وہ سگے جو قریب ترین ہوں ۔۔

Novels Queen

حیرت ہوئی آپ کو دیکھ کے قریب پہنچتے اسے دیکھا -- ہاشم رحمان کو برا لگا تھا --

لیکن مجھے غصہ آرہا ہے -- تم سے ایک کام کہا تھا وہ بھی نہیں ہوا -- خیر -- تمہیں دینے کے لیے میرے پاس اور بھی بہت کچھ ہے -- بیٹھتے کچھ فائلز اس کے سامنے رکھیں ---

سب سے پہلے یہ ایگریمنٹ سائن کرو --

اور اسے میں کیوں سائن کروں -- اکڑ کے بیٹھتے فائل اپنی طرف گھسیٹی --

کیونکہ یہ ہم دونوں کے لیے ضروری ہے -- وہ شاطر دماغ کیسے اپنی چال چلنا بند کرتا --

اس میں لکھا کیا ہے --

Novels Queen

خود پڑھ لو --

ہمم ہاشم نے خود پڑھنا شروع کیا تو آنکھیں حیرت سے ماتھے تک آگئیں --

اپ واقع ہی یہی چاہتی ہیں -- لیکن -- میں ایسا نہیں کروں گا ---

کوئی کتنا بھی سفاک ہو جائے اپنوں کو مروانا تو نہیں چاہے گا -- لیکن ایسا ہونا تھا --

دیکھو میں نے تمہاری پہلے اتنی مدد کی ہے اب تمہاری باری ہے --

میں آپ کو پیسے دے چکا ہوں ہمارا کھاتا کلئیر ہے --
پیسوں کی فقر نا کرو وہ۔ تمہیں مل جائیں گے ---

Novels Queen

نہیں ۔۔آئی ایم۔سوری ۔۔میں فضول کی ڈیمانڈ پوری نہیں کروں گا ۔۔ مجھے بس ایزل شیخ چاہیے ۔۔۔کیونکہ۔۔

کیونکہ تم اس سے محبت کرتے ہو ۔۔ سامنے والے نے بات کاٹتے طنزیہ کہا ۔۔۔

ہاں بلکل ۔۔میں اس سے محبت کرتا ہوں ۔۔ گلا کھنکارتے سیدھا ہوا ۔۔

اب بات یہ ہے کہ تمہاری ایک ویڈیو ہے میرے پاس ۔۔۔ یو ایس بی بٹوے سے نکالتے اس کے سامنے رکھی ۔۔اس میں وہ سب ریکارڈ ہے جو اس رات عصام شیخ کے گھر اس کی بیٹی کے ساتھ ہوا ۔۔

اب سوچو جب یہ فوٹیج تمہارے ہونے والے سسر اور سالوں کو ملے گی تو تمہارا کیا حشر کریں گے -- تمہارے ہاتھ سے تو زرنم بھی جائے گی --اور زندگی بھی جائے گی --

آپ مجھے دھمکیاں مت دیں -- میں دیکھ لوں گا مجھے کیا کرنا ہے -- سرد انداز میں کہتے اٹھا --

میں نے بھیج دی ہے -- موت کا فرشتہ ابھی آتا ہی ہو گا --موبائل اس کے سامنے رکھتی مزے سے کہا گیا --

ہاشم نے نظریں اوپر کرتے سامنے دیکھا --جہاں ویڈیو سینڈ ہو رہی تھی --

ٹھیک ہے -- میں ایگری منٹ پہ سائن کرتا ہوں -- کوٹ کی جیب سے پینسل نکلتے اس نے دستخط کر دیئے --

----

زرنم کے کپڑے نکالتے اس نے بیگ میں رکھے -- عشوے پاس ہی تھی جو تہہ کر کر کے بیگ میں رکھ رہی تھی--

دعا کے ہیں کوئی -- زپ بند کرتے عشوے کو دیکھا۔

ہاں وہ میرے روم میں ہیں تم اسے پکڑو-- بیگ اس کے ہاتھ میں پکڑاتے وہ باہر چلی گئی تو آبان نے اپنا موبائل چارج سے اتارا--- ہوسپٹل میں ایزل زرنم کے پاس تھی وہ دونوں اس کا سامان لینے آئے تھے --

اجاؤ-- کچھ دیر بعد عشوے اندر داخل ہوئی -- وہ دونوں پھر ہوسپٹل آئے تھے --

ٹھیک ہو تم۔۔۔زرنم کو ہاتھ لگاتے عشوے نے چیک کیا اسے کل شام سے بخار ہوا تھا۔۔پاس ہی دعا کمبل میں لپٹی نیند کے مزے لے رہی تھی ۔۔۔

ابان نہیں آئے ۔۔ اسے اکیلے دیکھ کے زرنم بے چین ہوئی ۔۔۔

آیا ہے ۔۔ریسپشن پہ بل پے کر رہا تھا ۔۔ اس کے قریب ٹکتے کہا ۔۔ایزل بھی پاس ہی کھڑی تھی ۔۔

اج دوسرا دن تھا کل اسے ڈسچارج کر دیتے رات کو آبان ہی رکتا تھا دن میں عشوے ۔۔یا ایک دو گھنٹے ایزل رہی تھی ۔۔

ماما لوگ نہیں آئے ۔۔

نہی ۔۔انہیں ابھی کچھ پتہ ہی نہیں ہے ۔

www.kitabnagri.xyz

کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت بھی نہیں ہے ۔۔سوجی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اندر داخل ہوتے آبان نے انہیں گھورا ۔۔

نانی بننے کی خوشخبری نا سناؤں اب میں اپنی دوست کو ۔۔

اس سے منع نہی کر رہا۔لیکن باقی کسی بھی چیز کے بارے میں بتانے کی ضرورت نہیں ہے سختی سے منع کرتے دعا زربان کو دیکھا ۔۔موم کی گڑیا جیسی تھی۔۔

اس کی زندگی میں آنے والی تیسری لڑکی ۔۔ جھک کے اس کے ہونٹوں پہ پیار کیا ۔۔ وہ زرنم کی کاپی تھی ۔۔ ویسی ہی کانچ سی آنکھیں ۔۔ گوری رنگت ۔۔

باریک ہونٹ چھوٹی سی ناک -- زرنم کا دوسرا ورژن --دعا زربان -- اسے دیکھتے ہلکا سا مسکرایا ---

آپ کیسی ہیں ----اس کی کلائی کو مٹھی میں دباتے ٹمپریچر محسوس کرنا چاہا تو اس نے سر ہلا دیا --آپریشن کی وجہ سے بہت مشکل ہورہی تھی زیادہ ہلنا بھی نہیں تھا --

اش بے بی کو دیکھو --کیسے مزے سے سو رہی ہے -- دعا کمبل کو اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیوں میں دبائے ہوئے تھی
اس کی ماما بھی ایسے ہی سوتی ہیں --

چھپ کے -- سوچتے اس کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ آکے معدوم ہوئی ---

Novels Queen

کچھ دیر بعد ایزل چلی گئی تھی --پھر زرنم کو کھانا کھلایا انجیکشن ڈاکٹر دے کے گئی --تین دن ایسے ہی کبھی ادھر کبھی ادھر میں گزر ہی گئے --

نورا کو بھی عشوے نے بتا دیا تھا --ان لوگوں کا اب دور دور تک پاکستان آنے کا پلین نہیں تھا--

کیا یہ ساری رات رویا کرے گی -- دعا کو گود میں اٹھاتے پاس بیٹھی زرنم کو دیکھا --وہ افس جانا شروع ہو چکا تھا --پہلے سارا دن وہاں دماغ چلاو --پھر گھر آکے اس شہزادی کو گود میں اٹھا کے رکھو--

مجھے کیا پتہ --وہ بس رونے والی تھی -- پچھلے دس بارہ دنوں سے اس کی یہی حالت تھی -- دعا سارا دن سوتی رہتی اور رات کو جاگتی رہتی -- زیادہ آبان ہی اٹھاتا تھا لیکن زرنم کو بھی جاگنا پڑتا تھا --

Novels Queen

مجھے دیں -- ہاتھ اگے کرتے اس سے دعا کو پکڑا -- آپ سو جائیں -- میں سنبھال لوں گی --نیند سے بند ہوتی آنکھوں سے پیچھے ٹیک لگائی --

مجھے نیند نہیں ائے گی اب --

اپ پھر بھی سو جائیں --اسے گھورا -- وہ بھوک کی وجہ سے رو رہی تھی اور زرنم نے فیڈ کروانا تھا --

کیسے سو جاؤں -- جب نیند نہیں آرہی تو --

تو پھر یہ روتی رہے گی نا --روہانسی ہوتے اس کی آواز بھاری ہوئی --

مجھے پکڑا دیں --میں چپ کروا لوں گا اپ سو جائیں --

نہیں چپ کرے گی -- دعا کو اس کی جگہ پہ لیٹاتے اسے گھورا --- اپ میری بات بھی کبھی مان لیا کریں --

Novels Queen

اچھا ٹھیک ہے --میں سو جاتا ہوں نیند نہیں آرہی پھر بھی سو جاتا ہوں ---

اس کے لیٹنے کے بعد زرنم خود دعا سمیت کمفرٹر میں چھپ گئی

کی بورڈ پہ تیزی سے چلتے ہاتھ بہت کچھ صفحہ ہستی سے مٹا چکے تھے -- اب ناروے میں کہیں بھی آذان شیخ نہیں تھا --وہاں ابن البار تھا --

مجھ سے پنگا لینے لگا تھا گدھے کی اولاد -- سرد نگاہیں سکرین پہ جمائے وہ سامنے چلتی سبز لائین کو دیکھنے لگا --جو پینسٹھ پرسنٹ ہو چکی تھی --

دوسری طرف روبرٹ مطلوبہ جگہ کھڑا رولف بارڈ کے انتظار میں تھا --یہاں سے سب ختم کر کے وہ روبرٹ کے پاس پہنچا --

Novels Queen

میں نے کہا تھا ڈیل کر لو --اگر کر لیتے تو یوں --

میری بیٹی کہاں ہے --اس کے گریبان پہ ہاتھ ڈالتے وہ تیش کے عالم میں اگے بڑھا تھا --

تمہاری بیٹی میرے بیڈ روم میں -- ابھی اسی کے پاس سے آرہا ہوں --

تم --خبیث انسان ہو-- اس سترہ سالہ بچی کا کیا قصور تھا --

اس کا قصور یہ تھا کے وہ کمینے باپ کی بیٹی تھی --- خود کو چھڑواتے پیچھے دھکہ دیا --

اسے کہاں چھوڑ کے آئے ہو --میری بیٹی میرے حوالے کرو -- وہ چیخنے لگا --

تمہاری بیٹی صحیح سلامت ہے --ویسے بھی کچھ گھنٹوں میں میں اسے کتنا ---وہ چلنے کے قابل ہے --اور

اپنی بکواس بند کرو کتے -- اس نے اپنے پیچھے پڑا پتھر اٹھا کے رولف کی طرف پھینکا --

تم حد سے بڑھ رہے ہو --ایک طرف ہوتے خود کو بچایا -- تم-مجھے میرا سارا ڈیٹا دے دو تمہاری بیٹی تمہیں مل جائے گی ---

تم بے شک اسے مار دو -- خود کو قابو کرتے وہ دوبارہ کھڑا ہو گیا -- بے شک اسے مار دو-- لیکن میں تمہیں اس ملک کو برباد نہیں کرنے دوں گا

--

Novels Queen

اپنی مٹھیاں کوٹ کی جیب میں دباتے وہ آہستہ آہستہ پیچھے سرکنے لگا رولف اسے متحرک نظروں سے دیکھ رہا تھا -- دو قدم اگے ہوتے اس کے پاوں کا رخ دیکھا --

وہ بائیں جانب بھاگنے والا تھا --رک کے اسے بھاگنے دیا --

میں تمہیں کچھ نہیں دوں گا -- کچھ بھی نہیں چاہیے میری بیٹی کے ساتھ جتنی مرضی راتیں گزار لو --ہنستے وہ وہ ایک دم بھاگا -- رولف وہی کھڑا رہا --

بھاگو --جہاں تک بھاگ سکتے ہو --جیکٹ کی جیب سے چاقو نکالتے اس نے عین نشانے پہ مارا تھا --وہ ایک ہی وار میں ڈھیر ہو گیا ---

Novels Queen

یہاں میں بادشاہ ہوں --اور تم جیسے دو ٹکے کے غنڈے میرے جوتے سے مسل دیئے جاتے ہو -- واپس مڑتے اس نے جیبوں میں ہاتھ ڈال لیے تھے

آبان --دروازے پہ دستک ہوئی تو دعا کو اٹھائے دروازہ کھولا --

اسے اٹھا لیں پلیز-- اسے واش روم جانا تھا لیکن دعا تھی کے روئے جا رہی تھی اور وہ کسی کے آنے کا ویٹ کر رہی تھی --

اوکے مجھے دیں --اسے پکڑتے ہاتھ میں پکڑا سامان بیڈ پہ رکھا --

کیو رو رہی ہے --

Novels Queen

مجھے کیا پتہ --- اکتائے ہوئے کہتے وہ واش روم چلی گئی تو آبان نے دعا کو دیکھا --چھوٹی آنکھیں پانیوں سے بھری ہوئی تھیں --لگتا ہے آذان پہ گئی ہے اس معاملے میں -- بڑبڑاتے اسے جھلایا --

میری گڑیا -- کیوں رو رہی ہے --پیار سے پچکارتے اس کے بھیگے گال اپنے گال سے ٹکائے ---

ماما کو بتانا تھا وہ اٹھا لیتیں -- زرنم کو باہر نکلتے دیکھ کے کہا --

مجھ سے چلا جاتا اتنے دور جا کے پہلے میں انہیں کہوں پھر واپس آؤں --

موبائل کس مرض کی دوا ہے --کب سے بیٹھی ہیں ایسے ہی -- دعا سونے لگی تھی اسے دونوں بازؤں میں لے کے بیڈ پہ ڈالا --

Novels Queen

آدھا گھنٹہ ہی ہوا ہے --اب دیکھیں چپ کر گئی ہے --کب سے رو رہی تھی -- آہستہ آہستہ اس کی طرف آتے اس کا پرسکون چہرا دیکھا --

آپ خود جھنجھلائی ہوئی تھیں --توجہ سے بہلاتیں تو چپ کر جاتی --

خود آفس چلے جاتے ہیں مما اپنے روم ایزل بوتیک --میں اکیلی اس کے ساتھ پاگل ہو جاتی ہوں --

مما ہیلپ کرتی تو ہیں --وہ اپنے جوتے اتارتے اسے دیکھ رہا تھا --ان سے کہوں گا میں --وہ دھیان رکھیں گی --

نہیں --میں کر لوں گی -- منہ پھلائے وہ اپنی طرف آ کے بیٹھی --

Novels Queen

اب نہیں کیوں ہے -- انہیں ہیلپ کرنی چاہیے --- کوٹ اتارتے ویسٹ اتارنے لگا ---

کرتی ہیں وہ بھی لیکن ہر وقت تو انہیں تنگ نہیں کر سکتے نا ہم --

اب آپ کیا چاہتی ہیں -- اسے سمجھ نہیں آرہی تھی خود بھی نہیں سنبھال پا رہی اور کسی اور کو بھی مدد نہیں کرنے دینی --

جو میں چاہتی ہوں آپ نے کرنا تو نہیں ہے -- دعا پہ کمبل سہی کرتے مصروف سی دکھی --

جو کہتی ہیں سب کرتا ہوں زرنم -- ابھی بتائیں میں کیا کروں -- کف فولڈ کرتے بنا جوتوں کے چلتا ہوا اس کے قریب ایا --

www.kitabnagri.xyz

آپ آفس نا جایا کریں -- اس کے چہرے کے تاثرات جانچتے زرنم نے کہہ دیا --

اوکے -- میں گھر رہ کے اسے سنبھالوں گا -- حیرانگی سے ٹائی ڈھیلی کی --

جی --کیوں نہیں سنبھال سکتے -- اسی کے انداز میں زرنم نے بھی جواب دیا --

نہیں-- پھر آفس کون جائے گا --

یہیں سے کر لینا کام ---میں اٹھا لیا کروں گی اسے --

تو جب آپ نے ہی اٹھانا ہے تو پھر میرے یہاں رہنے کا فائدہ میں آفس ہی چلا جاؤں -- وہاں سکون --

www.kitabnagri.xyz

آبان-- وہ چڑی --بس مجھے نہیں پتہ آپ یہیں رہا کریں --مجھے چھوٹی چھوٹی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے بار بار اٹھنے سے درد ہوتا ہے --

کون سی چھوٹی چیزیں ہیں --سب کچھ تو اس ہے بس واش روم جانے کا مسلہ ہے -- اس کا ہاتھ پکڑتے انگوٹھے سے پشت کو مس کیا--

آپ کی بیٹی ہے --آپ خود سارا دن گھر نہیں ہوتے میں ہلکان ہو جاتی ہوں --

پھر رات کو یہ الگ سے روتی ہے --مجھے نہیں سنبھالنا اپنے ساتھ لے جایا کریں اسے پھر--آنکھیں گیلی ہوئیں --

صرف میری بیٹی ہے --آئی برو اچکائے --

ہاں -- آپ کی ہی ہے --

محنت دونوں کی ہے -- آبان نے آنکھیں سکیڑتے ٹھوڑی کا تل دیکھا --

میں نے تو منع کیا تھا --آپ نے ہی زبرستی کیا سب --

کس چیز کے لیے منع کیا --اور کیا زبرستی کی ہے میں نے --وہ۔ٹریک سے اتر رہا تھا اور زرنم بے خیالی میں بولے جا رہی تھی اسے بس دعا کی فکر تھی جو اس سے سنبھالی نہیں جا رہی تھی شاید پہلی دفعہ سب کو سمجھ نہیں آتی کیسے کرنا ہے --

میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے مت چھوا کریں ---

Novels Queen

چھو تو اب بھی رہا ہوں -- ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے مسکراہٹ چھپائی --.جو وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ چکی تھی --

آبان اپ کو ابھی بھی مزاق سوجھ رہا ہے --ہاتھ چھڑواتے ناراضگی سے دیکھا --

اب دیکھیں کتنے سکون سے سو رہی ہے اور آپ فضول میں پریشان ہو رہی ہیں --

آپ کو کیا پتہ -- ایک دن رہیں نا گھر تو سمجھ لگے --

ٹھیک ہے --ایک بار آپ ٹھیک ہو جائیں پھر میں روز گھر ہی رہا کروں گا --

پھر میں خود بھی سنبھال لوں گی --

www.kitabnagri.xyz

اچھا ۔۔اچھا ۔۔کل نہیں جاؤں گا ۔۔۔ اور اپنی بیوی کی خدمت کروں گا ۔۔

بیوی نہیں ۔۔ بیٹی ۔۔ تصیح کی ۔۔

وہی وہی ۔۔میری بیوی کی بیٹی ۔۔

اب میں جاؤں فریش ہو لوں پھر بھوک بھی لگی ہے مجھے ۔۔

اوکے ۔۔ جائیں ۔۔ اسے اجازت دیتے لحاف اپنے اوپر سیٹ کیا ۔۔دعا آبان کی جگہ پہ سو رہی تھی ۔۔وہ چلا گیا تو سیدھی ہو کے لیٹ گئی ۔۔

وہ کپڑے لیے سلائڈ ڈور بند کر رہا تھا ایک نظر زرنم کو دیکھا ۔۔ ماں بننے کے بعد وہ اور بھی پیاری ہو گئی تھی ۔

۔پہلی دفعہ جو اس کا حشر ہو چکا تھا اس نے سوچا تھا اب کم سے۔کم وہ پانچ سال تک اسے اس نظر سے دیکھے گا بھی نہیں پر۔۔

تم کہاں تھے میں کب سے انتظار کر رہی ہوں ۔۔ رولف بارڈ روم میں داخل ہوا تو نورا چینجنگ روم سے نکل رہی تھی ۔۔

کچھ نہیں ۔۔بس کام تھا تھوڑا سا وہی کرنے گیا تھا ۔۔

چھوٹا سا کام اتنا ٹائم نہیں لیتا ۔۔ صبح سے غائب ہو تم ۔۔ رولف بارڈ جو ڈرار میں کچھ رکھ رہا تھا اس کے ہاتھ رکے ۔۔

تو تم مجھے مس کر رہی تھی ۔۔ سر اٹھاتے اسے دیکھا ۔۔

یہ تمہیں ہر بار ایسا کیوں لگتا ہے میں تمہیں مس کر رہی ہوتی ہو۔۔۔

www.kitabnagri.xyz

کیونکہ جس طرح تم پوچھتی ہو اس کا مطلب یہی ہے تم۔مجھے مس کر رہی ہوتی ہو۔۔

سہی ہے ۔۔ اب بتاؤ کہاں تھے ۔۔ وہ اسے بات بدلتے دیکھ کے دو بارہ موضوع پہ آئی ۔۔

کام تھا تو کام تھا۔۔

کون سا کام ۔۔مجھے نہیں بتا سکتے ۔۔

اب ہر کام تمہیں ضروری ہے بتانا۔۔ اپنے کپڑے نکالتے وہ باتھ روم میں بند ہو گیا۔۔۔

نورا ویسے تو مشکوک نا ہوتی لیکن اس کے اس انداز پہ اسے شبہ ہوا -- سر جھٹکتے اپنے بال کیچر میں قید کیے -- مس کیرج کو ہوئے بھی ڈیڑھ سال ہونے والا تھا --دوبارہ سے کوئی امید نظر نہیں آئی --

سوچتے اس نے پاس پڑا سکارف اٹھا کے سر پہ لیا -ناروے میں شکر ہے کسی کو اس چیز کا اعتراض نہیں ہوا تھا اس سے -- وہیں قد آور آئنے کے سامنے بیٹھے وہ خود کو دیکھ رہی تھی جب رولف باہر آیا --

رولف نے اسے ایک نظر دیکھا -- یونی ورسٹی سے ڈاکومنٹس لینے تھے وہی لینے گیا تھا -- جھوٹ بولتے اس کے قریب آیا --

یہی بات تم مجھے پہلے بتا سکتے تھے --

ہاں لیکن تمہیں چڑانے میں بھی تو مزا آتا ہے -- دونوں کا عکس آئنے میں نظر آرہا تھا --

Novels Queen

مجھے تم پہ یقین نہیں ہے ۔۔آئنے میں اس کی آنکھوں کو دیکھتے وہ اٹھی پھر اسے گھورتے سائڈ سے ہو کے نکل گئی ۔۔

تمہارے خیال سے میں کہاں گیا ہوں گا ۔۔ اس نے بھی پلٹ کے اسے دیکھا ۔۔ سفید ٹی شرٹ اور گرے ٹراؤزر میں ماتھے پہ بکھرے گیلے بال وہ خوبرو لگ رہا تھا ۔۔

میرے خیال سے مسز اینگر کے پاس گئے تھے ۔۔ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں بتایا گیا ۔۔

اس سے ملنے کے لیے مجھے مرنا پڑے گا ۔۔ برش اٹھاتے گیلے بالوں میں چلایا ۔۔ نورا کو سمجھ نہیں لگی اس نے کیا کہا ہے سر اٹھا کے اسے دیکھا ۔۔

Novels Queen

یس --اسے ملنے کے لیے مجھے اب مرنا پڑے گا--

تم نے اسے مار دیا ہے رولف --

ہاں -- وہ تو شادی سے پہلے ہی دنیا سے کوچ کر گئی تھی -- کنگھی کر کے اپنی طرف آکے بیٹھا--

تمہارے ہاتھ کانپتے نہیں ہیں --جب تم کسی کو مارتے ہو -- خوف کا سایہ اس کے چہرے پہ لہرایا--

نہیں -- تمہیں کوئی پرابلم ہے --

ہاں -- رولف تم ایسے ہی کسی کی جان نہیں لے سکتے ۔

Novels Queen

مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی یار -- پہلے تو تمہیں اس سے پرابلم تھی اب جب اسے مار دیا ہے تب بھی تمہیں مسلہ ہے --

میں نے کب کہا تھا تم اسے مارو -- میں نے تو اس سے دور رہنے کا کہا تھا --

چھوڑو یار -- ہم کیوں بلا وجہ کی بحث کر رہے ہیں --

یہ بلاوجہ کی بات نہیں ہے کیوں تم دشمنیاں پالتے ہو -- کل کو اس کا کوئی اور رشتے دار ہماری جان پہ پہنچ گیا تو --- تو --

تو وہ بھی مر جائے گا -- پرسکون برفیلے لہجے میں کہا --

Novels Queen

نہیں -- وہ نہیں مرے گا --اب کی بار میں مروں گی --پہلے میرا بچہ مرا اب میں مروں گی وہ چیخ پڑی --اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا --

نورا -- تم فضول میں بات بڑھا رہی ہو -- میں تم تک کسی کو آنے ہی نہیں دوں گا --

ہاں جیسے پہلے -- ہاتھوں کو حرکت دیتے وہ طنزیہ ہنسی --وہ نہیں جانتی تھی اگر رولف اسے نا مارتا تو وہ اسے مار دیتی -- کسی ایک کو مرنا تھا تو مسز اینگر ہی کیوں نہیں --

تم ابھی بھی کسی کو مار کے آئے ہو نا --اس کی آنکھوں میں وحشت زدہ آنکھیں ڈالتے دیکھا --

Novels Queen

نورا -- کھڑے ہوتے اسے کندھوں سے تھاما --تمہارا میرے معاملات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے -- اور نا ہی تمہیں کوئی ٹینشن لینے کی ضرورت ہے --

مجھے خوف آنے لگا ہے تم سے -- تم مجھے بھی مار دو گے ایک دن --- خود کو چھڑواتے دور ہٹی -- رولف نے اسے بے بسی سے دیکھا --

پھر اسے چھوڑ کے باہر چلا گیا -- نورا کی تو جان حلق میں آئی ہوئی تھی --

اگر وہ ایسے ہی لوگوں کو مارتا رہا تو اس تک آنے میں لوگوں کو دیر نہیں لگے گی --اور نورا رولف بارڈ کو کھو نہیں سکتی تھی --

----

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب آبان کی آنکھ رونے کی آواز پہ کھلی --

Novels Queen

رخ بدل کے دیکھ تو زرنم نیم دراز آنکھوں سے دعا کو ہلکا ہلکا تھپک رہی تھی جو منہ بسورے ہلکی ہلکی سسکیاں لیتے کبھی آواز اونچی کر لیتی کبھی چپ ہوتے پھر سسکی لیتی --

زرنم -- اٹھ کے بیٹھتے اس کا ہاتھ روکا -- پھر دعا کو اٹھایا --

اسے کہیں درد ہو رہا ہے اور آپ ایسے -- اسے اپنے گود میں رکھتے دیکھا آنکھیں رو رو کے گیلی ہوئی تھی ساتھ کٹوروں میں پانی مچل رہا تھا --

میرا بے بی --اٹھا کے کھڑے ہوتے کندھے سے لگایا --

دودھ کہاں ہے اس کا --

www.kitabnagri.xyz

نہیں بنایا تھا رات کو -- سوئی آواز میں زرنم جواب دیتے سیدھی ہوئی -- پھر سلیپر پہنے --

آپ اسے چپ کروائیں میں لے کے آتی ہوں --وہ خود بھی جھول رہی تھی ایک ہاتھ سے دعا کو تھاما اور دوسرے سے زرنم کو پکڑا --

آبان اس کے ساتھ کچن میں آیا --- تاکہ اس کی مدد کر سکے --

آپ یہاں بیٹھیں اسے پکڑیں میں بناتا ہوں --اسے چیئر پہ بیٹھاتے دعا کو اس کی گود میں رکھا ---

ابھی مجھے کہتی ہیں میں دن میں بھی گھر رہا کروں -- بڑبڑاتے فریج سے دودھ نکالا --اگر ایسا ہوا تو میں بھی پاگل ہو جاوں گا --

یہ بوائل ہے --پھر زرنم کو دیکھا جو اسے فیڈ کرانے کے چکروں میں تھی --اور دعا کو ایک بازو کے سہارے رکھے سیدھی ہو رہی تھی --

تو۔مجھے یہاں کیوں لے کے آئی ہیں --آبان کا دماغ گھوم گیا --

میں نے کہا تھا نیچے آنے کا -- پرسکون انداز میں کہتے وہ نیند میں ہی تھی

زرنم -- دانت پیستے اس کے سامنے بیٹھا --اسے فیڈر میں ڈال کے دودھ دیتی ہیں یا بس ایسے ہی --وہ پوچھ رہا تھا --

نہیں --ماما کہتی ہیں ابھی نہیں دینا -- نفی میں سر ہلاتے دعا کو خود میں چھپا لیا --

Novels Queen

آبان نے بمشکل خود کو کچھ کہنے سے روکا۔۔پھر گہری سانس لیتے دودھ کا باؤل اٹھا کے دوبارہ فریج میں رکھا۔۔

وہ اسے فیڈ کروا رہی تھی اور ساتھ سو بھی رہی تھی یہی کام بیڈ روم میں بھی ہو سکتا تھا اگر وہ جاگ رہی ہوتی تو۔۔

آپ جا کے سو جائیں۔۔ بند ہوتی آنکھیں بمشکل کھول کے اسے کہا۔۔

ہاں میرا دماغ خراب ہے نا۔۔ آپ یہاں وہاں گری ہوئی ہو تو اور پرابلمز کھڑی ہونگی۔۔ پھر دس دن میرے اس میں لگیں گے۔۔

اچھا۔۔سوری۔۔اس نے ہتھیلی سے آنکھوں کو رگڑتے خود کو جگانے کی کوشش کی آدھی رات سے وہ جاگ رہی تھی ابھی جب آنکھ لگی تو پھر سے

دعا نے رونا شروع کر دیا تھا --اب آنکھیں ایسے ہی بند ہوئی تھیں -- دس منٹ وہ ایسے ہی بیٹھے رہے --

آپ سوتے رہیں اور میں جاگتی رہا کروں --؟ کافی دیر بعد دوبارہ یاد آیا تو زرنم نے آبان کو سنائی ---

اب آپ کو میرے سونے سے بھی جیلسی ہو گی --ترش انداز میں کہتے وہ زرا سا اگے ہوا --بازو ٹیبل پہ رکھے ہوئے تھے --

ہاں --کیونکہ یہ صرف میری بیٹی نہیں ہے -- محنت آپ نے ہی کی تھی --اسی کی بات لوٹاتے اترا کے کہا --

میں اسے فیڈ تو نہیں کروا سکتا نا -- اسے اٹھتے دیکھ کے دعا کو لیا --

Novels Queen

کوشش تو کر سکتے ہیں نا -- اس کے پیچھے باہر نکلتے وہ اتنی ہلکی آواز میں بولی لیکن آبان نے سن لیا تھا --

کیا -- خود پہ ضبط کرتے ٹھہرا -- میں کیسے کروا سکتا ہوں یار ----

ہاں سارے کام میں نے ہی کرنے ہیں -- آپ نے بس اپنے آفس کو دیکھنا ہے --

آپ جا کے سو جائیں -- میں اسے دیکھ لوں گا -- حلانکہ ہنسنے والی سیچوئیشن تھی پھر بھی ابان کو ہنسی نہیں آئی -- اور نا ہی بحث کرنے کا موڈ تھا

زرنم اوپر چلی گئی تو وہیں اسے اپنے اوپر الٹا کے صوفے پہ لیٹ گیا -- اگر یہی حالات رہے تو پھر اسے گھر ہی رہنا چاہیے -- دعا پہ اپنی ہتھیلی رکھتے وہ چت لیٹا تھا --

زرنم اوپر آ کے سو گئی ۔۔کافی دیر بعد جب دوبارہ آنکھ کھلی تو صبح کے گیارہ بج رہے تھے ۔۔۔

سب سے پہلے دعا کی جگہ کو دیکھا جو خالی تھی ۔۔تیزی سے اٹھتے باہر آیا رات کو کیا ہوا تھا سب زہن میں چل رہا تھا ۔۔

نیچے عشوے دعا کو اٹھائے ہنسا رہی تھی ۔۔۔

سوری پھپو ۔۔ تیزی سے قریب آتے دعا کو دیکھا جو اس کے علاوہ باقی سب کے پاس ہنستی مسکراتی رہتی تھی ۔۔

سوری کس لیے ۔۔میرا بیٹا ہے میرا بھی تو حق بنتا ہے اسے سنبھالنے کا ۔۔

نہیں۔۔ایسی بات نہیں ہے ۔۔ شرمندہ ہوتے وہ دعا کو جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔۔مجھے نیند آگئی پتہ ہی نہیں چلا آبان اسے اٹھا کے نیچے لے آئے ۔۔

ابان یہیں سو رہا تھا ۔۔ عشوے نے تصیح کی ۔۔

ا۔۔اچھا ۔۔ وہ ایک بار پھر شرمندہ ہوئی ۔۔اصل میں ۔۔

اٹس اوکے ۔۔ہوتا ہے سب کے ساتھ ۔۔ تم آرام سے نیند پوری کرو میں ہوں اس کے پاس ۔۔۔

نہیں ۔۔آپ مجھے دے دیں ۔۔اگے بڑھ کے اسے اٹھا لیا ۔۔کپڑے چینج ہوئے تھے اس کے ۔۔

Novels Queen

آنکھیں کھولے ہونٹ بند کیے پھولے پھولے سرخ سیب جیسے گال --

گال پہ ہونٹ لگاتے خود سے لگایا --

تنگ کیا ہو گا --

نہیں بلکل بھی نہیں --بلکہ میں تو کہتی ہوں مجھے ہی دے دو--

سچ میں --- وہ تو تیار تھی - پھر دونوں کھلکلا کے ہنسی --

تم فضول میں اتنا ہلکان ہوتی ہو --بچے روتے ہی ہیں --

یہ بہت روتی ہے --

آذان بھی روتا تھا -- بہت زیادہ --اس کی تین ماہ بعد آنکھوں کا رنگ بدلنا

شروع ہو گیا تھا --

رونے کی وجہ سے ---

Novels Queen

نہیں --ایکچولی اس کی آنکھوں کا رنگ پہلے سے گرین تھا شاید لیکن واضح نظر انا تین-ماہ بعد شروع ہوا تھا --

پانچ چھ سال تک تو وہ روتا رہا تھا ---ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ جی بھر بھر کے آنکھوں سے انسو نکالتا کے بس --

اور آبان --

آبان کا بچپن میرے پاس نہیں گزرا --وہ-پانچ سال کا تھا جب اس سے میں ملی تھی بہت کیوٹ اور شرارتی--بس باپ کی ناک میں دم کیے رکھتا --

وہ شروع سے سنجیدہ تھا -- میرے آنے کے بعد وہ کچھ ٹھیک ہوا --

عشوے آہستہ آہستہ اسے بتا رہی تھی اور زرنم دعا کو گود میں لیے سن رہی تھی

جب سے ایزل کی مامی اس سے ڈیل کر کے گئی تھی تب سے وہ کچھ ان کمفرٹیبل تھا --جو بھی تھا وہ ایک چھوٹی سی بچی کی جان نہیں لے سکتا تھا --

محظ اپنے بدلے کے لیے -- ایزل میچور تھی بڑی تھی --اور آبان کی بیٹی جو چند دنوں کی تھی --

سر جھٹکتے سامنے دیکھا -- ایزل آرہی تھی ---اسے اپنا وہم لگا دوبارہ سر ہلاتے غور سے دیکھا ایزل ہی تھی ---

Novels Queen

وہ اس کی بوتیک میں کیا کر رہی تھی --سیدھے ہوتے لیپ ٹاپ پہ نظریں مرکوز کیں ایزل بنا دستک دیئے اندر آئی تھی ---

کیا بات ہے --آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں ہمارے کوچہ غریباں میں -- خود کو مصروف ظاہر کرتے ایک نظر ڈالی --

گرین پلین ٹراؤزر اور گھٹنوں تک آتی شرٹ میں اوپر ڈریس کوٹ پہنے وہ کرسی گھسیٹ کے بیٹھ گئی وہی انداز جو آذان شیخ کا تھا --

پچھلے کچھ عرصے میں تم نے جو جو میرے ساتھ یا میری فیلی کے ساتھ کیا ہے -- اس کا حساب چکتا کرنے آئی ہوں میں --

وہ پرسکون تھی آبان کی طرح تحمل مزاج -- لہجے کا سرد پن اگلے بندے کو ساکت ہونے پہ مجبور کرنے والا --

Novels Queen

تم شاید بھول رہی ہو کہ تم سے میں ڈرنے والا نہیں ہوں --

میں ڈرانے آئے بھی نہیں ہوں -- بس تم سے آخری ملاقات تھی --

جس کے لیے تم نے مجھے اتنا پریشرائز کیا ہے آخر مجھے یہ قدم اٹھانا ہی پڑا
-- اپنے پیچھے گلاس ڈور سے دیکھتے مسکرائی --

ہاشم نے اس کے نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو کھڑا ہو گیا --

پولیس کو تم لے کے آئی ہو-- سامنے سے آتے دو پولیس آفیسر کو دیکھ
کے اس کی سیٹی گم ہو چکی تھی --

نہیں تمہارے کرتوت لے کے آئے ہیں--

Novels Queen

تم بہت پچھتاؤ گی -- مٹھیاں بھینچتے وہ غرایا --

پہلے بھی پچھتا رہی ہوں -- تمہیں لگام تب کیوں نہیں ڈالی جب تم نے میرے ڈیزائنز چوری کیے ---

مجھے تمہیں اسی وقت جواب دینا چاہیے تھا جب رات کے اندھیرے میں تم میرے کمرے میں گھسے تھے --

لیکن اب میں -- تمہیں چھوڑوں گا نہیں تمہارے پورے خاندان کو گھسیٹوں گا -- تمہارے بھائی کے سارے ثبوت اب پولیس کو میں خود دوں گا --

تیش کے عالم میں اسے گھسیٹ کے اپنے سامنے کھڑا کیا -- ابھی میں چلا جاؤں گا پولیس کے ساتھ -- لیکن بہت جلدی تم مجھے کھلی فضا میں دیکھو گی --

وہ دن کبھی نہیں آئے گا -- خود کو چھڑواتے وہ دور ہٹی پولیس اندر آچکی تھی --

بس کرو یار -- اتنا بھی کون دھمکاتا ہے -- پولیس آفیسر اندر داخل ہوتے ہی اسے کنگھن پہنانے لگا تھا --دوسرے نے فائل اس کے سامنے لہراتے مسکراہٹ سے نوازا --

ایک نہتی عورت کو ٹارچر کرنے کے جرم میں ہم تمہیں جیل لے جا رہے ہیں --

Novels Queen

ایک پیپر اس کی آنکھوں کے قریب کیا جو غیض و غضب کے عالم میں لال پیلا ہو رہا تھا --

اور یہ --دوسرا نکال کے سامنے کیا --تمہاری یہ بوتیک سیل ہو رہی ہے --اس پہ چوری کا الزام ہے --

بکواس کر رہی ہے یہ عورت -- خود کچھ کر نہیں سکتی مجھ پہ الزام لگا رہی ہے --وہ چلاتے خود کو دھکیلتے ایزل کے قریب لایا --

تم سے پائی پائی کا حساب لوں گا ایزل شیخ --میرے پاوں کے تلوے چاٹو گی تم -- تمہارے وجود کے اتنے حصے کروں گا کتے بھی نہیں ڈھونڈھ سکیں گے --

پولیس والا اسے گھسیٹتے دور لے جا رہا تھا لیکن وہ چیختا رہا

Novels Queen

پہلے یہ بڑا ڈوگی تو خود کو آزاد کروا لے -- پورے اعتماد سے قدم اٹھاتے ایزل ان کے پیچھے تھی --

اب کچھ سالوں تک ہی سہی -- یہ ہاشم نامی بلا ٹلی تھی

وہ ابھی میٹنگ ختم کر کے اپنے روم میں پہنچا تھا

-- موبائل اٹھاتے سکرین روشن کی وہاں مسڈ کالز کی لمبی لائین لگی تھی -- اور وہ سارے زرنم کی تھی --

کال بیک کرتے فون کان سے لگایا -- ٹوں ٹوں ہو کے کال جانا بند ہو گئی لیکن ریسیو نہیں ہوئی -- دوبارہ کی -- پھر بھی وہی حالت --

پریشانی سے اب مما کے نمبر پہ کال کی جو انھوں نے اٹھالی --

زرنم کہاں ہے --پہلا سوال --

میرے ساتھ --- مساج کر رہی ہے دعا کی --

اور موبائل کہاں ہے --

موبائل -- عشوے نے ساتھ زرنم کو دیکھا --

وہ روم میں ہے -- زرنم نے جواب دیا تو عشوے نے آبان کو بتایا ---

خیریت ہے --

جی انہیں فون تو دیں ایک منٹ --

اوکے اس کے کہنے پہ فون زرنم کو پکڑایا --

اتنی کالز آئی ہوئی تھیں -- سوالیہ انداز --

ہاں جی ---وہ لوشن اپنی ہتھیلی پہ نکال رہی تھی --

Novels Queen

کیوں کی تھیں ۔۔وہ جھنجھلانے لگا تھا ۔۔

میں بعد میں بتاؤں گی آنے سے پہلے کال کیجئے گا ابھی میں بزی ہوں ۔۔ تفصیلی بتا کے موبائل مما کو پکڑا دیا وہ کچھ دیر اسے حال احوال دیتی رہیں دعا کہاں ہے زرنم کیا کر رہی ہے اور کیسے کر رہی ہے پھر کال بند کر دی ۔۔

زرنم دعا کو مساج کر کے فارغ ہوئی تو عشوے کو پکڑا دیا ۔۔

چھوٹی سی تھی اسے سنبھالنا بھی مشکل تھا ۔۔

اب اسے نہلانا ہے ۔۔

نہیں ۔۔ابھی نہیں ۔۔کچھ دیر ٹھہر کے ۔۔ تم آبان سے بات کر لو ۔۔ دعا کو صوفے پہ ڈالتے اسے بھیجا ۔۔

Novels Queen

وہ اوپر روم میں آئی اور موبائل اٹھایا آبان کی دو تین کالز تھیں --

اسلام و علیکم -- کال کرتے سلام کیا--آبان بھی فارغ ہی تھا فلحال --

وعلیکم اسلام -- جواب دیتے ریولونگ چئیر آگے گھسیٹی --

کیا بات کرنی تھی آپ نے جو کال کی --

میں نے نہیں آپ نے کال کی تھی پہلے -- وہ پوری فرصت سے مخاطب تھا --

مجھے اب بھول گیا ہے --زرنم باسکٹ سے دعا کے کپڑے نکال رہی تھی --

آج واپسی پہ فارم ہاؤس چلیں گے -- گلا کھنکارتے آبان نے لیپ ٹاپ اون کیا ---

نہیں جی -- اب ہم کبھی جائیں گے ہی نہیں --

واہ -- پہلے تو اتنا اچھا لگا تھا کہ مجھ سے اپنے نام کروا لیا اب جائیں گے ہی نہیں --

پہلے پسند تھا اب نہیں ہے --اور آپ چلے جائیں اکیلے بے شک -- میں نہیں جاؤں گی --

میں وہاں اکیلا کیا کروں گا بائی دا وے --

مجھے کیا پتہ --

Novels Queen

آپ کا گھوڑا آپ کو مس کر رہا ہو گا ---

اوہ --اسے یاد آیا ایک گھوڑا بھی تو تھا ---ٹھیک ہے میں پھپھو کے ساتھ چلی جاؤں گی --مسلہ ختم --

پھپو کے بیٹے کے ساتھ جانے میں کیا پرابلم ہے --

پھپھو کا بیٹا فارم ہاؤس نہیں گھماتا بلکہ -- وہ رک گئی --

بلکہ ---وہ-خاموش رہی --اب کیا کہتی

بلکہ--آگے سے بھی انسسٹ کیا گیا --

بلکہ--سے آگے-- بلکہ کے آگے کیا ہے مسز آبان --

کچھ نہیں --آپ بس گھما پھرا کے مجھے اٹکا دیا کریں -- دوسری طرف آبان کے لبوں کو بے ساختہ مسکراہٹ چھو گئی --

Novels Queen

اس بار دعا ہو گی نا ہمارے ساتھ ہم اکیلے تھوڑی جائیں گے --

نہیں -- نہیں -- نہیں -- میں اکیلی چلی جاؤں گی آپ کے ساتھ ہر گز نہیں جاؤں گی --- آپ وہاں جا کے بدل جائیں گے --

ویسے جس چیز کے لیے آپ ڈر رہی ہیں وہ تو میں اپنے بیڈ روم میں بھی کر سکتا ہوں -- بلکہ آئی تھنک ہم لوگوں نے کیا ہے -- پھر ----

آبان -- آپکے آس پاس کوئی نہیں ہے جو ایسے باتیں کر رہے ہیں -- اس کی چلتی زبان زرنم کے کانوں میں بج رہی تھی سرخ ہوتے بریک لگوائی --
نہیں -- میں اکیلا ہوں --

اسی لیے شروع ہو گئے ہیں --

Novels Queen

آپ اپنے شوہر کو منع کر رہی ہیں -- موبائل ہٹاتے ٹائم دیکھا ابھی دوپر کے ڈھائی ہو رہے تھے -- اور شوہر کو منع کرنے سے کتنا گناہ ہوتا ہے آپ کو معلوم ہے --

ن۔نہیں--میں نے منع نہیں کیا---

جس عورت کا شوہر ناراض ہو کے سو جائے ساری رات اس کے بیڈ کے نیچے آگ جلتی ہے --

ن--نہیں نا منع نہیں کیا میں نے --بس فارم ہاؤس نہیں جانا---

وہاں جانے سے آخر مسلہ کیا ہے -- ہم لوگ انجوائے کریں گے --ہارس رائڈینگ جیسے پہلے کی تھی اور --

Novels Queen

اچھا اچھا -- وہ جلدی سے بولی تاکہ آبان خاموش ہو جائے --

اوکے ---پھر میں لینے آرہا ہوں -- آبان کا تو کام بن گیا --

ن-- نہیں --میرا مطلب ہے کے ابھی دعا کو نہلانا ہے پھر کبھی --

دعا نہیں جائے گی -- صرف آپ اور میں--
آبان -- ابھی نہیں --نا وہ اکیلی --

اس کو دادو کے پاس چھوڑ دیں گے ماما سنبھال لیں گی --

آپکو کیا پتہ میری عزت کا فالودہ نکال دیتے ہیں ہر بار -- غصے سے کہتے فون دیکھا جو بند ہو چکا تھا --

پھر جلدی سے دعا کے کپڑے نکالے -- تاکہ آبان کے انے سے پہلے وہ اسے تیار کر لے --

نیچے آئی تو عشوے اسے اٹھائے بیٹھی تھی --

پھپھو-- مجھے دیں -- قریب ہوتے ان سے دعا کو لیا وہ مساج کروانے کے بعد پرسکون تھی -- اسے اٹھائے وہ اوپر آئی پھر باتھ کروایا --

بمشکل ہی وہ اسے نہلا پاتی تھی خود ساری بھیگی بھیگی باہر آئی تو دروازے پہ مخصوص دستک ہوئی -- دل دھک سے باہر آیا --

ابے اتنی جلدی کون آتا ہے -- تیزی سے ہاتھ چلاتے دعا کو پیمپر پہنایا پھر چھوٹو سی نکر ---

دروازے پہ دوسری دفعہ دستک ہوئی تو زرنم نے دوپٹہ اٹھا کے گلے میں لٹکایا --

آ بھی گئے -- دروازہ کھولتے آبان کو گھورا--

آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں -- بازو اور پائینچے بھیگے بھیگے دیکھ کے آبان کو الجھن ہوئی ۔

آپ دعا کو شرٹ پہنا دیں گے -- میں ابھی چینج کر کے آتی ہوں --

آبان نے کوٹ اتارتے اسے دیکھا جو فریش سی آنکھیں کھولے چھت کو دیکھ رہی تھی --

Novels Queen

ہم اسے نہیں لے کے جا رہے ساتھ پھر اس کے ساتھ کیوں ہلکان ہو رہی تھیں -- اپنے کف فولڈ کرتے گھٹنے بیڈ پہ ٹکائے پھر دعا کو ٹاول سمیت گھسیٹ کے اپنے سامنے کیا --

زرنم کوئی جواب دیئے بنا ڈریسنگ ٹیبل سے اپنے کپڑے نکال رہی تھی --

یہ والے پہن لوں -- سرخ رنگ کا پھولا ہوا فراک نکال کے اس کے سامنے کیا --

نہیں --اور آپ نے ایسے ویسے کوئی کپڑے پہنے تو یہیں چھوڑ جاؤں گا --اسے سخت چڑ ہونے لگی تھی --ایسے کپڑوں سے جو جسم سے زیادہ آگے پیچھے پھیلے ہوتے تھے --

اوکے پھر تو- میں تو یہی پہنوں گی --

Novels Queen

ٹھیک ہے -- پھر جب میں نے چینج کروائے تو مزہ آئے گا آپ کو --

آپ مجھے بلیک میل کر رہے ہیں گھورتے وہ واپس چلی گئی --

میں نکال کے دیتا ہوں --آبان دعا کو شرٹ پہنا کے ڈیسنگ روم میں چلا آیا -- زرنم پیچھے ہو گئی اب وہ دیکھ رہا تھا --پھر لائٹ سا گرے کلر نکالا -- سادہ سی کھلی قمیض اور ٹراوزر جو نا زیادہ کھلا تھا نا تنگ --

اس کے ساتھ دوپٹہ نہیں ہے --

وہاں ہمارے علاوہ کوئی نہیں ہو گا --

پھر بھی میں وہاں ایسے گھوموں گی -- ان کمفرٹیبل ہوتا ہے --

Novels Queen

یہ آپ کے دوپٹے ہمیشہ اچھے سوٹوں کے ساتھ کے غائب کیوں ہو جاتے ہیں۔۔اس دن بھی میری گھڑی توڑ دی تھی اسی دوپٹے کے چکر میں۔۔

دیکھا ۔۔مار دیا نا طعنہ۔۔ ناراضگی سے خود ہی ملتا جلتا دوسرے سوٹ کے ساتھ کا دوپٹہ کھینچ کے نکالا۔۔

نہیں۔۔طعنہ نہیں مار رہا ۔۔بس یہ کہہ رہا ہوں جب پتہ ہے دوپٹے کے بنا گزارا نہیں ہے تو پہلے ہی سب کے ساتھ ارینج کر کے رکھا کریں ۔۔

ہاں جیسے میں تو روز بازار جاتی ہوں ۔۔شادی کے بعد کبھی پوچھا ہے شاپنگ کرنی ہے یا نہیں۔۔ بس یہ ہی کہتے ہیں آج ہم فارم ہاوس جائیں گے ۔۔ جیسے وہاں کوئی لڈو پکے ہوں ۔۔

www.kitabnagri.xyz

اور کچھ -- اس کے خاموش ہوتے ہی آبان نے آئی برو اچکائے --یہ آپ دعا کے بعد لڑنے والے سٹائل کیوں اپنا رہی ہیں--

نہیں-- میں --نے تو بس بات کی ہے --اسے دیکھتے پاس سے گزر گئی --

اب جلدی باہر آنا -- اس کے پیچھے باہر آتے وہ دعا کے پاس آگیا --زرنم سلائڈ ڈور بند کرتے غائب ہو گئی

اگلے تین دن رولف بارڈ گھر سے نہیں نکلا تھا بس اسی چکر میں کہ نورا کو پریشانی نا ہو ---اج اسے الکا بی کے پاس چھوڑ کے وہ الیانہ کے پاس جانے والا تھا--

www.kitabnagri.xyz

اگر تم تیار ہو گئی ہو تو چلیں -- ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی نورا کو دیکھا --سفید رنگ کا سلک کا گاؤن جس کے اوپر نٹ کی جیکٹ بنی تھی پہنے وہ سمارٹ لگ رہی تھی --

سر پہ سفید چھوٹے چھوٹے پھول بالوں میں ایڈجسٹ کرتے کراؤن کی شکل دی --

اس کلر کے ساتھ یہ گرین بہت سوٹ کرے گا --پتہ نہیں آذان وہی ہیرے کا نیکلس کہاں سے نکال لایا تھا قریب آتے اس کے سامنے لہرایا --

تم ابھی تک یہ اٹھائے گھوم رہے ہو -- نورا نے حیرانگی سے دیکھتے نیکلس پکڑ لیا --

شکر ہے تم نے لیا تو۔۔شادی سے ایک دن پہلے ارجنٹ بنوایا تھا لیکن تم نے اسے کئی بار ریجیکٹ کیا۔۔سبز آنکھیں اور سبز ہیرا۔۔

مجھے سبز رنگ پسند نہیں ہے۔۔ نیکلس واپس کرتے اس کے ہاتھ میں پکڑایا

اگر تم کہو تو میں اپنی آنکھیں بھی نکلوا دوں۔۔کرسی کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے وہ قریب جھکا۔۔آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالتے جیسے وہ اپنے کہے سے ایک انچ بھی نہیں ہلے گا۔۔

نکلوا دو۔۔مسکراتے نورا نے گردن ہلائی۔۔

اوکے۔۔ جیسا آپ کا حکم پیچھے ہوتے نیکلس دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔۔

اب چلیں -- کچھ دیر بعد دوبارہ رولف کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ اٹھی -- شادی کے علاوہ نا اس نے کبھی رنگ پہنی تھی اور نا نیکلس -- کبھی کبھی کانوں میں ٹوپس پہن لیتی تھی --

وہ جانتی تھی ایک دن وہ اس کا نیکلس اور رنگ لے گی --تب اس کی گردن اور انگلیاں جس شان سے جگمگائیں گی وہ الگ ہو گی --

وہ لوگ پہلے الکا بی کی طرف ہی آئے تھے --

میری خوش نصیبی ہے کہ پرنس اور پرنسز میرے گھر تشریف لائے ہیں -- آزان کا ہاتھ چومتے وہ شرارت سے مسکرائیں --

اب آپ اتنا تکلف کریں گی الکا بی -- نورا شرمندہ ہوئی وہ کافی دن سے ان سے ملنے نہیں آئے تھے --

www.kitabnagri.xyz

نہیں نہیں ۔۔میں کیوں شرمندہ کروں گی ۔۔میں جانتی ہوں عام لوگوں سے کہیں زیادہ مشکل زندگی ہوتی ہے رائل فیملی کی ۔۔

یہی سمجھ لیں ۔۔ آزان نے آتش دان میں لکڑیاں سیٹ کرتے آگ جلائی ۔۔

میں چائے بناؤں ۔۔ پرانی یادیں تازہ کرتے ہیں ۔۔

ہاں ۔۔کیوں نہیں ۔۔

اوکے ۔۔اٹھتے وہ شیلف کے پاس چلی گئی ۔۔

دوباہ کوئی خوشخبری کب سنا رہے ہو ۔۔ اس کے جاتے الکا بی نے رولف کو پکڑا ۔۔کافی عرصہ گزر گیا ہے اب تو ۔۔

Novels Queen

جب اللہ کو منظور ہو گا تبھی -- موبائل نکال کے دیکھتے جواب دیا اور موبائل واپس پاکٹ میں رکھا میسجز آئے ہوئے تھے --اسے جانا تھا --

نورا الائچی منہ سے توڑ رہی تھی آزان نے اسے گھورا --

ایسے چائے زیادہ مزے کی بنتی ہے -- اسے جواب دیتی وہ اب دودھ نکال رہی تھی --

ویسے آپ ترکی دوبارہ جائیں گی یا نہیں --

جاؤں گی کچھ دنوں تک --

نورا کو ساتھ لے جائیے گا اپنے ننھیال سے مل لے گی -- اتنے نارمل انداز میں کہا کے ایک لمحے کے لیے الکا بی بھی نہیں سمجھ پائیں جب سمجھ آئی تو حیرت سے نورا کو دیکھا جو چائے مکس کر رہی تھی --

کیا کہا --رولف کو دیکھتے ان کی آنکھیں پھیل چکی تھی --

آپ کو بتانا تھا کہ آپ سے جو چھوٹی سی بچی لی گئی تھی -- یاد ہے --

میری بیٹی -- جو اس کا باپ لے گیا تھا --

جی جی -- ان کا ہاتھ تھامتے حوصلہ دیا --

سچ میں -بے یقینی سے نورا کو دیکھا وہ بھی بس رونے ہی والی تھی -- چائے وہیں چھوڑ کے ان کے قریب آئی اور زور سے انہیں خود میں بھینچا --

Novels Queen

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا --اتنا عرصہ دو سال تم یہاں رہی --
اسے چومتے وہ خوشی سے رو رہی تھی --

کہاں رہی ہو تم --اتنا عرصہ کافی دیر بعد جب وہ لوگ اپنے جذبات کا اچھے سے اظہار کر چکیں تو بولنے کے قابل ہوئیں --

آپ لوگ باتیں کرو --میں اپنے گھر سے ہو کے آتا ہوں --رولف نے یہ بتایا ہی اسی لیے تھا تا کہ اسے وہاں سے جانے کا موقع مل جائے اور نورا بھی الٹا سیدھا نا سوچے --

ٹھیک ہے --الکا بی نے سرشاد ہوتے سر ہلا دیا نورا کا بھی دھیان نہیں رہا تھا اس لیے وہ ارام سے نکل آیا ---

اپنے کالج آنے کی بجائے وہ پیدل چل کے ٹرنل تک آیا وہاں سے اوسلو شہر اور اوسلو شہر میں بنے اپنی اس خفیہ بلڈنگ میں جہاں الیانہ روبرٹ قید تھی اسے ابھی اپنے والد کی موت کا بھی نہیں پتہ تھا --

کیسی ہے -- گارڈ سے پوچھا

چیخنے چلانے کے علاوہ کچھ نہیں کیا -- گارڈ نے بتایا تو وہ سر ہلاتا اندر چلا گیا --

اندر آتے دروازہ دوبارہ بند کیا اور لائیٹ جلائی --

Novels Queen

کیا حال بنا لیا ہے تم نے تین دنوں میں -- الیانہ ناروے کی باقی عورتوں کی طرح لمبی تھی لیکن رولف بارڈ سے چھوٹا ہی قد تھا نورا کی ہائٹ بھی اچھی تھی وہ بھی تو ناروے کی پیداوار تھی --

یہ دیکھو -- کیا سے کیا ہو گیا -- اوہو -- بدبو کا جھونکا اس کی نام میں پڑا تو دور ہوا وہ اسے خون خوار نظروں سے گھور رہی تھی --

ایک بار کھولو سہی مجھے -- میں تمہیں بتاؤں گی --

کھول تو میں دوں -- لیکن تم اس وقت کافی ہائپر ہو رہی ہو -- اپنے گلے مصیبت ڈال لو گی کوئی نا کوئی -- ہر طرف گندگی پھیلی دیکھ کے وہ باہر آتے بڑبڑایا --

Novels Queen

اسے کپڑے دو اور گاڑی میں ڈالو ہاتھ پاؤں باندھ کے -- اور --پیچھے مڑ کے دیکھا --منہ پہ بھی کپڑا دے کے ٹیپ لگا دینا --

اوکے باس-- کچھ دیر لگا کے گارڈ نے اسے قابو کیا ھھر زبردستی کپڑے بدلے -- بیس منٹ میں وہ بلیک گاڑی میں ڈال دی گئی تھی --

تمہیں رائل ہاوس لے کے جا رہا ہوں -- وہاں میری بیوی بھی ہو گی جو کہ کافی رحم دل ہے -- وہاں تم کنیز بن کے رہو گی اور کوئی تماشہ نہیں کرو گی --

بندھے منہ سے غوں غوں کی آوازیں آرہی تھیں --

تمہاری بھلائی لیے --اگر تم نے کوئی حرکت کی تو تمہارے باپ کی طرح تمہارا کام بھی تمام کر دوں گا --

Novels Queen

انداز میں سرد مہری تھی -- الیانہ باپ کی خبر سن کے وہیں ساکت ہو چکی تھی --

اگر اس کا منہ کھلا ہوتا تو وہ ضرور سخت الفاظ کہہ کے اپنی بڑھاس نکالتی -- لیکن --اب تو بند تھا -- آزان اسے میڈ ایریا کی طرف لایا --منہ اور ہاتھ گاڑی میں کھول دیئے تھے --

یہ آج سے تم لوگوں کے ساتھ کام کرے گی --اور ہاں اگر یہ بھاگنے کی کوشش کرے تو مجھے انفارم کر دینا فوراً سے بھی پہلے --

انہیں سختی سے تاکید کرتے وہ باہر نکل آیا --الیانہ ابھی اپنے باپ کا سوگ منا رہی تھی

ماما کیا آپ اپنی پیاری سی پوتی کو سنبھالیں گی --آبان زرنم سے پہلے ہی نیچے آیا ---

ہاں کیوں نہیں-- عشوے ابھی تک وہیں بیٹھی تھی --اس کے ہاتھ سے دعا کو لیا --

واہ --آج تو آبان صاحب بھی گھر ہی مل گئے ہ

یں -- وہ ابھی پکڑا کے سیدھا ہوا تھا عزت بمعہ فیملی اندر داخل ہوئی اگے موسیٰ تھا جو بھاگ کے دعا کے پاس آیا تھا --

عزت کو دیکھ کے آبان کا حلق تک کڑوا ہوا ---

کیسی ہو -- عشوے کے قریب آتے وہ دونوں ملیں -ابان سائڈ پہ ہوتے باہر نکل آیا ---پتہ نہیں زرنم لیٹ کیوں ہو رہی تھی موبائل نکالتے فون

کیا۔۔زرنم دعا کی چیزیں لے رہی تھی ۔۔موبائل دیکھا تو آبان کی کال تھی ۔۔تلملاتے پک کی ۔۔

آپ اپنی بیٹی کو بھول سکتے ہیں میں نہیں ۔۔پک کرتے فورا سنائیں ۔۔پھر بیگ پکڑتے باہر آئی تو الگ ہی شور تھا ۔۔

وہاں ایک منٹ بھی نہیں رکنا۔۔ فون ابھی تک کان سے لگا تھا

ملوں گی تو سہی ۔۔ بڑبڑاتے فون ہٹایا ۔۔پھر عزت سے ملی ۔۔

کہاں جا رہی ہو ۔۔یہ ۔۔بیگ کی طرف دیکھتے پوچھنا ضروری سمجھا ۔۔

فارم ہاوس ۔۔ موسی سے دعا کو لیتے بتایا ۔۔

ہم بھی چلیں گے احلام جس نے ابھی تک دعا کو دیکھا بھی نہیں تھا سہی سے اب ان کے جانے کی خبر سے بے چین ہوئی --

ہاں انہیں بھی لے جاو دونوں خوش ہو جائیں گے --عزت کو تو موقع مل گیا تھا --اچھا تھا بچے ساتھ ہوتے تو زرنم اور آبان کو انجوائے نا کرنے دیتے --

اب زرنم مرتی کیا نا کرتی کے مصداق ان کو بھی ساتھ لیے چل دی یہاں ایک بچہ سنبھالنا مشکل تھا اب دو اور بھی آبان نے تو جان ہی لے لینی تھی ---

آبان بھائی ہم لوگ بھی آئیں گے -- گاڑی کا دروازہ کھولتے احلام اور موسی نے بنا آبان کے تاثرات نوٹ کیے اپنی جگہ سنبھالی --

ایک کام کریں -- زرنم سے بیگ لیتے دعا کو پکڑا--

آپ یہیں رہ لیں میں بچوں کے ساتھ گھوم آتا ہوں -- غصے سے بیگ فرنٹ سیٹ پہ پھینکا پھر دوسری طرف آتے خود بھی بیٹھ گیا--

م--میں کیا کروں -- زرنم ہونکوں کی طرح کھڑی تھی -- دروازہ کھولیں--ہینڈل سے کھینچتے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو اندر سے لاک تھا--

آبان نے گاڑی ریورس کرتے احتیاط سے موڑی --زرنم تھوڑا سا پیچھے ہو گئی تھی اور آبان زن سے گھماتا قریب سے گزر گیا--

وہ واقع اسے وہیں چھوڑ گیا تھا--

----

www.kitabnagri.xyz

بھائی --آپ زرنم آپی کو کیوں نہیں لے کے آئے -- ابی وہ لوگ آدھے راستے پہنچے تھے اور دعا رونا شروع ہو چکی تھی ---

بے بی رو رہا ہے -- دعا آبان کی گود میں ہی تھی لیکن پوری شدت سے رو رہی تھیں--ایک طرف موبائل الگ سے بج رہا تھا--یقیناً زرنم ہی کال کر رہی تھی پر آبان بھی ڈھیٹ بنا گاڑی کی سپیڈ بڑھائے جا رہا تھا--

آدھے گھنٹے کا سفر اس نے دس منٹ میں طے کیا تھا وہ بھی شدید غصے کی حالت میں -- یہی غنیمت تھا کہ وہ لوگ ٹھیک ٹھاک پہنچ گئے تھے --

دروازہ کھولتا باہر نکلا گارڈ کو اشارہ کیا کہ وہ باقی دونوں کو اتارے پھر گاڑی اندر لے جائے -- دعا کو خود سے لگائے وہ تیز تیز چل رہا تھا --

www.kitabnagri.xyz

بھائی -- ہم یہاں کھیلیں گے -- احلام اور موسی اس کے غصے سے بے خبر خوش تھے --

وہ اپنے ننھے منے سالا اور سالی کو فارم ہاؤس گھمانے لایا تھا --واہ -- سوچتے سر جھٹکا --

دروازہ کھولتے اندر سے لاک کر دیا تاکہ وہ دونوں نمونے اندر نا آسکیں --وہ جو اچھلتے کودتے اس کے پیچھے آتے تھے دروازہ بند ہونے پہ رک گئے --

پھر دونوں نے انگلش میں ایک دوسرے سے کچھ کہا تھا --

آبان سیدھا ماسٹر بیڈ روم میں آیا تھا --دروازہ کھولتے ہی تازہ پھولوں کی خوشبو کا جھونکا ناک سے ٹکرایا --ایک بار پھر رگیں تن گئیں --

لائٹ جلاتے روم دیکھا --کینڈلز اس کی بتائی گئی جگہ پہ لگی ہوئی تھیں --بیڈ پہ بے شمار پھول --

گریبان کا اوپر والا بٹن کھولتے دعا کو بیڈ پہ ڈالا -رو رو کے وہ بھی سو گئی تھی -- پاکٹ سے موبائل نکالا تو زرنم کی کال آرہی تھی --

پک کرتے ویڈیو اون کی --
پھر سارا بیک گراونڈ دیکھایا -- آپ سوچ سکتی ہیں میں یہاں تین بچوں کے ساتھ ہوں --

میں نے کہا تھا -- میں ساتھ آرہی تھی نا --

میں صرف آپکے ساتھ آنا چاہتا تھا --وہ اسے اب کیسے سمجھاتا --

Novels Queen

میں سو رہا ہوں --

احلام اور موسی کہاں ہیں-- زرنم ک وہ کہیں نظر نہیں آئے تو جلدی سے ہوچھا --

مجھے کیا پتہ -- باہر ہوں گے میں سونے لگا ہوں کل صبح آؤں گا -- ابھی چار بجے کا ٹائم تھا -- باہر کافی روشنی تھی --

آپ نے انہیں اندر نہیں آنے دیا -- وہ روہانسی ہوئی جو بھی تھا --- تھے تو وہ اس کے سگے بہن بھائی وہ بھی چھوٹے چھوٹے اور آبان ان بیچاروں کو ایسے --

آبان -- انہیں اندر لے کے ائیں --

میں یہاں کسی کو نہیں جانتا اور مجھے اب دوبارہ کال کی تو میں موبائل اوف کر دوں گا --دھمکاتے کال بند کر دی ۔

۔زرنم کو کہاں چین آنا تھا اس نے پھر سے فون ملایا --

ابھی کان سے لگایا تھا کے آبان نے فون ہی بند کر دیا --

اسے کوئی پرواہ نہیں تھی اس کی بیٹی اس کے پاس تھی --اب وہ بتائے گا زرنم کو جو کہتی تھی آپ کو اپنی بیٹی پیاری نہی ہے --

انکھیں موندتے پرسکون ہونے کی کوشش کی -- لیکن اس دشمن جاں کے بنا کہاں نیند آنی تھی -- بے چینی سے لیٹے لیٹے اندھیرا پھیلنے لگا تو انکھ لگ ہی گئی -- وہ وہاں سونے کے لیے تھوڑی گیا تھا پر قسمت ---

باہر موسی اور احلام اکیلے ٹڈیوں کی آوازوں سے اور بتوں کی سائیں سائیں سے گھبراتے دروازے کے پاس ہی بیٹھے تھے --

آپی ماما کو کال کریں -- موسی نے ایک بار پھر موبائل نکالا --- یہ ان دنوں کا تھا جو عزت انہیں اس لیے دیتی تھی کہ کبھی اگر مشکل میں ہوں تو وہ اسے فون کر کے انفارم کر سکیں --

نو مام پھر غصہ کریں گی -- احلام نے پھر منع کیا انہیں ڈر بھی لگ رہا تھا ایک تو آس پاس کھیت تھے --اور اب اندھیرا بھی ہو رہا تھا ---

موسی نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ گلاس پہ رکھتے اندر جھانکا --وہاں بھی کچھ نظر نہیں آیا کیونکہ اندر مکمل اندھیرے میں ڈوبا تھا --- احلام خود خوف زدہ تھی لیکن پھر بھی چھوٹے بھائی کو تسلی دیتی پاس بیٹھی تھی --

www.kitabnagri.xyz

مما کو فون کرتے ہیں --

اوکے اخر احلام نے ہمت کر ہی لی --لیکن دوسری طرف اب عزت فون نہیں اٹھا رہی تھی -- ان کو کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کریں --

بابا کو کال کریں --- شاید وہ پک کر لیں --

دس بجنے والے تھے وہ پچھلے تین گھنٹے سے مسلس وہیں بیٹھے تھے--

اندر آبان مزے سے سو رہا تھا آج تو دعا نے بھی زیادہ تنگ نہیں کیا--- جانے کون سا پہر تھا جب اس کی آنکھ کھلی تو دوسری جان زرنم کو دیکھنے کے لیے نظریں دوڑائی --

زرنم -- اٹھ کے بیٹھتے دعا کو دیکھا جو پاس ہی تھی

زرنم دائیں بائیں نظریں گئیں تو یاد آیا --

شٹ -- بچے باہر ہی ہیں اب تو غصہ بھی ختم ہو گیا تھا اٹھ کے باہر آتے دروازہ کھولا -- لائٹ جلائی --

مین ڈور سے باہر آیا تو وہ دونوں سامنے ہی بیٹھے تھے اسے دیکھ کے جلدی سے کھڑے ہوئے۔ آبان کو خود پہ غصہ آیا بھلا ان چھوٹے چھوٹے بچوں کا کیا قصور تھا --

اندر آؤ۔ موسی کو اٹھایا وہ کافی نڈھال تھا البتہ احلام ٹھیک تھی---

کس نے کہا تھا ساتھ آنے کو -- موسی سے موبائل لیتے اسے صوفے پہ بیٹھایا--

Novels Queen

آپ نے ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا --

آپ لوگوں کی بہن کی وجہ سے --

ہم آئندہ نہیں آئیں گے --وک کافی ڈس ہارٹ تھے ۔

۔ابان نے پھر انہیں کھانے کے لیے کچھ دیا تھا -- ان کے قریب ہی بیٹھے بیٹھے اس نے موسی کا موبائل چیک کیا--

یہ کس کا ہے --

ہمارا --دونوں نے کہا --

تو کس لیے رکھا ہوا ہے -- اگلا سوال --

ماما نے دلوایا تھا کہ ہم اگر اکیلے ہوں تو انہیں کال کر سکیں ---

ہمم تو پھر کر لیتے اتنی دیر یہاں رکے رہے ۔۔۔ اسی موبائل سے زرنم کو کال کی ۔۔

یہ آپی ہیں ان سے کہو ابھی تک باہر بیٹھے ہو آپ لوگ ۔۔احلام کو فون پکڑایا ۔۔

ہیلو ۔۔اگے سے پریشان سی آواز آئی ۔۔۔

آ۔۔اپی میں ۔۔ احلام بات کر رہی ہوں ۔۔ ساتھ آبان کو دیکھا ۔۔ ہم لوگ ابھی تک باہر بیٹھے ہیں ۔۔

ک۔۔کیا۔۔دوسری طرف زرنم کی حالت پہلے ہی خراب تھی اب یہ سن کے تو اور جان پہ بن آئی ۔۔آبان انہیں بھول کے بیٹھا تھا ۔۔

Novels Queen

م-- میں آرہی ہوں --آپ لوگ گھبرانا نہیں --کہتے فون بند کر دیا --آدھی رات کو وہ ڈرائیور کے ساتھ فارم ہاؤس آئی تھی --

جب تک وہ پہنچی تھی احلام اور موسی سو چکے تھے --البتہ آبان اسی کے انتظار میں مین گیٹ کے پاس کھڑا تھا گاڑی آتے دیکھ کے سائیڈ پہ ہوا --- زرنم اسے دیکھ چکی تھی جلدی سے اترتے قریب آئی --کپڑے چینج ہو چکے تھے --

کہاں ہیں وہ دونوں --

کون دونوں سینے پہ بازو باندھے وہ پاوں قدرے پھیلا کے کھڑا تھا --

ابان --احلام اور موسی کہاں ہیں -- وہ چیخ پڑی یہ بندہ کتنا ٹارچر کرتا تھا دوسرے بندے کو --

Novels Queen

وہ اندر سو رہے ہیں --بے اختیار اس کا ہاتھ پکڑا ۔

۔بس -- اتنا پریشان نا ہوں --اس کا ہاتھ پکڑے دوبارہ ہاتھ سینے پہ باندھا تو وہ آگے کھسکی --

اگر پہلے آجاتیں تو ابھی ہم بھی سو رہے ہوتے -- اس کی آنکھوں میں جھانکتے جزبات مچلے --

آبان -- ہم اندر چلیں ۔ہاتھ کھینچتے وہ دوسری طرف مڑ گئی تو آبان بھی اس کے پیچھے چلا آیا -- وہ دونوں سو رہے تھے -- وہیں صوفے پہ ---دعا کہاں ہے -- پیچھے مڑ کے آبان کو دیکھا جو دروازہ بند کر رہا تھا --

بیڈ روم میں -- وہ اس کے پیچھے چلا آیا --دروازہ کھولتے ہی زرنم ٹھٹھکی -- ویڈیو کال پہ وہ زیادہ نہیں دیکھ سکی تھی ابھی سب دیکھتے اسے بے بسی

Novels Queen

سی محسوس ہوئی --ابان کتنا چاہ رہا تھا صرف اس کی وجہ سے یہ سب ہوا

--

رک کیوں گئی ہیں -- دعا سو رہی ہے -- وہ غصہ نہیں تھا لیکن تاثرات

ابھی بھی سپاٹ تھے --

اپ احلام اور موسی کو بھی یہیں سلا دیتے --

میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا -- کہ میں اور دو بچوں کو بھی سنبھالتا --

کیا کیا ہے یہاں آکے -- سوائے مجھے اذیت دینے کے --

میں نے اذیت دی ہے -- ؟ آبان کے لہجے میں نرمی تھی --

میں آرہی تھی ساتھ بس آپ اپنی ضد کی وجہ سے نہیں لا سکے --

Novels Queen

اپ کا پہلے ہی موڈ نہیں تھا --سر جھٹکتے اس کا موڈ پھر سے خراب ہو گیا --

سو جائیں -- اب --

مجھے نیند نہیں آرہی وہ دعا کو دیکھ رہی تھی اسے اٹھا کے گود میں لیا --

کب سے سو رہی ہے --

جب سے آئے ہیں --

اتنی دیر وہ پریشان ہوئی --بچے عموماً تھوڑی سی نیند کے بعد بھوک کی وجہ سے جاگ جاتے ہیں -

اسے بھوک بھی نہیں لگی --وہ-واقع سو ہی رہی تھی --

نہیں--اسے پتہ تھا باپ کے پاس ہوں --بیڈ پہ ٹکتے وہ نیم دراز ہوا --

اب یہیں سونا ہے واپس نہیں چلنا --

اس وقت واپس جائیں گے --آبان نے اسے گھورا ۔

تو پھر بچے باہر ہی لیٹے رہیں گے اتنی دیر --

میں باہر چلا جاتا ہوں آپ انہیں بھی یہیں پھولوں میں سلا لیں کلس کے

کہتے وہ اٹھ گیا پھر خود ہی احلام اور موسی کو جگا کے اندر لے ایا --

انہیں وہیں زرنم اور دعا کے ساتھ سونے کا کہہ کے خود باہر ایا --وہیں

موسی کا موبائل رکھا تھا --

ایسے ہی اٹھا کے اس کا دل کیا عزت کو میسج کرے --ابھی وہ میسج باکس

میں آیا تھا کے حواس بھک سے اڑے --

Novels Queen

یہ کون بات کرتا تھا ۔۔بچے تو ہر گز نہیں ۔۔ ان نون نمبر پہ میسج سینڈ ہوئے تھے ۔۔

پڑھتے پڑھتے اس کا غصہ سوا نیزے پہ پہنچ چکا تھا ۔۔یہ عورت اتنی گر گئی تھی کہ اپنی ہی نواسی موبائل زور سے نیچے دے مارا ۔۔ کنپٹی کی رگیں پھڑپھڑانے لگی تھیں اس سے ایک منٹ بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا اور وہ ہاشم رحمان ۔۔

جس کے ساتھ یہ ڈیل کر رہی تھی ۔۔ گھٹیا عورت ۔۔ سرخ ہوتی آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے وہ تیزی سے دماغ دوڑا رہا تھا ۔۔ پھر اٹھ کے دوبارہ بیڈ روم میں آیا ۔۔ کبڈ سے کچھ نکالا اور زرنم کو دیکھا ۔۔۔۔

Novels Queen

وہ چاروں مزے سے سو رہے تھے --ابان دروازہ بند کرتے مین ڈور کو باہر سے لاک کر گیا -- آدھی رات کو وہ کیا کرنے جا رہا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا تین بجے وہ عزت کے بیڈ روم میں تھا --دوسری طرف ریض کروٹ کے بل لیٹا تھا --

ایکسکیوز می -- پسٹل کی نوک عزت کی ٹھوڑی پہ رکھتے ہلکی سی مس کی ---

موت کا فرشتہ -- آپکی جان لینے آیا ہے- عزت آبان کی آواز پہ ایک دم سیدھی-ہوئی تھی اسے گن پکڑے دیکھ کے نیند تو اڑ گئی ساتھ جان بھی جاتی ہوئی محسوس ہوئی ---

ر--ریض-- ----

Novels Queen

خاموش -- اسے اوپر اٹھنے کا اشارہ کرتے گن تانی ہوئی تھی --وہ اسکے اشاروں پہ چلتی بنا جوتوں کے باہر آئی --

کیا کیا کیا ہے اور -- اس کے ہاتھوں کو دونوں ہاتھوں سے پکرتے وہ گاڑی تک لایا --

بیٹھیں --وہ خاموشی سے حکم کی تعمیل کر رہی تھی --

آبان اسے بٹھا کے اپنی طرف آیا اور گاڑی سٹارٹ کی --

تو جی ساسو ماں -- سرد آواز میں اسے دیکھا --
کیا کیا کھیل رچا چکی ہیں -- پھڑپھڑاتی ہاتھوں کی رگیں عزت نے سٹرینگ پہ جمے ہاتھوں کو دیکھتے امڈنے والی چیخ کا گلا گھونٹا --

Novels Queen

یہ پاگل آدمی اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا -- گاڑی تو شیخ مینشن میں ہی جا رہی تھی --

اب---ہاں -میں

شٹ اپ --اپنی بکواس بند رکھیں -- میں سب میسیجز پڑھ چکا ہوں --آپ اتنی چھوٹی سوچ رکھتی ہو گی میں نے کبھی سوچا نہیں تھا --

آپ کو خوش ہونا چاہیے تھا کہ اپ کی بیٹی میرے ساتھ خوش ہے --

نہیں یے --وہ چلائی

اب آپ کے باقی بچے بھی نہیں رہیں گی -- دروازہ کھولتے اسے گھسیٹ کے باہر اتارا --وہ لوگ پیچھے بنے گھر میں آئے تھے ---

Novels Queen

لاکر کھولتے بڑا دروازہ سلائڈ ہوتے کھسکا ۔۔اسے اندر پھینکتے دروازہ دوبارہ لاک کر دیا ۔۔

یہاں آپ کی موت آپ کو لائی ہے ۔۔ایک روم میں آتے اسے کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا ۔۔ پھر سامنے کھڑا ہوا ۔۔

اور کیا کیا ڈیل ہوئی ہے آپ کی ہاشم رحمان کے ساتھ ۔۔ آپ ہی اسے ساری انفارمیشن دیتی رہی ہیں نا ۔۔ آپ ہی اصل گناہ گار ہیں ۔۔ پاس پڑے اوزاروں میں سے ایک نوکیلی چیز اٹھائی ۔۔

ن۔۔نہیں ۔۔م۔۔میں نے کچھ نہیں کیا آبان ۔۔

میں تمہاری ماں کی عمر کی ہوں۔۔

www.kitabnagri.xyz

آپ سانپ ہیں --ہاتھ میں نوکیلی چیز جو مضبوطی سے پکڑتے سیدھا عزت کے ہاتھ کی پشت پہ ٹھوک دیا

وہ درد سے بلبلا اٹھی --

اس کی آنکھوں سے اذیت بہہ رہی تھی لیکن اب آبان رکنے والا نہیں تھا ---

میرے باپ نے مجھے عورت کی عزت کرنا سیکھایا ہے -- لیکن جو عورت نقصان پہنچائے اسے مارنا بھی سیکھایا ہے --

کیل پھینک کے دوبارہ گن لی وہ جتنی دیر اسے زندہ دیکھتا اتنی دیر غصہ قابو میں نہیں آتا --

Novels Queen

آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے اس نے گولی چلا دی جو سیدھی عزت کی شہہ رگ کو چیرتی ہوئی گزر گئی تھی۔۔۔

رولف اسے چھوڑ کے واپس آیا تو دونوں ماں بیٹی دل ہلکا کر چکی تھیں۔۔

اب تو آپ ہمارے ساتھ رہنے کے لیے تیار ہیں۔۔

نہیں۔۔ مائیں بیٹیوں کے گھروں میں رہتی اچھی لگتی ہیں کیا وہ کافی خوش اور پرسکون تھیں۔۔

لیکن آپ میری الکا بی ہیں یاد ہے آپ کو۔۔ مسکراتے ان کے قریب بیٹھا۔۔

ہاں۔۔ لیکن اب تو کسی ایک کی ہی بن سکتی ہوں۔۔ شرارت سے نورا کو دیکھا وہ ان کے پاس ہی ان کے بستر میں پاؤں کیے بیٹھی تھی۔۔

Novels Queen

سہی ہے --آسمان بدلتا ہے رنگ کیسے کیسے --الکا بی بھی بدلتی ہیں جذبات کیسے کیسے --

تم جیلیس ہو رہے ہو --

نہیں -- بلکل بھی نہیں -- ہر گز نہیں میں کیوں ہونگا۔ جیلس بھلا --

وہ کچھ دیر بیٹھے خوش گپیاں لگاتے رہے پھر نورا اور رولف واپس آگئے تھے --

تم اب مجھے ایک عدد کس کر دو تمہیں تمہاری ماں سے ملوا کے لایا ہوں

نہیں -- میں کسی کو کیوں کس کروں --

Novels Queen

ٹھیک ہے ---میں باہر کسی میڈ سے لے لیتا ہوں وہ باہر لپکا سامنے الیانہ کھڑی تھی رولف نے بے دھیانی میں اسے دیکھا تو ٹھٹک کے رک گیا--

مطلب وہ جاسوسی کرے گی اب -- دروازہ بند کرتے نورا کو دیکھا جو گاؤن کا بیلٹ کھول رہی تھی --

تم یہیں رک جاؤ میں آتا ہوں --

کیا مطلب --

مطلب یہ کہ ایسے ہی ہاتھ اور بیلٹ اور آپ یہیں سٹیچو ہو جاؤ میں ابھی ایا--دروازہ کھولتے باہر نکلا --

اب دور دور تک اسے الیانہ نظر نہیں آئی -- دروازہ بند کرتے وہ کوریڈور سے ہوتا میڈ سیکشن میں آیا--

Novels Queen

یہاں میں ایک لڑکی کو چھوڑ کے گیا تھا وہ کہاں ہے --سامنے کھڑی لڑکیوں سے پوچھا جنہوں نے اندر کی طرف اشارہ کر دیا --وہ۔اندر آیا تو سامنے ہی وہ خوفزدہ بیٹھی تھی --

م--میں بس وہاں سے گزر رہی --

اس کی بات منہ میں تھی رولف نے اسے پکڑتے کھڑا کیا --تمہیں قابو کرنا آتا ہے مجھے -- اسے لیے وہ ایک اور کمرے میں آیا وہاں اتنے کمرے تھے کہ کوئی ساری زندگی بھی لگا رہتا تو الیانہ کو ڈھونڈھ نا پاتا --

بشرطیکہ وہ اندر سے کسی کو۔متوجہ کرنے کی کوشش نا کرتی تو--

یہ تمہارا کمرا ہے --آج کے بعد یہاں سے نہیں نکلو گی --سب کچھ یہیں ملے گا تمہیں -- غنیمت جانو --اگر میرے یا میری فیملی کے کسی مسئلے میں گھسنے کی کوشش کی تو وہ تمہارا آخری دن ہو گا --

عام طور پہ میں اتنی مہلت نہیں دیتا -- صرف تمہیں دے رہا ہوں -- سمجھو آستین میں سانپ پالنے لگا ہوں اگر اس سانپ نے سر اٹھایا تو اسے کچلنا بھی آتا ہے مجھے یاد رکھنا --

اس کے ہر ہر لفظ سے الیانہ کی روح پھسلی تھی -- اسے وہیں بند کر دیا گیا --ایک خوبصورت جیل --جہاں الیانہ روبرٹ قید کر دی گئی تھی کبھی نا رہا ہونے کے لیے --

وہ جب تک واپس آیا نورا وہیں جمی کھڑی تھی --

Novels Queen

یہ اچھی بات نہیں ہے پرنس ۔۔۔ آپ اپنی زوجہ محترمہ کو اپنے اشاروں پہ نچاتے ہیں ۔۔۔

زوجہ محترمہ ہوتی کس لیے ہیں ۔۔ اس کے قریب آتے خود گاؤن کا بیلٹ الگ کیا ۔۔

اب ۔۔ ہونٹوں کو دباتے اسے دیکھا ۔۔

تم میری آنکھوں میں دیکھا کرو ۔۔ تمہیں سبز رنگ اچھا لگنے لگے گا ۔۔

نہیں ۔۔ بس نہیں اچھا لگتا تو ۔۔ کیا کروں ۔۔ آنکھیں پٹپٹاتے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ مسکرا دیا ۔۔

ٹھیک ہے ۔۔ بیلٹ اس کے اوپر سے گزارتے کمر تک لایا پھر کھینچتے اپنے قریب کیا ۔

تم ہونٹوں پہ فوکس کر سکتی ہو-- ذرا سا نیچے ہوتے عین ہونٹوں کے قریب ہوتے جذبات میں ڈوبا--

تم پیچھے ہو گے تو فوکس کروں گی --

دور سے فوکس کرنے کا فائدہ نہیں ہے ڈارلنگ --- کمر پہ ہاتھ رکھتے سہارا دیا --

ہمارا ایسا کوئی پلین نہیں تھا رولف پیچھے ہٹو--

اب رومینس کون پلین کر کے کرتا ہے -- گھورتے پکڑ مضبوط کی --

آئی لو یو -- کان کے قریب جھکتے لو دانتوں میں دبائی --کندھا اوپر کرتے اس کے لمس کو زائل کرنے کی کوشش کی --

Novels Queen

ہمارے پاس کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ہم رومینس کے دوران کر سکیں

رولف نے مصروف سے انداز میں اس کے چمکتی آنکھوں میں دیکھا تو اس نے نظریں پھیر لیں---

تم میری باہوں میں اور نکھر جاتی ہو نور فاطمہ --

اور جب تم میرا نام لیتے ہو تو میرا دل -- اوفف اس کے ہونٹوں سے بچتے پیچھے ہٹی --

تو میری زندگی کا وہ خوبصورت حصہ ہے نور جس کے بنا میں کچھ نہیں تھا -- تو آئی تو میں بنا -- جزب کے عالم میں اس کے ماتھے پہ لب ٹکائے --

مجھے نہیں پتہ اتنی زندگی میں مجھے کبھی کوئی اور اتنی اچھی کیوں نہیں لگی جتنی تم لگتی ہو۔۔ سلگ کے اوپر چلتے رولف کے ہاتھ نورا کو بے چین کرنے لگے تو آگے ہو کے اس کے گلے میں بازو حائل کیے۔۔

تم جب مجھ سے جھوٹ بولتے ہو تب برے لگتے ہو۔۔

اچھا۔۔ اس کے بالوں سے کھیلتے پیچھے ہوا۔۔

اور جب تم مجھے ایسے قید کر لیتے ہو تب بھی۔۔

ٹھیک ہے اور کب۔۔ اسے باتوں میں الجھا کے وہ ایک واحد ڈوری جو اس سلک کو اس کے جسم پہ سہارا دیئے ہوئے تھی کھینچ دیا۔۔

جب تم ایسی حرکتیں کرتے ہو تب زہر لگتے ہو۔۔ اس سے پہلے کے وہ نیچے گرتا نورا نے کندھے پہ ہاتھ رکھے۔۔

Novels Queen

یہ شرم و حیا صرف مشرقی لڑکی کو ہی آ سکتی ہے --ورنہ --

تم اب کسی اور کا ذکر نہیں کرو گے --

اگر تم یہ بازو ہٹاؤ گی تو اس کے ہاتھوں میں ہاتھ رکھتے پیچھے کرنا چاہا --

نہیں-- یہ گر جائے گا نیچے --

تو کوئی بات نہیں -- میں اٹھا دوں گا --

تو گرانا ضروری ہے رولف بارڈ --

ہاں -- اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے مسکراہٹ دبائی وہ شدید نروس ہو رہی تھی --

Novels Queen

ٹھیک ہے لیکن تم پہلے اس طرف منہ کرو -- رولف نے بنا کچھ کہے دوسری طرف رخ کرتے اپنی شرٹ کے بٹن کھول دیے تھے نورا موقع دیکھتے پیچھے کھسکی --

اس کا گاؤن لہرا کے آذان کے سامنے آیا تھا اس سے پہلے کے وہ بھاگتی رولف نے اسے کلائی سے پکڑ--

اہوہوو کدھر --اپنی طرف کھینچتے دبوچا گاؤن ہاتھ چھوٹتے ہی زمین بوس ہو چکا تھا --

مجھے دھوکہ دینے والے بلکل بھی پسند نہیں ہیں --پیٹ رولف کے سینے سے لگی ہی تھی کہ نورا کی شہہ رگ پہ کوئی نوک دار چیز کھبی --

ت۔۔۔ تم مجھے ۔۔ اس کی آواز حلق میں ہی پھنس گی ۔۔

ہاں اگر دھوکا دو گی اپنے بئیر اس کے گال سے رگڑتے ہونٹوں کا ایک کونا لگایا ۔۔

سہی ہے ۔۔ یہ چاقو تم ساتھ رکھتے ہو ۔۔ نورا نے چاقو والے ہاتھ پہ کپکپاتا ہاتھ رکھا ۔۔

ہاں ۔۔ کیا پتہ کس راستے کوئی دھوکہ دینے والا مل جائے اس نے احتیاط سے ہاتھ ہٹا لیا تھا کہیں غلطی سے ہی نا لگ جائے ۔۔۔

ابھی کہاں چھپایا ہوا تھا ۔۔ آنکھوں میں ہلکورے لیتا خوف غائب کرنے کے لیے پلکیں چھپکائیں ۔۔

Novels Queen

یہ ابھی میری جینز کے ہک میں -- اپنا بیلٹ کھینچتے اس کا رخ اپنی جانب کیا --

افف --تمہاری --بے باکی سے دیکھتے سینے کی گہرائی پہ نظریں پھسلنے لگی تھیں -

رولف -- اگر تم ایسے بولے تو میں --

تو تم کچھ نہیں کر سکتی میری جان -- دوبارہ کمر میں بازو ڈالتے اب اسے بولنے پہ وقت برباد نہیں کرنا تھا -- نورا نے کچھ خوف اور پیار کی ملی جلی کیفیت میں خود کو اس کے سپرد کر دیا تھا

عزت کو مردہ حالت میں چھوڑتے وہ باہر نکلا -- اب موسی اور احلام کا کیا ہو گا یہ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا -- اسے برا لگا تھا عزت کو مارنا لیکن اس کا مرنا بہت ضروری تھا --

دوسری طرف سے ہوتے مینشن کے اندرونی حصے میں داخل ہوا -- اپنے روم میں آکے گن رکھی پھر سیدھے راستے سے ہوتے وہ دوبارہ فارم ہاوس آیا تھا --وہ چاروں ابھی تک سو رہے تھے -باہر صوفے پہ لیٹتے موسی کا فون اٹھایا --

ہاشم رحمان کیا تم بتا سکتے ہو اس وقت کہاں ہو -- میسج چھوڑتے کچھ دیر ویٹ کیا --

آدھے گھنٹے بعد موبائل کی بیپ ہوئی --

Novels Queen

جیل میں ہوں اس وقت اور مجھے چھڑوانے والا کوئی نہیں ہے اگر آپ اپنی خیریت چاہتی ہیں تو مجھے جلد از جلد یہاں سے نکالیں ورنہ آبان شیخ کو اپ کا نام دینے میں مجھے ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں ہو گی --

اوہ - جیل میں کیوں ہو -- آبان کو حیرت ہوئی --

وہ اپ کی پیاری بھتیجی نے نہیں بتایا -- اس کی بدولت میں آج یہاں ہوں --

کون بھتیجی -- آبان نے سوچا -- پھر ٹائپ کیا -- کون زرنم -- ؟

نہیں -- ایزل شیخ -- جیسے آپ تو جانتی ہی نہیں ہیں --

اوکے -- میں کوشش کرتی ہوں -- میسج سینڈ کر کے اس نے موبائل سائڈ پہ رکھ دیا -- اب صبح ایزل سے بات کرنی تھی -- تقریباً صبح ہو ہی چکی

تھی -- لیٹنا بھی فضول ہی تھا -- اٹھ کے ایک بار اندر آیا تو موسی جاگ رہا تھا --

ابان بھائی -- اسے دیکھ کے مسکرایا -- آبان مسکرا بھی نا سکا --

زرنم --اٹھیں گھر جانا ہے -- اسے سرد نگاہوں سے دیکھتے زرنم کے قریب جھکا --

تھوڑی دیر ٹھہریں چلتے ہیں --

نہی --ابھی۔جانا ہے ہمیں گھر --اگے ہو کے دعا کو اٹھایا --

دعا کے کپڑے چینج کرنے ہیں --اٹھ جائیں شاباش۔

احلام --پھر پاس سوئی احلام کو آواز دی ۔سب اٹھ گئے تھے --کچھ دیر بعد وہ چھوٹا سا قافلہ شیخ مینشن پہنچ چکا تھا --

Novels Queen

پھپھو -- بہت بھوک لگی ہے -- عشوے کو دیکھتے ہی موسی نے اپنی بھوک بیان کر ڈالی -- وہ پہلے ہی ناشتہ تیار کروا چکی تھی --انہیں فریش ہونے بھیجا پھر دعا کو پیار کیا --

زرنم آبان کے پیچھے تھی سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو ابان بھی اوپر آیا --

ایزل کے روم کا دروازہ بجاتے ویٹ کیا -- کچھ سیکنڈ میں دروازہ کھلا اور ایزل باہر نکلی ---

بھائی --آج کیسے انا ہوا --وہ خوش تھی اور کیوں نا ہوتی ہاشم رحمان جو نہیں تھا اب --

تم سے بات کرنی ہے -- دروازہ بند کرتے وہ اندر آیا -- پھر ساری بات بتائی سوائے عزت کو مارنے والی --

پھر --

پھر یہ کے اگر ابھی بھی کچھ اور ہے جو مجھے نہیں پتہ -- تو تم مجھے بتا سکتی ہو --کیونکہ ان میسیجز میں کسی ویڈیو کے متعلق بھی بات کی گئی تھی جس میں ہاشم ایزل کے روم میں آیا تھا --

ن--نہیں --

سچ میں -- بے لچک انداز میں دیکھا ---

وہ یہاں آیا تھا ہمارے گھر --اور --

اور--وہ اسے دیکھ رہا تھا --

اس نے مجھے ہریس کرنے کی کوشش کی اور --

Novels Queen

اور-- انداز میں سختی آئی --

اور اس نے مجھے سب کے سامنے --

اوکے --وہ سمجھ گیا-- ٹھیک ہے -- میں سنبھال لوں گا اب --اور میں نے پہلے بھی کہا تھا مجھ سے کچھ مت چھپانا --

آخر میں اسے ڈانٹا --یہ ڈانٹ ضروری تھی --لڑکیاں جب بات چھپانا شروع کر دیتی ہیں تب سامنے والا بہادر بن جاتا ہے -- اور یہی لڑکیوں کی کمزوری ہے --

تم مجھے ہر بات بتاؤ گی چاہے وہ تمہارے متعلق ہو یا ہمارے گھر کے کسی اور فرد کے متعلق -- انڈرسٹینڈ --اسے سختی سے باور کرواتے وہاں سے چلا گیا --

امید کے مطابق ساڑھے دس بجے کے قریب ریض کی کال آئی تھی جس میں اس نے عزت کی موت کی خبر سنائی تھی --

عزت کی ڈیڈ باڈی آبان نے کسی اور کے ہاتھ بجھوا دی تھی رات کے آخری پہر ایک ساس اپنے داماد کے ہاتھوں قتل کر دی گئی تھی --

شاید یہ تارخ میں پہلا اور اخری واقع ہو گا جس میں ایک عورت صرف داماد کی نفرت میں اپنی بیٹی اور نواسی کی جان کی دشمن بن گئی تھی --

بچوں اور زرنم کو سنبھالنا مشکل تھا لیکن بہت سارے مشکل وقتوں کی طرح یہ بھی گزر گیا --اس بیچ جو قاتل تھا وہ پرسکون تھا --

Novels Queen

دعا کو ایزل نے زیادہ سنبھالا تھا یا آبان نے--ابھی بھی وہ سب عائشہ بیگم کے گھر تھے سبھی اکٹھے بیٹھے تھے موسی احلام اور زرنم ایک طرف الگ گم سم سے --

زرنم --آبان جو اسے ڈھونڈتا وہاں آیا اسے پکارا ۔

ہوں--روئی روئی نم آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا --دعا کو فیڈ کروا دیں --قریب ہی قالین پہ بیٹھتے دعا کو پکڑایا--

آپ ماما سے کہیں وہ فیڈر بنا دیں گی -- دھیمے انداز میں کہتے دعا کو دیکھا جو شاید روتی رہی تھی --پھر پکڑ لیا--

اپ موسی اور احلام کو کھانا کھلا دیں گے --

ہوں ۔۔میں دیکھتا ہوں ۔۔ وہ ان دونوں کو وہاں سے لے کے چلا گیا ۔۔

اسے گلٹ نہیں تھا کسی قسم کا وہ موسی اور احلام کی زمہ داری لینے کے کیے بھی تیار تھا لیکن ریض نے منع کر دیا تھا جب تک وہ زندہ ہے اس کے بچے اسی کے پاس ہی رہیں گے ۔۔

بہت کوششوں کے باوجود بھی وہ نہیں مانا تھا ۔۔ انہیں عشوے کے حوالے کر کے آبان خود باہر چلا گیا اج وکیل سے بھی ملنا تھا ۔۔۔

رولف پاکستان گیا ہوا تھا نورا اکیلی اتنے بڑے پیرلس میں ہاں باں کرتی پھر رہی تھی ۔۔۔

Novels Queen

پرنسز -- وہاں ایک لڑکی قید ہے -- وہ ابھی ٹیرس تک پہنچی تھی جب ایک لڑکی بھاگتی ہوئی اس کے قریب آئی --

کہاں --چونک کے اسے دیکھا --لڑکی کیسے قید ہو سکتی ہے وہاں ---

آپ میرے ساتھ آئیں -- وہ اسے لیے عین اسی کمرے کے سامنے رکی جہاں الیانہ روبرٹ قید تھی --

کب سے ہے --ناب گھماتے کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ لاکڈ تھا اور یہ لاک بھی اتنی آسانی سے نہیں کھلنا تھا --

یہ کیسے قید ہوئی ہے یہاں کسی کو پتہ ہے تین چار اور بھی میڈ وہاں جمع ہو چکی تھیں --

نہیں شاید پرنس قید کر کے گئے ہیں --

اوہ --رولف -- وہ ان چیزوں سے باز نہیں آتے انے والا تھا --

ٹھیک ہے -- میں آتی ہوں -- وہ واپس اپنے کمرے میں آئی اور رولف کو کال کی --پھر ٹھہر گئی اگر وہ اس سے پوچھتی تو کبھی نا بتاتا اس لیے فون بند کر دیا --

اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ چابیاں کہاں تھی --

لاکر کس طرف ہے-- موبائل ہاتھ میں لیے باہر آئی -- سامنے کھڑی لڑکی اس کے حکم کی تکمیل کرتے ایک طرف ہوئی اور اسے لاکر تک لائی تھی اسے وہیں رکنے کا کہہ کے اندر آئی --

پھر رولف کو کال کی -- جو اس نے دوسری بیل پہ ریسیو کر رہی تھی --

Novels Queen

میں تمہیں مس کر رہی تھی اب اس سے آگے کی بات کرنی ہے -- اس کے بولنے سے پہلے ہی نورا نے اس کی زبان بند کر دی --

اوہ -- جارہانہ موڈ لیے ہوئے ہیں اج تو پرنسز -- وہ سنبھل کے بولا --

ایک لڑکی بند ہو گئی ہے روم میں --اگر تم مجھے لاکر کا کوڈ بتاؤ تو میں چابیاں نکال سکوں --

لڑکی بند کیسے ہو گی -- وہ ٹھٹک گیا۔

مجھے کیاپتہ -- ابرام بند ہوئی ہے وہی جو ہمارے روم کے باہر کھڑی ہوتی ہے۔ جھوٹ بولا --

کیسے اور کس روم میں بند ہے -- وہ کیمرہ اون کر رہا تھا لیکن نورا نے اپنی طرف سے نہیں کیا --

میں کچھ پوچھ رہی ہوں جلدی بتاؤ --اس کے انسسٹ کرنے پہ رولف نے بتا دیا --جس روم میں الیانہ تھی اس کی چابی الگ تھی اور وہ اس کے پاس ہی تھی --

ہوسکتا ہے نورا سچ کہہ رہی ہو اگر جھوٹ بھی ہوا تو وہ اسے آزاد نہیں کر سکتی تھی اس لیے بتا دیا --

وہ لاکر کھول کے چابیاں دیکھنے لگی اتنی زیادہ چابیاں --وہ تو دس دن لگاتی تب بھی روم کھول نا سکتی -- لیکن وہاں لائین کے حساب سے رکھی تھیں اور اس نے اسی حساب سے ایک سیٹ اٹھا لیا --

www.kitabnagri.xyz

ایک گھنٹے کے اندر اندر ساری چابیاں لگا دی گئیں لیکن الیانہ کا روم نہیں کھل سکا

اسے توڑنے کے لیے کسی کو بلاؤ --یہ آڈر ہے میرا --اس کے تاثرات اتنے سخت تھے کے کسی کی ہمت نہیں ہوئی وہ اسے منع کریں یا صبر کرنے کا کہیں --

الیانہ روبرٹ کیوں قید تھی یہ بے چینی نورا کو سانس نہیں لینے دیتی اگر رولف نہیں رک سکتا تھا تو نورا اسے روکنے کی کوشش تو کر سکتی تھی نا --

بے چینی سے ٹہلتے وہ رولف بارڈ کو کوس رہی تھی --کچھ دیر میں تالہ توڑنے والا آگیا اندر الیانہ کی چال کامیاب ہو گئی تھی --

Novels Queen

کچھ دیر پہلے جب وہ کان لگا کے دروازے کے پاس کھڑی تھی تو اسے باہر کسی کے باتیں کرنے کی آواز آئی --اس نے دروازہ بجانا شروع کر دیا اور یہی بتایا کہ وہ وہاں غلطی سے بند ہو گئی ہے -

اگر تو وہ بتاتی کے اسے رولف نے قید کیا ہے تو شاید کبھی آزاد نا ہوتی --یہ آزادی اسے قید کرنے کرنے والے کی بیوی سے تحفے میں ملی تھی --

یہاں کیسے قید ہوئی ہو تم --اسے باہر نکالتے ہی پوچھا وہ شدت سے رو رہی تھی ہچکیاں لیتے اسے دیکھا --

کل شام سے مجھے یہاں کسی نے قید کر دیا کوئی ٹوریسٹ تھا جو مجھے اکیلی کو دیکھ کے چھپٹ پڑا --کہانی گڑتے وہ ساتھ روتی بھی رہی -- نورا نے اس کی بات کا یقین کر لیا -

۔اسے اس محل سے پورے تحفظ اور مان کے ساتھ نکال دیا گیا تھا تاکہ وہ رولف بارڈ عرف ابن البار کو برباد کر سکے

سیکشن فائیو زیرو نائن --پاکستان پینل کورٹ کے مطابق ہاشم رحمان کو ایک نہتی لڑکی کو ہریس اور دھمکانے کی صورت میں تین سال قید اور پانچ لاکھ جرمانہ کی سزا سنائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ان کے چوری کیے گئے ڈیزائنز اور ان کی پراپرٹی کو نقصان پہنچانے کی صورت میں دو سال کی قید بھی سنائی جاتی ہے --

کورٹ نے ہاشم رحمان کو پانچ سال کے لیے نادر کر دیا تھا --

ایزل شیخ اور آبان شیخ دونوں کوٹ سے باہر نکلے تو ایک دوسرے کو دیکھ کے مسکرائے --

www.kitabnagri.xyz

میرے خیال سے اب بے فکری سے پرسکون زندگی گزرے گی --

بلکل -- وہ لوگ گھر آئے اذان واپس جا رہا تھا

ائیرپورٹ کون ڈراپ کرنے جا رہا ہے --ایزل نے پوچھا --

میں اور تمہارے بابا -- عشوے شال کندھوں کے گرد پھیلا رہی تھی

--جواب دیا

اپنی پوتی کو بھی ساتھ لے جائیں -- آبان نے سیڑھیوں سے اترتی زرنم کو دیکھا جو کافی کمزور ہو چکی تھی --اسے صبح ہلکا ہلکا فیور بھی تھا ابھی پتہ نہیں طبعیت کیسی تھی --

کیوں -- عصام نے گھورا --

بابا -- اب میاں بیوی کے --

آبان -- زرنم نے آہستہ سے اسے روکا ---

لے آئیں -- میں اٹھا لوں گا جاتے ہوئے اور واپسی پہ ایزل ---ابان کی مشکل آسان کرتے آذان نے آنکھ دبائی -- اس نے بھی سر کو ہلکا سا خم دیتے شکریہ کہا -

-اس چکر میں وہ ایزل کو بھی ساتھ پھنسا چکا تھا وہ گھور کے رہ گئی --

جوان بہن کی موجودگی میں بھائی ایسی واہیات حرکتیں کرتے اچھے نہیں لگتے --دعا کو لے کے عشوے اور ایزل کے جانے کے بعد عصام نے رک کے آبان کو سنائی ---

اور سمجھدار اولاد کے ہوتے اگر ماں باپ پورا رومینس -- --

اگر تم میں واقع شرم ہوئی تو دوبارہ اس بات کو لے کے مجھے چپ نہیں کرواؤ گے -- وہ سر پیٹ کے رہ گیا --

آج تک آپ میں نہیں آئی مجھ میں کہاں سے آئے گی پیارے بابا --

ان کا کندھا تھپتھپاتے سیڑھیوں کے پاس کھڑی زرنم کو دیکھا جو یقیناً ان کی باتیں ملاحظہ فرما چکی تھی -- تھوڑا گھوم پھر کے آیئے گا -- اخری بات ذرا اہستہ کہی --

عصام سر ہلاتے چلا گیا تو وہ اس کے قریب ایا ---

بخار ٹھیک ہوا آپ کا -- کف لنکس نکلاتے اس کا نم ہاتھ پکڑا --

کیا ہوا -- چہرہ اوپر کیا وہ بس رونے والی تھی --

Novels Queen

آپ سب کے سامنے کیسے ایسی باتیں کر لیتے ہیں --

اوہو --اس میں پریشان ہونے والی بات کون سی ہے -- ٹمپریچر بڑھ رہا تھا --

میڈیسن لی تھی -- اس کا ہاتھ پکڑے پکڑے اوپر آیا --

نہیں -- ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے وہ اسے دیکھ بھی نہیں سکی وہ اس کے سارے ارادے سمجھ رہی تھی -- آج بخشے جانا نا ممکن سا تھا --

آبان نے دروازہ لاک کیا تو زرنم بلا وجہ گھبرائی --

مجھے بخار ہے --

Novels Queen

تو کیا ہوا -- آبان مسکراہٹ دباتے ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا --اپنے لیے ٹی شرٹ اور ٹراؤزر نکالا -- ساتھ زرنم کے لیے بھی سادہ سی شلوار قمیض نکالی -- --

میں آپ کا بخار اتارتا ہوں -- باہر آتے اس کی کلائی تھامی --

کیسے -- کانچ سی آنکھوں میں پانی جھلمایا --

رونا تو بلکل بھی نہیں ہے سختی سے ہاتھ پکڑتے وہ اسے لیے باتھ روم کی طرف بڑھا پھر ڈور سلائیڈ کرتے پہلے اسے اندر بھیجا پھر کپڑے ہینگ کرتے خود اندر آیا۔

آبان -- ہم ساتھ نہائیں گے -- آنکھیں کھولتے زرنم کا دل زور سے دھڑکا --

جی ۔۔اگر آپ چاہتی ہیں تو شرٹ اتارتے شاور کا پانی چیک کیا جو ٹھنڈا تھا ۔۔

میں نہیں نہا رہی ۔۔ وہ بھاگنے لگی تھی آبان نے تیزی سے پکڑتے گیزر بھی ساتھ اون کر دیا ۔۔دو منٹ میں پانی گرم ہونا شروع ہو گیا تھا ۔۔

پلیز۔ خود کو بچانے کے لیے وہ پیچھے ہٹنا چاہتی تھی پر آبان خود بھیگتے اب اسے بھی بھگونے لگا ۔۔

ڈاکٹرز کہتے ہیں بخار میں ٹھنڈے پانی سے نہانا چاہیے ۔۔اس کے گرد حصار بناتے اس کے بال کھولے ۔۔

Novels Queen

کون سے پاگل ڈاکٹر نے کہا ہے وہ خود کو بچا نہیں پائی ۔۔ بھیگے وجود کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتے وہ آبان کو پیچھے دھکیل رہی تھی لیکن وہ اسے کیسے ہلا سکتی تھی ۔۔

اس سے پہلے کہ اس کی مزاحمت بڑھتی آبان نے اسے اوپر اٹھاتے ہونٹوں میں ہونٹ پیوست کیے ۔۔

زرنم آبان وہ دونوں ساتھ میں بھیگتے جا رہے تھے ۔۔

آبان ۔۔اس کی شدتیں بڑھتی جا رہی تھی بمشکل خود کو اس کے حصار سے نکالا ۔۔ اسے اس کے بخار کا بھی خیال نہیں تھا ۔۔

www.kitabnagri.xyz

دونوں ہاتھوں سے بال پیچھے کرتے ہونٹوں پہ سے آتا پانی ہاتھوں سے روکا --آبان کے ائی برو سے پھسلتا پانی سائڈ پہ ہو کے گر رہا تھا --اسے دیکھ کے ہنسا --

آپ اتنا پریشان کیوں ہو جاتی ہیں -- زرنم نے پہلی بار اسے یوں ہنستے دیکھا تھا ورنہ بس دھیمی سی مسکراہٹ -- بخار جائے بھاڑ میں --

نہیں ہوں پریشان -- دھیرے سے شاور کے نیچے ہوتے وہ بھی ہلکا سا مسکرا دی --

----

ختم شد

Novels Queen